

تفسیر درُودِ مستور مترجم

جلد اول

(ذاتی)

امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر اسیدی رحمہ اللہ

(ترجمہ)

ضیاء الہند پیر محمد کرم شاہ لاہوری رحمہ اللہ

(مترجمین)

سید محمد اقبال شاہ، محمد بوستان، محمد انور محالوی

ادارہ ضیاء المستفین بمیرہ شریف

ضیاء الہند آن پبلیکیشنز

لاہور - کلکتہ - پٹنہ

فہرست مضامین

90	وَأَقْبِلَ اللَّهُ إِلَيْكَ خَلْعِي	8	موضع ناظر
91	وَأَقْبِلَ إِلَيْنَا مِنَّا	9	نحوئے تفسیری
92	وَأَقْبِلَ إِلَيْنَا مِنَّا	10	نسبیت حال
94	أَوَّلَ الْآيَاتِ	11	مقدمہ مصنف کے حالات زندگی
	فَتَلَقَىٰ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ قَائِلًا إِنَّ اللَّهَ	15	مذکورہ
94	عَنِ النَّبِيِّ قَائِلًا إِنَّ اللَّهَ	19	تفسیر کی تمام
98	يَا أَيُّهَا النَّاسُ	20	تفسیر انماؤں
99	الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْجُوا	24	تفسیر انماؤں، اسم کی تعریف، صواب کا امر اور غیر
103	وَأَن تَكُونَ مِّنَ الْمُتَكِبِرِينَ	25	نظم کتاب
105	وَيُشِيرُ إِلَىٰ ذِي الْقُرْآنِ	27	المستندین ولا الفریقین
118	إِنَّمَا يَدْعُوا حِجَابًا مِّنَ الْغُيُوبِ	58	آئین کا اثر
120	كَيْفَ تَقْرَأُ تَعْلَمُ بِمَا تُقْرَأُ	61	سورت البقرہ (مفسرین)
121	كَيْفَ تَقْرَأُ تَعْلَمُ بِمَا تُقْرَأُ	70	سورت البقرہ (تفسیر)
121	فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَدْعُونَ	70	تفسیر
125	إِذَا قَالُوا رَبَّنَا	74	وَاللَّاتُ الْكُتُبُ بِرَبِّكَ
	وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ	76	هَذِهِ الْبَشَرِ
136	عَلَّمَهُم نَامُوسًا	78	الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ
139	وَأَوْفَىٰ بَعْدَ ذَلِكَ نَعَمَ	83	وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ
142	وَقَالُوا لَا وَفَىٰ	86	وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ
147	فَأَرْسَلْنَا إِلَيْكَ	87	وَمِنَ النَّاسِ
160	تَسْلَىٰ أَوْ تَعْمَلُ	88	يَعْلَمُ عَنِ اللَّهِ
171	فَلَا تَدْعُوا مَنَاسِكًا	89	فِي قُلُوبِهِمْ

375	سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ	280	وَقَالَتِ الْيَهُودُ كَانُوا يُزَيِّجُونَ
382	وَلَا يَذْكُرُ جَسَدَكُمْ	291	وَمَنْ يَذْكُرْكُمْ
387	فَتَذْكُرُوا لِلَّهِ	292	وَيَذْكُرُوا لِلَّهِ
390	وَلِيْنِ آتَمَتْ إِلَيْهِنَّ	295	وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ
390	الَّذِينَ يَنْتَظِمْنَ الْكُتُبَ	297	يَوْمَ السُّبُوتِ وَلَا تَرْضَى
391	أَتَذْكُرُونَ	298	وَقَالَ الَّذِينَ
391	وَالَّذِينَ هُمْ	299	وَلَقَدْ تَرَفُّسْتُمْ كَمَا كُنْتُمْ
393	وَمِنْ حُجُجِكُمْ	299	الَّذِينَ يَنْتَظِمْنَ الْكُتُبَ
394	كَمَا أَنْتُمْ لَكُنْتُمْ	301	وَأَذْكُرُوا يَوْمَهُمُ
411	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ	318	وَأَذْكُرُوا يَوْمَهُمُ
413	وَلَقَدْ تَرَفُّسْتُمْ	326	وَأَذْكُرُوا يَوْمَهُمُ
421	إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ	335	وَأَذْكُرُوا يَوْمَهُمُ
427	إِنَّ رَبِّي يَرَىٰ جَسَدَكُمْ	354	وَأَذْكُرُوا يَوْمَهُمُ
431	إِنَّ رَبِّي يَرَىٰ جَسَدَكُمْ	357	وَأَذْكُرُوا يَوْمَهُمُ
432	وَأَذْكُرُوا يَوْمَهُمُ	368	وَأَذْكُرُوا يَوْمَهُمُ
439	وَأَذْكُرُوا يَوْمَهُمُ	369	وَأَذْكُرُوا يَوْمَهُمُ
441	وَأَذْكُرُوا يَوْمَهُمُ	370	وَأَذْكُرُوا يَوْمَهُمُ
443	وَأَذْكُرُوا يَوْمَهُمُ	370	وَأَذْكُرُوا يَوْمَهُمُ
443	وَأَذْكُرُوا يَوْمَهُمُ	371	وَأَذْكُرُوا يَوْمَهُمُ
444	وَأَذْكُرُوا يَوْمَهُمُ	373	وَأَذْكُرُوا يَوْمَهُمُ
445	وَأَذْكُرُوا يَوْمَهُمُ	374	وَأَذْكُرُوا يَوْمَهُمُ
447	وَأَذْكُرُوا يَوْمَهُمُ	374	وَأَذْكُرُوا يَوْمَهُمُ
448	وَأَذْكُرُوا يَوْمَهُمُ	374	وَأَذْكُرُوا يَوْمَهُمُ

617	وَرَدَّافْتُو لِي سَعْلِي لِي لَأَنْتَ رَضِ	448	لَيْسَ أَفْقَرُ مِنْكَ نَوَا
618	وَرَدَّافْتِيلِي	456	يَا أَيُّهَا لِي بَيْنَ أَصْنَا
619	وَمِنْ أَتَابِي عَنْ يَشْمِي	459	وَلَكُمُ فِي الْبَحْسَابِ
623	يَا أَيُّهَا لِي بَيْنَ أَصْنَا	460	كَيْتَبُ عَلَيْكُمْ إِذَا حَصَا حَتَمُ لَمُوثُ
624	هَلْ يَشْفُونَ	463	لَمُوثُ يَدُكُمَا فَتَسْقُفُ إِذَا لَمُ شَقْوَةُ مَرْحَمِ
625	سَلِّ بَيْنَ رَأْسِي رَأْسِي	465	يَا أَيُّهَا لِي بَيْنَ أَصْنَا كَيْتَبُ رَأْسُكُمْ يَتَعْتُونَ
625	رَبِّهِ لِي بَيْنَ	482	شَهْرُ بَعْضِ الْبَرِّ
626	كَهْنُ أَفْسُ أَشْأَ وَأَجْدَى	508	وَرَدَّافْتُو لِي بَيْنَ
628	أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُدْخِلُوا	514	أَجَابَ لَمُوثُ لِي بَيْنَ أَصْنَا
630	يَتَعْتُونَ مَا يَتَعْتُونَ	529	وَلَا تَهْلُوا لَمُوثُكُمْ
631	كَيْتَبُ عَلَيْكُمْ أَفْشَا	530	يَسْلُوكُ عَنْ رَأْسِهِ
	يَتَلَوُّكَ عَنِ الشَّعْرِ الْعَرَابِ رَأْسُ اللَّهِ عُلُوقُ	534	وَقَتْلُوا لِي سَبِيلَ اللَّهِ
626	رَجِيمُ		وَأَقْسَوْكُمْ حَيْثُ لَقِيتُمْكُمْ لَوْ أَنَّ اللَّهَ عُلُوقُ
651	يَسْلُوكُ عَنْ الشَّعْرِ الْعَرَابِ	534	رَجِيمُ
658	لَا يَدْعُوا لِي بَيْنَ	536	وَقِيلَ فَجَعَلِي لِي بَيْنَ لَمُوثُ
660	لَا يَدْعُوا لِي بَيْنَ	536	أَلَمْ يَكُنْ لِي بَيْنَ الْعَرَابِ
665	وَيَتَلَوُّونَ عَنِ الْبَحْسَابِ	539	وَالْفَقْرُ لِي سَبِيلَ اللَّهِ
675	يَسْلُوكُ عَنْ الشَّعْرِ الْعَرَابِ		وَأَتَمُّوا لِي بَيْنَ الشَّعْرِ الْعَرَابِ
691	لَا يَدْعُوا لِي بَيْنَ	542	لَمُوثُكُمْ
693	لَا يَدْعُوا لِي بَيْنَ	566	لَمُوثُكُمْ
696	لَمُوثُكُمْ	576	لَمُوثُكُمْ
700	وَأَنْتَ عَرَبُ الْخَلْقِ	587	لَمُوثُكُمْ
706	وَأَنْتَ عَرَبُ الْخَلْقِ	599	وَأَنْتَ عَرَبُ الْخَلْقِ
713	أَكْفَلَاكَ عَرَبِي	604	وَأَنْتَ عَرَبُ الْخَلْقِ
729	فَأَنْتَ عَرَبُ الْخَلْقِ	614	وَأَنْتَ عَرَبُ الْخَلْقِ

666	مَنْ لِي مِنْ يَتَذَكَّرُ	736	وَاذْكُرْهُمْ الْيَوْمَ
670	الَّذِينَ يَتَذَكَّرُونَ أَمْوَالَهُمْ	739	وَاذْكُرْهُمْ الْيَوْمَ وَلَهُمْ
674	قَوْلَ مُغِيرَةَ	740	وَالَّذِينَ يَتَذَكَّرُونَ
675	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	746	وَالَّذِينَ يَتَذَكَّرُونَ
677	وَمَنْ لِي مِنْ يَتَذَكَّرُونَ أَمْوَالَهُمْ	750	وَلَا جُنْدَ عَمَلِكُمْ قِيَامًا
679	أَمْوَالَهُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُمْ	753	وَلَا جُنْدَ عَمَلِكُمْ زِيَارَةً
681	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَلْزَمُوا	753	وَأِنْ خَلَقْتُمْ مِنْ قَبْلِ
697	أَلْقَيْتُمْ بِمَدَائِمِ	758	حَقِّقُوا غُلَّ الصُّلُوبِ
698	يُؤْتِي فِعْلَكُمْ مِنْ لَدُنَّ	795	وَأَنْ جَعَلْتُمْ تَرْجَاءً
804	وَمَا أَلْقَيْتُمْ مِنْ ثِقَلٍ	797	وَالَّذِينَ يَتَذَكَّرُونَ
811	إِنْ شَاءَ رَحْمَتُ رَبِّ	799	وَالَّذِينَ يَتَذَكَّرُونَ
821	فِي سَعْيِكُمْ	800	الْحَبْرَاءِ الَّذِينَ قَرَّبُوا
823	بِطَقْرَاءِ الَّذِينَ أَحْبَبُوا	806	مِنْ ذِي الْقُرْبَىٰ
835	الَّذِينَ يَتَذَكَّرُونَ أَمْوَالَهُمْ	809	أَلَمْ تَشْرَأِ النَّارَ
837	الَّذِينَ يَتَذَكَّرُونَ أَمْوَالَهُمْ	816	وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ
841	يَتَذَكَّرُونَ أَمْوَالَهُمْ	819	فَلَمَّا نَصَبُوا
843	يَتَذَكَّرُونَ أَمْوَالَهُمْ	821	وَلَمَّا رُفِعَ الذُّبَابُ
848	وَمَنْ كَانَ ذُو عُسْرٍ	830	وَلَمَّا رُفِعَ الذُّبَابُ
852	وَمَنْ كَانَ ذُو عُسْرٍ	831	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
853	يَتَذَكَّرُونَ أَمْوَالَهُمْ	832	أَلَمْ تَشْرَأِ النَّارَ
861	وَمَنْ كَانَ ذُو عُسْرٍ	848	أَلَمْ تَشْرَأِ النَّارَ
863	يَتَذَكَّرُونَ أَمْوَالَهُمْ	852	أَلَمْ تَشْرَأِ النَّارَ
868	يَتَذَكَّرُونَ أَمْوَالَهُمْ	853	أَلَمْ تَشْرَأِ النَّارَ
		855	أَلَمْ تَشْرَأِ النَّارَ
		851	وَأَقْبَلَ الْبُيُوتَ

مرکز اسلامی اعلیٰ

عرض ناشر

انسانی زندگی میں وہ سب باتیں جتنی چاہئے تھیں سب بھی اس نے پیدا کر دی ہیں۔ ان باتوں میں سے کئی باتیں ایسی ہیں جو انسان کے لئے مفید ہیں۔ ان باتوں میں سے کئی باتیں ایسی ہیں جو انسان کے لئے مضر ہیں۔ ان باتوں میں سے کئی باتیں ایسی ہیں جو انسان کے لئے مفید ہیں۔ ان باتوں میں سے کئی باتیں ایسی ہیں جو انسان کے لئے مضر ہیں۔

مصر میں ۱۸۸۱ء میں ایک شخص نے ایک کتاب لکھی جس کا نام "The Life of the Prophet" ہے۔ اس کتاب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کی خدمت میں آنے والے لوگوں کی زندگی کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ اس کتاب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کی خدمت میں آنے والے لوگوں کی زندگی کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

۱۹۸۸ء میں نیا، القزاق کی ایک کتاب لکھی گئی جس کا نام "The Life of the Prophet" ہے۔ اس کتاب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کی خدمت میں آنے والے لوگوں کی زندگی کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ اس کتاب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کی خدمت میں آنے والے لوگوں کی زندگی کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

اس کتاب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کی خدمت میں آنے والے لوگوں کی زندگی کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ اس کتاب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کی خدمت میں آنے والے لوگوں کی زندگی کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

اس کتاب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کی خدمت میں آنے والے لوگوں کی زندگی کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ اس کتاب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کی خدمت میں آنے والے لوگوں کی زندگی کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

اس کتاب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کی خدمت میں آنے والے لوگوں کی زندگی کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ اس کتاب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کی خدمت میں آنے والے لوگوں کی زندگی کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

اس کتاب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کی خدمت میں آنے والے لوگوں کی زندگی کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ اس کتاب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کی خدمت میں آنے والے لوگوں کی زندگی کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

اس کتاب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کی خدمت میں آنے والے لوگوں کی زندگی کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ اس کتاب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کی خدمت میں آنے والے لوگوں کی زندگی کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

محمد حنیفہ سہرکات شاہ

کلمات تحسین

مفت ذیشان بیگم قریشی دارالافتاء دہلی نے 1957ء میں جسٹس تحریک کو آواز کی تھا اس کے
مقاعد میں سے ایک مقصد یہ بھی تھا کہ تصنیف و تالیف کا ایک ایسا ادارہ قائم کیا جائے جو امت مسلمہ کے تمام طبقات کو فکری اور
علمی رہنمائی دے۔ آپ کے اجداد کے بعد دارالافتاء، اہل علمین کی قائدہ تقلیل میں 2000ء میں ہوئی۔
آستانہ عالیہ امیر السالکین رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے خادم ہونے کی وجہ سے اس کے اقلیتی اور مشاورتی
شعبوں کی نگرانی تفسیر کو تفریق کی گئی۔

مفتھ سے عرصہ میں متعلقہ شعبوں نے جس حسن و خوبی سے اپنے فرائض کو سرانجام دیا وہ میری توقعات سے بڑھ کر ہیں۔
اس وقت امیر عال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر (کمال الدین) سیوٹی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 849-911ء کا علمی
شہکار ترانہ حکیم کی تفسیر ”در مشورہ“ کا اردو ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے جس کی سعادت دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بمبئی، شریاب کے محسن
فضلہ مدد حسن کو نصیب ہوئی اور اسی کی اشاعت کا شرف دارالافتاء و مشورہ مقرران و تبلیغی کوشش کو حاصل ہو رہا ہے۔
اس علمی کام کو کارکن کے سامنے پیش کرنے میں جن احباب نے بھی حصہ لیا ہے میں انہیں مدیہ تحریک پیش کرتا ہوں۔
اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور ہر ذوق امت ہم سب کو حضور شافعؒ پر مشابہت کی سعادت نصیب فرمائے۔

محمد امین الحسنات شاہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ امیر السالکین رحمۃ اللہ علیہ بمبئی، شریاب

پرنسپل مرکزی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بمبئی، شریاب

حقیقت حال

2004ء میں جب ہم تیسرا سہ ماہی چھپوا رہے تھے تو فوراً قاضی شجاع احمد خان نے ایک نوٹ لکھا کہ ان کے پاس ایک چیز ہے جو ہماری تقریریں مضحکہ خیز بنائے گی۔ اسے غلامیہ کہتے ہیں۔ تو اگلے ہی روز ہم نے اسے شائع کر دیا۔ اس خبر پر ان کے اخبار میں ایک مضمون آیا کہ امام بن علی بن سینہ علی مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر (مؤقتاً) کا رد کرتے ہیں۔ اور یہی وہ مضمون ہے جسے ہم نے اس وقت شائع کیا تھا۔ اس میں اس پر غور و خوض ہوا اور ہم نے ان کے صدر پر چڑھ کر انہیں دھمکی دی کہ اگر وہ اس مضمون کی تصدیق نہیں کرتے تو ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔

اللہ تعالیٰ نے نام جہاں الدین سے نوازا۔ اللہ علیہ کو جو عفو و رحمت کا عطا فرمایا۔ وہ دافتر میں افسس ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ نے ملکی میدان میں ان سے ایسے ایسے کام لئے جو ملتان، پنجاب، بن گئے آپ کی مختلف فنون پر جو اوج کتب و جہازیں جن سے ہر فنکار محققین اور مصنفین فائدہ اٹھاتے ہیں اور جن میں درجہ و تعمیرت کا محسوس کرتے ہیں۔

آپ کی تصانیف کی تعداد پانچ سو سے زائد ہے آپ کا اپنا قول قین سزا داتا ہے اور جو علماء سے 450 تعداد کر کے ہے۔
آپ کی تصانیف، مکتبہ رحمتہ، راقی، غور، صوفی، واپیان، اور طلبہ و تلمیذ ہیں۔

تشریح و مقرر حقیقت میں آپ کی مہسودہ تعبیر ترجمان القرآن کا خلاصہ ہے اس شخص کی وجہ آپ نے یہ بیان کی کہ میں نے نہ قول کی ہمتوں کو اس نے استفادہ سے دے مریا یا اس لئے اس کے گوشہ دار کی ضرورت محسوس ہوئی۔

چہ تفسیر علم کہ ایک غلام ہے کسی بھی آیت کے بارے میں اسلاف سے جو مقول ہے وہ آپ نے اسے سمجھا کر، آپ اس وجہ سے وہاں پہنچ گئے تھے۔ اسی طرح اہل حق کہہ رہے تھے کہ اس کی اصل کو مانا جاتا ہے۔

سمائے قربان کے ساتھ مندرجہ کی تحریک کا بھی اہتمام کیا ہے۔ دارالمصنف محمدیہ غوثیہ کے ذریعہ ایڈیٹ کے طلبہ کو کیر فریضہ سونے لگی جس کو انہوں نے جاسن لکھ دیا۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ایک روایت کے کئی مراحض ذکر کرتے ہیں قرآن میں صرف ایک مرتبہ کا ذکر کیا گیا ہے جو مومن کے قریب ترین ہے۔

میں نہیں رہتی۔ ان تمام طبقہ، خصوصاً ملازمہ فقو، جسم اور وہ فقہاء علم اختر کا طعینہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے توحید والے مقالے جیلے کئے وہ ان پر جملہ کوسمان، غایہ اور ماسد افکار، سب سے تمہیدیں سو، یہ نظر پڑی بھی گی۔

وَاللَّهُ الْخَفِيُّ

مرد: حسین

مسلک معرکے میں نہیں تھے کسی طرف نہ تھے کسی کی وجہ ان کے ہوا علیؑ نہ تھے۔ لیکن یہ کہ اسات کا مہم رکھنے کی وجہ سے ان کو متعطلات سے محفوظ رکھا گیا تھا جو ان کی جان و مال کو محفوظ رکھتے ہیں اور ان سے متاثر ہوتے ہیں۔

امام سیوطی رحمہ اللہ کے آثار

جب آپ کی عمر مبارک چالیس سال ہوئی تو لوگوں سے اچھے تعلیم ہو گئے اور تفسیر و تالیف میں مشغول ہو گئے۔ جس زمانہ کے قید خانہ میں رہے اس میں ملازمین و متعدد تصانیف کی تیار کیا گیا فرمایا۔ بعض کا فرماتا ہے کہ آپ کی تصانیف کی تعداد مختلف ذیل میں چھ سو تک پہنچتی ہے مگر تفسیر، علوم تفسیر، حدیث، احکام، تفسیر، اصول فقہ، مہر و مہر فی اور عربی کی تمام قراءت۔ معاصی و عبادت کی آپ کی متعدد تصانیف ذکر کی ہیں، جن کی تعداد تقریباً چھ سو تک پہنچتی ہوئی ہے اور خود مصنف نے بھی یہی تعداد نقل کی ہے۔

امام سیوطی رحمہ اللہ کی وفات و حسرت آیات

ہم موصوف کی حیات مستور بحث و تالیف سے عہد ہے۔ اپنے گھر میں درمیان ہشتیاں میں اپنے آپ کو پابند کیے رکھا اور اس سے باہر نہ نکلے۔ اس حال میں رہے حتیٰ کہ سات دن آخر گزارنے کے بعد دنیا سے رخصت ہو گئے۔ آپ کے بانیہ باز و مل شدہ و درود و ہم تھا۔ اس کی وجہ سے 19 جمادی الاولیٰ 911ھ کو جمعرات کے روز وصال فرما گئے۔ آپ کو قوموں کے قریب و غیب کیا گیا۔

علم تفسیر

علامہ ابن عساکر رحمہ اللہ نے اپنے شہرہ فائق مقدمہ میں لکھا ہے کہ قرآن حکیم عربین کی لغت اور اس کے اسالیب بلاغت میں باطل سوا ہے۔ اس کے معانی کو مضمرات و تراکیب کے لحاظ سے سمجھتے تھے۔ نیز قرآن بملوک اور آیات کی صورت میں توحید اور فرائض و دینیہ کے بیان کے لیے حسب ضرورت نازاں ہوتا رہا۔ بعض آیات عقائد ایمانیہ پر مشتمل ہیں، بعض غائبی احکام کو بیان کرتی ہیں، بعض مقدمہ اور بعض مؤخر ہیں۔ بعض مؤخرہ مقدم کے لیے نازل ہوئی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تفسیر خود بیان فرماتے تھے اور تابع و مفسرین میں خود ہی امتیاز فرماتے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو جانتے تھے اور آیات کے اسباب نزول بھی وہ پہچانتے تھے اور اس کے مقبول ہونے کے حال کا متعین بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معلوم تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے معلوم ہوتا ہے: **إِذَا جَاءَ فَطَمَ اللَّهُ وَانْخَلَتْ**۔ اس آیت کو یہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہاں کی خبروں۔

علامہ موصوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قرآن اول سے قرآن چودہ سہ نسخہ منتقل ہوتا آیا ہے حتیٰ کہ اس کے معارف علوم کی صورت اختیار کر گئے اور اب پر کتب کے تدوین ہونے لگی، علوم قرآنیہ کے متعلق آثار و اخبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ سے منقول ہیں۔ یہ سلسلہ طبری، راوندی، دارقطنی، رحمہم اللہ جیسے مفسرین تک پہنچا۔ پس انہوں نے اس کے متعلق آثار نقل فرمائے۔

پھر علوم مسلمان و کلامی ایک صنعت بن گئے، شذائے افہام، اعراب اور تراکیب میں بلاغت وغیرہ۔ اس کے بعد کتب مدون کی گئیں اس سے بعد کہ دو تمام جزیرہ عربوں کے ملک میں تھیں جس میں کسی نقل اور کتاب کی طرف رجوع نہیں کیا جاسکتا تھا۔ پھر اٹھ زبان کی کتب سے یہ علوم حاصل کیے گئے۔ پھر قرآن حکیم کی تفسیر میں اس کی ضرورت محسوس کی گئی کیونکہ قرآن عربی لغت میں تھا جو ان کے منہاج بلاغت پر تھا۔

تفسیر کی اقسام اور اس کے نتائج کے متعلق رقمطراز ہیں: تفسیری دو قسمیں ہیں: ۱۔ تفسیر نقلی جو سلف صالحین سے منقول ہوتی ہے اور ناسخ اور منسوخ اسباب نزول اور اس کے مقاصد کی پہچان ہے اور یہ توام صرف اور صرف صحابہ اور تابعین کی نقل سے معلوم ہوتی ہے۔

۲۔ اور دوسری تفسیری قسم وہ ہے جس میں لغت، اعراب اور بلاغت کی معرفت کے لیے بحث کی طرف رجوع کیا جاتا ہے تاکہ مدد اسالیب کے مطابق معنی معلوم ہو جائے۔

تفسیر کی ضرورت

امام بیہقی رحمہ اللہ ائمہ ان میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق واسکذا زبان کے ذریعے خطاب فرمایا، اس کو وہ سمجھتے تھے۔ اس لیے اس نے ہر ذیل و اس کی توحید کی زبان کے ساتھ مبعوث فرمایا اور اپنی کتاب و ان کی لغت پر نازل فرما۔ یہ تفسیر کی

علم تفسیر کا شرف اور اس کی اہمیت

امام بیہقی، علامہ ملا صاحب، رحمہما اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے بلند مرتبہ کام جو انسان کرتا ہے، وہ قرآن کی تفسیر ہے۔ اس کی تحقیق یہ ہے کہ صنعت کا شرف اس کے موضوع کے شرف کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے صیافت (ساروں والا کام) و بافت (جودہ رنگے کا کام) سے افضل ہے۔ کیونکہ صیافت کا موضوع سونا اور چاندی ہے اور یہ دونوں ریاضت کے موضوع سے افضل ہیں جو مردار کی جلد سے۔ یہ مقصود کے شرف کی وجہ سے اس کا شرف حاصل ہوتا ہے جیسے طب کی صنعت۔ یہ کماست (حماز و دین) کی صنعت سے اشرف ہے کیونکہ طب کا مقصود صحت کا اظہار ہے، اور کماست کا مقصود آرام کی جگہ کی صفائی ہے۔ یا اس کام کا شرف اس کی شدت، جتنا جان کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے لحد۔ کیونکہ لحد کی ضرورت طب کی ضرورت سے زیادہ ہے۔ کیونکہ کائنات کا ہر اقدار لحد کا محتاج ہوتا ہے خواہ وہ کسی مخلوق کے فرد سے متعلق ہو۔ کیونکہ لحد کے ذریعے زمین و زیر کے اجول کی اصلاح کا انتظام ہوتا ہے، بلکہ طب کی ضرورت بعض افراد کو بعض اوقات ملتی پڑتی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ تفسیر کی صنعت تین جہات سے شرف رکھتی ہے: جہت الموضوع کیونکہ اس کا موضوع اللہ کا کلام ہے، اور حکمت کا سرچشمہ ہے اور بر تعلیلت کا منہج ہے۔ اس میں پہلے لوگوں کی، اخبار بھی ہیں اور تمہارے بعد آنے والوں کے متعلق اخبار بھی ہیں۔ تمہارے متعلق احکام بھی ہیں، اور بار پڑنے سے اس کی حکمت پر مسیدہ نہیں ہوتی، اور اس کے عجیب قسم نہیں ہوتے۔ یا شرف مقصود کی جہت سے ہوتا ہے۔ چونکہ اس کی غرض اور مقصود مضبوط ذخیرہ کا بکرا نا ہے اور حقیقی سعادت تک رسائی حاصل کرنا ہے جس کو قائلین ہے۔ ہر اشد ضرورت کی وجہ سے شرف، تو ہر کمال خواہ وہی ہو یا دنیاوی، جلد ہی مٹے والا ہوتا ہے تاہم یہ تمام شریعہ اور معارف دینیہ کے محتاج ہیں اور یہ علوم و معارف کتاب اللہ کے علم پر موقوف ہیں۔ یہ تمام بحث تفسیر کی فضیلت اور اس کے شرف کے بیان کی جہت سے تھی۔ لیکن تفسیر اور تاویل کے درمیان فرق کی حیثیت سے اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ تفسیر کا لغوی معنی البیان اور تبیین ہے۔ اور منہج میں سورہ فرقان کی آیت مرید ہے: **وَلَا يَأْتُونَكَ بِكُلِّ آيَةٍ جُنُودًا مُّجِئِينَ**۔

اور تفسیر کا اصطلاحی معنی یہ ہے کہ وہ علم جس میں قرآن حکیم کے متعلق بظری طاقیت کے مطابق، واللہ تعالیٰ کی مژدہ پر رسالت کی حیثیت سے بحث کی جاتی ہے۔ اور ہم تفسیر کی تعریف علماء نے اس طرح کی ہے: وہ علم جس میں کتاب عزیز کے احوال کے متعلق اس کی جہت نزول، مفسد، آراء، الفاظ اور معانی (جو اخلاک کے متعلق ہوتے ہیں) اور جو احکام کے متعلق آتے ہیں، سے بحث کی جاتی ہے۔ یہ تعریف بہت سی جزئیات پر مشتمل ہے جو علم تراوی، علم اصول، علم قواعد و بحث (مشا، صرف، نحو، معانی، بیان، بدیع) کے متعلق ہیں۔

تفسیر کی علماء نے ایک تیسری تعریف بھی کی ہے: وہ علم جس میں اٹھارہ قرآن کے جوئے کی کیفیت، ان کے معانی، ان کے احکامات، افراد و بدو، تفسیر کے متعلق بحث کی جاتی ہے اور ان معانی کے متعلق بحث ہوتی ہے جن پر ترتیب کی حالت میں

تفسیر کی اقسام

علامہ زکریا رحمہ اللہ نے اپنی کتاب انجمن بیان میں اعراب میں اربعہ اقسام بیان کی ہیں۔ ۱۔ اعراب سے جہالت کی وجہ سے کوئی شخص مفسد اور کوئی سمجھ جانتا ہے اس میں غلطی اور غلط فہم پھیل آتی ہے۔ ۲۔ وہ قسم جس کو صرف علماء جانتے ہیں۔ ۳۔ وہ قسم جسے صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور اس کے جاننے کو کوئی نہیں جانتا۔ ۴۔ وہ قسم جس کو صرف علماء زکریا جانتے ہیں یہ تفسیر صحیح ہے۔ اور دوسری وہ قسم جس کو اعراب جانتے ہیں اس سے مراد وہ قسم ہے جس میں عربوں کی زبان کی غلط فہم کو بیان کیا جاتا ہے۔ یہ لغت اور اعراب کے اعتبار سے ہے۔ لغت کے معانی کی معرفت اور اعراب کے سبب سے اس کی معرفت مفسر کے لیے ضروری ہے لیکن غلطی کے لیے یہ لازم نہیں۔ پھر اگر کوئی ایسی صورت ہے جس کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور وہ اس کو ثابت کرتی ہو۔ تو اس میں ایک اور مفسدوں کی خبر ایک دو اشعار سے متشدد کافی ہو جائے اور اگر ایسی صورت ہو کہ جس میں غلطی نہ ہو تو وہ پھر ایک دو اشعار کی خبر کافی نہیں ہے بلکہ اس کے لیے دو اشعار کی خبر سے اس کے جواب کا ہونا ضروری ہے۔ یہاں اعراب کا مسئلہ تو ان کے اختلافی معنی کو بیان کرنا ہے تو اس کا مفسر اور قاری کے لیے چاہنا ضروری ہے کہ مفسر کلمہ کی معرفت تک پہنچ سکے اور قاری غلطی سے محفوظ رہے۔ اور اگر اعراب کی ایسی صورت ہو کہ اس کا معنی تبدیل نہ ہو تو اس کا جاننا قاری کے لیے ضروری ہے تاکہ غلطی سے محفوظ رہے اور مفسر پر اس کا جاننا واجب نہیں کیونکہ وہ مفسر تک اس کے بغیر بھی پہنچ جاتا ہے۔

تیسری قسم سے جہالت مفسر و قاری پر ایک کے حق میں جہالت ہے۔ جب یہ بات مسلم ہے تو جو قسم اس قسم کی طرف رافع ہو مفسر کے لیے عرب زبان میں جو کچھ وارد ہے اس پر آگاہی ضروری ہے۔ ہر شخص لغت کے حقائق اور اس سے خبردار ہے۔ تاکہ نہ ہوں گے اس لیے کتاب عربی کی تفسیر اور پانچویں قسم سے اس کا تھوڑا سا نیکہ لیا کالی نہیں ہے کیونکہ کلمہ کی لغت متحرک ہوتی ہے اور لیکن ایک معنی جانتا ہے۔

چوتھی قسم جس سے واقف ہر مانوس کے لیے ضروری نہیں ہے۔ یہ تفسیر کی وہ قسم ہے جس میں مفسر کے معانی کی طرف ذہن لگا رہتا ہے۔ اس کی قسم جو ایک مفسر لغت اور دیکھ تو دیکھ کو اپنے فہم میں ہے ہوسکتی ہوئی ہے۔ اس میں مفسر جو تفسیر صحیح معنی اور مفید رکھتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہی اللہ کی مراد ہے تو اس قسم کا حکم مختلف نہیں۔ ۱۔ اس کی تائید مفسر نہیں دیتی کیونکہ یہ قسم ایک تفسیر کا لفظ (الذی لا یزال) (قہر 19) سے تائید کا معنی رکھتا ہے کہ وہ بیت میں اس سے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے اور چارے یہ معلوم نہ ہو کہ "لَا" کا کلمہ لغت میں نش کے لیے وضع کیا گیا ہے اور "إِلَّا" اثبات کے لیے موضوع ہے اور اس کلمہ کا متعلق صبر ہے اور ہر شخص بدینہ جانتا ہے کہ "وَأَقْبَلُوا الشَّلَاةَ وَأَتُوا الزَّكَاةَ" اور اس سے دوسرے اور امر کا مطلب۔ اور اس کی ماہر سے کہہ دو ۱۷ ہے۔ اگرچہ وہ دیکھ جانتا کہ اَفْعَلُ صیغہ کا تصادم جو بجا نہ پڑتا ہے۔ تو اس تفسیر کا متعلق اس قسم سے ہر کوئی فہم الفاظ کے معانی سے جہالت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ہر شخص کے لیے یہ معانی بدینہ معلوم

ہوتے ہیں۔

۳۔ وہ تفسیر جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، جو غیوب کے قائم مقام ہوتی ہے جیسے وہ آیات جو قیام قیامت، بارش کے نزول اور مانی الارحام کے ظہور کو متشکل ہیں۔ اسی طرح روح کی تفسیر اور حروف مقطعات کی تفسیر۔ وہ آیات جو قرآن میں اہل حق کے نزدیک متناہیہ ہیں ان کی تفسیر میں اجتہاد کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی اور ان کے مراد تک پہنچنا صرف تین طریقوں سے ہو سکتا ہے: یا تو کوئی نص قرآنی اس کا مطلب ہو، معنی متعین کرے یا نبی کریم ﷺ نے اس کی وضاحت فرمائی ہو یا اس کی تادیل پر امت کا اجماع ہو۔ پس ان تینوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی نہ پائی جائے تو ہم جان لیں گے کہ یہ ان علوم میں سے ہے جس کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔

۴۔ لکی تفسیر جس کا مرجع علم کا اجتہاد ہوتا ہے۔ یہ وہ تفسیر ہے جس پر تادیل کا اطلاق ہوتا ہے اور تادیل کا مطلب لفظ کو اس کے معنی مراد کی طرف پھیرنا ہے۔ پس منسوخات اور متوہل مسبوہ ہوتا ہے۔ اس میں احکام کا استنباط، مجمل کا بیان اور عموم کی تخصیص وغیرہ شامل ہیں۔

برہ لفظ جو دو یا دو سے زائد معانی کا اظہار رکھتا ہے۔ اس میں علم کے علاوہ افراد کے لیے اجتہاد جائز نہیں ہے اور علماء پر لازم ہے کہ وہ مشاہد اور اولیٰ پر اعتماد کریں، صرف اپنی رائے پر اعتماد کریں جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔

تفسیر کی ایک اور اعتبار سے تقسیم

بعض علماء نے تفسیر کی ایک دوسری جہت سے تین اقسام بیان کی ہیں:

۱۔ تفسیر بالمرأیت: اس کو تفسیر بالرائے بھی کہتے ہیں۔

۲۔ تفسیر بالاشارۃ: اس کو تفسیر اشاری کہتے ہیں۔

۳۔ تفسیر بالروایت: اس کو تفسیر بالناثر کہتے ہیں۔

تفسیر کی پہلی دونوں قسموں کا مقصور جان کرنے کے بعد ہم تفسیر بالناثر پر تفصیل سے گفتگو کریں گے۔

تفسیر بالرائے کا معنی تفسیر بالاجتہاد ہے۔ اگر اجتہاد اسکا مستند چیز پر موقوف ہو جس سے استشہاد کیا جاتا ہو اور وہ اجتہاد جہالت اور گمراہی سے پاک ہو تو وہ قابل تحریف ہوتا ہے اور جو ایسا نہ ہو وہ قاتا یا مذمت ہوتا ہے۔

اور تفسیر اشاری سے مراد ظاہر قرآن سے منسلک کسی اشارہ خفیہ کی وجہ سے قرآن کی تادیل کرنا ہے جہاں باب سلوک و تصوف پر ظاہر ہوتا ہے اور ظاہر معنی اور اس خفیہ اشارہ کو جمع کرنا ممکن ہوتا ہے۔

تفسیر بالناثر

وہ تفسیر ہے جس میں قرآن حکیم، سنت یا کلام صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذریعے مراد الہی جان کی جاتی ہے۔ مثلاً قرآن حکیم میں ہے: ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ نَبَاتًا وَتَمْرًا وَتَفْهُيمًا﴾ (البقرہ: ۱۲۸) اس آیت

مِنْ النَّصْرِ كَمَا كُنَّا نَخِيطُ الْإِيقَظَ كَمَا كُنَّا نَقُصُّ" کو ان سے تصور کرو
 تَرَحُّنًا تَتَكَلَّمُونَ مِنَ النَّصْرِ مِّنَ (الاحزاب: 23) یہ آیت بعض جہات میں کے مطابق تَتَكَلَّمُونَ اَوْفَرِّجَ مِنْ رُحْبِهِ (البقرہ: 37) میں
 موجود کلمات کے لئے لکھا گیا ہے۔ اسی طرح هُوَ مَتَّعَ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَةَ وَالْذَّمَّ وَلَعَدَّ النَّصْرَ لِيَوْمِ (المائدہ: 3) میں کریم
 اَجَبْتُ لَكُمْ بَعْضَهُ لَوْلَا نَصْرِي وَالْأَعْيُنُ عَلَيْكُمْ (المائدہ: 1) کے الفاظ مَآيَتُنِي عَلَيْكُمْ کا بیان ہے۔ اور مِّنْ أَفْئَتِكُمُ
 الصَّلَوةَ وَكَفَيْتُكُمُ الزُّكُوفَ وَاسْتَمْتُمْ بِرُسُلِي وَغَرَّكُمْ شَوْكُهُمْ وَأَفْرَضْتُمْ إِلَيَّ قُرْآنًا مَّسْنُونًا لَّا يَكْفُرُونَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ
 (المائدہ: 12) کا ارشاد: ان دو مردوں کا بیان ہے جس کا ذکر اُولَآئِكَ هُمُ الَّذِينَ هُمْ عَلَيْكُمْ (البقرہ: 40) میں ہے۔ اُولَآئِكَ
 هُمُ الَّذِينَ هُمْ عَلَيْكُمْ الصَّلَوةَ وَكَفَيْتُكُمُ الزُّكُوفَ وَاسْتَمْتُمْ بِرُسُلِي وَغَرَّكُمْ شَوْكُهُمْ وَأَفْرَضْتُمْ إِلَيَّ قُرْآنًا مَّسْنُونًا
 (المائدہ: 12) ہے اور اُولَآئِكَ هُمْ الَّذِينَ هُمْ عَلَيْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ (المائدہ: 12) ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمَا
 أَوْفَرِّجَ عَنْكَ الْقَائِلُ فِي السَّحَابِ هَاتِي إِلَيَّ (الحاق: 2-3) اس ارشاد میں السَّحَابُ عَلَامَةُ كَامِلَةٌ تَعَارِيْفِي كَمَلَّةٌ كَامِلَةٌ
 اس کے علاوہ بھی بہت سی مثالیں موجود ہیں جو کتاب الہی میں غور و فکر سے مل سکتی ہیں۔ قرآن کی شرح جو احادیث میں وارد
 ہے مثلاً نبی کریم ﷺ نے اَنِّي مَنُورٌ اَمْسُو اَوْ تَمُوتُوا بِلَيْسُوا اَمِنًا ثُمَّ يَطْلُبُ (الانعام: 82) میں موجود انھم کی تفسیر شریک سے
 بیان فرمائی اور پھر بطور دلیل اِنَّ الْبَشَرَ لَكُلَّمٍ عَلَيْهِمْ (مؤمن) کا ارشاد جلالت فرمایا۔ اسی طرح فَسَوَّىٰ يَحْسَبُ حَسَابًا
 يُّؤَيِّدُونَ (الانشقاق: 3) کا تفسیر انھم (اعمال کا پیش کرنا) سے فرمائی۔ یہ واقعہ اس مرحلے سے ہے کہ نبی کریم ﷺ نے
 ارشاد فرمایا "مَنْ يُوَفِّي الْحَسْبَ غَلَبَ" یعنی جس سے حساب میں ممانعت ہو گیا اسے غلبہ ہو گا۔ حضرت سیدہ عائشہ
 رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا اللہ تعالیٰ! یہ ارشاد نہیں ہے فَاَمَّا نَسُوا اُولَآئِكَ كَلِمَةً يُّهَيِّجُ فِيهَا قُتُوفُ يَحْسَبُ حَسَابًا يُّؤَيِّدُونَ
 يُّؤَيِّدُونَ اَوْ اَطْلُبُ مَنَّهُ وَنَاسًا (الانشقاق: 3) رسول ﷺ نے فرمایا میں سے مرد العوص سے (الغالب کا پیش کرنا) کیا
 طرح رسول ﷺ نے اُولَآئِكَ هُمْ مَنَّا سَفَعْنَا مِنْ قُوَّةٍ (الانفال: 50) میں موجود قُوَّة کی تفسیر جہ الغازی سے بیان
 فرمائی۔ عادت میں صحیح میں کثرت سے التوال موجود تھا۔ تفسیر کی ان دونوں اقسام کو قبول کرنے میں کوئی شک نہیں ہے۔

تفسیر بالقرآن کی قبولیت میں اس لیے شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی ہر اور ہر صفت سے زیادہ جتنا جبر اور سب کتابوں
 سے بھی کتاب قرآن حکیم ہے۔ اور تفسیر بالحدیث کا تسلیم کرنا اس لیے ضروری اور غیر مشکوک ہے کیونکہ بہترین ہدایت اور
 رسالتی سیدنا محمد ﷺ کی ہدایت ہے اور آپ کا منصب بھی شرح و بیان تھا جبکہ ہم قرآنی طور پر آپ کی مصیبت اور مہینیت کا
 عقیدہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَاتَّخَذْنَا إِلَيْكَ لَلْمَاءِ كَلِمَةً يُّشِيرُ بِهَا إِلَى عَائِلَةٍ مِّنَ آلِ هَارُونَ (النحل: 44)

اور تفسیر کی تفسیر کی قسم جو کلام کرام کے آثار سے مردوں کے اس کے متعلق مستند (الحدیث) میں ہے کہ اس صحابی کی تفسیر
 جو حق اور نزول قرآن کے وقت سے جو تھا اس نوع کے حکم میں ہے۔ اسی طرح اہل محکمہ اللہ تعالیٰ نے مطلق یہ قول ذکر کیا ہے جبکہ
 بعض علماء نے اس کو نزول کے بیان سے عقیدہ کیا ہے اور اسی بات سے مستند کیا ہے جس میں صحابی کی اپنی رائے کی توجہ پیش نہ
 ہو۔ گرنہ اور دونوں صورتیں تہذیبوں کو دو موقوف کے حکم میں ہوگی۔

[illegible]

اور وہ تیسرے دوہا یعنی کے متعلق ہیں۔ اس میں دو کا اضافہ کیا گیا ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں یہ بھی تیسرا ہذا ضرور ہے کیونکہ چالیس کے بعد پانچ سو کا اضافہ کیا گیا ہے۔

اور تیسرا بین چرچہ طبری میں قرآن حکیم کے بیان میں است سے صحابہ اور ان میں کے قواسم مقول ہیں۔ لیکن ملاحظہ! ان تین
مراعات فرماتے ہیں: اکثر تیسرا، کماثر راویوں تکہ دیوہوں، اخبار میںوں، اور ان کے ساتھ کے ذریعے پہنچے بعض عام غرضات
جس کا خیال ہے کہ اسراطیم اسلام کے اپنی احسن کے ساتھ واقعات، ان کے تجرعات، ان کی کتب اور ان کی تاریخ مثلاً صحابہ
کبھی کو واقعہ اہم اہم اہم، کبھی ہاش کا جادو، دینی میں حق اور امور طرب مثلاً قیامت کی علامت، قیامت قیامت اور جو کچھ
قیامت کے دن اور قیامت کے بعد واقع ہوئے والا ہے۔ یہ تقریباً تمام سوا بیورو انصاری کے ذریعے راویوں تکہ پہنچا، اکثر
ان میں سے غرضات اور مغلظات میں جن کے متعلق راویوں نے مرہوی نمبر کو چا کھا جاتی کہ لافٹ صحابہ اسراطی اللہ صہمہ
نہی ان کی بات کو کج سمجھ کر روایت کر دیا۔ اس لیے اسراطی احمد، رسول اللہ فرماتے ہیں میں چیزوں کی کوئی اصل نہیں ہے۔ اس تفسیر
لازم اور مفادانی۔ جس تمام مفید روایت کو مستحق کتب میں جمع کرنا اور کتب ہے جس طرح کہ بعض روایات کتب احادیث کو جو
جس اور ان کی ساری کی میں واقعہ فرما بھی واجب ہے۔ پھر تفسیر میں احوال احادیث اس کو اپنی پانچیں جو سند کے اعتبار سے صحیح
ہوں جس طرح کہ کتب میں اسراطی فرمائی جاتی ہیں لیکن ان کے غرضان کی طرف نسبتاً ماضی ہے۔

۱۔ تفسیر جس میں قرآن کو تفسیر قرآن سے دیا جائے۔ مفسر مرفوعہ ہے۔ ہوس کی وجہ سے اور تواتر میں کوئی اضافہ نہیں ہے۔ اور قرآن کی تفسیر جو صحابہ کرام اور ائمہین کی طرف منسوب ہے اس میں کسی اعتبار سے ضعف پیدا ہوتا ہے۔ اس سبب کے جتنوں نے اس کی حتمی کو فرما کر دیا ہے۔ مثلاً یوزور فادس کے نزدیک لوگ۔ ۲۔ مختلف تہذیب و نسب وغیرہ کے اصحاب نے اپنے اپنے مسلک و مذہب کی ترویج کے لیے ایسی روایات نقل کی ہیں۔ صحیح اور غیر صحیح کا ماہر و نیز بہت سے ائمہ نے کائنات کو تاجر بغیر خدا اور قرآن کے اصحاب اور ائمہین کی طرف منسوب ہیں۔ ۳۔ لیکن بہت سی روایات اسراف و بیباکی سے محروم ہوئی ہیں اور ائمہ میں بہت سی ایسی خرافات بھی ہیں جن کے بطلان پر نہیں جو غم ہے۔ ۴۔ اور اس وقت کتب سے جو صحیح بھی منقول ہے خط و قرات، انجیل تو اس کے متعلق ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توقیف کا قصود دیا ہے اور یہ کہ صحابہ اس کی تصدیق نہ کریں کیونکہ ہوسکتا ہے یہ اس سوا سے اور جو ان کی کتب میں قرآن شدہ ہے اور اس کی تصدیق کریں کیونکہ ہوسکتا ہے یہ وہ کام جو جو اہل کتاب کی دست برد سے محفوظ ہو۔

الغلاف کا قلعہ ہے۔ یہ قلعہ اس کی دو قسمیں ہیں:

کے اقوال ذکر کئے ہیں۔ فتح کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کا انہوں نے اس کا اعلا کیا ہے اگرچہ وہ ان کے نزدیک صحیح نہ تھی تھا۔ یہ بھی تفسیر کی ایک قسم ہے جس میں رائے کی مجال نہیں ہے۔

۲۔ تفسیر الدر المنثور للسیوطی، یہ وہ تفسیر ہے جس کو ہم پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

تفسیر الدر المنثور کی تعریف اور مؤلف کا انداز تحریر

الامام السیوطی رحمہ اللہ خود اپنی کتاب الاقنن میں فرماتے ہیں میں نے ایک مسند کتب صحیح کی ہے جس میں نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام و مفسرین اللہ علیہم اجمعین کی تفسیر کا بیان ہے۔ اس میں دس ہزار سے زائد احادیث موجود ہیں، کچھ مرفوعہ اور کچھ موقوف ہیں۔ یہ چار جلدات ہیں۔ الحمد للہ مکمل ہو چکی ہے اور میں نے اس کا نام ترجمان القرآن رکھا ہے۔ اس کی تصنیف کے دوران میں نے خوب میں نبی کریم ﷺ کی زیادت کی، اس میں ایک طویل قصہ ہے جس میں ایک حسین بشارت ہے۔

اس تفسیر کے مقدمہ میں علامہ مذکور فرماتے ہیں: میں نے جب اپنی کتاب ترجمان القرآن مرتب کی اس میں میں نے نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی تفسیر کا اسناد کے ساتھ تذکرہ کیا۔ الحمد للہ۔ وہ ضخیم چار جلدوں میں مکمل ہوئی۔ اس میں میں نے تمام احادیث اور آثار کو ان کے محارج سے اسانید کے ساتھ ذکر کیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ ہم کے حصول کا شوق و ذوق مائع پڑ گیا ہے اور احادیث کے متون پر بھی انھما میں رغبت ہونے لگی ہے اس لیے میں نے اس تطویل سے یہ مختصر تفسیر تجلیس کی اور صرف اثر کے متن پر اکتفا کیا اور ہر اثر کو مستبرحخرج سے منسوب کیا۔ اور میں نے اس کا نام ”الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور“ رکھا۔

اہم اب اس پست کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ امام سیوطی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں تفسیر بالمأثور کے طریقہ کا کامل اثر کیا ہے اور انہوں نے اپنی نقل کردہ روایات میں رائے کے عمل کو غلط سمجھا نہیں کیا جس طرح کہ دوسرے مفسرین نے کیا ہے۔ اسی چیز کو انہوں نے ہمارے لیے اس کتاب میں ایک واضح مثال کے طور پر پیش کیا ہے۔

خطبہ الکتاب

نَعْفُذُ بِمُضَلِّی وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی وَنُؤَابِلِہِ الْکَرِیْمِہِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سب تعریفیں اللہ کے لیے جس نے تافرود و باہر۔ نعمت شہود پر زندہ فرما یا جو ایک وقت میں صفحہ ہستی سے مٹ چکے تھے، جس نے انبیاء و ائمہ کے لیے اسناد غنی کے ساتھ پہنچنے والے اقوال و آثار کے ساتھ تفسیر کیلئے کی تو فیض بخشی اور میں اے اللہ! خذہ و خذہ لا شہ فلفہ نہ سے کل کے ساتھ ایسی شہادت دیتا ہوں جو شہادت ایسے والے کے اجر میں اضافہ کا باعث ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا و مولا محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور اس کے وہ عہد قریب ہیں جنہوں نے ایمان کی فخر صادق و اوق طلع انشا اور سچ راہ و فسخ و تجو کی سر اسیوں میں بھٹکے و لوہوں کی ظلمتوں کو اپنے روشن پیغام سے کافور کر دیا۔ و رد و ہوا آپ پر اور آپ کی آقا و اصحاب پر جو ظلم سر فروع اور نفس شہور کے حامل تھے جب تک یہ مردش لیل و نهار کا کام ہے ان پر ک فہست و دست پر وائی و رد و اسلام ہو۔

حمد شاد اور رد و اسلام کے بعد جب میں نے کتاب ترجمان القرآن مجرب کی جو ایسی تفسیر تھی جس میں روح اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار و اقوال منقول تھے۔ الحمد للہ و چند جہود میں مکمل ہوئی۔ میں نے اس میں آغا و اسناد کے ساتھ نقل کیا اور میں سب سے نقل کیا لیکن کا حوالہ بھی دیا لیکن میں نے دیکھ کر ہمیشہ کو کاہ و گئی ہیں اور زوقی ظہر اس اظہار کے پڑھنے سے قاصر ہو گیا ہے اور صرف متون احادیث میں رخصت ہونے کی ہے تو میں نے اس طویش کتاب سے یہ مختصر کتاب مجرب کی ہے جس میں متن کے ذکر پر انھما کر کیا ہے لیکن ہر اثر کے خروج کا بھی ساتھ ذکر کیا ہے میں نے اس کا نام بعد و اظہار دینی التفسیر الماثور رکھا ہے اللہ تعالیٰ متدہ ہے کہ وہ مولف کے اجر میں اضافہ فرمائے اور اسے اپنے کرم اور احسان سے نفاذ اور تفرہ لئی سے محفوظ فرمائے۔ ہے کہ اللہ تعالیٰ انیسویں راقم فہستے (اللہ اور للظہر میں پروردگار لے والے ہے۔

خطبہ المکتاب

نعمتہ و نصلی و سلم علی رسولہ الذی بہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تقریبیں اللہ کے لیے جس نے تائید کو، وہ دو مہینے شہود پڑا دے فرمایا جو ایک وقت میں مسیحی سے ست پڑے تھے، جس نے انہرہ، ثورہ کے لیے اس دعا کی ساتھ پچھنے والے اقوال و آثار کے ساتھ تعمیر کئے کی توفیق بخشی اور میں لا الہ الا اللہ و خلد و نہ پلنے لدا کے گلہ کے ساتھ ایک شہادت دیتا ہوں جو شہادت دینے والے کے اجر میں اضافہ کا باعث ہو اور میں کوئی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا و مولا محمد سید نبی و صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کے بعد مقرب ہیں جنہوں نے اعمال کی فخر صادق کو ذوق طوع و بطوع اور سچ رو اور فطرت و بطور کی جہوں میں بہتے والوں کی غفلتوں کو اپنے روشن پیغام سے کاٹ کر دیا، درود و آپ پر اور آپ کی آل و اصحاب پر جو ہم مرفوف اور فطرت مشیر کے حامل تھے جب تک یہ گردش میں رہتا رہتا تم ہے بن پاک طہرت ذوات پر دانی درود و سلام ہو۔

محمد اثناء اور درود و سلام کے بعد جب میں نے کتاب ترجمان القرآن مرتب کی جو ایک تعمیر تھی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار و اقوال منقول تھے، الحمد للہ دو چند جلدوں میں مکمل ہوئی۔ میں نے اس میں آثار کو مہانید کے ساتھ نقل کیا اور جن کتب سے نقل کیا ان کا حوالہ بھی دیا لیکن میں نے دیکھا کہ بہت سے لوگ جو اس میں اور ذوق علم اس تلویل کے پڑھنے سے کام نہ لیا ہے اور صرف عنوان احادیث میں رغبت ہونے لگی ہے تو میں نے اس تلویل کتب سے یہ مختصر کتاب مرتب کی ہے جس میں متن کے ذکر پر انحصار کیا ہے لیکن ہر اثر کے تخریج کا بھی ساتھ ذکر کیا ہے میں نے اس کا نام مہاجر المصیر بالمآثر رکھا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سوائے جرمی احضار فرمائے اور اسے اپنے کرم اور احسان سے خطا اور تاثر فانی سے محفوظ فرمائے۔ ہے جسے اعتدالی کی روشنی کی توفیق بخشے والا اور غیبیوں پر پردہ ڈالنے والا ہے۔

نہایت (اس کے لیے جو لوگ نہیں اتنے قویٰ تھے کہ وہ خود طیار بن جائیں) ہمارے اپنی مسند میں ضعیف مائے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو باہر پہلا نذر پر رکھے، تو گناحوں کو کتاب اور قتل ہو اللہ تعالیٰ نے تو قیامت کے سوا ہر چیز سے آسمان میں ہوگا۔

اور بخیر بنی نے اس حدیث میں ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اس حدیث میں: اور قتل ہو اللہ تعالیٰ نے تو قیامت کے سوا ہر چیز سے آسمان میں ہوگا۔

اس میں ابن عمر نے اپنی مسند میں اس حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اس حدیث میں: اور قتل ہو اللہ تعالیٰ نے تو قیامت کے سوا ہر چیز سے آسمان میں ہوگا۔

حاکم نے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قتل ہو اللہ تعالیٰ نے تو قیامت کے سوا ہر چیز سے آسمان میں ہوگا۔ اس حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اس حدیث میں: اور قتل ہو اللہ تعالیٰ نے تو قیامت کے سوا ہر چیز سے آسمان میں ہوگا۔

ابن الضمیر نے اس حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اس حدیث میں: اور قتل ہو اللہ تعالیٰ نے تو قیامت کے سوا ہر چیز سے آسمان میں ہوگا۔

ابن الضمیر نے اس حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اس حدیث میں: اور قتل ہو اللہ تعالیٰ نے تو قیامت کے سوا ہر چیز سے آسمان میں ہوگا۔

ابن الضمیر نے اس حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اس حدیث میں: اور قتل ہو اللہ تعالیٰ نے تو قیامت کے سوا ہر چیز سے آسمان میں ہوگا۔

ابن الضمیر نے اس حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اس حدیث میں: اور قتل ہو اللہ تعالیٰ نے تو قیامت کے سوا ہر چیز سے آسمان میں ہوگا۔

ابن الضمیر نے اس حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اس حدیث میں: اور قتل ہو اللہ تعالیٰ نے تو قیامت کے سوا ہر چیز سے آسمان میں ہوگا۔

۱۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۷۴۷، رقم الحديث ۷۸۵۵، ج ۱، ص ۷۴۷

۲۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۷۴۷، رقم الحديث ۷۸۵۵، ج ۱، ص ۷۴۷

۳۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۷۴۷، رقم الحديث ۷۸۵۵، ج ۱، ص ۷۴۷

۴۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۷۴۷، رقم الحديث ۷۸۵۵، ج ۱، ص ۷۴۷

۵۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۷۴۷، رقم الحديث ۷۸۵۵، ج ۱، ص ۷۴۷

فرمان ہے: **وَمَنْ يَشَاءِ اللَّهُ يَهْدِ لَهُ سُبُلَ مَعَادٍ**۔ اے اللہ کے جی دیکھا ہے، وہ جو اَلْعَلَمُ بَیْہودہ اور کُلُّ مَہْدِیْہ اُخْلَکَ سے جس کو تین شد نہیں دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مجلسِ مفاہیس (یا 1)۔

ماہر ابو سعید نے ان اصحابِ باطنی و عوام سے روایت کیا ہے کہ حضرت مرثد بن الخطیب رضی اللہ عنہ کو ایک ایسا بزرگ شخص نے جو عیسائی تھے، یہاں رہے تھے آپ صرف سرورِ قاتحہ پر ہنسنے لگے اس پر زائد کہ چونکہ حضرت تھے غلبہ کئے، نتیجہ میں کہ وہ کہنے لگے: **اِنَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ كَذَّابٌ**۔ جب صحیح میں تو اس شخص نے یہ سب کچھ حضرت مرثد رضی اللہ عنہ کو بتایا تو حضرت مرثد نے فرمایا: **تَبَرَّأْتُ مِنْكَ**۔ اے میرے صاحبِ کلمت! میں نے تجھ سے ٹھیک فراق کر لیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ تم ایک کافر اور کفر پر ہنسنے کی اجازت دیتی ہو۔ اب ان الصلوات نے ذکر کیا ہے کہ قرآنِ عزیز میں ایک خصوصیت ہے اور صرف اس کی کوئی نہ تھی کہ فرشتوں کو یہ دعوت نہیں لی اور ان سے قرآن سننے کے حریف نہیں ہیں (2)۔

امام ابن الشرک نے حضرت ابو قتادہ و سہامہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سرورِ قاتحہ کے آغاز میں حاضر ہو، وہ اس شخص کی مانند ہے، جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جو اس خاصہ پروردگار پر ہوتا ہے، وہاں جو کہ اللہ تعالیٰ کے احقر حاضر ہو، وہ اس شخص کی مانند ہے، جو ابی ہریرت (تبع کرنے کے وقت) حاضر ہوئی کہ وہ تقسیم ہوئی۔

امام ابن مہاجر نے تاریخی و اشعری میں حضرت شداد بن اوی و حمرانہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: میں نے اللہ تعالیٰ پر نے فرمایا جو تم میرے کوئی سونے کے لیے ستر پر چلے تو اسے ام المیزان و ایک صورت پر حلی پہنے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے شخص پر ایک فرمودہ تم پر فرماتا ہے جس کے ساتھ رہتا ہے جب وہ غنیمت پر روزہ رکھے (3)۔

امام اصفہانی نے امام ابن ابی شیبہ نے ابی جعفر محمد بن احمد سے روایت کیا ہے کہ امام ابن ابی شیبہ، امام ابو داؤد و ترمذی و نسائی، ابن ماجہ و بیہقی نے اس میں حضرت محمد بن ابی وادعہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے فاتحہ شہاب پڑھی اس کی تار (کابل) ٹھیک ہے (4)۔

ماہر ابو جعفری و جہاک نے حضرت محمد بن ابی الصامی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام المیزان (دوسری کتاب) آیات) کا جملہ ہے جس میں (سورۃ التوہ) آیات) اس کا جملہ نہیں (5)۔

ماہر ابو جعفری نے اپنی مجلس میں حضرت ابو جہاد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عکرمہ یا فہد یا ہرولہ یا جس میں فاتحہ اللہ تعالیٰ پڑھی ہے اس کے (6) ٹھیک ہے (6)۔

ماہر ابی ہریرہ بن ابی اسحاق ان میں سے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے امیر ابن ابی سعید و احمد سے روایت

1. مجمع بیہد 4: 1622، 1623، 1624، 1625، 1626، 1627، 1628، 1629، 1630، 1631، 1632، 1633، 1634، 1635، 1636، 1637، 1638، 1639، 1640، 1641، 1642، 1643، 1644، 1645، 1646، 1647، 1648، 1649، 1650، 1651، 1652، 1653، 1654، 1655، 1656، 1657، 1658، 1659، 1660، 1661، 1662، 1663، 1664، 1665، 1666، 1667، 1668، 1669، 1670، 1671، 1672، 1673، 1674، 1675، 1676، 1677، 1678، 1679، 1680، 1681، 1682، 1683، 1684، 1685، 1686، 1687، 1688، 1689، 1690، 1691، 1692، 1693، 1694، 1695، 1696، 1697، 1698، 1699، 1700، 1701، 1702، 1703، 1704، 1705، 1706، 1707، 1708، 1709، 1710، 1711، 1712، 1713، 1714، 1715، 1716، 1717، 1718، 1719، 1720، 1721، 1722، 1723، 1724، 1725، 1726، 1727، 1728، 1729، 1730، 1731، 1732، 1733، 1734، 1735، 1736، 1737، 1738، 1739، 1740، 1741، 1742، 1743، 1744، 1745، 1746، 1747، 1748، 1749، 1750، 1751، 1752، 1753، 1754، 1755، 1756، 1757، 1758، 1759، 1760، 1761، 1762، 1763، 1764، 1765، 1766، 1767، 1768، 1769، 1770، 1771، 1772، 1773، 1774، 1775، 1776، 1777، 1778، 1779، 1780، 1781، 1782، 1783، 1784، 1785، 1786، 1787، 1788، 1789، 1790، 1791، 1792، 1793، 1794، 1795، 1796، 1797، 1798، 1799، 1800، 1801، 1802، 1803، 1804، 1805، 1806، 1807، 1808، 1809، 1810، 1811، 1812، 1813، 1814، 1815، 1816، 1817، 1818، 1819، 1820، 1821، 1822، 1823، 1824، 1825، 1826، 1827، 1828، 1829، 1830، 1831، 1832، 1833، 1834، 1835، 1836، 1837، 1838، 1839، 1840، 1841، 1842، 1843، 1844، 1845، 1846، 1847، 1848، 1849، 1850، 1851، 1852، 1853، 1854، 1855، 1856، 1857، 1858، 1859، 1860، 1861، 1862، 1863، 1864، 1865، 1866، 1867، 1868، 1869، 1870، 1871، 1872، 1873، 1874، 1875، 1876، 1877، 1878، 1879، 1880، 1881، 1882، 1883، 1884، 1885، 1886، 1887، 1888، 1889، 1890، 1891، 1892، 1893، 1894، 1895، 1896، 1897، 1898، 1899، 1900، 1901، 1902، 1903، 1904، 1905، 1906، 1907، 1908، 1909، 1910، 1911، 1912، 1913، 1914، 1915، 1916، 1917، 1918، 1919، 1920، 1921، 1922، 1923، 1924، 1925، 1926، 1927، 1928، 1929، 1930، 1931، 1932، 1933، 1934، 1935، 1936، 1937، 1938، 1939، 1940، 1941، 1942، 1943، 1944، 1945، 1946، 1947، 1948، 1949، 1950، 1951، 1952، 1953، 1954، 1955، 1956، 1957، 1958، 1959، 1960، 1961، 1962، 1963، 1964، 1965، 1966، 1967، 1968، 1969، 1970، 1971، 1972، 1973، 1974، 1975، 1976، 1977، 1978، 1979، 1980، 1981، 1982، 1983، 1984، 1985، 1986، 1987، 1988، 1989، 1990، 1991، 1992، 1993، 1994، 1995، 1996، 1997، 1998، 1999، 2000، 2001، 2002، 2003، 2004، 2005، 2006، 2007، 2008، 2009، 2010، 2011، 2012، 2013، 2014، 2015، 2016، 2017، 2018، 2019، 2020، 2021، 2022، 2023، 2024، 2025، 2026، 2027، 2028، 2029، 2030، 2031، 2032، 2033، 2034، 2035، 2036، 2037، 2038، 2039، 2040، 2041، 2042، 2043، 2044، 2045، 2046، 2047، 2048، 2049، 2050، 2051، 2052، 2053، 2054، 2055، 2056، 2057، 2058، 2059، 2060، 2061، 2062، 2063، 2064، 2065، 2066، 2067، 2068، 2069، 2070، 2071، 2072، 2073، 2074، 2075، 2076، 2077، 2078، 2079، 2080، 2081، 2082، 2083، 2084، 2085، 2086، 2087، 2088، 2089، 2090، 2091، 2092، 2093، 2094، 2095، 2096، 2097، 2098، 2099، 2100، 2101، 2102، 2103، 2104، 2105، 2106، 2107، 2108، 2109، 2110، 2111، 2112، 2113، 2114، 2115، 2116، 2117، 2118، 2119، 2120، 2121، 2122، 2123، 2124، 2125، 2126، 2127، 2128، 2129، 2130، 2131، 2132، 2133، 2134، 2135، 2136، 2137، 2138، 2139، 2140، 2141، 2142، 2143، 2144، 2145، 2146، 2147، 2148، 2149، 2150، 2151، 2152، 2153، 2154، 2155، 2156، 2157، 2158، 2159، 2160، 2161، 2162، 2163، 2164، 2165، 2166، 2167، 2168، 2169، 2170، 2171، 2172، 2173، 2174، 2175، 2176، 2177، 2178، 2179، 2180، 2181، 2182، 2183، 2184، 2185، 2186، 2187، 2188، 2189، 2190، 2191، 2192، 2193، 2194، 2195، 2196، 2197، 2198، 2199، 2200، 2201، 2202، 2203، 2204، 2205، 2206، 2207، 2208، 2209، 2210، 2211، 2212، 2213، 2214، 2215، 2216، 2217، 2218، 2219، 2220، 2221، 2222، 2223، 2224، 2225، 2226، 2227، 2228، 2229، 2230، 2231، 2232، 2233، 2234، 2235، 2236، 2237، 2238، 2239، 2240، 2241، 2242، 2243، 2244، 2245، 2246، 2247، 2248، 2249، 2250، 2251، 2252، 2253، 2254، 2255، 2256، 2257، 2258، 2259، 2260، 2261، 2262، 2263، 2264، 2265، 2266، 2267، 2268، 2269، 2270، 2271، 2272، 2273، 2274، 2275، 2276، 2277، 2278، 2279، 2280، 2281، 2282، 2283، 2284، 2285، 2286، 2287، 2288، 2289، 2290، 2291، 2292، 2293، 2294، 2295، 2296، 2297، 2298، 2299، 2300، 2301، 2302، 2303، 2304، 2305، 2306، 2307، 2308، 2309، 2310، 2311، 2312، 2313، 2314، 2315، 2316، 2317، 2318، 2319، 2320، 2321، 2322، 2323، 2324، 2325، 2326، 2327، 2328، 2329، 2330، 2331، 2332، 2333، 2334، 2335، 2336، 2337، 2338، 2339، 2340، 2341، 2342، 2343، 2344، 2345، 2346، 2347، 2348، 2349، 2350، 2351، 2352، 2353، 2354، 2355، 2356، 2357، 2358، 2359، 2360، 2361، 2362، 2363، 2364، 2365، 2366، 2367، 2368، 2369، 2370، 2371، 2372، 2373، 2374، 2375، 2376، 2377، 2378، 2379، 2380، 2381، 2382، 2383، 2384، 2385، 2386، 2387، 2388، 2389، 2390، 2391، 2392، 2393، 2394، 2395، 2396، 2397، 2398، 2399، 2400، 2401، 2402، 2403، 2404، 2405، 2406، 2407، 2408، 2409، 2410، 2411، 2412، 2413، 2414، 2415، 2416، 2417، 2418، 2419، 2420، 2421، 2422، 2423، 2424، 2425، 2426، 2427، 2428، 2429، 2430، 2431، 2432، 2433، 2434، 2435، 2436، 2437، 2438، 2439، 2440، 2441، 2442، 2443، 2444، 2445، 2446، 2447، 2448، 2449، 2450، 2451، 2452، 2453، 2454، 2455، 2456، 2457، 2458، 2459، 2460، 2461، 2462، 2463، 2464، 2465، 2466، 2467، 2468، 2469، 2470، 2471، 2472، 2473، 2474، 2475، 2476، 2477، 2478، 2479، 2480، 2481، 2482، 2483، 2484، 2485، 2486، 2487، 2488، 2489، 2490، 2491، 2492، 2493، 2494، 2495، 2496، 2497، 2498، 2499، 2500، 2501، 2502، 2503، 2504، 2505، 2506، 2507، 2508، 2509، 2510، 2511، 2512، 2513، 2514، 2515، 2516، 2517، 2518، 2519، 2520، 2521، 2522، 2523، 2524، 2525، 2526، 2527، 2528، 2529، 2530، 2531، 2532، 2533، 2534، 2535، 2536، 2537، 2538، 2539، 2540، 2541، 2542، 2543، 2544، 2545، 2546، 2547، 2548، 2549، 2550، 2551، 2552، 2553، 2554، 2555، 2556، 2557، 2558، 2559، 2560، 2561، 2562، 2563، 2564، 2565، 2566، 2567، 2568، 2569، 2570، 2571، 2572، 2573، 2574، 2575، 2576، 2577، 2578، 2579، 2580، 2581، 2582، 2583، 2584، 2585، 2586، 2587، 2588، 2589، 2590، 2591، 2592، 2593، 2594، 2595، 2596، 2597، 2598، 2599، 2600، 2601، 2602، 2603، 2604، 2605، 2606، 2607، 2608، 2609، 2610، 2611، 2612، 2613، 2614، 2615، 2616، 2617، 2618، 2619، 2620، 2621، 2622، 2623، 2624، 2625، 2626، 2627، 2628، 2629، 2630، 2631، 2632، 2633، 2634، 2635، 2636، 2637، 2638، 2639، 2640، 2641، 2642، 2643، 2644، 2645، 2646، 2647، 2648، 2649، 2650، 2651، 2652، 2653، 2654، 2655، 2656، 2657، 2658، 2659، 2660، 2661، 2662، 2663، 2664، 2665، 2666، 2667، 2668، 2669، 2670، 2671، 2672، 2673، 2674، 2675، 2676، 2677، 2678، 2679، 2680، 2681، 2682، 2683، 2684، 2685، 2686، 2687، 2688، 2689، 2690، 2691، 2692، 2693، 2694، 2695، 2696، 2697، 2698، 2699، 2700، 2701، 2702، 2703، 2704، 2705، 2706، 2707، 2708، 2709، 2710، 2711، 2712، 2713، 2714، 2715، 2716، 2717، 2718، 2719، 2720، 2721، 2722، 2723، 2724، 2725، 2726، 2727، 2728، 2729، 2730، 2731، 2732، 2733، 2734، 2735، 2736، 2737، 2738، 2739، 2740، 2741، 2742، 2743، 2744، 2745، 2746، 2747، 2748، 2749، 2750، 2751، 2752، 2753، 2754، 2755، 2756، 2757، 2758، 2759، 2760، 2761، 2762، 2763، 2764، 2765، 2766، 2767، 2768، 2769، 2770، 2771، 2772، 2773، 2774، 2775، 2776، 2777، 2778، 2779، 2780، 2781، 2782، 2783، 2784، 2785، 2786، 2787، 2788، 2789، 2790، 2791، 2792، 2793، 2794، 2795، 2796، 2797، 2798، 2799، 2800، 2801، 2802، 2803، 2804، 2805، 2806، 2807، 2808، 2809، 2810، 2811، 2812، 2813، 2814، 2815، 2816، 2817، 2818، 2819، 2820، 2821، 2822، 2823، 2824، 2825، 2826، 2827، 2828، 2829، 2830، 2831، 2832، 2833، 2834، 2835، 2836، 2837، 2838، 2839، 2840، 2841، 2842، 2843، 2844، 2845، 2846، 2847، 2848، 2849، 2850، 2851، 2852، 2853، 2854، 2855، 2856، 2857، 2858، 2859، 2860، 2861، 2862، 2863، 2864، 2865، 2866، 2867، 2868، 2869، 2870، 2871، 2872، 2873، 2874، 2875، 2876، 2877، 2878، 2879، 2880، 2881، 2882، 2883، 2884، 2885، 2886، 2887، 2888، 2889، 2890، 2891، 2892، 2893، 2894، 2895، 2896، 2897، 2898، 2899، 2900، 2901، 2902، 2903، 2904، 2905، 2906، 2907، 2908، 2909، 2910، 2911، 2912، 2913، 2914، 2915، 2916، 2917، 2918، 2919، 2920، 2921، 2922، 2923، 2924، 2925، 2926، 2927، 2928، 2929، 2930، 2931، 2932، 2933، 2934، 2935، 2936، 2937، 2938، 2939، 2940، 2941، 2942، 2943، 2944، 2945، 2946، 2947، 2948، 2949، 2950، 2951، 2952، 2953، 2954، 2955، 2956، 2957، 2958، 2959، 2960، 2961، 2962، 2963، 2964، 2965، 2966، 2967، 2968، 2969، 2970، 2971، 2972، 2973، 2974، 2975، 2976، 2977، 2978، 2979، 2980، 2981، 2982، 2983، 2984، 2985، 2986، 2987، 2988، 2989، 2990، 2991، 2992، 2993، 2994، 2995، 2996، 2997، 2998، 2999، 3000، 3001، 3002، 3003، 3004، 3005، 3006، 3007، 3008، 3009، 3010، 3011، 3012، 3013، 3014، 3015، 3016، 3017، 3018، 3019، 3020، 3021، 3022، 3023، 3024، 3025، 3026، 3027، 3028، 3029، 3030، 3031، 3032، 3033، 3034، 3035، 3036، 3037، 3038، 3039، 3040، 3041، 3042، 3043، 3044، 3045، 3046، 3047، 3048، 3049، 3050، 3051، 3052، 3053، 3054، 3055، 3056، 3057، 3058، 3059، 3060، 3061، 3062، 3063، 3064، 3065، 3066، 3067، 3068، 3069، 3070، 3071، 3072، 3073، 3074، 3075، 3076، 3077، 3078، 3079، 3080، 3081، 3082، 3083، 3084، 3085، 3086، 3087، 3088، 3089، 3090، 3091، 3092، 3093، 3094، 3095، 3096، 3097، 3098، 3099، 3100، 3101، 3102، 3103، 3104، 3105، 3106، 3107، 3108، 3109، 3110، 3111، 3112، 3113، 3114، 3115، 3116، 3117، 3118، 3119، 3120، 3121، 3122، 3123، 3124، 3125، 3126، 3127، 3128، 3129، 3130، 3131، 3132، 3133، 3134، 3135، 3136، 3137، 3138، 3139، 3140، 3141، 3142، 3143، 3144، 3145، 3146، 3147، 3148، 3149، 3150، 3151، 3152، 3153، 3154، 3155، 3156، 3157، 3158، 3159، 3160، 3161، 3162، 3163، 3164، 3165، 3166، 3167، 3168، 3169، 3170، 3171، 3172، 3173، 3174، 3175، 3176، 3177، 3178، 3179، 3180، 3181، 3182، 3183، 3184، 3185، 3186، 3187، 3188، 3189، 3190، 3191، 3192، 3193، 3194، 3195، 3196، 3197، 3198، 3199، 3200، 3201، 3202، 3203، 3204، 3205، 3206، 3207، 3208، 3209، 3210، 3211، 3212، 3213، 3214، 3215، 3216، 3217، 3218، 3219، 3220، 3221، 3222، 3223، 3224، 3225، 3226، 3227، 3228، 3229، 3230، 3231، 3232، 3233، 3234، 3235، 3236، 3237، 3238، 3239، 3240، 3241، 3242، 3243، 3244، 3245، 3246، 3247، 3248، 3249، 3250، 3251، 3252، 3253، 3254، 3255، 3256، 3257، 3258، 3259، 3260، 3261، 3262، 3263، 3264، 3265، 3266، 3267، 3268، 3269، 3270، 3271، 3272، 3273، 3274، 3275، 3276، 3277، 3278، 3279، 3280، 3281، 3282، 3283، 3284، 3285، 3286، 3287، 3288، 3289، 3290، 3291، 3292، 3293، 3294، 3295، 3296، 3297، 3298، 3299، 3300، 3301، 3302، 3303، 3304، 3305، 3306، 3307، 3308، 3309، 3310، 3311، 3312، 3313، 3314، 3315، 3316، 3317، 3318، 3319، 3320، 3321، 3322، 3323، 3324، 3325، 3326، 3327، 3328، 3329، 3330، 3331، 3332، 3333، 3334، 3335، 3336، 3337، 3338، 3339، 3340، 3341، 3342، 3343، 3344، 3345، 3346، 3347، 3348، 3349، 3350، 3351، 3352، 3353، 3354، 3355، 3356، 3357، 3358، 3359، 3360، 3361، 3362، 3363، 3364، 3365، 3366، 3367، 3368، 3369، 3370، 3371، 3372، 3373، 3374، 3375، 3376، 3377، 3378، 3379، 3380، 3381، 3382، 3383، 3384، 3385، 3386، 3387، 3388، 3389، 3390، 3391، 3392، 3393، 3394، 3395، 3396، 3397، 3398، 3399، 3400، 3401، 3402، 3403، 3404، 3405، 3406، 3407، 3408، 3409، 3410، 3411، 3412، 3413، 3414، 3415، 3416، 3417، 3418، 3419، 3420، 3421، 3422، 3423، 3424، 3425، 3426، 3427، 3428، 3429، 3430، 3431، 3432، 3433، 3434، 3435، 3436، 3437، 3438، 3439، 3440، 3441، 3442، 3443، 3444، 3445، 3446، 3

[illegible]

وہ مجھ کو، ارفغنی، اور بیچا، رحمہ اللہ نے شعب ایمان میں حضرت ابو الفضل رحمہ اللہ کے طریق سے اور وہ قطعی طور
ماتر زما اللہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ ہر فرقہ میں ہے۔ نے رسول اللہ ﷺ کو ہر
قسم اللہ سے ہے۔ عجلال۔

امام اہل سنت، امام اہل بحیثی نے حضرت فخرؒ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں جی کہ **وَلَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ حَتَّى تَغْتَسِلُوا** کہ پڑھنے کے لئے نہایت دھو کر آؤ۔ آپ اب بھی کچھ دیر کے تو کعبہ کعبہ اور مسجد سے اٹھ کر کعبہ کعبہ میں فرمایا میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہت رکھتا ہوں۔

۱۵۔ ہزار قطعی نے حضرت علیؓ کو ایسا طعنہ دیا جس سے وہ نہایت کھینچا ہوا تھا اور یہ کہ یہ سب کچھ اس کے سامنے نہ آئے۔

۱۔ مدارِ حق تعالیٰ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں تم میری بیعت نہ کرو،
فرما یا سب تو قرآن کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو یہی قرآن ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ **فَلَا تَبِيعُوا بَنِي إِسْرَءِيلَ** تو قرآن یا سب کچھ اٹھو بھی
نہیں دے گا۔

امام باقر علیہ السلام نے شعب الایمان میں حضرت جبریل علیہ السلام کو دعا دے کر فرماتے ہیں: اے محمدی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: تم اپنی قوم کو کہیے کہ تم نے ان کے لیے کئی نیکوئی شروع کرنا شروع فرمائی۔
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (۶۷)۔

امام دارقطنی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت ابو بکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے چھٹے مزار میں وہ کرم پستق (انٹونا) لٹا دیتے تھے۔ (8)۔

۱۰۔ ہار تفسی کے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہنم کی

۱. بخش‌های مختلف، نامه‌ها، خبر، جود و اسم، 43

2. في إطار العمل، يحدد 1.507

3. اعلیٰ درجہ کی صفی 3009

4. محمد بن مالك، جلد 1، صفحہ 357، (349)

5- من الاموال التي تصرف على:

6. قرین الہی / علمی مجید 1، صفحہ 332:

7. 7. 1. 35B

ع. مفرح الله. قفصان، حدود ١٠٠٠ مفرح الله

علی اکبرؑ اپنے مہر شریف کے پاس یہی کرامت کرنی ہو۔ پسجو فقہ جہانگیرؑ ۱۱۔

۱۰۔ امیر افسانے حضرت عمرؓ میں یہی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے (اور یہ جہانگیرؑ کی فرمائشوں میں سے ایک ہے) کہ یہی شیخؑ نے بھی لکھا ہے کہ آپ شیخؑ نے اس کی تائید میں لکھا ہے کہ میں نے اپنے شیخؑ کو سنا ہے کہ ۱۱۔

۱۱۔ امیر افسانے حضرت عمرؓ میں یہی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے اپنے شیخؑ کو سنا ہے کہ ۱۲۔

۱۲۔ امیر افسانے حضرت عمرؓ میں یہی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے اپنے شیخؑ کو سنا ہے کہ ۱۳۔

۱۳۔ امیر افسانے حضرت عمرؓ میں یہی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے اپنے شیخؑ کو سنا ہے کہ ۱۴۔

۱۴۔ امیر افسانے حضرت عمرؓ میں یہی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے اپنے شیخؑ کو سنا ہے کہ ۱۵۔

۱۵۔ امیر افسانے حضرت عمرؓ میں یہی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے اپنے شیخؑ کو سنا ہے کہ ۱۶۔

۱۶۔ امیر افسانے حضرت عمرؓ میں یہی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے اپنے شیخؑ کو سنا ہے کہ ۱۷۔

ہجرت کے واقعہ کی ایک نئی نگاہ ہے۔ اس کتاب کے مصنف نے اس واقعہ کی ایک نئی نگاہ پیش کی ہے۔ اس کتاب کے مصنف نے اس واقعہ کی ایک نئی نگاہ پیش کی ہے۔

امام الحافظ نے عبد القادر الجیلانی سے ابو یونس میں حسنہ سند کے ساتھ حضرت ابو جریود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔
فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ کام جو یومیت والا ہو اس کا آغاز پسچہ اللہ سے نہ ہو تو وہ بے برکت ہوتا ہے۔

امام عبد الباقی نے تصنیف میں اور امام ابو نعیم نے تفسیر میں عہدِ حرارۃ کی روایت کیا ہے فرماتے ہیں: جب زکریاؑ کو اس کا بیٹا نہ ملا تو اس نے دعا کی کہ: **يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَسْمُوهُمَا وَكَانَ مُحْسِنًا** (اور اے زکریا! ہم تجھے ایک نیک لڑکے کی خبر دیتے ہیں جس کا نام ہم دونوں نے رکھا ہے اور وہ نیک ہوگا)۔

امام بو شافعہ علیہ السلام نے منہاج بن سلیم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: میں نے انسانوں کے سامنے اور کچھ کے کو استعمال کرتے ہیں جس وقت میں سے پہلے انھوں نے یاد رکھو تو کہ ہم و اللہ کیونکہ اللہ کا احقر ہے۔

فہم یوحنا اور یسٰی نے حضرت ہنوک علیہ السلام سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں جب کہم اللہ نازل ہوا تو یہاںوں نے شہ کیا حتی کہ اہل مکہ نے ان کی آواز سنی لوگوں نے کہا محمد شیخ پریم نے یہاںوں پر جادو کر دیا ہے پس اللہ تعالیٰ نے ایک وحی اس بھیجی، باقی کہ اس نے اہل مکہ پر سایہ کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو تمہیں ہنوک علیہ السلام پر بھیجیں کہ یہاںوں نے اس کے ساتھ شیخ بیان کیا ہے تو وہ یہاںوں کی آواز نہیں سنے گا۔ اہل یسٰی نے بھی مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے ہنوک علیہ السلام کی آواز سنی ہے ہر حرف کے بدلے چار درہن کیوں بھیجی جائیں گی اور چار درہن گنا، مگر اس سے بھی مجھے ہر اس کے چار درہن اور حالت جلد کئے جائیں گے۔

امام ابن ابی شیبہ، بخاری، دارقطنی، حاتم اور سیاقی نے اپنی کتب میں حضرت انسؓ کا لفظ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ کی قرأت سے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ کی قرأت حد سے زیادہ بولی تھی مگر اس حد تک کہ تم بھی۔ تو ہم نے حالات پر مدح کی۔ الرحمن پر مدح کی۔ رحیم پر مدح کی (۱۷)۔

امام الحافظ ابو نعيم الحافظ نے فرمایا: ہم نے اس کتاب کو اپنی جامع میں مندرجہ بالا حضرت ابو جعفر محمد بن علی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم اللہ پر کتاب کن چاہی ہے۔ الخشب ہے الجامع میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہر کتاب کی ابتداء میں الحمد للہ ہمارے لئے اور اللہ کی تعریف ہو۔

امام انصاری نے یہ روایت کیا ہے کہ سنت کا پھول جو کھیتی ہے کہ شعراء میں وسیع لفظوں سے لکھی جائے۔ ابن ابی شیبہ، ابو بکر بن ابی داؤد اور انصاری نے الجامع میں حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنے شاگرد سے کہنے پر وسیع لفظوں سے لکھی انصاری نے انھیں کہ روایت کیا ہے کہ علماء کا احترام ہے پہلے وسیع لفظوں سے لکھیں۔ ابویہ اور ابن ابی شیبہ نے انصاری میں یہ روایت اور شعبی سے روایت کیا ہے کہ دونوں حضرات پاسد کرتے تھے کہ کسی آدمی پر وسیع لفظوں سے لکھا جائے۔

امام ابو حمزہ نے تاریخ صہبائے میں، ابن اثیر نے المصنف میں ضعیف سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تعلیم والہی کی خاطر خوبصورت پسنجد اٹھو لکھی اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دے گا۔ بخاری نے شعب الایمان میں حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے خوبصورت اور ترتیب کے ساتھ پسنجد اٹھو پڑھی تو اسے بخش دیا گیا۔

امام اسحاقی نے اپنے جزم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا یوسف کی طرف نہ بات کیا جائے حتیٰ کہ سین ختم ہو جائے۔

خلیب نے الجامع میں الزہری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بسم اللہ کو لہا کرنے سے منع فرمایا۔ الغیب اور ابن اثیر نے المصنف میں حضرت محمد بن یزید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ، امام یوسف کی طرف لہا کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔ حتیٰ کہ سین لکھی جائے۔ بخاری نے مسند الفردوس میں ابو ذر غفاری سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو بسم اللہ لکھے تو سین کو واضح کر۔

الغلب نے الجامع میں ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی بسم اللہ لکھے تو اتر حصن کو لہا کرے۔

امام یزید نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے معاویہ روایت و رکھ دے، قلم کو لکھو، اگر الباء کو حیدر حاکم و سب کو ہدایہ اور حیدر کو گمراہ اور اللہ کو خوبصورت کر اور حصن کو لہا کر، و حیم کو کھمہ کر اور ایما قلم اپنے دائیں کان میں رکھ کر نکو یہ قلم یاد لا گئے گا۔

الغلب نے مطر حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان جو رسول اللہ ﷺ کے کاتب تھے، انہیں رسول اللہ ﷺ نے قلم دیا کہ باادرسین کے حرف کو جمع کرو اور سین کو شکم کی طرف لہا کر و محمد اللہ، الطو حصن، البر حیم کے حرف کو جمع کرو اور اللہ کے اسماء میں سے کسی اسم کو کتابت اور قرأت میں لہا نہ کرو۔

امام ابو سعید نے حضرت مسلم بن یار محمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ پسنجد اٹھو کو ”بسم“ لکھنے کو ناپسند کرتے تھے کیونکہ اس طرح آغاز میں سین رہ جاتی ہے (۱)۔

امام ابو سعید نے حضرت ابن عون رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضرت ابن یزید کے بے (یم) لکھا تو ابن یزید نے کہا رک جاؤ میں لکھوں۔ اس بات سے چونکہ تم میں سے کوئی گناہ میں ملوث ہو اور اسے علم بھی نہ ہو (۲)۔

امام ابو سعید، عمر بن ابی عون سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے کاتب کو، وائس نے بسم اللہ میں سین سے پہلے ییم کو لکھا کہ جب سے پوچھا گیا کہ قلم امیر المؤمنین نے کیوں مارا ہے تو اس نے کہا میں نہ لکھنے کا جہ سے مارا ہے (۳)۔

نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ محمد بن عبد اللہ ہے کیا یہ اللہ ہی ہے حضرت علیؑ میں اللہ نے فرمایا ہر ایک سے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے نافرما کر دیا وہ سب اللہ ہی کے ساتھ ہیں۔ میں نے یہ اور انہی کا حق ہے۔ حضرت کعب سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قیامت سے (لا الہ الا اللہ) انہی کا حق ہے انھما سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قیامت ہے۔

امام ابن اسحاقؒ ابن ابی ماریہؒ حضرت ابو جعفرؑ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نماز شریعہ پر روزہ و شکر بے شک ہے اور حج و عمرہ طواف بیتینے سے مورد نظر ہے اور افضل ترین شکر اللہ سے کہ اللہ تعالیٰ انہی کے لیے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا افضل الدعاء لا الہ الا اللہ ہے اور افضل الدعاء الحمد لله ہے۔ اس حدیث کو آئندہ میں نے سن کر کہا ہے کہ یہ امام ابن ابی اور حنفی نے سن کر سن کر اس حدیث سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس حدیث پر اللہ تعالیٰ نے کوئی نعمت فرمائی اس کے بعد کہ تو جو نعمت طاعتی کسی سے افضل ہے اس سے تو کیا کیا تو میری نعمت پر افضل ہے اور۔

ابو ہشام نے فرمایا امام محمدؒ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس حدیث پر اللہ تعالیٰ کا کوئی نعمت ہو اس سے اللہ افضل ہے اور۔

امام ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی نعمت فرمائی اس پر اس میں محمدؐ کے بعد وہی نعمت سے افضل ہوگی اور کوئی نعمت نہ ہوگی۔

تفسیر قرآن کے نو دوا میں میں مسرت میں رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی تمام دنیا کی نعمت سے محروم ہو جائے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس سے افضل ہوگی۔

امام ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس سے افضل ہوگی۔

فرمایا کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس سے افضل ہوگی۔

امام ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس سے افضل ہوگی۔

امام ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس سے افضل ہوگی۔

1. تفسیر سجاد، ج 4، ص 90 (4371)

2. تفسیر سجاد، ج 4، ص 90 (4371)

3. تفسیر سجاد، ج 4، ص 90 (4371)

4. تفسیر سجاد، ج 4، ص 90 (4371)

5. تفسیر سجاد، ج 4، ص 90 (4371)

6. تفسیر سجاد، ج 4، ص 90 (4371)

7. تفسیر سجاد، ج 4، ص 90 (4371)

8. تفسیر سجاد، ج 4، ص 90 (4371)

فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے نام نہ ن کے الحرام میں سے ایک شکر میثم تو یہ دعا فرمائی "اللھم بھ علی ابن رزقک
سلیبیں ان فاشکرک حق شکرک" یکھو عرصہ بعد صحیح سلامت (ابن آسنے تو رسول اللہ ﷺ نے کہا "أَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
علی سبعہ بعد اللہ" تم نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے یہ نہیں آقا کیا اگر اللہ تعالیٰ اس کو صحیح سلامت دے گا اس
شکر کوں کا میرے شکر کرنے کا حق ہے؟ وہ کیا شکر نے (الحمد کہ کر) ایہ فرمیں (۱۶)۔

امام ابن ابی الحدادی کے کتاب التفسیر میں اس مایہ اور حق نے سمیع بن ارقم بن کعب بن جریج بن ابی ہریرہ کے سہ
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل بیت علیہم السلام اور کہا کہ "أَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" نہیں سلامت ہونا ہے کہ وہ انکی وہ
قیمت ملانے کا تو جو اللہ کا شکر واجب ہے۔ کچھ عرصہ بعد اہل غیمت نے کمر سلائی کے ساتھ وہیں آئیں تو انکی بھی
سے کہا ہم نے آپ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ اگر صحیح سلامت اور مال غیمت لے کر وہیں آئے تو مجھ پر اللہ کا شکر واجب ہے؟
فرمایا میں نے شکر ادا کر دیا ہے۔ میں نے کہا تھا "أَلْحَمْدُ لِلّٰہِ شُکْرًا" وَلَا تَذَرُ الْقُلُوبَ فَخْضًا (۱۷)۔

امام بیہقی نے انصاری میں "و یستحب فی الضحیٰ من حضرت محمد و آلہ" سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میرے باپ کا شکر ہم
فرمایا انہوں نے کہا "أَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" اسے تو دے گا تو میں اس کی ایسے ٹھانے ساتھ تو اس کا حوالہ پسند ہیں۔ کچھ وقت کے بعد
وہ بخیر اپنی زمین اور لگام کے ساتھ وہیں آئیا وہیں پر سو روگے جب سیدھے بیٹھ گئے تو اپنا سہرا تاج کی طرف اٹھا کر کہا بھ
اللہ اس سے زیادہ ظاہر کیا اس کے حلق میں اس سے کچھ کہا میرا انہوں نے فرمایا کیا میں نے کوئی چیز چھوڑی ہے یا کوئی چیز
باقی رہی ہے جس نے مکمل توفیق اللہ کے لیے کر دی ہے (۱۸)۔ بیہقی نے منہرج بن ارقم کے سہ سے روایت کیا ہے کہ کہا
جاتا ہے کہ الحمد نہ بہت سی کہ اسوں سے زیادہ وہ آپ کا حاکم ہے۔ اور الشیخ ابو یوسف نے محمد بن حرب سے روایت کیا ہے کہ
حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا الحمد کر اور شکر ہے اس کے علاوہ کوئی چیز نہ کر دو شکر نہیں ہے۔

امام ابن ابی الحدادی نے دراجیم نے اٹھلیہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں ہند
جب سبحان اللہ کہتا ہے تو یہ مخلوق کی ملاقا ہے اور جب کہتا ہے اللہ تو یہ دیکھ کر شکر ہے کہ جب تک کوئی بندہ یہ کہتا ہے اس
نے کبھی شکر ادا کیا۔ اور جب بندہ کہتا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تو یہ دیکھ کر اخلاص ہے کہ جب تک بندہ یہ نہیں کہتا اللہ تعالیٰ ہند کے
کوئی عمل نہیں کرتا۔ جب بندہ کہتا ہے اللہ آمین یہ آسمان اور زمین کو بھرتے ہے اور جب کہتا ہے لَا خَوْفَ وَلَا فُتُورَ
بالحکمہ تو اللہ تعالیٰ فرماتے اسامہ قول کیا اور اللہ تعالیٰ کا مظاہرہ کیا۔

ترجمہ تفسیر: جب کہتا ہے تو یہ مخلوق کی ملاقا ہے اور جب کہتا ہے اللہ تو یہ دیکھ کر شکر ہے کہ جب تک کوئی بندہ یہ کہتا ہے اس
نے کبھی شکر ادا کیا۔ اور جب بندہ کہتا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تو یہ دیکھ کر اخلاص ہے کہ جب تک بندہ یہ نہیں کہتا اللہ تعالیٰ ہند کے
کوئی عمل نہیں کرتا۔ جب بندہ کہتا ہے اللہ آمین یہ آسمان اور زمین کو بھرتے ہے اور جب کہتا ہے لَا خَوْفَ وَلَا فُتُورَ
بالحکمہ تو اللہ تعالیٰ فرماتے اسامہ قول کیا اور اللہ تعالیٰ کا مظاہرہ کیا۔

امام طبرانی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن کثیر، ابوداؤد، ابن ابی مہر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رب العالمین
کے متعلق نقل کیا ہے کہ رب العالمین سے مراد جن و انس ہیں (۱۹)۔

1- شعب الایمان، جلد 4 صفحہ 85 (4390)

2- بیہقی، جلد 4 صفحہ 99 (4391)

3- بیہقی، جلد 4 (4392)

4- تفسیر جہان، جلد 1 صفحہ 73، مجموعہ ادبیہ و فرائض عربیہ ص 10

[illegible]

امام ابن جریر اور ابن عاصم نے ابن عباس سے اِیْثَانَ ثَعْلَبِی کی یہ تفسیر نقل کی ہے ہم تجھے ایک رستے میں اور تجھ سے دُور تے ہیں اور تجھ سے امید رکھتے ہیں تو اُنہار اب ہے یہ وہ سوا کوئی رب نہیں ہے۔ وَ اِیْثَانَ ثَعْلَبِی اور تم تجھ سے تیری اطاعت پر اور اسے تم پر ہر وہ نسیب کرتے ہیں (2)۔

[illegible]

ابو القاسم اصفہانی اور غار دہلی نے معرکہ اصفہان میں، طبرستان نے اسلام میں اور ابو نعیم نے دلائل میں حضرت انسؓ کی ایک جگہ سے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے قربان ہمارا ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دشمن سے مقابلہ ہوا جس نے آپ ﷺ کو یہ پڑھتے ہوئے سنا مِلَلِیلَیْہِ بِرَالتَّوْحِیْدِ اِنَّكَ تَعْلَمُ وَ بِانِكَ تَسْتَعْلَمُ۔ لہذا میں نے دونوں کو سمجھ کر یہ ہے میں مانگا نہیں آئے اور بھیجے سے مار رہے ہیں (3)۔

اَلْهَدْيُ الْفَرَطُ الْمُسْتَقِيمُ: ایچیز ختم ویدھے۔ اس پر

اس کا ترجمہ ہے روایت کیا ہے اور اسے صحیح بھی کہا ہے اور ذہنی نے انکا تعاقب کیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے العصر کا وقت دو کے ساتھ پڑھا (۱)۔ سعید بن منصور و عبد بن حمید و بخاری نے ان روایت میں اور ابن الجارود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ دو العصر ادا کریں گے ساتھ پڑھتے تھے (۵)۔ ابن الاثیر نے عبد اللہ بن کثیر سے روایت کی ہے کہ دو العصر ادا کرنا کے ساتھ پڑھتے تھے۔

ابن ہاشم نے الغراء سے نقل کیا ہے کہ: حضرت حمزہؓ نے الغراء کا زور کے ساتھ بڑھا۔ الغراء کہتے ہیں الغراء

[illegible]

3. ذیل آراء و از مجموعہ جلد 2، صفحہ 592: شیخ الاسلام: کتاب 4. متحدہ کاتب، جلد 2، صفحہ 253، (29/2)

چاپخانه مطبعہ: المصروفہ رقم 2، ص 532، مطبعہ: ریف

وہ کے اخلاص کے ساتھ قہر مہر و کعب اور ابن العنبر کی نسبت ہے، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
 (أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَ فِيهِ نَجَسٌ فَلَيْسَ مِنْ بَنِي آدَمَ) میں خبر ہے کہ جس میں کوئی نجس ہوگا وہ بنی آدم کا
 کا مٹنے کے بغیر جدا ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کا دین ہے جس میں کوئی نجس نہیں ہوگا۔ (1)

امام ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسطرط کا معنی طریق (راستہ) نقل کیا ہے (2)۔
 وکیع بن جریہ، ابن جریر، ابن منذر، الحافظی نے المصنف کے نسخہ سے لسانی میں اور حکیم حضرت نے جابر بن عبد اللہ رضی
 اللہ عنہ سے اس کی یہ تفسیر نقل کی ہے (3) انہوں نے جبرجی نے ابن عباس سے اس کا معنی لاسلام نقل کیا ہے۔ ابن جریر نے ابن عباس اور
 کئی دوسرے صحابہ سے اس کا معنی لاسلام روایت کیا ہے (4)۔

امام ترمذی (انہوں نے اسے حسن بھی کہا ہے) کہنا کہ (انسائی) ابن جریر، ابن منذر، ابو الشیخ، احکم (انہوں نے اسے صحیح کہا
 ہے) ابن مردیہ اور ترمذی نے شعب الایمان میں حضرت نو اس ابن سعدان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک سیدھا راستہ بتایا ہے اور وہی کن طرف پر وہ یواریں ہیں جن میں دروازے کھلے ہوئے ہیں اور
 ان دروازوں پر لٹکے ہوئے پردے ہیں اور راستہ کے دروازہ پر ایک پلانے والا ہے جو یہ سیدھا ہے لوگو! اتمام کے تمام راستہ
 پر چھوڑ دو جدا جدا ہو جاؤ ایک بڑے والا راستہ کے اوپر سے چڑھا ہے جب کوئی انسان ان دروازوں میں سے کسی دروازہ کو
 کھولنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اس کو کھولنا اگر وہ اس کو کھولے گا تو اس میں ٹھس جائے گا، اللہ تعالیٰ
 سے سزا و عذاب ہے دروازے اللہ کی حدود میں اور کھلے ہوئے دروازے اللہ کی حاکم ہیں اور راستہ کے سرے پر چلنے والا
 کتاب اللہ ہے اور اوپر سے چلنے والا اللہ کی طرف سے وہو اعظ ہے جو ہر مسئلہ ان کے دل میں جوتا ہے (5)۔

نام وکیع بن جریہ، ابن جریر، ابن منذر، ابو جریر، ابن منذر نے انصاف میں اور حکیم انہوں نے اسے صحیح بھی کہا
 ہے اور ترمذی نے شعب الایمان میں حضرت عبد اللہ بن مسعود سے اللہ تعالیٰ کی تفسیر کتاب اللہ سے کہ ہے (6)۔

ابن ابی حاتم نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا یہ اس شخص سے ہے مٹا دینا اس کے لپاڑے جاتے ہیں۔
 اللہ کے بندہ یہ سیدھا راستہ ہے اس کی اتباع کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اسے مضبوطی سے پکڑو۔

ابن ابی شیبہ، دارمی، ترمذی (انہوں نے اسے ضعیف کہا ہے) ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن ابی حاتم نے انصاف
 میں ابن مردیہ اور ترمذی نے شعب الایمان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا ہے کہ تمہارے لئے میں نے کہا ان سے نکلنے کا راستہ لیا ہے؟ فرمایا کتاب اللہ اس میں تم سے پیسے
 لوگوں کے واقعات بھی ہیں اور تمہارے بعد آنے والوں کی خبریں بھی ہیں، اس میں تمہارے درمیان، مختلروں کا فیصلہ بھی ہے۔

نام کو بیچا، ابو سعید، سعید بن مسعود، عبد بن جمیع، بن المثنیٰ، لیکن ابی داؤد اور ابن الاثیر ابی ان دونوں نے ایسا حدیث نہ
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے طریق سے نقل کیا ہے کہ: وَهَذَا أَظْهَرُ أَنْ تُصَلِّتَ عَلَيْهِمْ وَأَقْرَبُ التَّخَطُّبِ عَلَيْهِمْ وَلَا
الْقَائِلِينَ بِمَنْ تَعْنِي (۱)۔

امام ابو عبیدہ، عبد بن حمید، ابن ابی داؤد اور ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ص ۱۸۱ طبع جمع الثبت نماز میں پڑھا تو (۲)۔

ابن الاثیر نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ علیہ السلام یعنی اہل اور ہم کے کمرہ پر ہونے کے اثبات کے ساتھ پڑھتے تھے۔ ابن الاثیر نے ابن اعراب سے روایت کیا ہے کہ وہ علیہ السلام یعنی اہل اور ہم کے کمرہ پر ہونے کے ساتھ پڑھتے تھے۔ ابن الاثیر نے حضرت عبد اللہ بن کثیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ انصاری علیہ السلام یعنی اہل اور ہم کے کمرہ پر ہونے کے ساتھ پڑھتے تھے۔ ابن الاثیر نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے کہ وہ علیہ السلام یعنی اہل اور ہم کے کمرہ کے ساتھ پڑھتے تھے۔

امام ابن ابی داؤد نے حضرت ابراہیمؑ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں مگر یہ اور اسود بنوں صراط من انعمت پر مبنی تھے۔ شاہین نے حضرت ابوجہرؓ کو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اَنْفَعْتُ عَلَيْهِمْ حُجْرًا يَتْبَعُ

نام ابن حجر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ محمد و انبیاء و صلواتہم و علیہم و آلائہم و جنہم نے قبری اطاعت کی اور حجری عبادت کی۔ (نکار مست (3)۔)

انام دین جبریل نے حضرت امین مہاجر رضی اللہ عنہما سے ایک قول اس کی تفسیر میں یہ نقل کیا ہے کہ سو منین کا راستہ (4) کہ امین جبریل نے حضرت ابو ذر سے جہز اٹھائی عُنْیٰ تفسیر نبی کہ ہم شکر علیہ اور آپ کے ساتھیوں کے راستہ کے ساتھ رواست کی ہے (5)۔

[illegible]

امام کوئچ، عبد بن حمید، ابن جریر نے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ

2- الحائز للترتيب الأول، بمقدار 250 مليون دينار بحريني

٢- سنین: محمد بن منصور عالم، ٥٣٣ (١٧٦-١٧٧)؛ مطبعہ در ریاض

4. اینجا

3. تفسیر میر کی نظر آیت نزل جلد 1، صفحہ 88.

8- شعب 14 بيان، جلد 4، صفحہ 161، (2329)

بہ آپ: **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** تو پھر رتے غلو پہنچا دیا۔

اور اسی نے عزت، اہل بن کو بھی اللہ سے روایت کر کے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھ کر آپ کی نافرمانی نہ کی۔ یہ آپ سرور قوت و کبریا سے فارغ ہو کر تین مرتبہ آجائے گا (۱۲۱) امام ابن ابی شیبہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب آپ مدینہ منورہ کے قریب تھے تو انھوں نے کہا تو اس نے فرمایا: **وَاللَّهِ إِنِّي لَأَكُونُ فِي حَرْبٍ مَعَهُ** (۱۲۲) یعنی میں اس کے ساتھ جنگ میں ہوں گا۔

اور امام ابن ابی شیبہ، احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابی یوسفی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہم آئیں گے تو تم بھی آئیں گے کیونکہ جس کی آئیں، اس کی آئیں سے نفرت کرے گی اس کا سبب تمام حالات ہو جائیں گے (۱۲۳)۔

اور بخاری نے اپنی سند میں ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں آئے تو انھوں نے کہا: **وَاللَّهِ إِنِّي لَأَكُونُ فِي حَرْبٍ مَعَهُ** (۱۲۴) یعنی میں اس کے ساتھ جنگ میں ہوں گا۔

ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں آئے تو انھوں نے کہا: **وَاللَّهِ إِنِّي لَأَكُونُ فِي حَرْبٍ مَعَهُ** (۱۲۵) یعنی میں اس کے ساتھ جنگ میں ہوں گا۔

ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں آئے تو انھوں نے کہا: **وَاللَّهِ إِنِّي لَأَكُونُ فِي حَرْبٍ مَعَهُ** (۱۲۶) یعنی میں اس کے ساتھ جنگ میں ہوں گا۔

ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں آئے تو انھوں نے کہا: **وَاللَّهِ إِنِّي لَأَكُونُ فِي حَرْبٍ مَعَهُ** (۱۲۷) یعنی میں اس کے ساتھ جنگ میں ہوں گا۔

ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں آئے تو انھوں نے کہا: **وَاللَّهِ إِنِّي لَأَكُونُ فِي حَرْبٍ مَعَهُ** (۱۲۸) یعنی میں اس کے ساتھ جنگ میں ہوں گا۔

ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں آئے تو انھوں نے کہا: **وَاللَّهِ إِنِّي لَأَكُونُ فِي حَرْبٍ مَعَهُ** (۱۲۹) یعنی میں اس کے ساتھ جنگ میں ہوں گا۔

ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں آئے تو انھوں نے کہا: **وَاللَّهِ إِنِّي لَأَكُونُ فِي حَرْبٍ مَعَهُ** (۱۳۰) یعنی میں اس کے ساتھ جنگ میں ہوں گا۔

1. صحیح بخاری، ج 2، صفحہ 289 (266c) (اصول و فقہ)۔

2. بیہ (265f)۔

3. ابن ابی شیبہ، ج 2، صفحہ 482 (854) (مجموعہ بیہ)۔

4. بیہ (265f) (265f)۔

5. تاریخ بغداد، ج 2، صفحہ 34 (854) (مجموعہ بیہ)۔

6. مسند امام علی، ج 2، صفحہ 34 (854) (مجموعہ بیہ)۔

7. تاریخ بغداد، ج 2، صفحہ 34 (854) (مجموعہ بیہ)۔

8. ابن ابی شیبہ، ج 2، صفحہ 482 (854) (مجموعہ بیہ)۔

توہمہ ہوا کہ اس نے اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کرنے کے لیے ایک کتاب لکھی۔

یہ سب کچھ سن کر اسی کی عظمت و جلال سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ جو جامعہ قوس ہے اور
اس کا نام ہے تجلی بیچ من پر ہوا جہد ہے جس میں سلاطین کا خون، مصلوٹوں کا کما و گنہگار اور فضائل نامہ اس میں نام ہے پیچھے نکلا آئین گنہ
اعرف ان اس سے پہلے من میں انھیں ترنگی نے تو اور اصولی میں اور بن مراد یہ ہے عظمت ان میں بھی جہد سے
روایت کیا ہے روایت میں اس کی ایک روایت ہے کہ انھیں نہیں نکال عطا ہے جسے جس نے اور مصلوٹوں میں عطا کی تھی، مجھے
یہ وہ حکایت کیا جو اس وقت جہد ہے۔ مجھے یقین تھا کیا یا جو تم سے پہلے و کون میں سے کسی کو وہ نہیں مہم اگر وہ حقانی نے
بڑا ملایا اس کو طرہ و طرح پر اختیار کیوں کہ وہی حیدر اسامہ مانا جاتے تھے اور ہزاروں عید اسلحہ آئین کہتے تھے۔ حکیم ترنگی نے
غلام یہ جس وقت حقان نے کبریٰ مت اور جس بی بی عطا دانی میں جو ان سے پہلے کسی کو وہ نہیں دیا تھا میں۔ سرور۔ پیرانی زیارت
کا سلام ہے۔ اس کے کہ جس طرح مصلوٹوں اور میں شریک کہ کوئی اور بارہا میں یہاں اسلحہ آئین کی سعادت عطا کی تھی حقانی و ظہر انی نے
نہ۔ وہی روایت دانی اور اس مراد یہ ہے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے میں
میں جہد سیدنا نے اسے فرمایا آئین کوئی نہ دیا کی زبان پر وہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے۔

امام ابو نعیم نے اپنی تفسیر میں خواب کے لئے دو احادیث سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یہ ہیں میں نے عرض کی کہ میں اللہ تعالیٰ کو کیا سمجھتی ہے کہ وہ اپنے اس صریح پروردگار کا قول فرمادے کہ جس نے انہی کے طریق سے کفن نہ کیا تو میں ان جاندار سے اس کی مثال روایت کی ہے۔ واقعہ اور ابن ابی شیبہ نے انصاف میں بدل کر ابن عباس اور جوہر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے انہی کو ان کے اسماء میں سے ایک اسم سے کہنا چاہا کہ میں نے انہی سے کسی کی شکل روایت کی ہے۔ امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں کہ جب امام علی علیہ السلام علیہ السلام نے انہی کو روایت کیا تو انہی نے فرمایا کہ میں نے انہی کو روایت کیا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت مجاہد بن ربیعہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعبہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مَنْ شَرِبَ مِنْ مَاءٍ بَعَثَ اللَّهُ فِيهِ رَجُلًا يَكْفُرُ بِهِ النَّاسَ كُلَّهُمْ" (جو شخص پانی پئے گا، اللہ تعالیٰ اس میں سے ایک شخص بھیجے گا جو ان کے لیے کفر کا سبب بنے گا)۔

انہی شہریوں کے اندر میں اس میں بھی غم سے رویت کر رہے فرماتے ہیں حضرت ابنی میں کتب کے مصحف میں غلطیوں کے غصوبہ سے کہیں کہ لا انا علیٰ ان میں پسو اللہ تو ایسا جس کہتے ہیں میں سے اسباب میں کے متعجب و مجاہد کو ایسا ہی کہہ کیا ہے کہ میں نے فرمایا کہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ فرمادہ دیکھنے کے حضرت اس سے رویت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ بھی چہ قات اسباب بھی پھر اس میں کہہ کہ میں بہتر ہے کہ میں اس کی اس قدر کہ فرماتے۔

توبہ کے پہلے ایک رکعت میں سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھنا ہے، واللہ تعالیٰ سے جو مانگتا ہے وہ عطا فرماتا ہے۔ امام بخاری، مسلم و ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرین نہ بناؤ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے (ترمذی کے الفاظ یہ ہیں: مگر جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے اس میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔)

امام ابو حمید، زانی، ابن القریس اور محمد بن نصر نے کتاب الصلوٰۃ میں حضرت ابو جریہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ٹھروں میں نماز پڑھو جو روپے گھروں کو تیرہ سو تھوڑا اور بیوی اور اولاد کو قرآن کے
ساتھ پڑھیں کہ کوئی شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔ (2)۔

امام ابو عبید نے حضرت اشراقی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: **رواہی اللہ عنہ** نے فرمایا: **شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے (۱)۔**

امام ابن عربیؒ کے کلام میں اور ابن عربیؒ کے اپنی تاریخ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قرآن مجید کو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے (4)۔ طبرانی نے ضعیف سند کے ساتھ عبد اللہ ابن مغفل سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ گھر جس میں سورہ بقرہ تلاوت کی جاتی ہے اس رات اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔ ابن العزلی، ابن ابی شیبہ، ابن الاثیر نے المصنف میں، طبرانی نے الاوسط اور المعجم میں، ابن مردودہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں ضعیف سند کے ساتھ ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے ہو اور وہ نکل جائے اور سورہ بقرہ کا پڑھنا چھوڑ دے کیونکہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے (5)۔ دارقطنی، ابن نصر، ابن العزلی، طبرانی، حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ ہر چیز کی ایک کاپیاں ہوتی ہے اور قرآن کی کاپیاں سورہ بقرہ ہے اور شیطان جب سورہ بقرہ سنتا ہے تو اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں یہ پڑھا جاتی ہے اور صفحان موزہ بارہم ہوتا ہے (6)۔ ابویعلیٰ، ابن ابی شیبہ، ابن ابی نعیم، ابن حاکم، ابن سعد السدوسی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر چیز کی کوئی کاپی ہے اور قرآن کی کاپیاں سورہ بقرہ ہے جس نے دن سے دن اسے گھر اس کی تلاوت کی اس نے گھر میں شیطان نہیں دیکھا (7)۔

امام کعب، الحارث بن ابی اسامہ، محمد بن نضر اور ابن الغضائری نے صحیح سند کے ساتھ حضرت حسینؑ کی بھاری حدیث روایت کیا ہے۔

1- سبج سببہ جلد 1 صفحہ 263 مطبوعہ قادیان کتب خانہ کراچی
2- فضائل انور اکرام، جلد 228 مطبوعہ دارالمنیر علی شری

3- ابي: 4- ابي شامس هادي، جلد 7، صفحہ 427 (1679) معجمہ بیروت - مجمع الزبان، جلد 2، صفحہ 453، (2779،

6. سید رکبان کیم، صفحہ 748، (2000)؛ مطبوعہ: دارالکتب العلمیہ، دہلی۔ 7. شعبان بن یحییٰ، غلو، 2: صفحہ 453، (2378)

امام ابن عباس، بطرفی، حاکم اور متکلی نے انصاف میں حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے
فرشتوں پر رسول اللہ ﷺ کی رات کو سورہ قمر پڑھا اور ہاتھ تو شمس نے اپنے چپکے سے دھکی کر دی اور انہوں نے کہا کہ
یہ انھیں اجڑا کر لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا ابوسعید! ہاتھ دھکی کر دے تو چورانی کی شمشیں اور آسمان کے
درمیان ٹکے ہو گئے ہیں۔ میں نے کچھ بار پٹنے کی حالت نہ ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ فرشتے تھے جو تم سے سورہ قمر کی
حکایت کرنے لگے تھے۔ اسے اتارے رکھو۔ اگر تو یاد رکھو، تو تو کچھ سب کا مت یاد رکھو! 1۔

امام بطرفی نے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں چاند کی رات کو نماز پڑھا اور پھر
تعمیراتی باتیں کہی ہوئی تھی وہ اپنے گھر کے قریبی اور اوراد کی پھر اچھی تو میں نے نہ فرمایا ایک دہل ہے جو مجھ پر چھو رہا ہے وہ
میرے اور چاند کے درمیان حائل ہو چکا ہے۔ میں ڈر گیا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ سب سے ہوئی تو میں نے یہ دعا کہی کہ کہ
سب سے پہلے کی خدمت میں پیش کیا کہ سب سے پہلے فرمایا وہ دعا کہ تھے جو رات کے آخر میں تھی سورہ قمر کی قرأت سنئے آئے
تھے 2۔ 3۔ بڑھید نے حضرت کو اس جزیر میں بڑھ رہا تھا۔ روایت کیا ہے کہ اہل مدینہ کے بڑے بڑے صحابی کہتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے کئی بار یہ دعا کہی کہ میں نے اس شخص کے گھر میں کئی رات پر امن روشن ہے۔
فرمایا میں نے سورہ قمر 4۔ 5۔ 6۔ 7۔ 8۔ 9۔ 10۔ 11۔ 12۔ 13۔ 14۔ 15۔ 16۔ 17۔ 18۔ 19۔ 20۔ 21۔ 22۔ 23۔ 24۔ 25۔ 26۔ 27۔ 28۔ 29۔ 30۔ 31۔ 32۔ 33۔ 34۔ 35۔ 36۔ 37۔ 38۔ 39۔ 40۔ 41۔ 42۔ 43۔ 44۔ 45۔ 46۔ 47۔ 48۔ 49۔ 50۔ 51۔ 52۔ 53۔ 54۔ 55۔ 56۔ 57۔ 58۔ 59۔ 60۔ 61۔ 62۔ 63۔ 64۔ 65۔ 66۔ 67۔ 68۔ 69۔ 70۔ 71۔ 72۔ 73۔ 74۔ 75۔ 76۔ 77۔ 78۔ 79۔ 80۔ 81۔ 82۔ 83۔ 84۔ 85۔ 86۔ 87۔ 88۔ 89۔ 90۔ 91۔ 92۔ 93۔ 94۔ 95۔ 96۔ 97۔ 98۔ 99۔ 100۔ 101۔ 102۔ 103۔ 104۔ 105۔ 106۔ 107۔ 108۔ 109۔ 110۔ 111۔ 112۔ 113۔ 114۔ 115۔ 116۔ 117۔ 118۔ 119۔ 120۔ 121۔ 122۔ 123۔ 124۔ 125۔ 126۔ 127۔ 128۔ 129۔ 130۔ 131۔ 132۔ 133۔ 134۔ 135۔ 136۔ 137۔ 138۔ 139۔ 140۔ 141۔ 142۔ 143۔ 144۔ 145۔ 146۔ 147۔ 148۔ 149۔ 150۔ 151۔ 152۔ 153۔ 154۔ 155۔ 156۔ 157۔ 158۔ 159۔ 160۔ 161۔ 162۔ 163۔ 164۔ 165۔ 166۔ 167۔ 168۔ 169۔ 170۔ 171۔ 172۔ 173۔ 174۔ 175۔ 176۔ 177۔ 178۔ 179۔ 180۔ 181۔ 182۔ 183۔ 184۔ 185۔ 186۔ 187۔ 188۔ 189۔ 190۔ 191۔ 192۔ 193۔ 194۔ 195۔ 196۔ 197۔ 198۔ 199۔ 200۔ 201۔ 202۔ 203۔ 204۔ 205۔ 206۔ 207۔ 208۔ 209۔ 210۔ 211۔ 212۔ 213۔ 214۔ 215۔ 216۔ 217۔ 218۔ 219۔ 220۔ 221۔ 222۔ 223۔ 224۔ 225۔ 226۔ 227۔ 228۔ 229۔ 230۔ 231۔ 232۔ 233۔ 234۔ 235۔ 236۔ 237۔ 238۔ 239۔ 240۔ 241۔ 242۔ 243۔ 244۔ 245۔ 246۔ 247۔ 248۔ 249۔ 250۔ 251۔ 252۔ 253۔ 254۔ 255۔ 256۔ 257۔ 258۔ 259۔ 260۔ 261۔ 262۔ 263۔ 264۔ 265۔ 266۔ 267۔ 268۔ 269۔ 270۔ 271۔ 272۔ 273۔ 274۔ 275۔ 276۔ 277۔ 278۔ 279۔ 280۔ 281۔ 282۔ 283۔ 284۔ 285۔ 286۔ 287۔ 288۔ 289۔ 290۔ 291۔ 292۔ 293۔ 294۔ 295۔ 296۔ 297۔ 298۔ 299۔ 300۔ 301۔ 302۔ 303۔ 304۔ 305۔ 306۔ 307۔ 308۔ 309۔ 310۔ 311۔ 312۔ 313۔ 314۔ 315۔ 316۔ 317۔ 318۔ 319۔ 320۔ 321۔ 322۔ 323۔ 324۔ 325۔ 326۔ 327۔ 328۔ 329۔ 330۔ 331۔ 332۔ 333۔ 334۔ 335۔ 336۔ 337۔ 338۔ 339۔ 340۔ 341۔ 342۔ 343۔ 344۔ 345۔ 346۔ 347۔ 348۔ 349۔ 350۔ 351۔ 352۔ 353۔ 354۔ 355۔ 356۔ 357۔ 358۔ 359۔ 360۔ 361۔ 362۔ 363۔ 364۔ 365۔ 366۔ 367۔ 368۔ 369۔ 370۔ 371۔ 372۔ 373۔ 374۔ 375۔ 376۔ 377۔ 378۔ 379۔ 380۔ 381۔ 382۔ 383۔ 384۔ 385۔ 386۔ 387۔ 388۔ 389۔ 390۔ 391۔ 392۔ 393۔ 394۔ 395۔ 396۔ 397۔ 398۔ 399۔ 400۔ 401۔ 402۔ 403۔ 404۔ 405۔ 406۔ 407۔ 408۔ 409۔ 410۔ 411۔ 412۔ 413۔ 414۔ 415۔ 416۔ 417۔ 418۔ 419۔ 420۔ 421۔ 422۔ 423۔ 424۔ 425۔ 426۔ 427۔ 428۔ 429۔ 430۔ 431۔ 432۔ 433۔ 434۔ 435۔ 436۔ 437۔ 438۔ 439۔ 440۔ 441۔ 442۔ 443۔ 444۔ 445۔ 446۔ 447۔ 448۔ 449۔ 450۔ 451۔ 452۔ 453۔ 454۔ 455۔ 456۔ 457۔ 458۔ 459۔ 460۔ 461۔ 462۔ 463۔ 464۔ 465۔ 466۔ 467۔ 468۔ 469۔ 470۔ 471۔ 472۔ 473۔ 474۔ 475۔ 476۔ 477۔ 478۔ 479۔ 480۔ 481۔ 482۔ 483۔ 484۔ 485۔ 486۔ 487۔ 488۔ 489۔ 490۔ 491۔ 492۔ 493۔ 494۔ 495۔ 496۔ 497۔ 498۔ 499۔ 500۔ 501۔ 502۔ 503۔ 504۔ 505۔ 506۔ 507۔ 508۔ 509۔ 510۔ 511۔ 512۔ 513۔ 514۔ 515۔ 516۔ 517۔ 518۔ 519۔ 520۔ 521۔ 522۔ 523۔ 524۔ 525۔ 526۔ 527۔ 528۔ 529۔ 530۔ 531۔ 532۔ 533۔ 534۔ 535۔ 536۔ 537۔ 538۔ 539۔ 540۔ 541۔ 542۔ 543۔ 544۔ 545۔ 546۔ 547۔ 548۔ 549۔ 550۔ 551۔ 552۔ 553۔ 554۔ 555۔ 556۔ 557۔ 558۔ 559۔ 560۔ 561۔ 562۔ 563۔ 564۔ 565۔ 566۔ 567۔ 568۔ 569۔ 570۔ 571۔ 572۔ 573۔ 574۔ 575۔ 576۔ 577۔ 578۔ 579۔ 580۔ 581۔ 582۔ 583۔ 584۔ 585۔ 586۔ 587۔ 588۔ 589۔ 590۔ 591۔ 592۔ 593۔ 594۔ 595۔ 596۔ 597۔ 598۔ 599۔ 600۔ 601۔ 602۔ 603۔ 604۔ 605۔ 606۔ 607۔ 608۔ 609۔ 610۔ 611۔ 612۔ 613۔ 614۔ 615۔ 616۔ 617۔ 618۔ 619۔ 620۔ 621۔ 622۔ 623۔ 624۔ 625۔ 626۔ 627۔ 628۔ 629۔ 630۔ 631۔ 632۔ 633۔ 634۔ 635۔ 636۔ 637۔ 638۔ 639۔ 640۔ 641۔ 642۔ 643۔ 644۔ 645۔ 646۔ 647۔ 648۔ 649۔ 650۔ 651۔ 652۔ 653۔ 654۔ 655۔ 656۔ 657۔ 658۔ 659۔ 660۔ 661۔ 662۔ 663۔ 664۔ 665۔ 666۔ 667۔ 668۔ 669۔ 670۔ 671۔ 672۔ 673۔ 674۔ 675۔ 676۔ 677۔ 678۔ 679۔ 680۔ 681۔ 682۔ 683۔ 684۔ 685۔ 686۔ 687۔ 688۔ 689۔ 690۔ 691۔ 692۔ 693۔ 694۔ 695۔ 696۔ 697۔ 698۔ 699۔ 700۔ 701۔ 702۔ 703۔ 704۔ 705۔ 706۔ 707۔ 708۔ 709۔ 710۔ 711۔ 712۔ 713۔ 714۔ 715۔ 716۔ 717۔ 718۔ 719۔ 720۔ 721۔ 722۔ 723۔ 724۔ 725۔ 726۔ 727۔ 728۔ 729۔ 730۔ 731۔ 732۔ 733۔ 734۔ 735۔ 736۔ 737۔ 738۔ 739۔ 740۔ 741۔ 742۔ 743۔ 744۔ 745۔ 746۔ 747۔ 748۔ 749۔ 750۔ 751۔ 752۔ 753۔ 754۔ 755۔ 756۔ 757۔ 758۔ 759۔ 760۔ 761۔ 762۔ 763۔ 764۔ 765۔ 766۔ 767۔ 768۔ 769۔ 770۔ 771۔ 772۔ 773۔ 774۔ 775۔ 776۔ 777۔ 778۔ 779۔ 780۔ 781۔ 782۔ 783۔ 784۔ 785۔ 786۔ 787۔ 788۔ 789۔ 790۔ 791۔ 792۔ 793۔ 794۔ 795۔ 796۔ 797۔ 798۔ 799۔ 800۔ 801۔ 802۔ 803۔ 804۔ 805۔ 806۔ 807۔ 808۔ 809۔ 810۔ 811۔ 812۔ 813۔ 814۔ 815۔ 816۔ 817۔ 818۔ 819۔ 820۔ 821۔ 822۔ 823۔ 824۔ 825۔ 826۔ 827۔ 828۔ 829۔ 830۔ 831۔ 832۔ 833۔ 834۔ 835۔ 836۔ 837۔ 838۔ 839۔ 840۔ 841۔ 842۔ 843۔ 844۔ 845۔ 846۔ 847۔ 848۔ 849۔ 850۔ 851۔ 852۔ 853۔ 854۔ 855۔ 856۔ 857۔ 858۔ 859۔ 860۔ 861۔ 862۔ 863۔ 864۔ 865۔ 866۔ 867۔ 868۔ 869۔ 870۔ 871۔ 872۔ 873۔ 874۔ 875۔ 876۔ 877۔ 878۔ 879۔ 880۔ 881۔ 882۔ 883۔ 884۔ 885۔ 886۔ 887۔ 888۔ 889۔ 890۔ 891۔ 892۔ 893۔ 894۔ 895۔ 896۔ 897۔ 898۔ 899۔ 900۔ 901۔ 902۔ 903۔ 904۔ 905۔ 906۔ 907۔ 908۔ 909۔ 910۔ 911۔ 912۔ 913۔ 914۔ 915۔ 916۔ 917۔ 918۔ 919۔ 920۔ 921۔ 922۔ 923۔ 924۔ 925۔ 926۔ 927۔ 928۔ 929۔ 930۔ 931۔ 932۔ 933۔ 934۔ 935۔ 936۔ 937۔ 938۔ 939۔ 940۔ 941۔ 942۔ 943۔ 944۔ 945۔ 946۔ 947۔ 948۔ 949۔ 950۔ 951۔ 952۔ 953۔ 954۔ 955۔ 956۔ 957۔ 958۔ 959۔ 960۔ 961۔ 962۔ 963۔ 964۔ 965۔ 966۔ 967۔ 968۔ 969۔ 970۔ 971۔ 972۔ 973۔ 974۔ 975۔ 976۔ 977۔ 978۔ 979۔ 980۔ 981۔ 982۔ 983۔ 984۔ 985۔ 986۔ 987۔ 988۔ 989۔ 990۔ 991۔ 992۔ 993۔ 994۔ 995۔ 996۔ 997۔ 998۔ 999۔ 1000۔ 1001۔ 1002۔ 1003۔ 1004۔ 1005۔ 1006۔ 1007۔ 1008۔ 1009۔ 1010۔ 1011۔ 1012۔ 1013۔ 1014۔ 1015۔ 1016۔ 1017۔ 1018۔ 1019۔ 1020۔ 1021۔ 1022۔ 1023۔ 1024۔ 1025۔ 1026۔ 1027۔ 1028۔ 1029۔ 1030۔ 1031۔ 1032۔ 1033۔ 1034۔ 1035۔ 1036۔ 1037۔ 1038۔ 1039۔ 1040۔ 1041۔ 1042۔ 1043۔ 1044۔ 1045۔ 1046۔ 1047۔ 1048۔ 1049۔ 1050۔ 1051۔ 1052۔ 1053۔ 1054۔ 1055۔ 1056۔ 1057۔ 1058۔ 1059۔ 1060۔ 1061۔ 1062۔ 1063۔ 1064۔ 1065۔ 1066۔ 1067۔ 1068۔ 1069۔ 1070۔ 1071۔ 1072۔ 1073۔ 1074۔ 1075۔ 1076۔ 1077۔ 1078۔ 1079۔ 1080۔ 1081۔ 1082۔ 1083۔ 1084۔ 1085۔ 1086۔ 1087۔ 1088۔ 1089۔ 1090۔ 1091۔ 1092۔ 1093۔ 1094۔ 1095۔ 1096۔ 1097۔ 1098۔ 1099۔ 1100۔ 1101۔ 1102۔ 1103۔ 1104۔ 1105۔ 1106۔ 1107۔ 1108۔ 1109۔ 1110۔ 1111۔ 1112۔ 1113۔ 1114۔ 1115۔ 1116۔ 1117۔ 1118۔ 1119۔ 1120۔ 1121۔ 1122۔ 1123۔ 1124۔ 1125۔ 1126۔ 1127۔ 1128۔ 1129۔ 1130۔ 1131۔ 1132۔ 1133۔ 1134۔ 1135۔ 1136۔ 1137۔ 1138۔ 1139۔ 1140۔ 1141۔ 1142۔ 1143۔ 1144۔ 1145۔ 1146۔ 1147۔ 1148۔ 1149۔ 1150۔ 1151۔ 1152۔ 1153۔ 1154۔ 1155۔ 1156۔ 1157۔ 1158۔ 1159۔ 1160۔ 1161۔ 1162۔ 1163۔ 1164۔ 1165۔ 1166۔ 1167۔ 1168۔ 1169۔ 1170۔ 1171۔ 1172۔ 1173۔ 1174۔ 1175۔ 1176۔ 1177۔ 1178۔ 1179۔ 1180۔ 1181۔ 1182۔ 1183۔ 1184۔ 1185۔ 1186۔ 1187۔ 1188۔ 1189۔ 1190۔ 1191۔ 1192۔ 1193۔ 1194۔ 1195۔ 1196۔ 1197۔ 1198۔ 1199۔ 1200۔ 1201۔ 1202۔ 1203۔ 1204۔ 1205۔ 1206۔ 1207۔ 1208۔ 1209۔ 1210۔ 1211۔ 1212۔ 1213۔ 1214۔ 1215۔ 1216۔ 1217۔ 1218۔ 1219۔ 1220۔ 1221۔ 1222۔ 1223۔ 1224۔ 1225۔ 1226۔ 1227۔ 1228۔ 1229۔ 1230۔ 1231۔ 1232۔ 1233۔ 1234۔ 1235۔ 1236۔ 1237۔ 1238۔ 1239۔ 1240۔ 1241۔ 1242۔ 1243۔ 1244۔ 1245۔ 1246۔ 1247۔ 1248۔ 1249۔ 1250۔ 1251۔ 1252۔ 1253۔ 1254۔ 1255۔ 1256۔ 1257۔ 1258۔ 1259۔ 1260۔ 1261۔ 1262۔ 1263۔ 1264۔ 1265۔ 1266۔ 1267۔ 1268۔ 1269۔ 1270۔ 1271۔ 1272۔ 1273۔ 1274۔ 1275۔ 1276۔ 1277۔ 1278۔ 1279۔ 1280۔ 1281۔ 1282۔ 1283۔ 1284۔ 1285۔ 1286۔ 1287۔ 1288۔ 1289۔ 1290۔ 1291۔ 1292۔ 1293۔ 1294۔ 1295۔ 1296۔ 1297۔ 1298۔ 1299۔ 1300۔ 1301۔ 1302۔ 1303۔ 1304۔ 1305۔ 1306۔ 1307۔ 1308۔ 1309۔ 1310۔ 1311۔ 1312۔ 1313۔ 1314۔ 1315۔ 1316۔ 1317۔ 1318۔ 1319۔ 1320۔ 1321۔ 1322۔ 1323۔ 1324۔ 1325۔ 1326۔ 1327۔ 1328۔ 1329۔ 1330۔ 1331۔ 1332۔ 1333۔ 1334۔ 1335۔ 1336۔ 1337۔ 1338۔ 1339۔ 1340۔ 1341۔ 1342۔ 1343۔ 1344۔ 1345۔ 1346۔ 1347۔ 1348۔ 1349۔ 1350۔ 1351۔ 1352۔ 1353۔ 1354۔ 1355۔ 1356۔ 1357۔ 1358۔ 1359۔ 1360۔ 1361۔ 1362۔ 1363۔ 1364۔ 1365۔ 1366۔ 1367۔ 1368۔ 1369۔ 1370۔ 1371۔ 1372۔ 1373۔ 1374۔ 1375۔ 1376۔ 1377۔ 1378۔ 1379۔ 1380۔ 1381۔ 1382۔ 1383۔ 1384۔ 1385۔ 1386۔ 1387۔ 1388۔ 1389۔ 1390۔ 1391۔ 1392۔ 1393۔ 1394۔ 1395۔ 1396۔ 1397۔ 1398۔ 1399۔ 1400۔ 1401۔ 1402۔ 1403۔ 1404۔ 1405۔ 1406۔ 1407۔ 1408۔ 1409۔ 1410۔ 1411۔ 1412۔ 1413۔ 1414۔ 1415۔ 1416۔ 1417۔ 1418۔ 1419۔ 1420۔ 1421۔ 1422۔ 1423۔ 1424۔ 1425۔ 1426۔ 1427۔ 1428۔ 1429۔ 1430۔ 1431۔ 1432۔ 1433۔ 1434۔ 1435۔ 1436۔ 1437۔ 1438۔ 1439۔ 1440۔ 1441۔ 1442۔ 1443۔ 1444۔ 1445۔ 1446۔ 1447۔ 1448۔ 1449۔ 1450۔ 1451۔ 1452۔ 1453۔ 1454۔ 1455۔ 1456۔ 1457۔ 1458۔ 1459۔ 1460۔ 1461۔ 1462۔ 1463۔ 1464۔ 1465۔ 1466۔ 1467۔ 1468۔ 1469۔ 1470۔ 1471۔ 1472۔ 1473۔ 1474۔ 1475۔ 1476۔ 1477۔ 1478۔ 1479۔ 1480۔ 1481۔ 1482۔ 1483۔ 1484۔ 1485۔ 1486۔ 1487۔ 1488۔ 1489۔ 1490۔ 1491۔ 1492۔ 1493۔ 1494۔ 1495۔ 1496۔ 1497۔ 1498۔ 1499۔ 1500۔ 1501۔ 1502۔ 1503۔ 1504۔ 1505۔ 1506۔ 1507۔ 1508۔ 1509۔ 1510۔ 1511۔ 1512۔ 1513۔ 1514۔ 1515۔ 1516۔ 1517۔ 1518۔ 1519۔ 1520۔ 1521۔ 1522۔ 1523۔ 1524۔ 1525۔ 1526۔ 1527۔ 1528۔ 1529۔ 1530۔ 1531۔ 1532۔ 1533۔ 1534۔ 1535۔ 1536۔ 1537۔ 1538۔ 1539۔ 1540۔ 1541۔ 1542۔ 1543۔ 1544۔ 1545۔ 1546۔ 1547۔ 1548۔ 1549۔ 1550۔ 1551۔ 1552۔ 1553۔ 1554۔ 1555۔ 1556۔ 1557۔ 1558۔ 1559۔ 1560۔ 1561۔ 1562۔ 1563۔ 1564۔ 1565۔ 1566۔ 1567۔ 1568۔ 1569۔ 1570۔ 1571۔ 1572۔ 1573۔ 1574۔ 1575۔ 1576۔ 1577۔ 1578۔ 1579۔ 1580۔ 1581۔ 1582۔ 1583۔ 1584۔ 1585۔ 1586۔ 1587۔ 1588۔ 1589۔ 1590۔ 1591۔ 1592۔ 1593۔ 1594۔ 1595۔ 1596۔ 1597۔ 1598۔ 1599۔ 1600۔ 1601۔ 1602۔ 1603۔ 1604۔ 1605۔ 1606۔ 1607۔ 1608۔ 1609۔ 1610۔ 1611۔ 1612۔ 1613۔ 1614۔ 1615۔ 1616۔ 1617۔ 1618۔ 1619۔ 1620۔ 1621۔ 1622۔ 1623۔ 1624۔ 1625۔ 1626۔ 1627۔ 1628۔ 1629۔ 1630۔ 1631۔ 1632۔ 1633۔ 1634۔ 1635۔ 1636۔ 1637۔ 1638۔ 1639۔ 1640۔ 1641۔ 1642۔ 1643۔ 1644۔ 1645۔ 1646۔ 1647۔ 1648۔ 1649۔ 1650۔ 1651۔ 1652۔ 1653۔ 1654۔ 1655۔ 1656۔ 1657۔ 1658۔ 1659۔ 1660۔ 1661۔ 1662۔ 1663۔ 1664۔ 1665۔ 1666۔ 1667۔ 1668۔ 1669۔ 1670۔ 1671۔ 1672۔ 1673۔ 1674۔ 1675۔ 1676۔ 1677۔ 1678۔ 1679۔ 1680۔ 1681۔ 1682۔ 1683۔ 1684۔ 1685۔ 1686۔ 1687۔ 1688۔ 1689۔ 1690۔ 1691۔ 1692۔ 1693۔ 1694۔ 1695۔ 1696۔ 1697۔ 1698۔ 1699۔ 1700۔ 1701۔ 1702۔ 1703۔ 1704۔ 1705۔ 1706۔ 1707۔ 1708۔ 1709۔ 1710۔ 1711۔ 1712۔ 1713۔ 1714۔ 1715۔ 1716۔ 1717۔ 1718۔ 1719۔ 1720۔ 1721۔ 1722۔ 1723۔ 1724۔ 1725۔ 1726۔ 1727۔ 1728۔ 1729۔ 1730۔ 1731۔ 1732۔ 1733۔ 1734۔ 1735۔ 1736۔ 1737۔ 1738۔ 1739۔ 1740۔ 1741۔ 1742۔ 1743۔ 1744۔ 1745۔ 1746۔ 1747۔ 1748۔ 1749۔ 1750۔ 1751۔ 1752۔ 1753۔ 1754۔ 1755۔ 1756۔ 1757۔ 1758۔ 1759۔ 1760۔ 1761۔ 1762۔ 1763۔ 1764۔ 1765۔ 1766۔ 1767۔ 1768۔ 1769۔ 1770۔ 1771۔ 1772۔ 1773۔ 1774۔ 1775۔ 1776۔ 1777۔ 1778۔ 1779۔ 1780۔ 1781۔ 1782۔ 1783۔ 1784۔ 1785۔ 1786۔ 1787۔ 1788۔ 1789۔ 1790۔ 1791۔ 1792۔ 1793۔ 1794۔ 1795۔ 1796۔ 1797۔ 1798۔ 1799۔ 1800۔ 1801۔ 1802۔ 1803۔ 1804۔ 1805۔ 1806۔ 1807۔ 1808۔ 1809۔ 1810۔ 1811۔ 1812۔ 1813۔ 1814۔ 1815۔ 1816۔ 1817۔ 1818۔ 1819۔ 1820۔ 1821۔ 1822۔ 1823۔ 1824۔ 1825۔ 1826۔ 1827۔ 1828۔ 1829۔ 1830۔ 1831۔ 1832۔ 1833۔ 1834۔ 1835۔ 1836۔ 1837۔ 1838۔ 1839۔ 1840۔ 1841۔ 1842۔ 1843۔ 1844۔ 1845۔ 1846۔ 1847۔ 1848۔ 1849۔ 1850۔ 1851۔ 1852۔ 1853۔ 1854۔ 1855۔ 1856۔ 1857۔ 1858۔ 1859۔ 1860۔ 1861۔ 1862۔ 1863۔ 1864۔ 1865۔ 1866۔ 1867۔ 1868۔ 1869۔ 1870۔ 1871۔ 1872۔ 1873۔ 1874۔ 1875۔ 1876۔ 1877۔ 1878۔ 1879۔ 1880۔ 1881۔ 1882۔ 1883۔ 1884۔ 1885۔ 1886۔ 1887۔ 1888۔ 1889۔ 1890۔ 1891۔ 1892۔ 1893۔ 1894۔ 1895۔ 1896۔ 1897۔ 1898۔ 1899۔ 1900۔ 1901۔ 1902۔ 1903۔ 1904۔ 1905۔ 1906۔ 1907۔ 1908۔ 1909۔ 1910۔ 1911۔ 1912۔ 1913۔ 1914۔ 1915۔ 1916۔ 1917۔ 1918۔ 1919۔ 1920۔ 1921۔ 1922۔ 1923۔ 1924۔ 1925۔ 1926۔ 1927۔ 1928۔ 1929۔ 1930۔ 1931۔ 1932۔ 1933۔ 1934۔ 1935۔ 1936۔ 1937۔ 1938۔ 1939۔ 1940۔ 1941۔ 1942۔ 1943۔ 1944۔ 1945۔ 1946۔ 1947۔ 1948۔ 1949۔ 1950۔ 1951۔ 1952۔ 1953۔ 1954۔ 1955۔ 1956۔ 1957۔ 1958۔ 1959۔ 1960۔ 1961۔ 1962۔ 1963۔ 1964۔ 1965۔ 1966۔ 1967۔ 1968۔ 1969۔ 1970۔ 1971۔ 1972۔ 1973۔ 1974۔ 1975۔ 1976۔ 1977۔ 1978۔ 1979۔ 1980۔ 1981۔ 1982۔ 1983۔ 1984۔ 1985۔ 1986۔ 1987۔ 1988۔ 1989۔ 1990۔ 1991۔ 1992۔ 1993۔ 1994۔ 1995۔ 1996۔ 1997۔ 1998۔ 1999۔ 2000۔ 2001۔ 2002۔ 2003۔ 2004۔ 2005۔ 2006۔ 2007۔ 2008۔ 2009۔ 2010۔ 2011۔ 2012۔ 2013۔ 2014۔ 2015۔ 2016۔ 2017۔ 2018۔ 2019۔ 2020۔ 2021۔ 2022۔ 2023۔ 2024۔ 2025۔ 2026۔ 2027۔ 2028۔ 2029۔ 2030۔ 2031۔ 2032۔ 2033۔ 2034۔ 2035۔ 2036۔ 2037۔ 2038۔ 2039۔ 2040۔ 2041۔ 2042۔ 2043۔ 2044۔ 2045۔ 2046۔ 2047۔ 2048۔ 2049۔ 2050۔ 2051۔ 2052۔ 2053۔ 2054۔ 2055۔ 2056۔ 2057۔ 2058۔ 2059۔ 2060۔ 2061۔ 2062۔ 2063۔ 2064۔ 2065۔ 2066۔ 2067۔ 2068۔ 2069۔ 2070۔ 2071۔ 2072۔ 2073۔ 2074۔ 2075۔ 2076۔ 2077۔ 2078۔ 2079۔ 2080۔ 2081۔ 2082۔ 2083۔ 2084۔ 2085۔ 2086۔ 2087۔ 2088۔ 2089۔ 2090۔ 2091۔ 2092۔ 2093۔ 2094۔ 2095۔ 2096۔ 2097۔ 2098۔ 2099۔ 2100۔ 2101۔ 2102۔ 2103۔ 2104۔ 2105۔ 2106۔ 2107۔ 2108۔ 2109۔ 2110۔ 2111۔ 2112۔ 2113۔ 2114۔ 2115۔ 2116۔ 2117۔ 2118۔ 2119۔ 2120۔ 2121۔ 2122۔ 2123۔ 2124۔ 2125۔ 2126۔ 2127۔ 2128۔ 2129۔ 2130۔ 2131۔ 2132۔ 2133۔ 2

شیخینہ نے لشکر والوں سے قرآن کے متعلق پوچھا یعنی ایک سے پوچھا کہ اسے کتنا قرآن یاد ہے۔ پھر آپ ایک شخص سے پاس آئے جو جوان تھا آپ شیخینہ نے پوچھا اس غلام حیر سے پاس کتنا قرآن ہے؟ اس نے بتایا کہ میرے پاس سو ہے اور سورۃ بقرہ سے فرمایا کیا تیرے پاس سورۃ بقرہ ہے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ فرمایا جاتو اس لشکر کا امیر ہے۔ انھوں نے سے ایک مقرر شخص نے کہا تم جہاد کے سورۃ بقرہ سیکھنے سے کوئی چیز باغی نہ تھی مگر یہ کہ میں اس کے ہاتھ قیام نہیں کر سکتا۔ رسول اللہ شیخینہ نے فرمایا قرآن سیکھو اور اس کی تلاوت کرو۔ تاکہ قرآن کی مثال اس شخص کیلئے جہاد کو سیکھنا ہے پھر اس کی تلاوت کرتا ہے اور اس کے ساتھ قیام کرتا ہے اس کستوری سے بھرنا جوئی ہوئی کی طرح ہے جسکی خوشبو ہر طرف پھلتی ہے اور جو اس کو سیکھتا ہے اور سو یا رہتا ہے جبکہ قرآن اس کے سین میں ہوتا ہے اس کی مثال اس کستوری کی جوئی کی ہے جسکا منہ باندھ دیا گیا ہے (۱)۔

امام بخاری نے دلائل میں حضرت عثمان بن ماس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ شیخینہ نے عامل بنایا حالانکہ میں اس چورافرو میں سے نہیں تھا مجھ کو تھا جو ثقیف سے وفد کی شکل میں حضور شیخینہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ سورۃ بقرہ پڑھنا تھا (۲)۔

امام بخاری نے شعب الایمان میں ضعیف سند کے ساتھ حضرت العاصی بن المہتمس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ شیخینہ نے فرمایا اپنے گھروں میں سورۃ بقرہ پڑھو اور انہیں قورنہ بناؤ فرمایا جو سورۃ بقرہ پڑھے گا اسے جنت میں ایک تاج پہنایا جائے گا (۳)۔ کتب واداری بکری نصرہ واداری العفرین نے حضرت محمد بن ابی اسود رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس نے رات کو سورۃ بقرہ تلاوت کی اسے اس کے چارے جنت میں تاج پہنایا جائے گا۔ بخاری نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس نے سورۃ بقرہ پڑھی اس نے زیادہ کر لیا اور محمد وکریا۔

امام بخاری اور ابوداؤد البیہقی نے فضل اس میں حضرت انس کی روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا قرآن میں کونسی سورت افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا سورۃ بقرہ، پھر میں نے پوچھا کون سی آیت افضل ہے؟ فرمایا آیۃ انکرتی۔

امام محمد بن نصر نے کتاب المستودع میں حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ قرآن میں بلند عظمت سورۃ بقرہ ہے اور بلند عظمت آیت آیۃ انکرتی ہے۔ حاکم (انہوں نے اس کو صحیح بھی کہا ہے) ابوداؤد البیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا سورۃ بقرہ اور سورۃ قلم اور سورۃ بقرہ میں سورۃ بقرہ کیونکہ ان میں فرائض ہیں (۴)۔

امام دارقطنی اور بخاری نے الحسن میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت رسول اللہ شیخینہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ! میری رائے وہ ہے جو آپ کی رائے ہے، رسول اللہ شیخینہ نے اس کے بغیر کو کہا کیا تو نے قرآن کا کوئی حصہ پڑھا ہوا ہے اس نے کہا سورۃ بقرہ اور الفصل میں سے ایک سورت۔ رسول اللہ شیخینہ نے فرمایا

میں نے شیخ عالم کے ساتھ کھانا کھا کر پانی پیا اور پھر سے چڑھانے لگا اور پھر سے (۱۱)۔

[illegible]

فخیر نے روادعا مالک میں، اہم بیعتی نے شعبہ ایمان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں حضرت عمرؓ نے سورہ بقرہ، دو سال میں پڑھا جب اہل کوٹم کیا تو ایک دن شروع کیا۔ امام مالک نے صولامی ذکر کیا ہے کہ انیس فریق تھے کہ عبد اللہ بن عمرؓ اٹھ سال تک سورہ بقرہ پڑھتے رہے۔

و مراد ان سعد نے عقیقات میں حضرت یحییٰ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ امان محمد رضی اللہ عنہما نے سورہ بقرہ و چار سال میں نیکی، ایم، فک، سعید، نانا، منصور اور یحییٰ کے سخن میں حروف سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کی غماز میں قرآن کی دونوں رکعتوں میں سورہ بقرہ و چار سال

فما رواه شافعی نے الامام میں، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ نے امام حنف میں اور بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نوٹوں کو معراج کی نماز پڑھائی تو سورہ بقرہ پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا سورہ طہ، نو نے وہاں ہے۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا اگر طلوع ہوا تو آپ ہمیں غل نہ پاتے۔ ابن ابی شیبہ نے حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر نے عید کے روز سورہ بقرہ پڑھی حتیٰ کہ ایک ہزار احکامیں قیام کے لیے ہوئی وہاں سے ذوال رباطہ۔

امام حسین ابی شیبہ اور الخرزنی نے الجنازہ میں ابوذر لہرو کی نے فضائل میں فطمی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انصاریت کے پاس ابوذر اقرب ہیں جتنے تھے۔

امام ابو بکر بن ابی بکر نے انصاف میں اہل حق و سب علیہ السلام کے طریق سے روایت کیا ہے کہ حضرت، بعد از رسول اللہ سے پوچھا گیا جبکہ میں موجود تھا، سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران کو چلے کیوں ذکر کیا گیا ہے خدا تعالیٰ نے۔ سے پہلے اسی 83 سے زائد سورتیں نکلیں۔ انہوں نے فرمایا وہ جانتا ہے جس نے ان کو مقدم کیا ہے وہ ان کی تعظیم کی وجہ جانتا ہے۔ وہ ذات ہے جس پر سب ان کی رشتہ، ہوتی ہے اور اس سے سوال کیا جاتا۔ امام عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ دونوں نے

نقل کیا ہے (1)۔

امام احمد نے الزہد میں اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ نہ زینب کا معنی اَشْلَفُ بَلْ اَشْلَفُ (کنہ کا شہ) نقل کیا ہے۔ اَلْهَفُ کے معنی اس میں نقل کیا ہے کہ حضرت ابی بن الدرداء رضی اللہ عنہ ان سے کہا کہ گھٹ تو نہ زینب عقیقہ کے شطرنج بتائیے تو انہوں نے فرمایا اَشْلَفُ فِیْہِ یعنی اس کا معنی ہے اس میں کوئی قلب نہیں۔ ابن ابی حاتم نے جابر بن عبد ربیع کا یہ معنی جانتے ہیں؟ ان کا یہاں سے فرمایا جانتے ہیں کیا تو نے ابن ابی حاتم کی کارِ نقل نہیں سنا۔

لَيْسَ فِیْہِ اَلْهَفُ فِیْہِ یَا اَصْلَفُ دَیْمًا اِنَّہُ الرَّیْبُ مَا یَقُولُ اَلْقَدْ دَیْمًا

یعنی اسے امارت میں کوئی شک نہیں ہے۔ رب وہ تو ہے جو کوئی جھوٹا شخص بیان کرتا ہے۔

صہب بن جبریل نے قتادہ سے بھی اس کی یہی تفسیر نقل کی ہے۔

امام ابن جریر نے بخاری سے بھی یہی نقل کیا ہے (2)۔

فَہِیْ یَا اَشْلَفُ فِیْہِ

”یہ بدایت ہے پر پیچھا ماروں کیسے“۔

امام بخاری نے اور ابن جریر نے بھی رحمہ اللہ سے ہَفِیْ کا مطلب مگر ہی سے بدایت پانچواں کیا ہے (3)۔ ابن جریر نے حضرت ابن مسعود سے ہَفِیْ کا معنی تو نقل کیا ہے اور فرمایا اَلْقَدْ دَیْمًا۔ سے مراد موشیخین ہیں (4)۔ ابن اسحاق ابن جریر ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ وہ جن کو بدایت نصیب ہو چکی ہے وہ اس کو بھولنے پر غراب آئی سے ڈرتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس کی تقدیر کی وجہ سے اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں (5)۔ امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس سے یہ مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ بدایت ان موشیخین کے لئے ہے جو ترکہ سے اجتناب کرتے ہیں اور ان کی امانت کے مطابق عمل کرتے ہیں (6)۔ عبد بن حمید نے حضرت قتادہ سے یہ تفسیر نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو بدایت و روشنی بنایا ہے ان کے لئے جو اس کی تصدیق کرتے ہیں اور قرآن متعین کے لئے نو ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت معاذ بن جبل سے روایت کیا ہے کہ قیامت کے روز لوگوں کو ایک کھلی زمین میں روک لیا جائے گا ایک عبادی کرنے والا نہ اسے کا متعین کہاں ہیں۔ پس وہ زمین کی رحمت میں کھڑے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے تجاہد نہیں فرمائے گا اور ان سے دو پوشیدہ ہوگا کہہ جائے گا اَلْعَقْوَن کون ہیں؟ ارشاد ہوگا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے شرف سے اجتناب کیا اور جن کی عبادت سے بچے رہے اور خالص اللہ کی عبادت کرتے رہے پس وہ جنت کی طرف چلے جائیں گے۔

امام احمد و عبد بن حمید بخاری نے التہذیب میں (انہوں نے اس کو حسن کہا ہے) اور ابن ماجہ ابن ابی حاتم حاکم (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) اور بیہقی نے اشعوب میں حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے (اور مطیع کو شرف

2۔ تفسیر طبری نہایت چمکدار جلد 1 صفحہ 113

3۔ ابی حاتم

1۔ کتاب الزہد جلد 1 صفحہ 125 مطبوعہ بیروت

5۔ ابی حاتم جلد 1 صفحہ 115

6۔ ابی حاتم جلد 1 صفحہ 116

4۔ دین

اترے اس میں بہت کم دُعا ہے تو کئی کہتے ہیں اس پر ماضی ہوا، جو فوت ہو جائے اس میں کچھ نہ رہے۔
ابن ابی الدینا نے کہہ دیا کہ یہ روایت کیا ہے کہ تقویٰ کا معنی یہ ہے کہ تیری زبان ہر وقت اللہ کے ذکر سے تر رہے۔ ہم
سے اللہ جس اور کتنی باتیں اللہ پر اپنے معبود ابنیٰ سعید و مختصری سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ ایک شخص عیسیٰ
علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کی کہ تمہاری تعلیم دینے والے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا کیسے ہیں تمہارے جیسا کہ اس سے
فرماتا چاہیے۔ انہوں نے فرمایا ایک شخص سے عمل کے ساتھ وہ یہ کہ تو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے، دل کی گہرائیوں سے۔ اور افاق
تیری دستخطات ہے اس کو چوری طرح صرف کر کے ٹل کر اپنی جمل کے بیڑوں پر دم کر جس طرح تو اپنے نفس پر دم کرتا ہے اس
نے کہا میری جمل کے بیڑوں سے کیا مراد ہے؟ اس نے فرمایا کہ معلم افریبا تر ہو، اولاد آوے۔ جو تکلف تو پسند نہیں کرتا کہ تجھے پہچانتو
کسی دوسرے کو وہ (تعلیف) نہ پہچانے (آخر تو ان جملہ کے احکام پر عمل کرے گا) تو یقیناً تو اللہ سے ڈرنے والا ہے۔

امام ابن ابی الدینا نے حضرت ابی اسحاق بن عباد پر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ تقویٰ کی اصل یہ ہے کہ تو اللہ کے سوا کسی کی
عبادت نہ کر، چاہے تو تقویٰ اور پرہیزگاری سے متعلقہ لوگوں کو فضیلت دے۔

ابن ابی الدینا نے حضرت حوین بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ تقویٰ کا آٹا در ضمن نیت سے ہے اور اس کا ختم
تو نفسِ فانی سے ہے، بعدہ ان کے درمیان ہے وہ دو ملکات اور شہوات کے درمیان ہے۔ نفسِ ابلیس اور شہوات گمراہ ہے
جبکہ ممکن ہوا کہ کار، جہاد منظر اور چوگاہ ہر بندہ ہے۔

امام ابن ابی الدینا نے حضرت محمدرضا طہاری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ تقویٰ کی چوبیس کی کیسے امید رکھتا ہے جو
آخرت پر دنیا کو ترجیح دیتا ہے۔ ابن ابی الدینا نے حضرت عمر بن عبد العزیز سے روایت کیا ہے کہ دن کو روزہ رکھنا اور رات کو
قیام کرنا اور ان کے درمیان میں معاملات کو خلع مس کرنا تقویٰ نہیں ہے بلکہ تقویٰ یہ ہے کہ اللہ نے جو امر کیا ہے اسے ترک نہ
دے، جو اللہ نے فرض کیا ہے وہ ادا کرے اور جسے اس کے بعد نیکی کی توفیق دی گئی ہے وہ خیر ہی خیر ہے۔

امام ابن ابی الدینا نے حضرت محمد بن یوسف القزلبی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے عقیان سے کہا کہ
میں دیکھتا ہوں کہ لوگ سفیان الثوری کا ہر وقت تذکرہ کرتے ہیں اور جناب تو ساری رات سوئے رہتے ہیں۔ انہوں نے مجھے
فرمایا ہاں موش! میں چیز کا دار اور اللہ تعالیٰ پر ہے۔

امام ابن ابی الدینا نے حضرت عیوب بن عبد الرحمن سے نقل کیا ہے ایک حکیم عبدالمالک بن مروان کے دربار میں قسبی کا
وصف بیان کر رہا تھا کہ وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کو تقویٰ پر ترجیح دے۔ آخرت کو دنیا پر ترجیح دے۔ خواہشاتِ نفس از کو غم میں مبتلا نہ
کریں، لاشیائیں کے لیے رکاوت نہ بنوائے اور ادا کی باتوں کو اپنے دل کی نظر سے دیکھے اور بلند یوں کا متلاشی ہو، اس کا
زہد پوشیدہ ہو، وہ سب لوگ سوچا نہیں تو وہ غم کی حالت میں گزارے، دین میں مغموم، سکون زندگی گزارے اس کے ارادہ
سے راحت کا تصور ختم ہو جائے لیکن موت کا خیال دور نہ ہو اس کی شفا قرآن ہو، اور اس کی دوا حکمت کا کلام اور سوغہ صحت
ہو، اس وعظ و نصیحت پر غرض طلب نہ کرے، وعظ و نصیحت کے علاوہ اسے کسی چیز میں راحت و لذت نہ ملے۔ عبد الملک نے کہا

میں نے سوچا کہ یہ نام سے زیادہ امید ہے اور توجہ کی زندگی والے ہے۔

اور بنی شیبہ اور ابی نعیم نے اُٹھ کر حضرت یحییٰ بن عمر بن عبدالمطلب سے نقل کیا کہ انسان حقیقی نے نہیں ہوتا
 آدمی کا اپنے شریک کے سجدہ کی نسبت ایسا محظوظ نہ ہو کرے حتیٰ کہ جان کے گم نہ کرے کھانا کھان سے آویز، اس کا خفا کر
 کہوں سے بیٹے، اس کا چٹا کہوں سے آیا ہے۔ نہ یہ حال، نہ راضی ہے۔ آپ نے یا امام زادہؑ سے (۱)۔

اسی نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبد العزیز سے روایت کیا ہے کہ جب انہوں نے زور حکومت منجانب تو اللہ تعالیٰ کی شان بیان نہ کر پھر فرمایا میں تمہیں بتولے گی اجماعت کو جو کہ اللہ کا زور ہر چیز کا نصف ہے لیکن اللہ کے ذرا کرنے غلط ہیں۔ اس نے اپنی امت پر ایسے فتوے دیے کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو عید قرار دیا تو جسے کہتے ہیں کہ اس نے لکھا متعین کیلئے مبارک ہے۔

۱۰۔ اسی نے اپنے والد یارے حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ قیامت متعین کی خوشی کا دن ہے۔ اس نے اپنی امت پر بڑھاپا کیا ہے۔ روایت یہ ہے کہ ابو ذرؓ کو کہا کہ تم لوگوں کو کسی گھبراہٹ نہیں جس میں شعر و شاعری نہ ہو لیکن آپ دشمنانِ رسول نہیں کہتے۔ نبیوں نے فرمانا میں نے اشعار کہے ہیں سنو!

غُرَيْبَهُ السَّرَّاءُ أَنِّي بَعْضُ مَنْأَوْ
وَيَسْمِي لِّلَّهِ الْإِمَامَ إِذَا

يُتَبَلَّغُ الْخَيْرَ قَائِدِي وَمُحَرِّي وَتَقْوَى اللَّهِ أَفْضَلُ مَا اسْتَفَادَا

انسان خواہ مخواہ ہے کہ اس کی ہر قسم کی برائی جو ممکن ہو، وہ تمام اپنے اور اپنے کو پورا کر لے گا۔

اس ان کہتے ہیں ان کا خدا اور میرا خیرودہ لاکہ اس کے لئے خدا سے ہنہ کا خوف متقویٰ انہیں ہے۔

اما ہمارے اہل حق نے حضرت ابوالخنفین رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ یہ معاذ ابن جنس کے ساتھیوں میں سے تھے۔ فرمایا:

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ

”جو زمیندار لائے ہیں غلبہ پر اور کس طرح لایا کرتے ہیں ٹائڈ اور اس سے جو مجھے روزانہ کی خرچ کرتے ہیں۔“

۱۔ ابن جریر نے حضرت ثناء سے روایت کیا ہے کہ: لَدُنَّيْنَا كَيْفَ يَمْلِكُونَ السَّيِّئَةُ مُقْتَنِينَ کی معنی ہے (2)۔ ابن حنبل اور ابن جریر نے حضرت ابن عباس سے مذکور آیت کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ وہ تصدیق کرتے ہیں اس کی جو اللہ کی طرف سے آیا ہے۔

اور مہمان پر رے مہفرت اس سطور خلی اللہ منہ سے روایت کیا ہے کہ کسی آیت سے مراد عرب تے مومنین ہیں اور فرمودہ
ایہاں کا معنی تصدیق ہے اور لغیب سے مراد ابوہریرہ ہے جو نہ دن سے غائب ہے مثلاً جنت و دوزخ اور جو ائمہ صحابہ سے
قرآن میں ذکر کیا ہے۔ اس کی تصدیق اول کتاب کی وجہ سے یاں علم کی بنیاد پر نہیں کرتے جو ان کے پاس تھا۔ ﴿يُؤْمِنُونَ
بِمَا أَنزَلْنَا﴾ ایسے مراد اول کتاب کے مومنین ہیں۔ پھر انہ عقاق نے وہوں کو دعویٰ کر دیا اور جمع کر کے فرمایا اَوَّلِئِمْ عَلٰ

ہڈی کا ہونے پر آپ کی توجہ تھی۔ یہ روایت پر جیل (۱۱)۔ امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابوالاعلیٰ مرثدہ سے مذکورہ آیت کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو ملکہ، رسل، یوسہ آخرت، جنت، اور ذوق، آگ، اللہ کی ملاقات اور مرنے کے بعد حیات پر ایمان رکھتے ہیں (۲)۔ مہدین میں اور ابن جریر نے یہ مذکورہ آیت کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ وہ مرنے کے بعد دھنسنے، حساب، جنت، اور ذوق پر ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جو وہ فرمایا اس کی تصدیق کی (۱)۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے مساک میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت بلع بن امارہ نے اس سے پوچھا کہ یٰٰمُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ کے متعلق مجھے بتائیے۔ نبیوں نے فرمایا جو لوگوں کے حواس سے غائب ہے مثلاً جنت، اور ذوق۔ بلع نے کہا کہ یا عرب! میں معلوم ہو جانتے ہیں! ابن عباس نے فرمایا ان کی بات نے الاسفیان بن حارث کا شکریہ ادا کیا۔
وَيُخَلِّفُ لَنَا وَلَئِنْ كُنْ لَوْفَا يَخْضَوْنَ لِلْأَنْفِ قَبْلَ مُنْجِدٍ
مذہب پر ایمان کے بعد کہہ رہی تو محمد بن یزید بن ابی اسحاق نے پہلے قول کی پوجا کرتی تھی۔

امام ابن ابی حاتم طبرانی، ابن عساکر اور یوسف بن ایمن نے دونوں نے حضرت مصعبہ میں حضرت قویہ بنت اسلم سے روایت کیا ہے فرمائی ہیں میں نے نبی عارضہ کی مسجد میں علمبرہ مصری نماز پڑھی ہم مسجد اطیوی کی طرف متوجہ تھے (یعنی بطور مذہبیت اللہ کی طرف تھا) کہ پہلے قیود ہی تھا (ہم نے دور کشیت بیت المقدس کی طرف منہ کر کے اور اگر لیں تو آیت فرمائیے والیہ اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت الحرام کی طرف منہ کر لیا ہے۔ میں مرد (حالت نہ رہی) (موتوں کی جگہ پھر گئے اور اور تیس مردوں کی جگہ لوٹ گئیں۔) قیود دور کشیت ہم نے بیت الحرام کی طرف منہ کر کے اور کہیں۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کی پھر پہنچی تو فرمایا یہ دو لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لائے۔ سفیان بن عیینہ، سعید بن منصور، احمد بن منیع نے اپنی سند میں ابن ابی حاتم اور ابن ابی شیبہ نے اسلاف میں اس کا حکم (انہوں نے اسے صحیح بھی کہا ہے) اور ابن مردودہ نے حضرت الحارث بن قیس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ابن مسعود سے کہہ اللہ تعالیٰ فی بارہ دہیں اس کو حساب ہوگا جو تم کی کہ کہ سترہ بارہ ترقی زیارت کی وجہ سے ہم پر جنت ملے گئے اسے اس کا حساب محمد بن یزید نے حضرت انس سے سنا ہے کہ فرمایا اللہ کی بارگاہ میں محمد بن یزید پر تمہارے ایمان لانے کا حساب ہوگا حالانکہ تم نے نہیں دیکھا بھی نہیں ہے۔ حضرت محمد بن یزید کی موت دراصلت کا امر بالکل واضح تھا جس شخص کے لیے جس نے بھی سب سچائی دیکھا جس سے اس ذات کی جیسے ہوا کوئی مہربان نہیں کوئی شخص ایمان بالغیب لانے والے سے افضل ایمان والا نہیں ہے پھر آپ نے آیت سے التَّائِيْلُونَ تک آیات تلاوت فرمائیں (۱)۔ ہمز اور یو میں، اور میں نے فضل اعظم میں (۲)۔ انہوں نے اسے صحیح بھی کہا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے بتاؤ کہ ایمان والا میں سے کون سے ایمان لائے ایمان کون ہیں؟ میں نے کہا ایمان والوں اللہ تعالیٰ کو فرمایا وہ ایمان لائے ایمان قبول کرتا تھا اور ان کو ایمان لانے سے کوئی چیز مانع نہ تھی (۱)۔

1. تفسیر طبرانی، زیارت جہد 1 صفحہ 117، 2. ایضاً جہد 1 صفحہ 118 میں فرماتے ہیں کہ 3. ایضاً

4. سفیان سعید بن منصور جہد 2 صفحہ 594 مطبوعہ بیروت

ابو عبد اللہ بن حمید نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے ذکر و آیات کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ پہلا آیتوں ایٹھ سے مراد قرآن ہے جس کے ذریعے اللہ نے حق و باطل کے دو مہرمان فریق کیا اور وہاں آیتوں جن قیادت سے مراد کچھ کتب ہیں اور اگر لکھا ہیں۔ آیت نمبر 5 میں ان قرآن بھیجیوں کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ آیات و دعائے حق و باطل اور اللہ نے ان کے لیے حق و باطل کو مقرر کر دیا ہے۔ یہ اہل ایمان کی نصرت ہے اسی کے بعد مشرکین کی نصرت ذکر فرمائے۔ اِنَّ اَیُّهَا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْکُمْ ؕ اَلْتَدْعُوْنَہُمْ اَمْ لَمْ تُنَبِّہُوْاہُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ۔

امام عبد اللہ بن محمد بن اسماعیل نے ذوالقعد الحسد میں وہ صحابہ و تابعی کے والدوں کی سند سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے اپنے شیخین کے پاس خود کہ ایک اعرابی آیا اس نے کہا یا ابی ہاشم! ہمارا ایک بھائی ہے اس کو تکلیف ہے۔ پوچھا کیا تکلیف ہے۔ عرض کی وہ کہ تو عواما مائتوں سے تپ ملنے لگا، نے فرمایا اسے میرے پاس لے آؤ، وہ لے آیا اور آپ شیخین کے سامنے استلام دیا۔ آپ علیہ السلام نے سورۃ قمر و بقدرہ کی پہلی چار آیات سورۃ قمر کی آیت 163 تا 166 الگ الگ سورۃ قمر کی آخری تین آیات، آن عمران کی آیت نمبر 18 سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 54 سورۃ مؤمنین کی آیت نمبر 16 سورۃ جن کی آیت نمبر 1 سورۃ الصافات کی پہلی دو آیات اور سورۃ الشرح کی آخری تین آیات، قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، قُلْ أَعْلَمُ بِرَبِّكَ الَّذِي قُلْتُ، اَوْحَىٰ إِلَيْنَا فِي ذَٰلِكَ سُرًّا نَوْدُّهُ لِقَوْمِهِ وَنُنَزِّلُ الْكِتَابَ فِيهِ تَحْفِظُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ أَتَقْوُونَ

۴۔ اس سستی نے محسن کیلئے وہ دلیل بھی حضرت عبدالرحمنؓ کی بنی علیٰ رحمۃ اللہ کے طریق سے محسن و محسن میں ابیہ کے سلسلہ سے اس کی غلطی و راہت کی تھی۔

دہائی اور ابن الغضائری نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے عذرا بن قحزہ کی بیٹی چار آیات قرآن پڑھی اور آپ انگریز کے بعد نبی وہ آیات سورہ عقبہ کی آخری تین آیات تلاوت کیں اس دن اس کے گھر والوں نے قریب نہ شیطاں آئے گا اور نہ ہی کوئی ایسا امر آج ہوگا جو پسند ہوگا اور یہ آیات کسی مجنون پر پڑھیں جائیں تو وہ غیب ہو جائے گا۔
عبداللہ بن ابی نعیم اور جہراؤ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے میں نے رات کو سورہ فجرہ کی آیات پڑھیں تو صبح تک اس گھر میں اس رات شیطاں نہیں نہ ہو گا۔ یعنی پہلی چار آیات قرآن پڑھی اور آپ انگریز کے بعد نبی وہ آیات سورہ فجرہ کی آخری تین آیات تلاوت فرمائی کہ ان کا آغاز بسم اللہ تعالیٰ السُّورَات سے ہے۔

امام سید بن منصور دوانی اور قاضی نے شعب المایمان میں حضرت خیرہ ابن سبتیحہ و امیر اللہ سے روایت کیا ہے اور یہ خبر جو
کے بعد اللہ اصحاب میں سے صحفہ ماتے ہیں (مردم کو ترہکے) کی روایت پڑھے گا اور قرآن میں جس جملے کا یہی ہے روایت آیا ہے
و انہی ان کے بعد کی روایات اور انہی تین روایات (۵)۔

امام جہرائی اور زینبی نے الشعب میں حضرت انس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انکار کیا جو ان کے پاس ہے، انکار کیا یہ ہو گا کہ تمہارا یہ کافور ہے۔ پس یہ آپ کا کافور ہے۔ کیا ایسے شخص سے وہ کہہ کر یہ نکال کر چکے چھا آپ نے ان صفات کا جو ان کے پاس مذکور ہیں، جس کا اہتمام ان نے بذاتِ ہوش سے انہیں مجرم کر دیا ہے کیونکہ انہوں نے اس حق کی تفسیر نہیں کی جو آپ نے رب کی طرف لے کر ہے۔ مگر آپ سے پہلے نازل شدہ کا یہ اثر ابھی مرتے ہیں۔ چونکہ یہ آپ کی کائنات کرتے ہیں اس لیے ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ اس آیت سے مراد یہود کے معاد ہیں (۱۰)۔

امام ابن جریر، ابن ابی شیبہ، راوی ابن ابی حاتم نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے مذکورہ آیت کے متعلق نقل کیا ہے کہ یہ دونوں آیات کفار کے دوسروں کے متعلق نازل ہوئی ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں انکار کیا ہے اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَشْہَدُ بِذَٰلِکَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِکُلِّ شَیْءٍ لَّا یُخْفِیْ عَلَیْکَ اَیُّ شَیْءٍ (۲۸) فرمایا یہ لوگ ہر کسے روز قیامت کو اور ان مردانوں میں سے ابو علیانہ اور انہم میں اَبی العباس کے علاوہ کوئی بھی اسلام میں داخل نہ ہوا (۲۰)۔

امام ابن ابی حاتم نے اسدی رحمہ اللہ سے مذکورہ آیت نمبر ۹ کی تفسیر یہ نقل فرمائی ہے کہ آپ انہیں وعظ کریں یا نہ کریں، امام عبد بن حیدر نے حضرت قتادہ و سرانہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے شیطان کی اطاعت کی۔ پس وہ ان پر مسلط ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی اور ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ پس وہ ہدایت کے نور کو نہ دیکھیں گے اور حق کی آواز کو نہ سنیں گے اور حقائق کو نہ سمجھیں گے۔

امام ابن ابی حاتم، راوی جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ ان کے دلوں اور کانوں پر مہر ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے (۲۰)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مذکورہ آیت نمبر ۹ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ وہ حق کی آواز سمجھیں گے حق کا بیخ بنائیں گے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے بلکہ وہ حقیقت کا سر پر یا نہیں دیکھ پا رہے ہیں۔

اور ملاحظہ فرمائیے اپنے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت من الاثر ذوق نے ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر یہ سنی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے۔ ناشی نے کہا کیا تمہارے سامنے وہ جب جانتے ہیں فرمایا کیا تو نے دیکھی کہ یہ فرمایا نہیں سنا۔

صَبَّحًا طَلَحَ طَلْحًا یَّوْمًا ذَکَرًا زَکَا وَ غَلْبًا حَتَّ

یہود نے صبح کا طلوع کیا پس اس نے اس پر مہر لگا دی۔

امام سعید بن مسعود نے حضرت حسن بن علی (ع) سے روایت کیا ہے کہ ان میں سے ایک نے ہشاد (۱۱) اور دوسرے نے بلشہ (۱۲) کہا ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِیَوْمِ الْآخِرِ وَمَا لَہُمْ سُوْمٌ وَیَمِیْنٌ

۱۔ تفسیر طبری، آیات نما جلد ۱، صفحہ ۳۳-۳۲-۳۱

۲۔ بیضاوی جلد ۱، صفحہ ۱۲۸

۳۔ ابن ابی حاتم، تفسیر، جلد ۲، صفحہ ۵۴۶، (۱۹۲)۔

۴۔ بیضاوی جلد ۱، صفحہ ۱۳۱

محل کا اجازت سے علاج کر جس کے لیے تو طحاوی کرنا تھا۔ پھر آپ نے سورہ کہف کی آیت نمبر 110 فُضِّلَ الْيَهُودُ عَلَى الْبَنِي إِسْرَءِيلَ
 رَتَّبَهُ اللَّهُ سورہ نساء کی آیت نمبر 142 إِنْ أَتَيْتُمُوهَا فَلْيُحْلِلُوا لَكُمْ اللَّهُ عِلَاقَتُكُمْ فَرَضَ لِي۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے اس آیت کی تفسیر یہ نقل کی ہے کہ وہ ظاہراً لا الہ الا للہ کہتے ہیں اور ان کا مقصد یہ ہے کہ کسی کے ذریعے وہ اپنے خون مال محفوظ کر لیں اور ان کے دنوں میں مقصود اور غرضی اور ہے۔

اور امتانِ جبر نے حضرت ابنِ اربعہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے ابنِ زید سے اس مذکورہ آیت کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے فرمایا: یہ فقہین کے متعلق ہے جو غلط تھی اس کے رسولِ کریم ﷺ اور مومنین کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ ظاہر یہ کرتے ہیں کہ وہ ایمان لائے ہیں۔ فرمایا انہیں مشور نہیں کہ وہ جو کفر و غلط چھاپائے ہوئے ہیں اس کا قلعان ان کو ہی ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی **يَوْمَ يَتَذَكَّرُ اللَّهُ عِبَادًا** (المجادلہ: 18) فرمایا وہ منافق ہے۔ یہ آیت انہوں نے **يَوْمَ يَتَذَكَّرُ اللَّهُ عِبَادًا** کی تلاوت کی (۱)۔

امام بیہقی نے الشعب میں حضرت قیس بن سعد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
سے رہ نہ سنا تو نہ کھرا اور دھوکہ (کر نہ والا) آگ میں سے تھوکیں اس امت کا مکرار کرنا مفہوم (2)۔

فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ ۖ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۖ يَمُوتُونَ ۝

”ان تھے اہل حق میں بیماری ہے پھر بڑا حادی اللہ نے ان کی بیماری اور ان کے لیے دردِ مالک عذاب ہے جو وہ اس کے جوہر مچھوٹ کر لے گئے۔“

امام ابن اسحاق، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت میں مذکور مرض کا معنی شک نقل کیا ہے (۵)۔ ابن جریر نے ابن مسعود سے اس کی مثل روایت کیا ہے (۶)۔ امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے قول کا معنی غافل اور عذاب الیم جو احسن دردناک سزا اور پیکل بنو کعبہ کا معنی تبدیلی کرنا روایت کیا ہے (۷)۔

المفسرین نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ عائشہ بنت المازن نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ **قَالَ تَلَوْنَاهُ قُرْآنًا** کی وضاحت فرمائیں تو انہوں نے فرمایا مرض کا مطلب غافل ہے۔ حضرت نافع رحمہ اللہ نے کہا کہ اگر یہ معنی جانتے ہیں فرمائیے کہ انھوں نے شاعر کا قول نہیں سنا۔

أَجْبِلْ أَتَقُولُهَا حَمَاءَ وَقَدْ نَاوَى صُدُّوهُمْ تَعْلِي عَلَى مَرَايِهَا

میں ایک قوم سے چپائی وہ جس سے حسن سلوک کا مظاہرہ کرتا ہوں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان کے سینے مجھ پر منافقت کی وجہ

2- شعبه الاعلام، جلد 4، صفحہ 324، (5289)

4- بين
5- الخ

1- تصویر طبری مذکور است، ج ۱، جلد ۱، صفحہ 136-137

9. تغییر طبری در دست خط، جلد 1، صفحہ 140-41

سے کھولتے رہتے ہیں۔

پھر فرماتے ہیں: ”جو اُنیس کا کیا سنی ہے فرماؤ۔“ ردناک: ”تو نے پوچھا عرب کی یہ معنی جانتے ہیں“ فرمایا ہاں کیا تو نے شاعر کا قول نہیں سنا۔

فَاَمِنْ مِّنْ ذٰلِكَ حَلِيفًا مِّنْ اَلَمِ وَبَقِيتُ الْفُلْكَ صَوْلًا فَهَ اَنَمِ

یہ وہ دو اہمیت کے حامل قصائد اور امی کی چند سوگیاں ہیں کہ جو ان رات میں نے سنا اور پوچھا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قرآن میں ہر جگہ اُنیس کا معنی ردناک ہے، ابن ابی حاتم نے ابو العالیہ سے روایت کیا ہے کہ پورے قرآن میں اُنیس کا معنی (ردناک) ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے فرماتے ہیں کہ معنی اُنیس اللہ تعالیٰ کے ہر میں ملک کو مائل کیا ہے۔ فرمایا: ”جنت سے پہنچ کیوں کہ یہ غلام کا دروازہ ہے۔“ فرماتے ہیں قسم بخدا ہم جنت اور عکبر کے حوالہ کی دوسرے کسی کو جنت کے دروازے سے نہ دیکھیں۔ (۱)۔ ابن جریر نے ابن زبیر سے اس آیت کا یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ یہ زمین میں عرض ہے اس سے مراد جسمانی عرض نہیں ہے اور اس سے مراد ساقین ہیں۔ اور عرض سے مراد وہ شک ہے جو انیس اسام کے متعلق لائق تھا (۲)۔

امام ابن جریر نے ابن ابی حاتم سے مذکورہ آیت کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ یہ اہل غلام کے متعلق ہے اور عرض سے مراد وہ شک ہے جو ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے امر کے متعلق تھا۔ ابن ابی حاتم نے اس شک کو بڑھا دیا (۳)۔

امام ابن جریر نے انہی کے بعد اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس روایت میں قَدَاثُ اُنیس سے مراد وہ ردناک خطاب ہے اور قرآن حکیم میں جو اُنیس کا معنی سورج یعنی ردناک ہے۔

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ قَالُوْا اَلَمْ نَكُنْ مُّصْطٰٓفٰٓوْنَ ۝۱

اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۲

”اور جب کہا جائے اُنہیں کہ مت فساد پھیلاؤ زمین میں تو کہتے ہیں ہم مظلوم بنائے گئے ہیں: ہوشیار اور فساد کی چیز نہیں سمجھتے۔“

امام ابن جریر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ فساد سے مراد کفر و بدعتی و فحشاء و افسوس ہے (۱)۔ امام ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے اس کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ جب وہ مصیبت کے سرکھڑے گھوڑے پر سوار ہوئے تھے اور پھر اُنہیں اس سے روکا جاتا ہے تو کہتے ہیں ہم مظلوم بنائے گئے ہیں (۲)۔

اما اس کوشش اور ان برے کے حضرت ابی ہاشم رضی اللہ عنہما سے ملنا لکھنا مضبوطی کی یہ تعبیر تفسیر کی ہے کہ ہم
- ہمیں اور اس کتاب کے درمیان اسرار کا دار ہے جس میں ایک کئی دینی حرائق اور ان ابی ہاشم کے حضرت ہاشم بن عبد
- اللہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں یہ تفسیر کریمہ عینا کے ساتھ لکھی گئی ہے کہ اس حدیث میں بھی نہیں آئے۔

وَ إِذَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَمَلُوا كَمَا اَمَنَ النَّاسُ قَالُوا اَنْتُمْ مِمَّنْ كَمَا اَمَنَ
السُّفَهَاءُ ۚ اَلَا رَأَيْتُمْ هُمْ اَسْقَفُوا وَلٰكِنْ لَا يَعْبُدُونَ ۚ

”اور جب بتا جائے انہیں ایمان لا دیتے اور ان کے لئے (اللہ کا) خوف تو کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائیں جس طرح
ایمان لا کے یہ قلوب۔ خود اس کے قلوب وہی امنی ہیں مگر وہ جانتے نہیں۔“

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابی ہاشم رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی یہ تعبیر تفسیر کی ہے کہ جب انہیں ایمان لا
سے تو تم بھی میں امنی تھے مگر انہیں صرف کہہ دیتے تھے کہ صحابہ نے ایمان لیا ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے اور
جو ان کا نازل کیا گیا ہے وہ امنی ہے۔ جس سے تو کہتے ہیں یا تم اس امر سے دوسلے آئیں جس طرح ایمان لا کے یہ قلوب۔ خود
السُّفَهَاءُ سے مراد جب محمد لیتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا خود اس کے قلوب وہی امنی ہیں چاہے وہ کچھ سمجھتے نہیں یا نہ۔
امام ابن جریر نے فرمایا میں ایک کثرت سے حضرت ابی ہاشم رضی اللہ عنہما سے کہنا اَمِنَ النَّاسُ کی یہ تعبیر تفسیر
کی ہے کہ جس طرح حضرت ابی ہاشم رضی اللہ عنہما ایمان لائے وہاں جبرائیل علیہ السلام سے کہنا اَمِنَ السُّفَهَاءُ کی یہ تعبیر
تفسیر کی ہے کہ وہی سے مراد صحابہ محمد لیتے تھے (اللہ) اور حق اور ایمان زدہ سے بھی یہی تعبیر مراد کی ہے۔

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِي يُنَادِي اٰمَنُوا اَقَالُوا اٰمَنًا ۚ وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰى سَيِّئِهِمْ قَالُوا
رَاٰكُمْ مَعَكُمْ ۚ اِنَّمَا تُحَنُّنُ مَسْتَهْزِئُونَ ۚ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهٖمْ وَيَسْزُؤُهُ

فِي صُغْيَانِهِمْ يَعْتَبِرُونَ ﴿٥٠﴾

”اور جب ملتے ہیں ایمان والوں سے تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب اپنے ہوتے ہیں بے
شیطانوں کے پاس کہتے ہیں تمہارا حق ہے مگر تم صرف (اللہ) کا مذاق اڑاتے ہیں اللہ عزوجل کہہ
نہیں اس مذاق کی اور اعلیٰ دینا ہے نہیں اس کی اپنی سرکشی میں جھٹکتے ہیں۔“

۱- اللہ کی اور تعجبی نے حضرت ابی ہاشم رضی اللہ عنہما سے فرمایا ہے کہ یہ آیت اللہ تعالیٰ کی اور ان کے ساتھیوں کے
مصدق کا نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ایک دن نکلے تو ان کی لڑکائی کی اور کہہ دیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے یہی عید ملے گی

بی کہتے تھے کہ جو نبی آئے تو اس کو تم سے کس طرح دور کرتا ہوں۔ وہ آگے بڑھا اور سیدنا صدیق اکبر کا ہاتھ پکڑا اور کہا خوش آمدید۔ نبی تہجد کے بعد اترے اسے شیخ الاسلام اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غار میں دوسرے ذات رسالت پر اپنی جان اور مال کو نثار کرنے والے۔ پھر اس نے حضرت عمر کا ہاتھ پکڑا اور کہا خوش آمدید اے عہد کی کعب کے سرور اہل حق و باطل میں فرق کرنے والے اللہ کے دین میں مضبوط اللہ کے رسول کی خاطر اپنا جان و مال قربان کرنے والے۔ پھر اس نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑا اور کہا خوش آمدید اے اللہ کے رسول کے چچا کے بیٹے۔ اے اللہ کے رسول کے دادا اے اللہ کے سرس کے علاوہ نبی ہاشم کے سردار پھر جب صحابہ کرام جدا ہو گئے تو عبد اللہ بن ابی کتبہ لگا حق نے دیکھا میں نے کیا کیا۔ جب تم بھی انہیں دیکھو تو یہاں کیا کرو میرا میں نے کیا ہے اور ان کی فحش کے ساتھ تعریف کرو۔ مسلمان جب نبی کریم ﷺ کے پاس فوت کرتے ہو اور اس ساری مخلوق کے مخلوق تباہ و توبہ آیت کریمہ ذیل ہوئی (۱)۔

امام ابن جریر اور ابن قاسم نے حضرت ابن عباس سے مذکور آیت کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ یہودی جب صحابہ کرام سے ملے تو کہتے ہم تمہارے دین پر ہیں اور جب اپنے ہم مسلکوں سے ملے تو کہتے ہم تمہارے دین پر ہیں، ہم اصحاب عمر سے استہزاء کرتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ان سے انتقام لینے کے لیے ان سے استہزاء کرتا ہے تاکہ اپنے کفر میں پھنسنے لگیں (۲)۔ امام بخاری نے اناماء والصفات میں ابن عباس سے اس آیت کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ اس آیت میں اہل کتاب کے منافقین کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان منافقین کا اور ان کے استہزاء کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ جب اپنے ہم مسلکوں سے ملے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے دین پر ہیں اور ہم محمد ﷺ کے اصحاب سے استہزاء کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز انہیں اس استہزاء کی سزا دے گا، ان کے لیے جنت سے جہنم میں ایک دروازہ کھولا جائے گا پھر انہیں کہا جائے گا کہ جنت کی طرف آؤ، جب وہ اُدھر آئیں گے تو دروازہ میں جھوٹک دینے جائیں گے اس وقت مومنین مرد و عورتوں پر مسند آرائیوں کے اور ان کی کتھن زار کا مشاہدہ کر رہے ہوں گے جب وہ کافر دروازہ (جنت) پر پہنچیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا مسلمان ان کی اس رسوائی کو دیکھ کر نہیں گمے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد اللہ یستخونہم کا یہی مطلب ہے جب ان پر دروازہ بند ہو گا تو مسلمان قہقہے لگائیں گے۔ اللہ کے ارشاد فاعلموا انہی یخافونہم (المکلفین) کا یہی مطلب ہے۔

امام ابن قسطلانی، ابن جریر اور ابن قاسم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ وہ کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ اللہ کے رسول پر ایمان لائے لیکن وہ غاص تمہاری طرف سے بھٹ ہوا ہے اور جب وہ یہود سے ملے ہیں جو انہیں عیب کرنے کا حکم دیتے تھے ہم تمہارے ساتھ ہیں لیکن تمہارے دین پر ہیں ہم مسلمان قوم سے استہزاء کرتے ہیں (۳)۔ امام ابن الاثیر نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نقل کیا کہ قرآن پڑھا ہے۔ امام ابن ابی حاتم نے ابو مالک سے خَلَقُوا کَا مَن مِّنْ مَّضُونَا (گزشتہ) نقل کیا ہے۔ امام ابن جریر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کا یہ معنی

وَلَيْكَ الَّذِينَ اسْتَكْرُوا فَالْغُلَّةَ بِالْهُدَىٰ ۖ فَمَّا رَهِبْتُمْ جَاءَهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿١٠﴾

”کیا وہ ایک ہی چیز کے لیے کھڑے ہو کر اپنی حمایت کے لیے شریعت میں نہ (کوئی) چیز (یا) حقارت اور وہ (میں) راہ دے مانتے تھے۔“

ابو جبرائیل اعلیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ تم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا ہے۔ وہ ایک عظیم الشان شخص تھا۔ اس نے اپنے رب سے کہا کہ میں نے تم سے دعا کی ہے کہ تم میری قوم کو اس کی تعلیم دے دو۔

۱۰۔ اہم : کیا؟ برے نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ دعویٰ نقل کیا ہے کہ قرآن مجید کو اختیار کیا اور جبرائیلؑ کو چھوڑا !
۱۱۔ اہم : کیا حقیقت یہ ہے کہ وہ انبیاء کے لئے بحرِ حقیر ہیں ؟

امام عبدالحق رحمہ اللہ نے ان خبر پر اور ان اہل علم نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ معنی نقل کیا ہے کہ انہوں نے براہت پر مکرر لکھا ہے کہ اے جن قسم بھلا اللہ نے ان کو رکھا ہو وہ ہدایت سے تشریف لی طرف، جمعیت سے نرا وہ ہدی کی طرف، ان کے قول کی طرف ورنہ سے دعوت کی طرف کل مجھے (۱۴)۔

مَشَهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۖ فَلَمَّا أَضَلَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ
اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمٍ لَا يَبْصُرُونَ ۚ صُمُّ يَكْمُ عَنِ قَهْمٍ لَا
يَرْجِعُونَ ۚ أَوْ كَصَيِّبٍ مِنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمٌ وَرَعْدٌ وَنُبُرٌ
يَجْعَلُونَ أَعْيُنَهُمْ فِي إِذْنِهِمْ مِنَ الضَّوْءِ ۚ فَخَذَّ اللَّهُ بِنُورِهِمْ
مُجِيبًا ۚ بِالْكَافِرِينَ ۚ كَذَّابُ الْبُرْقِ يُخْطَفُ أَبْصَارُهُمْ ۚ كَلِمَاتُ صَلَاحٍ لَهُمْ
عَسُوْفِيَّةٌ ۚ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ
وَأَبْصَارِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۚ

[illegible]

اچھے اصحاب کے چہرہ پر یہ بے نیازی دیکھی تو فرمایا: "میں نے اپنے باپ سے سنا ہے کہ وہ بتا رہا ہے کہ وہ تعالیٰ کی ذات و اسم پر کیا ہے اس کی شان بہت عظیم ہے کسی کے پاس اس کو بطور سفارش پیش نہیں کیا جاتا، وہ آدھوں کے اوپر عرش پر سے اور اس کو عرش آسمانوں پر ہے اور آسمان زمین پر اس طرح ہیں۔ آپ سچائی کے قرب کی طرف اپنی انگلیوں کا اشارہ کیے اور آسمان میں اس عرش کی چوڑی راہ بتا دی جیسے ساری دنیا سے کھارے میں گولی ہے۔

امام محمد بن سید ابوالفتح نے لفظ "میں" حضرت ابی بن مہادیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: "آسمان زمین پر قرب کی طرح ہے"۔

امام ابوالفتح حضرت ابی مہدی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہیں آسمان کی وجہ ان کے گھیرنے والی ہیں اور سمندر نیلوں کے اطراف کی طرح ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت قاسم بن یحییٰ، یحییٰ بن یزید، رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: "انہوں نے چکر دھڑکیں میں نہیں ہے لیکن وہ قرب کی شکل میں ہے جسے فوج بزرگ دیکھتے ہیں۔"

حضرت ابوالفتح، العصر میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا میری کہ ورتش آسمان سے گولی ہے یا لباس سے ہوئی۔ فرمایا: آسمان سے۔ ہاں تو نکلائی ہے ہادش میں پراسم سے نازل ہوئی ہے۔ حضرت ابو الفتح نے ابی مہدی سے روایت کیا۔ فرماتے ہیں میں نہیں جانتا کہ ورتش آسمان سے نازل ہے یا زمین سے یا وہ تعالیٰ بادل میں ہادش چڑھا رہا ہے۔ میری ہادش ہے۔

اسی بن ابی حاتم اور ابوالفتح نے حضرت کعب بن جراح رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ہادش میں کھیلے جاتی ہے، ہادش ہادش ہوتا تو پانی ایک گہرا گہرا اور کھراب کھراب آسمان سے اترتا ہے۔ ابن ابی حاتم اور ابوالفتح نے خالد بن معدان سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ہادش ایک پانی ہے جو عرش کے نیچے سے اٹھتا ہے پھر پڑے پڑے ہوا میں پڑتا ہے حتیٰ کہ پہلے آسمان میں جمع ہو جاتا ہے اور جس گہرا گہرا ہادش سے اٹھتا ہے پھر گہرا گہرا لے پڑتا ہے۔ آسمان میں داخل ہو کر ہادش کو پیتے ہیں پھر شعلہ جیسا پانی ہادش سے اٹھتا ہے۔

امام ابن ابی حاتم اور ابوالفتح نے حضرت عمر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: پانی ستر زمین آسمان سے نازل ہوتا ہے پھر اس سے ایک قطرہ بادل پر ہادش کی طرح گر جاتا ہے۔

امام ابن ابی حاتم اور ابوالفتح نے حضرت خالد بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ بادل سے ہادش آسمان کی طرف سے ہوتی ہے، ہادش کی ہادش سمندر کی طرف سے نہیں ہوتی ہے جو بادل اٹھ کر لاتے ہیں۔ ہادش کو کڑک اور نکلے اسے سمندر کرتے ہیں۔ ہادش جو سمندر میں سے ہوتا ہے اس سے پڑے پڑے گہرا گہرا ہادش سے اٹھتا ہے۔ آسمان کے پانی سے ہوتے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم اور ابوالفتح نے حضرت عمر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ ہادش آسمان سے جو قطرہ نازل فرماتا ہے اس سے گہرا گہرا ہادش ہوتا ہے۔

امام ابن ابی اہلہ نے کتاب المظہر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ جب بارش برتی ہے تو دریاؤں میں صدف اپنے منہ کھول لیتے ہیں جو کہ وہاں میں گرتا ہے وہ صوفی بن جاتا ہے۔ ابو اسنیخ نے ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ انہی صدفوں میں صوفی درختوں کے ذریعے پیدا فرماتا ہے بارش کے وقت اصداغ اپنے منہ کھول لیتے ہیں پس جو صوفی درخت تھکے سے ہوتا ہے اور کچھ صوفی چھوٹے تھکے سے ہوتا ہے۔

اور سنائی رحمہ اللہ نے الام میں اور سنن ابی اہلہ نے کتاب المظہر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اور رات میں کوئی وقت ایسا نہیں جگہ بارش نہ بری رضی اللہ تعالیٰ عنہاں چاہتا ہے اسے وہاں بھیج دیتا ہے۔

امام ابن ابی اہلہ بخاری ابن اسنیخ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب بارش لازمی ہوتی ہے تو ساتھ میں قحط بھی آتا ہے کہ اسے اترتے ہیں کہ وہ صوفیوں کو پھونکے تو تم اسے دیکھ لو۔

حضرت ابن ابی الدنیا اور ابو اسنیخ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرمایا ہے کہ بارش کی آمیزش جنت سے ہے جنت کی آمیزش زیادہ ہوتی ہے تو برکت زیادہ ہوتی ہے اگرچہ بارش کم ہوتی ہے اور جب جنت کی آمیزش کم ہوتی ہے تو برکت کم ہوتی ہے اگرچہ بارش زیادہ ہوتی ہے۔

ابو اسنیخ نے حضرت حسن بصری سے روایت کیا ہے کہ کوئی سال دوسرے سال سے بارش کے اعتبار سے زیادہ نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ جہاں چاہتا ہے اسے بھیج دیتا ہے اور بارش کے قطرہوں کے ساتھ فرشتے نازل ہوتے ہیں اور یہاں دو بارش ہوتی ہے جس کو رزق ملتا ہے اور دوسرے قطرے سے پیدا ہوتا ہے یہ سب چیزیں وہ لکھتے ہیں۔

امام ابن اسنیخ، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے قُلْ تَجْعَلُوا اللّٰہُ اَنتُمَا کٰی اِیْن مٰہٰس سے یہ تفسیر نقل کی ہے اور ابن جریر کو اللہ کا شریک بنا کر شرک نہ کرنا جو نہ فصیح ہے نہ سلیق میں اور نہ نقصان اور تم جانتے ہو کہ تمہارے لیے کوئی اور رب نہیں ہے خواہ اس کے علاوہ تمہیں رزق ملے کرے (۱)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے اَنتُمَا کٰی کلاسیقی تفسیر لازم نہیں اور ایت کیا ہے۔ حضرت ابن مسعود سے ابن جریر نے یہ مفہوم روایت کیا ہے ان مردوں کو اللہ کا ہم پند نہ بناؤ جن کی تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں ملامت کرتے ہو (2)۔

امام ابی اسنیخ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ابلیس بن الزاریق فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے انکار کا عقیدہ جو چھانوٹوں نے فرمایا لا اِلهَ اِلَّا اللّٰہُ والا مفعول جو تھا کیا اللہ کا یہ مفہوم عرب جانتے ہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں لیا تو نے لیبہ کا قول نہیں سنا

اَحَدٌ اِلٰہَ فَلَآ یَذَلُّہُ بِذِہِ الْخَمْرِ مَلٰئِکَةُ

میں اللہ کی تعریف کرتا ہوں اس کی مثل کوئی نہیں اس کے ہاتھ میں نیر ہے جو چاہے کرے۔

امام عبد بن حمزہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے انداد کا معنی شرکاً نقل کیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عوف بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے میمون کی آواز سنی اس نے کہا لا الہ الا اللہ اکبر اللہ اکبر تو آپ ﷺ نے فرمایا اے میمون کہ اس نے کہا انشاء اللہ لا الہ الا اللہ تو آپ ﷺ نے فرمایا اس نے ایسا سنا (جس کی تائید کی گئی) کہ یہ اس کا پندار تھا، پھر یہ کہ یہ ہے۔ اس نے اپنی شہداء اور بخاری کے راوی ابی اسحاق بن ابی اسحاق رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کو ایک شخص نے کہا جو اللہ چاہے اور آپ ﷺ نے چاہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کا مقابلہ دیتا ہے (یوں کیا کرو) جو اللہ وعدہ چاہے اور میں

۱۰۱۰ میں سعد نے حضرت خلیل بن صلی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ ایک یہودی عالم نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی اے محمد ﷺ تم بہت اچھی قوم ہوئے اگر تم شرک نہ کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہم کیسے شرک کرتے ہیں۔ اس یہودی نے کہا تم میں سے کوئی جبر ہے لا نکلیتہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو تم اچھے تو رب لکھ دے تم اچھے۔ پھر یہودی نے کہا اے محمد ﷺ تم بہت اچھی قوم ہوئے اگر تم اللہ کے شریک نہ بنو؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ کیسے؟ اس نے کہا تم میں سے کوئی کج ہے غفشاء اللہ ونبئت۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے ایسا کہے تو میں کہے۔ غفشاء اللہ ثم بیئت۔ (۲)

۱۰۱۱ میں امام احمد بن محمد رحمہ اللہ نے حضرت فضیل بن حجر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے خواب دیکھا کہ وہ یہودیوں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے یہودیوں کو کچھ اچھی قوم ہوتے اگر تم یہ نہ کہتے کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں مذہب میں نے کہا تم اچھی قوم ہوئے اگر تم غفشاء اللہ ونبئت۔ پھر فرماتے ہیں بخاری کا گروہ اگر انہیں کہا کہ تم اچھی قوم ہوئے اگر تم اللہ کے دائرہ اللہ نہ کہتے۔ بخاری نے کہا تم اچھی قوم ہوئے اگر تم یہ نہ کہتے جو اللہ نے چاہا اور محمد ﷺ نے چاہا۔ جب نبی ﷺ کوئی تو اس نے اپنا خواب نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لا تروا یہ کہ فضیل نے خواب دیکھا ہے اور تم ایسا کہتے ہو جیسا کہ تمہارے سامنے کہنے سے مانع ہے۔ تم یہ نہ کہو کہ جس طرح کیا کرو۔

غفشاء اللہ وخذوا بشریک لہ۔ (۳)

۱۰۱۲ میں ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ وراوی ابی اسحاق بن ابی اسحاق رحمہ اللہ سے حضرت حذیفہ بن یمان رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ غفشاء اللہ ونبئت لعل انہا کہو بلکہ یہ کہو کہ غفشاء اللہ ثم نبئت خلان۔ (۴)

۱۰۱۳ میں ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے انداد کا معنی عدلاء (سہاوی) کی روایت کیا ہے یعنی اللہ کے مد مقابل نہ بنانا حالانکہ تم جانتے ہو کہ اللہ کے دشمن ہیں بخاری فرمایا ہے اور آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا ہے۔ کعب بن عید بن عبد بن جبر نے بخاری سے مذکور روایت کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ اللہ کے مد مقابل نہ بنانا حالانکہ تم جانتے ہو کہ وہ ایک خدا ہے تو تم اور انجیل میں

نام امر۔ مالک بخاری اور بیہقی نے لفظ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جی آدم کی آگ جہنم کی آگ 11706 ج۔ ہے صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ یہ آگ بھی کئی قسمی۔ فرمایا دوزخ کی آگ 69 ج۔ زیادہ کہ ہے اور ان کا یہ جزو اس آگ کی شکل ہے (1)۔

ام۔ کہ رحمہ اللہ نے سوا میں اور بیہقی نے ابعث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کیا تم دوزخ کی آگ کو اپنی اس آگ کی طرح سرخ سمجھتے ہو جو ہم کو جلاتے ہو۔ دوزخ کی آگ تو تاروں سے بھی زیادہ کئی سے 2 کہ۔ ترجمانی نے جو حدیث کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے اور ترجمہ کی ہے اسے حسن بھی کہا ہے فرمایا تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ 11706 ج۔ ہے اور جہنم کی آگ کا یہ جزو اس آگ کی شکل ہے (3)۔

نامہ ام۔ جو درحکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح بھی کہتا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ 11706 ج۔ ہے اور یہ آگ پانی کے ساتھ دوسرے بھولائی دینی ہوئی تو تم اس سے جو کوئی نفع نہ اٹھ سکتے اور تمہاری یہ آگ نہ ہے وہ لکھی ہے کہ اسے اس آگ میں دوبارہ نہ لٹو یا مانے (4)۔

نام بخاری نے ابعث میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ تمہاری یہ آگ دوزخ کی آگ 11706 ج۔ ہے۔ اگر اس کو سند میں دوسرے فوائد یا جو تاہم اس سے نفع نہ اٹھ سکتے۔

نام بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ 1176 ج۔ ہے اس آگ کو سند میں دوسرے فوائد یا جو تاہم اس سے نفع نہ اٹھ سکتے۔ (5)۔
نام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ سے بنا لکھی ہے (6)۔
نام ابن اسحاق فرماتے ہیں یہ ان کا فرما کے یہ تار کی گئی جو تمہاری شمشیر لکھی، اسلحتہ کے لئے ہیں (7)۔

وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا قَالُوا هَذَا الَّذِي
رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيهَا أَنْهَارٌ مِطْمَئِنَّةٌ وَ
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿ۛ﴾

”اور بخبر دے ان کے جو ایمان لائے اور اچھے عمل (کے) کیا ان کے لئے جنات ہیں جن سے انہی میں ان کے

2۔ یعنی

1۔ نوطہ امیر مالک، مسند امام، صفحہ 333، علم و ہدایت، تعلیم اسلامیہ،

4۔ نسخہ ابن ماجہ، جلد 9، صفحہ 580، المطبعہ دار الکتب العربیہ،

3۔ ج۔ ابن تریخی، مکتبہ الامری، اسعدیہ، جلد 9، صفحہ 42

5۔ شعب الاہمال، جلد 1، صفحہ 70، المطبعہ دار الکتب العربیہ، بیروت

7۔ تفسیر طبری، زیر آیت، جلد 2، صفحہ 194

6۔ حلفہ ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 55، المطبعہ مکتبہ فرمان، مدینہ منورہ

[illegible]

معاہدہ ۱۹۲۱ء کی بنیاد پر برصغیر میں مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ ان کی تعداد ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کے مطابق ۱۱۰ ملین تھی۔ ۱۹۴۷ء کی تقسیم کے بعد مسلمانوں کی تعداد ۱۵۰ ملین ہو گئی۔ ۱۹۴۷ء کی تقسیم کے بعد مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ ان کی تعداد ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کے مطابق ۱۱۰ ملین تھی۔ ۱۹۴۷ء کی تقسیم کے بعد مسلمانوں کی تعداد ۱۵۰ ملین ہو گئی۔

[illegible]

یہ کہانی اپنی شیرازہ لکھائی، لکھرائی اور سنائی، مگر یہ نے حضرت ابن عربیؒ سے روایت بابائے اہل بیت
وہوں کے مابین ائمہ سے جنت کی کیفیت پر بھی لکھی کہ قرآن مجید میں ہے: ﴿لَا يَدْخُلُهَا أَسْفَلُ خَلْقٍ﴾
نہیں۔ ﴿فَإِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّعُلَّكُمْ تَتَذَكَّرُونَ﴾ جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا معنی ہے کہ اس کا معنی ہے کہ اس کا
نہیں۔ ﴿فَإِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّعُلَّكُمْ تَتَذَكَّرُونَ﴾ جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا معنی ہے کہ اس کا معنی ہے کہ اس کا
نہیں۔ ﴿فَإِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّعُلَّكُمْ تَتَذَكَّرُونَ﴾ جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا معنی ہے کہ اس کا معنی ہے کہ اس کا

حضرت امیر اور بعضی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کے ساتھ نہ ہو تو اس کا نکاح باطل ہے۔ اس کی تائید میں حدیثیں ہیں۔

انما ابن ابی القحطانی نے حضرت ابو ہریرہ کے واسطے سے یہی کہہ کر بیان فرمایا ہے کہ روایت کی ہے کہ جنت کی زمین سفید ہے اور اس کا گھن کا نور کی چٹائی ہے اس کے ارد گرد رویت کے ٹیلوں کی طرح کستری کے کیڑے ہیں۔ اس میں جاری نہریں ہیں، اہل جنت پہلے اور آخری اس میں جمع ہوں گے، اور ایک دوسرے کو بچھ نہیں گئے، اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کی ہوا بھیجے گا جو ستوری کی خوشبو نکلے، پھر ان کے پاس مرد جب بی بی بیوی کے پاس آئے گا تو اس کا حسن اور خرمیوز باوہ ہو چکی ہوگی۔ بیوی کہے گی تو جب میرے پاس ہے کہ تو خوشی میں تھو پر متوجہ نہ کی لیکن اب تو مزید تیرا حسن و جمال مجھ تک رہا ہے۔

۱۰۸۔ ابو یوسف نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جنت کی زمین چاندی کی ہے۔

۱۰۹۔ ابو یوسف نے حضرت ابو سعید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جنت کی زمین چاندی کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جنت کے ارد گرد دیوار بنائی ہے جس کی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی ہے پھر اس میں نہریں نکالی ہیں اور اس میں (کچلہ و کچلہ) دیوار جنت لگائے ہیں جس سے جنت کے حصن اور قلعہ کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں تو یاد آتا ہے کہ خدا کی رحمت سے زیادہ کیا کمزور ہے (۱)۔

۱۱۰۔ ابن ابی شیبہ، احمد اور مسلم نے حضرت ابو سعید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا مسامحہ نے جنت کی مٹی کے متعلق یہ پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی مٹی خضہ خالص مسدوی ہے۔ (۲) ابن ابی اندیاس نے اس کا جواب دیا ہے، ابو یوسف نے اظہار میں حدیث ابو یوسف رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے جنت کی زمین کے متعلق ابن عباس سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا چاندی کا سفید مرمیہ کیا شوق ہے۔ پھر پوچھا اس کا نور کیسا ہے؟ فرمایا سورج کے طعنے سے بڑے کھٹ جو کیفیت ہوتی ہے اس قسم کی روشنی جنت میں ہے۔ لیکن اس میں نہ زیادہ گرمی ہے اور نہ زیادہ خشک ہے، پھر پوچھا اس کی نہریں کس ہیں؟ کیا وہ نالوں میں بہتی ہیں یا نہریں؟ فرمایا نہریں۔ اور پوچھا اس میں نہریں ہیں یا نہریں؟ پوچھا اس کا لباس کیا ہے؟ فرمایا جنت میں ایک درخت ہے اس پر پودہ جیسا بھی لگتا ہے، جب اللہ تعالیٰ اس سے لباس کا مادہ کرے گا تو اس درخت کی پھنسیاں اس کی طرف جھک آئیں گی پھر اس کے لیے سبز ہونے کے پتوں کے شکل میں گے جو رنگ برنگ ہوں گے پھر وہ مل جائے گا اور اپنی مکمل لطیفیت پر نہایت جائے گا (۳)۔

۱۱۱۔ امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جنت میں اپنے دستِ قدرت سے یہ فرمایا ہے اس میں آسمان کے چلنے لگنے اور اس میں نہریں نکالی ہیں، پھر جنت کی طرف دیکھا اور فرمایا اول تو جنت نے کہا قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ (المؤمنون ۱) پھر فرمایا میری عزت و جلال کی قسم میرے اندر نیکل میرا قرب نہیں پائے گا۔ پھر ارشاد فرمایا ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جنت میں حدیث کو غیب سے فرمایا۔

۱۱۲۔ امام بخاری، مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک کوزے کی مقدار جگہ دیا دلیسا سے بہتر ہے (1)۔ امام احمد، بخاری اور مسلم نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی کی مائیں کی مقدار جنت میں جگہ اس جگہ سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے یا غروب ہوتا ہے (2)۔ امام ابن شہیر اور بنیاد بن السری نے فرمایا جگہ میں اور اس کا جانے حضرت ابو سعید سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک باشت دینا اور فیسات بہتر ہے (3)۔

امام ترمذی اور ابن ابی الدنیا نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں جو جنتیں ہیں ان میں سے اگر تکی مقدار کا ہر دو جائے جو ایک ناخن اٹھاتا ہے تو آسمانوں اور زمین کے کناروں کے درمیان جو کچھ ہے اس کا آدھا حصہ کر دے، اگر کوئی جنتی مرد بھاگے اور اس کا نقش کا ہر دو جگہ سے تو سورج کی روشنی اس طرح ختم ہو جائے جیسے سورج ستاروں کی روشنی ختم ہو جاتا ہے (4)۔

امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عمارہ جگہ بدر میں شہید ہو گئے تو ان کی والدہ و ضرعوں کی یاد میں رسول اللہ ﷺ نے مجھے عمارہ کے مقدم سے متعلق بتایا جائے اگر وہ جنت میں ہے تو میں مہر کر دوں اور اگر اس کے علاوہ کسی جگہ پر ہے تو مجھ پر دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں فرمایا وہ ایک جنت میں نہیں کئی جنتوں میں ہے اور آخر اس اعلیٰ میں ہے (5)۔

امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور احمد نے اس کو حسن کیا ہے اور حاکم نے روایت کیا ہے اور انہوں نے اسے صحیح کہا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جوڑتا ہے دو رات کے آخری حصہ میں سفر کرے، جس نے رات کے آخری حصہ میں سفر کیا، منزل پر پہنچ کر کیا خیر دار اللہ تعالیٰ کا سامان بہت بڑھا ہے (6)۔

اس کا کہنے ابی بن کعب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جوڑتا ہے دو رات کے آخری حصہ میں سفر کرے اور جس نے رات کے آخری حصہ میں سفر کیا، منزل پر پہنچ کر کیا خیر دار اللہ تعالیٰ کا سامان بہت بڑھا ہے خیر دار اللہ کا سامان جنت ہے۔ مخرج قرآن دلفی آگئی اور اس کے پیچھے ایک اور جگہ اور موت ابی ہولنا کیوں کے ساتھ راضی ہے (7)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد ﷺ پر کتاب نازل فرمائی ہے کہ ابی جنت کا دن بدن حسن و جمال زیادہ ہوتا جائے گا جیسا کہ دنیا میں قیامت اور یہ حال پڑھتا جاتا ہے (8)۔ اللہ تعالیٰ کا وہ شاد ہے کہ اس جنت کے نیچے نہیں ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابو داؤد سے روایت کیا ہے کہ شیخہا میں حاکم میر کا مرجع ہستیوں کی رہائش کا ہیں ہیں ان

1۔ جامع ترمذی ص 68، ح 113، رقم الحديث 1648، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔

2۔ صحیح بخاری، ج 3، صفحہ 1187، رقم الحديث 3080، مطبوعہ دار ابن کثیر دمشق۔ 3۔ صحیح ابن ابی شیبہ، کتاب الجنۃ، ج 2، صفحہ 38۔

4۔ جامع ترمذی ص 68، ح 113، رقم الحديث 1648، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔ 5۔ صحیح بخاری، ج 3، صفحہ 567۔

6۔ جامع ترمذی ص 68، ح 113، رقم الحديث 1648، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔ 7۔ جامع ترمذی ص 68، ح 113، رقم الحديث 1648، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔

8۔ صحیح ابن شیبہ، کتاب الجنۃ، ج 2، صفحہ 35۔ 7۔ مستدرک حاکم، کتاب الجنۃ، ج 3، صفحہ 343، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔

کے نیچے ہم یہ لکھتی ہیں۔ امام ابن ابی ہریرہؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھتا تھا اور فرماتا تھا: "میں نے اپنے رب سے کچھ سنا ہے جو تم سے سنا نہیں سکتے۔" (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۰۰)

امام ابن ابی عمیر نے صلفہ اچھے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جنت میں ایک نھر ہے شہدہ جو نہ لگاوا تا ہے اس نے اوپر یا توح کے تھے ہیں اور اس کے نیچے اسنے ولی اور نبی ہوں گی۔ اہل جنت کہیں گے ہم امید نہا جھیں وہاں چھینیں کہ قرآن اور توح سے مصافحہ کریں گے۔ جب کسی مرد کو کوئی عورت پسند کرے کی تو وہ اس کی کھائی نہ کڑے گا۔ وہ اس کے پیچھے نظر پڑے گی وہ اس کی جگہ دیک اور پیدا ہوا جائے گی۔

امام احمد، محمد بن حنفیہ نے اپنی سند میں نسائی، ابو یوسف، یحییٰ بن یحییٰ نے الدلائل میں، الفقیہ امام المقدسی نے معادہ الہدیہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیچہ خوب پسند تھا۔ ایک عورت آئی اور کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب میں دیکھا کہ میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور جنت میں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دھماکہ خیز آواز سن رہا ہوں جنت سے آتی تھی پھر میں نے فلاں فلاں شخص کو دیکھا حتیٰ کہ اس نے ہوا آدی شمار کئے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے ایک جنگی کیم پر روند کر چکے تھے، ان کو ایسا عجیب و غریب لٹکی لباس تھے اور ان کی رنگوں سے خون بہہ رہا تھا، پھر قسم ہوا انہیں کیا دیکھ کر انہیں ہر طرف لے جاؤ، اور اس میں ہنساؤ بھی جب وہ ٹھٹھکی کر کے نکلے تو ان کے چہرے چوڑھویں کے چاند کی طرح روشن تھے۔ پھر انہیں سونے کی کرسیوں کے پاس لایا گیا اور ان کے اوپر بیٹھ گئے پھر سونے کا ایک قمار لایا گیا جس میں ہزار روپے تھے۔ انہیں سونے کی کرسیوں کے پاس لایا گیا اور ان کے اوپر بیٹھ گئے پھر سونے کا ایک قمار لایا گیا جس میں ہزار روپے تھے۔ انہیں سونے کی کرسیوں کے پاس لایا گیا اور ان کے اوپر بیٹھ گئے اور جوئی میں آتا، کھاتے، خوش تھے۔ یہ وہ آیت اور عرض ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ صورت عیاں ہوئی تھی کہ اس نے بارہ افراد کے نام لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کو میرے پاس بلاؤ اور عورت آئی تو فرمایا میں ان شخص کے سامنے اپنا خواب بیان کرے اس آیت نے جاہل العصر میں طبع ہوا ہے، اس عورت نے کہا میں فلاں فلاں شہید ہو چکی ہوں (31)۔

اس مہمقلیٰ نے اجنت میں دعوت (وہ ہر وہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: جنت میں ایک نہر ہے جس کی لمبائی جنت کی طرف ہے اس کے کناروں پر کنواری عورتیں سنے سانسے کھڑی خواہصورت اور اس گاری میں جن کو وہ سبیں گے حتیٰ کہ وہ یہ نہاں کریں گے کہ جنت میں اس کی مثل لذت کہیں نہیں ہے۔ ہم نے یہ جھگڑا اور ہرگز وہ گناہ کیا ہوگا فرمایا

ان شاء اللہ اللہ کی تسبیح و تمجید، تقدیس اور اللہ تعالیٰ کی تعریف ہوگی

اہم امر ابن عباسؓ نے ان کے بعد میں در قطنیؓ نے اندلس میں حضرت الحسن بن علی بن محمد بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جنت میں ایک نہر ہے جو خوارقِ عود میں نکلتی ہے۔

امام ابن عباسؓ نے اپنی مجلس میں حضرت انسؓ سے فرمایا روایت کیا ہے کہ جنت میں ایک نہر ہے جسے ان کہنا جاتے ہیں اس کے اوپر ایک شجر ہے جو بہاؤ کا ہوا ہے اس کے سونے سے چادر، عود، بڑا دروازے ہیں دو عامل قرآن کے لیے ہیں۔

امام ابن المبارکؒ ابن ابی شیبہؒ جہنم میں جو برائیوں کی دھمکاؤں اور شیخ اور سنکی نے ابھٹ میں مسروقؓ سے روایت کیا ہے کہ جنت کی نہریں پانی کھائیں گے، کھلیں گی اور جنت کی گھوڑا سے لے کر شاخوں تک پھولوں سے لہری ہوئی ہوں گی، ان کا پھل نیلوں کی شکل ہے، جب ان کا پھل ٹوڑا جائے گا تو اس کی جگہ دوسرا پھل اتر جائے گا اور اچھے بارہ ہاتھ لے لیں (۱)۔

امام ابن عربیہؒ ابن قیمؒ ابن قیمؒ ابن قیمؒ نے صفحہ اول میں حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شاخ پر خیر کرتے ہوئے کہ جنت کی نہریں کھائیں گے زمین کے اندر جتنی ہیں جسے خدا انہیں دے گا زمین پر جتنی ہیں ان کے کھارے سوچیں گے عیسےؑ، اور اس کی شان لاؤ کہ بتوری ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ فرمایا جہنم کے فرمایا جنت کی نہریں جنت میں سے نکلتی ہیں پھر مختلف نہروں کی شکل اختیار کر لیں گی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب انہیں اس سے ملے گا۔ (اکا یہ)

امام ابن جریرؒ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ در کی دوسری صحابہ سے نقل کیا ہے فرمایا میں نے جنت کی نہر دیکھی ہے کہ جب انہیں جنت میں پہلے دیا جائے گا تو وہ اس کو دیکھ کر کہیں گے یہ تو ہمیں اس سے پہلے دیا گیا ہے ان کو جہنم میں پہلے دیا گیا اور دیکھنے میں دیا ہے جنت کے مشابہ ہو گا لیکن ان کے مشابہ نہیں ہو گا (۲)۔

امام عبد بن حمیدؒ نے حضرت علی بن ابی حمزہؒ سے اس آیت کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ وہ کہیں گے کہ جنت میں آنے سے پہلے دیا گیا ہے جہنم میں سے یہ کہیں ایسا نہیں دیا گیا تھا۔

امام عبد بن حمیدؒ ابن جریرؒ ابن ابی حاتمؒ نے کتاب الاحمد اور ابن ابی حاتمؒ سے اس کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ وہ کہیں گے کہ میں دیکھتا ہوں یہ پھل دیا گیا تھا، جہنم کا پھل نکلا میں دیکھنے کے مشابہ ہو گا لیکن جنت کے پھل کا دیکھنا ایسا نہیں ہو گا (۳)۔

امام عبد بن حمیدؒ نے ابن جریرؒ ابن ابی حاتمؒ ابن ابی حاتمؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں دیکھا میں جنت کی چیزوں میں سے کچھ کئی ان میں سے سوائے اس کے (یعنی دیکھا در جنت کی چیزیں حقیقت میں مختلف ہیں) اس کے اعتبار سے ایک لیکن میں (۴) امام ابن ابی حاتمؒ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

[illegible]

وہاں تکلی نے الجیش میں حضرت ابو عبد اللہ بن علیؑ کی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ جنتی مہر کا چہرہ ہزار کنواری اور ہند ہزار شہید اور ایک سو عورتوں سے نکاح کیا جائے گا وہ ہر سات دنوں میں چار دنوں کی اور ایک سو عورتوں سے یہ نیکو کامیابی کی جسکی مثل مخلوق نے نہیں کی ہوگی۔ ہم بیعت رہے والیاں ہیں ہم کبھی ملک نہ ہوں گی، ہم نرم و زانہ ہیں، ہم کبھی خستہ حجاب نہ ہوں گی، ہم بیعت خوش رہنے والیاں ہیں، ہم کبھی بیمار نہ ہوں گی، ہم اپنے مقام پر مضبوط رہنے والیاں ہیں کبھی غم نہ کریں گی سہارک ہوا سے جو سارے نیچے ہیں اور وہ جس کے لیے ہیں۔

امام احمد اور بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے راستہ میں شہید کے وقت چنانچہ شام کے وقت کوئی نیا دنیا دہ لایا جائے اور ہفتہ میں تم میں سے کسی کے لیے مکان کی مقدار ہو اور نیا دنیا دہ لایا جائے اور اگر نیک جنت کی عورتوں میں کوئی عورت زمین پر ہمارے گھر میں تو زمین و آسمان کا دو میدان روشن ہو جائے اور زمین و آسمان کے دو میدان خوشبو محراب سے اور اس کے سر کا دوپٹہ دنیا دہ لایا جائے ہفتہ میں (2)۔ لیکن ابی الدیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس عورت کو اللہ تعالیٰ نے دنیا دہ لایا جسے ہر جا میں۔ امام احمد نے الزہری میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ کہ اگر نیک جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین پر چڑھ کے تو ساری زمین کشتوری کی خوشبو سے بھر جائے۔ لیکن ابی سیبہ اور بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اگر نیک جنت کی کوئی عورت اپنی بھیلی ظاہر کر دے تو زمین و آسمان کا دو میدان روشن ہو جائے۔ (3)۔

امام ابن الجوزیہ رحمہ اللہ اور جلال الدین السیوطی نے الزہد میں انسائی، محمد بن یزید نے اپنی مسند میں ابن کثیرؒ اور ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے کہ وہ ایک شخص سے ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا اے ابو القاسم تمہارا خیال ہے کہ اس جنت کھاتے پیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ جنتیوں میں سے ایک شخص کو کھانے، پینے، نہان کرنے اور شہوت میں تم جیسے ساروں کی طاقت عطا کی جائے گی فرمایا ہر شخص کو کھانا، پینا، نہان ہوتی ہے لہذا جنت پاک ہے اس میں کسی قسم کی غلاظت اور گندہ نہ ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کی حاجت پسندی عقل میں کشوری کی بندگی کی طرح برہمن ہے کہ وہ اپنی ہڈی بھگ جائے گا تو اس کا پیٹ خور

1. احمد امام محمد، جلد 2، صفحہ 533، مطبوعہ رعبہ، بیروت
2. کتب بخاری، کتاب النکاح، جلد 1، صفحہ 240، مطبوعہ دار الفکر، بیروت

3. مستغنی عن الشیخ: ابی سعید، مجلد 7، صفحہ 32۔ مضمون نمبر 9، رمانیتہ نمبر 4

امام عید بن ابی حمزہ، الناصبیانی نے تخریب میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے جنت میں اسی اور موت نہیں ہے جنتی مورتوں سے ستواڑ صحبت کرتے رہیں گے (1)۔

امام عید بن الرزاق اور عید بن حید نے حضرت طاہر بن زیدؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل جنت عورتوں سے صحبت کریں گے جنہیں وہ اپنے جسم نہ دیں گی۔ جنت میں نئی اور موت نہیں۔ (2)۔

امام عید بن الرزاق اور عید بن حید نے حضرت عطاء بن ابی راسیؓ سے اس کی شکل روایت کیا ہے (3)۔

امام کعب بن عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ اور عید بن حید نے حضرت ابراہیم الحنفیؓ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جنت میں خراش کے مطابق جماع ہوگا لیکن بچہ نہ ہوگا، فرمایا جنتی ستون ہوگا جس کو فکر کرنے کا تو انکی شہوت پیدا ہو جائے گی پھر وہ اپنے کاموں کے لیے دوسری شہوت پیدا ہو جائے گی (4)۔ انھوں نے تصدیق سے منہ اگے میں ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ جو چھائیہ کیا جنت میں ہم دلی کریں گے فرمایا ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے تہہ قدرت میں ہماری جان ہے ستواڑ ہو، رہا ہو جماع ہوگا جب مرد ایک مرتبہ جماع سے فارغ ہوگا تو صورت پھر پاک اور بار بار ہو جائے گی۔

امام برادر اور طبرانی نے العفری میں اور ابوہریرہؓ نے العفری میں حضرت ابو سعید خدریؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اہل جنت اپنی عورتوں سے جماع کریں گے پھر وہ وہاں کے پس آئیں گے تو وہ پاک رہیں گی (5) اور عید بن حید، احمد بن حنبل نے زوائد، ابویس اور ابن المنذر نے عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مومن جب اپنی بیوی کا اور عورت کا تو وہ اس کو پاک کر دے گا۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سعید بن جبیرؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل جنت میں سے ایک شخص کا قد نوے گز ہو گا اور اس کا قد تیس گز ہو گا اور اس کے ہاتھ کی جگہ ایک بریب ہوگی اور مرد کی شہوت عورت کے جسم سے ستر سال چاروں رہے گی اور دولت کموں کے ہوگی (6)۔ احمد بن حنبل، ابن ابی شیبہ اور ابوہریرہؓ نے زوائد میں عطاء بن حنبل سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت دنیا میں اپنے خاوند کو ان سے نہیں پہنچائی لیکن جنت کی عورت اس کی بیوی سے کبھی ہے اللہ تعالیٰ تجھے نہ ترے تیرے ساتھ اس کا خاوندی رشتہ ہے وہ تجھے چھوڑ کر مقرب ہمارے پاس آجائے گا (7)۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وہاں میں ہمیشہ رہیں گے۔

امام ابن حنفی، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباسؓ سے اس آیت کے تفسیر روایت کیا ہے کہ وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ فرمادے رہا ہے کہ فرج کو ثواب اور شکر کا ثواب ہمیشہ ہوگا ان میں نقصان نہ ہوگا۔ امام احمد اور ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیرؓ سے اس آیت کا منہ یہ بیان فرمایا ہے کہ اور جنت میں ہمیں گے نہیں۔ الحسنی نے اپنے مسائل میں حضرت ابن

1۔ مختلف ابیہ 12، جلد 1، صفحہ 420

2۔ جلد 1، صفحہ 420

3۔ عظیم طبرانی، صفحہ 245

4۔ ترمذی، جلد 1، صفحہ 502

5۔ ترمذی، جلد 1، صفحہ 502

1۔ مختلف ابیہ 12، جلد 1، صفحہ 421

2۔ مختلف ابیہ 12، جلد 1، صفحہ 38

3۔ مختلف ابیہ 12، جلد 1، صفحہ 31

4۔ مختلف ابیہ 12، جلد 1، صفحہ 31

امام ابن ابی حاتم نے حضرت حسن، اور اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب یہ آیات نازل ہوئیں یا نزلھا اثنائیں
 حُرِّبَ مُشْقًّی (بخاری: 73) تو مشرکین نے کہا یہ مشکل کیا ہیں۔ دو یہ اور اس قسم کی دوسری مثالیں کیوں بیان فرماتا ہے۔ اللہ
 تعالیٰ نے فرمایا: **وَإِنَّا لِلّٰہِ لَکَاشِفُوْنَ** پھر حضور خیر، بلکہ مثال مراد لی ہے۔

امام ابن جریر نے قاری سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں پھر اللہ کی مخلوق سے کفر و تردید ہے۔ امام ابن ابی حاتم و ابوالفتح
 نے غلطی میں اور شیخی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
 کے بارے میں جو کہیں نہ اور اگر وہ کسی سے ہے یہ وہ وہاں تو پھر رنج و غمی اور رائی سے ہوگا (11)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے **مَا خَالَفَ بَيْنَ اَهْلُوْهُ فَيَقْلُوْنَ اَنْتَ الْهَیْجُ** طبع کی یہ تعبیر
 نقل فرمائی ہے کہ یہ مشرق حق ہے اور یہ اٹھ کا کام ہے اور اس کی طرف سے آیا ہے (2)۔ عہد بن حید اور اسے جریر نے قاری سے
 اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام عہد بن حید اور ابن جریر نے حضرت مجاہد سے اس آیت سے متعلق یہ نقل کیا ہے کہ مومنین اس مثال پر ایمان لاتے ہیں
 اور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ تعالیٰ انہیں ایسی مثالوں کے ارے لیے ہدایت دیتا ہے اور قاری اس
 کو جانتے ہیں پھر تحریر کرتے ہیں (3)۔ ابن جریر نے ابن مسعود اور دوسرے صحابہ سے روایت کیا ہے کہ **لَیْسَ بِہِ کَیْفٌ اَوْ کَا**
 مطلب یہ ہے کہ وہ مومنین کو اس کے ساتھ گمراہ کرتا ہے اور مومنین کو اس کے ساتھ ہدایت دیتا ہے۔ اور مومنین سے مراد
 مومنین ہیں۔ **اَلَّذِیْنَ یَنْفَعُوْنَ نَفْسًا مِّنْ مَّحَلِّ لِّہِمْ اَوْ یَاکُوْہُ بِمَلِیٍّ** اس کا اقرار کرتے ہیں پھر کفر کر کے اس عہد کو قوت دیتے ہیں (4)۔
 امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ مذکورہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ کافر اس کو
 جانتے ہیں پھر اس کا انکار کرتے ہیں۔

امام عہد بن حید نے حضرت قاری و رضی اللہ عنہ سے اس کا یہ مفہوم روایت کیا ہے کہ انہوں نے نفی کا ارتکاب کیا۔ پس اللہ
 تعالیٰ نے ان کے نفس کی وجہ سے انہیں گمراہ کر دیا ہے۔

امام بخاری، ابن جریر، ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے کہ **اَلَّذِیْنَ یَنْفَعُوْنَ نَفْسًا مِّنْ مَّحَلِّ لِّہِمْ**
 اٹھ سے مراد یہ ہیں۔ فرمایا عہد کے قاری نے سے اللہ تعالیٰ نے عہد کو قوت دینے والا ان کو مومنین کہا ہے (5)۔

امام عہد بن حید، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابوالفتح نے حضرت قاری و رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی یہ تعبیر نقل کی ہے کہ عہد کو
 قوت دینے سے چھو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عہد کو قوت دینے کو پسند فرمایا ہے اور اس پر وہ پسندائی ہے اور قرآن کی آیات میں بغور
 نصیحت، موعظت اور محبت عہد کو ذکر فرمایا ہے اور مومنین جاننے کہ ایسی وعید کسی دوسرے مقام پر فرمائی ہو جو اس نے عہد کو
 قوت دینے پر فرمائی، اگر اللہ کا عہد اور دوسرے سے چاہیے کہ اسے ضرور پورا کرے (6)۔

امام احمد، طبرانی، ابن حبان، طبرانی نے ۱۱۱ واسط میں روایت کی ہے ۱۱۱۔ صاحب الذریعہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ اور انصار فرمایا کہ خبردار اس کا ایمان نہیں جس کے لیے مانت نہیں، اس کا دین نہیں جس کے لیے جہاد کی پاسداری نہیں (۱)۔ طبرانی نے الکلیہ میں عبد بن العاصم اور ابو امامہ سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔ طبرانی نے ۱۱۱ واسط میں ابن عمر سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اس روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عبد بن العاصم (کی عاصم) ہے (۲)۔

امام نووی بن حنیف اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یَعْلَمُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُؤْصَلَ سے مراد عمر و قریبہ (۳)۔

ابن ابی حاتم نے مدلی سے وَیَعْلَمُونَ یَعْلَمُونَ کی تفسیر یہ نقل کی ہے کہ وہ اس میں مصیبت اور عذاب کے عمل کرتے ہیں۔ ابن المنذر نے مقاتل سے اَوْ یَعْلَمُونَ یَعْلَمُونَ کے متعلق روایت کیا ہے کہ اس سے مراد روزی ہیں۔

امام ابن جریر و ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مردہ ہم جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کے علاوہ کی طرف کی ہے مثلاً حاضر، صرف اور حاضر، غائب تو اس سے مراد کفر ہوتا ہے اور جس اسم کو اہل اسلام کے لیے استعمال فرمایا ہے اس سے مراد گناہ ہوتا ہے (۴)۔

كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِهِ كُنْتُمْ آمَوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ

ثُمَّ إِلَيْهِ تَرْجَعُونَ ۝

”کیونکر تم انکار کرتے ہو اللہ کا حالانکہ تم مردہ تھے اس نے تمہیں زندہ کیا پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا پھر تمہیں بھرنے کی طرف ترجعائے گا“۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابنی دوسرے صحابہ سے روایت کیا ہے کہ مذکورہ آیت کا معنی یہ ہے کہ تم کچھ بھی نہ تھے اس نے تمہیں پیدا فرمایا پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں قیامت کے روز زندہ کرے گا (۵)۔

امام ابن جریر، ابن المنذر، اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اپنے آباء کی صلیبوں میں تھے اور کچھ بھی نہ تھے حتیٰ کہ وہ ان کے جسمیں پیدا فرمایا پھر وہ حق کی موت، مرے گا تمہیں حق کی زندگی کے ساتھ زندہ کرے گا جب وہ تمہیں اٹھائے گا (۶)۔ عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ سے اس آیت کی یہ تفسیر

2۔ جبرائیل کی زبان جاری، جلد 1 صفحہ 319 مطبوعہ مدینہ دار النور

1۔ شعب الایمان، جلد 4 صفحہ 78

4۔ تفسیر طبری، جلد 1 صفحہ 213

3۔ تفسیر طبری، جلد 1 صفحہ 212

6۔ ایضاً

5۔ ایضاً، جلد 1 صفحہ 64

نفس کی ہے وہ اپنے آپ کی جگہوں میں مراد تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ کیا، پھر انہیں باہر نکالا پھر وہ انہیں ایسی موت دے گا جو جتنی ہے پھر انہیں قیامت کے روز زندہ کرے گا (۱) اور (موتوں اور زندہ گیوں کا ذکر اس آیت میں ہے (۱)۔ کئی اور ایسی تفسیریں نے ابوصالح سے نقل کیا ہے کہ وہ قبر میں نہیں زندہ کرے گا پھر وہ جس میں موت دے گا (۲)۔

امام ابن جریر نے حضرت مجاہد سے اس آیت کے متعلق روایت فرمائی ہے کہ تم کو کچھ نہ تھے فانی کر اس نے تمہیں پیدا فرمایا پھر وہ تمہیں حق کی موت دے گا پھر وہ تمہیں زندہ کرے گا اللہ تعالیٰ کا ارشاد تہنأ آفکنا المتفقین و آفکنا المتکفین (المؤمن: ۶۱) اس آیت کی مثل ہے (۳)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابو العالیہ سے یہ مفہوم روایت کیا ہے کہ وہ کچھ نہ تھے اس نے انہیں موت دی پھر زندہ کیا پھر زندگی کے بعد قیامت کے روز اس کی بارگاہ میں وادوں میں گئے (۴)۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ فَا فِي الْأَمْرِ جَبِيحٌ ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ
فَنَسَوْنَهُنَّ سُبُحًا مَّسُورَاتٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۶۱﴾

”اسی تو ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لیے سب کا سب پھر توجہ فرمائی اوپر کی طرف تو ٹھیک ٹھیک بنا دیا انہیں
سات آسمان اور وہ سب کو خوب جانتا ہے۔“

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر نقل کی ہے کہ اس نے اپنی کرم اور ازی سے انہیں آدم کے لیے بطور نعمت سرزمین زمین کو مقرر کر دیا ہے مخصوص عرصہ تک یہ اس کے لیے سالانہ زیست اور نفع بخش چیز بنا کر دیا ہے اور کڑاؤ کی اور ازی ہے (۵)۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے اعلیٰ میں حضرت مجاہد سے اس آیت کے متعلق یہ روایت کیا ہے کہ خلق یعنی سحر ہے یعنی اس نے تمہارے لیے جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب مقرر کیا ہے پھر توجہ فرمائی اوپر کی طرف۔ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے زمین کو آسمان سے پہلے پیدا فرمایا، جب زمین کو پیدا فرمایا تو اس سے دھواں (دھواں) اٹھا۔ اسی لیے فرمایا پھر اس نے توجہ فرمائی اوپر کی طرف تو ٹھیک ٹھیک بنا دیا انہیں سات آسمان۔ فرماتے ہیں وہ تعالیٰ نے سات آسمان ایک دوسرے کے اوپر بنائے اور سات زمینیں ایک دوسرے کے نیچے بنائیں (۶)۔ امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابی حاتم اور ابی حاتم نے انوار العنات میں اس آیت کے طریق سے ابواء تک اور ابوصالح سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مراد اس آیت سے انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مراد اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرش پانی پر تھا اور پانی سے پہلے اس نے کوئی چیز یہ نہیں تھی جب اس نے مخلوق کا

1۔ تفسیر طبری ج ۲، آیت ۲، جلد ۱، صفحہ 215 2۔ ایضاً 3۔ ایضاً جلد ۱، صفحہ 214 4۔ ایضاً

5۔ تفسیر طبری ج ۲، آیت ۲، جلد ۱، صفحہ 219 6۔ ایضاً جلد ۱، صفحہ 223

جاتے ہیں فرمایا اس کے اوپر آسمان ہے، پھر پوچھا کی تم جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اس کے اوپر ایک سوچا ہوئی سوچ اور محفوظ جوت ہے تم جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اس کے اوپر آسمان ہے۔ پوچھا تم جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اس کے اوپر دوسرا آسمان ہے، کیا تم جانتے ہو ان دونوں آسمانوں کے درمیان کتنی مسافت ہے؟ صحابہ نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا ان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے جس کی کہ آپ شیخینہ نے سماعت آسمان مبارک فرمائی اور ہر دو آسمانوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت بیان فرمائی۔ پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اس کے اوپر عرش ہے۔ پوچھا کیا تم جانتے ہو اس کو؟ آسمان اور عرش کے درمیان کتنی فاصلہ ہے؟ صحابہ نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا جتنا وہ آسمانوں کے درمیان ہے۔ پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ ہے؟ یہ زمین ہے، کیا تم جانتے ہو اس کے نیچے کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اس کے نیچے دوسری زمین ہے اور ان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے جس کی کہ سنّت میں بیان فرمائی (اور ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ شریعہ فرمایا) (۱)۔

حضرت عثمان بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انرا اعلیٰ انجیل میں، ابن المنذر، طبرانی، ابوالشیخ، ابن مردودہ، الاما کا فی التورۃ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا آسمان اور زمین کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔ در ہر دو آسمانوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور ہر آسمان کی موٹائی پانچ سو سال کی ہے۔ اور آسمان اور کرسی کے درمیان پانچ سو سال کے مسافت ہے، پھر کرسی اور پانی کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ عرش پانی پر ہے اور اللہ تعالیٰ عرش سے اوپر ہے اور وہ جوتا ہے جس کو پر تم ہو۔

امام شعبی نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے، اس کی سفیدی کتنی شدید ہے اور دوسرے آسمان کی سفیدی اس سے بھی شدید ہے پھر اسی طرح کہتے تھے حتیٰ کہ ساتوں آسمانوں کا ذکر کیا اور ساتوں آسمانوں کے اوپر پانی کو پیدا فرمایا اور پانی کے اوپر عرش کو پیدا فرمایا، آسمان دنیا کے اوپر سورج، چاند، ستارے اور زہرہ پیدا فرمائے۔

امام ابن ابی حاتم و ابوالشیخ اور ابن مردودہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوچا ہے جو تم سے روٹی کٹی ہے۔ اٹھ بن راہویہ نے اپنی منہ میں، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور طبرانی نے الاسط میں اور ابوالشیخ نے رقیق بن انس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آسمان دنیا کی ایک سوچا ہے اور دوسرا آسمان سفید رنگ سر ہے، پھر آسمان ہے اور پانچواں آسمان ہے اور پانچواں آسمان ہے چھٹا آسمان ہے اور ساتواں سرخ یا قرم ہے اور اس کے اوپر نور ہے صحرا میں، اس کے اوپر کی کیفیت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور ایک فرشتہ جس کے سپرد

نہا۔ میں ایک متوسط طبقہ کا گھرانہ تھا۔ والد شیخ نے طبعاً فاضل سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آسمان دیا ہرگز مرا ہے اور اس کا نام محمد تھا، سب دوسرا آسمان فقید چاندی سے ہے اور اس کا نام محمد زکریا ہے۔ تیسرا آسمان سرخ آفتاب ہے اور اس کا نام محمد ہے۔ چوتھا آسمان فقید شوق ہے۔ سب سے اور اس کا نام محمد زکریا ہے اور پانچواں آسمان سرخ شمع ہے اور اس کا نام محمد نقیب و محمد آفتاب ہے۔ زراعت سے ہے اور اس کا نام محمد ہے اور ساتواں آسمان نور ہے اور اس کا نام محمد ہے۔

امام بڑھنے سے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کو بے فائدہ کرتے ہیں، لیکن ان کا یہ نہیں ہے کہ اس میں آسانیاں
ہم انصاف سے۔ عثمان بن عفان کی کتاب الریاض النجیہ میں وہ اس لحاظ سے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے
فرماتے ہیں: اس میں اس کا رد ہے جس میں عرش ہے اور وہ بیٹوں کی سرور زمین وہ ہے جس پر چڑھتے ہو۔ ابن ابی حاتم
نے اس شخص سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں اس میں اس نے ابو جندبہ کی طرف نکھا کہ تم لوگوں کا جیز کا نام اسے کہنا میں نے جو
نکھایا۔ لیکن ایک نے بولی سوچتے ہیں ابن ابی حاتم نے ابی جندبہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے ایک دن حضرت علی
رضی اللہ عنہ کو جس میں ان کے ہاتھ تھے کہ تم سے اسے اس کی جس نے آمان کو عین اور پانی سے پیا اور مال۔

امام ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ نے حضرت لعرب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے اسے دیکھا کہ وہ اپنے چہرہ پر
 حقیقہ ہے۔ عبد الرزاق اور ابن ابی حاتم نے حضرت عقیل بن ریحی سے روایت کیا ہے کہ میں نے اسے دیکھا کہ وہ اپنے چہرہ پر
 ہے کہ اس نے چہرہ پر کھینچا ہے۔ ابوالشیخ نے اظہر میں اور بخاری نے الاسماء والصفات میں
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ میں نے اسے دیکھا کہ میں نے اسے دیکھا کہ وہ اپنے چہرہ پر
 ہے کہ میں نے اسے دیکھا کہ وہ اپنے چہرہ پر

امام عبداللہؒ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ایت کے متعلق روایت کیا ہے کہ یہ آسمان ایک اسرار ہے کہ وہی جہاں اور جہاں اسرار کے درمیان ہر لمحہ محمول کی مسافت ہے۔

امام ابن الجوزی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حدیث روایت کرتے فرماتے ہیں قرآن میں زیادہ سے زیادہ آیت وہ ہے جس کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے اسماء میں سے کوئی اسم نہ رکھو (مَنْ خَلَعَ اسْمًا عَلَیْہِمْ) (البقرہ)

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَأِئِمَّةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الزَّمَرِ خَيْفَةً ۖ قَالُوا
أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاطَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ
بِحَمْدِكَ وَلَقَدْ نُسَّ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّي آنَسْتُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝

اور یہ کہ جب فرمایا تھا، اے رب نے فرشتوں سے میں مقرر کرنے والا ہوں زمین میں ایسا نائب کہنے لگے۔
تو مقرر کرنا ہے زمین میں جو خدا پرست عالم میں اور خون ریزوں کو ملے گا انہم میں سے ہی ایسا کرتے

کہ قرآن ہی میں نیست و محض نہیں ہو (۱)۔

چہ اللہ تعالیٰ نے قدرت کو ہم کی دستانے کا ظہر یا توہول کی کمی میں اللہ تعالیٰ نے آدمیہ، مسخرہ کو پس دراز و بد و دار میں سے پیدا فرمایا۔ پس آپ کا سر پائیں، انحر ۱۰، باب انہیں نہ تا اور اپنے پوس سے اس سر و ٹھوکر مارت تو آواز پیدا ہوتی۔
پھر وہ حضرت آدم کے جسم کے سر سے داخل و خارج ہوا۔۔۔ نکل جاتا۔۔۔ سے داخل ہوتا اور نہ سے نکل جا سکتا تو کچھ بھی نہیں ہے جسے کسی نے پیدا کیا تھا۔ جسم بعد ان کے جسے تھو پر مسلط کیا تو یہ قریب ضرور تھے ہلک کر وہاں کا اور اگر تھے مجھ ہی پر مسلط کیا تو میں جبری یا فرائض کرانہ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آدم کے جسم میں اپنی روح پھونکی تو وہ روح صرف آلی جہاں جہاں سے اور روح مگر قنی قنی وہاں دشت اور خون پیدا ہوا تھا۔ جب روح ناف تک پہنچی تو آواز علیہ السلام نے اپنے جسم کی طرف: بھیا اور ایا سر پاپ آپ کو بہت پانہ آیا، آواز علیہ السلام نے اٹھا جاہ لیکن انھوں نے اسے اسی طرف حلقۃ الإنسان میں عقبتی (۱۰ لہذا ۱۳۷) میں اٹھا رہے جب جسم میں روح مکمل ہو گئی تو آپ نے بھیک ماری اور کہہ اَلْهٰکُنْ بَلُوْا حَبَّ الْعُلُقُیْنِ۔ یہ لہرات اللہ تعالیٰ نے انہیں اسباب فرمائے تھے، اللہ تعالیٰ نے نہ پانہز حَسْبُکَ اللّٰہُ بِاَدَمَ۔ وہ فرشتے جو انہیں کے ساتھ تھے صرف انہیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا آدم کو مجھ و ابراہیم۔ اب نے سجدہ کیا لیکن ابلیس نے سجدہ نہ کیا۔ اس نے انہیں اور کلمہ کیا، شیطان کے دل میں تلہ پیدا ہوا اور کہنے لگا میں اس کو سجدہ نہیں کروں اور میں اس سے بہتر ہوں اور میں بڑا ہوں اور زور و تھکائی اس سے طے تو رہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو برسر سے کھینچ کر اور اس کو دھکا مارا ہوا شیطان بنا دیا۔

۱۔ ہم یحییٰ بن مریم ابی قائم اور ابو الفتح نے اعظم میں حضرت ابو الولید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بدھ کے، روز پھر انہیں کو معجزات کو پیدا فرما دیا اور ان کو جو کہ ان پر نازل فرمایا، پس انہیں کی ایک قوم نے گھڑیا پس فرشتے ان کی طرف رشتی پر آئے اور ان سے جنگ کی، لیکن ان پر ان وقت فساد اور خون، بانی قحطی۔ اسی وجہ سے فرشتوں نے کہا کیا تو اسے بغیر ضرر نہ آتا ہے جو زمین میں سادہ پر بارے گا (۲)۔

۲۔ امام ابی جریر نے حضرت ابی یوسف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا تو فرشتے اس سے ڈر گئے اور کہنے لگے اے ہمارے رب تو نے اس کو کیوں پیدا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کے لئے جو میری مخلوق سے یہ میری طرف کی کرے گا۔ اس وقت فرشتوں نے: وہ اللہ تعالیٰ کی کوئی مخلوق نہ تھی۔ فرشتوں نے کہا: اے میرے رب وہ دیکھ کر کہ کوئی آدم پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ ہم تیری طرف ماری کریں گے؟ فرمایا نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ زمین میں ایک مخلوق پیدا کر دوں اور اس میں ایک فیضہ بڑوں، وہ زمین میں خون ریزیاں کر سکیں، اور فساد پھیلائے گی۔ فرشتوں نے کہا کیا تو اسے زمین میں خفیہ بنا دے؟ ہر زمین میں فساد پھیلائے گا جس میں زمین پر بنا خفیہ بنا۔ صحیحہ تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح بیان کرتے ہیں اور تیری پاک بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے (۳)۔

میں فی الارض سے مراد ایک زمین ہے۔ کسی نبی کی قوم جب ہلاک ہوتی اور وہ نبی اور نیک لوگ عذاب سے بچ جاتے تو وہ سب کہ میں آتے اور اللہ تعالیٰ کی یہ سب عبادت کرتے رہتے حتیٰ کہ ان کا وصال ہو جاتا۔ حضرت لوح، حضرت ہود، حضرت شعیب، حضرت صالح کی قوم روزِ محرم اور کن کے درمیان ہیں (1)۔

۱۱۔ محمد بن ابی بکر، محمد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قی دور مہالہ سے روایت کیا ہے کہ مذکورہ آیت میں: یُنصَبُ نَصِیْبُہِ سے مراد نفاذ ہے۔ (2)۔

۱۲۔ ابن ابی شیبہ، احمد، مسلم، ترمذی اور نسائی نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب کلام وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے لئے منتخب فرمایا اور وہ یہ کلام ہے: سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہِ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہِ۔ (3)۔

۱۳۔ امام ابن جریر اور ابی نعیم نے اعلیٰ میں حضرت سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے فرشتوں کی نماز کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر جریر بن عبد اللہ شمر بن لہیع سے فرمایا: تمہارا دے قیامت تک بچہ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں سُبْحَانَ ذِی الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَالْمَلَٰٓئِکَۃُ وَالْمَلَٰٓئِکَۃُ۔ اور دوسرے آسمان والے قیامت تک دُعا میں ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں سُبْحَانَ ذِی الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْمَلَٰٓئِکَۃُ وَالْمَلَٰٓئِکَۃُ۔ اور دوسرے آسمان والے قیامت تک تو میں تیرا اور کہہ رہے ہیں سُبْحَانَ الْحَمْدِ الذِّی لَا یُتَوَاتَرُ۔ (4)۔

۱۴۔ امام ابن جریر نے حضرت ذکوان مسعود رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ سے روایت کیا ہے کہ وَ لَقَدْ نَسِیْتُ لَکَ کَاسِحٰی ہے ہم تیرے لئے نماز پڑھتے ہیں (5)۔ ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے اختلاف میں کَاسِحٰی تَعْلَیْہِ لِقُلِّیٰ کیا ہے (6)۔

۱۵۔ امام محمد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اس کا معنی یہ روایت کیا ہے ہم تیری عظمت اور تیری بزرگوں پر جان کرتے ہیں (7)۔ محمد بن حمید اور ابن جریر نے ابو ساریح سے مذکورہ الفاظ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ ہم تیری عظمت پر جان کرتے ہیں اور تیری بزرگوں پر جان کرتے ہیں (8)۔ کعب بن عوف، ابن عبیدہ، عبد اللہ بن مسعود، سعید بن جبیر اور ابن جریر نے اِلٰی اَعْلٰیہُمْ فَاَوْفَیْہُمْ کے تحت لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ابلیس کی معصیت اور معصیت کے لئے اس کی تخلیق کا علم تھا (9)۔

۱۶۔ امام محمد بن حمید اور ابن جریر نے قتادہ سے مذکورہ جملہ کے تحت نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ اس کی اس غلطی سے انبیاء و رسل اور نیک لوگ ہوں گے اور ہستہ میں رہنے والے ہوں گے (10)۔ امام ابن ابی شیبہ نے اُلْمَعِیْشَہُ میں احمد نے ارجح میں اَمِنَ لَیْہِ اَمَدًا یَاۤتِیَہُ اِسْمُہُ میں حضرت اسمن سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو وہ آپ کی ذریت کو پیدا

2۔ مصنف

1۔ محمد بن ابی ذر روایت فرمایا ہے 261

4۔ تفسیر طبری 2/ 241

3۔ جامع ترمذی 2/ 13، مسند 77، ص 2، الکلب المصنف 2/ 241

8۔ مصنف

5۔ ابی داؤد 1/ 242

7۔ مصنف

10۔ ابی داؤد 1/ 243

9۔ ابی داؤد 1/ 243

سہاں میں نہ تو تھکتی اور نہ کوئی پریشانیاں سے پہلے یہ کہنے پر آمادہ تھا۔ یہ بھی زمین و آسمان کے مابین واپس
 پہنچنے کی مانند تھا اور اس میں وہ شے نہ تھی جس سے اس کو خطرہ نہ تھا۔ اس کی تسخیر بیان کرتے رہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے
 زمین کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے پہلے اس کو چھوڑ دیا اور کعبہ درمیان کے درمیان میں کر دیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے قوم
 میں اسلام وسیع کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت ابراہیمؑ کے واسطے انھوں میں سے ایک بھیج کر زمین سے نکال دے۔ جب فرشتہ بھیج
 دیا تو اس نے اس کو زمین سے اُپر میں آسمان سے اس ذات پر اُڑا دیا۔ اس نے اس کو اپنی ہوا میں جس کے تجھے چھوڑتے تو موت آتی
 کوئی نہی چیز نہ ہے۔ اس سے کل آسمان و زمین ہے۔ پس اس فرشتے کے منہ سے اُٹھائی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دے دیا۔ اللہ
 تعالیٰ نے اس کو اپنے لیے چھوڑ دیا۔ یہ نعمتیں جو اس سے کس چیز کے واسطے تھیں اس نے غرض کی زمین سے کچھ نہ تھی نہ موت کے واسطے
 سے اس کی نجات میں میرے لئے یہ امر اس میں تھا کہ میرے واسطے یہ مصلحت تھی کہ میں اس کو اپنے واسطے لے لیا اور اس نے اس کو چھوڑ دیا
 ہاتھ بھی یہ صورت حال پیش آئی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے تمامہ طبعی غرض کو بھیج کر (ان میں سب وہاں آ گئے) پھر اللہ تعالیٰ نے کعبہ
 و موت کو بھیجا۔ ان میں سے اسے بھی اللہ تعالیٰ کی ذات واسطے دیا لیکن ملک الموت نے کہا جس ذات سے لے کچھ بھیجا ہے وہ تو یہی
 نسبت ان کے واسطے زیادہ اہم ہے۔ پس ملک الموت نے تمامہ زمین سے ایک بھیج کر اس میں آگئی وہ بڑی جگہ کے اجزاء
 موجود تھیں جن کی کراہی تھی بلکہ اس کے پاس سے بھی جری تھی۔ اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا۔ پس اس میں پرست دینا و ملائکہ
 بھی وہ پروردگار ہی میں آئی تھی۔ اس لیے اسے دستِ قدرت سے اس سے کوئی بھیج کر لیا۔ پھر وہ اپنے فرمایا۔
 ساری اللہ الخسوس و الخسوس و الخسوس۔ پھر اسے چالیس برس تک پڑھنے دیا۔ اس میں روح نہیں چھوڑی تھی۔ پھر اس میں روح
 چھوڑی تھی۔ روح آدم کے اس سے سب تک سرایت کرتی۔ آدم نے اٹھنا چاہا۔ مگر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت
 کی: **لَا تَحْسَبُ الْإِنْسَانَ شَيْئًا** (الاعیاء: 37) اس میں بارگاہی ہوتی تو آپ جھک گئے۔ اور جب تک ماری۔ اللہ تعالیٰ
 نے فرمایا: **يَا أَيُّهَا الْمَلَأُؤُونَ**۔ آدم نے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **يَا أَيُّهَا الْمَلَأُؤُونَ**۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **يَا أَيُّهَا الْمَلَأُؤُونَ**۔
 یہ وہی انھیں سلام کرو۔ آدم نے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **يَا أَيُّهَا الْمَلَأُؤُونَ**۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **يَا أَيُّهَا الْمَلَأُؤُونَ**۔
 آدم نے فرمایا: **يَا أَيُّهَا الْمَلَأُؤُونَ**۔ اور یہی وہی ہے۔

اس لیے کہ کوئی ہی جگہ پر نہ ہے۔ جس میں جیسے تھوڑی سی اور دیکھا دیکھا حضرت آدم نے غرض کی میرے سب کے
 دائیں و چوڑی طرف اور میرے سب کے دونوں ہاتھوں میں ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **يَا أَيُّهَا الْمَلَأُؤُونَ**۔ اور اس میں کوئی تمام
 اللہ تعالیٰ جو کچھ اللہ تعالیٰ کو دست تک پہنچانے کا مقاصد اٹھا یا صحت مند اپنی حالت پر آمادہ کس میں نکلا۔ پھر اسے موت پر آمادہ
 کر دیا۔ ان کے لئے اس میں اپنی اپنی اہمیت پر آمادہ دینے۔ حضرت آدم نے غرض کی میرے سب کے ہاتھوں میں کوئی تمام کو مالیت نہیں ہے۔
 فرمایا میں نے نہ لیا۔ اس میں کوئی ہاتھ نہ لیا۔ اس میں کوئی ہاتھ نہ لیا۔ اس میں کوئی ہاتھ نہ لیا۔ اس میں کوئی ہاتھ نہ لیا۔
 نے جو چھوڑا ہے۔ سب کے ہاتھوں نے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **يَا أَيُّهَا الْمَلَأُؤُونَ**۔ اس میں کوئی ہاتھ نہ لیا۔ اس میں کوئی ہاتھ نہ لیا۔
 اس میں کوئی ہاتھ نہ لیا۔ اس میں کوئی ہاتھ نہ لیا۔ اس میں کوئی ہاتھ نہ لیا۔ اس میں کوئی ہاتھ نہ لیا۔

سال کا اضافہ کر دو۔ پھر ایک اور سترے جنھیں ڈاکھ جس کا نور پھیلا ہوا تھا۔ اس پر ایب نور تھا جیسا کہ کسی اور نبی پر نہ تھا۔ آدم نے پوچھا یہ کون ہے فرمایا یہ میرا چھوٹا بیٹا ہے۔ جسی سب سے پہلے جنت میں داخل ہونا حضرت آدم نے کہ شکر ہے اس بات کا جس نے میری اول دے دیے۔ بعد میں لوگ پیدا فرمائے جو مجھ سے پہلے جنت میں جا نہیں گئے۔ جس اس سے حسد نہیں کرتا۔

جب آدم علیہ السلام کی عمر کے نو سو ساٹھ سال تزر گئے تو فرشتے روح قبض کرنے کے لئے سامنے آئے آدم علیہ السلام نے پوچھا تم کیا چاہتے ہو فرشتوں نے کہا ہم تمہاری روح قبض کرنا چاہتے ہیں۔ آدم علیہ السلام نے کہا میری عمر کے چالیس سال باقی ہیں۔ فرشتوں نے کہا کیا یہ چالیس سال آپ نے اپنے بیٹے داؤد علیہ السلام کو عطا نہیں کئے تھے؟ آدم علیہ السلام نے کہا میں نے تو کسی کو کچھ نہیں دیا تھا، اب میری عمر کے آٹھ سو سال آپ نے کہا آدم علیہ السلام نے انکار کیا اور آپ کی اولاد نے بھی انکار کیا، آدم علیہ السلام بھی بھول گئے ہوتا ہے آپ کی اولاد بھی بھول گئی۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے الاسماء والعقبات میں لکھا کہ عسا کر نے حضرت ابن مسعود اور دوسرے صحابہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کو زمین پر بھیجا کہ انکی منی لے آؤ۔ زمین نے کہا میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں کہ تو مجھ سے کچھ نہ کرے۔ جبرائیل امین اور اس کی موت گئے ہو کچھ نہ لکھ گئے، میرا منی لے کر کہا اسے میرے سب زمیں نے تیرا جناہ طلب کی تو میں نے اسے پناہ دے دی، پھر اللہ تعالیٰ نے میرا منی فرشتے کو بھیجا جس کے ساتھ بھی کسی معاملہ ہوا، پھر اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو بھیجا زمین نے پناہ طلب کی تو ملک الموت نے کہا میں غفہ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں وہاں موت پاؤں اور اس کے حکم پر عمل نہ کروں، پس ملک الموت نے تلخ زمیں سے منی اٹھائی آپ نے ایک جگہ سے منی نہ اٹھائی بلکہ منی منی اٹھائی سرخ، سفید، سیاہ ہر قسم کی منی اٹھائی، اسی وجہ سے منی آدم کی شکلیں اور حراج مختلف ہیں، ملک الموت منی اٹھا کر روپے لے گئے، پھر اسے پانی سے تر کیا حتیٰ کہ وہ نہیں رہی منی بن گئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا منی سے انسان کی تخلیق کرنے والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے بشر کی تخلیق فرمائی تاکہ شیطان اس پر بڑائی کا اظہار نہ کرے، لہذا اللہ تعالیٰ نے انسان کی تمام سب اعضا کے ساتھ تخلیق فرمائی۔ منی منی کے جسم کی حیثیت سے چالیس سال آپ علیہ السلام جمعہ کے دن کو مقدس ہو کر رہے۔ ملائکہ آدم کے جسم کے پانی سے گزرے تو دیکھ کر گھبرا گئے۔ سب سے زیادہ پریشان ہونے والا انیس تھا۔ وہ حضرت آدم سے گزر رہا تھا اسے داتا۔ جس آدم کے جسم سے آواز نکلتی جس طرح کلک کلک منی سے آواز نکلتی ہے۔ انیس کہتا اسے کس لئے پیدا کیا گیا ہے۔ پھر وہ آدم کے منہ سے داخل ہوتا اور ذرے نکل جاتا اور اس نے فرشتوں سے کہا اس سے مت ڈرو کیونکہ تمہارا رب بے نیاز ہے اور یہ بھوکھا ہے۔ اگر مجھے اس پر غیب یا گمیا تو میں اسے ہاک کر دوں گا۔ پھر جب وہ وقت آ گیا جس میں اللہ تعالیٰ نے آدم کے جسم میں روح بھونکے کہ امداد فرمایا تو فرشتوں سے فرمایا جب میں اس میں روح بھونکے، تو تم اس کو جود کرنا۔ جسی جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا یٰٰہُوْا حَیْطُ زَیْنُکُمْ۔ پھر جب روح آدم علیہ السلام کی گردن میں داخل ہوئی تو آپ نے جنت اَنْعَمْتُ لَیْلَہُ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا یٰٰہُوْا حَیْطُ زَیْنُکُمْ۔ پھر جب روح آدم علیہ السلام کی گردن میں داخل ہوئی تو آپ نے جنت کے پھولوں کی طرف دیکھا۔ جب روح آپ کے پیٹ میں پڑی تو آپ کو کھانے کا شوق ہوا تو آپ روح کے ناموں میں بیچنے

سے پہلے جنت کے پھول کی طرف لپکے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ **لَحِقُوا الْجَنَّةَ مِنْ مَعْرِضِهَا** (انعام: 37) (۱)
 اے مومن! جنت کے پھولات میں (اپنی تہذیب و تمدن اور اس کے رائج و نہی میں حضرت امین جہاں میں اللہ تعالیٰ
 سے امانت کیا ہے) فرماتے ہیں اللہ رب العزت نے اہلسنت کو بھیجا وہ مطہر زمین سے اچھینیں اور مکین مٹی سے گھیا ایک اس سے اللہ
 تعالیٰ نے آدم کو یہ فرمایا اہلسنت وہ مکین جس کو اس نے اچھین زمین سے پیدا فرمایا وہ سعادت کی طرف جائے گا اگر چہ وہ
 کافروں کی اور دوسرے اور ہر شخص جس کو اس نے مکین زمین سے پیدا فرمایا وہ بدنامی کی طرف جائے گا اگر چہ وہ نبی ہو کی اولاد
 ہے اور اہل اوجہ سے انہیں نے کہا یہاں اس کو سجدہ کرو جس کو تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے؟ یہ مٹی جس خور و زین سے اٹھا کر لایا
 ہوا اسی وجہ سے آدم کو تو ہم جہاں سے لے کر نکالے ان کا نمبر مٹی سے لیا گیا تھا (۲)۔

عام میں جو بڑے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیے گئے فرماتے ہیں کہ: ہم علیہ السلام کو زمین کی مٹا سے پیدا کیا گیا۔ اس میں ابھی بڑی اور ردی تمام قسم کے جن کو مجھے اسی وجہ سے آپ کی اولاد میں ہر قسم کے لوگ نظر آتے ہیں (3)۔ ان سب اور ان عساکر نے ابوذر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: آدم خن قہم کی مٹی سے پیدا کیے گئے سوا کہ خیر اور سرخ (4)۔

امام ابن سعد نے طبقات میں عبد بن حمید، ابو بکر الشافعی نے القیلائیات میں اور ابن عساکر نے حضرت سید بن حمیر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اس مٹی سے پیدا فرمایا جسے دھوا کہ جاتا ہے (۱۵)۔ یحییٰ نے حضرت ابو جریج سے مروی ہے کہ روایت کرتے کہ ذرا پہلا خود مٹی سے مصیبت اور شہوت کو آدم صلیہ السلام کی کٹی کے ساتھ گوندھا گیا ہے (۱۶)۔ امام ضیائی، ابن سعد، احمد، وید بن حمید، مسلم، ابویعلیٰ، النکاحیان، ابو الشیخ نے اظہار میں اور سیبکی نے الاموال والعقبات میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے جنت میں آدم علیہ السلام کو حشر کیا تو فرمایا تو بچھا اسے کہ وہ مدت چھوڑے رکھا۔ ابیہیں اس جسم کے ارد گرد پھر نکلا اور دیکھا کہ یہ ہے یا۔ جب اس نے دیکھا کہ یا نہ ہے کھوکھلا ہے تو اسے طہر ہوا کہ یہ ایسی مخلوق ہے جو کہ چیز کی ایک ٹھیک ہے۔ ابو الشیخ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ یہ ایسی مخلوق ہے جو ایک ٹھیک ہے میں اس پر نکامیابی حاصل کر لوں گا (۱۷)۔ ابن حبان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام میں روح پھونکی اور روح ان کے سر تک پہنچی تو آدم علیہ السلام نے چیخ بول ماری اور کہا: اَلْعَصْدُ بَنُو رَبِّهِ الْعَالَمِیْنَ ذُو اَبْطَرِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ فَرَمَا: یٰ حَسْبُ اللّٰہُ

امام ابن حبان نے حضرت ابو جریر رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا فرمایا تو اسے نے جھیک ماری۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اَلْعَمَلُ شَوْءٌ کہے گا الباس فرمایا۔ پھر حوا علیہ السلام نے فرمایا

قَوْلُ خُذْ لِلّٰهِ اَعْمٰی و جہ سے اس کی رحمت اس کے غضب سے بہت لے گئی ہے۔ حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور اسے صحیح بھی کہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی تو آدم میں روح جاری ہوئی تو وہ بوسے لے چھینک اڑی اور کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تَوَلَّاهُ تَعَالٰی نے فرمایا خُذْ وَ اَلْحَمْدُ (۱)۔

امام ابن سعد، ابو یعلیٰ، ابن مردودہ اور بخاری نے الاسماء والصفات میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا فرمایا پھر اس مٹی کو گوندھا پھر اسے سجود سے رکھا حتیٰ کہ وہ بدردار سیاہ مٹی بن گئی پھر اسے تخلیق فرمایا اور اسے صورت عطا فرمائی۔ پھر سجود سے رکھا حتیٰ کہ وہ بچنے والی مٹی کی طرح ہو گئی، انہیں آدم علیہ السلام کے جسم کے قریب سے گزرتا تو کہتا تو مٹی اسر عظیم کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ پھر آدم علیہ السلام میں اللہ تعالیٰ نے روح پھونکی سب سے پہلے روح ان کی آنکھوں اور ناک کے پاس سے داخل ہوئی۔ آپ نے چھینک باری تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی حمد کرنے کی تلقین فرمائی۔ آدم علیہ السلام نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تَوَلَّاهُ تَعَالٰی نے خیر خُذْ وَ اَلْحَمْدُ فرمایا پھر فرمایا اے آدم اس مرد کی طرف جو تورا نہیں سلام کرو اور غور کرو کہ وہ کیا کہتے ہیں، آدم علیہ السلام فرشتوں کے گروہ کے پاس آئے ان کو سلام کیا تو انہوں نے ولیک السلام ورحمۃ اللہ کہا۔ پھر آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اللہ تعالیٰ نے پوچھا فرشتوں نے کیا کہا۔ علامہ اللہ تعالیٰ کی سب کچھ جانتا ہے جو کچھ انہوں نے کہا تھا۔ آدم علیہ السلام نے کہا اے میرے رب میں نے ان پر سلام کیا تو انہوں نے ولیک السلام ورحمۃ اللہ کہا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم یہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہے آدم نے کہا اے میرے رب میری اولاد کیا ہے۔ فرمایا میرے ایک ہاتھ کو اختیار کر۔ آدم علیہ السلام نے کہا میں اپنے رب کے راکش ہاتھ کو اختیار کرتا ہوں اور میرے رب کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا۔ جو آدم کی اولاد سے پیدا ہونے والا تھا وہ ان میں عزوجل کی بھٹی میں تھا (۲)۔

امام احمد، بخاری اور مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا فرمایا اور آپ کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تھی۔ فرمایا ملائکہ کے اس گروہ کے پاس جاؤ اور سنو کہ وہ تجھے کیسے سلام دیتے ہیں؟ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہے، آدم علیہ السلام تشریف لے گئے اور کہا السلام علیکم۔ فرشتوں نے کہا علیکم السلام ورحمۃ اللہ فرشتوں نے رحمتہ اللہ کے الفاظ کا اضافہ کیا۔ پس جو بھی جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی صورت میں ساٹھ ہاتھ لہا ہوگا پھر انسانیت اس وقت سے اب تک چھوٹی جاتی گئی (۳)۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ابن ابی ادا، یحییٰ بن سعید، ابی یوسف، ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اہل جنت، جنت میں جرد مرد، عقیدہ رک، ٹھکرے والے، بالوں کے ساتھ اور سر نہ لگے ہوئے داخل ہوں گے اور ان کی عمر تیس سال ہوگی اور وہ آدم علیہ السلام کی صورت میں ساٹھ ہاتھ لہے اور سات ہاتھ

۱۔ مستدرک حاکم، جلد ۲ صفحہ 287 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ طبقات ابن سعد، جلد ۱ صفحہ 31 مطبوعہ دار الفکر بیروت

3۔ صحیح مسلم، جلد 18 صفحہ 147 مطبوعہ مکتبہ العلمیہ بیروت

چڑے ہوں گے (۱)۔

امام مسلم، ابی داؤد، ابن ابی شیبہ، ابن ابی حاتم، ابن مردودہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر وہ شخص ہے جو سورج طلوع ہوتا ہے وہ جو کافران سے اس میں اللہ تعالیٰ نے آدم کی تخلیق فرمائی، اسکی دن وہ جنت میں داخل کئے گئے، رات کی دن جنت سے نچے اٹارے گئے، رات کی دن اس کا وصل ہو اور رات کی دن اس کی توبہ قبول ہوئی اور رات کی دن قیامت کا گھر ہوئی (۲)۔

امام ابو نعیم نے احمد میں حضرت ابو نعیرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس نے جسم کو بغیر روح کے آسمان میں ڈال دیا پھر جب ملائکہ نے ان کو دیکھا تو اس کی تخلیق دیکھ کر خوش ہو گئے، پس انہیں آویا اور قریب گھبرا کر کھڑا ہو گیا، پھر مزید قریب آیا، پاؤں کے ساتھ کھڑا کہ ماری تو آدم کے جسم سے آواز آئی۔ ابلیس کہنے لگا یہ تو خالی ہے اس کے پاس کچھ نہیں ہے۔

امام ابو نعیم نے حضرت ابن جریر رحمہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو آسمان و زمین پیدا فرمایا۔ آسمان دیکھا کہ فرشتوں نے جسم کے سامنے سجدہ کیا اور دوسرے آسمانوں کے فرشتوں نے سجدہ نہیں کیا۔ ابو نعیم نے صحیح سند کے ساتھ ابن زید سے مروی حدیث روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو ایک فرشتہ بھیجا۔ اس وقت زمین بیت سبع تھی، اللہ تعالیٰ نے اس فرشتے کو حکم فرمایا کہ اس سے ایک میرے لئے مٹی بھر کر لے آؤں اس سے ایک حق بنائوں گا۔ فرشتہ مٹی بھرنے لگا تو زمین نے کہا میں اللہ تعالیٰ کے اسماء کی بناؤں گا، مٹی میں اس بات سے کہ تو ان مجھ سے مٹی بھر لے جس سے ایک ایسے مخلوق تخلیق ہو جن میں سے کچھ لوگ جہنم کا حصہ بنیں۔ فرشتہ ہو کر چڑھ گیا اللہ تعالیٰ نے پوچھا کیا ہوا؟ اس نے کہا زمین نے میرے اسوے ڈالیے بناؤں گی ہے اس بات سے کہ اس سے مٹی بھر کر لے جاؤں جس سے ایک حق تخلیق ہو جس کا کچھ حصہ جہنم کا حصہ ہو۔ پس یہ من کر چکے تو تہذیب کی ہمت نہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک اور فرشتہ بھیجا۔ جب وہ زمین کے پاس آیا تو زمین نے پھر اسی طرح فرمایا، مٹی جس طرح پہلے کی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تیسرا فرشتہ بھیجا اس کو بھی زمین نے پیسے کی طرح عرض کی وہ بھی دیکھ کر چلا گیا اور مٹی نہ لے گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی پہلے دو فرشتوں کی طرح سوال فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو بلایا جس کا نام اس وقت فرشتوں میں جناب تھا۔ اسے فرمایا کہ زمین سے میرے لئے ایک مٹی بھر کر لے آ۔ ابلیس چل پڑا اور زمین کے پاس پہنچ گیا، زمین نے اس سے بھی پہلے فرشتوں کی طرح کام کیا، اس نے مٹی بھری اور زمین کی کچھ نہ سنی، جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس آیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا اس نے تجھ سے میرے اسماء کے ساتھ بنا نہیں مٹی مٹی؟ اس نے کہا مٹی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میرے اسماء میں سے کوئی ایسا اسم نہیں تھا جو اسے تجھ سے بنا دیتا؟ اس نے کہا کیوں نہیں لیکن تو نے مجھے حکم دیا تھا جس میں سے تیری ملامت کی۔ اللہ تعالیٰ

نے فرمایا میں نے اپنی اس قدر تعلق کیا کہ وہاں کا جو تیرہ چہرے کو برا کر رہے گی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کی توبہ کی سببوں میں سے ایک خبر میں اس واقعہ کو کہہ دیا کہ وہ کون سی توبہ کی تھی یہ سب سے پہلے وہی تھی جو اللہ تعالیٰ نے اسے چھوڑ کر رکھ دی تھی کہ وہ بدو دار-یاہ ثانی بن گئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے آہ کے جسم کی تعلق فرمائی پھر اسے چالیس سال عزت میں چھوڑ کر رکھا جس کی وجہ سے وہ شہر کی طرح بنی رہی تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں روح چھوٹی۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بھی فرمایا کہ جب میں آہ میں روح چھوڑوں تو تم اس کو تہجد کرتے ہوئے نہ رہنا۔ اور نہ ہی اس میں پست لیتے ہوئے تھے۔ جب روح کو کہیں نہ دیکھ گئے، پھر چھینا۔ ماری۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہے رب فی حق کہ۔ (آپ نے اَلْمُحْتَلِفُونَ کہا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَوَّلَ حَلَاکَ دَلِیْلُہٗ۔ اس وجہ سے کہ ہمارے سینے میں زخم غصہ۔ انہیں کے سوا سب فرشتوں نے تہجد و کھل دیکھا۔ و کھل رہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مَا مَنَعَتْ اِلَّا تَشْہِدُ اِلَّا مَوْتُکَ کَمَنْ یُزِیْرُ سَکَنَہُ اَجَلُہٗ اِس سے کہ توبہ نہ کرتے جب میں نے غمزدار بن گئے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ یاد دہانی کرنا کہ اللہ کے سامنے نہیں چھپنا جو وہ اپنے دوسرے ساتھیوں پر چھپا ہے۔ انہیں نے کہا۔ اَنَّا حَیْرٌ مِّنْہٗ اُحْشِیْطُوْا مِنْ لَّدُنْہٗ وَ حُشِیْطًا مِنْ لَّدُنْہٗ ۝ قُلْ مَا فِیْہٖ مِنْہَا فَمَا یُکُوْنُ لَکَ اَنْ یَّحْشِیْوَ فِیْہَا ۚ وَ لَا یُجِیْدُ اَکْثَرُھُمْ یُفْکِرُوْنَ (اعراف، 17) اللہ تعالیٰ کا اشارہ ہے۔ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَیْہِمْ یُؤْمِنُ غُلَامًا (سہ: 20) اور یحییٰ بن کر دیکھا یا ان مائیکروں پر شیطان نے اپنے گمان۔ اس کا مرن یہ تھا کہ وہاں میں سے کوئی کوئی شکر گزار نہیں رہا گا۔

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّھَا ثُمَّ عَرَضَھُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ فَقَالَ اَنْۢیُوْنِ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ قَالُوْۤا سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَا بِاِیْہَا مَا عَلَّمْتَنَا ۚ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ۝ قَالَ یٰۤاٰدَمُ اَنْۢیُسْمِہُمْ بِاَسْمَآئِہُمْ ۚ فَلَمَّا اَنْۢیَاھُمْ بِاَسْمَآئِہُمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّکُمْ اِنِیْۤ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۙ وَ اَعْلَمُ مَا تُشْہَدُوْنَ وَ مَا کُنْتُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝

اور اللہ نے اسماء کی آفرینہ اور اس کے نام پھر پیش کیا انہیں فرشتوں کے سامنے اور یہ بتا دیا تو مجھے، وہاں چیزوں کے اگر تم (اسیے اس خیال میں) سچ ہو۔ عرض کرنے لگے کہ ہم یہ سب سے پاک توبہ ہے کہ ہم تم میں سے کسی کو جانتے تو نے نہیں دکھایا۔ بے شک تو ہی ہم و نعمت دل ہے۔ اور یہ اسے آدم بتا دیا انہیں ان چیزوں سے نام پھر جب آدم نے چارے فرشتوں کو ان کے نام تو اللہ نے فرمایا کیا انہیں کہا تو میں نے تم سے کہ میں خوب جانتا ہوں سب بھیجی ہوئی چیزیں آسمانوں اور زمین کی اور میں تم بتا ہوں جو کچھ تم پر کر رہے اور جو کچھ تم چھپاتے تھے۔

امام القزینی، الامام سعد الدین جریز، ابن ابی عمیر، حاکم ورمی نے الاسماء والصفات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آدم علیہ السلام کو آدم اس لئے کہا جاتا ہے کہ کوئی کوئی شکر گزار میں سے پیدا کئے گئے جس میں سرخ، سفید اور سیاہ

اور نبی اشیاء سب کے نام ملادیکے۔ پھر ان تمام چیز ان کے دساتر عشقوں کے سامنے پیش کیے جو آدم علیہ السلام کو تعلیم دیئے تھے۔ فرمایا تم مجھے جن کے نام ملادو مگر تم سچے ہو یعنی اگر تم جانتے ہو کہ زمین میں خلق کیسے پڑاں گا۔ فرشتوں نے کہا تیری ذات پاک ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے کہ اس کے سوا کوئی غیب جانے۔ ہم حیرتی بارگاہ میں۔ درجہ کرتے ہیں کیسے اس حرام کا ظلم نہیں ہے جیسا تو نے آدم علیہ السلام کو سکھایا ہے۔ فرشتے ہم غیب سے اس جملہ کے ساتھ برأت کا اظہار کر رہے ہیں۔ (۱۱) اذن جریر نے جواب سے شتم عوفہ علیہم السلام کے متعلق روایت کیا ہے کہ فرشتوں پر انہما کے مسلمات کو چھی کیا؟ (۱۲)

۱۰، ص ۱۱۲، ج ۱۔ نہ حضرت جلیلہ کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کی تخلیق کر رہا تھا تو فرشتوں نے کہا اللہ تعالیٰ کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں فرمائے گا جو اس کے نزدیک ہم سے محترم ہو اور ہم سے زیادہ علم رکھتی ہو۔ پس اس وجہ سے وہ تخلیق آزاد کے ذریعے آدائش میں مبتلا کئے گئے (۳)۔

اہم بینا جبر سے حضرت قرادہ دو حضرت حسن زہرا اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو فرشتوں نے آپس میں سرگوشی کی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں کرے گا جو اس کے نزدیک ہم سے معزز ہو اور ہم سے زیادہ علم رکھتی ہو۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے آدم کی تخلیق فرمائی تو انہیں آدم کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا اور سجدہ و کمرانے کی وجہ ان کی آبلہائی کی کلام میں۔ پس اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو فرشتوں پر تعظیبات عطا فرمائی انہیں معلوم ہو گیا کہ وہ آدم علیہ السلام سے افضل نہیں ہیں۔ فرشتوں نے کہا اگر ہم اس سے افضل ہیں تو تمہاراں سے زیادہ عالم ہیں کیونکہ ہم اس سے پہلے موجود ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو رجز کا نام سکھایا وہ اس کی ہر چیز کا نام لیتے تھے۔ پھر ایک امت کو ان کے سامنے پیش کیا گیا۔ فرشتوں سے عرض ہوا کہ ان کے نام جو آکر تم اپنی بات میں چھے ہو۔ پس وہ تو یہ کہنے لگے اور عرض کی کہ یہ تیری ذات ہے کہ کوئی علم نہیں۔ ان جبر سے ان میں سے ایک آدم علیہ السلام سے اُنک اُنک القلیلینم تعظیبتکم کے حقیقی روایت کیا ہے کہ آدم وہ ہوتا ہے جس کا تم کو کل ہوتا ہے اور حکیم وہ ہوتا ہے جو اپنے حکم میں کامل ہوتا ہے (۱)۔ امام ابن جریر نے حضرت ابن مسعود اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ان لفظوں کا یہ تفسیر نقل فرمائی ہے کہ نبی آدم زمین میں فناء پھیلانے کے اور غور و پزیرائی کریں۔ اور اعلم عابدوں سے مراد ان کا یہ قول ہے اَنْجَعِلْ فِیْهَا مَنْ یُقَوِّمُ فِیْهَا اور وَفَا لَکُمْ شَکُورٌ سے مراد انہیں کا شکر ہے جو وہ اپنے نفس میں چھپائے ہوئے تھے (۵)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت حجام رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اے اللہ تعالیٰ! میں نے تجھے تعظیم کرنے کی بات کہی ہے اور میں نے تجھے تعظیم کرنے سے انکار نہیں کیا ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وَأَكَلَتْ عَائِشَةُ مِنْ لَبَنٍ کی تفسیر نقل کی ہے کہ جو تم ظاہر کرتے ہو کہ عَائِشَةُ لَبَنٌ کھا رہی ہے۔ یعنی میں پرشیدہ باتوں کو بھی اسی طرح جانتا ہوں، جس طرح عائشہ باتوں کو جانتا ہوں (B)۔ امام ابن جریر نے

رحمت اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آدم علیہ السلام کو ٹھٹھانے کا حکم دیا تھا اس پر ابلیس نے سہ کیا اور کہا میں نے اس کو اور یہ طبعی (یعنی) کا
 ۱۔ اسے اس کے ساتھ ساتھ نکلیں۔ یہ اللہ کے دشمن نے آدم کو مجبور کر کے سے نکلیں کیا (۱)۔ ابن ابی لہ نیا سے مکہ یا مدینہ میں
 ابن ابی حاتم ورائن الا بخاری نے کتاب الاضداد میں بتائی ہے ان شعب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے
 کہ ابلیس کا نام عزراہیل تھا اور یہ چار پروں والے فرشتوں میں سے معزز ترین تھا لیکن بعد میں ابلیس ہو گیا۔ ابن جریر، ابن
 المنذر، ابن ابی حاتم اور ابن ابی باری نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابلیس کو اس نے ابلیس کہا گیا
 کہ نکد اللہ تعالیٰ نے اسے بر خیر سے، ابی کریم (۲)۔ ابن اسحاق نے المبتدأ میں، ابن جریر، ابن ابی باری نے ابن عباس
 سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابلیس مسیت پر سوار ہونے سے پہلے فرشتوں میں سے تھا اور اس کا نام عزراہیل تھا اور یہ زمین
 کے پاسوں میں سے تھا، ابن ابی حاتم نے عزراہیل کا اور سب سے زیادہ عالم تھا، اسی وجہ سے اس میں ٹکریں پیدا ہوئیں اور یہ فرشتوں
 کے ان قبیلے سے تھا جنہیں من کہا جاتا تھا (۳)۔ ابن جریر نے اسری سے روایت کیا ہے کہ ابلیس کا نام الحرت تھا (۴)۔

امام بیہقی، ابن المنذر اور ابی حاتم نے شعب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ابلیس جنت کے
 دار و نمود میں تھا اور آسمان و دنیا کے سوا کسی نہ میر کرتا تھا۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے سعید بن المسیب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابلیس آسمان و دنیا کے فرشتوں کا رکھی
 تھا (۵)۔ ابن المنذر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابلیس ملائکہ میں سے معزز ترین فرشتوں کا اور بہت بڑے قبیلے میں
 تھا اور فرشتوں کا دار و نمود تھا اور آسمان و دنیا کی سلطانی اس کے سپرد تھی اور زمین کی بادشاہی بھی اس کو حاصل تھی۔ اس نے دیکھا کہ
 اس کو آسمان و ابلیس پر حکمرانی اور عظمت حاصل ہے نہیں اس نے دل میں ٹکریں پیدا کیں کہ میں نے صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا تھا۔
 جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو آدم کے سامنے سر ہنچو، ہونے کا حکم دیا تو اس کا وہ ٹکریں بھڑک اٹھیں، جس کو پہلے وہ چھپائے ہوئے تھا۔
 نام ابن جریر اور ابن ابی باری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک حق تعالیٰ پیدا
 فرمایا اس سے فرمایا کہ آدم کو مجبور کرو۔ انہوں نے یہ ہمیں ابلیس کرتے اللہ تعالیٰ نے آگ بھیجی جس نے انہیں جلا کر رکھ کر
 وہ بچے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ فرمایا کہ فرما، یا آدم کو مجبور کرو۔ انہوں نے کہا ہاں (ہم مجبور کرتے ہیں) ابلیس اس قوم سے
 تو جنہوں نے آدم کو مجبور کرنے سے انکار کیا تھا (۶)۔

نام ابن جریر اور ابی حاتم نے شعب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ
 نے آدم کو یہ فرمایا کہ فرما، یا آدم کو مجبور کرو۔ انسان کو پیدا کرنے والا ہوں جب میں اسے پیدا کروں تو تم اس کو مجبور کرنا۔ فرشتوں
 نے کہا ہم ایسا نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ نے ان پر آگ برسائی جس نے انہیں جلا دیا پھر اللہ تعالیٰ سے دوسرے فرشتے پیدا
 فرمائے اور انہیں فرمایا میں نے انسان کو پیدا کرنے والا ہوں۔ جب میں اسے پیدا کروں تو تم اسے مجبور کرنا۔ انہوں نے

۱۔ تیسری سیرۃ منورہ جلد اول صفحہ ۲۵۲ ۲۔ ایضاً جلد ۱ صفحہ ۲۵۰ ۳۔ ایضاً جلد ۱ صفحہ ۲۵۷

۴۔ ایضاً جلد ۱ صفحہ ۲۵۱ ۵۔ ایضاً جلد ۱ صفحہ ۲۵۳ ۶۔ ایضاً جلد ۱ صفحہ ۲۵۰

بھی کیا کہ تو اللہ تعالیٰ نے ان پر بھی وحی رکھی جس نے انہیں جلا دیا پھر اللہ تعالیٰ نے اور فرشتے پیدا فرمائے مایا میں سے انسان کو پیدا کرنے والا جس جب میں اسے پیدا کروں تو تم اسے جہاد کرو ان فرشتوں نے کہا ہم نے سنا اور ہم نے خاصیت نبی و رسول اللہ ص کے یہ پہلے کافروں میں سے تھا (۱)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت محمد بن عمار انسی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے لکھ کر لپٹے نور سے پیدا فرمایا جنور کو تم سے پیدا فرمایا جو پڑھنے کو پائی سے پیدا فرمایا اور دیکھائی سے پیدا فرمایا۔ لہذا میں احکامات رکھوں اور بنوں اور انسانوں میں معصیت رکھوں محمد بن عمر نے حضرت انس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم کو کعبہ کا حکم دیا تو اس نے کعبہ کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے لئے اور جو تیری اولاد میں سے کعبہ کرے گا اس کے لئے جنت ہے۔ پھر میں کعبہ کا حکم دیا تو اس نے کعبہ کر کے اسے لکھ کر لپٹا تو فرمایا تیرے لئے اور جو تیری اولاد سے کعبہ کرے گا اس کے لئے جنت ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے دیکھ لفظ بیان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انہیں موسیٰ علیہ السلام سے ملا تو کہا اے موسیٰ تو وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کے لئے چن لیا اور جب تو نے اس کی طرف توبہ کی تو اس نے تیرے ساتھ لکھ کر لپٹا میں اب توبہ کرنا چاہتا ہوں۔ تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میری سفارش کرو کہ وہ میری توبہ قبول فرما۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم مجھ سے میں سفارش کرتا ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کی بارگاہ میں التجا کی اور سفارش کر کے موسیٰ کو اپنے کام پر آمادہ کیا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کی مجلس سے ملاقات ہوئی تو فرمایا تو آدم علیہ السلام کی توبہ کعبہ کو تیری توبہ قبول کی جائے گی۔ پھر انہیں نے تکبیر کیا اور غصے کا اظہار کیا۔ کہنے لگا میں نے اسے اس کی ذمت کی میں کعبہ نہیں کیا تھا توبہ اس کے مرنے کے بعد کعبہ کروں (یہ ناممکن ہے) پھر انہیں نے کہا اے موسیٰ میرا حق ہے کیونکہ تو نے میری اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت کی ہے پس تو مجھے حق جگہ ذکر کرنا میں تجھے اس مقامات پر ہلاک نہیں کروں گا۔ جب تجھے نصر آئے تو مجھے یاد کرنا کیونکہ میں تیرے اندر خون کی طرح چتا ہوں، اور جب میدان جنگ میں دشمن کی طرف بڑھنے کا موقع آئے تو مجھے یاد کرنا کیونکہ جب دشمن کی طرف بڑھتے کا وقت آتا ہے تو میں ابن آدم کے پاس آتا ہوں اور میں اسے اس کا بیٹا اور اس کی بیوی یا اولاد بتاؤں یہاں تک کہ وہ پوچھنے بھگنے لگے اور اس صورت کے پاس بیٹھنے سے بچ جو کہ نہیں ہے کیونکہ میں اس کی طرف سے تجھے پیغام پہنچانے والا ہوں گا اور تیری طرف سے اسے پیغام پہنچانے والا ہوں گا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت انس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی پر مقرر ہوا انہیں آگیا۔ تو علیہ السلام نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں انہیں ہوں۔ پوچھا کیسے آیا ہے؟ کہنے لگا میں اس سے حاضر ہوا ہوں کہ تم میرے لئے اللہ تعالیٰ سے پوچھو کہ کیا میری توبہ کی کوئی صورت ہے، اللہ تعالیٰ نے نوع علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی، کہ اس کی توبہ کی قطع ایک صورت ہے کہ یہ آدم علیہ السلام کی قبر پر آ کر اسے کعبہ کرے۔ میں نے کہا میں نے جسے

امام ابن ابی حاتم، ابن جریر، ابی طہرانی، احمد اور بیہقی نے الاسماء و احسان میں حضرت ابوہامزہؓ کی روایت سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا آدم یاہ السلام نبی تھے؟ فرمایا ہاں ان سے اللہ نے کلام فرمایا تھا۔ پوچھا آدم اور نوح کے درمیان مثلاً کلام تھا؟ فرمایا اس صدیاں۔ پھر پوچھا نوح اور زید بن جحش کے درمیان کئی مدت تھی؟ فرمایا اس صدیاں۔ پھر پوچھا یسوع علیہ السلام؟ فرمایا ایک لاکھ پونے بڑو۔ پھر پوچھا یا رسول اللہ ان میں سے رسول کتنے تھے؟ فرمایا تین سو پندرہ کا جم فیہ تھا (۱)۔

امام احمد، ابن جریر، ابی طہرانی اور ابن مردودہ نے حضرت ابوہامزہؓ کی روایت سے روایت کیا ہے کہ ابوہامزہؓ نے پوچھا اے اللہ کے نبی! سب سے پہلے نبی کون تھا؟ فرمایا آدم۔ پوچھا کیا وہ نبی تھے؟ فرمایا ہاں وہ نبی تھے جن سے کلام نبی کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا تھا پھر جس میں اپنی روح پھونکی تھی پھر بالمشافہ فرمایا اے آدم! میں نے پوچھا یا رسول اللہ انبیاء کی تعداد کتنی تھی؟ فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار اور ان میں سے رسول تیس سو پندرہ کا جم فیہ تھا۔

امام ابن ابی حاتم نے تہذیب التہذیب میں، تفسیر ترمذی نے نوادر الاصول میں، بیہقی نے الشعب میں، ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں حضرت حسن بصریؒ کی روایت کی ہے۔ فرماتے ہیں سوئی علیہ السلام نے عرض کی یا رب آدم تیرے دھنیاں کا شکر کیسے ادا کر سکتے تھے تو نے اے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا پھر اس میں تو نے اپنی روح پھونکی تو نے اے جنت میں ٹھہرایا تو نے طافہ کو اس کے سامنے بھجوا کر کے کوکبا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس نے یہ تمام احسانات میری طرف سے جان لئے اور میری ان پر تم کی بیش یہ میرے احسان کا شکر تھا (2)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابوہامزہؓ کی روایت سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جس کے دل پیدا فرمایا اور جس کے دل انہیں جنت میں داخل کیا اور انہیں جنت میں رکھا۔

امام عبد بن حمید، حاکم نے حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں آدم علیہ السلام جنت میں نماز عصر کے وقت سے غروب شمس تک کے وقت کی مقدار ٹھہرے رہے (3)۔

امام عبد الرزاق، ابن المنذر، ابن مردودہ، بیہقی نے الاسماء و الصفات میں، اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جس کے دن عصر کے بعد زمین کی سطح سے پیدا فرمایا تو اس کا نام آدم رکھا پھر اس کا ایک عہد لیا پھر دو اس عہد کو بھول گئے تو ان کا نام دنان رکھا۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں تم جہد اسودج غروب تہ واک آپ جنت سے زمین کی طرف اتار دیئے تھے (4)۔ القزالی، مسلم نے ازہد میں، عبد بن حمید اور ابن المنذر نے حضرت حسن سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں آدم جنت میں ان کا یکھ وقت ٹھہرے اور یہ گزری اس وقت دنیا کے ایام میں ایک سو تین سو تیس سال ہے (5)۔

1۔ مستدرک حاکم جلد 7، صفحہ 288، (3039)، مطبوعہ دارکتب العلمیہ، بیروت 2۔ سنن ترمذی جلد 7، صفحہ 152، مطبوعہ دار فکر، بیروت

3۔ مستدرک، جلد 2، صفحہ 591، مطبوعہ دارکتب العلمیہ، بیروت 4۔ سنن ترمذی جلد 7، صفحہ 387

5۔ تہذیب التہذیب، جلد 4، صفحہ 62، مطبوعہ دارالکتب المصریہ، بیروت

امام احمد نے ازہد میں حضرت سعد بن حبر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں آدم علیہ السلام جنت میں ٹکرا اور مصر کے دریا پانی وقت کی قدر اور ٹکیرے (۱)۔ عبد اللہ نے زکاء میں کوئی بن مقبرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام جنت میں دن کا چوتھاں ٹکیرے اور یہ دو ٹکیریں اور نصف جہاد یہ دو چھپا کر اس کی چھپا کر آپ جنت پر سوال دوتے رہے۔

نام ابن جریر، ابن ابی حاتم اور یحییٰ نے الاسماء و الصفات میں اور ابن مسعود کے سہمی میں ابی مائک اور میں صالح میں ابن عباس و ابن مسعود نامی ابن الصحابہ رضی اللہ عنہ صبر کے طریق سے روایت کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جنت میں پیدا فرمایا تو وہ جنت میں چھتے تو جنت میں محسوس کرتے ان کے لئے کوئی سہمی نہ تھا جس سے وہ اس کرتے تھے وہ سہمی بھر کے تھے تو ان کے سر کے قریب ایک حور تھی جسے اللہ تعالیٰ نے ان کی پہلی سے پیدا فرمایا تھا۔ حضرت آدم نے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا حور، پوچھا تجھے کس لئے پیدا کیا گیا ہے اس نے کہا کہ تو مجھ سے سکون حاصل کرے۔ فرشتوں نے کہا اے آدم اس حور کا نام کیا ہے آدم علیہ السلام نے فرمایا عواء، یہ سوال فرشتوں نے آپ کے علم کو پرکھنے کے لئے کیا تھا۔ فرشتوں نے پوچھا اس کا نام عواء کیوں رکھ گیا ہے فرمایا کیونکہ یہ زندہ شخص سے پیدا ہوئی تھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تو اور حور کی جوئی جنت میں ٹکیرے (۲)۔

سفیان بن عیینہ نے حضرت مجاہد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام سو گئے تو حضرت عواء ان کی پہلی سے پیدا کی تھیں حضرت آدم نے انھیں کرکھ کرکھ تو پھر تو ان کے آسمانوں نے کہا انا اللہ تعالیٰ نے ان میں بتایا کہ میں حور تھوں۔ ابن بخاری اور مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی کے متعلق نبی سے خبر لی وصیت قبول کرے کیونکہ حور تھیں پہلی سے پیدا کی گئی ہے اور پہلی کا نفع حاصل اس کا مرے اگر فرماں کو سہدا نہ شروع کرے تو وہ ان کو توڑ دے اور اگر تم سے دینی حالت میں چھوڑ دے تو اس کی اس حالت میں چھوڑ دے گئے کہ اس میں نیز حوریں ہونگا جس شخص سے عورتوں کے متعلق خبر لی وصیت قبول کر دے (۳)۔

حضرت ابن سعد اور ابن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عواء کا یہ نام اس لئے ہے کہ وہ حور تھیں جس کی (۴)۔

ابن ابی نعیم اور ابن مسعود نے ایک اور حدیث سے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حور کو مراد اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ ام (حور) است ہے کوئی ہے اور عواء اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ بزرگوار شخص ہے۔

امام اسحاق بن حبر و ابن مسعود نے حضرت عطاء الرحمن سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب ملائکہ نے آدم کو مجھ و کیا تو ان میں بھائی کی وہ بھی موخر تھا اور بھی اور کہ انیس کے علاوہ کسی نے اپنے رب کی فراموشی کی ہے، انیس اللہ تعالیٰ نے دوسرے فرشتوں کو محفوظ فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے آدم کو فرمایا اے آدم بچہ اور فرشتوں کو سزا کر۔ آپ انھے سلام کیا اور انھوں

نے سلام کا جواب دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے سامنے مسیحات کو پیش کیا اور فرمایا تم کہتے تھے کہ تم آدم سے زیادہ چاہتے
 والے سو تم ان اشیاء کے نام بتاؤ، اگر تم سچے ہو۔ فرشتوں نے معذرت کرتے ہوئے کہا **مِنْهُمْ لَكَ لَا عِلْمَ لَكَ** (ایترہ: 32)
 ہے شک ہم تیری عطا ہے اور تیری قدرت میں ہے، ہمیں تو صرف وہی علم ہے جو تو نے ہمیں سکھایا ہے۔ جب انہوں نے
 اپنے بزرگ کا قرار کر لیا تو آدم علیہ السلام سے فرمایا اب ان کو ان چیزوں کے نام بتاؤ، آدم علیہ السلام نے کہا یہ اونٹنی ہے، یہ
 اونٹ ہے یہ گائے ہے یہ بھیر ہے یہ بکری ہے یہ گھوڑا ہے اور یہ میرے رب کی تخلیق ہے، ہر چیز جس کا نام آدم علیہ السلام
 نے رکھا قیامت تک اس کا نام عام ہوگا، آپ ہر چیز کا نام لیتے رہے جب وہ آپ کے سامنے سے گزرنے لگی کہ گدھا
 گایا، گدھا آخری تھا تو آپ کے پاس سے گزرا۔ گدھا آپ کے پیچھے سے آیا آدم علیہ السلام نے اسے کہا اے گدھے آگے
 سے آتا ملک جان گئے کہ آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نزدیک سزاوارترین ہیں اور آدم کا علم بھی فرشتوں سے زیادہ ہے۔ پھر اللہ
 تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے فرمایا۔ آدم تیرے جنت میں داخل ہو جاؤ اور اس عزت و احترام کی زندگی بسر کرو۔ آپ جنت میں
 داخل ہوئے تو حضرت حواء کی تخلیق سے پہلے انکی درخت کے قریب جانے سے منع کیا گیا۔ آدم علیہ السلام جنت میں کسی
 مخلوق سے، فوس نہیں کرتے تھے اور نہ کسی چیز سے سکون حاصل کرتے تھے اور جنت میں کوئی چیز ان کے مشابہ نہ تھی۔ جس اللہ
 تعالیٰ نے آدم علیہ السلام پر بندھاری فرمادی اور یہ پہلی بندھنی پھر آپ کی: ہمیں طرف کی چھوٹی پہلی سے حضرت حواء کو پیدا
 فرمایا۔ جب آدم علیہ السلام پر بار ہو تو بیٹھ گئے۔ حضرت حواء کو حضرت آدم کے ساتھ مشابہت تھی اور ہر عورت کی ایک پہلی
 مرد کی نسبت زیادہ ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ہر چیز کا نام سکھایا۔ پھر فرشتے آپ کے پاس آئے اور انہیں
 مبارک باد دی اور آدم علیہ السلام کو سلام کیا اور کہا اے آدم یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ عورت ہے، پوچھا اس کا نام کیا ہے؟ فرمایا حواء
 پوچھا تو نے ان کا نام حواء کیوں رکھا؟ فرمایا کیونکہ یہ زندہ سے پیدا کی گئی ہے۔ جس دنوں میں اللہ تعالیٰ کی روح پھونکی گئی۔
 جس زمانہ ان پر کسی چیز پر رحمت کرتے ہیں وہ اس رحمت الہیہ کا ثمرہ ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت حواء جنت کی محروم میں
 سے ہیں اور جب وہ حاملہ ہوئی تھیں نہ کہ اسے کوئی منفعت سے تو بچہ ان کے پیٹ میں نکلا وہ بچہ تھا۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن مسعود نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ
 السلام کو پیدا فرمایا تو ان کے لئے ان کی بیوی کو بھی پیدا فرمایا پھر ایک فرشتہ بھیج کر انہیں ہم بستری کا حکم فرمایا۔ آدم علیہ السلام
 نے ہم بستری کی لی جب فارغ ہوئے تو حضرت حواء نے آدم علیہ السلام سے کہا اے آدم یہ خوشبو ہے ہم اس سے اسٹانڈ کریں۔
 اللہ تعالیٰ کا اور شاد و کلا و شہادہ علیہ السلام۔

امام ابن جریر اور ابن مسعود نے حضرت ابن مسعود اور دوسرے صحابہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ عظیم معنی (خوشگوار)
 ہے (۱) ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ اللہ عظیم معنی تراغ معیشت ہے (۲)۔

امام عبدالمطلبؑ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے فرماتے ہیں اللہ کے دشمن انھیں نے اپنے آپ کو زمین کے جانوروں پر چڑھ کر کیا کہ وہ اسے اٹھا لیں حتیٰ کہ وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائے اور آدم سے کلام کرے، تمام جانوروں نے اس کی بات نہ سنی اسے انکار کیا تھا حتیٰ کہ اس نے سانپ سے بات کی اور کہا میں اولاد آدم سے آئے ہوں، چاؤں کا بے شک تو میرے ذمہ میں ہو گا مگر تو مجھے جنت میں سے ہائے۔ پس سانپ نے اپنی کھوپڑی کے درمیان اٹھا لیا حتیٰ کہ وہ اسے جنت میں لے گیا۔ سانپ نے منہ سے شیطان نے بات کی اور یہ پہلے ڈکا ہوا تھا اور پھر رانگوں پر چڑھا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کی اس خیانت کی وجہ سے یہ بند کر دیا اور پتھر کے ٹکڑے سے اسے چلنے پر مجبور کر دیا۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں جہاں سے پانچ سے قتل کرو اور اللہ کے دشمن کے ذمہ کو اس کے حلقے توڑ دو (۱)۔

امام سفیان بن عیینہؒ عبد الرزاقؒ ابن الجریجؒ راویان مساکر نے اپنی تاریخ میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں دو درخت جس سے حضرت آدمؑ اور وہیں کی زوجہ کو کھنکھایا گیا تھا وہ انہ کو کھد کر دو درختوں کے درمیان سے کھایا تو ان کا ستر ظاہر ہو گیا۔ پہلے ان کے ستر پر آئے، پھر ان کا لباس نکلا۔ پس وہ دونوں جنت سے پتے پھانٹنے لگے۔ انجیر کے پتے ایک دوسرے پر چھانے لگے۔ آدم علیہ السلام جنت میں بیٹھ پھیر کر چلنے لگے تو جنت کے ایک درخت نے ان کا سر پکڑ لیا، جس ان کے رب نے انھیں ندا دی وہ آدمؑ تو جانتا ہے؟ عرض کی نہیں لیکن سے میرے پروردگار مجھے تجھ سے حیا آدمی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تجھے جنت عطا نہیں فرمائی تھی اور میں ایک درخت کے علاوہ سب درخت تیرے لئے مہیا کر سکے تھے؟ آدم علیہ السلام نے عرض کی یہ آپ کی نوازشات تھیں لیکن اسے میرے پروردگار تعالیٰ کی عزت کی قسم مجھے یہ کمان نہیں تھا کہ کون تیرے نام کے ساتھ بھونکی قسم کھنکھائے گا۔ فرمایا مجھے اپنی عزت کی قسم میں ضرور تجھے زمین پر اتار دوں گا بغیر تو جنت زندگی بسر کرے گا۔ پس آدمؑ و حوا جنت سے اتارے گئے حالانکہ وہ جنت میں جو چاہتے کھاتے تھے پھر وہ غیر لذت کھانے اور پینے کی طرف اتارے گئے۔ پس آپؑ نے فرمایا کہ یہ صحت کو جاننا، انھیں کھنکھائی باڑی کا حکم دیا گیا، پس آپؑ نے از روایت شروع کر دی پھر اس کھنکھائی کو پانی دیتے رہے حتیٰ کہ وہ پک کر تیار ہو گئی پھر آدمؑ نے اسے گام، پھر اسے صاف کیا پھر اسے جیسا پھر گوشت کا پکڑا، اس کی روٹی پکائی اور پھر اسے کھایا پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں جو پیغام دینا چاہا وہ پیغام پہنچایا، آدم علیہ السلام جب جنت سے اتارے تو رونے لگے اور اسے رونے کہ کوئی دوسرا اتار نہیں دیا۔ اگر وہ ود علیہ السلام کے کوئی خطا پر رونے کو اور یعقوب علیہ السلام کے اپنے بیٹے پر رونے کو، ابن آدمؑ کے اپنے بھائی پر رونے کو اور پھر تمام ان زمین کے رونے کو ایک زندہ آدمی رکھا جائے اور دوسرے تمام آدم علیہ السلام نے رونے کو رکھا جائے جب آپؑ زمین پر اتارے تھے تو وہ تمام رونے غمگینی آدم علیہ السلام کے رونے کے برابر نہ ہو گا (۲)۔ ابن عباسؓ نے عبدالمطلبؑ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تیار کیا میرے جوار سے تھی جوار دوسری عزت کی قسم میرا تیار ہوا، میرے گھر میں میرے قریب نہیں رہ سکتا، اسے جبرئیلؑ اسے نکال دے لیکن بخنکی سے نہیں۔ جبرئیلؑ نے آپؑ کا ہاتھ پکڑا اور انھیں جنت سے نکال دیے (۳)۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں

امام ابن عساکر نے حضرت عبدالرحمن بن زید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ آدم علیہ السلام نے محمد ﷺ کو ذکر کیا اور فرمایا کہ میرے بیٹے اؤٹ وائے کہ مجھ پر فضیلت دینی تھی ہے کیونکہ اس کی جڑی اس کے دین کے معاملہ میں اس کی معاون تھی اور میری جڑی خطیہ میری معاون تھی۔

اہم بی بی، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی حاتم، (فی الشریعہ) اور بخاری نے اساماء الصغائر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کا باہر متاخر ہو تو آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا تو آدمی ہے جس نے لوگوں کو فخر و کبر اور انہیں جنت سے نکالا۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا تو موسیٰ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہر نعمت عطا فرمائی اور اپنی رسالت کے لئے منتخب فرمایا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہاں (موسیٰ وہ موسیٰ ہوں) آدم علیہ السلام نے فرمایا تو مجھے ایک ایسے مرید ملے کہ وہ میری تحقیق سے پہلے مقدور ہو چکا تھا (۶۸)۔

حضرت عبد بن حید نے اپنی سند میں ابوداؤد ابن مردودہ نے حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کا میں میں جھگڑا ہوا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا (اے آدم) تو وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا تھے جنت میں ٹھہرایا، ملائکہ کو تیرے سامنے سجدہ کا حکم دیا، بارگاہ الہی والا کوکبہ سے نکالا اور تو نے انہیں مشقت میں مبتلا کیا۔ آدم نے فرمایا تو موسیٰ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنی کلام کے لئے منتخب فرمایا تو مجھے ایک ایسے معاملہ میں ملے کہ وہ میری تحقیق سے پہلے مقدور ہو چکا تھا، میں آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔

امام ابوداؤد، ابی جریر، اور بخاری نے اساماء الصغائر میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا رب ہمیں وہ آدم دیکھا جس نے ہمیں اور اپنے آپ کو جنت سے باہر نکالا، اللہ تعالیٰ نے انہیں آدم علیہ السلام سے حاکمات کر دی، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، تو ہمارا رب آدم ہے؟ آدم علیہ السلام نے کہا ہاں، موسیٰ علیہ السلام نے کہا تو وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص روح چھوڑی اور تجھے تمام اسلام سکھ دینے اور ملائکہ کو اس نے حکم دیا کہ وہ تیرے سامنے سجدہ کریں۔ آدم علیہ السلام نے کہا ہاں، موسیٰ علیہ السلام نے کہا پھر تجھے کس چیز نے برا سمجھنا کیا کہ تو نے ہمیں جنت سے باہر نکالا، آدم علیہ السلام نے پوچھا تو کون ہے؟ انہوں نے کہا موسیٰ، آدم علیہ السلام نے فرمایا تو میں اسرائیل کا بی بی ہے جس کے ساتھ اللہ نے حجاب کے پیچھے کلام فرمایا اور تیرے اور اپنے درمیان کسی پیغام رسان کو حاکم نہیں فرمایا؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہاں (میں وہی موسیٰ ہوں) آدم نے فرمایا تجھے معلوم نہیں کہ یہ معاذ کتاب اللہ میں میری تخلیق سے پہلے موجود تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہاں (یہ تو ہے)۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا پھر تو مجھے ایک ایسے معاملہ میں کیوں ملے کہ وہ میری تحقیق سے پہلے ہی مقدور ہو چکا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس دلیل کے ساتھ کہ آدم علیہ السلام موسیٰ

عبد السلام بن غالبؒ نے "معلیہ" اور "موسیٰ علیہا طرہ" پر غالب آئے (۱۰)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جناب اعلیٰ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ: "تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کا منظر دیکھو تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے آدم تو وہ ہے جس کو اللہ نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا تھا جس کو اپنی روح چھوٹی، سانس روح سے سانس کھدھ کر لیا، تجھے جنت میں بھیجا، اور تو نے وہ کام کیا کہ تو نے اپنی عاری اور لاکھوں جنت سے نکال دیا، آدم علیہ السلام نے فرمایا تو دیکھو! جس کو اللہ نے اپنی رسالت سے سزا دی، عورت فرمایا، تجھے تورات عطا کی اور تجھے قربان جس عطا فرمایا، کیا میں پیسے پر ایسا یہ معاملہ پیسے سے ہو چکا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدم علیہ السلام وہی علیہ السلام پر عتاب آگئے۔"

[illegible]

لَا تَقْرَأُوا فِيهَا مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا وَلَا أَسْفَرًا

نام محمد بن حیدر، المکنی جری، امینی المکند اور المکنی ابی ہاشم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس ارشاد کے متعلق روایت فرمائی ہے کہ میں سے مراد آدم، حوا، یحییٰ اور ساقیہ ہیں جنہیں اترنے کا حکم ملا تھا اور وہ مکہ میں انہیں قبضہ فرماتے تھے۔
مراد یہ ہے کہ قرآن مجید میں ضمیر اے اور وہاں انزال یعنی عروج سے مراد یہ ہے کہ زندگی تک تمہیں نہ کوئی اٹھائے (۱۷)۔

حضرت ابو اسحاق نے کہا جو عمر اللہ سے نہ کھو رہا اوشاؤ کے تحقق روایت کیا ہے کہ جنہیں اقر نے کا حکم ملا تھا وہ آدم، اسحاق اور شیطان تھے، ابو اسحاق نے ۱۰۰ سے اور انہوں نے ابوسمان سے روایت کیا ہے کہ اخیظ کا ورثہ آدم، حواء اور اسحاق تھا۔ امام محمد بن حمید نے حضرت ثناء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ یہ ارشاد فرمایا کہ آدم، حواء اور ابلیس کو تھا۔

حضرت ابن ابی الدین نے مکہ مکرمہ میں، ابن ابی رزینہ اور ابن مسعود نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں: آدم علیہ السلام کو جب زمین پر اتارا گیا تو وہ بندہ میں اترے اور ابن کاسر آدم کو چھوڑ دیا تھا زمین نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کی کہ آدم ہماری ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے چار دست قدرت آدم کے سر پر رکھا تو وہ ستر ہاتھ بچے ہوئے اور آدم علیہ السلام کے ساتھ جلوہ مجبور و مرقی اور کیے اترے۔ جب آپ کو زمین پر اتارا گیا تو عرض گزار ہوئے اس بندے نے رب میں سے اور میرے درمیان تو نے دشمنی پیدا فرمائی ہے اگر تو اس پر میری دعوتیں کرے گا تو میں اس پر طاعت نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تیرا کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا نہیں میں اس پر ایک فرشتہ مقرر کروں گا آدم نے عرض کی کہ رب ذی ظنیر سے میرے پروردگار میرے لئے اس میں اضافہ فرما یا فرمایا میں ایک برائی کے بدلے ایک سزا دوں گا اور ایک نیکی کے بدلے دس نیکیاں دوں گا حتیٰ کہ اس پر اضافہ کروں گا۔ آدم نے پھر عرض کی کہ رب ذی ظنیر! اے میرے رب میرے لئے اس میں اضافہ فرما یا فرمایا جب تک جسم میں روح باقی ہوگی تو بکا درد رکھنا ہوگا شیطان کہنے لگا اے اس بندے کے رب جس کو تو نے عزت بخشی ہے اتر تو میری اس کے خلاف دعوتیں کرے گا تو میں اس پر قیام نہیں ہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کا بچہ پیدا ہوگا تو تیرا بھی ایک بچہ پیدا ہوگا۔ اس نے کہا اے اللہ میرے لئے اس میں اضافہ فرما یا فرمایا تو اس میں اس طرح گردش کرے گا جیسے خون گردش کرتا ہے اور تو جن کے سینوں میں مگر بٹائے گا۔ پھر اس نے عرض کی کہ اب میرے لئے اس میں اضافہ فرما یا فرمایا: **أَجُوبُ عَنْكُمْ بِمِثْلِكَ وَنَسْجِلُكَ فِي سَائِرِ الْكُتُبِ لَا تَقُولُ إِلَّا وَكَلَامُ** (یعنی اسرائیل: 64) (۱)۔

امام ابن سعد نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا فرمایا تو ابن کاسر آسمان کو چھو رہا تھا پس اللہ تعالیٰ نے ان کاسر زمین کی طرف گرد باغی کر دیا جس کو وہ ساتھ ہاتھ سپرد اور مات ہاتھ چڑے تھے (۲)۔

امام طبرانی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: جب آدم علیہ السلام کو بندگی زمین پر اتارا گیا تو آپ کے ساتھ جنت کے درخت بھی تھے انہوں نے ان کو بھی زمین پر لگا دیا اور آدم کاسر آسمان پر اور ہاتھ زمین پر تھے۔ آپ ملائکہ کا کام سننے تھے اور آپ پر تعالیٰ شاق گزری، پس اللہ تعالیٰ نے ان کے سر کو جھکا کر ستر ہاتھ کر دیا پھر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا کہ میں تجھے ایک ایسے گھر میں اتارنے والا ہوں جس کے ارد گرد طواف کیا جائے گا جس طرح عرض کے ارد گرد فرشتے حواف کرتے ہیں اور اس کے پاس نماز پڑھی جائے گی جس طرح ملائکہ عرض کے ارد گرد زچہ کرتے ہیں۔ پھر آپ بیت اللہ شریف کی طرف متوجہ ہوئے پس ہر قوم کی جگہ ایک شہر تھا، ہر قوموں کے درمیان جنگ تھا حتیٰ کہ آپ کو کمر پہنچ گئے بیت اللہ کے طواف کے لئے باب الصفا میں داخل ہوئے اور اس کے پاس نماز پڑھی پھر آپ شام کی طرف شریف لے گئے اور وہاں ہی آپ کا وصال ہوا (۳)۔

حضرت ابو الشیخ نے احمد میں حضرت جابر و عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں: آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا گیا تو

۱۔ ترمذی ج ۱ صفحہ ۱۶۷، ۴۳۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۲۔ طبقات ابن سعد ج ۱ صفحہ ۴۲۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت

۳۔ مجمع الزوائد ج ۳ صفحہ ۶۲۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت

دشمن پہ نور مار گئے اور جو کچھ دشمن پر قاتل کی زبان کی تو وہ سب سے ڈر گئے جس واقعہ حقائق نے انہیں اس قدر خوف کھ کر روک دیا :
 اور میں جبر نے اپنی تاریخ میں لکھی کہ شیعہ کے لشکر میں وہاں سے گئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
 روایت کیا ہے کہ اے ایسا جب آدم علیہ السلام جاتے سے باز آئے تو جس چیز کے پاس سے گئے اسے تکلیف نہ پائی۔ ملائکہ کو
 کہا "یا اے اللہ کو چھوڑ دو زمین سے جو چاہے، پہاڑ اور اوروں سے" اور جب آپ زمین پر اتارے تو آپ نے پہاڑ چالیس گج گئے۔
 ماسعودی بن منصور نے لکھا کہ ابن ابی رباح رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ اے ایسا جب آدم علیہ السلام ہند کی زمین پر اترے
 اور آپ کے ساتھ جاتے کی چیزیں گھڑیں تھیں یہ ایک گڑیاں تھیں جن کے ساتھ لوگ خوشبو کا مصل کرتے ہیں۔ آپ نے ان پر سور
 ہو کر بیت اللہ کا گج کیا۔

امام مہدینؑ کو حضرت رافعؓ میں کمر درازہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام جنت سے فرمایا
اوس کی طرح بنی لنگے اور اپنے ساتھ جنت کے درخت کی ایک ٹہنی لے کر اپنے مورچے کے سر پر جنت کے درخت کا ٹکڑا تھا۔

امام ابن سنی نے تم اور اہل مبرا کہتے حضرت سنی سے ہدایت کیا ہے فرماتے ہیں : اُمّ علیہ السلام جو کہ بنی امیہ اور حواری
جد و ہمیں انکار کرتے اور اللہ کے فضل کی بدولت میں نے ان کو اپنا گھر بنا لیا۔

ہم اپنی شہریت کے لیے اپنی تاریخ میں حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے طرف
دور فرمایا، جبکہ آپ ہند کے علاقے میں تھے کہ بیت اللہ شریف کا رخ کریں تو آدم علیہ السلام نے حج کیا۔ جب آدم علیہ السلام
قدم رتھے تو مشرکین نے ان کو قتل کرنے کا ارادہ کیا، لیکن ان کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔ آپ نے ہند کے
مختلف علاقوں کا دورہ کیا اور ان کے پھر وہاں آج بھی آپ کے گھر ہیں، ان کے مقام پر تھے تو فرشتوں سے ملاقات ہوئی،
فرشتوں نے کہا: خداوند تعالیٰ کا حکم ہے کہ تم لوگ اپنی قوم پر نبی علیہ السلام کے لیے آج بھی آپ کے لیے دیے
جائیں گے، ان کے لیے تو تم لوگ اس قوم کے لیے نبی ہو گے۔ اور ان کے لیے کہ ان کے لیے نبی ہو گے۔

امہ شافعی رحمہ اللہ نے الام میں بھی ہے: اہل مرہبہانی نے لڑخوب میں حضرت محمد بن کب القزحی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: ماتے ہیں آدم علیہ السلام نے حج کیا پھر ملک کی ان سے درجات ہوئی تو کہنے لگے: آدم میری عبادت مقبول ہوئی اور ہم نے تم سے درجات حاصل کیے۔

امام الکلیب نے متذہبی مسایفہ کی حدود سے عظمت غنی بن سکرم رحمہ اللہ سے وابستہ رہے جس میں آپ نے غیر معروف روئے بھی منظم فرماتے ہیں انہوں نے حضرت عثمان غنیؓ میں پڑھ کر کہ وہ علیہ السلام کا حج سے وقوع پر مطلق کس نے یہ قول فقہاء جواب دیئے ہے ہاتھ آئے۔ واقعی نے کہا میں ایسے شخص کو ہر تہذیبوں جو تھیں اس کا جواب بتا سکتا ہوں۔ اس نے بنی محمد بن احمد بن علی بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالبؓ اور ان کی سوال پوچھا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہے آپ نے میرے جدا ہونے اور انہوں نے اسے باب اور تہذیب نے وادست روایت کر کے

بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو حکم دیا کہ دو جنت سے باقوت نکلے زمین پر اترے جس سے وہ باقوت نکلے آئے۔ سے آدم کے سر سے کس کیا تو تم ہاں پہنچ گئے لیکن جہاں تک اس باقوت کا نور پہنچا وہ عاقبت حرم میں گیا۔

اور یہاں ابن ابی حاتم اور حیرانی نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو جنت سے اُترادیا تو اسے جنت کے پھولوں کا زراہ دیا اور انہیں ہر چیز کا لہجہ سکھایا، انہیں تمہارے پھل جنت سے چیں لیکن یہ پھل خضر ہو جاتے ہیں جب کہ جنت کے پھل متغیر نہیں ہوتے۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، امام ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کی ہے۔ حضرت حاکم نے اسے صحیح بھی کہا ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام جنت کے پھلوں کے تیس قسموں کے ساتھ زمین پر اترے، بعض وہ جن کا رطل و خارج کھایا جاتا تھا اور بعض کا رطل (اندروں والا حصہ) کھایا جاتا تھا اور خارج (بیرونی حصہ) پیچھا جاتا تھا، بعض کا خارج کھایا جاتا تھا اور رطل پیچھا جاتا تھا۔ ابن ابی الدنیا نے کتاب الذبکا میں حضرت غنی بن ابی ظہر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سب سے پہلی چیز جو آدم علیہ السلام نے زمین پر اترنے کے بعد تناول فرمائی وہ امرود تھا۔ جب آپ باغ خانہ کے لئے بیٹھے تو آتی تکلیف دہی مٹتی کہ مروت کو بچہ بننے سے اُتے ہوئی ہے۔ آپ خرما فرمائے تو مل کی صورت نظر نہ آئی حتیٰ کہ جبریل ماری ہوئے انہوں نے آدم کو پیشاب کرنے کی کھینٹ پر بٹھایا تو غصہ سے بزرگ آئی جب آپ نے بڑھ چوسنے کی تو وہ باسی ستر سال بیٹھ کر روتے رہے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام کے ساتھ زمین پر تین چیزیں اتریں۔ سند ان (ابن ابی حاتم) وہ دو جو باطن پر نہ پہنچیں وہ ان کو کھانا ہے (کھانے کا آلہ) اور جھوڑا۔

حضرات ابن عدی اور ابن عساکر نے اس طرح بھی سفید سند کے ساتھ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدم علیہ السلام زمین پر اترے تو آپ کے ساتھ سند ان، زنبور اور اشجار تھا اور حضرت حواء جہد میں اترتی (۱)۔ ابن عساکر نے جعفر بن محمد بن ابی بن جہد کے سلسلہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا فرمایا تو اس میں سونے اور چاندی کو پیدا نہ فرمایا پھر جب آدم و حواء زمین پر اترے تو ان کے ساتھ سونا اور چاندی اتارے پس زمین میں ان کے لئے فیض جاری فرمادیا تاکہ آدم و حواء کی اولاد فیض حاصل کرتی رہے۔ اور اسی سونے اور چاندی کو حضرت نوح کا مہر بنایا جس کی کے لئے بغیر مہر کے نکاح کرنا ناجائز سمجھا۔ حضرت ابن کثیر نے ابن جریر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اتار دیا تو آٹھ اشیاء کو ان کے ساتھ اتار دیا: لکڑی، بھینٹ، کھجور، کھجور، کھجور، کھجور اور آپ کے ساتھ صنعت کار کی کے آلات اتارے۔ ان میں حج، انگور کی کٹی اور نیاز و غیرہ بھی تھیں۔ ہند کے متعلق بعض علماء فرماتے ہیں اس سے مراد آلات صنعت ہیں اور بعض

فرماتے ہیں اس سے مراد اہل کا بھل ہے۔ اور یہ خالص عربی لفظ نہیں ہے۔

۱۔ مہین بنام ترمذی (فی الغنی) نے افسری بن یحییٰ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام کو جنت سے اتار دیا تو آپ کے ساتھ مختلف چیزوں کے کچے تھے۔ آپ نے من کے اوپر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ اس پر اس کا ہاتھ آگ کی مانند نہایت گرم ہو گیا۔ ۲۔ ابراہیم علیہ السلام نے ضحیلہ بنہ کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ خود زمین پر چڑھا، اگلے روزے اور ان پر جنت کے پتے تھے۔ آدم علیہ السلام کو گرنی لگی تو آپ نے بیٹھ گئے اور حوا سے نہایت گھبرائی ہوئی تھی۔ جبریل علیہ السلام نے آگے اور حوا کو کاٹنے سے لے لیا اور کھاتے کا طریقہ بھی سکھایا۔ آدم علیہ السلام کو کپڑے بننے کا حکم دیا اور ان کو طہارت بھی سکھائی۔ جنت میں آدم علیہ السلام نے حضرت حوا کے حقوق و حریمت اور انہیں کئے گئے حق کی حریمت سے باہر آ گئے۔ آدم حوا جدا جدا کرتے تھے حتیٰ کہ جبریل آئے اور آدم کو پہنی ہوئی کئی پائیاں لے کر آئے اور جناح کا طہارت بھی سکھایا۔ جب آدم حوا ہم سفر ہوئے تو جبریل آئے اور بچہ کرم نے اپنی بیوی کو میاں پایا ہے آدم نے کہا صلوٰۃ (نیک مورت ہے) ۱۱

حضرت دہلی نے سند انور و اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مراد روایت نقل کی ہے کہ سب سے پہلے کپڑے پہنے تاکہ آدم علیہ السلام سے لیا تھا۔

۲۔ امام ابن عساکر نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام کسان تھے اور انہیں خلیہ سلام روزی تھے۔ یونس علیہ السلام ترکھان تھے۔ زود علیہ السلام تاجر تھے، اور انہیں علیہ السلام بکریاں پرانے تھے، واد علیہ السلام زراعت کرنے والے تھے، یونس علیہ السلام کھجور کے پتے فروخت کرنے والے تھے، اویسی علیہ السلام العیر (مزدور) تھے، یحییٰ علیہ السلام مساجد تھے اور محمد بن عبد اللہ بن عباس (مبارک) تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا رزق آپ کے نیچے کے نیچے رکھا تھا۔

۳۔ امام حاکم نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو کہا میرے قریب آپ میں تمہیں کتاب اللہ میں مذکور انبیائے زمرہ کے متعلق ۲۴ دوسرے آدم علیہ السلام کہیں تھے، نوح علیہ السلام ترکھان تھے، اور یونس علیہ السلام روزی تھے، واد علیہ السلام زراعت کرنے والے تھے، موسیٰ علیہ السلام چرواہے تھے، اور ابراہیم علیہ السلام بکریاں پرانے تھے اور بہت زیادہ سہانہ ترانے اور شہید علیہ السلام چرواہے تھے، واد علیہ السلام بھی کھیتی باڑی کرنے والے تھے، صالح علیہ السلام تاجر تھے، سلیمان علیہ السلام بادشاہ تھے، آپ پر سینے کی ابتداء میں چھ دوسٹ میں تھیں اور آخر میں بھی تھیں روزے رکھتے تھے، آپ کی نواہ لوہا پر تھیں اور تین سو دیاں تھیں اور حضرت یحییٰ بن مریم علیہ السلام کے لئے چھ چھاندرہ رکھتے تھے، انہوں نے جس نے جس کی غذا دی ہے وہ شکر کو بھی فراموش نہ کرے اور جس نے عثمان کا کھانا دیا ہے وہ صبح کا کھانا بھی عطا کرنے کا۔ تمام رات اللہ کی عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ دن کو ان کی تسبیح کرتے اور بیخود روزہ رکھتے اور پوری رات قیام فرماتے تھے (۳)۔

حضرات ابوالبخیر، یحییٰ اور ابن مسافر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام جنت سے خبر اسو کو ساتھ لے کر آئے۔ آپ اس کے ساتھ اپنے آنسو پونچھتے تھے اور آدم علیہ السلام کے آنسو جنت سے نکلنے کے بعد جب بھی نکلے اور جنت کی طرف دے گئے (۶)۔

دوم ابوالبخیر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب آدم علیہ السلام کو زمین کی طرف اتار دیا تو آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وحشت کی شکایت کی۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وہی فرمائی کہ میرے گھر کے سامنے دو ٹھوکرے فرجئے تمہیں طواف کوئے نظر آئیں گے پس تم بھی ان کی طرح کعبہ کو طواف کرو پس آپ کے سامنے جنگل تھی اور آپ کے قدموں کے دو مہان نہریں اور چشمے تھے۔

امام ابن ابی حاتم نے صدی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام ہند میں اترے تو خوشبو کا درخت پیدا ہوا۔ امام ابن سعد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام جنت سے دو نمازوں کے درمیان نکلے یعنی نماز ظہیر اور نماز عصر کے درمیان نکلے۔ آپ کو زمین پر اتار دیا اور آپ جنت میں آخرت کے ایام میں سے نصف ایام ٹھہرے اور دو پانچ سو سال بیٹھے ہیں اس دن کے حساب سے جس کی مقدار بارہ گز یاں ہے اور دن ہزار سال ہے اس حساب سے جو راتلی دن شمار کرتے ہیں آدم علیہ السلام ہند میں ایک پہاڑ پر اترے جسے خود کہا جاتا تھا۔ حضرت حماد جہد میں تریں آدم علیہ السلام کے ساتھ جنت کی خوشبو کی اتری یہی وہ درختوں اور وادیوں کے ساتھ مطلق ہو گئی۔ پس وہ تیس جہد خوشبو سے مغطی ہوئی پھر آدم علیہ السلام کی خوشبو کو لایا گیا، فرشتوں نے کہا اس پر جنت سے خوشبو کا مادہ گری ہے۔ آدم علیہ السلام کے ساتھ تیرہ سو دھبھی اترے یہ رقبہ سے بھی زیادہ وسیع تھا۔ ہونے علیہ السلام کا عصا بھی اترنا تھا جو جنت کی آس گزری کا قیاموں کی لمبائی سوئی مایہ سرم کے تھ کے مطابق دس ہاتھ تھی۔ نیز مراد زبان بھی اترے تھے پھر اس کے بعد آپ پر تین ہزار ہزار اور دوا ہزاروں اترے تھے، آدم علیہ السلام پہاڑ پر اترے تو لوہے کی سلاخ دیکھی جو پہاڑ پر اٹھی ہوئی تھی، فرمایا یہ آگ ہے۔ یہ آگ آپ نے محمدؐ کے ساتھ درخت توبہ کے شراب کر دیے جو کہ پرانے ہو چکے تھے اور نکلے ہوئے تھے پھر اس لوہے کی سلاخ پر گزریوں کے ساتھ آگ جلائی تو وہ پھیل گئی۔ سب سے پہلے آپ نے اس لوہے سے چھری بنائی، آپ اس کے ساتھ کاٹ کر گئے تھے پھر آپ نے خود بنایا جو بیج علیہ السلام کو میراث میں ملا تھا اور نبی ہند میں عذاب کے ساتھ مل رہا ہے۔ جب آدم علیہ السلام نے بیج کیا اور حرام سو کو پیش اپنی قمیص پر رکھا تو وہ اہل مکہ کے لئے تار یک رنگوں میں روشنی کرتا تھا جس طرح چاند روشنی کرتا ہے۔ امام سے چار سال پہلے میں والی غور تیں اور قبیلہ لوگ اس کو جوتے تھے اس لئے یہ سیاہ ہو گیا۔ قریش سے اس پتھر کو پیش اپنی قمیص سے بیچے اتارا، آدم علیہ السلام نے ہند سے مکہ تک بیول چاہیں جگے گئے۔ آدم علیہ السلام جب زمین پر اترے گئے تو آپ کا سر آسمان کو پہنچا تھا اسی وجہ سے آپ مجھے ہوئے اور آپ کی لادھگی بھی ہو جاتی ہے۔ آپ کے قدموں کی طوالت کی وجہ سے فضلی کے چو پائے بچا گئے اور اس ان وحشی بن گئے اور آدم علیہ السلام پر ہزار ہزار سے زائد فرشتوں

کہ تو روئی، زندقہ کے ساتھ نہیں رکھائے گا حتیٰ کہ تو موت کی مثل علیا کرے ۱۱۔ ابن مساکر نے عبد الملک بن عبید بن مسعود سے روایت کیا ہے کہ میں جب آداب اللہ کو زمین پر اتار دیا تو انھوں نے فوج کی جی آداب علیہ السلام بھی روئے گئے پھر ان سے بلند آواز میں گانا گایا اور پھر بیٹھے گا (۱)۔

۱۱۔ امام ابن مساکر نے حضرت حسن سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام سے طرش، زندقہ کے پہلے آپ کی موت آگیا انھوں نے سنا ہے کہ جی آداب کی اور آپ کی امید آپ کے پیچھے رہتی تھی۔ جب تکادھر وہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے امید سنا کر دی، موت پیچھے کر دی، آپ موت تک امید کرتے رہے (۲)۔

۱۲۔ امام بخاری اور محدث الزہبی میں حضرت حسن سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام کے قتل سے موت ہونے سے پہلے موت ان کی آنکھوں کے سامنے دو امید چمکے پیچھے رہتی تھی جب خطا لاحق ہوئی تو امید کو آنکھوں کے سامنے کر دیا گیا اور موت کو چمکے کے پیچھے کر دیا گیا (۳)۔ ابن مساکر نے انھوں سے روایت کیا ہے کہ ہم نے جی آدم علیہ السلام کی عقل آپ کی تمام ہوا، اسی عقل کی شش تھی (۴)۔

۱۳۔ امام ابن مساکر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آدم علیہ السلام کو جب زمین پر اتار دیا کہ تو آپ کے بہت سے حرکت کی اتنی اجازت آپ کو فلم لاحق ہو کہ تو آپ کو تھکائی نہیں دیتا تھا کہ آپ کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ بیٹھ جاؤ آپ بیٹھ گئے۔ جب تقدیر نے حادثہ کر لیا تو ہوا کو پلایا چراغ کرنے لگے اور رونے لگے اور اہل انگلیوں کے چہرے دکھانے لگے جس آپ ہزار سالہ بنی انگلیوں دکھائے رہے (۵)۔

۱۴۔ امام ابن مساکر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام کو جب جنت سے اتارا گیا تو آپ اتنے روئے گئے کہ سب کوئی دوسرا نہ دیکھ سکا، اترتھا اولاد آدم دارانہ اور آدم علیہ السلام کے اپنی نظارہ دار نے سمیت ایک چڑھے میں دکھا جائے تو آدم علیہ السلام کے رونے کے برابر نہ ہوگا جب وہ جنت سے نکلنے کے وقت رونے لگے۔ آپ نے پچیس سال آسمان کی طرف سر ہٹا رکھا (۶)۔

۱۵۔ جبرائیل نے آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اکمل میں سکھائے شعب الامران میں راجحیب و ابن عمر کے ساتھ شیخ میں حضرت بریدہ رحمہ اللہ سے مرفوع روایت کیا ہے کہ اگر آدم علیہ السلام کے رونے اور تمام اہل زمین کے رونے کو آدم علیہ السلام کے رونے سے اور دنیا کے رونے کو آدم علیہ السلام کے رونے کے برابر نہ ہوگا۔ حضرت یحییٰ رحمہ اللہ کے القاد کا مقیم ہوئے کہ آدم علیہ السلام کے تسوؤی کا آپ کی تمام ارباب کے تسوؤی سے میزان کیا جائے تو آپ کے تسوؤی کا میزان ۵۰ ہائے کا (۷)۔

۱۔ ترمذی، معجم ص ۷، سنن ۴۳۹، معجم دار المعرفہ ص ۲۰۲، ۲۔ ابن مساکر

۳۔ کتاب الرواۃ، امام حرمی ص ۲۲، معجم دار کتب العلم ص ۲۰۲، ۴۔ ترمذی، معجم ص ۲۰۲، ۵۔ ترمذی، معجم ص ۲۰۲

۶۔ ترمذی، معجم ص ۲۰۲، ۷۔ ترمذی، معجم ص ۲۰۲، ۸۔ ابن مساکر

خمس مدت جیسں چوکی "فرمایا کیوں نہیں۔ پھر آدم علیہ السلام نے عرض کی کہ میری رحمت میرے غضب سے بہت نہیں ہے
مئی "فرمایا کیوں نہیں۔ آدم علیہ السلام نے عرض کی اسے میرے پروردگار کا مکر میں تو پہنچوں اور اپنی اصلاح کروں تو کیا تو مجھے
جنت کی طرف لوگوں کے ساتھ لے جاتا ہے؟" اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں (۱)۔

ادام لہرانی نے "اوسا میں اور ابن مساکر نے تصنیف سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے نبی کریم
ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو آپ کھڑے ہوئے اور کعبہ کے پاس آئے
پھر روئے خلیس پر بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ نے وہاں انہیں بیرون اسہام فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَغَلَابِيْنِيْ فَاقْلِلْ نَعْدَزِيْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاعْطِنِيْ سُوْلِيْ وَ
تَعْلَمُ مَا لِيْ نَفْسِيْ فَاعْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا لِيْا بِرُوحَلِيْ وَ يَقِيْنًا صَادِقًا
حَقِّيْ اَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يُصْبِحُنِيْ اِلَّا مَا كُنْتُ لِيْ وَ اَذْهَبُنِيْ بَعْدَ قَسَمَتِيْ۔

"اے اللہ میرے ظاہر و باطن پر آگاہ ہے جس میں میری معذرت کو شرف قبول عطا فرما اور تو جانتا ہے جو کچھ میرے
خس میں ہے جس میں میرا گناہ و معاف فرما۔ اے اللہ میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے دل سے
متصل ہو اور سچے یقین کا سوال کرتا ہوں حتیٰ کہ میں جہنم لوں کہ مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی مگر جو میری تقدیر
میں کھس گئی ہے اور جو تو نے میرے لئے تقسیم فرمایا اس پر مجھے خوش رکھ۔"

اللہ تعالیٰ نے آدم کی طرف وحی فرمائی اسے آدم میری توبہ قبول ہو گئی ہے، میں نے تیرا گناہ معاف کر دیا اور جو بھی ان
گناہ سے ڈرے مجھ سے دعا۔ تجھے گا میں اس گناہ معاف کروں گا اور اس کی ضرورت اس معاملہ میں نکلیت کر دوں گا اس
سے شیطان کو دور بھیگا تو اس کے لئے ہر گز سے آگے تمہاری گناہوں کو دور دینا گا اس کی طرف متوجہ کروں گا اور دنیا اس
کے پاس ناک نہ کرتے ہوئے آئے گی اگرچہ وہ انسان دنیا کا دارا نہیں کرے گا (۲)۔

حضرت احمدی، لہرانی اور ابن مساکر نے فقہان کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں جب
اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تو فرمایا تو انہیں بیت اللہ شریف کے طواف کی اجازت فرمائی، اس وقت
بیت اللہ ایک سرخ ٹیلا کی مانند تھا۔ جب آپ نے وہاں تہن پر بیٹھے تو آپ بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوئے اور یہ
دعا کیا اللہم! اِنِّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَ غَلَابِيْنِيْ فَاقْلِلْ نَعْدَزِيْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاعْطِنِيْ سُوْلِيْ وَ تَعْلَمُ مَا لِيْ نَفْسِيْ
فَاعْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا لِيْا بِرُوحَلِيْ وَ يَقِيْنًا صَادِقًا حَقِّيْ اَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يُصْبِحُنِيْ اِلَّا مَا كُنْتُ لِيْ وَ
اَذْهَبُنِيْ بَعْدَ قَسَمَتِيْ لِيْ (۳) کا ترجمہ بھیجی روایت میں گزر چکا ہے۔) اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی طرف وحی
فرمائی کہ میں نے تیرا گناہ معاف کر دیا ہے اور جو میری اول و اس سے اس کے ساتھ مجھے پکارے گا میں اس کے گناہ معاف
کر دوں گا اور اس کے رنج و غم دور کر دوں گا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے سے فقر کو دور کر دوں گا اور ہر گز سے جلد میں اس کے

حضرت کعب بن عجر بن مسعد بن بنی مرہ، ابن ابی حاتم نے عبادت میں کلمات کی تفسیر میں **مَا تَقُولُ لَكَ يَا غَافِرٌ** کی ہے (۱)۔
 علامہ ابن جریر نے حضرت حسن، رحمہ اللہ سے اور ابی نعیم نے اس کی مشن روایت کی ہے۔
 ابن جریر، مسند ابن جریر، صفحہ ۱۶۱، رقم ۱۰۸۱ میں نقل کی ہے کہ حضرت نے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا وہ کلمات کیوں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آدم کو سکھائے فرمانہ کی شان اور طریقہ سکھایا وہ کلمات سے ہیں مرد ہے۔
 امام محمد بن زید نے حضرت عبداللہ بن زید، رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ کلمات سے مرد ہو یا عورت ہیں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، رَبِّ عَجَلْتُ سُوءًا وَأُظْلِمْتُ نَفْسِي فَاعْفُ عَنِّي
 إِنَّكَ أَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، رَبِّ عَجَلْتُ سُوءًا وَأُظْلِمْتُ نَفْسِي فَاعْفُ عَنِّي فَإِنَّ عَفْوَكَ أَكْبَرُ مِنْ زَجْرِكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
 سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، رَبِّ عَجَلْتُ سُوءًا وَأُظْلِمْتُ نَفْسِي فَبِئْسَ الْغَافِرُ أَنْتَ
 التَّوْبَةُ الْمَرْغُوبَةُ۔

”تیسرے سو کوئی معبود حقیقی نہیں، تیری ذات پر نقص سے پاک ہے اور ہم تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح بیان کرتے ہیں، اے میرے پروردگار میں نے غلط کام کیا اور اپنے نفس پر ظلم کیا تو مجھے معاف فرما، اے بے شک تو بہتر معاف فرمانے والا ہے، تیسرے سو کوئی معبود نہیں، تیری ذات پاک ہے اور ہم تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح بیان کرتے ہیں، میں نے غلط کام کیا، اور اپنے نفس پر ظلم کیا تو مجھ پر رحم فرما، اے شک تو سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے، تیسرے سو کوئی معبود سے الگ نہیں، تیری ذات پاک ہے اور ہم تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تو تیری توبہ قبول فرما، اے شک تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔“

ابن جریر نے شعب الایمان میں اور ابن عساکر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کلمات کی تفسیر میں بھی مذکورہ روایت کی۔
 ابن عساکر نے فرمایا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہ ہم سب سے زیادہ روایت کی ہے لیکن اس میں شک ظاہر فرمایا ہے (۲)۔
 امام ہمام نے ابی جریر بن عجر، رحمہ اللہ سے نقل فرمایا ہے کہ جب آدم سے لعنہ ہوئی تو انہوں نے کلمہ اعلاص کی پڑھا لی مرضی کہ **لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، رَبِّ عَجَلْتُ سُوءًا وَأُظْلِمْتُ نَفْسِي فَبِئْسَ الْغَافِرُ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوْبَةُ الْمَرْغُوبَةُ۔** (ترمذی، ص ۲۸۱)۔

امام ابن عساکر نے ابی جریر بن ابی نعیم کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آدم نے دوسو سال توبہ طلب کی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ کلمات دکھائے اور ان کی تفسیر فرمائی فرماتے ہیں آدم علیہ السلام بخیر کر رہے تھے ابنا باجھ اپنی خوشحالی پر کچھ دے تھے جنرل امین آکے دوران پر طمہ کیا۔ آدم بنیہ اسلام دے اور جنرل امین بھی اس کے دے دے

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کی ہے

امام ابن مساکر نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام پر جب وفات کا دست آیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف کفن اور خوشبو جنت سے بھیجی۔ جب حضرت حواء نے مٹک کو دیکھ کر تعجب انکس۔ حضرت آدم نے فرمایا میرے دور میرے رب۔ کہ فرشتوں کے دو پہن سے اور اوجا جو بھی مجھے مسفت برداشت کرنی چڑی اور تیری اچھ سے تھی اور مجھے جو بھی مصیبت پہنچی وہ تیری وجہ سے پہنچی (1)۔

امام ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام کے دو پہن، اربع، یغوث، یحوق اور نمرین تھے سب سے چار یغوث تھا، آدم نے اسے کہا چڑا جا اگر تجھے کوئی فرشتے ملے تو اسے کہہ دے کہ وہ میرے لئے جنت سے کھالے آئے اور پینے کے لئے مشروب لے آئے۔ پس یغوث میں تو اسے کعبہ کے قریب جبریل ملا، اس نے یغوث سے آدم کے لئے کھالے کا سوال کیا تو جبریل نے کہا لوٹ جا، تیرا وہ پختہ ہو چکا ہے۔ پس وہ دونوں لوٹے تو آدم جان دے رہے تھے۔ پس جبریل اسے ملے اور ان کے لئے نعن، خوشبو اور پیری کے پتے لے آئے پھر فرمایا اے بنی آدم کیا تم دیکھتے ہو میں نے تمہارے رب کے ساتھ کیا کیا ہے۔ پس تم بھی اپنے مردوں کے ساتھ ایسا کرو۔ پس انکس غسل، پاؤں کھنوں دیا، خوشبو لگی، پھر کعبہ کی طرف اٹھا کر لے گئے۔ اس پر چار بھیری کہیں پھر انکس دوسری قیور کے قریب قبہ کے متصل رکھ دیو پھر انہوں نے مسجد الخیف میں انکس دفن کیا (2)۔

امام دارقطنی نے اپنی سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت آدم کی نماز جنازہ قبر میں نے پڑھی انہوں نے چار تکبیریں کہیں، اس دن مسجد الخیف میں ملائکہ کی امامت کرائی۔ قبلہ کی جانب انکس رکھا، نیز آدم کے لئے لحد بنائی گئی اور ان کی قبر کو کوہان کی مانند بنایا گیا (3)۔

امام ابوالقاسم نے اعلیٰہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آپس جنازہ دیا یا گیا آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی تو آپ نے چار تکبیریں کہیں اور فرمایا آدم علیہ السلام پر فرشتوں نے چار تکبیریں کہیں۔ :۔ ام ابن حواء کہنے حضرت ابی سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا آدم علیہ السلام کے لئے لحد بنائی گئی، خلق عرب پانی سے انکس غسل دیا گیا فرشتوں نے کہا یا آدم علیہ السلام انی اوداد کے لئے سنت ہے (4)۔

امام ابن عساکر نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم کی قبر بیت المقدس اور مسجد ابراہیم کے درمیان جنگل میں ہے وہ آپ کے پاؤں چٹان کے پاس ہیں آپ کا سر مسجد ابراہیم کے پاس ہے اور ان کے درمیان اٹھارہ میل کا فاصلہ ہے (5)۔

امام ابن عساکر نے حضرت عطاء الخراسانی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام کی وفات پر مخلوق

1- تہذیب العربیہ جلد 2، صفحہ 354، سنن ابوالعسرہ 2- ایضاً 3- ایضاً 4- ایضاً

5- تاریخ بغداد جلد 7، صفحہ 459، طبقات السلف ج 2

مرات و تکب و تلی دین ۔

حضرات ابن عدلی نے اہل کمال میں ابو الشیخ نے اظہر ملے، میں عسا کر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں ہر شخص کو اس کے نام سے پکارا جاتا ہے لیکن آدم کی کنیت ابو آدم ہے اور ہنسی تمام پرور ہوں گے لیکن حضرت موسیٰ میں عمران کی راوی جنت میں نہ تک پہنچی ہوگی (۱)۔

حضرات ابن عدلی اور شافعی نے دلائل میں اور ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں کسی کی کنیت نہیں ہے لیکن آدم کی کنیت ہوتی ہے لے ابو محمد کنیت رکھی گئی ہے (۲)۔

مرات میں کہ جب دوسرے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جنت میں کسی کی راوی نہ ہوگی مگر آدم کے بعد اسلام کے ناف تک آپ کی راوی ہوگی اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں آپ کی راوی نہیں تھی اور ارحامی آدم کے بعد شروع ہوئے آدم کے بعد جنت میں کسی کی کنیت نہ ہوگی آدم کی کنیت ابو آدم ہوگی (۳)۔

ابو الشیخ نے کہا کہ ابو محمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم کے بعد جنت میں کسی کی کنیت نہیں ہے اور علیہ السلام کی کنیت ابو محمد ہوگی اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو عزت بخشی ہے

امام ابن عساکر نے غالب بن عبد اللہ العسکری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں دنیا میں آدم کی کنیت ابو البشر تھی اور جنت میں ابو محمد ہوگی (۴)۔

حضرت ابو الشیخ نے اظہر میں خالد بن سعد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں آدم جنت میں ابو آدم اور جب آپ کا ردہ ملے ہو تو آپ کو پانچ سو بیسے الفا کریمت اللہ کی طرف لے گئے آپ کا وطن تھیں مکہ تھا وہاں انہوں نے ان کو ان کیا اور انہوں نے آپ کا سر پیشان کے پاس رکھا اور آپ کے پاؤں بیت المقدس سے پانچ سو میل کے فاصلہ پر تھے۔

وام طہرائی نے ابو یزید الرازمی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم کو جب زمین پر اتار دیا تو فرشتوں سے سلام کرنے سے بھی روک دیا گیا اور عبد اسماء فرشتوں کی کرامت مانوس ہوتے تھے آدم جنت سے نکلنے پر سوال دے رہے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا آدم تو کہیں پریشان ہے؟ انہوں نے عرض کی میں جیسے پریشان نہ ہوں تو نے مجھے جنت سے اتار دیا ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ میں دوبارہ جنت میں لوٹوں گا یا نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم وہاں طرح دعا کر

1۔ اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَاحِدُکَ لَا شَرِيْکَ لَکَ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ رَبِّ اِنِّیْ عِبْدُکَ مُسْلِمٌ وَ

ظَلَعْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ۔

2۔ اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَاحِدُکَ لَا شَرِيْکَ لَکَ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ رَبِّ اِنِّیْ عِبْدُکَ مُسْلِمٌ وَ

ظَلَعْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔

3 اَللّٰهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَخَدَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ رَحْمَتُنِيْ عَمِلْتُ شَرًّا وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاعْفُ عَنِّيْ
اِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ۔

جو اللہ تعالیٰ نے فَتَنَیْ اَدْرَمِنْ تَرْجَمَ عَلَیْہِ عَمْرٍو تَرْجَمَ تَرْجَمًا اور اس میں جھڑپ سے مراد لیں، اما میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تجھے تیری روزگار کے لئے مگنے میں آدم سے اپنے بیٹے جیسے اللہ کو نما جھینا مل و ات اور میں انکس ٹیٹ کہتے ہیں۔ اپنے رب کی عبادت کرو اس سے پوچھ کر کیا اور مجھے جنت کی طرف لائے گا و انہیں۔ ان بیٹے نے عبادت کی اور رسول کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اس جنت کی طرف لو، نے و ملا سوں، حضرت ٹیٹ نے کہا: ہر باپ مجھ سے عبادت کا سوا کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے اس پر جوہر کے ٹکٹوں میں سے ایک ٹکٹ دیا کیا۔ جب ٹیٹ آئے تو آدم علیہ السلام نے پوچھا کیا جو رہا ہے؟ ٹیٹ نے کہا: مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ وہ آپ کو جنت کی طرف لے جائے گا۔ آدم علیہ السلام نے کہا: تو نے کوئی سلامت طلب کی تھی۔ ٹیٹ نے نصیحت نکالا، آدم کو کچھ کہہ کر پھینک دیا، مجھ میں کہنے اور روزگار روزگار کے حتیٰ کہ آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی نہر جاری ہو گئی، اس کے آخر ہند میں پیچھے چلتے ہیں۔ ذکر کیا جاتا ہے کہ ہند میں سونے کا نواز دی ٹکٹوں سے پیدا ہوتا ہے۔ پھر فرمایا تو میرے لئے اللہ تعالیٰ سے جنت کے پھلوں میں سے کہہ: طلب کر۔ جب وہ اس سے پس سے، ہر ٹکٹ تو آپ کا وصال ہو گیا، جبریں امن آئے اور پوچھا کیا جا رہا ہے۔ ٹیٹ نے کہا: میرے باپ نے مجھے بھیجے ہیں کہ میں اپنے رب سے اس لئے جنت کے پھلوں سے کہہ: طلب کروں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم کا فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ اس سے نہیں کھائے گا حتیٰ کہ وہ جنت کی طرف لوٹ آئے گا۔ دو وصال فرما چکے ہیں۔ نور او بکس جاؤ۔ یہی جبر علیہ السلام نے حضرت آدم کو بخش دیا، اکن، یا اور خوشبو لگائی اور نماز جنازہ پڑھائی پھر جبریں نے کہا تم بھی اپنے مردوں سے ہی طرح کیا کرو (۱)۔

امام ابو الشیخ نے جو رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: آدم علیہ السلام کی قبر مسجد النبی میں بنائی گئی اور حضرات خواہ کی قبر بعد میں بنائی گئی۔

حضرات ابن ابی حنیفہ نے اپنی تاریخ میں ماہر مساکر نے اثر ہری اور الطبری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: جب آدم علیہ السلام جنت سے اترے تو آپ کی اواد بچھائی گئی اور آپ کے بیٹوں نے آدم کے بیوہ سے تاریخ مقرر فرمائی، امام ابن جریر کا سلسلہ جہاں۔ ہامی کہ نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تو پھر نوح کی بعثت سے تاریخ چلتی رہی حتیٰ کہ غرق کا واقعہ رونہ ہوا پھر رابریم تک طرفان سے تاریخ چلتی رہی، بنو نوح نے مارا اور اہم سے یوسف علیہ السلام کی بعثت تک مارا اور اہم سے تاریخ چلائی۔ پھر یوسف علیہ السلام کی بعثت سے موسیٰ علیہ السلام کی بعثت تک اور موسیٰ کی بعثت سے ملا، سیران تک اور ملک سلیمان سے ملک ہمدانی تک اور بعثت جبریل علیہ السلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک تاریخ کا سلسلہ چلتا رہا اور بنو اسرائیل نے بنائے بیت تک مارا اور اہم سے تاریخ چلائی۔ یہی تاریخ بنیاد بیت سے پھر شران بنی تو اس طرح چلتی رہی حتیٰ

کہ تین روز بعد منقرض ہو گیا۔ پھر جب وہی خاندان ترمیم سے اٹھا تو وہ اپنے نکلنے سے وقت سے پہلے ہی کا قصین کہہ جاتی کہ کعب بن لوی فوت ہوا۔ پھر انہوں نے اس کی وفات سے تاریخ کا قصین کیا یہاں تک کہ قصین والا واقعہ پیش آیا پھر اس واقعہ سے تاریخ شروع ہوئی حضرت محمد نے ہجرت کے واقعہ سے تاریخ کا قصین فرمایا اور یہ طریقہ اب تک جاری کا سال تھا۔

امام ابن عساکر نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ اسے جس ناک آہ طیبہ اسلام کے نوبت سے تاریخ کا قصین کرنے آئے تھے ان کیسے نبیہ السلامؐ کو اللہ تعالیٰ نے صیحت فرمایا پھر نوح کی اپنی قوم کے تعلق سے تاریخ کا قصین ہوا۔ پھر موسیٰؑ سے تاریخ کا قصین ہوئی پھر داؤدؑ الیکم سے پھر عزراؑ مکمل۔ یہ تاریخ کا قصین کیا پھر کعب بن لوی کی موت سے قصین ہوا پھر ابھی اسے سال کے قصین ہوا پھر مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ کی ہجرت سے تاریخ کا قصین فرمایا۔

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهَا مِنْهَا جَمِيعًا فَإِنَّا يَا بَنِيَّكُمْ مَعِيَ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا
بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

”ہم نے حکم دیا کہ جو کسی جنت سے سب کے سب میری طرف سے (پیغام) بہت سے تو شکر نے میری ہی میری بہت کی انہیں نہ تو خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور جنہوں نے کفر کیا اور کھلم کھلا ان کے انکار کو تو وہ ان کی ہوں گے وہ اس میں بیٹھ رہیں گے۔“

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے جو تفسیر رحمت اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس آیت کریمہ میں ہُدًى سے مراد انبیاء و رسل ہیں (۱)۔

حضرت ابن کثیرؒ نے فرمایا: ”مترجم سے فخر بن تہم ہُدًى کی تفسیر یہ نکل گئی ہے کہ زمین پر وہ کے مرنے سے زمین پر اللہ کے ولی رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں کے لئے زمین کو کھلی خالی نہیں چھوڑا بلکہ ہمیشہ اللہ کے اولیاء رہے ہیں جو اس کی اطاعت کے امور کرتے رہتے ہیں۔“

حضرت ابن کثیرؒ نے فرمایا: ”مترجم میں ابو العقیل رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس میں رسول اللہ ﷺ نے ہُدًى کی تفسیر فرمائی اور اس کے ساتھ چھ ماہ۔“

امام ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے فلا خوف کا مطلب یہ بیان کیا کہ جو کہ آخرت میں انہیں کوئی خوف نہیں ہو گا اور یَحْزَنُونَ کا مطلب یہ ہے کہ موت سے وہ غمگین نہ ہوں گے۔“

امام ابن کثیرؒ نے ابوسفیانؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ اس میں جب انہیں فوج لگائی گئی تھی تو انہیں کہہ دیا کہ تم نے تمہارے رب کو نہ پہچانتے ہو اس کا علم کیا ہے؟ فرمایا ہاں اس کی قرأت کیا ہے؟ فرمایا

۱۔ عربی اللہ نے اٹھ سے تیرہ صدیوں سے غفلت کیا ہے کہ اُن کی اپنی ہی زبان یعنی عربی طے ہو، ورنہ کون سا
عربی کی بات نمبر 2 اٹھائی ہے، یہاں بھی اُن کی غفلت ہو رہی ہے۔

اگر یہی صیغہ نہ ضرورت قرار دیا جائے۔ نہ کہ وہ جس کے متعلق یہ روایت کیا ہے کہ وہ جراحہ ثقیل کے نبی سے لیا تھا۔
 ترجمہ: "وہ صیغہ کیا انکار ہے؟" یا "وہ صیغہ کیا انکار ہے؟" (المائدہ: ۱۰۲) اس سے۔

امام محمد بن محمد نے حضرت حسن اہل حق سے دعا فرمائی کہ تم اپنی امت کا حاکم رہو جس سے کہ جو اس نے تم پر فراموش کیا یہ تم پر یاد رکھو اور جو تم سے اچھے اور برا فرما رہے ہیں تم سے ان کو یاد رکھو اور ان کو یاد رکھو۔

۱۰۔ مہاجرین، مفید، اجلاشی، نئے انداز میں اعلیٰ کے ذمہ دارانہ سے یہ مفید مہاجرین کیا ہے کہ تم میری اطاعت کا وعدہ کر دے گی۔
نہایت سے لئے جنت کا وعدہ کر لوں گے۔

۱۔ ان کے لئے جو لوگوں نے اللہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں یہاں اِشْرَکُت۔ نہ عز و کبر، نہ جلال و اعظم، نہ عز و کبر و جلال و اعظم۔

[illegible]

نہیں رہیں۔ یہاں کیا بات ہو، تصدیق کرنے والے اسے کسی کی جو پہچان ہو۔ چنانچہ یہ کہ قوت ذات اور انجس میں آپ

مبارز فرماتے ہیں کہ ان کی جیسی کتاب میں یہ کتب کا مجموعہ کہیں نہ ملے گا۔ ان کی آہ منت علم کی (میں نے) نہیں سنت تھی یا آپ (ص)۔

پھر حضرت مولانا نے ملو کاظمی کا اعلان تھائی کے پاس پہنچا دیا اور ان کے پاس بھیج دیا۔ اس کے بعد ان کے پاس بھیج دیا۔ اس کے بعد ان کے پاس بھیج دیا۔

اور اسی خبر کے تحت حضرت علی بن موسیٰ سے روایت کیا ہے کہ لَا تَلْعَنُوا الْفُلَّ بِمَا جَاءَكُمْ مِنْهُ مِنْ بَرٍّ أَوْ سَفَرٍ

امام محمد بن حنفیہ نے آقا و مراد اللہ سے روایت کیا ہے کہ جو دینے والا نماز (والسلام) کے ساتھ کہے کہ لا ایلہ الا انت سبحانک انی کنت من الذلین۔

ہاں! اگرچہ وہ ایک بہت بڑا شہر ہے، لیکن یہاں بھی ایک ایسی جگہ ہے جہاں لوگ اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے ہیں۔ یہاں بھی لوگ اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے ہیں۔ یہاں بھی لوگ اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے ہیں۔

الہام الہی میں ہے: اے نبی! جو لوگوں کو حکایت کرنا چاہے، تو کہے کہ یہ قصہ غرض کی ہے کہ حق سے جو روادے ہے جو اللہ تعالیٰ نے

نہیں فرمائی اور باطل سے مراد وہ ہے جو دوسرے باتھوں سے لکھتے تھے (1)۔

امام ابن جریر نے حدیث صحیحہ سے روایت کیا ہے کہ علی سے مراد محمد بن ابی بکر کی ذات اقدس ہے (2)۔

امام ابن ابی حاتم نے کہا کہ رحمہ اللہ سے انہی کتب کا معنی صلواتنا پر محدودیت کیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حاکم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ قرآن کرم کو کتب نہیں علم دیا کہ تم اسے محمدیہ کے

ساتھ نماز پڑھو ان سے بوجاد اور ان کے ساتھ بوجاد۔

أَتَا مُرُودَ النَّاسِ بِالْحِرْوَةِ تَسُونُ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَسُونُ الْكِتَابَ أَفَلَا

تَعْقِلُونَ ﴿۱﴾

”کیا تم سحر کرتے ہو (دوسرے) لوگوں کو نیکی کا اور بھلا دیتے ہو اپنے آپ کو حالانکہ تم پڑھتے ہو کتاب کیا تم (انتہائی) نہیں سمجھتے۔“

امام عبد بن حمید نے تاج الدہلوی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے یہ خطاب اہل کتاب کو ہے جو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے حالانکہ وہ کتاب کی تلاوت کرتے تھے اور خود حکام اس میں تھے ان سے فائدہ اٹھاتے تھے۔

امام شافعی اور دہلوی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ آیت کہ یہ عہد طیبہ کے یہودیوں کے متعلق نازل ہوئی ان میں سے ایک شخص اپنے سرال آرمی رشتہ داروں اور خالی صحابین کو کہتا کہ اپنے دینا پڑانے رہو اور جو تمہیں یہ شخص یعنی محمد بن ابی بکر کا حکم دیتا ہے اس پر قائم رہو کیونکہ اس کا حکم حق ہے وہ لوگوں کو کوئی کریم شیعہ نہیں دینے کی ہدایت دیتی اور اس پر ثابت قدمی کا حکم دیتے تھے لیکن خود ایسا نہیں کرتے تھے (3)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ وہ دین محمد بن ابی بکر کی لوگوں کو داخل ہونے کا حکم دیتے تھے۔ لیکن خود قبول نہیں کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس قبیح خلق سے منع فرمایا کہ تم لوگوں کو حکم دیتے ہو جبکہ تم خود کتاب کی تلاوت کرتے ہو، اس میں آپ ﷺ کے اخلاق و کردار کے متعلق پڑھتے ہو، کیا تم اسے اس ہواں حقیقت کو کیوں نہیں سمجھتے (4)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی یہ تفسیر نقل فرمائی ہے کہ تم لوگوں کو تلاوت کے عہد اور نبوت کے انکار سے منع کرتے ہو حالانکہ تم خود دوسرے رسول کی تصدیق کے عہد کا انکار کرتے ہو جو اس قرأت کے اندر موجود ہے (5)۔

امام عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، ابن جریر اور ترمذی نے الاسماء والصفات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس آیت کے

پوچھیں گے کہ کس وجہ سے دوزخ میں ہم تو تمہاری تعلیم کے مطابق عمل کرتے تھے؟ کہیں گے ہم تمہیں تعلیم دیتے تھے اور خود عمل نہیں کرتے تھے۔ دو کہیں گے ہاں! حق وجہ سے ہم دوزخ میں ہم (۱)۔

امام ابن ابی ہریرہؓ کہ: انہی میں انہی میں اللہ عزوجل سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جنتی لوگ دوزخیوں پر جھانکیں گے تو پوچھیں گے کہ تم عمل کرتے تھے دوزخ میں داخل کیا، ہم تو تمہاری تعلیم و تربیت کے سبب جنت میں داخل ہوئے دو کہیں گے ہم تمہاری تعلیم دیتے تھے اور خود عمل نہیں کرتے تھے۔

امام طبرانی، تفسیر (المعجم) میں (اور الامتصاصی نے) (الترغیب میں) (جید سند کے ساتھ) جناب ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس عالم کی مثال جو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور خود اس پر عمل نہیں کرتا اس پر دوزخ کی آگ لگائی جائے گی اور وہ لوگوں کو دوزخ میں لے جاتا ہے جہاد اپنے نفس کو جلا دیتا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ اور عبد اللہ بن رحمہ نروانہؓ میں جناب ابی ہریرہؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو لوگوں کو دوزخ لے جاتا ہے اور اپنے آپ کو فراموش کرتا ہے اس کی مثال چراغ کی ہے جو لوگوں کو دوزخ لے جاتا ہے اور اپنے آپ کو جلا دیتا ہے۔

امام طبرانی اور الخطیب (المعجم) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگوں کو تعلیم دیتا ہے اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اس کی مثال چراغ کی ڈیوٹی کی طرح ہے جواب آپ کو دلا کر لوگوں کو دوزخ لے جاتا ہے۔

حضرت ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں، الخطیب نے (المعجم) میں (جید سند کے ساتھ) روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے جب عالم (لوگوں کو) تعلیم دیتا ہے اور خود عمل نہیں کرتا تو اس پر چراغ کی مانند ہوتا ہے جو لوگوں کو دوزخ لے جاتا ہے اور خود جلا دیتا ہے (اور الامتصاصی نے) (الترغیب میں) (جید سند کے ساتھ) ابو ہریرہؓ سے روایت فرمایا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز میرے عالم کو لایا جائے گا پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا وہ اپنے نصیب کے ارد گرد گھومے گا (میں نے) پوچھا نصیب سے کیا مراد ہے فرمایا: سود و اتزیاں (جیسے گدھ کی کمر گھسیٹتا ہے) کیا ہائے افسوس تو اس مصیبت میں کیوں گرفتار ہے ہم نے تو تیری وجہ سے راہ راست کو اپنا توہ کے گا جس چیز سے میں تمہیں منع کرتا تھا وہ خود بکرتا تھا۔

امام طبرانی نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی قول یا عمل کی دعوت دیتا ہے اور خود اس پر عمل نہیں کرتا وہ بیٹھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہی میں رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اس برائی سے رک جائے جس سے لوگوں کو منع کرتا تھا جس کی طرف جاتا ہے اس پر خود بھی اس شریعت کو دے۔

امام ابن مردودہ، بیہقی (شعب الایمان) اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں نے انہیں اس میں چاہتا ہوں کہ نیکی کا حکم دوں اور برائی سے منع کروں کیا میں اس طرح تبلیغ کا حق ادا کر دوں گا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں امید کرتا ہوں، نیز فرمایا اگر تجھے حق آیات قرآنیہ

حضرات و اولیاء کے کتاب و کلمہ میں ایسا واقعہ ہے کہ انہوں نے سرحد القربوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اے میرے بھائی! میں نے تم سے یہ سب سنا ہے۔ یہ صحیحیت پر مبرحان و قوت کا مہر اور صحیحیت کا مہر ہے۔

امام احمد، عبد بن ابیہ، قسطلانی، ابن مردودہ اور نسائی نے شعب الثیمن اور الناصبہ الصفات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ساری پر سوار تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے میں تجھے وہ کلمات نہ پڑھاؤں جن سے اللہ تعالیٰ تجھے نشت دے گا میں نے عرض کی حضور اضرور کہ فرمائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی صفات نہ پڑھو اتیری حفاظت کرے گا اللہ کی حفاظت کرو تو اسے اپنے سامنے بنے گا خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کو پہچانو وہ تجھے تکلیف و مشقت میں پہنچائے گا اور یہ جان لے کہ جو تجھے حریف پہنچے ہے وہ تجھ سے کچھ نہ کھائے جس کو جسکی تھی اور جس تکلیف سے تو بچ جائے وہ بھی تجھے کوئی ہونے والی نہیں تھی اور اگر تو تم کلکوں کوئی چیز تجھے ملے گا کرنے پر رقیق ہو جائے جبکہ اللہ تعالیٰ نے دو چیز تجھے عطا کرنے کا ارادہ نہ کیا ہو تو تو تم لوگ بھی تجھے عطا کرنے پر قادر نہ ہوں گے۔ یا اگر تو ہم لوگ تجھ سے کسی چیز کو مان چاہیں جس کے عطا کرنے کا اللہ نے ارادہ کیا ہو تو یہ تمام لوگ اس کو مانیں گے کہ کجاست قیامت تک۔ جو کچھ مانو ہے اس پر ہم شک و چوکا ہے جب تو سوال کر۔ تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرو اور جب قوم طلب کرے تو اللہ تعالیٰ سے طلب کرو اور تو حفاظت چاہے تو اللہ تعالیٰ سے حفاظت طلب کرو اور اللہ کے ایسے ملبایں کر لیں جس میں شکر کے ساتھ اور یہ بھی جان لے کہ پسندیدہ چیزیں ان پر شکر کر کے اور اگر سے عجز کے ساتھ سے خوشحالی آگئی کے کہ تو ہے اور انکی کے ساتھ آسانی ہے (2)۔

ہام اور نقصان لے لیا اور میں نے اس مرد پر پہنچی اور اس کی ہڈی کے آسٹریٹ میں دھرت میں بن سدا مساجد کی روضہ اللہ عز
تہ و جلال نے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو فرمایا کہ میں تجھے چھ کلمات نہ سکھا دوں
جن سے تو نفع حاصل کرے، انہوں نے کہا خود کرم فرمائیے یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی خلعت کر وہ جہی
خلعت کرے کہ اللہ کی خلعت کرے اور اپنے سامنے پائے گا تو خدائی میں اللہ تعالیٰ کو پہچان دے، تجھے مدت میں پہچانے گا،
جب تو اہل کرے تو اللہ تعالیٰ سے اہل کرے اور جب تو رطب کرے تو اللہ تعالیٰ سے رطب کرے، جو کچھ دے ہے وہ پر قلم
خسک کر چک ہے، اگر بندے کو کئی چیز ہے تجھے نفع پہنچانے کا راہ دے میں جو اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ میں نہیں لکھا ہے تو وہ لوگ
تجھے دوجہ عطا کرنے پر قادر نہ ہوں گے، اگر تمام لوگ تجھے تکلیف پہنچانے کی کوشش کریں جو اللہ تعالیٰ نے میری تہ میں نہیں
لکھی تو وہ تمام لوگ تجھے دو تکلیف پہنچانے پر قادر نہ ہوں گے، اگر تو طاقت رکھتا ہے کہ تو یقین میں چلائی کے ساتھ علی کرے تو
وہ ضرور ادا کرے اور تو حق میں رکھو تو ناپسندیدہ دوجہ (سے بچنے) پر میری غیرت کثیر ہے اور یہ بھی جان لے کہ میرے
ساتھ نہ کشادگی تھی کے ساتھ ہے اور تجھے کے ساتھ آسانی ہے۔

عنہما نے ایک مہر کی نئے نو روزہ اصولی مہر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک دن میرے رسول اللہ

میں نے عرض کی کہیں نہیں ضرور نرم فرمائیے۔ فرمایا تھہ پر ظلم نہ کرنا ضروری ہے کیونکہ محمد مومن کا دوست سے علم مومن کا وزیر ہے مصل مومن کی دینا ہے کل انکی حست ہے شست اس کا پ ہے انن اس کا بھائی ہے اور مبر اس کے شکر کا مبر ہے (1)۔
ابن سبکی نے شعب الانیان میں اور افراسی نے کتاب الشکر میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے دو نصف ہیں ایک نصف مبر میں ہے اور ایک نصف شکر میں ہے (2)۔

اہم سبکی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مبر نصف ایمان ہے اور یقین پور ایمان ہے (3)۔

نام سعید بن مسعود، ربیع بن رید، الطبرانی اور سبکی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے معروف روایت اسی طرح نقل کی ہے۔ امام بیہقی نے فرماتے ہیں یہ حدیث روایت کے القادری سے محفوظ ہے۔

امام بیہقی نے حضرت علی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں فرمایا ایمان چار ستونوں پر قائم ہے مبر، عدل، یقین، جہاد (4)۔
امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل امین کن سا ہے؟ فرمایا مبر اور رضی۔ عرض کی گئی کہ کس مومن کا ایمان کامل ہے؟ فرمایا جو روزے اخلاق کے اچھے ہے (5)۔

امام بیہقی نے عبد اللہ بن سعید بن عبد اللہ بن علی بن ابی حمزہ کے سلسلہ سے روایت فرمایا ہے کہ میں ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک شخص آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ایمان کیا ہے؟ فرمایا مبر اور رضی کرنا، پھر اس نے پوچھا کون سا اسلام افضل ہے؟ فرمایا جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان ملے رہیں۔ پھر پوچھا کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا جس نے برائی سے اجرت کی (یعنی برائی کو چھوڑ دیا)۔ پھر پوچھا کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا جس نے خون بہایا اور جس کے گھوڑے کے پاؤں کاٹے گئے۔ پھر پوچھا کون سا حد افضل ہے؟ فرمایا جگہ دست کا حد حق میں کوشش کرنا، پھر پوچھا کون سی نماز افضل ہے؟ فرمایا جس کا قیام سبب ہو (6)۔

اہم احمد اور بیہقی نے حضرت مجاہد بن اسلم سے روایت فرماتے ہیں ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا مبر اور رضی کرنا۔ اس نے کہا میں اس سے افضل کا درجہ کرتا ہوں۔ فرمایا تو اللہ کو اس کے کسی چیز کے متعلق فیصلہ کے بارے میں عجز نہ کر (7)۔

اہم بیہقی نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایمان مبر اور رضی کا نام ہے اور مبر اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے رکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرائض کو ادا کرتا ہے۔ (8)

اہم ابن ابی شیبہ نے کتاب ایمان میں اور بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مبر ایمان

- | | |
|--|--|
| 1۔ تدارع، جلد 17، صفحہ 52 مطبوعہ دارالحدیث | 2۔ شعب ایمان، جلد 7، صفحہ 123، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت |
| 3۔ شعبہ 1، صفحہ 123 | 4۔ ایضاً، جلد 1، صفحہ 71 |
| 5۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 122 | 6۔ شعبہ ایمان، جلد 7، صفحہ 123 |
| 7۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 123 | 8۔ شعبہ ایمان، جلد 7، صفحہ 123 |

کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ اسے جنت کی کڑی اور شدت سے بچائے، پھر فرمادہ: جو راز جنت کا مکمل بیان ہوگا، پھر فرمادہ: کیا یہ ہے جس نے
مہاجر فرمایا۔ خبر دار! رزق کا مکمل ثبوت کی وجہ سے آسمان کی گیمیا ہے، تین مرتبہ فرمایا: اور سعادت مند اسے جو فتنوں سے بچا دیا
گی۔ اور فرمادہ: غش میں ڈال دیا، پھر اس نے صبر کیا۔ ہائے افسوس! ہائے افسوس! (1)

یہاں تک کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے اور اسے ضعیف قرار دیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: "مجاہدوں نے شدت میں تین دن صبر کیا، نہیں اللہ تعالیٰ رزق دے گا، فرمائیے گا (2)۔
حضرت عقیقہ رحمہ اللہ نے نو دراصلوں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث اسی طرح نقل کی ہے۔

امام بخاری نے ایک دوسرے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: جو شخص دو یا تین لوگوں سے اس حدیث چھپے رکھا (یعنی لوگوں سے چھپے رکھے) اس نے اپنی جھوک کو ظاہر کیا (قرآن اللہ
تعالیٰ پر حق ہے کہ ایک سال اسے رزق حاصل عطا فرمائے) (3)۔

امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: وہ مومن تھے جس سے اللہ تعالیٰ دنیا کو تمنا
دن رکھ لے پھر وہ اس پر مرضی ہو، کوئی جزا عطا نہ کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہے (4)۔

امام بخاری نے حضرت شریک سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: مجھے مصیبت آتی رہتی ہے تو میں اس پر چڑھتا ہوں کہ اللہ کی حمد کرتا
ہوں۔ میں اس لئے حمد کرتا ہوں کہ اس سے بڑی مصیبت مجھ پر نہ آئے، اور اس کی حمد کرتا ہوں کہ خدا اس نے مجھے اس مصیبت
پر مبرا عطا فرمایا اور میں اس کی حمد کرتا ہوں کیونکہ اس نے مجھے رزق عطا فرمایا، انیسویں حدیث پر اس کی سعادت عطا فرمائی، کیونکہ اس
میں ثواب کی امید رکھتا ہوں اور میں اس کی حمد کرتا ہوں کیونکہ اس نے یہ مصیبت میرے دین میں نہیں پہنچائی (5)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہر
تشریف لے کر، یا کیا قسم میں کوئی یہ نہ آدو کرتا، نہ کسا سے اللہ تعالیٰ بغیر تعلیم کے علم عطا فرماتے اور بغیر ارادت کے ہدایت عطا
فرماتے، کیا قسم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے اندھے پر کو دور کرے۔ اور سے بھلا سے آخر کار دوزخیا سے
دلچسپی نہیں رکھے گا اور اس پر اور نہ کسی نام کے کھانا، اللہ تعالیٰ بغیر حکم عطا فرمائے گا اور بغیر کسی کی رضامندی کے
حدیث و احادیث کے کا۔ خبر دینا چاہئے کہ لوگ کہیں کہیں کے لئے بلا شادی بغیر حق اور غلط کے قائم نہ ہوگی اور انہیں حق
میں نہ آئے گی، اس لئے ظن اور فخر کے۔ اور ان کو محبت نہیں ملے گی سوائے دین میں جرم کرنے اور خدا تعالیٰ کی اتباع کرنے کے
مگر تم میں سے نہ یہ نہ مانا کو پانے اور فخر پر مہر کرنے سے لڑکے دوزخ پر گوار ہو، اور انہیں پر مہر کرے گا حالانکہ وہ محبت کے حصوں پر
تجاوز ہوا، اذیت پر مہر کرے حالانکہ وہ عزت پر تجاوز ہوا، یہ سب کچھ دوزخ والوں کے لئے برداشت کرے، تو اللہ تعالیٰ اسے
پہنچائے، صدیقین کا ثواب عطا فرمائے گا (6)۔

امام باقری نے شعبہ الایمان میں حضرت عبداللہ بن محمد بن جابر بن الصامت سے روایت فرمایا ہے کہ میں جب حضرت عبداللہ کی وفات ہوئی تو قریب آؤ تو آپ نے فرمایا تم میں سے کس انسان کے لئے مجھ پر دعا پڑھا ہے جسے میں صبر پوری روح پر دیکھ کر چاہے تو تم کو دیکھ لو اور اسی طرح ان کو دیکھو تم میں سے ہر شخص مسجد میں داخل ہو کر نو رکعتیں پڑھے پھر اللہ کے بندوں اور اپنے لئے استفادہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا زِينَتَكُمْ مِثْلَ مَا كُنْتُمْ تُخَدُّونَ فِي مَسْجِدِ اللَّهِ فَكُلُوا وَشَرُّوا حَسَنًا**۔

امام عبداللہ بن عباس نے الصحیفہ میں اور یحییٰ بن عمر بن ابی بن عبد اللہ بن محمد بن عثمان بن عفان نے مسامع المومنین میں حضرت عبد اللہ بن مسعود سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ امام کاظم علیہ السلام نے ہجرت کرنے والی عورتوں میں سے قصص (قصے) فرمائی ہیں حضرت عبد الرحمن بن عبد الرحمن پر ٹھکی لاری ہوئی تو لوگوں نے سمجھ کر ان کی دعا پڑھ کر ان کو مرنے سے توبہ کرنا دیکھی اور ان کو مسجد کی طرف چلی گئی اور میر نورانی نے مسندت طلب کرنے کے حکم کے مطابق استسنا طلب کرنے لگی۔ جب عبداللہ بن عباس کو اتفاق ہوا تو فرمایا میں ابھی سمجھ رہا تھا کہ لاری ہو گئی تھی؟ لوگوں نے کہا ہاں فرمایا تم نے کیا کہا میرے پاس دریافت کیا ہے میں نے سمجھا کہ چل بیٹا ہم تجھے نصیرا دینا ان میں سے پانی لے جاتے ہیں ایک دوسرے فرشتے کے کھاتہ و ذوق کوٹ جاتا ہے وہ خوش نصیب افراد میں سے ہے میں نے لئے سعادت اس وقت سے کھلی جا چکی ہے جب کہ یہ اپنی افس کے پیٹن میں تھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے چاہا ان کے پیٹن ان سے لطف اندوز ہوتے رہے اسی کے بعد انہوں نے ایک ماہ زندگی گزار دی پھر وصال فرما گئے (2)۔

امام باقری نے شعبہ میں مناقب ابن جابر بن عبد اللہ سے بھی مذکور روایت کے تحت نقل فرمایا ہے کہ آخرت کی طلب پر فرماؤں اور نماز پر صبر کے ذکر پر مدد حاصل کرو اور زندگی خلافت کرو اور اس کو اپنے لوگوں میں ادا کرو اور اس میں ملامت، دعوے، رکوع، سجود، تکبیر، تہجد اور ان کی کریم طریقہ نظر پر درود پڑھاؤ اور اس کا ہر رنگ مجھے طریقے سے ادا کرو دیکھو ان کی اقامت ہے اور اس کا اتمام ہے فرماتے ہیں: **وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ يَا أَرْخَلُ الْأَشْيَافِ** لیکن تیرا ہیبت، مقدس سے کبھی طرف بھرا ہوا مقبوض پر اور یہود پر ہر گز اس سے غرور تو شیخ و اکساری کرنے والوں پر نہیں (3)۔

امام ابن جریر نے صحاح، رح اللہ سے کبیر و کاظمی ثقیل (بھاری) نقل کیا ہے (4)۔

امام ابن جریر نے ابن زید سے اس ارشاد کے تحت نقل فرمایا ہے کہ مشرکین نے کہا اے محمد قسم بخدا تو ہمیں ایک ایسے نام کی طرف بلاؤ گے جو ہیبت دے یعنی ابن کی مراد نماز اور رکوع پر ایمان (5)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا زِينَتَكُمْ** سے مراد اللہ تعالیٰ کے ازادانہ و کلام کی تعبدی کرنے والے ہیں (6)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت تاجدار محمد اللہ سے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا زِينَتَكُمْ** کا معنی مومنین روایت کیا ہے۔

مہمان سے مالک تھا، انہیں کانٹوں نے خرمن سے کہا اس زمان مصر میں ایک بچہ پیدا ہوا گاؤں غلبے ہلاک کر دے گا اس نے قسم میں عورتوں کے لئے اور عورتوں کو بھیج دیا۔ جب کوئی بچہ پیدا ہوا تو وہ اس کے پاس لا کر جاتا اور اسے حق کر دینا اور بچوں کو نہ دے رکھتا۔

ہم ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے باہر کا مسئلہ دفعہ روایت کیا ہے (۱۶)۔

ہم دیکھنے کے بعد حماد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ لکھا عَوْنُ رَبِّكُمْ عَلَیْكُمْ کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے رب کی طرف سے بہت بڑی نصرت ہے۔

وَإِذْ قَرَّبْنَا بِلْمِ الْبَيْخِرَاتِ جِثْمَكُمْ وَأَعْرَضْنَا عَنْ دُرْعَتِكُمْ وَأَنْتُمْ

تَنْظُرُونَ ۝

”اور جب چار دواجم نے تبارے لئے سند کو بھروسہ میں لے چھا یا تو وہ اور ذریعہ، فرعون کیوں ہو اور تم (مفسر کے پر) کھڑے رکھوے تھے۔“

امام محمد بن حنفیہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے اس آیت کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد کو ان کے لئے چھوڑ دیا، حتیٰ کہ وہ خشک راستہ بن گیا، جس میں وہ چلتے تھے لیکن ان کے دشمن کو اللہ تعالیٰ نے غرق کر دیا یہ اللہ کی طرف سے نکتہ ہے اللہ تعالیٰ انہیں جہنم رہے تاکہ وہ اس کا شریعہ اور اس کے حق کو پہنچا سکیں۔

امام احمد، بخاری، مسلم، نسائی اور ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے یہ طریقہ تشریف لائے تو یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشر اور کاروزہ رکھتے ہیں پوچھا اس دن یہ لوگ روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ انہوں نے کہا یہ ایک دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات عطا فرمائی تھی، انیس اس دن میں کوئی حایہ اسلام نے روزہ رکھا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قوم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام سے تصق رکھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا۔ دوسرے کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا (2)۔

امام طبرانی اور ابونعیم نے اکھبہ میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ہر قتل نے معاویہ کو کھانکھ کر مسلمانوں میں نبوت کا کھم بانی ہے تو مجھے ہر سوالوں کا جواب دو ہر قتل نے پوچھا عجز کیا ہے؟ تو اس سے کیا مراد ہے اور وہ کون سی ہے جس کو سورج کی وجہ سے کبھی نہیں لگی مگر صرف ایک مخصوص وقت میں نافرمانی میں جب معاویہ کے پاس کتاب اور بیضا ہر سال پہنچتا تو اس نے کہا یہ سوالات آج کے دن کس سے پوچھوں، کون ان کے جواب دے گا؟ تو مگوں نے کہا اسن عباس معاویہ نے وہ ہر قتل کا خط پڑھا اور ابن عباس کے پاس بھیج دیا۔ ابن عباس نے اس کا جواب کبھ کو تو اس سے مراد زمین و آسمان کو کفری سے آمان دینا ہے اور بحر و آسمان کا ہر فرد ہے جس سے آمان پہنچے گا اور وہ جگہ یہاں سورج کی کرنیں لگی نہیں ہیں مگر ایک لمحہ تو وہ جگہ ہے جس سے مسند و پست کیا تھا (یعنی اسرا مکمل دہن سے بے آسانی گزر گئے تھے)۔ (3)۔

2- صحیح مسلم، جلد 8، صفحہ 8، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت

۱- تفسیر لاری در آیات قرآنی، ص ۳۱۵

3- حدیث کذا و ذلک و جلد 2-1 صفحہ 320 مصححہ مکتبہ: 3 فی (الحدیث: 2) مصر

۱۔ اور علیؑ اور ابن مسعودؓ نے یہ حدیث سن کر اسے انہی راویوں کے حوالے سے نبی کریمؐ کا بیان فرمایا ہے کہ نبی اور وہی
کے لئے مستدرج ہیں، انہوں نے پناہ مانگی۔

وَإِذْ وَعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ نَسَمَةً ۖ ثُمَّ أَخَذْنَاهُمُ الْيَوْمَ بِوَعْدِهِ ۚ
أَنْتُمْ ظَالِمُونَ ﴿۵﴾

”اور یاد کرو جب ہم نے وعدہ فرمایا موسیٰؑ سے چار ہفتہ کی عمر کا بچہ لے کر (معبود) اس کے بعد اور تم غیبت
کی لم تھے۔“

امام ابن جریر نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ اس آیت کے بعد میں اربعین کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ یہ وہی
الغعدہ اور وہی بن وہی الحج کے تھے۔ یہ اس وقت ہوا تھا جب موسیٰؑ اپنی قوم کو چھ چھوڑ گئے اور ان پر ہارون علیہ السلام کو
ضبط بنا کر گئے۔ آپؑ کی طرح چالیس راتیں صبر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر تورات تمیز میں نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ
علیہ السلام سے قریب سے گفتگو فرمائی اور وہی یہ اسلام نے ظلم کے چلنے کی آواز دی اور ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ چالیس دنوں
میں آپؑ کو حدت لاحق نہ ہو انکی کہ آپؑ کی طور سے قرآن (۲)۔

امام ابن ابی حاتمہ نے حضرت حسنؓ سے روایت کیا ہے کہ وہ بچہ اس کی عمر چالیس نے کہا کہ اس کا منہ سب سے

لَمْ يَحِقُّوْا عَقَابَكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵﴾

”خیر اور اگر وہ بچہ نہ ہوتا تو تم نے اس (ظلم ظفر) کے بعد شاید اقم غمگینا کرتے۔“

امام ابن جریر نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ اس آیت کی تفسیر میں کہا ہے کہ ہم نے تمہیں صوف کرنا بچہ کر کے
جو جانے کے بعد (۳)۔

وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَىٰ الْكِتَابَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿۶﴾

”اور جب ہم نے موسیٰؑ کو کتاب اور فرقان دو، اس میں تیز کی قوت تاکہ تم سیدھی رو پر چلے گے۔“

۲۔ محمد بن سعید اور ابن جریر نے یہ حدیث روایت کی کہ اس آیت کے تحت نقل کیا ہے کہ کتاب سے مراد فرقان ہے جو حق و
باطل کے درمیان فرق کرنے والی ہے (۴)۔

۳۔ ابن جریر اور ابن مسعودؓ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں الفرقان کا کسر تورات،
انجیل، زبور اور فرقان (۵)۔

۱۔ تفسیر ابن جریر، ج ۱، صفحہ ۳۸۵، ج ۲، صفحہ ۳۷۲

۲۔ تفسیر ابن جریر، ج ۱، صفحہ ۳۷۲، ج ۲، صفحہ ۳۷۲

۳۔ تفسیر ابن جریر، ج ۱، صفحہ ۳۷۲، ج ۲، صفحہ ۳۷۲

اے اللہ کے نبی ہمارے لئے، مانجیے، انہوں نے موتی ملیا اسلام کے بازوؤں کو پکڑا۔ ان کے قتل و مارت کا سلسلہ چلا۔ با حقیقت کہ اب اللہ تعالیٰ نے ان کی روح فیض فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے آسمان کو قتل سے روک دیا۔ جس طرح ان نے انہیں رسول اپنے معنی میں، امام اور شیخ اور کائناتوں پر ہر جہان ہوئے، اللہ تعالیٰ نے موتی ملیا اسلام کی طرف انی فرمائی کہ تجھے کس چیز نے تم میں پیدا کیا ہے۔ جو قتل ہو گیا، وہ میرے پاس زندہ ہے، اسے رزق دیا جاتا ہے اور جو باقی رکھے میں ان کی توبہ قبول کر چکی ہے۔ اس ارشاد سے موتی ملیا اسلام اور نبی اسلام ایک شخص ہو گئے (۱)۔

امام الشافعی نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ کائنات میں اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا کہ مجھے اللہ کا پیغمبر کا حقیقی نائب ہے تو انہوں نے فرمایا اس کا معنی یہ ہے کہ میں نے جو چھ کی بادلی کا معنی نہ لیا تو اس جانتے ہیں۔ ہاں یہی کیا تو نے حق کا قتل نہیں کیا۔

شہدث علی احمد ائہ ذسؤل من اللہ لادعی الشہم

میں اور شیخ ابوبکر کے متعلق کوئی وجہوں کہ اور انہوں کے پیدا کرنے والے اللہ کے رسول ہیں۔

اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابو عبد اللہ رحمہ اللہ سے یہی روایت نقل کر دی ہے۔

امام بیہقی نے عبد الرحمن بن عوف سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں ملیا اسلام نے تم کو اللہ تعالیٰ کا حکم سنایا کہ ایک دوسرے کو خیروں کے ساتھ قتل کر بیس۔ میں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔

وَأَذَلْتُمْ يُولُسَ لَنْ كُؤْمِنَ لَكَ حَتَّى تَرَى اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ

الضِيقَةُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ۖ ثُمَّ بَعَثْنَاكُمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ

تَتَذَكَّرُونَ ﴿١٠٠﴾

اور یہ دیکھو جب تم نے کلمات موتی اور کراہان نہیں، میں نے تمہارے گھر پر جب تک ہم نہ دیکھیں اللہ کو ظاہر نہیں اس (گستاخی پر) آپ کو تو بھلی کی ناک سے اور تم دیکھ رہے تھے، ہم نے جلد اٹھایا تمہیں تہہ دے مرنے کے بعد کہ تمہیں تمہارے گھر کو نہ لگا۔

اور ابن جریر، ابن ابی شیبہ، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے جہورہ کا معنی غلامی نقل فرمایا ہے (۱)۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا مطالبہ کیا تھا یہاں سے اتر آئے تھے جن کو وہی ملیا اسلام بھی توڑا۔ یہ غیب کر کے لے گئے تھے یہاں ان کی اس گستاخی پر سخت نراک نے انہیں لایا اور دوسرے بھرمے کے بعد انہیں زندہ لایا (۲) کہانی میں معروف کوچہ کر لیں (۳)۔

امام عبد بن حمید، ابن ابی شیبہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں تو ہم کو رسول اللہ تعالیٰ نے بلور

را انکس موت دئی پھر انہیں جیہ عمری پوری کرنے کے لئے زندہ فرمایا (۱)۔

ابن الغسفی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ تابع نے ان سے کہا کہ مجھے الضعیفۃ کا مطلب بتائیں تو ان جوابی نے فرمایا العذاب اور اس کی اصل موت ہے۔ تابع نے پوچھا کیا عرب الضعیفۃ کا یہ منہمہ جانتے ہیں؟ فرمایا ہاں کیا تو نے عیدین دھن کا یہ شعر نہیں سنا۔

وَقَدْ كُنْتُ أَخْشَىٰ عَلَيْهِمُ الْخُتُوفَ وَكُنْ أَتَنَّهُ الضَّعِيفَةَ

مجھے تجھ پر موت کا ڈر ہے جبکہ میں تیرے متعلق مذاب کے نزول سے امن میں ہوں۔

وَوَلَّيْنَا عَلَىٰكُمُ الْقِنَامَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَ وَالسَّلَوىٰ ۖ كُلُوا مِن

طَيِّبَاتِ مَا هَرَءَ قُلُكُمُ ۖ وَمَا ظَلَمُوا لَكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۳﴾

”اور ہم نے سایہ کر دیا تم پر ہادل کا اور اتار دیا تم پر من و سلویٰ کھاؤ پاکیزہ چیزوں سے جو ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں، انہوں نے تم پر کوئی زیادتی نہیں کی بلکہ وہ اپنی عیالوں پر زیادتی کرتے رہتے تھے۔“

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جس ہادل سے بنی امرا نکل پر سایہ کیا گیا اس سے ٹھنڈا اور پاکیزہ ہادل وہ ہوگا جس میں قیامت کے دن اللہ کا حکم آئے گا اور یہ وہ ہادل ہے جو کہ روز جس میں ملائکہ اترے تھے اور یہ ہادل ایسے میں ان کے ساتھ ہوا تھا (۲)۔

حضرت وکیع، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے جو حدیث ضعیفہ سے روایت کیا ہے یہ وہ ہادل نہیں تھا جس میں قیامت کے روز اللہ کا حکم آئے گا۔ یہ ہادل صرف بنی امرا نکل کے لئے تھا (۳)۔

حضرت ابوالثنی نے قنادور حدیث سے روایت کیا ہے اللہ سے مراد سفید باؤں ہے جس میں پانی نہ ہو۔

امام عبد بن حمید نے ابوالخیر سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں حیہ کے محرم میں ہادل کا سایہ کرنے کی طرف اشارہ ہے۔ امام عبد بن حمید و ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ یہ واقعہ محرم میں پیش آیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس پر سورج کی دھوپ سے بچانے کے لئے ہادل کا سایہ کر دیا انہیں من و سلویٰ کھلایا جب وہ محرم کی طرف نکلے تھے۔ من ان پر برف اور اہلوں کی طرح گرنا تھا اور برف سے زیادہ سفید تھا اور طلع فجر سے گرتا شروع ہوتا اور طلع غم سے نکل جاتی رہتا۔ غم اس اپنے دل کی خوراک تھا لہذا تھا جو زیادہ تھا تاہو وہ خراب ہو جاتا تھا اور اس کے پاس اپنی ٹھیک رہتا تھا حتیٰ کہ جب چھ دن بعد کا دن تھا تو بعد از ساتویں دن کی خوراک بھی لے لیتے تھے۔ وہ اضافی دن کی خوراک ان کے پاس باقی رہتی تھی تاکہ جب عید کا دن ہوتا معیشت کی غلبہ کا معاملہ ان کی زندگی کو کمزور نہ کرے۔ یہ سب معاملات محرم میں تھے۔

حضرات عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت عکرمہ و حماد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں الصق ایک ایسا چیز ہے

جراحتہ کی ہے شجر کی خوشی میں پر ہمارے کسی درود کا ذکر بھی نہیں۔ نہ ہوتی تھی۔ اسٹوری چڑیا سے بڑا پند تھا۔
 ماہ کی وجہ سے یہ ان جرمہ کی اپنی حاکم نے کہا کہ وہ روایت کیا ہے فرماتے ہیں ائین جہان کی اسٹوری پر پند تھا۔
 ائین جہان کی حاکم نے اس کے بعد کہہ دیا کہ وہ روایت کیا ہے فرماتے ہیں جی سرانگیں نے کہا ہے مائی تو اس کے
 یہاں اپنی نیکیاں اور کلاما کہاں سے کرے گا، جس اللہ تعالیٰ نے ان پر اس کا ارادہ نہ رکھا ہے ان کے درخت پر گر گیا تھا ۱۱۔
 حضرت عید بن عیدہ ائین جہان کی حاکم نے وہب بن منہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا ائین جہان
 کیا ہے تو انہوں نے فرمایا جو ارد چھوٹے ہوتے ہیں شجر پر ہوتے۔

۱۲۔ ائین جہان کی حاکم نے وہب بن منہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ائین جہان کی شجر پر ہوتے
 ہے جو ان پر ہوتا تھا وہ ان کی کوئی کے ساتھ ساتھ اور پتے تھے (۱۲)۔

۱۳۔ ائین جہان کی حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ائین جہان کی شجر پر ہوتے
 ائین جہان کی کوئی کے لئے ہوتا تھا۔ وہ شجر کے ہوتے اور جتنا چاہے اس سے کہاتے اور اسٹوری شجر کی اتنا کیا
 پر ہوتا تھا اس سے اور جتنا چاہتے کہتے تھے۔

۱۴۔ ائین جہان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اسٹوری ائین جہان سے درختوں پر ہوتا تھا ائین جہان
 کہاتے تھے اور اسٹوری کہتے تھے (۱۴)۔

۱۵۔ امام احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابی داؤد، ابن ماجہ، ابن حاکم نے حضرت عید بن عیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
 فرماتے ہیں جی کہ یہ شجر ائین جہان کی شجر پر ہوتا تھا ائین جہان کی شجر پر ہوتا تھا (۱۵)۔

۱۶۔ امام احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابی داؤد، ابن ماجہ، ابن حاکم نے حضرت عید بن عیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ائین جہان کی شجر پر ہوتا تھا
 حضرت عید بن عیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ائین جہان کی شجر پر ہوتا تھا (۱۶)۔

۱۷۔ ائین جہان نے حضرت ابن مسعود اور اس کے بعد سے روایت کیا ہے کہ اسٹوری شجر پر ہوتا تھا (۱۷)۔
 امام عید بن عیدہ اور ابی داؤد، ابن ماجہ، ابن حاکم نے حضرت عید بن عیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ائین جہان کی شجر پر ہوتا تھا (۱۸)۔

۱۹۔ امام عید بن عیدہ اور ابی داؤد، ابن ماجہ، ابن حاکم نے حضرت عید بن عیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ائین جہان کی شجر پر ہوتا تھا
 ائین جہان کی شجر پر ہوتا تھا (۱۹)۔

۲۰۔ امام عید بن عیدہ اور ابی داؤد، ابن ماجہ، ابن حاکم نے حضرت عید بن عیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ائین جہان کی شجر پر ہوتا تھا
 ائین جہان کی شجر پر ہوتا تھا (۲۰)۔

۲۱۔ امام عید بن عیدہ اور ابی داؤد، ابن ماجہ، ابن حاکم نے حضرت عید بن عیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ائین جہان کی شجر پر ہوتا تھا
 ائین جہان کی شجر پر ہوتا تھا (۲۱)۔

اعالیٰ نے ان پر ایک ہوا چلائی جس نے ان کے گھیراں کے پاس سنوئی (غیر) بکھیر دیا اور ایک میل لمبائی میں ایک میل چڑا دیا اور بلند ٹیٹاں بن کر وہی مقدار تھا جس انہوں نے دوسرے دن کے لئے بیج کیا تھا گوشت بہ بود و گیاہ۔
 امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے اسلمی کے متعلق پوچھا گیا تو انہیں نے فرمایا کہ ہر کسی کی شکل سو نا پند ہے جو ان کے پاس آتا وہ ہنسنے سے روکتا ہے کہ ان سے اسلمی کے متعلق پوچھا جائے۔ امام ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابو یوسف نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ہم علم کرنے سے بہت بے رغبت ہیں۔ امام ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابو یوسف نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یَقْبُضُونَ عَنْكَ يُعْطُونَ بِهِنَّ اَنْ يَّسْأَلَكَ فَيَسْأَلَنَّهُنَّ فَيَقْتُلْنَكَ (۲)۔

وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ تَكُونُوا مِنْهَا حَاشٍ لَّكُمْ سُلَيْمٌ مَّرْعَدًا ۖ وَادْخُلُوا
 الْبَابَ مُسَجَّدِينَ ۚ وَقُولُوا احْطَاطَةً لِّكُم مَّخْلُوكٌ ۚ وَسَنُرِيدُ أَنْ مَخْسَرِينَ ۝

”اور یاد کرو جب ہم نے تمہارا وطن ہو جاؤ اس وقت میں بھر کھاؤ اگر میں جہاں سے چلاؤں جتنا چاہوں اور داخل ہونا کہ دروازے سے سر جھکا کر آؤ گے اور کہتے جاؤ گے (میں) ہم تمہاری دیں گے تمہاری خطائیں۔ اور ہم زیادہ دیتے ہیں تمہارا دل کو“۔

امام عبد الرزاق، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے قتادہ و دمرانہ سے روایت کیا ہے کہ هَذِهِ الْقَرْيَةُ مَرَاذِبُ الْمُقَدَّسِ ہے (۳)۔ کعب، القریانی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ تم جگہ دروازے سے داخل ہو کر کوغ کی حالت میں اور کہو ہم حضرت طلب کرتے ہیں۔ ابن عباس فرماتے ہیں وہ میریوں کے گلی داخل ہوئے اور استیوار جنگجو کی جگہ حاکم۔ پس قُتِلَ الْإِنْسَانُ خَلَعُوا أَثْمَارَهُ الْيَوْمَ يَنْفِلُ الْكُفْرَ عَنْهُ يَوْمَ يَنْفِلُ الْكُفْرَ عَنْهُ يَوْمَ يَنْفِلُ الْكُفْرَ عَنْهُ (۴)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تحت نقل کیا ہے کہ یہ بیت المقدس کے دروازوں میں سے ایک دروازہ تھا جس میں انہیں داخل ہونے کا حکم دیا گیا تھا اس باب کو باب حطہ کہا جاتا تھا (۵)۔
 امام وحج، القریانی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، بطرائی (بکھیر میں) اور ابو یوسف نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انہیں کہا گیا کہ تم سرور کو جھکاؤ گے اور داخل ہو اور حصہ ہو۔ انہوں نے کہا احْطَاطَةً خَيْرًا ۚ فَيُخَالَفُ شَيْعِرَةً ۚ اس حدیث کی کاذب راویہ تعالیٰ نے اس آیت جِسْنُ الْإِنْسَانِ يَوْمَ يَنْفِلُ الْكُفْرَ عَنْهُ (۶)۔

امام ابن جریر، بطرائی، ابو یوسف اور حاکم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انہوں نے کہا هَاطِي مَسْقَاتَا اِلَیْهِ مِنْ مَّوْبَا عِلِّيٍّ مِیْنِ اِلَیْهِ کَا مَقْتِي خَبِيْةً جَطِيْةً خَيْرًا ۚ مَنَظُوْبِهِ فَيُخَالَفُ شَيْعِرَةً سَوْدًا ۚ مَقْتِي كَذِبًا ۚ وَرَاوِ

جو چھید ہوا ہو اور اسی میں سیارہ جو رکھا ہوا ہو۔ امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے قولنا جَعَلْتُمْ کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ منقول نقل کیا ہے کہ ہماری خطاؤں کو معاف کر دے (۱)۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے مکرر سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ انہیں فرمایا اپنے رب کو جَعَلْتُمْ اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہو۔

نام بتلنے کے بعد، واضح بات میں مکرر کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قولنا جَعَلْتُمْ کے تحت روایت کیا ہے کہ تَرَبَّعُوا لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہو۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہ دروازہ قبلہ کی جانب تھا۔

۱۔ محمد بن سعید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے کہا ہر حصہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں بیت اللہ کی طرف دروازہ اس میں سے ایک دروازہ تھا۔ موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ داخل ہو جاؤ اور جَعَلْتُمْ کہو ان کے لئے دروازہ چھوٹ کر دیا گیا تھا تو کہہ کر چمکا کر گزریں، پھر جب انہوں نے مسجد دیکھا تو کہا حَطَّةٌ (گنہگار)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے اَبُو شُعْبَةَ الْاَلْبَابِ سُجَّوْنِ کے تحت روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم بیان کرتے تھے کہ یہ دروازہ بیت اللہ کی طرف تھا۔ پھر فرمایا تم کہو کہ اللہ ہمارے ساتھ معاف کر دے تو ہم تمہاری خطاؤں کو معاف کر دیں گے اور محسنین کو زیارہ دیں گے۔ فرمایا جو خطا کار ہو گا اس کی خطا صاف ہو جائے گی اور جو محسن ہو گا اللہ تعالیٰ اس کا احسان بڑھا دے۔ فرماتے ہیں انہوں نے غم اٹھ کر کہیں ۱۱۱ انہوں نے زبان پر جو کلمہ اُتھلی کی مخالفت کی سرکشی کرتے ہوئے اور امر الہی کے خلاف جہالت کرتے ہوئے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اَبُو شُعْبَةَ الْاَلْبَابِ سُجَّوْنِ کے تحت روایت کیا ہے کہ جو ہم سے پہلے محسن تھا اس کے احسان میں اضافہ لایا جائے گا اور جو ظالم تھا وہ اس کی خطا صاف کر دیں گے (۲)۔

امام عبد الرزاق، احمد، بخاری، مسلم، عبد بن حمید، ترمذی، ضیائی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رشا و فساد کی امرائیں کو کہا گیا کہ تم مسجد کرتے ہوئے دروازہ سے داخل ہو اور کہو کہ ہم کو معاف کر دے تو انہوں نے قلم کو بدل دیا وہ پتھروں کے ٹکڑے ٹھکنے ہوئے داخل ہوئے اور کہا حَتَّةٌ لِّیْ شُعْبَةَ (جو میں گنہگار ہوں) (۳)۔

امام ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس دروازہ سے نبی امراء کو جھک کر داخل ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔ وہ اس میں سر نہنوں کے ٹکڑے ٹھکنے ہوئے

”اور یا بکر، بس پانی کی دعا مانگی ہوگی نے اپنی قوم کے لئے تو اس نے فرمایا بارود پنا مصالطان چٹان پر فرار ہو۔
نکلے میں چٹان سے بارود چٹھے، پچکان لیا بکر گرد نے پنا چٹا گھاٹ، گھاٹ اور پیر علیہ کے وسیع ہوئے رزق سے اور
نہ پھر از میں میں فساد برپا کرتے ہوئے۔“

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے یہ پانی حیر کے صحرا میں اپنی
قوم کے لئے مانگا تھا۔ موسیٰ نے ان کے لئے پھر پر معاد، را تو اس سے بارود چٹھے جاری ہوئے ہر قبیلہ کے لئے علیحدہ پشتر تھا
جس سے وہ پانی پیتے تھے (۱)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ یہ پانی کا مطالبہ صحرا میں کیا تھا جب کہ انیس اندیشہ ہوا
کہ وہ بیابان سے مر جا سکے۔ پس حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے پانی کی درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنا عصا پھر پر مارنے کا
حکم دیا، وہ پھر طور پہاڑ کا تھا جو وہ اپنے ساتھ اٹھا کر لائے تھے حتیٰ کہ جب وہ کسی جگہ پڑاؤ کرتے تو موسیٰ اس پر وہاں عصا
مارتے۔ پس اس سے بارود چٹھے جاری ہو جاتے۔ ہر گروہ اپنا شرب جانیں دیتا، اور ہر گروہ اپنے ممکن پشتر سے مستفید ہو رہا تھا۔
امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے ابوہریرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ان کے لئے موسیٰ علیہ السلام کے پھر پر عصا
مارنے سے بارود چٹھے جاری ہوئے یہ معاملہ یہ میں پیش آیا جبکہ وہ حیر کے صحرا میں جنگ رہے تھے (۲)۔

امام ابن ابی حاتم نے ابوہریرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے روایت کیا گیا کہ انہوں نے مشق کے متعلق یہ چھایا
تو انہوں نے فرمایا موسیٰ پھر اٹھتے تھے اور ہر قبیلہ کا ایک شخص کھڑا ہوتا تھا۔ وہی پھر پر عصا مارنے تو اس سے بارود چٹھے جاری
ہو جاتے پھر ہر پشتر ایک شخص کی طرف جاری ہوتا تو وہ شخص اس پشتر کی طرف اپنے قبیلہ کو بلاتا۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ لا تَخْشَوْنَ كَمَا مَطْلَبُ وَلَا تَخْشَوْنَ
مِجْنِ (لڑائی کو شش نہ کرو) ہے (۳)۔

امام ابن جریر نے ابوہریرہ رحمہ اللہ سے اس کا یہ مطلب روایت کیا ہے کہ زمین میں فساد برپا کرنے کی خوشش نہ کرو (۴)۔
امام ابن ابی حاتم نے ابوہریرہ رحمہ اللہ سے اس کا معنی یہ روایت کیا ہے کہ گمراہوں کے ساتھ تو زمین پر نہ چلو۔ امام عبد
الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم نے قرآن سے یہ معنی روایت کیا ہے کہ زمین میں فساد کرتے ہوئے نہ پھر (۵)۔
امام ابن ابی حاتم نے ابوہریرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں موسیٰ علیہ السلام نے قوم کے لئے پانی طلب کیا پھر فرمایا
اے گمراہو! یہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا میرے بندوں کو گمراہی نہ کرو۔

وَإِذْ قُلْتُمْ لِمُوسَىٰ لَنْ نُّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامِهِ وَإِذْ قُلْنَا رَبِّكَ يُهْرِجُ

لَنَا مِنَّا ثَمَنُ الْأَرْضِ مِنْ بَيْعِهَا وَفَيْتَا بِهَا وَفَرَمَهَا وَتَدَسَّيَا وَ
بَصَلَهَا قَالَ أَلَسْتُمُ الَّذِينَ قَالُوا بِالْبَيْتِ هُوَ عَصَا فَمِطُّوا
مِصْرًا فَإِنْ لَكُمْ فَدَا سَأَلْتُمْ وَصُرِّبَتْ عَلَيْهِمُ الذَّلِيلَةُ وَالْمُنْكَرَةُ وَ
بَاغَوْا بِعَصَافٍ مِنَ اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَ
يَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِخَيْرِ الْأَحْسَنِ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ

اور یاد کرو جب تم نے کہا کہ عوی (امم میر نہیں کر سکتے ایک طرف سے کھانے پر سو آپ اے کچھ عمارت کے لئے اپنے پر اور رکھ سے کہ نکالے ہمارے لئے وہ جن کو زمین کوئی ہے (مثلاً) سائب اور گزلی اور گیسوں اور مسبر اور پردہ۔ عوی نے کہا کیا تم لینا دینے ہو وہ چیز جو ان سے اس کے ہر لئے میں جامعہ ہے۔ (اچھا) جار ہو کسی شہر میں جیسے مال جانے کا جو تم نے مانگا۔ اور سلا کر وہی گئی ان پر ذات و فرغت اور اسحق ہو گئے منسوب الہی کے۔ یہ سب کچھ ہی وجہ سے تھا کہ وہ نکار کرتے رہے تھے کہ ان کی آیتوں کا اور قتل کرتے تھے انبیاء و ملاح۔ یہ (سب کچھ) ایسی وجہ سے تھا کہ وہ ناظر مان تھے اور حد سے زیادہ جا کر تے تھے۔

امام عبد الباقی رحمہ اللہ نے تفسیر میں فرمایا کہ روایت کیا ہے کہ کفار و منافقین سے کہنا و سنوئی ہوا ہے۔ اس کے برعکس نہیں ہے نیز یہاں مطلب گیس اور اور امی امیہ جن کا کہ آیت کریمہ ہے (۱)۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے قرآن و حدیث سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں دو صحابہ میں منہ و سلاوی کے کھانے سے کھانا ہوا۔ انہوں نے اس معیشت کا طالب کیا جس پر پہلے دو گز ہوا کرتے تھے۔ انہوں نے عوی کی کڑواہی سے لئے وہ فرما لیں ۲۵۔

حضرات عبد بن حمید، ابن جریر، ابن کثیر و اور ابن ابی حاتم نے کئی طرق سے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ اس سے مراد کدھم ہے یہ روایت میں فرما یا الحیطہ (کدھم) (۳)۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، طبرانی (فی المعجم) نے کئی طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ ملاح منہ الما زرق نے ابن عباس سے پوچھا کہ کدھم سے مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا الحیطہ (کدھم)۔ اس نے پوچھا کہ کدھم کا یہ معلوم عرب جا۔ لے لے جیسا؟ فرمایا ہاں کی تو۔ نے اچھے بین الملاح کا یہ شعر لکھیں۔

فَقَدْ كُنْتُ أَفْتِنُ النَّاسَ شَخْصًا وَاجِدًا وَرَدَّ الْبَيْتَ عَنْ زَوَاجِعِهِ

میں ایک شخص کو گمراہ کر رہا تھا جس نے پورے شہر کو کدھم کی کاشت سے روک دیا (۴)۔

حضرات علیؓ، عبداللہؓ، امیرؓ، ابن جریرؓ نے ہمہ اور وسط زرہ سے اس کا معنی (روٹی کا ٹکڑا) کیا ہے (۱۰)۔
 حضرات عبداللہؓ، ابن جریرؓ نے محسن اور او مالک رحمہ اللہ سے قوم کا معنی (الخطہ) (گنہگار) غفلت کیا ہے (۱۱)۔
 حضرات عبداللہؓ، ابن جریرؓ نے محسن اور او مالک رحمہ اللہ سے قوم کا معنی (تجیر) (روٹی کا ٹکڑا) کیا ہے (۱۲)۔
 امام ابن ابی حاتم نے ایک اور سے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قوم کا معنی (سنگ) لکھا ہے۔
 امام ابن جریرؓ نے منبع میں اس سے غفلت کرتے ہوئے فرمایا: "مردم اور انہیں اس اور ایک قرأت میں قوم کہا جاتا ہے (۱۳)۔
 حضرات سعید بن مسعودؓ، ابن ابی رزینؓ، ابی الدرداءؓ اور ابن عمرؓ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے قوم کا یہ معنی ہے (۱۴)۔

امام ابن ابی رزینؓ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میری قرأت زیادہ کی قرأت ہے اور میں نے اس سے زیادہ صرف ابن مسعود کی قرأت سے لئے ہیں۔ ان میں سے ایک قوم کہا جاتا ہے۔
 امام ابن جریرؓ نے اپنے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نافع بن ابی اسحاق نے ان سے پوچھا کہ قوم کا کیا معنی ہے؟ ابن جریرؓ نے فرمایا: "مردم" (الخطہ) (گنہگار) ہے۔ اس نے کہا کیا قوم اس کا یہ معنی ہے جو کہ میں "قوم" کہتا ہوں؟ یحییٰ ثقفیؒ کا یہ فرمایا: "نہ"۔

فَدَفَعُوا الْقَبِيلَةَ عَنْ رِزَاعِهِ قَوْمٌ
 میں اپنے آپ کو یہ خیال کرتا تھا کہ ایک شخص سے مستغنی کر دیا ہے کہ لوگ گنہگار کی حالت کی طرف مڑ کر رہ گئے۔
 بحر فرمایا: "ابن ابی اسحاق" جس نے اسے اس میں مسعود کی قرأت پر پڑھا تو اس کے نزدیک یہ بد بودا (تھوم) چیز ہے۔
 اسے ابن ابی حاتم نے کہا۔

قَالَتْ حَتَّىٰ لَقَدْ بَدَأَ اللَّهُ ظِلْمَهُمْ يَوْمَئِذٍ ۖ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى النَّاسِ إِذْ أَنْشَأَ قَوْمَ لُوطٍ مِّنْ نَّفْسٍ وَابْنِ

ان کے مکانات میں ظاہر تھے ان میں شایعات گنہگار پر پڑ گئے۔

میں میں الیا اعلیٰ کا یہ شعر ہے۔

أَفْلَحَ الْمُبِينُ ۚ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ ۚ لَمَّا أَتَىٰ مِنَ الْأَرْضِ صَوْبَ الْقَوْمِ الْقَوِي ۚ

سچے قوم سے قائل تھے اسے اس طرح صاف کر دیا ہے جیسے بادشہ کے ہاتھ سے زمین کو صاف کر دیا۔

امام ابن جریرؓ نے مجاہد رحمہ اللہ سے مذکورہ آیت میں ابی حاتمؓ اور ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے (۱۵)۔ حضرت مغیرہ بن یسارؓ

2 یہ اور حضرت ابن ابی حاتمؓ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ مصر سے مرد کوئی شہر لایا ہے (۱۶)۔

اما میں بھی جو میں نے ابوالعلاء، حوالہ سے ذوالحجۃ کا شہر معترف کیا ہے (۲۰)۔

حضرت ابن ابی رافعؓ نے اور ابن ابی رافعؓ نے سعد حنفیؓ میں اٹھس بار حمد اللہ سے دعا کرتے کیے کہ وہ وضو کرنا خیر تو کرے
نے پڑھتے تھے اور فرماتے یہ اشعر ہے جنت پر صالح بن علیؓ حکمران تھا۔

اوس اہل نبی حاکم نے حضرت امیر مہاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُمر بٹ فلک علیہ السلام و اُمسکنتون یہ تفسیر نقل کی ہے کہ ان سے مراد ان لوگ ہیں جن سے قرآن پڑھا جائے۔

ہمارے لیے لڑاؤ کی جگہ پر قدم اور حضرت مسیح مصلیٰ سے روایت کیا ہے کہ ان کے مراد والوں نے جو زلت کی حالت میں اپنے منہ سے چرچہ دیتے تھے (۱۲)۔

ماہنامہ جبر نے جو اعالیہ مراعات سے التعمیۃ کا معنی الفقه روایت کیا ہے (3)۔

جس میں جبر نے انھی کو بے وقار بنا رکھے ہیں، ان کو یہ نصیحت ضرور دیتا ہے کہ وہ اللہ کے غضب کے مستحق نہ بنیں۔

ہام عہد بن حید نے حضرت تہار رحمہ اللہ سے روایت کیا کہ اَلْبُخَارِی (بخاری) روایت کیا ہے۔

ازم اور اوزار اہل ایمان کی حق نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہذا امر اکل نے ایک دن میں قہقہہ بخیا، اکل کے تھے پھر ان کے آخر میں سبزیوں کے ہزار اگا گئے۔ احمد نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امت کے ہر ذرے پر عتق ہے۔ اب اس قصے کو روایہ نے کہا جس نے کسی نئی کوکھڑی کیا یا جسے کسی نئی نے قتل کیا اور اسے نہتہ عذاب ہوگا جو کہ کسی کا کلام ہوگا اور جو قصہ میری زبان سے نکلے گا وہی میری تصدیق ہے (ابن ماجہ ۱۵۰۰)۔

امام حاکم نے روایت نقل کی ہے اور ان کے اسے صحیح بھی کہا ہے اور انہی نے بھی اس واقعہ کو قیاس کیا ہے کہ حضرت یوزر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرما: تھے ہیں ایک عراقی نبی کریم ﷺ اپنے کسی درویش صاحب راہ اور عرض کیا یا محمد بنی اللہ میں اللہ علیک وسلم نے فرمایا میں نبی واللہ نہیں لیکن نبی اللہ ہوں۔ امام نووی فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے اور صحیح نہیں ہے (۶)۔

۱۔ ام ایمن عدلی نے عمران بن اھنس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدمت میں حاضر ہوا اور کہا السلام علیک یا نبی اللہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم کو شک نہیں بلکہ میں نبی اللہ ہوں (۶)۔

امام جاسکری نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی و انصار کے ساتھ نہ رسول اللہ ﷺ نے
خود نہ ایک ٹکرانے نہ عمر نے نہ فضلہ نے۔ یہ سب جو وعدے لوگوں کی بدعت سے (۸)۔

إِنَّ أَيْتَانَ أَصْغَرُ الْآيَاتِ هَذَا وَالْقَضَى وَالْقَبِيحُ مِنَ أَمْرِ بِاللَّهِ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَبْدٌ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٥٠﴾

”یقین کر، اسلام کے پیروکار یوں یا بیوقوفی، حسد کی ہوس یا حسد کی بھول بھلی ایمان ناسے اللہ پر یزیدوں قیامت پر اور شک و گمان کرے تو ان کے لئے ان کا اجر ہے ان کے رب کے پاس اور نہیں کوئی اندیشہ ان کے لئے اور نہ ہرگز۔“

حضرت ابن ابی عمر اہلی نے اپنی سند میں اور ابن ابی حاتم نے مسند میں حدیث سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ان کے تعلق اور ایسا کیا جن کے ساتھ یہ تعلق تھا، بھرا ان کی نماز اور عبادت کا ذکر کیا گیا تو یہ حدیث آیت نازل ہوئی۔

حضرت ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جب مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے ساتھیوں کو اللہ عز و جل پر ایمان لایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ روز میں ہیں۔“ مسلمان فرماتے ہیں: ”کچھ ہر زمین تاریک ہوگئی تو چہایت کریمہ نے فرمائی کہ فرماتے ہیں اس آیت کے نزول کے بعد مجھے یوں محسوس ہوا گویا میری ہی محفل میں آئی۔“

اعمال میں جزیہ ادا کرنے والی حاکم نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے تعلق روایت کیا ہے کہ یہ آیت حضرت مسلمان کے انھیں ان کے انھیں نازل ہوئی اور حضرت سلمان بنی ہاشم کے شجر کے ایک فرد تھے اور آپ ان کے سرداروں میں سے تھے۔ ابن المنکب آپ کا دست تھا، وہاں بڑا ہوا تھا۔ ان میں سے ہر ایک دوسرے کے بغیر فعل کر رہا تھا، وہ دونوں اکٹھے دکھ کر مسرور ہو جاتے تھے، ایک دفعہ وہ دونوں دکھ کر اچھے چاک انگلی ایک دوسرے کو دیکھا۔ یہ دونوں اس میں آئے اس میں دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا ہے اور اس کے پاس صوف ہے جس کی روح حرکت کر رہا ہے اور وہ رہا ہے۔ حضرت ابن المنکب اور مسلمان نے اس شخص سے اس شخص کے تعلق پر پھا تو اس شخص نے کہا: ”جوں کتاب کو لکھنا چاہتا ہے اور تبارکی فرم کر دیکھیں۔“ اگر تم اس کتاب کو لکھنا چاہتے ہو تو مجھے آواز دے کہ اس شخص نے یہ کتاب لکھا ہے۔ وہ دونوں سواری سے بچے تھے تو اس شخص نے کہا یہ وہ کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے اس نے اس میں اپنی اقامت کا حکم دیا ہے اور اپنی فرمانی سے منع فرمایا ہے اس میں ہے کہ نہ چوری کرو نہ زنا کرو نہ باطل طریقہ سے مومنوں کے ساتھ معاملہ کرو۔ پھر اس نے انھیں قرآن کے دوسرے اقسام بتائے۔ اس میں ہے کہ انھیں وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے یسعی پر نازل کی۔ پس اس شخص نے انھیں دوسرے کے اول میں انھیں۔ ان دونوں نے تو یہی اور اسامیوں کہا۔ اس شخص نے ان کو تبار کہ فرما دیا کہ یہ قرآن ہی ہے۔

وہ دونوں اس شخص سے حکام ملے نتیجہ رہے جن کی ہر شہاد کی امید کارن تھا اس نے کھانا منع کیا پھر سرداروں اور دوسرے نوگوں کو بھی کیا۔ یہ شہادے ابن المنکب کی طرف بھی پیغام بھیجا اور اسے بھی دعوت پر مدعو کیا تاکہ وہ بھی مومنوں کے ساتھ مل کر کھائے۔ اس نو جوان نے دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا میں تم سے علیحدہ کرنے والا ہوں، تم اور تمہارے ساتھی کھا

نہ۔ جب اس کے پاس بار بار پیغام رساں آنے لگے تو اس نے انہیں بتایا کہ وہ ان کا حاتم نہیں کھاتا۔ جب بادشاہ نے اپنے بیٹے کی طرف پیغام بھیجا اور اسے بلایا اور پوچھا کہ یہ معاملہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ تمہارا بیٹا بیٹھ نہیں کھاتا۔ تم کفار ہو تمہارا بیٹا جو عدل نہیں ہے۔ بادشاہ نے اسے کہا اس کا حقے کس نے کھرا دیا ہے؟ اس نے کہا میرا بیٹا کھاتا ہے، بادشاہ کہنے لگا اگر تو نے بہانہ دیا تو مجھے یہ بتایا ہے۔ بادشاہ نے راجہ کو بلایا اور پوچھا کہ میرا بیٹا کھاتا ہے؟ اس نے کہا میرا بیٹا کھاتا ہے، بادشاہ کہنے لگا اگر تو نے بہانہ دیا تو مجھے یہ بتایا ہے۔ بادشاہ نے راجہ کو بلایا اور پوچھا کہ میرا بیٹا کھاتا ہے؟ اس نے کہا میرا بیٹا کھاتا ہے، بادشاہ کہنے لگا اگر تو نے بہانہ دیا تو مجھے یہ بتایا ہے۔ بادشاہ نے راجہ کو بلایا اور پوچھا کہ میرا بیٹا کھاتا ہے؟ اس نے کہا میرا بیٹا کھاتا ہے، بادشاہ کہنے لگا اگر تو نے بہانہ دیا تو مجھے یہ بتایا ہے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم دونوں اس شخص کی جارہے تھے۔ ہم نے پوچھا کہ تم نے کیا فرمایا؟ اس شخص نے بادشاہ کے بیٹے اور سلمان سے کہا کہ تم سچے ہو تو موصول کے کنبہ (عیادت) میں ساتھ لو۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں اس شخص کی عیادت کرتے ہیں تم بھی اس میں بیٹھ جاؤ۔ راجہ جل پڑا اور سلمان اور ابن الملک پیچھے رہ گئے، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ابن الملک سے کہا کہ اے ساتھ چلو، ابن الملک نے کہا تم مجھے چاہتے ہو، ابن الملک نے سلمان سے کہا کہ تم میری عیادت کرنا شروع کر دو، جب اس نے تاخیر کر دی تو حضرت سلمان خود چل پڑے تھے کہ موصول بیٹھ گئے، آپ اپنے اس ساتھی کے پاس آئے جو مہم کا مالک تھا، اس سے (کنبہ) میں یہ شخص تمام راہوں سے بلند ہو رہا تھا۔ سلمان اس کے ساتھ عیادت اور باہر سے میں مشغول ہو گیا اور وہ اپنے آپ کو تھکا کر لے آیا۔ حضرت سلمان نے ایک دن اسے کہا کہ تم مجھے بتاؤ کہ جو تم مجھے قلم دیتے ہو وہ افضل ہے، جو میں خود کرتا ہوں وہ افضل ہے، راجہ نے کہا جو تو کرتا ہے وہ افضل ہے۔ پھر کنبہ کے مالک نے چاہا کہ وہ تو جانتا ہے یہ کنبہ میرا ہے اور اس کا میں سب سے زیادہ حق دار ہوں۔ اگر میں اس سے ان لوگوں کو نکال دوں چاہوں تو ایسا کر سکتا ہوں لیکن میں ان کی عیادت کے بغیر دس گزور ہوں، میں ایک دوسرے کنبہ کی طرف منتقل ہوا چاہتا ہوں جہاں اس کی نسبت عیادت آسان ہے۔ اگر تو یہاں رہنا چاہتا ہے تو یہاں رہو اور اگر میرے ساتھ چلنا چاہتا ہے تو میرے ساتھ چل سلمان نے پوچھا کہ وہ نے رہنے والوں کے دنا سہید (کنبہ) بہتر ہے۔ اس نے کہا یہ۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا میں پھر اسی کنبہ میں رہوں گا۔ سلمان وہاں ٹھہر گئے۔ سید کے، لک نے سلمان کو ان کے ساتھ عیادت کرنے کی دعوت کی۔ پھر ان کے ہم سفر نے بیت المقدس جانے کا ارادہ کیا تو اس نے سلمان کو بلایا اور کہا میں بیت المقدس جانے کا ارادہ رکھتا ہوں اگر تو چاہے تو میرے ساتھ چل، اگر چاہے تو یہاں ٹھہراؤ۔ سلمان نے اس سے پوچھا کہ کون سا امر افضل ہے میرا آپ کے ساتھ چلنا یا یہاں ٹھہرنا؟ اس نے کہا میرے ساتھ چلنا بہتر ہے۔ آپ اس کے ساتھ چل پڑے۔ دوسرے کے اور ایک ذرا کے پاس سے گزرے۔ جب اس نے ان دونوں کو دیکھا تو بلند آواز سے کہا کہ اے راہبوں کے سر نارا! کچھ پر رحم کرو اللہ تم پر رحم کرے، راجہ نے اس سے کوئی کلام نہ کی اور نہ اس کی طرف دیکھا۔ وہ دونوں چلتے رہے یہاں تک کہ بیت المقدس پہنچ گئے، شیخ نے حضرت سلمان سے کہا جاؤ اور علم حاصل کرو، اس مسجد میں۔ وہ نے زمین کے علاوہ تحریف مانتے ہیں، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ان کی باتیں سننے کے لئے نکل پڑے۔ ایک دن حضرت سلمان پریشان ہو کر لوٹے۔ شیخ نے پوچھا سلمان تم کس کی باتیں کر رہے ہو؟ حضرت سلمان نے کہا ساری کی ساری خیر پہلے انبیاء کرام اور ان کے متبعین لے گئے ہیں۔ شیخ نے کہا

شرقی گزرا۔ حضرت سلمان کہہ چکے تھے کہ اگر وہ آپ کو پاپتے تو آپ کی تصدیق کرتے اور آپ کی اجازت کرتے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی ہیئت عطا فرمائی کہ انہیں ان کی تصدیق ہو گئی۔ (۱)

امام ابن جریر نے مجدد مصنف سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سلمان فارسی نے نبی کریم ﷺ سے ان نصاریٰ کے متعلق پوچھا ان کے احوال کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ اسلام پر نہیں مرسے، سلمان کہتے ہیں مجھ پر زمین تاریک ہوگئی میں نے ان کی نیکیوں میں کوشش کا ذکر کیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، نبی کریم ﷺ نے سلمان کو بلا کر فرمایا میرے ساتھیوں کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ فرمایا جو میرے متعلق سننے سے پہلے کسی علیہ السلام کے دین پر فوت ہوا وہ خیر ہے اور جس نے میری نبوت کے متعلق یمن لیا اور پھر مجھ پر ایمان لایا تو وہ ہلاک ہو گیا (2)۔

امام ابو داؤد نے التاج والسنن میں دین جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے متعلق روایت کیا ہے کہ اسی کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ مَنْ يَشْرِكْ بِاللَّهِ فَهُوَ كَذَّابٌ مُّذْنَبٌ ذُكِّرُوا لِلنَّارِ (آل عمران: 31)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے عبد اللہ بن علی عن علی کے سلسلہ سے روایت کیا ہے کہ یہود کو یہود اس لئے کہہ جاتا ہے کیونکہ انہوں نے زَانَا كُفَرًا (الاعراف: 156) کہا تھا (3)۔

امام ابن ابی حاتم نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم قرہہ لوگوں سے زیادہ جانتے ہیں کہ یہود کو یہودیوں کہہ جاتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے کلام اِنَّا كُفَرْنَا (الاعراف: 156) کہنے کی وجہ سے انہیں یہود کہا جاتا ہے۔ اور نصاریٰ کو نصاریٰ اس لئے کہہ جاتا ہے کہ نبی علیہ السلام نے کہا تَاْمَنُوا بِاللّٰهِ (نصار: 1)۔

امام ابو ایوب نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ فرماتے ہیں ہم زیادہ جانتے ہیں کہ یہود کو یہودیوں کہا جاتا ہے۔ اور نصاریٰ کو نصاریٰ کیوں کہا جاتا ہے۔ یہود کو اس نام سے اس لئے تعبیر کیا جاتا ہے کیونکہ موسیٰ علیہ السلام نے اِنَّا كُفَرْنَا (الاعراف: 156) کہا جب آپ کا رسالہ ہوا تو ان کو یہ کہہ بہت پسند آیا تو وہ اپنے آپ کو یہودی کہنے لگے اور نصاریٰ کی تسمیہ کی وجہ سے کہ نبی علیہ السلام نے کہا تَاْمَنُوا بِاللّٰهِ (نصار: 1) اور یوں نے کہا لَطَمُوا الْفَصْلَ الْفَصْلَ (آل عمران: 52) پس دونوں امت سے موسوم ہو گئے۔

امام ابن جریر نے مجدد مصنف سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نصاریٰ کو ایک دیہات ناصروہ کی وجہ سے اس نام سے موسوم کیا جاتا ہے جہاں حضرت یحییٰ علیہ السلام آئے تھے پس انہوں نے یہ نام خود رکھا اس کا انہیں علم نہیں دیا گیا تھا (4)۔

امام ابن سعد نے طبقات میں در ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نصاریٰ کو اس نام سے اس لئے موسوم کیا جاتا ہے کیونکہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے دیہات ناصروہ کا نام ناصروہ تھا (5)۔

اصَابِيْنَ اَصَابَتِيْنَ۔ کہتے ہیں اَلْاَصْفُوْنَ اَوْ اَلْعَاجِزُوْنَ اِلْحَصُوْنَ۔ (مکمل کیا کرنے والے مکمل ہیں کیا کرنے والے کیا کرتے رہے)

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَكُم بِقُوَّةٍ وَأَذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٠﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ قُلُوبًا فَغَضَّ اللَّهُ عَنْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَكُمْ مِنَ الْخَيْرِ أُولَئِكَ

[illegible]

امام عبید بن حمید اور ابن جریر نے خود روئے اللہ سے آیت کے تحت نقل کیا ہے کہ ہوا ایک پہاڑ ہے جس نے قریبہ پر اترے تھے وہاں کے لوگ اچھلنے پھرانے لگے۔ غم بانی اور بے شمارے اور بارگاہ (۱۱۸)۔

عالم اہلسنن جو پرے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں موروہ پہاڑ پہ خمس پانچ رات نازل ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے (بخاری)

امام اہل بیت علیہم السلام نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اہل بیت علیہم السلام نے ہزاروں کتبیں میں جو کچھ آگاہے، جو کچھ نہ آگاہے وہ سب ان سے (۱۵)۔

حضرات الفریقیہ، عبد بن حمید۔ ابن جریر، ابن ابی شیبہ، ابن الاثیر، ابن عساکر نے مجملہ حوالہ سے روایت کیا ہے کہ اسے لڑاتے ہیں اور
بانی نہ جان میں پناہ کو کھینچتے ہیں (۱)۔

امام ابن ابی حاتم نے الضحاک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مضمیٰ حاک پر مارا تو عمر کہتے ہیں۔
امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں یَقُولُوا دُعَاءِ یعنی دُعا یعنی مظلومی اور مظلوم کے لئے چلاؤ (5)۔

ابن ابی حاتم نے ابو احادیہ سے روایت کیا کہ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ پر تکیہ کرتے ہیں۔ (صحیح ابن ابی حاتم، ج ۱، ص ۲۸۰)۔

انسانی اخلاق اور ان کی جڑوں نے حضرت امان عباسی رضی اللہ عنہ سے روايت کیا ہے۔ اَللّٰهُمَّ تَقْطِعْ كَاظِمًا يَبْءُ۔
 شیعہ ائمہ ان احوال سے کرب جوائن کس قدر پیچھے ہیں (7)۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدُوا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقَالْتُمْ لَهُمْ كُنُوا قِرَدَةً
 خَاسِرِينَ ﴿٦٠﴾ فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً
 لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٦١﴾

اور قرع خوب جانتے ہو انہیں جنہوں نے آخر نبی کی بھی تم میں سے سبت کے قانون کی تو ہم نے قسم دیا انہیں کہ میں
 چاند بندہ پھانسی کا بنے ہوئے۔ جس نے ہمارا یا میں سے کو کھرت ان کے لئے جو اس زمان میں موجود تھے اور جو بعد
 میں آئے والے تھے اور اس نصیحت بنانا یا پر ہیزگاروں کے لئے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عَلِمْتُمْ کا معنی عَوَّلْتُمْ روایت کیا ہے۔ یہ ان کو سمجھتے سے ڈرا رہا ہے
 فرماتے ہیں قرع جو اس خطاب سے جو ہندو والوں کو بچھا۔ جب انہوں نے میری آخر نبی کی اور حد سے تجاوز کیا۔ فرماتے ہیں
 انہوں نے ہند کے دیان شکار کرنے کی برکت کی بھی تو ہم نے کہا اور حکارے ہوئے ہندو بن جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے کرتوتوں
 کی وجہ سے ان کو ہندو بنانا۔ تھا اور سچ شدہ بھی تھیں دن سے زیادہ تو انہیں رہا ہوا ان نے کہا یا نہ پیا اور نہ ام کی نس چھی (۱)۔
 نام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے ہند کے احکام
 میں تجاوز کیا تھا اور فرما ہندو بنادے گئے تھے پھر وہ طاک ہو گئے تھے۔ سچ شدہ کی نسل نہیں چلتی۔

حضرت ابن المعتز کے ایک دوسرے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہند اور
 خنازیر ان کی نسل ہیں جو سچ کئے گئے تھے۔

امام ابن المعتز نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ان کی نسل خمر ہوئی تھی۔

حضرات ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے لکھا ہے کہ ان کے دل سچ ہو گئے تھے وہ ہندوؤں کی عقل میں سچ سمجھنے کے لئے
 تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مثالیں بیان فرمائی کہ ان کی مثالیں گدھے کی ہے جو کتہ میں اٹھائے ہوتا ہے۔

حضرات عبد بن قید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے اس آیت کے متعلق روایت کیا ہے فرماتے ہیں ان کے
 لئے پھیلایاں مثالیں کی گئی تھیں اور ہند کے روز شکار کرنا ان پر حرام تھا۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ کون اطاعت کرتا ہے اور کون
 نافرمانی کرتا ہے پس وہ لوگ جن میں حسوں میں تقسیم تھے کچھ لوگ تو تھے جو ہند و فکا میں کرتے تھے اور دوسروں کو بھی منع
 کرتے تھے۔ ایک گروہ وہ تھا جو خود پر حرام کام پر کتاب نہیں کرتے تھے لیکن دوسروں کو منع بھی نہیں کرتے تھے۔ تیسرا گروہ تھا
 جو نافرمانی کرتا تھا اور پے در پے کرتا تھا۔ جب انہوں نے سرٹھی کیا پنا منوں بنایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور حکارے ہوئے ہندو
 بن جاؤ۔ پس وہ مرد اور عورتیں ہندو بن گئے اور بھیڑیے ان کو فراتے تھے (۲)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے طہو حذ کا معنی دلہن کیا ہے۔

اور ان لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس پر بھی صاف نظر فرمایا ہے۔

”مَنْ أَتَى رَجُلًا مِنْ رِجَالِنَا فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ“

”مَنْ أَتَى رَجُلًا مِنْ رِجَالِنَا فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ“

”مَنْ أَتَى رَجُلًا مِنْ رِجَالِنَا فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ“

”مَنْ أَتَى رَجُلًا مِنْ رِجَالِنَا فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ“

”مَنْ أَتَى رَجُلًا مِنْ رِجَالِنَا فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ“

”مَنْ أَتَى رَجُلًا مِنْ رِجَالِنَا فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ“

”مَنْ أَتَى رَجُلًا مِنْ رِجَالِنَا فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ“

”مَنْ أَتَى رَجُلًا مِنْ رِجَالِنَا فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ“

”مَنْ أَتَى رَجُلًا مِنْ رِجَالِنَا فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ“

”مَنْ أَتَى رَجُلًا مِنْ رِجَالِنَا فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ“

”مَنْ أَتَى رَجُلًا مِنْ رِجَالِنَا فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ“

”مَنْ أَتَى رَجُلًا مِنْ رِجَالِنَا فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ“

”مَنْ أَتَى رَجُلًا مِنْ رِجَالِنَا فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ“

”مَنْ أَتَى رَجُلًا مِنْ رِجَالِنَا فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ“

طَرَفٌ. اِنْ فَرَّغْتَ كَرِهْتَ اِنَّ اِسْمَ يَوْمِئِذٍ . فَذَبِّحُوْهُ وَاَمَّا كَاذِبٌ فَيُحْمَلُوْنَ .

فرماتے ہیں غی: سررائیس میں ایک نوجوان شخص تھا جو اپنی دکان چلاتا تھا اور اس کا باپ بوڑھا تھا۔ یہ دفعہ ایک دوسرے شہر سے ایک شخص اس سے سامان لینے کے لئے آیا اور اسے سامان کی قیمت مقرر کر دی۔ وہ جوان اس کو ساتھ لے کر چلا گیا کہ دکان کھول کر اس کو سامان دے جبکہ دکان کچالی اس کے باپ کے پاس تھی جو دکان کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ اس شخص نے جوان کو کہا کہ باپ کو بیدار کر۔ بیٹے نے کہا والد محترم سوئے ہوئے ہیں میں کن کو بیدار سے بیدار کرنا پسند نہیں کرتا۔ وہ دونوں وہاں پہنچے پھر اس شخص نے جوان کو پہلے سے دی گئی قیمت دی اس شرط پر کہ وہ وہاں صاحب کو چکا دے لیکن بیٹے نے انکار کیا۔ سامان لینے والا وہاں پہنچا۔ بوڑھا باپ بیدار ہوا تو بیٹے نے اسے بتا دیا کہ اللہ کی قسم ایک شخص ان کا سامان خریدے آیا تھا۔ اس نے مجھے اتنی قیمت دی تھی لیکن میں نے آپ کو بخند سے بیدار کرنا پسند نہ کیا۔ باپ نے بیٹے کو ملامت کیا۔ تیس دن تک اللہ تعالیٰ نے والد سے حسن سلوک کی بنا پر وہ چھڑی مچھڑی عطا فرمائی تھی جو اسے اسرائیل کو مطلوب تھی۔ بنی اسرائیل اس کے پاس آئے کہ یہ چھڑی میں بیچ دو۔ اس نے کہا نہیں میں نہیں بیچتا۔ لوگوں نے کہا ہم تجھ سے لے لیں گے۔ نوح موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا اسے کچھ سامان پر راضی کرو، لوگوں نے اسے کہا آپ کا اس کے ہارے میں کیا حکم ہے؟ اس نے کہا میرا حکم یہ ہے کہ تم اس گائے کو تازہ دے ایک بڑے میں رکھو، دوسرے بڑے میں سو بھرا کر، جب سو بھرا زیادہ ہو جائے گا تو میں وہ لے لوں گا اور گائے تنہا رہے حوالے کر دوں گا۔ لوگوں نے یہ کیا کیا۔ پھر وہ گائے لے کر اس مقتول شخص کی قبر کے پاس آئے، دونوں شہر والے کو لگ جع ہوئے، اس گائے کو نوچ کیا پھر اس کا کچھ حصہ قبر پر ہر اتوا وہ شخص سر بھارتے ہوئے اٹھ کر ابو الدرداء پہنچا جسے میرے بھتیجے نے قتل کیا ہے، اس پر میری زندگی کا عمر طویل ہو گیا تو اردو میرا مال بیٹا چاہتا تھا۔ یہ کہنے کے بعد وہ شخص بھڑک کر۔

خسرت مہدین عید الفخر جرمہ دین العزیز رہا، بنی حاتم اور بنی سہم نے سنسن میں عیدہ و السبطانی رحمہ اللہ سے رویت کیا ہے فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کا ایک شخص ہے انا دھا اور اس کا مال کثیر تھا۔ اس کا بھتیجا وارث تھا۔ اس نے چچا کو اس کا بھرمات کے وقت اللہ کر ایک شخص کے دروازے پر بھجک آیا پھر صبح کے وقت قتل کا دعویٰ ان لوگوں پر خود کر دیا حتیٰ کہ انہیں میں بھتیجاؤں سے پس ہو کر لڑنے پر تل گئے لیکن صاحب عقل لوگوں نے مشورہ دیا کہ تم آجس میں کیوں لڑتے ہو یہ اللہ کا رسول تمہارے درمیان موجود ہے۔ وہ ثوب مونی علیہ السلام کے پاس آئے مقام اجراء کر کیا۔ تو آپ نے فرمایا اِنَّ اللہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تَدْعُوْا بِهٖمْ اَوْ تَقَالُوْا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَمْلُوْکُمْ مِنْ اَعْمٰلِہِمْ۔ فرمایا اگر وہ اعتراض نہ کرتے تو میں کوئی کامے جائز فرمادے مگر لیکن انہوں نے شدت اختیار کی تو ان پر شدت کی گئی حتیٰ کہ وہ اس کاے تک پہنچ گئے جس کا انہیں حکم دیا گیا تھا۔ پس انہوں نے دو گائے ایک شخص کے پاس پائی لیکن صرف وہ ایک ہی گائے تھی۔ اس شخص نے کہا اللہ کی قسم میں اس کے مقابلہ میں جلد بھر دیتا ہے کہ میں اس کا۔ پس انہوں نے دو گائے خرید کر نزع کی پھر اس کا گوشت اس میت کو دیا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا تھے کہس نے قتل کیا ہے اس نے کہا میرے بھائی کے بیٹے نے۔ ہمدرد مریا۔

ہاں میں اس کی محبت ادا کر دی۔ پس میرے نزدیک اس سے کوئی چیز محبوب نہیں تھی۔ اس کو کہہ گیا۔ یہ تجھے اپنی اہل و عیال سے حسن سلوک کی بنا پر عطا کی گئی ہے۔

قَالُوا اِذْ عَلَّمْنَا رَبَّكَ يَبِينُ لَنَا مَا هِيَ ۖ قَالَ اِنَّهُ يَقُولُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا
فَاَرْضٌ وَلَا بَكْرٌ ۚ عَوَانٌ بَيْنَ ذَلِكَ ۖ فَاَفْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ۝ قَالُوا اِذْ عَلَّمْنَا
رَبَّكَ يَبِينُ لَنَا مَا تُؤْمَرُ ۚ قَالَ اِنَّهُ يَقُولُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ
فَاتِمَّةٌ لِّوَنُهَا اسْوَدُ النُّظَرِ ۚ قَالُوا اِذْ عَلَّمْنَا رَبَّكَ يَبِينُ لَنَا مَا هِيَ ۚ اِنَّ
الْبَقَرَ تَطْبَعُ عَلَيْنَا ۚ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَبَّاسِدُونَ ۝ قَالَ اِنَّهُ
يَقُولُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا ذَلُولَ تُثَمِّرُ الْاَرْضَ وَ لَا تَسْقِي الْعَرْثَ ۚ
مُسْلِمَةٌ لَا شِيَةَ بَيْنَهَا ۚ قَالُوا اَلَنْ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۚ قَدْ بَخَّوْهُمَا وَ مَا كَانُوْا
يَفْعَلُوْنَ ۝

جو بولے دعا کیجئے ہزارے اپنے رب سے کہہ دو تاکہ ہمیں کہہ سکیں کہ وہ کائے؟ سوئی نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ وہ کائے ہے جو نہ جوڑی ہو اور نہ بالکل اپنی بلکہ درمیانی مرنی اور تھلاوا جو جنہیں حکم دیا جا رہا ہے۔ کہنے لگے کہ وہ کڑو ہزارے لے اپنے رب سے کہہ تاکہ ہمیں کہہ دے کہ وہ کائے؟ سوئی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کی گائے جس کی رنگت خوب گہری زرد ہو جو فرستہ بخشنے دیکھنے والوں کو کہنے لگے پوچھو، ہزارے لے اپنے رب سے کہ کھولی کر بیان کرے ہزارے لے کہہ کائے کہی ہو بے شک گائے مشتبہ ہو گئی ہے ہم پر اور ہم اگر اللہ نے چاہا تو ضرور اس کو تباہ کر لیں گے۔ سوئی بولے اللہ فرماتا ہے وہ کائے جس سے خدمت نہ لی گئی اور کہ اس چلے زمین میں اور نہ پانی وہ نہ کھیتی کو بے عیب ہے داغ۔ (ما جز ہو کر) کہنے لگے اب آپ مائے معج پند بجز انہوں نے فتنہ کیا اسے اور وہ زمین تارے معلوم نہیں ہوتے تھے۔

انہی انہی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ نبی اسرائیل اگر کوئی زولی کی گائے سے لیتے تو وہ ان کو کفایت نہ کر جاتی۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردودہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نبی اسرائیل اِنَّا اِنَّ شَاءَ اللّٰهُ لَسَعْدُ دُونَ نَا کہتے تو کبھی ان کو گائے نہ ملتی اگر وہ کوئی گائے ملے گی لے کر ذبح کر دیتے تو وہ ان کو کفایت نہ کر جاتی۔ یہی انہوں نے سختی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر سختی کی۔

حضرات القرطبی، سعید بن منصور اور ابن المذہب نے مکرر مذکر اللہ سے روایت کیا ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت

کرتے ہیں فرمایا اگر میں اپنی اولیٰ ہی گائے لیتے اور ذبح کر دیتے تو وہ ان کو کھایت نہ جاتی۔ لیکن انہوں نے شدت کی اگر وہ بالحق ان شاء اللہ نہ تفسد ہوں نہ کہتے تو وہ گائے کون پاسکتے (۱)۔

امام ابن جریر نے اس ترجمہ محمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انہیں ایک اولیٰ ہی گائے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تھا لیکن انہوں نے شدت کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر شدت فرمائی۔ اگر وہ ان شاء اللہ نہ کہتے تو قیامت تک ان کے سنے گائے ظاہر نہ ہوتی (۲)۔

امام ابن جریر نے قرود محمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں بتایا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم سے قوم (بنی اسرائیل) کو ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تھا لیکن انہوں نے جب شدت اختیار کی تو ان پر شدت کی گئی۔ تم سے اس ذات کی قسم کہ یہ قوم قیامت میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر وہ ان شاء اللہ نہ کہتے تو بھی گائے ظاہر نہ ہوتی (۳)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے کئی فرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اگر وہ کوئی اولیٰ ہی گائے نہ لے کر ذبح کر دیتے تو وہ ان کو کھایت کرتی لیکن انہوں نے شدت کی اور نبی علیہ السلام سے بطور تلخیس سوال کئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر شدت فرمائی (۴)۔

امام ابن جریر و ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے متعدد طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قاضی کا سنی بوڑھی اور بکر کا سنی چھوٹی اور عوان کا معنی نصف نقل کیا ہے۔

امام الحسنی نے اپنے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ناس بن الازرق رحمہ اللہ نے ان سے قاضی کا معنی پوچھا تو ان نے کہا میں نے فرمایا بوڑھی بہت بڑی عمر کی۔ ناس نے کہا کیا عرب یہ مفہوم جانتے ہیں؟ حضرت ان میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تو نے قاضی کا یہ قول نہیں سنا۔

تَقْرَبِي لَقَدْ اَعْطَيْتَ حُجَّتَكَ فَارْضَ كُنْتُ بِرِي بِمَا مَنَعْتَنِي رَحْمِي

(میری عمر کی قسم تو نے اپنے جہنم کو پریشی گائے بخش کی ہے اس لیے تو وہ پیش کی جاتی ہے جو اپنے قدموں پر چلتی ہے)

حضرت بالغ نے پوچھا اصغر آغا قاضی کا کیا معنی ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا انہوں نے قاضی کا معنی زرد رنگ کو کہتے ہیں۔ ناس نے کہا کیا عرب یہ معنی جانتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا تو نے لیبید بن ربیعہ کا یہ شعر نہیں سنا۔

سَدْعًا قَبْلَهُ غَوْلًا يَتَنَبَّهُ بِنُحْيَا اَصْفَرُ ذَبِيحٍ وَوَقَانِ

امام ابن جریر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں الغول حق کا معنی عمر رسیدہ، بکر کا معنی چھوٹی اور عوان کا معنی نصف ہے (۵)۔

1- منہ سنید بن سعد، جلد 7، صفحہ 26، منہ سنید، 1، منہ سنید، 2- تفسیر عمر بن الخطاب، جلد 1، صفحہ 431

3- جہا جہا، جلد 1، صفحہ 400

4- جہا جہا، جلد 1، صفحہ 85، (393)

1- منہ سنید بن سعد، جلد 7، صفحہ 26، منہ سنید، 1، منہ سنید، 2- تفسیر عمر بن الخطاب، جلد 1، صفحہ 431

3- جہا جہا، جلد 1، صفحہ 400

4- جہا جہا، جلد 1، صفحہ 85، 94، (392)

حضرات عبد بن حمید، دارقطنی، جریر نے ردیہ رحمہ اللہ سے یہ سنی روایت کیا ہے لَا ذَلُولَ كَامَ نَے اس کو طبع نہ کیا ہو۔
مُسْتَمِلَةً، محبوب سے سلامت ہو لَا شَيْءَ فِيهَا اس میں مفید داخل نہ ہو، قَالُوا اللّٰهُ جَعَلَ بِالْعُقُ، کہنے لگے اب آپ نے
ہمارے لئے حق بیان کیا ہے۔ (1)

ازہم ابن جریر نے محمد بن کعب رحمہ اللہ سے لَفْظُ يَتَوَفَّوْهُ وَعَاكَازُ وَيَقْتُلُونَ کا یہ مفہوم روایت کیا ہے کہ انہوں نے ذبح کی
اور وہ انہی کی قیمت کی زیادتی کی وجہ سے ذبح کرنے والے نہیں تھے۔ (2)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرمؐ نے چالیس سال گائے کو عواش کیا
حتیٰ کہ انہوں نے ایک شخص کے پاس مذکور وصفت سے متصف گائے پالی۔ دو گائے مالک کو بہت عزیز ہو چرائی تھی۔ وہ ان
کو زیادہ سے زیادہ قیمت پیش کرتے رہے لیکن وہ متواتر انکار کرتا رہا حتیٰ کہ انہوں نے اسے کھال بھر دیار دیے۔ پھر انہوں
نے اسے ذبح کیا اور اس کا کوئی عضویت کو مار تو دو کھراہو گیا جبکہ اس کی رگوں سے خون بہہ رہا تھا۔ نوکوں نے اس سے پوچھا
تجھے کس سے تلک کیا؟ اس نے کہا مجھے لھان سے تلک کر۔

امام کبیج اور ابن ابی حاتم نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ذبح اور کھراہے میں برابر ہے کیونکہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَذَّ يَتَوَفَّوْهُ انہوں نے اسے ذبح کیا۔

حضرات کبیج و عبد البرزاق و عبد بن حمید و ابن المنذر و ابن ابی حاتم نے مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں
نبی اکرمؐ کے لئے ذبح تھا اور تمہارے لئے کھراہے پھر انہوں نے لَفْظُ يَتَوَفَّوْهُ اور قَتْلُ لَوْ تَلَذَّوْا تَلَذَّاتِ کیا۔

وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا كَآذَرْتُمْ فِيهَا ۚ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿٣١﴾

”اور یاد کرو جب تم کو قتل والا قاتل نے ایک شخص کو پھر تم ایک دوسرے پر قتل کا انرا مٹانے گئے اور اللہ ظاہر کرنے
والا تھا جو تم چھپا رہے تھے۔“

حضرات عبد بن حمید، ابن جریر نے مجاہد رحمہ اللہ سے قَالَا تَمُوتُ مَعِيَ اَحْتَلَقْتُمْ نَفْسًا کیا ہے۔ یعنی جب تم نے ایک شخص کو
قتل کیا پھر اس کے شعلہ جھڑنے لگے، اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا تھا جو تم چھپا رہے تھے۔ (3)

امام ابن ابی حاتم و ربیع نے اشعوب بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس شخص نے سات
کھروں کے اندر نیک کی اللہ تعالیٰ اس کو بھی ظاہر کرنے والا ہے۔ اور جس نے سات کھروں کے اندر برائی کی اللہ تعالیٰ اس
کو بھی ظاہر کرنے والا ہے اور اس کی دلیل یہ آیت کریمہ ہے وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ۔

امام احمد و حکم اور ربیع نے حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر ایک شخص بد چمن کے اندر کوئی عمل کرے جس کا کوئی دور راہ اور سوراخ نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا عمل نوکوں پر ظاہر کرے گا

نوادہ کی ساری مجلس ہو (حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے) (1)۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد اور ترمذی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو کوئی عمل کرے گا اللہ تعالیٰ سے اس کے عمل کی وادہ پینائے گا، اگر نیک عمل ہو گا تو نیک اور اگر برا عمل ہو گا تو بری۔

امام ترمذی نے ایک اور طریق سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا باطن نیک ہو گا یاہر اہل اللہ تعالیٰ اس پر اس باطن کے اعتبار سے رواد کا ہر کرے گا جس کے ساتھ وہ پہچانا جائے گا مثلی فرماتے ہیں یہ موقوف اس جہ ہے (2)۔

امام ابو النبیخ اور ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس کو ضعیف کہا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی نیک یا بد عمل کرے؟ صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر ہے۔ فرمایا وہ مومن ہے جو نہیں مرنے تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے کانوں کو ان آوازوں سے مجرد دے گا۔ اگر ایک بندہ ایک ایسے کمرے میں اللہ سے ڈرتا ہے جو دوسرے کمروں کے اندر ہے اور ہر کمرے پر ایک لڑکے کا دروازہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے پھر بھی اس کے عمل کی چادر پینائے گا حتیٰ کہ لوگ اس کا ذکر کریں گے اور اس کے عمل سے زیادہ اس کی تعریف کریں گے۔ صحابہ نے پوچھا تم سے زیادہ تعریف کیسے ہوئی یا رسول اللہ! فرمایا اس لئے کہ مثلی ایک سے زیادہ عمل کی طاقت رکھتا تو زیادہ عمل کرتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ فرق کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر ہے۔ فرمایا کہ فرادے جو نہیں مرنے تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے کانوں کو ان آوازوں سے مجرد دے گا۔ اس سے کہتا ہوں کہ ایک ایسے کمرے کے اندر برائی کرے جو ستر کمروں کے اندر ہو اور ہر ایک کمرے کا دروازہ لڑکے کا ہو تو پھر بھی اللہ تعالیٰ اسے اس کے عمل کی چادر پینائے گا حتیٰ کہ اس کے متعلق باتیں کریں گے اور زیادہ بھی کریں گے۔ صحابہ نے عرض کی حضور زید اونی کس لئے؟ فرمایا کیونکہ ظاہر مگر برائی میں زیادہ کر سکتا تو زیادہ کرتا (3)۔

حضرت ابن عمر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے عمل کی چادر پینائے والا ہے۔

امام ترمذی نے ثابت رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ اہل آہم ستر کمروں کے اندر رہتی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے عمل کی چادر اسے پینائے گا حتیٰ کہ وہ اس کے ساتھ پہچانا جائے گا۔

امام ابن ابی الدنہ اور ترمذی نے سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے پردے میں اعمال کرتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو رسوا کرنا چاہتا ہے تو اپنی رحمت کے پردے سے نکال دیتا ہے لیکن اس کا پردہ ظاہر ہو جاتا ہے۔

1۔ شعب الایمان، ترمذی، جلد 5، صفحہ 359، رقم الحدیث: 6540، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ حینا، (6943)

3۔ حینا، (6942)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے، انہوں نے میں کو مرفوع روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کا پروہ چاہے کسی فریاد سے کہ جسے اس میں ذرہ برابر بھی نیکی اور خیر ہو۔
 امام ابن ابی شیبہؒ نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اگر انسان اپنی عبادت کو اس طرح چھپائے جس طرح بچی ہائی کو چھپاتا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر بھی اس کو ظاہر کر دے گا۔

فَقُلْنَا اَصْرَبُوهَا بَعْضُهَا كَذَلِكَ يُخَيِّ اللَّهُ الْمَوْتَى وَيُرِيكُمْ اَيُّكُمْ اَعْلَمُ
 تَعْقِلُونَ ﴿٥٠﴾

”تو ہم نے فرمایا کہ، وہ اس متولی کو گائے کے کسی گڑے سے (دیکھا) جاں زخمہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ مردوں کو اور دکھاتا ہے تمہیں اپنی (قدرت کی) نشانیاں شاید تم سمجھ پاؤ۔“

حضرت وسیع، اھریابی، عبد بن حمید، ابن اسعد، ابن ابی ساقہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی اسرائیلؑ نے اس میت کو جس بڑی کے ساتھ مارا اندر بھری ہڈی سے ملی، دتی ہے۔

امام عبد بن حمید نے قتادہ و رحمہ اللہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں ہمیں بتایا گیا کہ انہوں نے میت کو گائے کی ران کا گوشت مارا۔ جب انہوں نے یہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس میت کو زندہ کر دیا حتیٰ کہ اس نے اپنے قاتل کے تعلق بتایا۔ اس نے یہ بات کی اور پھر مر گیا۔

امام کعبہ اور ابن جریر نے محمد و رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے گائے کی ران اس میت کو ماری تو وہ زندہ ہو گیا اس نے صرف اتنی بات کی کہ مجھے فلاں سے قتل کیا ہے پھر وہ دوبار فوت ہو گیا (۱)۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر نے تاج و رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ گائے کی ران اس میت کو ماری تو وہ زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا اس نے کہا مجھے فلاں سے قتل کیا ہے پھر وہ مر گیا (۲)۔

امام ابن جریر نے سعدی و رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کندھوں کے درمیان کا گوشت مارا (۳)۔
 اور ابن جریر نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سوئی خضیا اسلام۔ نہ اُنکس ٹھہرایا کہ وہ ایک ہڈی کے زکر متولی پر، میں تو انہوں نے ایہ عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ نے میت کی روح کو اُنکس ہڈی کے اپنے قاتل کا نام بتایا پھر فرقت ہو گیا (۴)۔

كَذَلِكَ يُخَيِّ اللَّهُ الْمَوْتَى (اسی طرح اللہ تعالیٰ مرد و زندہ کرتا ہے)

حضرت عبد بن حمید اور ابو اسنیخ نے اھل علم میں وہب بن عبد و رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی اسرائیلؑ کا ایک جوان اپنی والدہ سے بہت حسن سلوک کا مظاہرہ کرتا تھا وہ رات کا ۱۲ حصہ نماز پڑھتا تھا ۱۳ حصہ اپنی والدہ کے سر پر سے بیٹھتا اور اسے شیعہ قبیلہ یاد دلاتا اور کہتا اے نبی جان! اگر تو قیام پر قائم رہی جیسے تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح راہیں اور تکبیر کہہ۔ یہ دونوں

میں اس کی پوری زندگی کے معمول تھے۔ جب یہ بھٹا تو پہاڑ پر آٹا لگا کر اس اپنی بیٹھ پر اٹھ گیا۔ انھیں بازار لے آئے، انھیں فراغت کرتا، ان کی رقم میں سے ۱/3 حصہ دے کر، ۱/3 حصہ اپنی ذات کے لئے باقی رکھا اور ۱/3 حصہ اپنی والدہ کو پیش کر دیا۔ اس کی والدہ اس میں سے نصف کھاتی اور نصف وقف کر دیتی۔ یہ عمل بھی اس کی پوری زندگی کا معمول تھا۔

جب عمر عرصہ اور بڑا کر گیا تو اس کی والدہ نے اسے کہا: اپنے تیرے باپ کی میراث سے ایک گائے مٹی چھٹی۔ میں نے اس کی گردن پر میراث لکھی تھی اور اسے اس کا اسم، اس کا نسل، اس کا لقب کے الگ کے الگ پر درج کر کے اس کا نام لکھ کر اس میں چھوڑ آئی تھی۔ پھر اس نے کہا میں اس دار تک اور میراث لکھی تھی جاتی ہوں، جب تو ان گائوں کے پاس جائے تو اس ابراہیم، اسم، اس میں، اس حق اور یعقوب کے نام کے نام کے نام۔ کہہ جاؤ، ایسا ہی کرے گی جیسا اس نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا۔ اس نے کہا اس کی طاعت یہ ہے کہ وہ نہ بڑا ہو اور نہ بچی ہے، اور درمیانی عمر کا ہے اور میرے زور و تکلیف ہے، دیکھتے دلوں کو خوش کر دیتی ہے، جب تو اس کی جلد کو دیکھے گا تو یوں محسوس کرے گا کہ اس کی جلد سے سورج کی شعاعیں نکلی رہی ہیں، اس پر کوئی کام نہیں کیا گیا ہے، وہ اس پرانی جوتے گئے ہیں تو اس کے اڑیے نکلتی کو باقی لگا یا مچھ ہے، محبوب سے بالکل سلامت ہے، اس میں کوئی داغ و زخم نہیں ہے، اس کا رشتہ ایک ہے، جب تو اسے دیکھا تو اس کو کروں سے پکڑ دے، وہ اسرائیل کے اللہ کے ان کے سے تیری اسٹیٹ کرے گی۔

وہ نوجوان چلا گیا اور اس نے اپنی والدہ کی وصیت کو یاد رکھا۔ وہ جنگل میں دو یا تین دن بھر تار باجی کے تیرے دن یا دوسرے دن کی سڑک چلا اور اس نے حضرت ابراہیم، اسم، اس میں، اس حق اور یعقوب علیہم السلام کے کلاں اطراف سے اس کے گائے کو جلا یا تو وہ گائے اس کے پاس آگئی اور اس نے چرنا چھوڑ دیا۔ وہ نوجوان کے سامنے ٹھکڑی ہو گئی۔ نوجوان نے اسے گردن سے پکڑ لیا، گائے بولی سے نوجوان اپنی والدہ سے ملنے آگئے، لیکن اس نے اسے تو مجھ پر سوار ہو جا، یہ تجربے لئے آسانی کا سبب ہو گا۔ نوجوان نے کہا میری والدہ نے مجھے تجربے اور پر سوار ہونے کا حکم نہیں دیا تھا۔ اس نے مجھے تجھے کچھ کا حکم دیا تھا۔ میں اس کی بات کو پورا کرنا پسند کرتا ہوں۔ گائے یوں اسرائیل کے اللہ کی قسم: اگر تو مجھ پر سوار ہو تو تو مجھ پر بھی قادر ہو گا، اسے اپنی والدہ سے ملنے کرنے والے نوجوان اگر تو اس پہاڑ کو اپنی جگہ سے اٹھ جائے گا تو میری والدہ کے ساتھ نکلی رہنے کی وجہ سے اور اپنے خدائے اعانت کرنے کی وجہ سے چاہیے جگہ سے اٹھ جائے گا۔

وہ نوجوان چل چلا کہ جب وہ اپنے گھر سے ایک دن کی مسافت پر تھا تو اٹھ کا ڈھن اٹھیں اس کے سامنے آیا اور وہ قائم ہو جانے والے شخص کی صورت اختیار کئے ہوئے تھا۔ کہنے لگا اے جوان یہ کائے کہاں سے لایا ہے تو اس پر سوار کیاں نہیں ہو جاتا، میں دیکھ رہا ہوں کہ تو تھک چکا ہے، میں خیال کرتا تھا کہ تو اس گائے کے علاوہ کسی چیز کا کھنگ نہیں ہے، میں تجھے اپنے ابراہیم، اسم، اس میں، اس حق اور یعقوب کے گاوڑے کا اور تجھے نصیحتیں پہنچانے گا، میں اس کا نام لکھ کر اس میں سے ہوں، مجھے اپنے گھر والوں کی ملاقات کا شوق ہوا تو میں نے ایک نسل لیا، اس پر اپنا کھانا اور سامان سفر لادنا تھا کہ جب میں نصف راست پر پہنچا تو میرے پیٹ میں درد ہوا، میں تغافل حاجت کے لئے گیا تو میرا نسل پہاڑ کے اندر بھاگ گیا اور مجھے چھوڑ گیا، میں نے اس کو

علاش کیا لیکن مجھے وہ نکل سکا۔ اب مجھے اپنی جان کے ضائع ہونے کا غم نہ ہے، میرے پاس نہ سامان سفر ہے نہ پانی ہے، اگر تو مجھے اپنی گائے پر سوار کر دے اور مجھے اپنی چراگاہ تک پہنچا دے اور مجھے موت سے بچالے تو میں تجھے اس کے بدلے دو گائیں دوں گا۔

نوجوان نے کہنی آدمی ایسے نہیں کرائیں یعنی قتل کر دے اور ان کے نفوس انکس ہلاک کرویں، اور اللہ تعالیٰ تیرے متعلق یقین جانتا ہے تو بغیر زور وادراہ اور پانی کے تجھے اپنی منزل تک پہنچائے گا اور میں کسی ویسے شخص کو سوار کرنے والا نہیں ہوں جس کو سوار کرنے کا مجھے حکم نہیں دیا گیا، میں عید و سور ہوں، اگر میرے آقا کو یہ علم ہو گا کہ میں نے اس کی گائے کے معاملہ میں غفرائی کی ہے تو وہ مجھے ہلاک کر دے گا اور مجھے سخت سزا دے گا۔ میں اپنی غفرائی کو اپنے آقا کی غفرائی پر ترجیح دینے والا نہیں ہوں، اسے شخص سلامتی کے ساتھ چلا جا۔ اب میں نے نوجوان سے کہا میں تجھے ہر اس قدم کے بدلے ایک درہم دوں گا جو تو میری منزل کی طرف اٹھائے گا اور یہ بہت بڑا مال ہے اور اس گائے کے ذریعے میں موت سے بچ جاؤں گا۔ نوجوان نے کہا زمین کا سونا اور چاندی سب میرے آلا کا ہے، اگر اس میں سے تو کچھ لے کر تو وہ جان لے گا کہ اس کے مال سے دیا ہے۔ لیکن تو مجھے آسمان کا سونا اور چاندی دے تو پھر بھی میں کیوں گا کہ یہ میرے مال کا ہے۔ اب میں نے کہا کیا آسمان میں بھی سونا چاندی ہے یا کوئی اس پر کاروبار ہے۔ نوجوان نے کہا کیا بندہ وہ کر سکتا ہے جو اس کے آقا نے اسے حکم نہ دیا ہو جیسے تو آسمان کے سونے اور چاندی پر طاقت نہیں رکھتا۔

اب میں نے نوجوان سے کہا میں تجھے ہم غلاموں سے اپنے معاملہ میں عاجز تصور کرتا ہوں، نوجوان نے کہا عاجز وہ ہوتا ہے جو اپنے رب کی نافرمانی کرتا ہے، اب میں نے اسے کہا مجھے ترے پاس کوئی ذرا ادراہ اور پانی وغیرہ نظر نہیں آ رہا ہے۔ نوجوان نے کہا میرا ذرا تقویٰ ہے اور میرا کھانا گھاس ہے اور میرا پانی اڑوئی کے چشموں کا ہے۔ اب میں نے کہا کیا میں تجھے کوئی ایسا حکم نہ دوں جو میری نافرمانی کرے؟ نوجوان نے کہا تو اپنے آپ کو یہ حکم دے۔ ان شاء اللہ میں تو بجا امت پر ہوں، اب میں نے اسے کہا میں تجھے نصیحت کوئی کرنے والا نہیں دیکھتا؟ نوجوان نے کہا، اپنے نفس کے لئے آج وہ ہے جو اپنے آقا کی اطاعت کرتا ہے اور جو اس پر حق ہے وہ ادا کرتا ہے، اگر تو شیطان ہے تو میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگا ہوں اور اگر تو انسان ہے تو یہاں سے نکل جا مجھے تیری نصیحت کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اب میں نے کہا کہ تمہاری حالت اپنی جگہ جامع و درست رہا۔ اگر وہ نوجوان اب میں کو سوار کر دے تو نوجوان گائے پر بھی قادر نہ ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے دور کر رکھا۔

جب نوجوان اپنی منزل کی طرف رواں تھا تو یک پرندہ سامنے سے اڑا اور وہ گائے حلدی سے اٹھا لی، نوجوان نے گائے کو بلایا اور کہا ابراہیم، اسماعیل، یحییٰ و یعقوب کے ادا کا واسطہ تو میرے پاس آ جا۔ گائے کی طرف آئی اور اس کے سامنے کھڑی ہو گئی اور اس نے کہہ اسے نوجوان کیا تو نے اس پرندے کو نہیں دیکھا جو تیرے سامنے سے اڑا تھا؟ یہ اب میں تھا اس نے مجھے ایک لیا تھا، جب تو نے اسرا نکل کے لڑکے واسطے سے مجھے بلایا تو یہ فرشتہ آیا اور اس نے مجھے اس سے بچھین لیا اور تیری والدہ کے ساتھ نکلے اور اپنے رب کی اطاعت کی وجہ سے مجھے تیری طرف لوٹا دیا۔ اس تو چل اب تو سبز کرے گا تو ان شاء

نصف پتہ گھر والوں کے پاس پہنچ جائے گا۔

نوجوان ہاتھ گرگھر پہنچ گیا، اپنی ماں کے پاس گیا تو اسے روتہ کانہار دیکھ کر سنا یا ماں نے کہا اے بیٹے! میں تجھے دیکھتا ہوں کہ رات میں اپنی پیچھے پر کڑیاں دھانے کی وجہ سے تو تھک گیا ہے اب تو یہ گائے لے جا دو اس کو کوچ ڈال! اس کی سن لے اور اس کے ذریعے اپنے آپ کو فوت اور رات دے۔ نوجوان نے کہا اسے کہتے ہیں فروخت کروں، ماں نے کہا نہیں دینا رہے میں لیکن میری رضا کی شرط پر۔ وہ نوجوان منہ میں کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا کہ ظلوک اس کی قدرت کا رشہ دیکھ لے۔ اس فرشتہ نے نوجوان سے کہا یہ گائے کہتے ہیں فروخت کر دو گے۔ اس نے کہا نہیں دینا رہے لیکن اپنی والدہ کی رضا کی شرط پر۔ فرشتہ نے کہا چھ دینا رہے، اور اپنی والدہ سے مشورہ نہ کرو۔ اس نوجوان نے کہا اگر تو مجھے اس کے برابر وزن دے پھر بھی میں فروخت نہیں کروں گا حتیٰ کہ اپنی والدہ مجھ سے مشورہ کر لوں۔ نوجوان گیا، اپنی والدہ کو اس بیٹے کے متعلق بتایا تو والدہ نے کہا اس نوجوان میں فروخت کرنا لیکن میری رضا کی شرط پر۔ نوجوان پھر منہ کی میں گیا۔ پھر وہی فرشتہ (انسانی شکل میں) آیا اور پوچھا کیا کر دے گا اس نے کہا چھ دینا رہے لیکن والدہ مجھ سے مشورہ کر کہی یہ باہر دینا رہے لے لورا اپنی والدہ سے مشورہ چھوڑ دے۔ نوجوان نے کہا یہ نہیں ہو سکتا۔

نوجوان بھراپی والدہ کے پاس گئیں۔ اس نے کہا بیٹا! وہ جو میرے پاس آیا تھا وہ انسانی شکل میں فرشتہ تھا، مگر وہ میرے پاس آئے تو اسے کہنا کہ میری والدہ تجھے سلام کہتی ہے اور پوچھتی ہے کہ اس کاغے کو کتنے میں فروخت کروں فرشتہ نے کہا اے نوجوان تجھ سے یہ کاغے سوئی بنی عمران ایک منتوں کے لئے خریدیں گے۔ جو بنی اسرائیل سے قتل ہوا ہے اور اس کا بہت زیادہ مال تھا اور وہ اپنے باپ کا اکلوتا لاکھ اور اس کا ایک بھائی تھا جس کے بہت سے بیٹے تھے، وہ کہتے تھے کہ کیسے ہم اس کو قتل کریں اور کیسے اس کا مال لے لیں۔ انہوں نے اس لڑکے کو قتل کر کے ایک گھر کے اندر پھینک دیا۔ صبح گھروالوں نے اس لڑکے کو گھر کے دروازے کے باہر پڑی دیا، اس لڑکے کے بچا کے بیٹے آئے اور اس گھروالوں کو کچڑا لیا، وہ ان کو سوئی کے پاس لے کر چلے، سوئی پر یہ معاملہ بڑا عجیبہ ہو گیا۔ سوئی نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ ایک شہید زور دے گا اس نے لڑکے کو زندہ کر دیا۔ پھر اس کا کوئی حصہ اس مقتول کو مارا۔

انہوں نے اس نوجوان کی گائے کا قصہ کیا تو انہوں نے وہ جلد بھر دنا خیر کے ساتھ دو گائے خریدی۔ پھر اسے ذبح کیا اور لڑکے کو اس کا گوشت دیا تو وہ کھڑا ہو گیا اور اس نے اپنے قاتل کے متعلق خبر دی کہ میرے چچے کے بیٹوں نے مجھے قتل کیا ہے اور یہ مگر دالے میرے قتل سے بری ہیں۔ سہی نے انہیں یہ حکم دیا تو وہ کہنے لگے: سہی تو ہم سے حرا کر رہا ہے ہمارے بچا کا بیٹا قتل ہوا ہے (اور تو ہمیں گائے ذبح کرنے کا حکم دے رہا ہے)۔ انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اب وہ سوا ہو جائیں گے، جس انہوں نے گائے کی کھال بھر دیناروں کے ساتھ دو گائے خریدی، تو نوجوان نے اس مال میں سے 203 حصہ بنی اسرئیل کے لوگوں میں تقسیم کر دیا اور ایک حصہ اپنے استعمال میں لایا، اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّکَ تَعْلَمُ اَنَّکَ السَّوْمُیْ وَ اَنَّکَ تَعْلَمُ اَنَّکَ تَعْلَمُ

لَمْ تَسْتَ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ فَهِيَ كَالْجِبَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً
 إِنَّ مِنَ الْجِبَارَةِ لِمَا يُتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ وَإِنَّ مِنْهَا لِمَا يَفْشَقُ
 فَيُخْرِجُ مِنْهُ النَّارُ وَإِنَّ مِنْهَا لِمَا يَنْهَضُ مِنَ حَاسِيَةِ اللَّهِ وَمَا اللَّهُ
 بِعَاقِبِ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٦﴾

”پھر سخت ہوئے تمہارے دل یہ منظر دیکھنے کے بعد بھی وہ تو پھر کی طرح (سخت) ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت یہ کہ کئی پتھر ایسے بھی ہیں جن سے بہہ نکلی ہیں نہریں اور کئی ایسے بھی ہیں کہ جو پختے ہیں تو ان سے پانی نکلے گا ہے اور کئی ایسے بھی ہیں جو گر پڑتے ہیں خوفِ الہی سے اور اللہ بے غیر نہیں ہے ان (کرتوتوں) سے جو تم کرتے ہو۔“

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ لَمْ تَسْتَ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مردانِ آزماؤں کو دکھایا اور انہیں مغول کا معاملہ دکھایا اس کے بعد بھی ان کے دل سخت ہو گئے۔
 فَهِيَ كَالْجِبَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً پھر اللہ تعالیٰ نے پتھر کی برکت کا اظہار کیا لیکن بدعتِ شقی القلب انسان کی برکت کا اظہار نہیں فرمایا۔ فرمایا إِنَّ مِنَ الْجِبَارَةِ لِمَا يُتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ وَإِنَّ مِنْهَا لِمَا يَفْشَقُ فَيُخْرِجُ مِنْهُ النَّارُ وَإِنَّ مِنْهَا لِمَا يَنْهَضُ مِنَ حَاسِيَةِ اللَّهِ ﴿٦﴾

امام ابن اسحاق، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے قرآن میں الْجِبَارَةِ کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ بعض پتھر تمہارے دلوں سے بھی زیادہ نرم ہیں، کیونکہ تمہیں ان کی طرح دیا یا جاتا ہے، لیکن تم سے تو انہیں سخت کرتے اور تمہارے دل کلامِ الہی میں کراہت نہیں جاتے۔ جبکہ پھر نصیحتِ الہی سے پھٹ جاتے ہیں۔

حضرات عبد بن حمید اور ابن جریر نے مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں ہر پتھر جس سے پانی نکلا ہے یا پانی کی وجہ سے پھٹتا ہے یا پہاڑ کی بلند کر کے گرتا ہے تو یہ سب نصیحتِ الہی کی وجہ سے ہوتا ہے اس کے متعلق قرآن نازل ہوا ہے ﴿٦﴾۔
 حضرات عبد بن حمید، ابن ابی حاتم رحمہم اللہ اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا إِنَّ مِنْهَا لِمَا يَفْشَقُ مِنَ حَاسِيَةِ اللَّهِ کے تحت فرمایا ہے کہ پتھر جو زمین پر گرتا ہے اگر نرم ہوگا اس پر جمع ہو جائیں تو وہ اسے نہ گرائیں یا اس کا سدھوک نہیں گئے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی نصیحت کی وجہ سے گرتا ہے۔

أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلِمَ
 اللَّهِ ثُمَّ يَلْزَمُونَ فَرِيقَهُمْ مَاعْقِلُوا وَهُمْ يَعْبَثُونَ ﴿٧﴾

”مسلمانوں کو یہ امید رکھنے ہو کر (یہ یہودی) ایمان لائیں گے تمہارے کہے سے حالانکہ یہ کہہ کر وہ ان میں ایسا کیا جو سن کر کلام الہی کو بوجھل دینے سے اسے خوب سمجھنے کے بعد جان بوجھ کر“۔

امام ابن ابی کثیر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ مائے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور ان کے ساتھیوں کو یہودی کے ایمان لانے کی امید سے مانوس کروا دیا ہے۔ فرماؤ: **أَفَلَمْ يَلْقُوا أَنَّهُم مُّشْرِكُونَ** اور لکھی۔ یعنی انہوں نے کلام الہی کو نہ نہیں پھر بھی نبیوں نے موسیٰ علیہ السلام سے روایت ہارنا تعالیٰ کا سوال کیا جس اس گستاخی پر انہیں سخت کرنا کے آیا۔

حضرات عبد بن حمید اور ابن جریر نے کچھ روایت اللہ سے اس آیت کے ضمن میں روایت کیا ہے کہ جو لوگ تو رات میں تحریف کرتے تھے اور نہ سمجھتے تھے وہ ان کے علماء تھے (۱) اور جنہوں نے کتاب کو پس پشت ڈالا وہ تمام یہود تھے۔ ابن جریر نے سدی سے **يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ** کے تحت نقل کیا ہے کہ کلام الہی سے مراد تو رات ہے اور وہ اس میں تحریف کرتے تھے (۲)۔

وَإِذْ يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا أَفَالَمْ يَكْفُرُوا بَعْضُ مَا يَتْلُوا
أَتَحْسَبُ أَنَّهُم مُّشْرِكُونَ ۚ فَمَا تَعْلَمُ إِلَّا قَلِيلًا
تَعْلَمُونَ ۚ ۝۱۰ أَوَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ ۝۱۱

”اور جب تھے ہیں ایمان لانے والوں سے تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان لائے ہیں اور جب بتاتے ہیں ایک دوسرے سے تو کہتے ہیں (اے) کیا بیان کرتے ہو ان سے جو کھولا ہے اللہ نے تم پر، یوں تو وہ دلیل دے کر کہیں گے تم پر ان باتوں سے تمہارے رب کے سامنے کیا۔ تم انکا بھی نہیں سمجھتے؟ کہ وہ (یہ) نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں“۔

نام ابن ابی کثیر اور ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب دو تمہارے ساتھی رسول اللہ ﷺ کو خصوصاً جب تم سے تھے تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب آپس میں تمہاری باتیں کرتے ہیں تو کہتے ہیں عربوں کے سامنے کسی کا ذکر نہ کرو کیونکہ پہلے تم اس کے وسیلے سے عربوں پر فخر طلب کرتے تھے پس وہ ان میں سے ہے۔ دو ایسا تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے متعلق تم سے فخر کریں گے کہ یہ خود ان کے نبی ہوئے کا اعتراف کرتے تھے۔ اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے اس نبی کی اجازت کا وعدہ اور بعد ازاں قائل کیا کہ یہ خود انہیں خبر دیتا ہے کہ جس نبی کے وہ منکر تھے وہ میں ہوں۔ اور ہم اپنی کتاب میں اس کا تذکرہ کرتے ہیں پس تم اس کا انکار کرو اور اس کا اقرار نہ کرو (۳)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں یہود سے منافقین مراد ہیں اور وہ **فَتَعْلَمُ اللَّهُ قَوْلَهُ** کا مطلب یہ ہے کہ اس نبی کی وجہ سے جو اللہ نے تمہیں اعزاز بخشا (۴)۔

مفسر ابن عبد بن محمد بن جریر بن ابی حمزہ بن العلاء اور ابن ابی حاتم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے انہیں قریش کے قلعہ کے نیچے مڑے ہوئے اور فرمایا اے بندہوں اور مشائخہ کے بھائیو! اے شیطان کے غلامو! انہوں نے کہا محمد بنو علی بن ابی طالب کو اس کے متعلق کہنے کے لئے بلایا اور یہ ظہور اسلام اور داعی اسلام کا معاملہ تمہاری طرف سے ظاہر ہوا ہے کیا تم ان کے سامنے بیان کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا تاکہ ان کے لئے تمہارے خلاف یہ امر رحمت میں جائے (1)۔

امام ابن جریر نے ابن زید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کسی مکتبی میں مومن کے علاوہ کوئی داخل نہ ہو تو یہودیوں کے سر اور ان کے کپڑے کا کورہ کر دیا اور جب موت آ کر آتا تو انکار کر دینا۔ وہ صبح کے وقت نہ پیدھیا آئے اور عصر کے بعد ابھی پٹے جاتے۔ ان کے اس طرز عمل کا ذکر سورہ آل عمران کی آیت نمبر 72 میں ہے وَقَالَتْ هَذَانِ نَحْنُ اَخْلٰى لِكَيْتُبُوْا بِالْاَيْدِيْ اَنْزِلْ عَلٰى النَّبِيِّْنَ اَمْلُوْا وَجْهَ الْمُهْلِكِ وَالْكَلْبُورِ اَفِئْذَةً لِّصَلٰفِهِمْ يَنْجُوْنَ جب یہ مکتب داخل ہوتے تو کہتے ہم مسلمان ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے منصوبوں اور حالات کو دیکھنے کے لئے آتے تھے وہ مکتب میں نہ گمان کرتے کہ یہ مکتب میں وہ نہیں کہتے کہ یا اللہ تعالیٰ نے تمہیں تو رات میں یہ حکم نہیں فرمایا تو کہتے کیوں نہیں۔ پھر جب اپنی قوم کی طرف واپس پلٹتے تو کہتے اَتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰذَا نَبِيُّهُمَا فَقَاتِلْنَا رَبَّنَا فَمَلِكْنَا (2)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے احمد بن محمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ آیت یہود کے متعلق نازل ہوئی جو ایمان لائے اور مکرنا ظن نہ مرزا بنایا۔ وہ خود عرب مومنین کے ساتھ چلے گئے کہ کن و جرد کی بنا پر انہیں مذہب دیا گیا پھر وہ ایک دوسرے کو کہتے کہ تمہارے متعلق یہ بیان جاتے ہو مسلمان کہیں گے ہم تم سے اللہ کی بدگوار میں زیادہ محبوب ہیں اور زیادہ محترم ہیں (3)۔

نام ابن ابی حاتم نے عمرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک یہودی عورت نے بدگواہی کی پھر وہ فیصلہ طلب کرنے کے لئے نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔ ان کو فرصت نہ مل سکی۔ رسول اللہ ﷺ نے یہود کے عالم ابن سبرہ کو بلایا اور فرمایا تو خود فیصلہ کر۔ اس نے کہہ گدھے پر سوار کریں اور نہ سے کسی کی طرف نہ کہہ کے اسے بٹھائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے فیصلہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے مطابق کیا ہے؟ اس نے کہا نہیں لیکن ہماری عورتیں صبیحین تھیں اور ہمارے مردان کی طرف جلدی کرتے تھے اس لئے ہم نے عہدہ ہلی کو یہاں ڈالا۔ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی اِذَا خَلَا بِضَعَفُهُمْ اُتٰ بِتَقْوٰی۔

نصرت محمد بن یزید نے داود رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جب یہودیوں کا دھوکہ کرنے والے یہود تھے جب وہ ایمان الازن سے ملے تو کہتے ہم ایمان لائے وہ ایسا اس لئے کرتے تاکہ وہ مسلمانوں کو خوش کریں اور جب تنہائی میں ایک دوسرے سے ملنے تو ایک دوسرے کو کہتے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ان پر احکام بیان فرمائے ہیں انہوں نے ان کی کتاب میں جو حکم چھپا رکھا ہے اسے نکالتے اور کہتے کہ اگر کیا ہے اس کو جان نہ کیا کرو۔ مگر تمام چیزیں صاف گور کے سامنے بیان کر دو

مے تو وہ کہتا ہے خلاف تمہارے رب کے حضور رجعت نہ نہیں گئے۔ فرمایا جو دو مسلمانوں سے لے کر اپنے ایمان کا اعلان کرتے ہیں اور جنہوں نے اس کو جو نہ پہنچا وہاں تک کہ انہوں نے اپنے رب سے ملنے میں اور ان کی تکذیب کرتے ہیں ان سب چیزوں کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

۱۔ امام ابن جریر نے حضرت ابو العباس رحمہ اللہ سے اُکولایطعون اَنّ اللہ یُعْظِمُ عَاقِبَتَهُمْ اَنْ یَمُوتَ کَھجے کہ جو دو عمر متعین ہو وہاں تک کہ ان کے بعد وہاں تک کہ ان کو بھی جانتا ہے اور جو دو مصلوں سے ملاقات کے وقت تم کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی جانتا ہے (۱)۔

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ اِلَّا اَمَانًا وَعَرَنَهُمُ الْاَيُّطُونَ ﴿۱۶﴾

”اور ان میں کچھ ایسے ہیں جو کتاب کو بھڑکھولتی امیدوں کے اور ان کو محض دھم دھمائی کرتے رہتے ہیں۔“

۱۔ امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اُیُّوُن سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس رسول کی تصدیق نہ کی جس کو اللہ تعالیٰ نے مسوٹ فرمایا اور نہ اس کتاب کی تصدیق کرتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا۔ پس انہوں نے اپنے ہاتھوں سے کتاب نکلی پھر چلاؤ کہنا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ فرمایا اور اپنے ہاتھوں سے لکھتے ہیں پھر اللہ نے ان کو صیغہ فرمایا کیونکہ دو کتاب اللہ اور رسول اللہ کا نکلا کرتے تھے (۲)۔

۲۔ امام ابن جریر نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ صیغہ سے مراد وہ ہیں جو اجماعی طرح لکھ نہ سکتے ہوں (۳)۔
۳۔ امام ابن ابی عمیر اور ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرمایا ہے انھوں نے مراد وہ لوگ ہیں جو یہ نہیں جانتے کہ کتاب کے اندر کیا ہے وَاِنْ خُذِ اِلَّا یُطْعُونَ وہ آپ کی نبوت کا لفظ زمان اور ظن پر کر رہے ہیں (۴)۔
۴۔ امام ابن جریر نے مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد وہ ہیں جو کتاب کے متعلق کچھ نہ جانتے تھے اور ان کے سے شکوک کرتے تھے جو کتاب اللہ میں نہیں ہوتی تھی۔ دو تھے یہ کتاب اللہ سے ہے یا ان کی جھوٹی امیدیں ہیں جو وہ لکھنے چاہتے ہیں (۵)۔

۵۔ امام ابن جریر نے ابن مسعود رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اُیُّوُن سے مراد باتیں ہیں (۶)۔ امام ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے جھوٹ جانتے ہیں (۷)۔
۶۔ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ابن جریر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ معنی نقل کیا ہے اور یطعون کا معنی یطعون (جھوٹ بولنے) ہیں (روایت کیا ہے (۸)۔

۱۔ تفسیر طبری ج ۲، ص ۱۰۱، ج ۱، صفحہ ۴۲۹	۲۔ مسند ابی داؤد، ج ۱، صفحہ ۴۳۰	۳۔ بیضا، ج ۱، صفحہ ۴۳۰
۴۔ بیضا، ج ۱، صفحہ ۴۳۴	۵۔ بیضا، ج ۱، صفحہ ۴۳۲	۶۔ بیضا، ج ۱، صفحہ ۴۳۲
۷۔ بیضا، ج ۱، صفحہ ۴۳۴	۸۔ بیضا، ج ۱، صفحہ ۴۳۴	

قَوِيلٌ لِّتَنْبِيْهِنَّ يَكْتُبُوْنَ اَنْكُشَبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ
اَللّٰهِ يَشْتَرُوْهُنَّ لَمَّا قَتِلَ اَقْبِلًا قَوِيْلٌ لَّهُمْ قَدْ كُتِبَتْ اَيْدِيُهُنَّ وَقَوِيْلٌ
لَّهُمْ قَمَاتٍ يَكْتُبُوْنَ ۝

”اُنہیں ہاتھوں کے لئے جو کتب میں اپنے ہاتھوں سے لکھتے ہیں یہ نوشتہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ
حاصل کر لیں اس کے عوض تمہارے سے دام، سو بلائیں: وہ ان کے لئے جو ان کے دیکھنے ان کے ہاتھوں نے
اور بلائیں: وہ ان کے لئے جو جاسا، مال کے جوہ (پیسے) لکھتے ہیں۔“

حضرت کبیرؒ، ابن امیرؒ، اور عثمانؓ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت اہل کتاب کے
مطلق ہزار ہوں، امیر، مسلمان، مسری (عرب میں)، امیر بن حمید بن عرقی، ابن ابی الدنیا (فی بغداد)، ابو یعلیٰ، ابن جریر،
ابن ابی حاتم، بھاری، ابن حبان (متحد میں)، حاکم (متحد میں)، ابن مردودہ اور یحییٰ نے البیہقی سے ابن سعید اقدری سے
روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: کوئی جنم میں ایک وارث ہے جس میں کافر ابتدا تک پہنچنے سے پہلے چوبیس سال گزرتا ہے
گاڑا۔ ابن جریر نے عثمان بن عفان سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی روز غ میں ایک پہاڑ ہے۔ یہود
کو پہاڑوں کے ٹٹوں کی طرح انہوں نے تورات میں تحریف کی اور اس میں سن پندرہ چیزیں داخل کر دیں اور وہ اشاعت سے
روکنے والے، کجا منہ والے اور انہوں نے تورات میں سے نبی کریم محمد ﷺ کا سترہاویں سال (2)۔

حضرت ابو ہریرہؓ اور ابن مردودہ نے حضرت سعید بن ابی رقاع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: روز میں ایک حجر ہے جس کو کوئی لکھتا ہے اس پر عفو و رحمت میں گے اور اس سے بڑی گے۔

حضرت ابو یعلیٰ نے اسے لکھا ہے: حضرت سعید بن ابی رقاع رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: پہاڑ کا علاقہ جس میں اس جملہ سے گھبراہٹ ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے جلد قصہ میں آنے والی اور پہاڑ کا
وہاں رستہ ہے اس سے جڑا نہ کر لیکن کوئی سے چراغ کر۔

امام ابو نعیم نے دہاں امام قسیمی حضرت ابی نعیم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: انویس اور ابو یعلیٰ اور وائس
ہیں وہ رحمت کا روزہ ہے اور کوئی مذہب کا روزہ ہے۔

حضرات سعید بن مسعودؓ، ابن امیرؓ، جبریل اور یحییٰ نے البیہقی سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
فرماتے ہیں: کوئی جنم کی ایک وارث ہے جس میں روز نمونہ نہ ہو، پہاڑ ہے۔

امام حماد بن حمید، ابن ابی حاتم نے عثمان بن بشر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: کوئی جنم میں ایک کشادہ روز ہے۔
امام ابن کثیرؒ نے (ابو یعلیٰ)، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور یحییٰ نے (البیہقی سے) عطاء بن یسار سے روایت کیا ہے

فرماتے ہیں وین جنہم میں ایک روایت ہے، اگر اس میں پہاڑ چلے جائیں تو ان کی حرکت سے وہ پھسل جائیں (۱)۔
حضرات نے ان روایت میں، عبد بن حیدر، ابن جریر، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں
ذین جنہم کی تہہ میں پہاڑ والی پہاڑ ہے، ایک روایت میں ہے کہ جنہم میں ایک روایت ہے جس میں چپ آتی ہے (۲)۔
امام ابن ابی حاتم نے عمر بن ابی سلمہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب تو نے کہ اللہ فرماتا ہے ذین تو یہ دوزخ
مرد ہوتی ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ یہ یہود کے خلاف کے متعلق ہے جنہوں نے نبی
کریم ﷺ کی صفت کو قرأت میں لکھا ہوا ہے کہ آپ کی آنکھیں سرگھسی ہیں، آنکھیں مونی مونی ہیں، درمیانہ ہال، ہال مناسب
گھٹریا لے ہیں، چہرہ نہایت حسین ہے، تو انہوں نے حدیث و بعض کی وجہ سے ان معنات کو مٹا دیا، ان کے پاس قریش کے لوگ
آئے اور انہوں نے پوچھا کہ تم تو قرأت میں ایسی کیا کر چکے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں تو قرأت میں ہم اس کی یہ معنات چڑھتے
ہیں زیادہ بڑھ چکے ہیں، اب سیدھے ہیں، اس قریش یہ سن کر انکار کرنے لگے اور کہا یہ ہم میں سے نہیں ہے۔
امام بخاری نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کے
تورات میں اوصاف بیان فرمائے، پھر جب رسول اللہ ﷺ نے تشریف لائے تو یہود کے علماء نے حدیث کی معنات کو
اپنی کتابوں میں بدل دیا اور کہا ہم آپ کی معنات اپنی کتابوں میں نہیں دیتے اور نادان لوگوں کو کہنا یہ اس کی معنات نہیں ہیں
جو قرآن میں لکھا ہے، چہرہ کو قرآن کریم کے گاہی معنات انہوں نے خود لکھی ہوئی تھیں، انہوں نے آپ کی معنات کو برعکس معنات سے
بدل دیا، ایسے انہوں نے لوگوں پر معاملہ مشتہ کر دیا اور یہود کے علماء نے یہ لکھ دینی حرکت اس لئے کی تھی کہ انہیں یہ جال ہو
زیر نگاہ لوگ ان کو تورات کی حفاظت کی وجہ سے نذرانے پیش کرتے تھے۔ پس انہیں یہاں پر یہود کے یہ بدلے لوگ ایمان لے
نے تو ان کے نذرانے نہ ہو جائیں گے۔

امام عبد الرزاق نے (المصنف میں)، بخاری، ابن ابی حاتم اور بخاری نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا اے مسلمانو! تم اس کتاب سے کسی چیز کے متعلق کہیں پوچھتے ہو جبکہ تمہاری کتاب
جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر نازل فرمائی ہے اس نے اللہ تعالیٰ کے متعلق بڑی واضح اور غیر مبہم باتیں بتائی ہیں جن میں کسی قسم کا
الغبار نہیں ہے (۳) اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ اس کتاب نے اللہ کی کتاب کو بدل دیا ہے اور اس میں تبدیلی کی ہے۔ انہوں
نے اپنے ہاتھوں سے تحریر کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کہ اس کے بدلے میں وصول کریں۔ کیا جو ان کے مسائل
کے متعلق تمہارا پاس علم آچکا ہے اس نے تمہیں مطلع نہیں کیا ہے؟ اللہ کی قسم ہم نے یہود میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس نے
اس کتاب کے متعلق سوال کیا ہو جو تم پر نازل کی گئی ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے احمد بن محمد بن حنبل سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ یہود اپنی طرف سے تحریر لکھتے تھے اور یہ اس عربوں کے ہاتھ فروخت کرتے تھے اور انہیں کہتے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ پس اس طرح وہ عربوں سے قحوظی کی قیمت وصول کرتے تھے۔

امام عبد الرزاق، ابن المنذر، ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں بنی اسرائیل کے لوگ اپنے ہاتھ سے کتابیں لکھتے تاکہ لوگوں سے پیسے بڑیں اور کہتے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ مصحف کی طرف سے نہ ہوتی تھی (۱)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ کُتِبَ الْقُرْآنُ لِقُلُوبِ الْعَرَبِ لَا لِقُلُوبِ الْيَهُودِ۔ (۲)۔

امام عبد الرزاق، ابن ابی داؤد (المصنف میں) اور ابن ابی حاتم نے ابراہیم النخعی سے روایت کیا ہے کہ وہ مصحف کی کتابت اجرت پر کرنے کو کمرہ بگھٹتے تھے اور دلیل کے طور پر یہ آیت پڑھتے تھے۔ قَوْلُ الَّذِي يَنْتَظِرُونَ لِقَابِ رَبِّهِمْ۔ حضرت کعب نے لامش رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ بھی اجرت پر کتابت قرآن کو کمرہ بگھٹتے تھے اور دلیل اسی مذکورہ آیت کو بتاتے تھے۔

لما دُكِّجَ اور ابن ابی داؤد، ابن جریر رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مصحف کی خرید و فروخت کو کمرہ قرار دیتے تھے۔ عبد الرزاق، ابو عبد اللہ، ابن ابی داؤد اور ابو النخعی سے روایت فرماتے ہیں فرمایا میں نے کوفہ کے علماء عبد اللہ بن یزید، مسروق بن الاعدس اور شریک سے قرآن کریم کی خرید و فروخت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم کتاب اللہ کی شے نہیں سمجھتے۔

حضرت ابن ابی داؤد نے قتادہ کے طریق سے زوراء بن عوف رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں تمسک کی فتح کے وقت الاشعری کے ساتھ مسجود تھا ہم نے وہاں ہاکی کوسوں میں پایا اور ہم نے اس کے ساتھ کتابان کی دو رسیاں اور ایک تابوت پایا جس میں کتاب اللہ تھی۔ سب سے پہلے جس شخص نے اس پر حمل کیا وہ یحضر سے تھا جس کا نام حرقوم تھا۔ الاشعری نے انہوں کو رسیاں اسے دے دیں اور اسے دوسرا ہم بھی حمل کئے، وہ اسے ساتھ ایک لہرائی مزدور تھا جس کا نام نعيم تھا۔ اس نے کہا یہ تابوت اور جو کچھ اس کے اندر ہے مجھے بیچ دو۔ انہوں نے کہا اس میں سوچا جائی یا کتاب اللہ ہے؟ پس ہم نے وہ تابوت دو دھبوں میں اسے فروخت کر دیا اور کتاب اسے بطریق قیمت کے دے دی انہوں نے کتاب کو فروخت کرنا کمرہ سمجھا۔ قتادہ فرماتے ہیں اسی وجہ سے مصحف کی بیچ کمرہ ہے کیونکہ اشعری اور اس کے ساتھیوں نے کتاب اللہ کی بیچ کو کمرہ قرار دیا تھا۔ امام ابن ابی داؤد نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ کے طریق سے سعید بن المسیب اور الحسن بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہ دونوں مصحف کی بیچ کو ناپسند کرتے تھے۔

حضرت ابن ابی داؤد اور ابن ابی سلیمان رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے مصحف کی بیچ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ہر ایمان اس کی بیچ و شرا کو ناپسند کرتے تھے۔

حضرت ابن ابی داؤد نے سالم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی ایسے شخص کے پاس جاتے تو مصحف کی بیخ کر باہر جاتے تو فرماتے کتنی بڑی قیامت ہے۔

امام ابن ابی داؤد نے عباد بن نسیم سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں مصحف کو نہ فروخت کرو اور نہ خریدو۔ امام ابن ابی داؤد نے ابن سیرین اور ابن نسیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تم کسی ایسے شخص کو فروخت نہ پسند فرماتے تھے۔ ابن ابی داؤد نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ وہ بھی مصاحف کی بیخ کو پسند فرماتے تھے۔ امام ابن ابی داؤد نے تابع رحمہ اللہ کے طریق سے حضرت بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں پسند کرتا ہوں کہ مصحف کی بیخ پر ہاتھ نہ رکھتا ہوں۔

امام عبد الرزاق اور ابن ابی داؤد نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے کہ فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ قرآن مجید کی خرید و فروخت پر ہاتھ نہ رکھتا ہوں۔

امام ابن ابی داؤد نے قیس بن سلمہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے سالم بن عبد اللہ کو یہ فرماتے سنا کہ سب سے بڑی قیامت قرآن مجید کی بیخ کرنا ہے۔ ابن ابی داؤد نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ بھی مصاحف کی بیخ کو پسند کرتے تھے۔

امام عبد الرزاق اور ابن ابی داؤد نے عبد اللہ بن شعیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہ مصاحف کی بیخ کو محروم سمجھتے تھے فرماتے اصحاب رسول اللہ علیہ السلام مصحف کی بیخ پر ہاتھ نہ رکھتے تھے اور ان کو گناہ سمجھتے تھے۔

امام ابن ابی داؤد نے ابن شہاب کے واسطے سے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ مصاحف کی بیخ کو شدید کرہ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے اپنے بھائی کی کتب کے ساتھ دعا کر یا اسے پسند کر۔ ابن ابی داؤد نے علی بن حسین سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مصحف نہیں بیچتے جوتے تھے اور ایک شخص منبر کے پاس ایک گاندے کے رُخ آقاؐ تھا اور کچھ کون ثواب کی خاطر بیچنے پر کھڑا تھا "میرا آقاؐ اذلتما حتی کہ اصعب حمل ذو بطن"۔

حضرت بن ابی داؤد نے مسروق اور علقمہ اور عبد اللہ بن یزید الانصاری، ثمر بن ازہر اور ہارون بن قاسم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ فروخت کو پسند کرتے تھے اور فرماتے ہم کتاب اللہ پر اجرت نہیں لیتے۔ ابن ابی داؤد نے ابن نسیم سے روایت کیا ہے کہ وہ مصحف کی خرید و فروخت پسند کرتے تھے۔ ابن ابی داؤد نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ وہ مصاحف کی بیخ پسند کرتے تھے اور فرماتے میں پسند کرتا ہوں کہ جو مصحف کی بیخ کرتے ہیں انہیں سزا دی جائے۔

امام ابن ابی داؤد نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں علماء بہت پر قرآن کی کتابت کرنے اور مصحف کو بیچنے کو پسند فرماتے تھے۔ ابن ابی داؤد نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں علماء نے فرمایا خلفہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس بیچتے تھے یہ بدعت اب شرع ہوئی ہے۔ وہ جب کہ قریب خلیفہ میں مصحف لے کر بیٹھتے تھے، ایک دوسرے کو کہتا تھا کہ وہ کاتب اوتار طواف کر رہا ہو جائے فلاں فلاں سے فارغ ہو کر میرے پاس آنا اور میرے لئے قرآن مجید لکھا۔ وہ قرآن کا کچھ حصہ لکھتے۔ یہ سلسلہ چھار ہفتائی کو مصحف کی کتابت سے شروع ہوا تھا۔

حضرت ابن ابی داؤد نے محمد بن مرزوق رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں پہلے زمانہ میں لوگ جمع ہوتے تھے اور قرآن نکلتے تھے پھر وہ اجرت پر علماء کو پیتے جو ان کے لئے قرآن نکلتے پھر وہ ظالم بھلا کے بعد ان مجنوں کو فراموش کرتے۔ اب سے پہلے علماء نے ہی قرآن فراموش کیا۔

امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ ابن ابی داؤد نے عثمان بن جریر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے ابو بکر رحمہ اللہ سے معاہدہ کی کچھ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا قرآن معاہدہ کے زمانہ میں پہنچے گئے مگر قرآن آتا ہی۔

حضرت یحییٰ ابن ابی داؤد نے محمد بن یزید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں کتاب اللہ کی شان غریبہ فراموش سے بلند ہے۔ امام ابن سعید نے حلقہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے عثمان رحمہ اللہ کے ساتھ ہوا ایسے لوگوں کے پاس سے گزارا ہے جو قرآن سچ ہے حق تو آپ نے ابی یوسف کو ابی یوسف سے پڑھا۔

وہ علماء جنہوں نے قرآن کی بیع و شراء کی رخصت دی

امام ابن ابی داؤد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان سے قرآن کی بیع کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا بلا بیع اس میں کوئی حرج نہیں وہ اپنے تمہوں کی محنت کی اجرت لیتے ہیں۔

امام ابن ابی داؤد نے ابن الحنفیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے یہی سوال ہوا۔ انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں وہ کاغذ کی قیمت دیتے ہیں۔

امام عبد الرزاق ابو یوسف اور ابی داؤد نے شعبی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا معاہدہ کی بیع میں کوئی حرج نہیں وہ سب اللہ کی بیع ہیں وہ کاغذ کو اپنے انہوں کی محنت بیچتے ہیں۔ ابن ابی داؤد نے حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ وہ آپ سے روایت کیا ہے۔ فرمایا میں نے صرف ان سے روایت کیا ہے کہ ان کی کتابت پر رضی جاتی ہے۔

امام عبد الرزاق ابو یوسف اور ابی داؤد نے طاہر اور ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ معاہدہ کی بیع جائز ہے یا نہیں انہوں نے فرمایا اس امر کے بغیر میں انرا صحت اور ٹھیکہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا تھا۔

حضرت ابن ابی داؤد نے عبد الرحمن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت حسن رحمہ اللہ معاہدہ کی بیع کا پسند کرتے تھے اور طاہر اور ابی حنیفہ رحمہ اللہ بھی اس مسئلہ پر یہی فتویٰ دیتے تھے کہ اس کی رخصت ہے وہی۔

امام ابن ابی داؤد نے محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ سے کئی حرجی کے ذریعے روایت کیا ہے کہ معاہدہ کی بیع اشراء میں کوئی حرج نہیں حضرت یحییٰ ابن ابی داؤد نے عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ معاہدہ کی بیع و شراء میں کوئی قباحت نہیں دیکھتے تھے۔

حضرت ابو یوسف اور ابن ابی داؤد نے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں مجھے حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا یہ مصنف کے متعلق تھے کہ میرا کوئی معاہدہ ہے تو اس کے بدلے میں مسلمان خریدے۔ میرا رضی اللہ عنہ اور ابن ابی داؤد نے کئی حرجی سے ابن عباس سے روایت فرمایا ہے عطاء رحمہ اللہ کو خرید لیکن اس کو فروخت نہ کر۔ امام ابن ابی داؤد نے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں معاذ اللہ کے خریدنے میں رخصت دی گئی ہے اور اس کی بیعت کو پابند کر دیا گیا ہے۔ حضرت ابن ابی داؤد اور محمد بن حنفیہ نے فرمایا اسی طرح انہوں نے رخصت دی گویا کوئی اس کی سند ہے۔

امام ابو سعید اور ابو داؤد نے حضرت جریر بن عبد اللہ سے معاذ اللہ کی بیعت میں فرمایا اس کو خرید و بیعت نہیں۔ حضرت ابن ابی داؤد نے سعید بن المسیب اور سعید بن جبیر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ہذا الرزاقی نے حضرت ابن عباس سے اس کی شکل روایت کی ہے۔

وَقَالُوا لَنْ تَسْمَأَ الْاَلَمَارَا اَيَا مَا فَعْدُوْدَكَ قُلْ اَتَّخَذْتُ عِنْدَ اللّٰهِ

عَهْدًا اَقْسَنَ يَخْلُفَ اللّٰهُ عَهْدَهُ اَمْ تَتَّقُوْنَ عَلٰى اللّٰهِ مَا تَعْلَمُوْنَ ۝

”اور انہوں نے کہا ہرگز نہ چھوٹے گی تمہیں (دور زنی کی) آگ بگڑھن کی کچھ دین آپ فرمائیے یہ لے رکھا ہے تم نے اللہ سے کوئی وعدہ جب تو خائف اور زنی نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کی (پابندی) بہت پابند ہے جو جانتے ہی نہیں۔“

امام ابن اعلیٰ، امام جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، بطریق اور ابو احمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہود کہتے تھے دنیا کی مدت سات ہزار سال ہے اور ہمیں دینا کے یوم کے مطابق ہر ہزار سال کے بدلے ایک دن آگ میں عذاب دیا جائے گا اور یہ سات ایام بنتے ہیں پھر عذاب ختم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت نازل فرمائی (۱۱) محمد بن حنفیہ نے عباد سے اسی کی شکل روایت نقل کی ہے۔

امام ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور ابو احمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل کتاب نے جنہر کی داؤں (افراف) کے درمیان چالیس (دوں) کی مسافت پائی۔ انہوں نے کہا روزِ نبیوں کو صرف چالیس (دوں) کی مقدار عذاب ہوگا پھر سب قیامت کا دن ہوگا تو ہمیں آگ کی لگام چرائی جائے گی وہ اس میں جلیں گے حتیٰ کہ وہ سفر تک پہنچ جائیں گے جس میں قوم کا وقت ہے اور وہ اس مقام پر زمین و آسمان سے دن کے آخر میں پہنچیں گے پھر انہیں دور زنی کے بارے میں کہیں گے اللہ کے وعدہ کو تمہیں کچھ کہیں کہ تمہیں دور زنی میں ممکن دن صرف عذاب ہوگا اب تمہارا شمار ختم ہو گیا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کا سہم باقی ہے وہ دہائی پر چڑھیں گے اور مومنوں کے ٹل سڑیں گے (۱۲)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یہود نے کہا ہمیں صرف چالیس دن آگ کا عذاب ہوگا جسے دن ہم نے ہجرے کی عبادت کی تھی (۱۳)۔

حضرت سعید بن عبد اللہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم نے نکرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک دن یہود جمع ہوئے اور نبی کریم ﷺ پہنچے انہوں نے عباد کیا، کہنے لگے ہمیں متعین دن آگ کا عذاب ہوگا اور انہوں نے چالیس دنوں کا ذکر کیا۔ پھر ہم سے بھیجے گئے دالے لوگ اس میں جلیں گے۔ ان کا شمار صحابہ کرام اور نبی کریم ﷺ کی طرف تھا۔

۱۔ ترمذی، درآیت، جلد ۱ صفحہ ۴۴۰، معاذ اللہ، و تراش المری، صروت ۲۔ بیضا، جلد ۱ صفحہ ۴۳۸ (روایت نسبی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور آپ نے اپنا ہاتھ ان کے سر میں پکڑ لیا یا تم نے جھوٹ کہا ہے تم نے ہمیشہ جھوٹ اور سچ میں جھڑپ کی اور ہم تمہارے پیچھے ان شاء اللہ بھی نہیں آئیں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی (1)۔

امام ابن جریر نے زید بن اسلم سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا تمہیں اللہ اور اس کی تورات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ساری پرطریقین کے دن نازل فرمائی تھی اور روزی کون ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے تورات میں ذکر کیا ہے یہودیوں نے کہا بے شک ان کا رب ان پر سخت ناراض ہوا جس ہم آگ میں چالیس دن رہیں گے پھر ہم نکل جائیں گے اور اس میں تم ہمارے پیچھے رہو گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے جھوٹ کہا ہے اللہ کی قسم ہم اس میں کبھی تمہارے پیچھے نہیں آئیں گے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی تصدیق اور یہودیوں کی تکذیب کے لئے یہ آیات نازل فرمیں (2)۔

امام احمد و بخاری و مسلم نے روایت کی ہے کہ ان میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب نبی ﷺ سے ان کو رسول اللہ ﷺ کو زہر اودھکری پیش کی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام یہودیوں کو جمع کر دو جو کبھی یہاں موجود رہیں۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا تمہارا باپ کون ہے؟ انہوں نے کہا فلاں باپ مگر آپ ﷺ نے ان سے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے ان سے پوچھا اگر میں تم سے کسی چیز کے متعلق پوچھوں تو کیا سچ کہہ دو گے؟ انہوں نے کہا ہاں اے ابوالقاسم! اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپ جان لیں گے مجھے آپ نے ہمارے باپ کے متعلق جان لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پوچھا اور وہی کون ہیں؟ کہنے لگے ہم دونوں میں تمہارا عرصہ رہیں گے پھر تم اس میں ہمارے نائب ہو گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (جو اس نہ کرو) ہم کبھی اس میں تمہارے پیچھے نہیں آئیں گے (3)۔

حضرت عبد بن عبد اور ابن جریر نے مجاہد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مذکورہ آیت میں عہد سے مراد پختہ وعدہ ہے یعنی کیا تم نے اللہ تعالیٰ سے کوئی پختہ عہد لیا جو اس کا تم کہتے ہو (4)۔ ابن جریر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب یہودی نے بڑھم خوشی و ذرخ من چند دن رہے کا عقیدہ قائم کیا تو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ سے فرمایا کہ ان سے کہو کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ سے اس کے متعلق کوئی عہد لیا ہے یا فرماتے ہیں عہد سے مراد لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے یعنی کیا تم نے لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا ہے تم نے شرک نہیں کیا ہے اور تم نے اللہ تعالیٰ کا انکار نہیں کیا ہے۔ اگر تم نے ایسا کہا ہے تو پھر میں اس کی امید کر سکتا ہوں اور اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی وہ اسیت کا اقرار ہی نہیں کیا تو پھر اللہ تعالیٰ کے متعلق وہ بات کیوں کہتے ہو جو حق نہیں جانتے (5)۔

حضرت عبد بن عبد نے قنادہ سے ابن عہد سے لے کر شام کے متعلق روایت کیا ہے کہ اگر کوئی تمہارے عہد کو ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے عہد کی خلاف ورزی نہیں کرے گا جو تم خود اپنی طرف سے اللہ تعالیٰ کے متعلق وہ بات کہتے ہو جو حق نہیں جانتے۔ فرماتے ہیں عقل القوم کا معنی ہے تم نے جھوٹ بولا، اہل بات کی لہجہ انہوں نے ایسی بات کی جو وہ نہیں جانتے تھے۔

بَلْ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَافِلَةُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ
فَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ
أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٤٠﴾

ہاں (ہمارا قانون یہ ہے) جس نے جان کر بدائی کی اور ٹھیکر کیا اس کو اس کی خطائے تو وہی روزی ہیں اور اس
میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور جہنم والے اور اچھے کام کئے وہی جنتی ہیں وہ اس جنت میں ہمیشہ رہنے والے
ہیں۔

حضرت ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنوئے کہ مراد شرک روایت کیا ہے۔

حضرت عبد بن حمید نے مجاہد اور محمد بن اسماعیل سے اس کی شکل روایت کیا ہے۔

اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابو جریر سے اَحَاطَتْ بِهٖ خَافِلَةُ کا معنی روایت کیا ہے کہ شرب اس کو گھیرنے سے ہے۔
امام ابن اسحاق، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کا یہ معنی روایت کیا
ہے کہ جس نے تمہاری شکل اس سے اور اس نے بھی اس چیز کا انکار کیا جس کا تم نے یہی ہے حتیٰ کہ اس کے گھیرنے اس کو ٹھیکر کیا
یعنی تک کہ اس کی کوئی شکل باقی نہ رہی تو یہی لوگ روزی ہیں اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور جنہوں نے ایمان قبول کیا
اور ایک اللہ کے معنی وہ اس پر ایمان لایا جس کا تم نے انکار کیا اور اس نے وہ امور دیکھ بولائے جن کو تم نے جھوٹا دیا تو ان
کے لئے جنت ہے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ اس آیت میں خبر دے رہے ہیں کہ وہ اب کا وہ عذاب کا وہ عذاب اور غیر وہ
ہے اور یہ نیک عمل کرنے والوں کو یہ کرنے والوں پر ہو گئی ہوگا اس میں اختلاف نہ ہوگا (1)۔

امام بخاری، دارالمنہج، ابن جریر نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا اس آیت میں اَحَاطَتْ بِهٖ
کے معنی اسے گھیرنا یا قرآن پڑھنا جس آیت پانچہ تعالیٰ نے عذاب کا وعدہ کیا ہے وہ خَافِلَةُ ہے (2)۔

اور ابن ابی حمید اور ابن جریر نے قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ خَافِلَةُ مراد ایسا گناہ کبیرہ ہے جو ترک کے
عذاب کا موجب ہے (3)۔

امام ابن جریر اور ابن جریر نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ اَحَاطَتْ بِهٖ خَافِلَةُ کا معنی یہ ہے کہ اس کے گناہ اس کے
دن کو ٹھیکر کر دے وہ کوئی گناہ کرتا ہے جو گناہوں کی سیسی جڑ جاتی ہے حتیٰ کہ اس کے دل پر چھا جاتی ہے حتیٰ کہ ٹھیکر کی
طرح اس کا دل بند ہو جاتا ہے پھر فرمایا گناہ جس پر اللہ تعالیٰ نے آگ کا وعدہ فرمایا ہے وہ خَافِلَةُ ہے (4)۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن جریر نے الرزق بن عقیلم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نہ کہ وہ جملہ کا مطلب

ہے کہ وہ جو اپنی خطا پر توبہ کرنے سے پہلے مر جائے (۱)۔

ماہ کیجی اور ابن جریر نے الامش سے روایت کیا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ اس لئے کہ اللہ کے ساتھ انسان مری جائے (۲)۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ
وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَبِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالسَّكِيْنِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ
حُسْنًا اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ لَكُمْ تَوَلٰيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَ
اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۱۰﴾

”اور یاد کرو جب بنی اسرائیل نے جنت وعدہ دینی اسرائیل سے (اس بات کا) کہ نہ عبادت کرو بخیر اللہ کے اور اس باپ سے اچھا سلوک کرنا نیز رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں سے بھی (مہربانی کرنا) اور کہنا لوگوں سے اچھی باتیں اور صحیح اور اگر نہ نماز اور دینے رہنا زکوٰۃ۔ پھر نہ موز لیا تم نے مگر چند آدمی تم سے (عبادت قدم ہے) اور تم روگردانی کرتے والے ہو۔“

امام ابن اعلیٰ و ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ مِیْثَاقُ بَنِي اِسْرَآءِيْلَ سے مراد عہدِ فکھم ہے (۳)۔

امام ابن جریر نے ابو العالیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت وعدہ لیا تھا کہ وہ عبادت اللہ کی عبادت کریں گے اور کسی غیر کی عبادت نہیں کریں گے (۴)۔

امام عبد بن حمید نے تاجہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ مِیْثَاقُ سے مراد وہ عہد ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے لیا تھا و تم خود سے ستر جو اس نے ان سے عہد لیا تھا وہ یہ ہے لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِلٰہ۔

امام عبد بن حمید نے حضرت یحییٰ بن عمر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں امش رحمہ اللہ نے فرمایا ہم لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ پڑھتے ہیں کیونکہ ہم آیت کے آخر تک تم کو لو اڑھتے ہیں تم تَوَلٰيْتُمْ پڑھتے ہو اس لئے قَوْلًا تَعْبُدُوْنَ پڑھو۔

امام ابن جریر نے عفا کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے قَوْلًا اِحْسَانًا حُصْنًا کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگوں کو نیکی کا علم داور برائی سے روکو اور انہیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهَ کا حکم دو جنہوں نے ابھی تک یہ نہیں پڑھا (۵)۔

امام ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ اس آیت کو وہ جملہ سے کہیں کہ اس آیت میں اللہ کے نام اور برائی سے روکو۔ امام ابن ابی حاتم نے شعب ابی حاتم میں حضرت علی سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں اللہ کے نام اور تمام لوگ ہیں (۶)۔

۲۔ ایضاً جلد ۱ صفحہ ۴۴۵

۱۔ تفسیر طبری، جزء ۲، جلد ۱، صفحہ ۴۴۵

۴۔ ایضاً جلد ۱ صفحہ ۴۴۸

۳۔ ایضاً جلد ۱ صفحہ ۴۴۷

۵۔ شعب الایمان، جلد پنجم، رقم الحدیث ۵۵۸۵، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت

۶۔ ایضاً صفحہ ۴۵۱

عبد بن حمید، ابن جریر نے عطاء اور ابو نعیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ النبیؐ سے ہم اوقات لوگ ہیں (۱)۔ امام ابو حنیفہ، سعید بن منصور، ابن کثیر، رنے عبد الملک بن سنان سے روایت کیا ہے کہ یہ ابن ثابت و قنولہ المثنیٰ خُناہ جتے تھے اور ابن مسعود بھی و قنولہ المثنیٰ خُناہ جتے تھے۔

امام ابن اسحاق، ابن جریر، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی سے تَوَلَّيْتُمْ کا معنی تَرَکْتُمْ روایت کیا ہے (2)۔
 امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ تَوَلَّيْتُمْ کا معنی یہ ہے کہ تم نے میری امامت سے اصراف کیا مگر وہ تمہوں سے افراد جنہیں میں نے اپنی امامت کے لئے منتخب فرمایا (3)۔

وَإِذَا أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرَجُونَ أَنْفُسَكُمْ
 مِنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ تُشْهِدُونَ ﴿١٠﴾ ثُمَّ أَنْتُمْ مُّوَلَّوْنَ
 تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرَجُونَ مِنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ تَقْهَرُونَ
 عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِنْ يَأْتِوكُمْ أُسْرَى تَعْدُوهُمْ وَهُوَ
 مُحَرَّمٌ عَلَيْهِمْ إِيْحَارُجُهُمْ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ
 بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
 وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَسْفَى الْعَذَابِ ۗ وَمَا لِلَّهِ بِعَاقِلٍ عَمَّا
 تَعْمَلُونَ ﴿١١﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۚ فَلَا
 يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿١٢﴾

اور یاد کر: جب ایہ ہم نے تم سے پختہ وعدہ کر تم اجروں کا خون نہیں بہاؤ گے اور تمہیں نکالو گے انہیں کو اپنے وطن
 سے پھر تمہیں (اس وعدہ پر ثابت رہنے کا) اقرار بھی کیا اور تم خود اس کے گواہ ہو۔ پھر تمہیں وہی ہونا (جنہوں نے یہ
 وعدے کئے) کا سب قتل کر رہے ہو انہیں کو اور نکال باہر کرتے ہو اپنے گروہ کو ان کے وطن سے (تجزیہ و دوسیت
 ہوا ان کے خلاف) (جنہوں) کو گواہ اور ظلم سے اور اگر آئیں تمہارے پاس قیدی بن کر (تو بڑے پکڑا کر بنا کر)
 نکال دیا اور کر جے ہو حال انکہ حرام کیا گیا تھا قیدیوں کا مگروں سے نکال تو کیا تم ایمان لاتے ہو کتاب کے کچھ
 حصہ پر اور انکار کرتے ہو کچھ حصہ کا (تم خود ہی کہو) کیا سزا ہے ایسے ٹاپکار کی تمہیں سے سوائے اس کے کہ دسوا
 ہے دنیا کی زندگی میں اور قیامت کے دن تو انہیں پھٹک دینا چاہئے کچھ سخت ترین عذاب میں اور اللہ ہے عزیز بین ان

اہم این انیاء تم نے جو محمد و خدیجہ سے نقل کیا ہے کہ، دین القدس سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

امام ابن حاتم نے الربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: اے محمد بن اسحاق! میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے اپنے رب سے اس بات کو سنا ہے کہ میں تم کو اس بات سے روکتا ہوں کہ تم اس بات کو نہ کرو گے جس سے تم کو اللہ کی عتاب ہوگی۔" (صحیح ابن حاتم، ج ۱، ص ۱۸۷)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے القدس کا معنی طہر نقل کیا ہے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے اسدی رو سے اللہ سے التقدیر کا معنی یہ کہتے نقل کیا ہے (۱)۔

امام حسینؑ نے امام علیؑ بن ابی طالبؑ رحمہ اللہ سے اس کا یہ معنی روایت کیا ہے کہ ہم نے جبرئیل کے ذریعے ان کی

حدیث کی۔ ابن ابی حاتم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میرا جگر کھائے۔

بوالشیخ نے اعلیٰ میں حضرت حاجی محمد رضا (علیہ السلام) سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہمارا دوسرا قدم جبریل ہے۔

امام ابن سعد، احمد، بخاری، ابوداؤد اور ترمذی نے "عشرت" کثرت حدیث سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

حضرت حسنین علیہ السلام کو باہر سے رسول اللہ ﷺ کا لشکارہ کے ذریعے دفاع کی خبر پہنچی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نفر زنا ہے اللہ روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد فرما جس طرح وہ اپنے نبی کا اشعار کے ذریعے دغاغ کرتا ہے (2)۔

امام ابن حبان نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **روى القدرى** نے

مرے دل میں جو تک ادا کر کے کوئی غصہ نہ رہے، وقت تک صبر کرے گا یہاں تک کہ وہ اپنے رزق حاصل کر لے گا۔ پس اللہ تعالیٰ سے

زیر اہمیت و احترام: محمد رفیع الرحمن

امام افریحہ جرحہ کے خلاف دلائل میں حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

روح القدس کے کلام سے رہے کہ زمین کو پہلے فرمایا جائے گی پھر اسے کہ وہ آب و مٹی سے جوئی ہو جائے گی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ الَّتِي تَقْعُدُونَ بِهَا بِأَنفُسِكُمْ وَلَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا فَلَا تَمُوتُوا بِهَا قُلُوبًا ۚ لَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا سُبُلَ اللَّهِ تَلْقَوْا ثَوَابَهُ ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ عَاذِرٌ ۚ

حضرت ابن ماجہ نے حضرت سعد بن ابی جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت (مردہ) سے۔

○大正 11 年 11 月 2 日 11 月 2 日 11 月 2 日 11 月 2 日 11 月 2 日

وَلَا تَوَلَّوْا بَنَاتِكُمْ

اور یہودیوں کے لئے اس کے لئے ایک اور نسخہ ہے۔

سے وہ بہت افسوس مند رہے ہیں۔

امام ابن ابی عامر سے نقل کرتے ہیں:

یہ سب کچھ دیکھ کر وہ بے ہوش ہو گیا۔

امام جبرائیل سے امام دسویں یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کرا کے ہیں۔ یہ پانچوں اعلیٰ پر

ہی ان کے دواؤں سے مرے ہوئے ہیں وہاں پہلے کم حاشا کریں اور دواؤں کو حکمت کے سے برکن ہا ایت دے سکتے ہیں۔

لینا ہوا ہوتا ہے۔ ۱۔ مردوں جو لڑتے ہیں۔ ۲۔ مردوں جو لڑنا ہوتا ہے۔ ۳۔ مردوں جو لڑنا ہوتا ہے وہ ممکن کہ دل ہے اس میں اس کا چرخی اس کو نور ہوتا ہے۔ ۴۔ وہ جو لڑنا ہوتا ہے وہ لڑنا کا دل ہے اور دل جو لڑنا ہوتا ہے وہ منافق کا دل ہے جو پہنچتا ہے۔ ۵۔ انکار کرتا ہے اور وہ دل جو دھکا دھکا ہوتا ہے اس میں ایمان اور نفاق ہے اور اس میں ایمان کی مثال ایسے ہوتی ہے جیسے بڑی کی مثال ہے اس کو پہنچا دیا ہوتا ہے اور اس میں نفاق کی مثال دھڑکی مثال ہے۔ ۶۔ وہ ہے اور قرآن زیادہ کرتا ہے۔ ۷۔ نبی جو خداوند غالب آجاتا ہے وہ دوسرے کو مغلوب کر دیتا ہے۔ ۸۔

امام ابن ابی عمیر نے حضرت محمد بن قاسم رضی اللہ عنہ سے معرقنا کی طرح روایت کی ہے۔

۱۔ معرب لفظ رزاق اور ابن جریر نے قتادہ رحمہ اللہ سے لَقِيلَ لَا فَايُؤْتِيكَ مَلَكُوتُكَ مَعْنَى یہ روایت کیا ہے کہ ان میں سے بہت کموزے ایمان لاتے ہیں (۲)۔

وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِنْ جُنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ
ثُمَّ نَفَخَ اللَّهُ عَلَى الْكُفْرَانِ ۝

”اور جب آئی ان کے پاس اللہ کی طرف سے وہ کتاب (قرآن پاک) جو تصدیق کرتی تھی اس کتاب کی جہاں کے پاس تھی اور وہ اسے پیسے لے جاتے تھے کافروں پر (اس نبی کے وسیلے سے) تو جب تشریف فرما ہوا ان کے پاس وہ نبی جسے وہ جانتے تھے تو انکار کرو یا اس کے ماننے سے سوچنا کہ جو اللہ کی (دست) لکھ کر کرنے والوں پر۔“

اسم خبرین حمید اور ابن جریر نے قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ اس آیت میں کتاب سے مراد قرآن ہے جو قدرت اور انجیل کی تصدیق کرتے ہیں (۱)۔ (۲)۔ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ

امام ابن ابی عمیر، ابوہریرہ، ابن مسعود، ابوہریرہ اور یحییٰ نے (اولاں میں) حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ الانصاری سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے تفسیر متشابح نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو عربوں میں ہم سے زیادہ کوئی نہیں جانتا تھا۔ ۱۔ ساتھ ہیہ دور رہتے تھے اور اہل کتاب تھے اور ہم بہت پرست تھا اور جب ہم ان کو کوئی ناپسندیدہ امر پہنچاتے تو وہ کہتے ایک نبی اس زمانہ میں بیعت ہوئے والا ہے انہوں نے اپنا عہد کیا کہ ہم اس کے ساتھ کیے کہ ہم ہمیں قوم خدا و حق سے اور ہم کی طرف سے ہمیں کہیں جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو بیعت فرمایا تو ہم نے اپنا عہد کیا اور انہوں نے انکار کیا۔ ۲۔ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا انکار شامدار سے اور یہود کے متعلق ہزاروں (۱)۔

کہتی ہے، اہل میں عدل کے طریق سے ان لوگوں کو اور اہل صلہ کے واسطے سے ان کے پاس ہر دین میں صواب اور دوسرے کسی صاحب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عرب میرے پاس سے آتے تو وہ انہیں تکلیف پہنچاتے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اگر انہی کتاب میں پڑھنے والے وہاں عدلی سے سوال کرتے تو وہ نبی کریم ﷺ کو مہجوت فرماتے تاکہ وہ آپ ﷺ کے ساتھ نبی کریم ہوں سے جنگ کریں۔ پھر جب محمد بن حنفیہ نے حضرت ابراہیم سے قریب سے انکار کیا جب کہ نبی کریم ﷺ میں کوئی نبی نہیں تھا۔

امام ابو نعیم نے ان میں سے مکارا اور احمیہ کے طریق سے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے نبی کریم ﷺ نے نبی ابراہیم سے پہلے محمد بن حنفیہ کے واسطے سے انہی سے رخ طلب کرتے تھے۔ وہ آپ کے واسطے سے انکار کے خلاف وہ کہتے تھے اور کہتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَغْفِرُکَ بِحَقِّ الشَّيْءِ الَّذِیْ فِیْہِ فَضْلُکَ عَلَیْہِمْ فِیْضًا وَنَیْیَ۔ اے اللہ ہم تجھ سے معافی مانگتے ہیں کہ وہ آپ کے واسطے سے وہ طلب کرتے ہیں تو ہماری عیبوں کے خلاف وہ فرمایا میں نبی کی مدد کی جاتی تھی پھر جب انہوں نے محمد بن حنفیہ کی مدد کو جان لی اور انہیں کوئی شک نہ تھا تو انہوں نے انکار کر دیا (1)۔

امام ابو نعیم نے، اہل میں احمیہ کے طریق سے ابراہیم کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے نبی ابراہیم سے پہلے مدینہ کے یہود جب مشرکین عرب کے قبائل اسد و غطفان و جہنہ و عذرة سے جنگ کرتے تو ان کے خلاف نبی کریم ﷺ کے اسم کریم کے واسطے سے مدد طلب کرتے تھے وہ اس طرح دعا مانگتے تھے۔ اے اللہ اسے ہمارے پروردگار انعامی مدد دے گا اپنے نبی کے اسم گرامی کے واسطے سے وہ اس کتاب کے واسطے سے جو تو نے اس پر نازل فرمائے گا میں ان کا تو نے وعدہ فرمایا کرتے اور فرماتے کہ ان سے مدد مانگوں گے۔

امام عبد بن حمید نے ابن جریر و ابونعیم سے نقل کیا اور مسند سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہود انکار کے خلاف محمد بن حنفیہ کے واسطے سے رخ طلب کرتے تھے ادا کرتے اے اللہ اس نبی کو مہجوت فرما جس کا ذکر ہم تو رات میں پڑھتے ہیں کہ وہ انہیں عذاب دے گا کہ انہیں نسیں آئے کہ گاہ۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے محمد بن حنفیہ کو مہجوت فرمایا تو انہوں نے محمد بن حنفیہ کا انکار کر دیا۔ جب انہوں نے یہاں تک کہ آپ ﷺ پر عیروں میں مہجوت ہو گئے ہیں تو ان کا انکار عربوں سے صدیوں بعد سے کیا تھا حالانکہ وہ انہی صرح پاتے تھے کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں (3)۔

امام احمد اور نسائی نے ابوالہل میں ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں پھر کے یہود غطفان سے جنگ کرتے تھے جب جنگ میں ہزیمت کا وعدہ پڑھتے تو یہ دعا مانگتے اے اللہ ہم تجھ سے معافی مانگیں گے واسطے سے سوال کرتے ہیں۔ ان کا تو نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ تو اس کو آخر زمانہ میں ہمارے لئے مہجوت فرمائے گا تو ہماری ان عکاد کے خلاف مدد فرما اور جب ہر دو اہل رسا کے ساتھ جنگ کرتے تو وہ غطفان کو شکست دے دیتے۔ پھر جب نبی کریم ﷺ نے مہجوت ہوئے تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَ کَانَ اَوَّلُ قُبُلٍ یُّسْتَقَرُّ عَلَیْہِمْ

1۔ انیس ائمہ و روایم جلد 1 صفحہ 497-498 طبع دہلی 1397ھ۔ 2۔ تہذیب الہدیٰ جلد 1 صفحہ 97 طبع دہلی 1397ھ۔

3۔ تہذیب الہدیٰ جلد 1 صفحہ 497

۱۱۔ تہذیب میں اور ان چیزوں میں عید بنی خیر یعنی اللہ سے روایت کی ہے کہ **لَمَّا جَاءَهُمْ ظَعْنُهُمْ** کا ارشاد یہود کے حق میں نازل ہوا۔ یہوں نے مکہ میں یہودی بھی تھا کہ آپ نبی ہیں لیکن آپ رسول اللہ کی ہوتے ہیں انہوں نے انکار کیا تھا (۱۱)۔

**يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّا اَنْزَلْنَا لَكَ الْبَيِّنَاتِ اَنْ يُّنْفِرَ
اِلَيْهِ مِنْ قُصْدٍ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا قَبْلًا عَرُوْا نَفْسُكَ عَلٰى غَضَبٍ
وَلَا تَكْفُرْ لِنَّ عَذَابٍ مُّهِينٍ ۝۱۱**

”بہت بڑی چیز ہے جس کے بدلے دوا کیا جائے انہوں نے اپنی ہاتھوں اور پیکر کو کھرتے ہیں اس کتاب کے
کے ساتھ جو اللہ نے نازل کی جس کے بدلے کہ ہمارے ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ اپنا فضل ادا کرے اس پر رہا ہے اپنے
بندوں سے سو اھتر اور اس کے سبب سے دشمنی کے اور کافروں کے است ذلیل و مذکورنے والہ ہے“

۱۲۔ عید بنی مرہ اور ان میں جو رہے حضرت تبارک سے روایت کی ہے کہ **يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّا اَنْزَلْنَا لَكَ الْبَيِّنَاتِ** میں جنہوں
نے قرآن میں اور محمد رسول اللہ کا کلام فقط عیس سے معذرت کی وجہ سے کہ **قَبْلًا عَرُوْا نَفْسُكَ عَلٰى غَضَبٍ** لیکن اللہ نے علیہ
السلام کے انکار کی وجہ سے اور کہ ان اور محمد رسول اللہ کے حکام کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے دوسرے ان پر غضب فرمایا ہے

۱۳۔ مہتمم نے اپنے ممالک میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ عائشہ بن ابی بکر کے ان سے
پوچھا کہ مجھے **يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّا اَنْزَلْنَا لَكَ الْبَيِّنَاتِ** میں اس نے فرمایا ہے: ”اس کے بدلے میں یہوں نے اپنے
نفس کو بھی دیا حرج“ یہوں نے دنیا کی نموداری چیز کے لالچ میں آخرت کے نقص کو فروخت کر دیا۔ لالچ نے پوچھا یا
عرب یہ نہیں دیکھی جانتے ہیں؟ ان میں سے فرمایا کہ تو نے سنا ہو گا یہ قول نہیں ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّا اَنْزَلْنَا لَكَ الْبَيِّنَاتِ

وہاں سے لے کر اسے فہم دینا ہے لیکن وہاں کو کتاب اور اس کا کما جیے لیا تو نہیں فرماتا۔

۱۴۔ ابن ابی بنی جبریلہ اور ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے **يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّا اَنْزَلْنَا لَكَ الْبَيِّنَاتِ** کے تحت روایت کیا
ہے کہ اللہ نے اس پر کو دوسرے لوگوں سے یہ امر فرمایا ہے اس کے انہوں نے انکار دے کر لیا۔ پس وہاں میں نے انکار کی وجہ
سے بد دے غضب نے خلق ہو سکے۔ اور غضب کی وجہ یہ بھی تھی کہ انہوں نے قورات میں جو کچھ آپ ﷺ کے متعلق
انکادات اور تفسیریں و مسائل لکھے تھے۔

۱۵۔ ابن ابی بنی جبریلہ اور ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے **يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّا اَنْزَلْنَا لَكَ الْبَيِّنَاتِ** کے تحت روایت کیا
ہے کہ اللہ نے اس پر کو دوسرے لوگوں سے یہ امر فرمایا ہے اس کے انہوں نے انکار دے کر لیا۔ پس وہاں میں نے انکار کی وجہ
سے بد دے غضب نے خلق ہو سکے۔ اور غضب کی وجہ یہ بھی تھی کہ انہوں نے قورات میں جو کچھ آپ ﷺ کے متعلق
انکادات اور تفسیریں و مسائل لکھے تھے۔

امام ابن جریر نے محمد سر اللہ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے نبی کریم ﷺ کے ظہور نبوت سے پہلے قرأت میں تبدیلی کی تھی اور جو انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دکھایا تھا اور جو کتاب آپ ﷺ نے پڑائی تھی اس کا انکار کیا تھا، ان سب چیزوں میں سے پہلے بے غصب کے استحقاق کے لیے (۱)۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ امْكُتُوا بِمَا أُنزِلَ عَلَيْكُمْ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ امْكُتُوا بِمَا أُنزِلَ عَلَيْكُمْ
يَكْفُرُونَ بِمَا كُفَرُوا بِهِ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا فِي كِتَابِهِمْ ۚ لَقَدْ قِيلَ لِلَّذِينَ تَبَتَّلُوا مِنْ قَبْلِ
نُبِيِّيٍّ أَنِ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ مُوسَىٰ
بِآيَاتِنَا ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ ۚ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے ایمان لے لو اس پر جسے اللہ نے ان پر بھیجا ہے تو کہتے ہیں ہم تو (صرف) ان کے پاس پر ایمان لائے ہیں جو ان کے نبی پر بھیجا ہے، مگر کرتے ہیں کہ اللہ (دوسری کتابوں) کے ساتھ حالانکہ وہ بھی حق ہے تصدیق کرتا ہے اس کتاب کی جو ان کے پاس ہے۔ آپ فرمائیے پھر تم کو اس قیل کرتے رہے اللہ کے ظہور کو اس سے پہلے اگر تم (اپنی کتاب پر ہی) ایمان رکھتے تھے اور بے شک اسے تمہارے پاس میںی روٹن دیکھیں گے کہ پھر تم نے حالانکہ تمہارے (اپنے معبود) اس کے بعد (موسیٰ) کو بلا کر دیا۔

امام ابن جریر نے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ اس آیت میں کوئی آیت سے مراد بعد ہے (2)۔

امام ابن جریر نے سعد بن زید اللہ سے روایت کیا ہے کہ پہلا کفر آؤ اللہ سے مراد قرآن ہے (3)۔

وَإِذْ أَحْبَبْنَا مِيثَاقَهُمْ فَرَقْنَا بَيْنَهُمْ وَالْقَوْمَ الْأَظْمَرَ ۖ حَذُّوْا مَا آتَيْنَهُمْ
بِقُوَّةٍ وَأَسْبَحُوا ۖ تَالُوْا سُبْحًا وَعَصَيْنَا ۖ وَأَشْرَكُوا بِي قُلُوبِهِمْ الْعِجْلَ
بَنَفَرِهِمْ ۚ لَقَدْ يَسْمَأُ بِأَمْوَالِهِمْ إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ

اور (اے نبی) وہ آپ سے محبت و دوستی سے جدا ہو گئے اور آپ کو جو (اور تمہیں تمہاری) کہہ کر لو جو تم سے تمہیں دیا ميثاقی سے اور (خوب طور سے) سنو۔ انہوں نے (آپ سے) کہا ہم نے سن لیا اور (دل میں) کہا نہیں مانا۔ میرا آپ کو چھوٹے تھے ان کے دل چھوٹے (کے عشق) سے یہ ان کے لیے اٹھارہ تھے۔ تمہیں فرما دینے بہت برا ہے جس کا تمہارے تمہیں (یہ) تمہارا (خوب) اور ان آیتوں میں (دارو)۔

امام عبد الرزاق اور ابن جریر نے قنارہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ قنارہ بنو النضر بنو العجل سے خطاب ہو کر

انہوں نے پھر کی محبت کو یہ بھی کہہ دیا کہ وہاں کے وہاں میں چاہے کس بھی (۱۰)۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ
 قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ
 قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

”اے نبی! اگر تمہارے لئے حق و راستہ الہی (حق) اللہ کے پاس مخصوص ہیں تو مسلمانوں کو پھرتا رہنا اور وہ تو کہہ سکتے ہیں کہ تمہاری باتوں کی تمنا کریں گے اپنی کامیابیوں کے خلاف سے اور اللہ غریب و محتاجوں کو دے گا۔“

اس آیت میں جو چیزیں مذکور ہیں وہ یہ ہیں کہ اللہ کے پاس مخصوص ہیں تو مسلمانوں کو پھرتا رہنا اور وہ تو کہہ سکتے ہیں کہ تمہاری باتوں کی تمنا کریں گے اپنی کامیابیوں کے خلاف سے اور اللہ غریب و محتاجوں کو دے گا۔“

اس آیت میں جو چیزیں مذکور ہیں وہ یہ ہیں کہ اللہ کے پاس مخصوص ہیں تو مسلمانوں کو پھرتا رہنا اور وہ تو کہہ سکتے ہیں کہ تمہاری باتوں کی تمنا کریں گے اپنی کامیابیوں کے خلاف سے اور اللہ غریب و محتاجوں کو دے گا۔“

اس آیت میں جو چیزیں مذکور ہیں وہ یہ ہیں کہ اللہ کے پاس مخصوص ہیں تو مسلمانوں کو پھرتا رہنا اور وہ تو کہہ سکتے ہیں کہ تمہاری باتوں کی تمنا کریں گے اپنی کامیابیوں کے خلاف سے اور اللہ غریب و محتاجوں کو دے گا۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں حصہ نہیں لیا۔ اہل بیت علیہم السلام نے بھی حصہ نہیں لیا۔ اہل بیت علیہم السلام نے بھی حصہ نہیں لیا۔ اہل بیت علیہم السلام نے بھی حصہ نہیں لیا۔

۱۰۔ اہل بیت علیہم السلام نے بھی حصہ نہیں لیا۔ اہل بیت علیہم السلام نے بھی حصہ نہیں لیا۔ اہل بیت علیہم السلام نے بھی حصہ نہیں لیا۔ اہل بیت علیہم السلام نے بھی حصہ نہیں لیا۔

۱۱۔ اہل بیت علیہم السلام نے بھی حصہ نہیں لیا۔ اہل بیت علیہم السلام نے بھی حصہ نہیں لیا۔ اہل بیت علیہم السلام نے بھی حصہ نہیں لیا۔ اہل بیت علیہم السلام نے بھی حصہ نہیں لیا۔

وَلَسَجَدَتْكُمْ أَحْرَصُ النَّاسِ عَلَى حَيَاتِهِ وَمِنْ أَلَدَيْنِ أَشْرَكُوا يَوْمَ
أُحُدُهُمْ يُؤْيَعَرُ أَلْفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحَّزَجَةٍ مِنَ الْعَذَابِ أَنْ
يُعَمَّرَ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿٤٠﴾

۴۰۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت علیہم السلام کو سب سے زیادہ دوست رکھنے والے لوگوں کی حیثیت رکھیں گے۔ یہ بھی اہل بیت علیہم السلام کے لیے ہے۔ اہل بیت علیہم السلام نے بھی حصہ نہیں لیا۔ اہل بیت علیہم السلام نے بھی حصہ نہیں لیا۔

۴۱۔ اہل بیت علیہم السلام نے بھی حصہ نہیں لیا۔ اہل بیت علیہم السلام نے بھی حصہ نہیں لیا۔ اہل بیت علیہم السلام نے بھی حصہ نہیں لیا۔ اہل بیت علیہم السلام نے بھی حصہ نہیں لیا۔

۴۲۔ اہل بیت علیہم السلام نے بھی حصہ نہیں لیا۔ اہل بیت علیہم السلام نے بھی حصہ نہیں لیا۔ اہل بیت علیہم السلام نے بھی حصہ نہیں لیا۔ اہل بیت علیہم السلام نے بھی حصہ نہیں لیا۔

۴۳۔ اہل بیت علیہم السلام نے بھی حصہ نہیں لیا۔ اہل بیت علیہم السلام نے بھی حصہ نہیں لیا۔ اہل بیت علیہم السلام نے بھی حصہ نہیں لیا۔ اہل بیت علیہم السلام نے بھی حصہ نہیں لیا۔

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلْجِبْرِيلِ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا

تَبَايَسَتْ يَدَايِهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٠﴾ مَن كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ
مَلَائِكَتُهُ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَلَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ ﴿٦١﴾

”اپنے ہاتھں جو جبرائیل کو (اسے) معلوم ہونا چاہیے، انہوں نے اور اقرآن آپ کے لیے یہ اللہ تعالیٰ نے قسم سے (جو) تصدیق کرنے والا ہے ان کتروں کی جو اس سے پہلے اتریں اور سرپا ہدایت اور خوشخبری ہے۔ یہ ان دونوں کے لئے۔ جو کوئی دشمن ہو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل میکائیل کا تو اللہ انکی دشمن ہے (ان) کا ٹھکانہ“۔

امام اصبہ لکھی، التفریاتی جامعہ محدثین سید ابی جریر، ابن ابی حاتم، ابو نعیم اور ذہبی، دونوں نے دلائل میں حضرت بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: یہود کا یہ گمراہی کر کے شیطان کے پاس آیا اور کہا: اب اللہ تمہارے آپ سے چہ چیز ان کے متعلق سوال کرتے ہیں جن دھرم کی نیکی جانتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم مجھ سے جو چاہو پوچھ لیکن میرے سامنے عہد کرو کہ اگر میں تمہیں وہ بات بھیج دوں اور تم جان لو تو تم میری باتوں کو نہ مانو۔ انہوں نے کہا تمہیک ہے، ہم تمہارے کہتے ہیں۔ انہوں نے سب احکام بیان کر دیے ان کے متعلق روایت کرتے ہیں: میں نے بیان کیا کہ اسرائیل نے تورات کے نزول سے پہلے اپنے لاپرواہی میں نہ تھا کہ تم کیا تھا؟ ہمیں بتائیں کہ مراد اور صورت کے پانی کے ماب سے کیسے لگی اور کچھ پیدا ہوتا ہے؟ ہمیں بتائیں کہ نبی الہی کی حیثیت سے ہوتا ہے اور نبی کے ساتھ جو فرشتے ہوں وہ کوئی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ان سے عہد کیا کہ تم میرے بھیج دیے سوالوں کے جوابات بھیج دوں گا تو تم میری بات نہ کرنا گے۔ اسی انہوں نے عہد اور وعدہ کیا۔ پھر انہوں نے ذات کی قسم دے کر یہ چھتا دیں جس نے تورات نازل فرمائی نیز فرماتے ہو کہ اسرائیل کو مرض حق ہوئی اور وہ یہ دلی طور پر چاہتی تھی کہ آپ نے خدا کی اس کرامت نے مجھے اس مرض سے تھکادی تو میں اپنے اور محبوب ترین شراب اور محبوب ترین کھانہ حرام کروں گا اور آپ کا محبوب ترین کھانا اذان کا گوشت تھا اور میرا محبوب ترین شراب انہوں کا دودھ تھا؟ انہوں نے کہا ہاں جیسے معلوم ہے یہ بات ایسی ہی تھی کہ آپ نے فرمایا اے اللہ تو گواہ رہا، پھر فرمایا میں تم سے اس ذات کی قسم دے کر یہ چھتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں جس سے کیا تم جانتے ہو کہ مراد پانی سفید اور گاڑھا ہوتا ہے اور صورت ناپائی روز اور ہلکا ہوتا ہے جس جو غالب آجاتا ہے کچھ اس کے مشابہ ہوتا ہے اور انہ کے اذان سے اس کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے، اگر مراد پانی غالب آجاتا ہے تو ان کے ذہن سے کچھ پیدا ہوتا ہے، اگر عورت کا پانی غالب آجاتا ہے تو اللہ کی اذان سے لگی یہ ہوتی ہے۔ یہ وہ ہے کہ انہی بات اسی طرح ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے اٹھو گا وہ دوا چلا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اس ذات کی قسم دے کر یہ چھتا ہوں جس سے موتی علیہ اسلام پر قورات کو نہ فرماؤ کہ تم جانتے ہو کہ نبی الہی کی آنکھیں موتی ہیں اور نہ نہیں ہوتی۔ انہوں نے کہا ہاں میں یہ بھی معلوم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ یہ گواہ رہا، انہوں نے کہا اب تمہارا آپ کے ساتھ کوئی سر فرشتہ ہے اور آپ نے پہنچ چکا دیا تو ہم آپ کی بات نہ کریں گے ورنہ ہم تم سے

عظیم کی ہمتیا کر لیں گے۔ فرمایا میرا دوست فرشتہ جبریل ہے اور اللہ نے کوئی نئی مہوت نہیں فرمایا مگر جبریل ہی اس کا ساتھی اور قرچی ہوتا ہے یہود نے کہا: پھر تو ہم آپ سے عظیم دینی رہیں گے۔ اگر اس جبریل کے علاوہ کوئی فرشتہ آپ کا ساتھی ہوتا تو ہم آپ کی اتباع کرتے اور آپ کی تصدیق کرتے۔ آپ ﷺ نے پوچھا تمہیں میری تصدیق سے کون سی چیز مانع ہے؟ انہوں نے کہا جبریل تمہارا دشمن ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **قُلْ لَنْ يَخْلُقَ الْإِنْسَانُ مَا يَشَاءُ ۚ كَلَّا بَلْ أَنشَأْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ مُّثْقَلَةٍ ۖ**۔

انسان اپنی الٰہی شہید نے المصنوع میں، اسحاق بن راہویہ نے اپنی سند میں: امین جبریل اور امین الیٰہ تم نے انھیں رحم اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ روماء کے مقام پر اتارے تو آپ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ پتھروں کی طرف دوڑ کر جا رہے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ پوچھی تو لوگوں نے بتایا کہ وہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ان پتھروں میں نماز پڑھی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ ایسا سہرا ہو کر کسی راہی سے گزرتے ہوئے نازاؤقت ہو جاتا تو آپ غار اور فرما لیتے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ یہود صحیح پوچھا گئے تھے جب میں ان کے دروس میں گیا تھا۔ انہوں نے مجھے کہا آپ سے زیادہ ہمارے نزدیک آپ کے ساتھیوں میں سے کوئی دوسرا معزز نہیں ہے کیونکہ آپ ہمارے پاس شریف لائے ہیں۔ میں نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ کی کتب پر انتہائی تعجب ہوتا ہے کہ کیسے یہ ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں تو رات قرآن کی تصدیق کرتی ہے اور قرآن تو رات کی تصدیق کرتا ہے۔ جس ایک دن نبی کریم ﷺ گزرے تو میں ان سے کلام کر رہا تھا میں نے کہا میں تم سے قسم دے کر پوچھتا ہوں تم جو اپنی کتاب میں پڑھتے ہو کیا تم جانتے ہو کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا اللہ کی قسم تم ہلاک ہو گئے کیونکہ تم جانتے ہو آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور پھر قرآن کی اتباع نہیں کرتے۔ وہ کہتے تھے ہم ہلاک نہیں ہوئے۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ آپ کے پاس بیعت نام نبوت کون لایا ہے؟ تو انہوں نے ہمارے دشمن جبریل کا نام لیا۔ کیونکہ وہ تجنی و شدت، جنگ اور ہلاکت اور اس قسم کی دوسری چیزیں لاتا ہے، میں نے پوچھا تمہاری کسی فرشتہ سے صلہ ہے۔ انہوں نے کہا یہاں تک سے جو باؤں اور رحمت لاتا ہے۔ میں نے پوچھا ان کے رب کی بارگاہ میں ان کا کیا مقام ہے؟ انہوں نے کہا ایک اللہ تعالیٰ کے دائیں اور دوسرے بائیں جانب ہے۔ میں نے کہا جبریل کے لئے میکائیل سے دشمنی کرنا حلال نہیں ہے اور نہ میکائیل کے لئے یہ طالع ہے کہ وہ جبریل کے دشمنوں سے مصالحت کرے، بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ دونوں فرشتے اور ان کا چہرہ در گردان سے صلہ رکھتے ہیں جو ان تمام سے صلہ رکھتے ہیں اور میں سے وہ جنگ کرتے ہیں جو ان میں سے کسی سے جنگ کرتے ہیں۔ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تاکہ میں آپ کو اس ساری گفتگو کے متعلق عرض کر دو، جب میں آپ ﷺ سے ملتا تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تجھے ان آیات کے متعلق نہ بتاؤں جو مجھ پر نازل ہوئیں؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ضرور فرمائیے! آپ ﷺ نے فرمایا: **قُلْ لَنْ يَخْلُقَ الْإِنْسَانُ مَا يَشَاءُ ۚ كَلَّا بَلْ أَنشَأْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ مُّثْقَلَةٍ ۖ**

دعا کا آپ کو وہ باتیں نہ کہ جو انہوں نے مجھ سے کی ہیں۔ میں نے ان کو کہا میں نے دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پیسے اپنے پیسے کی گواہی فرمادی ہے۔ یہ سچا خدا ہے۔ لیکن اچھی نے حضرت تہمت دانات نہیں کی ہے (۱)۔

سنان بن سینہ نے عمرہ و حرامہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ: ہمارے پاس آتے تھے اور ان سے گفتگو کرتے تھے یہود نے کہا آپ سے زیادہ نوبی معزز آپ کا ساتھی ہمارے پاس نہیں آتا آپ ہمیں اس فرشتے کے متعلق بتائیں جو آپ کے نبی میں پیغمبر پروردگار کی نیکوئی کرتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جبریل علیہ السلام نے کہا فرشتوں میں سے وہ ہمارا دشمن ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے نبی کا ساتھی تو ہم آپ کی اجازت کرتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارے نبی کا ساتھی کون تھا انہوں نے کہا میکائیل، حضرت عمر نے پوچھا ان دونوں کا ماجرا کیا ہے؟ یہود نے کہا جبریل علیہ السلام اور انعام، زکریا، عیسا اور میکائیل رحمت اور بارش نازل کرتا ہے اور ایک دوسرے دشمن ہے، حضرت عمر نے کہا ان کا وہ آپ کے حضور مقیم ہو کر رہتا ہے یہود نے کہا وہ دونوں اللہ تعالیٰ کے قریبی فرشتے ہیں، ایک اس کی دائیں جانب ہے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھوں میں ہے، اور دوسرا بائیں جانب ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا اگر بات یہی طرح جس طرح تم کہہ رہے ہو تو پھر اور دو نبی آجئیں میں دشمن نہیں ہیں پھر حضرت عمر ان کی ٹھکان سے اٹھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو بلا لیا اور یہ بیت قرآن پڑھا: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السَّيِّئَاتِ**۔ پھر حضرت عمر نے کہا قسم ہے اس ذاتی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں اسی بات پر یہود سے منکر کر رہی ہوں۔

امام ابن جریر نے قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک یمنی کہ کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب یہود کے پاس گئے۔ انہوں نے حضرت عمر کو دیکھا تو انہوں نے خوش آمد پڑھ کر حضرت عمر فاروق نے فرمایا اللہ کی قسم تمہارے پاس تمہاری محبت کی وجہ سے کس آیا، مجھے تم سے کوئی دشمن نہیں ہے، میں تم سے کچھ سنے کے لئے آیا ہوں۔ یہود نے آپ سے پوچھا تمہارے نبی کا ساتھی فرشتہ کون ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جبریل۔ انہوں نے کہا تو ہمارا دشمن ہے۔ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازوں پر مطلع کر دیتا ہے اور جب بھی آتا ہے جنگ کو فسطائی کے لئے کرتا ہے لیکن ہمارا ساتھی تو میکائیل ہے وہ آپ سے خوشدہانی اور سلامتی لے کر آتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے کہ یہ بڑی باتیں انہیں بتائیں تو حضرت عمر کے پیچھے سے پہلے یہ بیت قرآن پڑھا: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السَّيِّئَاتِ** (۱)۔

امام ابن جریر نے سعدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مدینہ طیبہ کے ہلاک علاقہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زمین تھی، جس پر آپ پھر لگاتے تھے اور آپ ہمارا دوست یہود کے ہلاکوں کے پاس سے تھا۔ جب آپ گزرتے تو یہود کے پاس جاتے ان سے باتیں کرتے۔ ایک دن آپ ان کے پاس گئے تو آپ نے کہا میں تمہیں اس ذات کی قسم کہ اگر پوچھا میں تم سے تو رات کو سوئی کھیرتے ہو، چارہ کے مقام پر اتار دیا تو اپنی کتاب میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ کرتے ہو یا کہ تمہارا ہم ان کا تذکرہ اپنے ہاں لکھا ہو۔ پتے میں لیکن ان کا ساتھی حیران پرور آتا ہے وہ جبریل ہے اور جبریل ہمارا دشمن ہے (۱)۔

ان سے قرآن اتر اور اس پر آپ کے دل کو مضبوط کر دیا اور آپ کے دل پر اس کو مربوط کر دیا مَصْبُوتٌ کَالْمُهْبُتِ یَذِّنُ یعنی اور یہ قرآن کیلئے نازل شدہ کتب کی آیات کی اور ان رسول کی تصدیق کرنے والے ہیں جن کو اللہ نے جمعیت فرمایا ہے (1)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے قید اور مبالغہ سے مَصْبُوتٌ کَالْمُهْبُتِ یَذِّنُ کے تحت روایت کیا ہے فرماتے ہیں تو رات وائیکل کی قرآن تصدیق کرنے والا ہے۔ وَهُذِّیْ وَیُطْمِئِنُّ الْقُلُوبُ یعنی اللہ تعالیٰ نے اس قرآن کو راجح پادہایت اور مستحسن کے لئے مژدہ عطا ہے کیونکہ مومن جب قرآن سنتا ہے تو اسے یاد کر رہا ہے اور اسے دل میں محفوظ رکھتا ہے اس سے قطعاً اٹھتا ہے اور اس سے اس کا دل مطمئن ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سے جود و مہربانی فرمایا ہے اس کی وہ تصدیق کرتا ہے اس طرح وہ یقین کی دولت کو ہر نحو میں تدارکتا ہے (2)۔

امام ابن جریر نے عبید اللہ العنکی رحمہ اللہ کے طریق سے ایک قریبی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے کہا میں تم سے اس کتاب کی تفسیر کرو چوتھوں جو تم پڑھتے ہو کہ کیا تم اس میں یہ پڑھتے ہو کہ حضرت عیسیٰ عیہ السلام نے میرے متعلق بشارت دی کہ قہار ہے پس رسول آئے گا جس کا نام احمد ہو گا وہ یہود کے کہا یقیناً ہم آپ کا ذکر اپنی کتاب میں پڑھتے ہیں لیکن ہم آپ کو اس سے پسند کرتے ہیں کیونکہ آپ اسوں کو محال کرتے ہیں اور خون بہاتے ہیں۔ اگر پر اللہ تعالیٰ نے مِنْ کُلِّ شَیْءٍ ذِکْرٌ وَاللَّهُ دَالِیٌ بِالْآیَاتِ نازل فرمائی (3)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جریر بن عبداللہ کی طرح ہے، جریر کا حق عہد اور نیک کا معنی اللہ ہے۔

ابن ابی حاتم اور بیہقی نے العصب میں، العصب نے الصغر ق میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جریر انیس (کامنی) عبید اللہ، میکائیل (کامنی) عبید اللہ اور ہر اہم جس میں اہل ہر وہ عبید اللہ کے معنی میں ہے۔ انام ویشی نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جریر کا نام عبید اللہ ہے اور اسراہیل کا نام عبید الرحمن ہے (4)۔

امام ابن جریر اور ابوالفتح نے احمد میں علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جریر انیس کا نام عبید اللہ اور میکائیل کا نام عبید اللہ، اسراہیل کا نام عبید الرحمن ہے ہر چیز جو اہل کی طرف اوقی ہو وہ اللہ کی عبادت کرنے والی ہے (5)۔

امام ابن المنذر نے تکرر و حمد اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جریر انیس کا نام عبید اللہ، میکائیل کا نام عبید اللہ اور فرمایا الان (کامنی) اللہ ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے لَا یَذُنُّونَ لِیْ فِیْ غُفْرٰتِیْ اِلَّا ذِکْرًا وَحْدًا (نورہ: 10) فرمایاں کامنی ہے وہ اللہ کا لالی نام نہیں کرتے۔

امام ابی عبید اور ابن المنذر نے حضرت یحییٰ بن یحییٰ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے وہ حضرت جریر نکل جو جریراں پڑھتے تھے اور

ہے۔ جسے بڑا کافی حد تک اور مال کا معنی مند ہے۔

ابن کثیر نے عقیدہ زمانہ سے روایت کیا ہے کہ وہ ابن ابی اسیر اور ابن ابی اسیر سے ہے۔

ابن کثیر اور ابن ابی اسیر نے کلمہ حمد و ثناء سے روایت کیا ہے کہ اسے بڑا کافی حد تک اور مال سے مراد اللہ ہے اور ایک

معنی عبد اور امیر سے مراد اللہ ہے، ابراہیم کا معنی عبد اور امیر ہے۔ عبد اللہ ہے (۱)۔

ابن کثیر (ابن کثیر) میں (ابن کثیر) میں حسن سند کے ساتھ معرفت، ابن کثیر سے روایت کیا ہے کہ اسے فرماتے

ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ آپ ﷺ کے ساتھ جبرئیل پائے تھے۔ ایا کہ آسمان کا اقیانوس

نیا۔ جبرئیل اپنے آپ کو پست کرنے لگے اور اسے کہنے لگے اور زمین کے قریب ہونے لگے۔ جس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے

ماتے ہیں فرشتہ آیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو پست کیا ہے اور اسے کہا ہے کہ وہ اپنے آپ کو پست کیا ہے اور اسے کہا ہے کہ وہ اپنے آپ کو پست کیا ہے

اینا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبرئیل نے میری طرف اپنے ہاتھ سے توسیع کرتے کہا اشارہ کیا تو میں جان گیا کہ وہ مجھے

نصحت کر رہے ہیں۔ میں نے کہا میں سجدہ کرنا چاہتا ہوں۔ اور فرشتہ آسمان کی طرف بلند ہو گیا۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل

میں نے تجھ سے اس کے متعلق پوچھنے کا ارادہ کیا تھا کہ میں نے میری حالت دیکھی تو تجھ سے سوال نہ کیا ہے جو بیکل یہ کیوں تھا؟

جبرئیل نے کہا یہ اس فرشتہ کا اللہ تعالیٰ نے جس دن سے اسے پیدا فرمایا ہے اس کے ساتھ ہر روز کھڑا ہے وہ

نظر نہیں ٹھاتا اس کے درمیان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان میں ہر روز اس کے قریب ہوتا ہے پست جاتا ہے اور محفوظ

اس کے ساتھ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ آسمان میں یا زمین میں کسی کام کا حکم فرماتا ہے تو وہ محفوظ رہتا ہے اور اسے اپنی بیٹھنی

اٹھاتا ہے اور اس میں دیکھ لیتا ہے اگر وہ کام میرے متعلق ہو تو میرے حکم کرتا ہے اور میرے حکم کے لئے اس کا حکم کرتا ہے

ہے اور اگر وہ کام ملک و حکومت کے متعلق ہو تو اسے حکم دیتا ہے میں نے پوچھا جبرئیل کی بیٹھنی ہے۔ فرمایا ہواؤں اور فطروں

پر بیٹھتی بیٹھتی ہے۔ میں نے پوچھا کیا بیکل کی کیا ذمہ داری ہے جبرئیل نے کہا جہالت اور بارش کی ذمہ داری میں سے پورا

ہے۔ میں نے پوچھا ملک و حکومت کا کیا کام ہے جبرئیل نے کہا وہ جو میں نے قبض کرتا ہے میرا ملک ہے کہ وہ قیامت کے قیام کے

ساتھ آتا ہے، جو آپ سے اس کی آمد کے وقت میری کیفیت دیکھی تھی اس کی وجہ قیامت کے قیام کا خوف تھا (۲)۔

نام طبرانی نے ضعیف سند کے ساتھ معرفت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اسے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا یہ میں تمہیں فضل ترین فرشتے کے متعلق بتاؤں گا۔ اور جبرئیل ہے اور میکائیل ہے فضل کی آہم چیز اور دونوں میں

سے افضل دن جو ہے اور میکائیل میں سے افضل مہینہ رمضان ہے اور اتوا میں سے افضل رات لیلة القدر ہے اور فطروں

میں سے افضل صورت میں بہت کچھ ہے (۳)۔

امام ابن ابی حاتم اور ابوشیخ نے احادیث میں معرفت عبد العزیز بن حمیرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں حضرت

جبرئیل علیہ السلام کا نام انشتوں میں خاصہ ہے۔

امام ابو نعیم نے مکتبہ میں تحریر کردہ روایت لیا ہے فرماتے ہیں حضرت جبرئیل نے کہا میں رب مجھے نبی نامہ میں صرف بھیجتے ہیں تاکہ میں دو کام کروں تو میں تمہارے کہو کہ تمہیں کہو کہ دو حکمت سے بچیں: رفتی ہے۔

ابو الشیخ نے موسیٰ بن عاف سے روایت کیا ہے رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جبرئیل آسمانوں کا امام ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس روایت کیا ہے فرماتے ہیں جبرئیل جنوب کی دوا پر تھمیں ہے۔ یحییٰ نے المعب میں ثابت سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو لوگوں کی دو کئی خبروں پر مقرر کیا ہے: ایک ہے جب مومن دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے جبرئیل اس کی حاجت کو پورا کرو گے کیونکہ میں اس کی دعا پسند کرتا ہوں اور جب کافر دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے جبرئیل اس کی حاجت کو پورا کرو گے کیونکہ میں اس کی دعا کو پسند کرتا ہوں (1)۔ ابن ابی شیبہ نے ثابت بن عبد اللہ بن عبید سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جبرئیل داناؤں کی دعا پر تھمیں ہے اور جب مومن اپنے رب سے سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کی حاجت کو روک لے کیونکہ اس کی دعا کی نزادنی مجھے محبوب ہے اور جب کافر سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اے جبرئیل اس کی حاجت پوری کر دے میں اس کی دعا کو پسند کرتا ہوں)۔

امام بیہقی اور اصحابی نے ابن حبان میں جابر بن عبد اللہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جبرئیل کے پر دانوں کی حاجت ہیں جب مومن دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے جبرئیل میرے بندے کی حاجت کو روک لے کیونکہ میں اس سے اور اس کی دعا سے محبت کرتا ہوں اور جب کافر دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے جبرئیل میرے بندے کی حاجت کو پورا کرو گے میں اس کی دعا کو پسند کرتا ہوں (2)۔

امام ابو الشیخ نے المعظم میں حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کو فرمایا میں نے تمہیں کہیں کہ میں تیری صورت کو دیکھوں جبرئیل نے کہا کیا آپ یہ پسند کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ جبرئیل نے کہا فلاں وقت واقع ہو گا تو میں آپ کو اپنی شکل دکھائوں گا۔ جبرئیل اپنے وعدے کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور اپنے چہرہ میں سے ایک پر پھینکا تو اس نے آسمان کے وقتی کوڑھ نہپ لیا حتیٰ کہ آسمان سے کچھ نظر نہیں آتا تھا۔

امام احمد اور ابو الشیخ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جبرئیل کو اترتے ہوئے دیکھا اس نے کائنات کو چھو دیا اور اس پر مندرس کالہاں تھا اور ان کے ساتھ موتی اور قوت جڑے ہوئے تھے (3)۔ ابو الشیخ نے شریح بن عبید سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان کی طرف بلند ہوئے تو جبرئیل کو اپنی اصل شکل میں دیکھا اس کی تخلیق میں اس کے پودے پورے تھے اور قوت جڑے ہوئے تھے۔ ابنا یحییٰ یوں کہیں ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے آتی لو اس نے ڈھانپ دیا ہے۔ میں نے پہلے بھی جبرئیل کو مختلف صورتوں میں دیکھا تھا اور اکثر میں اسے دیدہ

کبھی کی شکل میں نہ لیتا تھا اور کبھی میں اسے دیکھتا تھا جسے کوئی شخص اپنے ساتھی کو چھائی کے پیچھے سے دیکھتا ہے۔

اسن خبر نے حضرت حذیفہ سے اور ابن جریر اور قتادہ سے روایت کیا ہے اور ابن کی احادیث ایک دوسرے کی احادیث میں داخل ہیں۔ جریش کے دو پہر کو راس کے اوپر موتیوں سے مرصع ایک چادر ہے اس کے اگلے راس پر پندرہ ہارس کی پیشانی روشن ہے اس کا سر مضبوط طبرجان کی شکل ہے اور سر جان ایک موتی ہے گویا وہ برف ہے اور اس کے پاؤں بڑی ہلکی ہیں۔

امام ابوالفتح نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جریش کے دونوں کندھوں کے درمیان پانچ سو سال حیر و قمار ہر نہر کے اڑنے کا قاتل ملے۔

ابوالفتح نے وہب بن منبہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے جریش کی تخلیق کے بارے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا جانتا ہے کہ ان کے کندھے کے درمیان دو سو سال پرندے کے اڑنے کی مسافت ہے۔

امام ابن سعد درستی سے داخل میں عمار بن ابی قمار رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے جریش کی اصل شکل میں دکھاؤ آپ ﷺ نے فرمایا تم اس کو نہیں دیکھ سکو گے حضرت حمزہ نے عرض کی حضور! مجھے ضرور دکھائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں جاؤ۔ وہ بیٹھے تو جریش اس ٹھڑی پر اترے جو کہہ میں لگائی گئی تھی جس پر مشرک طواف کرتے وقت اپنے کپڑے لٹکا دیتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم اپنی نظر و احوال کو دور رکھو حمزہ نے نظریں اٹھائیں تو جریش کے قدموں کو دیکھا جو عقیدہ زبردستی میں تھے پس حضرت حمزہ غش کھا کر گر پڑے (۱)۔

امام ابن ابی الدنک نے الزہری میں ابن شہاب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے جریش علیہ السلام سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اپنی شکل دکھائے، جریش نے کہا آپ اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ فرمایا میں تجھے اصل شکل میں دیکھ پند کرنا ہوں۔ ایک رات رسول اللہ ﷺ میرا گواہ کی طرف تشریف لے گئے۔ جریش اس جامد فی راہ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی طاری ہوگئی جب آپ نے اسے دیکھا۔ پھر آپ ﷺ کو اتفاق ہو تو جریش آپ کو سہارا دیے ہوئے تھے اور ایک ہاتھ آپ کے سینہ پر اور دوسرا ہاتھ کندھوں کے درمیان رکھے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے مخلوق میں سے کوئی چیز اس طرح کی نہیں دیکھی۔ جریش نے کہا اگر آپ میری شکل کو دیکھتے تو آپ کی کیا حالت ہوتی اس کے بارے میں ایک پر اس کا مشرق میں ہے اور ایک پر مغرب میں ہے اور عرض اس کے کندھے پر ہے اور کبھی وہ حکمت الہی کی وجہ سے اپنے آپ کو نیکر لیتا ہے حتیٰ کہ وہ پوشیدہ چیز کی شکل ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اس کے غش کو کوئی چیز نہیں اٹھائی سوائے اللہ تعالیٰ کی حکمت کے۔

امام ابن ابی الدنک نے المعاف میں ابو جعفر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت سیدنا صدیق اکبر جریش کی نبی کریم ﷺ سے گفتگو کرنے سے پہلے اسے دیکھتے نہیں تھے۔

حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میں نے جریش کو دیکھا اور جریش کو کسی نے نہیں دیکھا مگر وہ اندھا ہو گیا مگر یہ کہ وہ دیکھنے والا نبی اور انکس یہ خبری آخری میں ہوتا۔

ہے بلکہ ان کے حساب کی بات ہیں اور نہ انجیل، بلکہ ان کے کام مقام ہے۔

رحمہ اللہ بن منصور، احمد، ابن ابی داؤد، انصاری، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن کثیر، ابن مردودہ اور ترمذی نے روایت کی ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر شخص سورہ بقرہ پڑھے اور ہے انجیل اللہ کی اور میں جانتا ہوں کہ ہر ایک مکمل پائے گا یہ سب ہے اور ان روایات ان دونوں کے درمیان ہے۔

ابو شیبہ نے وہب بن سالمہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مائتہ سورت سے لے کر قریب ہر مکمل پڑھ کر مکمل ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کہ اس کے اچھے کس کی وجہ سے ذکر فرماتا ہے آفرماتا: ہر فلاں میں فلاں نے یہودی اہل حق کو فلاں میں کیا ہے اور اس پر غصہ نہ کرتا ہوں۔ ہر مکمل پڑھے جس سے پوچھا جائے تو کہے گا: اب سے لے کر یا۔ اور کہتا ہے فلاں میں کس کا اچھے کس کی وجہ سے ذکر کیا گیا ہے تو کہیں اس بندے کے لئے دعا کرتا ہے۔ ہر مکمل پڑھے اس آسمان والے پر چھتے ہیں۔ ہر دس سورہ پڑھے یا مکمل پڑھے فلاں میں فلاں مائتہ سورت کے ساتھ ذکر کر لیا گیا ہے تو اس کے دعا کرتے ہیں۔ جس پر عسرہ سال تک جاری رہتا ہے اور جب کسی بندے کا ذکر کرے کسی کی وجہ سے اس کے ساتھ فلاں فرماتا ہے فلاں فلاں فلاں نے یہودی یا فرمالی کی میں ہم میں سے ہے۔ ہر مکمل پڑھے جس سے پوچھا جائے تو کہے گا: اب سے لے کر یا کیا گیا ہے فلاں میں فلاں نے۔ کس کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن اس پر اللہ تعالیٰ لعنت ہے۔ یہ سلسلہ تیس آسمان سے دوسرے آسمان تک طرف بہ روش رہتا ہے حتیٰ کہ زمین تک پہنچ جاتا ہے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آسمان میں ہر سورہ روز ہر پڑھے اور مکمل پڑھے اور زمین پر ذکر کرے اور میں۔

عام صحابی کے سنسن سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آسمان میں اور فرشتے میں ایک شہدے کا حق کرتا ہے اور یہ سب سب کا حق کرتا ہے اور عرابت کا کام کرتا ہے اور فرشتے ہر مکمل اور ہر مکمل ہیں۔ اور دونوں میں ایک ذی کا حکم کرتا ہے اور دوسرا حق کا حکم دیتا ہے اور ہر ایک صحیح حکم کرتا ہے۔ اور ہر ایک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور فرمایا ہر سورہ و دوست ہیں ایک نری کا حکم دیتا ہے اور دوسرا حق کا حکم دیتا ہے ہر ایک اپنے کام میں ٹھیک ہے۔ اب نے ذکر کرنا یاد کر لیا۔

ابن ابی داؤد نے ابو داؤد میں روایت کی ہے: ابی داؤد، انصاری، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن کثیر، ابن مردودہ اور ترمذی نے فرماتے ہیں چارہ بزرگ ہیں کہ ہم پہنچا کرے یا اس آسمان کا ہر ایک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں کہ یہ کیا انشاء تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور یہ کیا انشاء تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ کیا انشاء تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ ایک آدمی نے ان کے کلمہ نظر سے اتفاق کیا ہے اور ایک آدمی نے حضرت عمر کے خیال کی اتباع کی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہارے

اور میں اسرافیل کے فیصلے کے ساتھ فیصلہ کروں گا اور انہوں نے جبرائیل اور میکائیل کے درمیان کیا تھا۔ میکائیل وہی کہتے تھے جو اب فرماتے ہیں اور جبرائیل وہ کہتے تھے جو فرماتے ہیں۔ جبرائیل نے میکائیل سے کہا: تم آسمان والے اور زمین والے اختلاف کریں گے اور اسرافیل سے فیصلہ کریں گے تو وہ دونوں پنا فیصلہ اسرافیل کے پاس ہے گئے تو اس نے ان کے درمیان تقدیر کی حقیقت کے ساتھ فیصلہ کیا یعنی خیر بشر بنھا، اگر اسباب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اب ابو کر بے شک اللہ تعالیٰ اگر یہ ارادہ فرمائے گا کہ میں اپنی افرامانی نہ کر جاؤں تو اس کو پیدا ہی نہ کرے گا، ابو کر نے کہا اللہ اور اس کے رسول نے کچھ فرمایا (۱)۔ حاکم نے (۲) اسلاف میں اس کے سلسلے سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ بحر کی دور کشتیں پر تھیں تو نبی کریم ﷺ نے دو ٹوکی پہنچی کہ تم کشتیاں چھوڑ دے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ پوچھا کہ کتنے ہوئے سٹ۔

اللَّهُمَّ ذُبْ جِبْرِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ اسْرَافِيلَ وَ مَحْضِلَهُ اَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ

”اے اللہ! اسے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، درجہ شریفہ کے رب! میں آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ دعا آپ نے تین مرتبہ کی“ (۲)۔

احمد نے لڑھ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ پر خود کوئی طاری ہوئی اور آپ ﷺ کا سر چھری گود میں تھا میں آپ کے چہرے کو صاف کر رہی تھی اور آپ کے لئے شفا کی دعا کر رہی تھی۔ جب آپ ﷺ کو اتفاق ہوا تو فرمایا میں بلکہ میں جبریل، میکائیل، اسرافیل علیہم السلام کے ساتھ رشتہ اعلیٰ کا لاہ سے سوال کرتا ہوں۔

وَلَقَدْ اَنزَلْنَا اِلَيْكَ اٰیٰتٍ بَيِّنٰتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۝۱۰۷ اَوْ كَلَّا

عَهْدًا وَعٰهْدًا تَبَيَّنَۤا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰۸ وَلٰمَّا

جَاۤءَهُمْ مَّرْسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ تَبَيَّنَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ

اٰتُوْا الْكِتٰبَ لِكِتٰبِ اللّٰهِ وَاٰتٰءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۰۹

”اور یقیناً ہم نے اُن کے پاس آپ پر روشن نشان اور کوئی بھی انکار نہیں کر سکا ان کا بجز فرماؤں کے۔ کیا (۱۰۷) نہیں) کہ جب کبھی انہوں نے وعدہ کیا تو پھر توڑ پھینکا اسے انہیں میں سے ایک گروہ نے بددلی کی اکثریت تو (سرے سے) ایمان ہی نہیں لائی۔ اور جب آیا ان کے پاس رسول اللہ کی طرف سے تصدیق کرنے والا اس کتاب کی زبان کے پاس ہے تو بھینک دیا ایک جماعت نے اُن کتاب سے اللہ کی کتاب کو اپنی ہتھوں کے پیچھے دھکے دیکھو جانتے ہی نہیں!“

امام ابن ابی حنیفہ، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں، ایسی صورت

نہیں جانتے تھے، جب حضرت سیمان کا وصال ہوا تو شیطانوں نے دو جادو باغ نکالا اور اس کے ساتھ لوگوں کو سوا کا یاد رکھنے پر مجبور کیا۔ حضرت سیمان نے کہا: میں نے آپ سے وعدہ کرتے تھے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیروں میں جاؤں گی، حقیقت کے متعلق بتایا تو وہاں پانچ پانچ لاکھ آدمی تھے اور انہوں نے یہودی کی جھٹ سے روٹی (1)۔

امام سعید بن منصور نے تصنیف درمنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت سیمان جب کسی اور شخص کو گناہ دیکھتے تو پہنچتے تو کسی مرض کا علاج ہے، اور دست اپنے صبر فدا جان کر دیتا۔ جب آخر تو یہ کار دست پیدا ہوا تو آپ نے اس سے پوچھا تو کسی مرض کی؟ اس نے کہا میں تیری مسجد کو خراب کر دیا۔ پس کچھ عرصہ بعد آپ کا وصال ہوا تو شیطانوں نے ایک کتاب لکھی اور اسے حضرت سیمان کی جائے نماز میں رکھ دیا اور کہہ دیا کہ تم لوگوں کو اس چیز پر رہنمائی کرتے ہیں جو حضرت سیمان کی طرف سے روئے ہو، وہ وہ کتاب کمال لانے اس کتاب میں جادو اور شریک دہم تھے۔ پس اللہ نے وَاسْتَفْتَمَا فَتَكَلَّمُوا الْغَیْطِیْنَ عَلٰی مُلْكٍ لِّسُلَيْمٰنَ وَ مَا كُنَّا لِنُعْطِیْكَ الْغَیْطِیْنَ وَ لَوْ كُنَّا لَنُفِیْضَنَّ اِلَیْكَ الْاَنْفَاسَ الْبَاسِیَةَ وَ مَا اَنْزَلْنَا عَلٰی السَّكَنَیْنَ اِلَّا رِیْاحًا زَکٰییًۭا یُفِیْضُ اِلَیْكَ قُرْاٰنًا مِّنْ رَّبِّكَ فَاَنْتَ تَكْفُرُ (2)۔ یہی ذکر کیا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم کی قرأت میں وہاں پہنچے۔ جب قریش نے انھیں اس جادو کو دیکھنے سے منع کرتے تھے کہ سات مہینے کرتے، اور وہ شخص بیکار کر دیا دیکھنے پر بھروسہ کرتا تو وہ اس کو نکال دیتے۔ پس اس سے نور خارج ہوا حتیٰ کہ وہ آسمان میں چھا جائے فرماتے ہیں وہ معرفت جس کے ذریعے عرفان حاصل کرتا تھا (وہ نکل جاتی (3)۔

امام ابن جریر ابن ابی شیبہ نے ابو یوسف اور امام احمد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت سیمان نے ہر جانور سے عہد لیا تھا، جب کسی شخص کو کوئی مصیبت پہنچتی تو وہ اس عہد کے واسطے سوال کرتا تو وہ جانور اس کا راستہ چھوڑ دیتا۔ لوگوں نے اس کو ہادو تصور کیا اور کہا کہ حضرت سیمان اس پر عمل کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَ مَا كُنَّا لِنُعْطِیْكَ الْغَیْطِیْنَ (4)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے (اتباع کرنا) روایت کیا ہے (5)۔

امام ابن جریر نے عطاء سے روایت کیا ہے کہ حضرت سیمان نے یہودیوں کو روایت کرتے تھے (6)۔

امام ابن جریر نے ابن جریر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت سیمان نے یہودیوں سے عہد لیا تھا کہ وہ اس کے عہد حکومت میں (7)۔

امام ابن جریر نے قتادہ سے روایت کیا ہے کہ یہ کتب یہود و نصاریٰ آپ کے مشورہ سے تھا اور نہ آپ کی مرض سے تھا، یہ تو ان کی چیر چلی جو شیطانوں نے نوکری کی تھی۔ اور سر (جادو) کی دوا تھیں تھیں۔ ایک وہ جو شیطان نکالتے تھے اور ایک وہ جو ہادو (جادو) دے دیتے تھے (8)۔

امام ابن جریر نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے کہ ایک دوسرا جادو تھا جس کے

2۔ سنن ابی یوسف، جلد 2 صفحہ 576

1۔ تفسیر طبری، جلد 10 صفحہ 512

5۔ بیضا

4۔ بیضا، جلد 1 صفحہ 514

3۔ تفسیر طبری، جلد 10 صفحہ 517

7۔ بیضا، جلد 1 صفحہ 516

6۔ بیضا، جلد 1 صفحہ 515

ذریعے لوگوں نے جو حد کیا تھا کیونکہ ان کے درمیان وہ کلام جس کو جب انہوں نے سیکھا تو اس کو بنایا اور اس پر عمل کیا تو وہ جادو بن گیا (1)۔

امام ابن جریر نے کہا: رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک جادو وہ جو شیاطین سکھاتے تھے اور اہل جادو جو فرشتے سکھاتے تھے وہ وہیابی یوسی کے درمیان تفریق تھی (2)۔

ابن جریر، ابن ابی الدنہ اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وَمَا أُنْزِلَ عَلَى السَّكَنِينَ کے تحت روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ وہ تھا جس کے ذریعے یہاں یوسی کے درمیان تفریق ہوتی تھی (3)۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے مذکورہ جسد کے تحت روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جادو دانوں کو نہیں فرمایا تھا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت علی سے اس آیت کے تحت نقل کیا ہے کہ وہ فرشتے آسمان کے فرشتوں سے تھے۔ امام ابن جریر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوع نقل کیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے عبد الرحمن بن ابی رزمی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے وَمَا أُنْزِلَ عَلَى السَّكَنِينَ فَذَوُّو سُلَيْمَانَ۔

امام ابن ابی حاتم نے النخاع سے روایت کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں یہ اہل بابل کے دو کافر تھے۔

امام بخاری نے ابی ہریرہ اور ابن ابی الدنہ راوی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے السَّكَنِينَ کی تفسیر میں جبرئیل و میکائیل کے نام روایت کئے ہیں۔ (بَابُ مَا نَزَّلَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ تَعْلِيمٍ وَفِي الْقُرْآنِ مِنْ تَعْلِيمٍ وَفِي الْقُرْآنِ مِنْ تَعْلِيمٍ)۔

ابن ابی حاتم نے عسید سے روایت کیا ہے وَمَا أُنْزِلَ عَلَى السَّكَنِينَ سے مراد یہ ہے کہ جبرئیل و میکائیل پر جادو نہیں اترتا۔

وَابِل

امام ابو ذر و ابن ابی حاتم اور قتیبہ نے ذی منن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بابل کی زمین میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا کیونکہ وہ ملعون جگہ ہے (4)۔

ویندوزی نے ابی الدنہ میں اور ابن عباس کے نے یحییٰ بن سالم کے طریق سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے (یحییٰ بن سالم جہم ہے) فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو بابل میں جمع فرمایا تو ان کی طرف شرقی و غربی قبیل اور بحر ہوا چلائی لیکن اس ہوائ نے سب کو بائیں میں جمع کر دیا۔ پس وہ جمع ہوئے اور اس دن دیکھ رہے تھے کہ وہ کبھی لئے جمع ہوئے۔ ایک عداوی کرنے والے نے عداوی مغرب جس کے دائیں اور مشرق جس کے بائیں طرف ہے اور اس کا منہ بیت اللہ شریف کی طرف ہے اس کے لئے اہل السما کا کلام ہے یا عرب بن قحطان الخ کہا گیا اسے عرب بن قحطان بن ہود تو وہ ہے لیکن سب سے پہلے اس نے عربی میں کلام کیا۔ اس طرح خدا کرتے والا نہ کرتا رہا کہ جس نے یہ کام کیا ہے اس کے لئے یہ

ہے نہ کہ ایک ایک زمانہ پر مختلف کر رہے تھے، آ، زکریا اور زبائیں غلام ملتے ہو گئیں اس لئے اس قسم کا مہاں رکھا گیا کہ
 دن زمانہ بالی تھی۔ مالک، جند، مالک، خلیل، مالک، سیف (سوار)، مالک، نیاس (شہت) زمین پر ترے حتی کہ وہ عراق تک
 پہنچے، انہوں نے ایک دوسرے سے کہا جدا جدا ہو جاؤ۔ انہوں نے فرشتہ کے کہا میں تو مدینہ اور مکہ میں رہوں گا، دنیا کے فرشتہ
 نے کہا میں تیرے ساتھ رہوں گا، شہد کے فرشتہ نے کہا میں دیات میں رہوں گا، سمیت کے فرشتہ نے کہا میں حیرے کے ساتھ
 رہوں گا، جفا کے فرشتہ نے کہا میں مغرب میں رہوں گا، چولت کے فرشتہ نے کہا میں حیرے کے ساتھ رہوں گا، بطور کے فرشتہ
 نے کہا میں شام میں رہوں گا، تہمت اور شہی کے فرشتہ نے کہا میں حیرے کے ساتھ رہوں گا، افلا کے فرشتہ نے کہا میں یہاں رہوں گا،
 مردت کے فرشتہ نے کہا میں حیرے کے ساتھ رہوں گا، شرف کے فرشتہ نے کہا میں بھی تم دونوں کے ساتھ رہوں گا۔ پس مئی۔
 مرات اور شرف کے فرشتہ عراق میں جمع ہو گئے۔

امام ابن مسعودؓ نے ایک سند کے ذریعے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے جس میں مجاہدؓ راوی ہیں
 قربانی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں پیدا فرمائیں اور اس کے پیچھے اور چار چیزیں پیدا فرمائیں، لوط
 صالحی کو پیدا فرمایا اور یحییٰ اور عیسیٰ کو پیدا فرمایا اور سے مجاہد میں تمہارا عفت کو پیدا فرمایا اور اس کے پیچھے غفلت کو پیدا کیا اور اسے
 یحییٰ میں تمہارا ذوق کو پیدا فرمایا، اور اس کے پیچھے عافیت کو پیدا فرمایا، اسے شام میں تمہارا، لوط کو پیدا فرمایا اور اس کے پیچھے
 اور تم کو پیدا فرمایا اور اسے عراق میں تمہارا (۱)۔

امام ابن مسعودؓ نے عیسیٰ ابن مریمؑ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عمرؓ نے خطاب رضی اللہ عنہ نے
 حضرت کعب اور حبار رضی اللہ عنہ کی طرف نکلا کہ میرے لئے کچھ سناؤ! کہ انھوں نے کعب نے حضرت عمرؓ کو نکلا اے امیر
 المومنین میں نے غیر پہنچا ہے کہ کچھ اشیاء جمع ہوئی ہیں۔ سخاوت نے کہا میں یحییٰ کا ارادہ کرتی ہوں، حسن اخلاق نے کہا میں
 حیرت مانگو ہوں کہ۔ انہوں نے کہا میں حجاز کا ارادہ کرتی ہوں، فقر نے کہا میں حیرے کے ساتھ رہوں گا، شدت نے کہا میں نے شام
 کا ارادہ کیا ہے، بلکہ میرے کہ میں حیرے کے ساتھ رہوں گی، ہم نے کہا میں عراق کا ارادہ رکھتا ہوں، عقل نے کہا میں حیرے کے ساتھ
 رہوں گی۔ مئی نے کہا میں مصر رہوں گا، دولت نے کہا میں حیرے کے ساتھ رہوں گی۔ امیر المومنین اپنے منہ کے لئے اب خود
 پہنہ کر لیں جب یہ حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا مجھ تو عراقی ہی۔ مئی کی جگہ ہے۔

امام ابن مسعودؓ نے عیسیٰ ابن مریمؑ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے یہ بتائیے کہ اسامہؓ نے کہا میں شام کی
 زمین کو جو ہے، وہاں ہوں، دولت نے کہا میں حیرے کے ساتھ رہوں گی۔ بادشاہی نے کہا میں عراق جو ہے وہی ہوں، عقل نے کہا میں
 حیرے کے ساتھ رہوں گا، بلکہ نے کہا میں عرب کی زمین میں جانے والی ہوں، سمیت نے کہا میں حیرے کے ساتھ رہوں گی۔

امام ابن مسعودؓ نے غفلت اور شہت سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مال نے کہا میں عراق میں رہوں گا، فقر نے کہا میں
 حیرے کے ساتھ رہوں گا، عافیت نے کہا میں شام میں رہوں گی، جفا نے کہا میں حیرے کے ساتھ رہوں گی، مردت نے کہا میں مجاہد

منہ رو نہ جھٹکتا ہے اور اطاعت کرتا ہے اس کو آپ نبیوں پر اہل کفر ہے ہیں انہوں نے فرمایا یہ نبی اسرائیل میں بیکار عورت تھی فرشتوں کا واسطی اچھے سے سرائی (3)۔

تنبیٰ نے شیبہ ایمان میں سوی بن میرمن سوی بن عبدمن سالم بن ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ فرشتوں نے دنیا پر جو لوگوں میں نے اولاد آدم کو دیکھا کہ وہ باغریاں کر رہے ہیں وہ فرشتوں نے کہا یا رب یہ لوگ کتنے نادان ہیں۔ یہ حیرتی عظمت کو ستونم جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم انکی جگہ ہوتے تو تم بھی میری انفرادی کرتے۔ فرشتوں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ہم تیری حمد کے ساتھ ہی تسبیح بیان کرتے ہیں اور حیرتی پاک بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اپنے میں سے دو فرشتے منتخب کرو تو انہوں نے ہاروت و ماروت کا چناؤ کیا پھر روز میں پر اترے تو ان میں انسانوں کیسی شکوت رکھی مگر ان کے لئے ایک عورت پیش کی گئی تو وہ نہ بچ سکے تھی کہ معصیت میں مبتلا ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب تم عذاب دینا اور عذاب آخرت میں ایک کا چناؤ کرو۔ ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور کہا تو کون سا پسند کرتا ہے؟ دوسرے نے کہا عذاب دنیا ظم ہونے والا ہے اور عذاب آخرت میٹھ رہے والا ہے۔ پس دونوں نے عذاب دنیا و اختیار کیا، میں دفرشتے ہیں جن کا ذکر قرآن نے وَمَا أُنْزِلُ عَلَى السَّلَاطِينَ۔ الاما یہ میں کیا ہے (4)۔

اختر میں راہو یہ عبد بن حمید، ابن ابی الدنیانے انھوں بات میں، ابن جریر اور ابو الشیخ نے اعظمہ میں اور حاکم نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ زہر دھسے عرب زہر دکتے ہیں اور کچی انھیں کہتے ہیں، میں اس کی حقیقت جان کر ناچا ہوتا ہوں۔ دو فرشتے تھے جو لوگوں کے درمیان فیصلے کرتے تھے۔ ان کے پاس زہر دانی عورت آئی تو ان میں سے ایک نے دوسرے کو بتائے بغیر اس عورت سے مطلب برادری کا ارادہ کیا۔ ایک نے دوسرے سے کہا اے میرے بھائی میرے دل میں ایک خیال ہے جو میں حیرت سے مانتا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ دوسرے نے کہا تاؤ شاید میرے دل میں بھی ایسی خیال ہو۔ پس وہ دونوں اس عورت سے مطلب برادری کے معاملہ میں مشتعل ہو گئے زہر د عورت نے ان سے کہا، کیا تم مجھے اس ام کے بارے نہیں بتاؤ گے جس کے ذریعے تم اوپر جاتے ہو اور نیچے اترتے ہو۔ فرشتوں نے کہا وہ اللہ کا اسم اعظم ہے۔ عورت نے کہا میں تمہیں اچھے اور بد قسمت نہیں، دل کی کچی کر تم مجھے وہ اسم اعظم سکھاؤ۔ ایک نے دوسرے سے کہا ان کو وہ سکھا دے۔ دوسرے نے کہا کیسے سکھاؤں اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔ پہلے نے کہا ہم بھلائی کی رحمت کی وصحت سے امید رکھتے ہیں۔ جس اسی نے وہ سکھا دیا تو اسی نے وہ اسم اعظم پڑھا اور آسمان کی طرف اڑ گئی آسمان میں اس کے چہ منے کی وجہ سے ایک فرشتہ آسمان میں خود وہ ۱۰۰۰ جس اس نے اپنا سر جھکا دیا اور اب تک نہیں بیٹھا اور اللہ نے اس عورت کو ستارہ جنا (5)۔

ابو سالم راویہ اور ابن مردودہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ لعنت کرے زہر پر جو لوگ یہ دہے جس نے ہاروت و ماروت دو فرشتوں کو تنہا میں مبتلا کیا (4)۔

۱۔ ابن عبد بن مسعود جلد ۱ صفحہ 583 2۔ شیبہ ایمان جلد ۱ صفحہ 181 3۔ رقم الحديث 163 مطبوعہ دارکتب العلمیہ بیروت

3۔ تفسیر طبری جلد ۱ صفحہ 575 4۔ کنز العمال جلد ۱ صفحہ 743 5۔ صمدیہ مکتبہ بقرات

اور عابد بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے ادا جہاں سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہر ایک قوم کی عورت قبل از ان بنی قوم میں اپنے صلت کیلئے نکاحاً حاسنے میں رویت کو مستحب کیا ہے (۱)۔

اور محمد بن ابی نعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہ عورت جس کی وجہ سے دفر شے فتنہ میں چکا ہو گئے دوسری کی نفی اور یہ سب برہنہ ستارہ ہے (۲)۔

محمد بن عبد اللہ بن ابی نعیم رحمہ اللہ بن عبد اللہ بن ابی العزیز (مطبوعات میں) مابین جبر و ما بین العذر اور بنی علی قوم اور تعلقی نے انھیں میں شوریٰ میں منویٰ بن عبد اللہ بن سالم بن بن عمر بن کعب کے حلقہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہر ایک نے اور قوم کے علماء کا ذکر کیا اور جو وہ مذکور کرتے ہیں ان کا ذکر کیا۔ ان سے کہا گیا اگر تم ان کی شہادت دے تو تمہیں یہی کہتے ہیں یہ سب سے کہتے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ہر ایک نے جواب دیا کہ میں نے اس سے روایت کیا انہیں کہا گیا کہ میں نے تم کی طرف رسول سے کچھ نہیں سنا اور جس سے روایت کیا وہ رسول نہیں ہے۔ میں تم دونوں کو بتا رہا ہوں انہی کی کوئی شریعت نہیں ہے نہ شراب نہ چٹا۔ کعب فرماتے ہیں انھیں کی قسم وہ جن دن ان سے شے سنیں ان کی شام نہ دلی تھی کہ انہوں نے تمام منہیات کا رد کباب کر دیا (۳)۔

حاکم نے سعید بن جبیر کی اس خبر کی طرف تعلق سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما صحابہ کو کہنے کے بعد فرماتے آیا وہ طلع ہو چکا ہے اسے فوجی کہہ دے۔ پھر فرماتے فرشتوں میں سے دفر شے بدعت اور عورت نے اللہ تعالیٰ کی طرف برتنے کا سوال کیا۔ جس دور میں زمین پر ترے۔ دو دو گولی کے حالات کے فیصلے کرتے تھے۔ جب شام ہو جاتی تو وہ چھوٹ کر پڑ جاتے اور اس کی طرف بلند ہو جاتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو ایک حسین صورت کی محبت میں گرفتار کر دیا اور ان میں شہوت پیدا فرمادی۔ پہلے تو وہ اس سے دور رہے اور آخر وہ اس کے پیار سے مجبور ہو گئے وہ اس کو پھسلاتے رہے۔ حتیٰ کہ ان کے ان سے مقرر وقت کا وعدہ کر دیا۔ وہ اپنے وقت مقرر پر پہنچی تو ان سے کہا مجھے وہ حالت سمجھاؤ جس کی وجہ سے تم اوپر چڑھ جاتے ہو۔ یہی فیصلہ نے اسے دو اسم اعظم سکھ دیے۔ اس نے وہ اسم اعظم پڑھا اور اوپر چڑھ گئی۔ اور صبح کر دی تو فیصلہ کہ تم اسے ستارہ کی شکل میں دیکھ رہے ہو وہ اسم اعظم فرشتوں نے یہ دو اسم اعظم پڑھا لیکن آسمان کی طرف نہ چڑھ سکے۔ انہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کو یہ بھیج کر عذاب آخرت اُتر چا ہوا تو انہیں دو طے کیا۔ کہ عذاب دینا چاہو تو کیا تم سے کہہ تمہیں دو طے کیا۔ ایک فرشتہ نے اس سے کو مشورہ کیا کہ تم دونوں نے عذاب کو اختیار کریں گے پس ان دونوں کو قیامت تک عذاب ہو رہے گا (ما کہنے میں حدیث مستحب لیا ہے) (۴)۔

اسم اعظم بنی عامر نے محمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پانچ ایک مفر میں آئے جب رات ہوئی تو آپ نے اپنے بڑے سے کہا اے کچھ حرام نہ دلوں سوچا ہے۔ ماں کا طعن ہو یا مبارک نہ ہو۔

فرماتے ہیں انہوں نے دنیا کا مذاپ اختیار کیا، پس وہ دونوں فرشتے لوہے کی چڑیوں میں جکڑ کر آگ سے بھرت ہوئے پرانے کونٹوں میں لٹے لٹکے گئے ہیں۔ ابن کثیر کہتے ہیں اس روایت کی مندرجہ ہے یہ روایت معاویہ بن صالح بن عیسیٰ بن ابی اسد سے زیادہ ثابت اور صحیح ہے۔

امام ابن ابراہیم، ابن ابی حاتم، حاکم (انہوں نے اسے صحیح بھی کہا ہے) اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب لوگوں سے معافی اور کفر کا ارتکاب ہوا تو آسمان میں فرشتوں نے کہا اے عالم کے رب تو نے انہیں نیک عبادت اور اطاعت کے لئے بھیجا تھا یہ تو ان گناہوں میں پڑ گئے ہیں اور کفر پر سوار ہو گئے ہیں، انہوں نے کفر، حرام خوری، زنا، چوری، شراب چران کا شغل بن گیا ہے، فرشتے لوگوں کے خلاف جدوجہد کرتے اور انہیں معذور نہ سمجھتے، کہا گیا کہ وہ غیب میں ہے پس تم ان کو ملامت نہ کرو۔ فرشتوں سے کہا گیا تم اپنے میں سے افضل ترین فرشتوں کا انتخاب کرو، میں انہیں احکام دوس دیا اور انہیں چند چیزوں سے منع کروں گا، فرشتوں نے ہدایت و ہدایت کا انتخاب کیا۔ پس وہ دونوں زمین پر اترے اللہ تعالیٰ نے ان میں نیک آدم جیسی شکوت رکھ دی۔ اور انہیں حکم دیا کہ وہ صرف اللہ کی عبادت کریں، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں، نیز انہیں فکر کرنے، حرام میل کھانے، زنا کرنے، شراب پینے سے منع فرمایا، کچھ موصوفہ فرشتے زمین پر لوگوں کے معاملات کا حق کے ساتھ فیصلہ کرتے رہے۔ یہ حضرت ادریس علیہ السلام کا زمانہ تھا۔ اس زمانہ میں ایک عورت تھی جس کا حسن عورتوں میں ایسا تھا جیسا کہ ہر عورت کا حسن دوسرے ستاروں میں ہے، وہ دونوں فرشتے اس عورت کے پاس آئے اور اس کی محبت میں گرفتار ہو کر ان کی ہر بات مانا گئے اور انہوں نے اس سے مطلب بڑائی کا اظہار کیا تو اس نے انکار کیا مگر اس عورت میں جب وہ اس کے دین کو قوی کریں۔ فرشتوں نے اس سے اس کا دین چڑھا تو اس نے ایک بت پرست نکالا اور کہا میں اس کی عبادت کرتی ہوں، فرشتوں نے کہا ہمیں اس کی عبادت کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ دونوں واپس چلے گئے، کچھ عرصہ گزرا تو پھر وہ دونوں اس عورت کے پاس آئے اور اپنے نفس کا زہدہ ظاہر کیا، عورت نے پھر پہلے کی طرح کہا، وہ واپس چلے گئے، کچھ وقت بعد لوٹ کر آئے اور اپنی خواہش نفس کا اظہار کیا۔ جب عورت نے دیکھا کہ یہ بت کی عبادت سے تو انکار ہی ہیں تو اس نے کہا تمہیں کاموں میں سے ایک کر دو تو میں تمہاری خواہش کو پورا کروں گی یا تو تم اس بت کی عبادت کر دیا اس غم میں کوئی کر دیا یہ شراب پی لو۔ انہوں نے کہا یہ تمہیں کام مرعہ نہیں ہیں لیکن شراب ان میں سے آسان ہے۔ انہوں نے شراب پی پھر اسی عورت سے اپنی خواہش کو پورا کیا پھر انہیں اندیشہ ہوا کہ یہ نفس لوگوں کو ہمارے فعل کی خبر نہ دے دے، انہوں نے اسے بھی قتل کر دیا۔ جب انہیں اتنا تو معلوم ہوا کہ ہم ایسی خطا کے مرتکب ہو چکے ہیں۔ انہوں نے آسمان کی طرف چڑھنے کا ارادہ کیا تو وہ اوپر نہ جا سکے اس وقت فرشتوں پر ان کا راز کھلا تو فرشتوں نے ان کے کتوت دیکھ کر بوجہ کیا۔ پس فرشتوں کو معصوم ہوا کہ جو غیب میں دوتا ہے اس میں غیبت کم ہوتی ہے، اس کے بعد سے فرشتے زمین و آسمان کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ اسی کے متعلق یہ ارشاد ہے: **وَاللَّهُ لَكُمُ الْيُسُخُونَ حَتَّىٰ تَرَوْهُم مُّسْتَغْفِرُونَ لِمَن لَّمْ يَلَا فَنَاسٍ** (الشوریٰ: ۵۲) اور ملائکہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں ہر اس کے لئے جو زمین میں ہے۔

حضرات مہر فرماں مہر میں صبر و ایمان جاری و رانہ رہے۔ مگر اللہ نے فرشتوں کے حریف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جلائے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اس آیت کے تحت روایت ہے کہ مائتہ ہجرت سے اور ششہ زمین پر اترے گئے تاکہ وہ لوگوں کے درمیان بیٹھ کر ان کے لیے نیکو کاموں کے کام لگائے۔ ان سے تھے جس کی صورت ان فرشتوں کے پاس اپنا مقصد لے گئی تو وہ ان کی وجہ سے خوف زدہ ہوئے پھر وہ آسمان کی طرف پڑھ گئے۔ پس بالآخر ان کے آسمان کی طرف بلے ہوئے گئے اور میں ان کی صورت کا سستا کرتے آگیا۔ (یہ بزم کریم ہے) تو انھیں مذہب دینا اور عذاب آخرت کے درمیان ہفت روزہ کیا۔ تو انہوں نے مذہب دینے کو اختیار کر لیا۔ (۱)

امام سعید بن مسعود نے تصدیق دہا لہ۔ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نبی محمد رسول اللہ کے ساتھ تھا اور وہ سے پاس سے نبی قریش کا آئی کر اور ان کا نام سے کہہ۔ جو تو نے اپنے باپ سے سنا ہے وہ وہاں سے سنا ہے چنانچہ اس نے یوں کیا کہ میرے باپ نے مجھے بتایا تھا کہ ملائکہ نے جب انسانوں کے اعمال کو دیکھا اور ان کے برے اعمال کو دیکھا انسانوں کا کوئی عمل فرشتوں سے پوشیدہ نہ تھا اور فرشتے ایک دوسرے کو کہنے لگے کہ ان لوگوں کو دیکھو یہ ایسے ایسے برے اعمال کہتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ پر کتنی جرات کرتے ہیں فرشتے انسانوں کے محبوب بیان کرتے۔ واللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ جو تم انسانوں کے ہاتھ بندہ ہو میں وہیں رہا ہوں۔ تم وہ فرشتے کا انتخاب کرو وہ وہ فرشتے زمین پر اترتے جائیں گے اور ان میں شہوت رگی جو نہ تھی جیسی انسانوں میں سے تو فرشتوں نے ہدایت و امداد کا انتخاب کیا اور کہا کہ رب ہم میں ان جیسا شریف انسان کوئی نہیں ہے بلکہ ان کو زمین پر اتارا یا اور ان میں انسانوں جیسا شہوت رگی تھی۔ وہ وہاں سے ایک عورت کی شکل میں پیش کی تھی۔ جب انہوں نے اس عورت کو دیکھا تو بے اختیار وہ بیٹھ رہے۔ کافروں اور فتنوں پر شہوت چھا گئی۔ جب انہوں نے آسمان کی طرف اڑتے دیکھا تو ان کی قوم و اہل بیت کے چہرے ان کے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا تم نے یہ کیا کیا ہے؟ کیا اس جرم کی سزا کے طور پر تمہیں عذاب دینا عذاب آخرت اختیار کرنے کو کہہ گیا۔ ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا تمہارا کیا خیال ہے۔ انہوں نے کہا میرا خیال تو یہ ہے کہ مجھے دنیا کا عذاب دیا جائے تاکہ میرے نزدیک دنیا میں عذاب کا ملنا آخرت کے ایک لمحہ عذاب سے آسان ہے۔ پس وہ دونوں فرشتوں میں بانٹ کر لے لگائے گئے ہیں وہ اتر کر نخل میں ڈوے گئے ہیں (۲)۔ امام ابن جریر نے حضرت انس بن مالک سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ان فرشتوں نے آسمان کو فرشتوں کی طرف نکھڑا تو انہوں نے انسانوں کے خیال، نیچے، نیوں نے انسانوں کی خطاؤں کو دیکھا تو کہنے لگے یا رب یہ انسان جس کو تو نے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا ہے اور اس کو کھڑا رکھا ہے اور ہر چیز کے اسم سکھائے ہیں یہ برا ہی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم بھی ان کی جگہ ہوتے تو تم بھی ایسا ہی کرتے۔ فرشتوں نے کہا سبحانہ ہم ایسا نہیں کرتے۔ انہیں ضرور کیا کہ فرشتوں کا انتخاب کرو جنہیں زمین پر اتار دے گا فرشتوں نے ہدایت و امداد کا انتخاب کیا اور ان میں زمین پر اتار دیا گیا اور ان کے سنے زمین میں ہر چیز حلال کی گئی لیکن یہ کہا تھا کہ شرک نہ کرنا چرونی نہ کرنا نہ کرنا اور شراب نہ پینا اور کھن

ایسے شخص کو قتل نہ کرنا۔ جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے مگر حق سے سزا تھ۔ ان کے سامنے ایک عورت پیش کی گئی جسے نصف حسن دیا گیا تھا، اس کا نام یہودت تھ۔ انہوں نے اس عورت کو دیکھا تو اس سے مطلب براری کا پروگرام بنایا۔ عورت نے کہا یہ امر ممکن نہیں جب تک کہ تم اللہ کا شریک نہ ٹھہرو، شراب نہ پیو اور ایک شخص کو قتل نہ کرو اور اس بات کو بوجہ نہ کرو۔ فرشتوں نے کہ ہم اللہ کا کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا، دوبارہ اس عورت کے پاس جا۔ اس عورت نے کہ جب تک تم شراب نہیں پیو گے کام نہیں ہے گا، انہوں نے شراب پی دیا، شراب دھت اور گھسے۔ ان سے پاس ایک رک رک آیا تو انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ جب ان فرشتوں سے یہ سب کچھ ہو کر تو اللہ تعالیٰ نے لائسنس کے لئے آسمان کو کھولا تو انہوں نے کہا سب سے پہلے قرعہ زرد دو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لیسان بن داؤد کی طرف دعویٰ بھیجی کہ انکس عذاب دینا اور عذاب آخرت میں اختیار ہے تو انہوں نے عذاب دینے کو اختیار کیا۔ قرآن کے پاؤں سے گردنوں تک پڑا یاں ڈالی گئیں جس طرح انہوں کی گردنوں میں ڈالی جاتی ہیں اور انہیں باہلی میں یہ سزا دی گئی (۱)۔

۱۔ ام ایمن ابی اللہ نے ذمہ لیا میں اور بتائی نے الشعب میں حضرت ابو اور ابو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا سے بچو یہ بدروت وادارت سے بھی زیادہ مہمور کن ہے (۲)۔

انفصیل نے مالک عن ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بھائی عیسیٰ نے فرمایا ہے: عورتوں کے گرد دنیا سے بچو یہ سب سے مہمور کن ہے اللہ کی قسم یہ بدروت وادارت سے زیادہ مہمور کن ہے۔ اور جان لو کہ دنیا بیلے پھیرنے والی ہے اور آخرت آنے والی ہے، ان میں سے ہر ایک کے لئے عیسیٰ ہیں ہم آخرت کے لئے بنے ہوئے دنیا کے لئے بنے ہوئے۔ آج عمل کا موقع ہے اور حساب نہیں ہے ہر حساب ہوگا، عمل کا سلسلہ ختم ہو چکا ہوگا۔

عقیم ترمذی نے زاد المرسل میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا سے بچو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ بدروت وادارت سے زیادہ مہمور کن ہے (۳)۔

مام ایمن جریر نے طریق رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب انہوں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور اللہ تعالیٰ کا انکار صادر ہوا تو فرشتوں نے آسمان میں کہا اب اس کو لے کر عذاب اتونے انسانوں کو اپنی عبادت اور اعانت کے لئے پیدا کیا ہے اور یہ کفر ہے اور ہو گئے ہیں، جانوں کو کتنی کر رہے ہیں وحرہم، ان کا رہا ہے ہیں، بدروتی، ان کا شراب نوشی ان کا معمول بن گیا ہے۔ انہوں نے انسانوں کے لئے بدعتی اور ان کو معذور نہیں سمجھتے تھے۔ فرشتوں سے کہا گیا کہ یہ غیب میں ہیں۔ انہوں نے انسانوں کا عذر قبول نہ کیا۔ فرشتوں سے کہا گیا کہ تم اپنے میں سے دو فرشتوں کا انتخاب کرو میں انہیں اپنے احکاموں کا اور مہموروں سے انہیں منع کروں گا، فرشتوں نے بدروت وادارت کا چناؤ کیا، انہیں زمین پر اتار دیا اور ان میں بنی اسرائیل کی شہادت رکھی گئی اور انہیں حکم دیا گیا کہ اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرو، کسی حرام شے کو قتل نہ کرو، اور حرام مال نہ

نہاں چہ دینی اور زمانہ کا کردار شراب نہ چنہ۔ اور نہ شے جو محض زمین پر لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کرتے رہے اور یہ حضرت اور رئیس علیہ السلام کا زمانہ تھا۔ اس زمانہ میں ایک عورت قمی جس کا حسن لوگوں میں اس طرح تھا جیسے تو آب میں زہر و کامسن ہے۔ اس نے اس سے میل جول سے نکار کیا، تو وہ دونوں اس کی ہر بات کے سامنے جھک گئے اور اس سے مطلب بڑائی کا ارادہ کیا۔ اس نے کہا یہ نہیں ہو سکتی، تو میرے دین کو اختیار کرو، انہوں نے اس کے دین کے متعلق پوچھا تو اس نے ایک بت کو چڑھایا اور کہا میں اس کی عبادت کرتی ہوں۔ انہوں نے کہا ہمیں اس بت کی عبادت کی ضرورت نہیں۔ وہ چلے گئی اور کچھ عرصہ اپنے نفس پر ضبط کرتے رہے پھر اس کے پاس آئے اور اس کی باتوں کے سامنے سر تعظیم خم کر دیا، یہ وہ مطلب بڑائی کا ارادہ کیا، عورت نے کہا یہ ممکن نہیں جب تک تم میرا دین اختیار نہ کرو۔ انہوں نے کہا ہمیں اس بت کی پوجا کرنے کی حاجت نہیں ہے، جب اس عورت نے دیکھا کہ یہ بت کی عبادت تو نہیں کرتے۔ اس نے کہا تم، تو اس میں سے ایک کو اختیار کر لو یا تو بت کی عبادت کرو، یا ایک شخص کو تو اس کو یا یہ شراب پیا لو۔ انہوں نے کہا یہ تینوں کام خفک نہیں ہیں، لیکن ان میں سے شراب پینا قدر سے آسان ہے۔ اس نے انہیں شراب پیا، جب وہ ہوش اور گئے تو انہوں نے اس عورت کے ساتھ بدکاری کی، پھر ان کے پیٹ سے ایک شخص کو نکالا، بدکاری میں مشغول تھے تو انہوں نے اسے بھی قتل کر دیا تاکہ کہیں راز فاش نہ کر دے۔ جب نشہ اتر آ تو انہیں معلوم ہوا کہ اس سے کیا کیا ضرر ہو گیا۔ اب انہوں نے آسمان پر چڑھنے کا ارادہ کیا تو وہ نہ چڑھ سکے اور ان کے درمیان اور آسمان کے فرشتوں کے درمیان سے پڑا، وہ آخر فرشتوں کو ان کے کثرت معلوم ہوئے اور پوچھنے لگے کہ جو غائب ہوتا ہے اس میں غیبت کب ہوتی ہے، اس کے بعد وہ اہل زمین کے لئے قویہ کرنے لگے۔ جب ان فرشتوں سے جزم سرزد ہو گیا تو انہیں ہزار اسی اختیار دیے گئے کہ دنیا کا عذاب یا آفت سے کاٹا۔ اب انہوں نے کہا عذاب دینا ختم ہونے والا ہے اور غلاب آخرت ختم ہونے والا نہیں ہے، اس لئے انہوں نے دنیا کا عذاب اختیار کیا، انہیں پانچاں میں عذاب دینا کیا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ اور سیفی نے اس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں میرے پاس ایک عورت دوسرے الجند سے آئی وہ وہاں شہید بن گئی، اس کے وہاں کے فورا بعد وہاں سے پڑا، وہاں کے متعلق پوچھنے کے لئے آئی تھی جس پر اس نے قتل نہیں کیا تھا۔ اس عورت نے بتایا کہ میرا خاوند مجھ سے غائب ہو گیا تھا، میرے پاس ایک بڑھیا تھی تو میں نے اس سے شکایت کی۔ اس بڑھیا نے کہا اگر تو ایک کام کرے تو میں تجھے کہوں، میں اس کا کیا کر دوں گی کہ وہ تیرے پاس آ جائے گا۔ لیکن جب رات ہوئی تو وہ میرے پاس دوسرے کتے سے کرا آئی، ایک بڑا سوار ہوئی اور دوسرے پر میں سو رہی تھی۔ کچھ وقت گزر کر ہم اہل بیت تھے، میں نے سوئی، دیکھے ہوا لٹے لٹکے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا تو کیسے آئی ہے؟ میں نے کہا میں جاوے بیٹھنے آئی ہوں، انہوں نے کہا ہم خیر کی آزمائش ہیں تو کفر نہ کر اور وہ کس لوٹ جا۔ میں نے اصرار کیا اور کہا کہ میں واپس نہیں چاؤں گی۔ انہوں نے کہا اس خور کی طرف جا اور اس میں چو شاپ کر، پھر میرے پاس آنا۔ اس گئی تو میرے منہ پر کھینک جاری تھی اور مجھ پر خوف طاری تھا، میں بات کر ان کے پاس آئی تو میں نے کہہ کر حرم میں لے کر آیا ہے۔ فرشتوں نے

پوچھ کیا تو نے کچھ دیکھا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے تو کچھ نہیں دیکھا، فرشتوں نے کہا تو نے جھوٹ بولا ہے، تو نے ہمارے گھنے کے مطابق عمل نہیں کیا، ہمارے واسطے چلی جا اور کھڑے نہ کرو انہی جن کے معاملہ پر ہے۔ میں نے عرض کیا تو انہوں نے کہا جا اور اس نور میں بیٹھ اب کہ اگر میں تجھے پیشاب کیا۔ میں نے دیکھا یہ شبہوار ہے، میں نے لوہے کے ساتھ اپنے منہ کو لپیٹے ہوئے ہے۔ وہ مجھ سے باز لگا جاتا کہ وہ آسمان پر چڑھ گیا اور مجھ سے غائب ہو گیا۔ میں دائیں ان فرشتوں کے پاس آئی اور میں نے کہا میں نے گردیا ہے جو تم نے کہا تھا۔ انہوں نے پوچھا پھر کیا دیکھا؟ میں نے کہا کہ میں نے شبہوار دیکھا جو لوہے کے ساتھ اپنا چہرہ ڈھانپے ہوئے تھا، مجھ سے نارنج ہوا تھا۔ پھر آسمان پر چڑھ گیا تھا اور مجھ سے غائب ہو گیا تھا۔ انہوں نے کہا تو نے اب کچھ کہا ہے، یہ تو ایمان تھا جو تجھ سے نکل گیا۔ میں نے اس صورت کو کہ اللہ کی قسم مجھے تو کوئی چیز معلوم نہیں ہوئی اور نہ انہوں نے مجھے کوئی بات کہی ہے۔ اس یوزمی غرور نے بنا کر تو معلوم کرنا چاہتی ہے تو یہ گنہگار اور اس کو جو دے۔ پھر مجھے کہا گیا اس کی دیکھ بھال کر۔ پھر مجھے کہا گیا اس کو کائنات سے تو میں نے کائنات دی۔ پھر مجھے کہا گیا اسے صاف کر، میرے نے صاف کر دی۔ پھر مجھے کہا گیا کہ اسے فلک کر تو میں نے اسے فلک کیا۔ پھر مجھے کہا گیا کہ اس کو ہمیں ڈال تو میں نے پیسہ پھر کہا گیا اس کی روٹی پکا تو میں نے روٹی پکائی، جب میں نے دیکھا کہ میں کوئی چیز اٹھاتی ہوں وہ چیز میرے ہاتھ سے گر جاتی ہے۔ پھر مجھے بہت شرمندگی ہوئی اسے ام المؤمنین خدائے قسم پہلے میرے کچھ یہ مل گیا تھا اور نہ آئندہ کر دی گی۔ میں نے صحابہ کرام سے پوچھا جبکہ وہ کچھ تعداد میں موجود تھے۔ کہ میں نے اس کا جواب نہ پایا تمام لوگ اطمینان پر لڑتی دینے سے ڈرتے تھے لیکن انہیں صاحبانِ ایمان کے پاس کوئی شخص تھا اس نے کہا اُمّیر۔ والدین دونوں زندہ ہونے یا یک زندہ ہونا تو وہ تمہاری اس جواب کے سلسلہ میں نکالتے کرتے (۱)۔

امام ابنِ ابی شیبہ سے اذانِ اجماع کے طریق سے حضرت ہارون بن رباب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں عبد الملک بن مروان کے پاس گیا تو اس کی مجلس میں ایک شخص تھا جس کے فتنے نہیں لگایا گیا تھا اور وہ اس کے ساتھ تھا۔ نکالے ہوئے تھے۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ شخص وہ ہے جو باریت و ماریت سے ملاقات کر چکا ہے۔ میں نے پوچھا یہ شخص ملاقات کر چکا ہے۔ لوگوں نے بتایا یہ ان سے ملاقات کر چکا ہے۔ میں نے کہا یہ ان کیجئے اللہ تعالیٰ پر رحم فرمائے اس نے بات شروع کی تو وہ آنسوؤں پر مبتلا نہ رہا کہ اس نے کہا میں بچہ تھا اور میں اپنے والد کو نہیں چھوڑا، میری والدہ مجھے ضرورت کے مطابق مال دیتی تھی اور اسے خرچ کرتا اور ضائع کرتا تھا، تین میری والدہ مجھ سے کبھی سواغذہ نہیں کرتی تھی، جب عرصہ راز کر گیا اور والدہ صاحبہ یوزمی ہو گئیں تو میں نے جانا چاہا کہ یہ مال میری والدہ کے پاس کہاں سے آتا تھا۔ میں نے ایک دن والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ تمہارے پاس یہ مال کہاں سے آتا ہے؟ اس نے کہا یہنا کھاؤ، پیش کر دو اور پوچھو میں تیرے لئے یہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ تو اس نے بتایا کہ تیرا باپ جو ڈلر تھا۔ میں اس سے پوچھتا ہوں کہ تیرا والدہ مجھے ایک کرے میں نے کئی جس میں کثیر اموال موجود تھے۔ میری والدہ نے کہا اے بیٹے یہ سب مال تیرا ہے، کھاؤ اور پیش کر، اس کے متعلق مت پوچھ۔

میں نے کہا میرے لئے یہ جانا ضروری ہے کہ یہ مال کہاں سے آیا ہے۔

میرے والد نے کہا تیرا باپ جانا کر تھا اور یہ مال اس نے جو دس کے ذریعے جمع کیا تھا۔ میں نے کہا میں نے کہا کیا جو کھا
یہ اور توڑ چکا تو گزرتا چکا پھر میں نے سوچا کہ ہوتا ہے کہ مال ختم ہو جائے۔ نہیں مجھے بھی جہاں دیکھنا چاہیے تاکہ میں بھی مال جمع
کروں جیسے میرے باپ نے جمع کیا تھا۔ میں نے نئی والدہ سے پوچھا میرے باپ کا وہی دوسرا کون تھا اس نے کہا
خداں جو فلاں مکان میں رہتا ہے۔ میں نے بتائی کہ اور اس کے پاس بیٹا اور دس کو سامہ دیا۔ اس نے انھوں نے پوچھا کون ہے؟
میں نے کہا میں تیرے قریب دوست کا فلاں بیٹا ہوں۔ اس نے کہا خوش آمدید۔ کیسے تشریف لائے؟ میں نے کہا
میں جھوڑا ہے کہ تجھے کسی کو ضرورت ہی نہیں تھی۔ میں نے کہا میں جاؤ دیکھنے آیا ہوں۔ اس نے کہا کیا اس کا اور کوئی نام اس میں
کوئی نام ہے؟ اور بھائی نہیں ہے۔ میں نے کہا میں ضرور دیکھوں گا۔ اس نے مجھے کئی دھڑکنے دئے اور اسے کہہ دیا کہ میں یہ دیکھوں۔
میں نے کہا میں یہ ضرور دیکھوں گا۔

اس نے کہا اگر تو میرے دراب میں جا ملاں تو میں تجھے یہاں آکر مٹا دیتا ہوں۔ میں نے کہا میں جانا گیا اور انت مقرر ہو چکا ہے۔ آکر مٹا۔
اس نے پھر مجھے تجھیں لے کر اس کمرے سے باہر لے کر لکھا۔ اور کہہ دیا کہ اگر اس میں کوئی بھڑائی نہیں ہے۔ میں نے پھر
اسے زیادہ اس نے میرے اسرار کو دیکھ کر اس نے مجھے کہا میں تجھے اپنی جگہ داخل کروں گا جس میں تو نے اللہ کا ذکر نہیں
کرتا۔ اس نے مجھے زمین کے نیچے ایک رات تک میں داخل کیا۔ تین سو سے زیادہ خیر میاں انھیں خود مجھے دن کی روشنی اپنا
محسوس نہیں ہوتی تھی۔ جب میں انہی نیچے پہنچا تو وہاں باروت و مارت زنجیروں میں جکڑے ہوئے سوزے اور لٹکے ہوئے
تھے۔ ان کی آنکھیں بڑھائی ہوئی تھیں، ان کے سروں کی تشبیہ بھی توڑ کر مجھے یاد ہوئی وہی اور ان کے ہاتھ میں نے جب
ان کو اٹھایا دیکھا تو میں نے کہا لا ایلہ الا اللہ تو ان کی پھر وہی کیفیت ہو گئی جس میں تیری سربت کھڑے تھا تو پھر
ان کی پہلی کیفیت ہو گئی ابھرا خاموش ہو گئے تو میں بھی خاموش ہو گیا۔ انہوں نے میری طرف دیکھا اور پوچھا کیا تو کوئی
ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ میں نے پوچھا جب میں نے اٹھکا کر کیا تو تمہاری یہ کیفیت کیوں ہوئی تھی؟ انہوں نے کہا یہ وہم
ہے جب سے میری موت کے پہنچنے سے مجھے جی اچھے نہیں آتے۔

انہوں نے پوچھا تو اس امت سے تعلق ہے؟ میں نے کہا سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے ہر تعلق ہے۔ انہوں نے
پوچھا کیا انھیں سبوت کیا گیا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے پوچھا کیا وہ ایک شخص پر جمع ہو گئے ہیں یا متفرق ہیں؟ میں
نے کہا ایک شخص پر جمع ہو گئے ہیں۔ یہ سن کر ان کو تکلیف ہوئی پھر پوچھا لوگوں کے ہمیں میں تعلقات کیسے ہیں؟ میں نے کہا
برے ہیں۔ اس جواب پر وہ خوش ہوئے۔ پھر پوچھا کیا یہ پھر یہ تک عمارتیں بنائی گئیں ہیں؟ میں نے کہا نہیں۔ ان جواب
سے وہ پشیمان ہوئے۔ پھر وہ خاموش ہو گئے۔

میں نے پوچھا جب میں نے تمہیں ایک شخص پر لوگوں سے امتیاز کی خبر دی تو تمہیں یہ جواب پہنچا تھا اس کی کیا وجہ تھی؟

انہوں نے کہا: جب تک لوگ ایک شخص پر حق نہیں کے قیامت قریب نہ ہوتی۔ میں نے کہا جب میں نے جنہیں لوگوں کے اختلافات کے حلق بنانا تو خوش ہوئے اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے کہا اس سے میں قرب قیامت کی امید رکھوں۔ میں نے کہا جب جنہیں مجھ کو دھریہ تک ملا تو میں تب نہ پہنچے کی خبر دی گئی تو اس سے تم یوں رنجیدہ ہوئے۔ انہوں نے کہا قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جو کہ لوگوں میں کچھ اور میرے تک پہنچ جائیں گی۔ میں نے ان سے کہا مجھے کوئی ہمت نہ رہی تو انہوں نے کہا اگر قدرت رکھتا ہے تو وہ اپنے کریموں کو محفوظ رکھتا ہے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت علامہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: بارات دو رات ہوتا ہے پہلے کہ لوگوں نے انسانوں کے ظلم پر برا تعجب کیا کہ ان کے پاس دس کتب اور نشانیں آگئی ہیں اور پھر یہی بدکاریاں کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم دو فرشتے منتخب کرو میں انہیں زمین پر اتار دوں گا جو حق بات کے اور سچے آدم کے اور سچے نبی کے اور ان کے بارات و بارات کو منتخب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے جب انہیں زمین پر اتارا تو فرمایا تم دونوں نے کچھ بھی نہ آجہو ان کے ظلم اور ان کے گناہوں پر تعجب کیا جب کہ ان کے پاس دس کتب آگئی ہیں بعد ازاں کہہ دیتے تھے۔ اور تمہارے اور میرے اور میان کوئی پیغام نہ ملے گا۔ یہ کام بجا لگا اور اس طرح بارات دینا، اللہ تعالیٰ نے کچھ عہد کو احکامات دینے اور کچھ چیزوں سے انہیں منع فرمایا۔ پھر وہ دونوں زمین پر اترے تو ان میں سے اللہ تعالیٰ کو کوئی اطاعت گزار نہ تھا۔ پھر انہوں نے فیصلے سے تو عدل کیا۔ وہ ان کے وقت انسانوں کے فیصلے کرتے اور شرم کو آسمانوں پر چلے جاتے اور لوگوں کے ساتھ رنجے۔ حج کے وقت اترتے اور فیصلے کرتے رنجے حق کہ زہر و ستارہ زمین و آسمان کی شکل میں ان کے پاس آیا۔ اس نے بھڑکایا اور انہوں نے اس کے خلاف فیصلہ کر دیا۔ جب وہ بھی جی تو ایک کے دل میں اس کی محبت کے جذبات چھل رہے تھے۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا کیا ایسے میں مجھ کو کرہا ہوں تم بھی مجھ کو کرہے ہو؟ اس نے کہا ہاں۔ انہوں نے اس صورت کو پایا۔ کہ تو خدا کے پاس آجائے تو ہم میرے حق میں فیصلہ کریں گے۔ جب وہ آئے تو انہوں نے اس کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ اور اسے کہا کہ ہمارے پاس آ۔ جب وہ آئی تو ان دونوں نے اس کے لئے اپنی خرم گاہیں کھول دیں۔ اور ان کے دلوں میں شہوت خفی نہ لاکھ بن میں ایسی شہوت خفی تھی جس انسانوں میں عورتوں کی شہوت و لذت ہوتی ہے۔ جب وہ اس حد تک پہنچ گئے تو انہوں نے اس کو حال کر دیا زہر و ستارہ کی شکل اختیار کر لی۔ جب شام ہوئی تو انہوں نے آسمان کی طرف عروج کیا تو انہیں دھنکار دیا گیا اور اجازت نہ ملی۔ اب ان کے پران کے متحمل نہ تھے۔ پھر ان دونوں نے ایک انسان کے پاس آکر استغاثہ کیا اور عرض کی کہ ہمارے لئے اپنے رب سے دعا فرما کہ ہمیں اس انسان نے کبہ، اعلیٰ زمین، آسمان و اوقوں کے لئے کیسے دعا کریں۔ انہوں نے کہا ہم نے آسمانوں میں اپنے رب کو تیرا ذکر کرنا شروع کرنا ہے۔ اس شخص نے ان سے ایک دن مقرر کیا، یا کہ وہ اس دن ان کے لئے دعا کرے گا۔ اس نے وہ کی تو اس کی دعا کو شرف قبولیت عطا کیا گیا اور انہیں عذاب دینا اور عذاب آخرت میں اختیار دیا گیا۔ انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور کہا ہم جانتے ہیں کہ آخرت میں اللہ کے عذاب سے گروانے اٹھنے ہمیشہ ہیں، ہاں ان کے ساتھ سات مٹیں، ابھی نہیں بالکل میں اترنے کا حکم دیا گیا اور ہاں ان کو عذاب ہو رہا ہے وہ تو بے کسی

یہ آیت نہ پا کر کے آتا ہے، ایک شیطان کہتا ہے فلاں شخص کے ساتھ راجتی کہ میں نے اس کو چھوڑا تو وہ یہ کہہ رہا تھا۔ ابلیس کہتا ہے اللہ کی قسم تو نے کوئی بڑا کام نہیں کیا۔ پھر ایک اور شیطان آتا ہے کہتا ہے میں نے اس شخص کو نہیں چھوڑا حتیٰ کہ میں نے اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دی۔ ابلیس اسے اپنے قریب کرتا ہے، نزدیکی آتا ہے اور اسے گلے لگاتا ہے اور کہتا ہے ہاں تو نے یہ شخص کا راز مہرا انجام دیا ہے۔

امام ابو الغریج الصبیحی نے الاقائی میں عمرو بن دینار سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے زور و جوش کو فرمایا میں ترے لئے حلال کرتا ہوں کہ تو میرے اور میرے نفس کے درمیان جدائی ڈال دے۔ کہا تو نے میرے میں خطاب کر یہ فرماتے نہیں سنا کہ مجھے کوئی پروا نہیں کہ میں میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالوں یا ان کی طرف تلواریں کر چلوں۔ لیکن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا افضل سفارش نکاح میں دو شخصوں کے درمیان سفارش کرنا ہے (۱)۔ لیکن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خلافت کا معنی پوچھا تو روایت کیا ہے۔

اسم ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نصیب روایت کیا ہے۔

امام ابلیس نے اپنے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نافع بن ابی اسحاق رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ مجھے ہوں حکایت، معنی بتائیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نصیب (حصہ)۔ نافع نے پوچھا عربوں میں یہ مفہوم معروف ہے؟ ابن عباس سے فرمایا ہاں کیا تو نے امیہ بن ابی الصلت کا یہ شعر نہیں سنا۔

يَذْهَبُونَ يَفْتَنِي فَمَا لَا خِلَافَ لَهُمْ إِذْ سَوَّاهُ مِنْ بَقَرٍ وَأَخْلَلُ
دود زرش میں ہلاکت کو پکاریں گے ان کے لئے ہر کول اور بیڑیوں کے سوا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

امام ابن جریر نے عبد الرحمن بن مسعود سے بھی خلافت کا معنی پوچھا تو روایت کیا ہے (۲)۔

امام عبد الرزاق اور ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ اس کا رین نہ ہوگا (۳) مذکور روایت میں ابن جریر اور ابن حاتم نے سعدی سے عاشقوں کا معنی پوچھا تو نقل کیا ہے (۴)۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَآتَوْا السُّبُوتَ لَقَدِ احْبَبْنَاهُ لَكَ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

”اور اگر وہ ایمان لاتے اور پرہیزگار بننے کو (مسکا) تو اب اللہ کے پاس بہت اچھا ہوا کاوش (دیکھ جائے)۔“

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرمایا ہے کہ قرآن میں ہر چیز جس کا ذکر کر کے ساتھ ہے وہ سب نہیں ہوگی۔

امام عبد الرزاق اور ابن جریر نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے مذکور بالا آیت میں السُّبُوتُ کا معنی ثواب روایت کیا ہے (۵)۔

1۔ حسن ابن ماجہ جلد 2۔ صفحہ 480۔ مطبوعہ دارکتب احیاء۔ حررہ

2۔ تفسیر طبری، ج 2، ص 535

3۔ ابن ماجہ

4۔ ابن ماجہ جلد 1، صفحہ 538

5۔ جلد 1، صفحہ 538

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابو حذافہ سے روایت کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ جب تشریف لے جاتے تو منجن میں سے خشک دلی کا مہو پتہ آتا ہے تو پھر کرکھتا اور باطن سے سَخَفٌ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کے لئے یہ بات کہی کہ نہ پھونکا نہ فرمایا اور قوم یہ کہ تم لکھو کہ میں کہہ دو رسول کی تعلیم ہو تو کہیں۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابو حذافہ سے روایت کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ سے سَخَفٌ لَوْ اَنَّا بَعَاثُكَ قَتِیْتُ رَوِیْتُ کیا ہے کہ یہودیہ نے بطور استہزاء کہنے سے اللہ تعالیٰ نے منجن میں یہ بات ایسا لکھ کر لے کر نہ فرمایا۔ (1)۔

امام ابن جریر اور ابو حذافہ نے دلائل میں نصیر دمر اللہ سے روایت کیا ہے کہ یہودیہ رَجَعْتُ سَخَفٌ کہتے تھے حتیٰ کہ مسلمانوں نے بھی یہ بہتان شروع کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے یہ بات کو پسند نہ کیا۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قول کا حق رَجَعْتُ سَخَفٌ روایت کیا ہے۔ (2)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے علامہ دمر اللہ سے روایت کیا ہے کہ یہودیہ خوف نہ ہو۔ (3)۔

امام ابن جریر نے علامہ دمر اللہ سے روایت کیا ہے کہ رَجَعْتُ سَخَفٌ لَوْ اَنَّا بَعَاثُكَ قَتِیْتُ کہ اس طرح نہ کہہ کہ تم ہماری بات سنو اور ہم تمہاری بات سننے میں تُو لَوْ اَنَّا بَعَاثُكَ۔ رسول اللہ ﷺ کے لئے وضاحت فرمائی ہے۔ (4)۔

امام ابن جریر نے ابو حذافہ دمر اللہ سے روایت کیا ہے کہ عرب کے مشرک ایک دوسرے سے بات کرتے تو کہتے رَجَعْتُ سَخَفٌ تو انہیں اس سے منع فرمایا گیا۔ (5)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے اپنی کتاب میں عطاء سے نہایت کے متعلق روایت کیا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں اندر لیا گیا کہ سخت حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ کہنے سے منع فرمایا اور فرمایا اَنْفُکُمْ تَاْمُرُوْنَ۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت الحسن دمر اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے تمہارا چہرہ اونچا بنی بات کہتے ہیں جس کے ذریعہ عزت کیا جائے۔

امام ابن جریر نے سعدی دمر اللہ سے اسْتَعْوَاکَ تحت روایت کیا ہے کہ جو تمہیں کہا جائے اسے نہرے سنو۔ (6)۔ ابو حذافہ نے لکھا کہ میں ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں آیت میں لَئِنْ لَمْ يَنْفُخِ الْبُوقُ اَفْشَوْا نازل ہو اس کی کسی سے نہ ہو۔

امام ابو حذافہ نے لکھا ہے کہ میں نے حدیث ابن ابی حذافہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے باقی سب مرفوعہ عادیہ لکھی ہیں جبکہ کتاب اس کو مرفوعہ نہ کہتے ہیں۔ (7)۔

مَا يَوْمَ ذَٰلِكَ يَنْتَفِئُ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا النَّبِيِّينَ أَنْ يُنْزَلَ

- | | | | |
|-----------------------------------|---|---------------------------|----------|
| 1۔ تفسیر حمی خوارات ج 1، صفحہ 540 | 2۔ بیضاوی ج 1، صفحہ 540 | 3۔ ابن جریر ج 1، صفحہ 539 | 4۔ حذافہ |
| 5۔ بیضاوی ج 1، صفحہ 540-541 | 6۔ بیضاوی ج 1، صفحہ 541 | 7۔ ابن جریر | |
| 8۔ ابن جریر ج 1، صفحہ 545 | 9۔ کنز العمال ج 1، صفحہ 540، رقم الحديث 32026 | | |

عَنِكُمْ قَوْلٍ مِّن رَّبِّكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿١٠﴾

"نہیں پسند کرتے وہ لوگ جو کافر ہیں اہل کتاب سے اور نہ مشرک کو اتاری جائے تم پر کچھ بھلائی تمہارے رب کی طرف سے اور اللہ خاص فرماتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ جسے چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت بڑا فضل (فرمانے والا) ہے۔"

امام ابن ابی حاتم نے یہ حدیث حسنہ سے روایت کیا ہے کہ نہ کورہ آیت میں وجہ سے مراء قرآن اور سلام ہے۔

مَا نَسْخُحُ مِنْ أَيْدٍ أَوْ نَسْهَأُ تَابَ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلَهَا ۚ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ
اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١١﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبٍ إِلَّا نَسُوهُ ۚ

"جو آیت ہم منسوخ کر دیتے ہیں یا فراموش کر دیتے ہیں تو بولے آتے ہیں (دوسری) بہتر اس سے یا (تیسری) اس جیسی، کیا تجھے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ ہی کے لئے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور تمہارا اللہ کے سوا کوئی نہ روہ و گارنگہا۔"

امام ابن ابی حاتم، حاکم (فی المغنی)، ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ یہی جملہ نبی کریم ﷺ پر ایسی بھی نبی نازل ہوئی جو رات کے وقت نازل ہوئی اور دن کے وقت بھلا دی گئی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نازل فرمایا مَا نَسْخُحُ مِنْ أَيْدٍ (الآیہ)

امام طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انصار کے دو آدمیوں نے ایک سورت پڑھی جو رسول اللہ ﷺ نے پڑھ لی تھی، دو روزہ اللہ دی اس کی تلاوت کرتے تھے۔ ایک رات وہ دروازہ پر پہنچے کے لئے کھڑے ہوئے تو وہ اس سورت کا ایک حرف بھی نہ پڑھ سکے۔ وہ صبح سویرے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور سارا اللہ عرض کیا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ منسوخ کر دی گئی ہے، بھلا دی گئی ہے پس وہ اس کو بھول گئے۔ حضرت زہری بنون کے قصہ کے ساتھ تَنْسَهُمْ جَزَے تھے (۱)۔

امام بخاری، ترمذی، ابن الاثیر (فی الصالح) حاکم اور ترمذی نے دلائل میں حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عمر نے فرمایا ہم میں سب سے زیادہ عاری الہی اور بہتر نیکو کرنے والا علی رضی اللہ عنہ ہے۔ اور ہم الہی کی فرأت سے کوئی چیز چھوڑتے ہیں ادا اس کی وجہ یہ ہے الہی کہتے ہیں کہ جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے میں اس کو نہیں

قَوْلًا إِلَّا التَّوْبَةُ إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ مَنْ قَامَ۔ (اس کا ترجمہ گزر چکا ہے) (۱)

امام ابو عبیدہ اور احمد نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم یہ پڑھتے تھے تو نئی باتیں
دائم بدلاؤ اور مٹاؤ لایا۔ لَا حَبَّ لِقَاءِ اللَّهِ وَبَيْنَهُ وَلَا يَمْلِكُ جَوْفُ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التَّوْبَةُ وَ يَتَوْبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَنْ تَابَ۔ (۲)

ابو عبیدہ، بخاری اور مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے اے انسان کے لئے ایک دھڑکی بال ہر دو دن اس کے ساتھ اس کی مثل ایک اور پسند کرے اور ان کی آگاہی
صرف میں ہی پھرے گی اور جو توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ یہ قرآن سے ہے یا نہیں (۳)۔

حضرت ابو اور ابن ابی نعیم نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو
نہاں میں یہ الفاظ پڑھتے ہوئے سنا تو کہیں لَا یَنْ آدَمَ وَأَوَّلِيَّاهُ مِنْ ذَهَبٍ لَا يَتَغَيَّرُ قَلْبُهُ وَلَا يُؤْتَى أَنْعُلِي قَلْبُهُ لَا يَتَغَيَّرُ
قَلْبُهُ لَا يَمْلِكُ جَوْفُ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التَّوْبَةُ وَ يَتَوْبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَنْ تَابَ۔

امام ابن ابی نعیم نے ابو زر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی قراءت میں اس طرح
ہے۔ ابْنِ آدَمَ لَوْ أَنْعُلِي وَأَوَّلِيَّاهُ مِنْ هَبٍ لَا يَتَغَيَّرُ قَلْبُهُ وَلَا لَتَسَّ قَلْبُهُ وَلَا يُؤْتَى أَنْعُلِي وَأَوَّلِيَّاهُ مِنْ هَبٍ لَا لَتَسَّ قَلْبُهُ
وَلَا يَمْلِكُ جَوْفُ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التَّوْبَةُ وَ يَتَوْبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَنْ تَابَ۔ (۴)

امام ابن ابی نعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم یہ پڑھتے تھے لَا تَزْعُمُوا عَنْ
أَنبِيَائِهِمْ قَوْلَهُمْ كَفَرُوا بِكُمْ وَإِنْ كَفَرُوا بِكُمْ أَنْ تَزْعُمُوا عَنْ أَنبِيَائِهِمْ قَوْلَهُمْ كَفَرُوا بِكُمْ وَإِنْ كَفَرُوا بِكُمْ كَفَرُوا بِكُمْ
نہاں ہے انہما کفر یہ ہے کہ تم آہا سے (یعنی اپنے آباء سے) عرض نہ کرو کیونکہ یہ تمہارے لئے

امام عبد الرزاق، احمد اور ابن حبان نے حضرت عمر بن خطاب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو
حق کے ساتھ سمجھ کر فرمایا اور آپ ﷺ کے ساتھ کتاب مازلے فرمائی اس قرآن میں آیت رحم تم کی۔ پس رحم تم کیا گیا اور ہم
نے اس کے بعد رحم کیا۔ پھر فرمایا ہم یہ بھی پڑھتے تھے وَلَا تَزْعُمُوا عَنْ أَنبِيَائِهِمْ قَوْلَهُمْ كَفَرُوا بِكُمْ وَإِنْ كَفَرُوا بِكُمْ كَفَرُوا بِكُمْ
امام الطحاوی، ابوداؤد، ترمذی نے عمر بن خطاب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم یہ پڑھتے تھے۔ لَا تَزْعُمُوا عَنْ أَنبِيَائِهِمْ
قَوْلَهُمْ كَفَرُوا بِكُمْ۔ پھر آپ نے زید بن ثابت سے پوچھا ہے کیا اس طرح ہے؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہاں۔

امام ابن عبد البر نے احمد میں مدنی بن عمر بن قزو اعن ابیہ عن جده عیسیٰ بن قزو کے سلسلہ سے روایت کیا ہے
کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے حضرت ابی سے فرمایا کیا ہم کتاب اللہ میں اس طرح نہیں پڑھتے تھے۔ ابْنُ قَلْبَةَ
قَوْلِهِمْ كَفَرُوا بِكُمْ (تمہارا اپنے اہل دین سے نفی کرنا کفر ہے)۔ حضرت ابی نے فرمایا کیوں نہیں اسی طرح تھا۔

یہ حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا ہم اس طرح نہیں پڑھتے تھے اَلْوَلَدُ لِلْوَالدَیْنِ وَالْوَالدَةُ لِلْوَالدَیْنِ (بچہ سادب فرماں کا ہے اور زونے سے لئے چمیرے) یہ ان کتاب سے تھا جو اسے مفقود ہو چکی تھیں؟ ابی نے کہا ہاں کی یہ اس کتاب میں تھا۔

امام ابو سعید، ابن ابی نعیر، ابن ابی ہریرہؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے پوچھا جو ہم پر نازل کیا گیا ہے کیا اس میں تو نے یہ بھی پڑھا ہے۔ ابن ابی نعیر نے کہا جَعَلْتُ لَمْ تَوْنِیْ مَیْقَۃً قَدْ قَمِ اس طرح جہاد کرو جس طرح تم نے جنگی مرتبہ جہاد کیا تھا۔ اور اب یہ قرآن میں نہیں پاتے۔ پھر حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے فرمایا یہ حد ساقطہ کرنا چاہیے۔

امام ابو سعید، ابن ابی نعیر، ابن ابی ہریرہؓ نے لکھا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں تم میں کوئی یہ نہ کہے کہ میں نے سارا قرآن سے لیا ہے، اسے کیا معلوم سارا قرآن کیا ہے، بہت ماقرآن منسوخ ہو گیا ہے۔ نہان کو اس طرح کہنا چاہیے۔ میں نے وہ لے لیا ہے جو اس میں سے ظاہر ہے۔

ابن ابی شیبہؒ نے المسند میں، ابن ابی ہریرہؓ کی اور یحییٰ نے دلائل میں حضرت عید، انس، رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں، بقرات جو رسول اللہ ﷺ پر آخری سال اس سال میں پیش کی گئی وہ یہ ہے۔ اس کو اب لوگوں حفاظت کرتے ہیں اور جس پر حضرت عثمانؓ نے لوگوں کو جمع فرمایا۔

حضرت انسؓ، ابن ابی ہریرہؓ نے المسند میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جبریلؑ ہر سال رمضان میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے تھے اور جس سال آپ کا وہاں تھا اس سال دوسرے دور کیا۔ اور صحابہ سمجھتے تھے کہ وہی قرأت آخری قرأت ہے۔

امام ابن ابی ہریرہؓ نے جو مفسرین سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم کو کون سی قرأت کو پہلی قرأت شمار کرتے ہو؟ ہم نے کہا عبد اللہ کی قرأت۔ اور ہند کی قرأت؟ آخری قرأت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبریلؑ ان پر ہر سال قرآن و مضاف میں پیش کرتا تھا اور آخری سال دوسرے دور کیا اور عبد اللہ نے اس کی شہادت دی جو منسوخ ہوا اور جو بدل گیا۔ ابن ابی ہریرہؓ نے جواب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمیں ابن عباسؓ نے فرمایا تم کو کون سی قرأت شمار کرتے ہو؟ ہم نے کہا عبد اللہ کی قرأت کو۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ جبریلؑ پر ایک مرتبہ قرآن پیش کرتے تھے لیکن آخری سال دوسرے پیش کیا اور عبد اللہ کی قرأت آخری قرأت ہے۔

امام ابن ابی ہریرہؓ نے حضرت انسؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جبریلؑ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہر سال قرآن کا دور کرتا تھا اور آخری سال دوسرے دور کیا۔ میں نے اس سال نبی کریم ﷺ سے قرآن سیکھا تھا۔

امام ابن ابی ہریرہؓ نے حضرت انسؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ میں نے ہذا ساری کوئی شخص اس آخری مرتبہ نہیں دیکھا تھا۔ سو غریب تو میں نے اس طرف سزا کر کے چاہا۔

حاکم نے سہ ماہی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قرآن حکیم رسول اللہ ﷺ پر تیس مرتبہ پیش کیا گیا۔ صحابہ فرماتے

یہ جٹسکی پابج^{۱۰}، ریا پدم کشن میں دوسرے ہندوستانی سے پہلے تھی۔ (۱۱)۔

امام اہل تشیع نے اسی مسئلہ کے روایت کیا ہے کہ: **لَا يَفْلَحُونَ** مراد عرب ہیں جنہوں نے یہ کہہ رکھا ہے کہ ہمیں اپنی ہی قوم پر نہیں ہے۔ (۱۰)

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ صَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُدْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَى فِي خَرَابِهَا أُولَئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٥٠﴾

۱۱ اور کونسا زیادہ اعلیٰ ہے اس سے جو رکبہ نے اللہ کی مسجدوں سے کہہ دکر کیا جائے اس میں اللہ کے نام (پایا)

کا اور دشمن ہوا ان کی ویرانی میں، انھیں مناسب نہیں تھا کہ جو غلٹ ہوئے مسجد میں میں مکرور تے ذرتے ان کے لئے دنیا میں (ابھی پرانی) نسبت ہے۔ اور ان کے لئے آخرت میں (بھلی) جزا عذاب ہے۔“

ان اہل حق اور اہل باطل کا قلم نے ان معاصی سے روایت کیا ہے کہ قریش نے نبی کریم ﷺ کو کعبہ میں نماز پڑھنے سے روکا تو اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا:

امام ابن جریر جو راہنہ ان کے تحریر کی نظر ثانی میں بھی ملحق تھے۔ روایت کیا ہے کہ اس سے مراد انساری ہیں (3)۔

امام محمد بن حنفیہ اور اسی جریحے کی وجہ سے اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد انصاری ہیں جو بیت المقدس میں سندوں والے تھے اور وہ لوگ ان کو اس میں نادر مہذب سے منکر کرتے تھے (4)۔

امام بن جریر نے سعدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد وہی لوگ ہیں جو بیت اقصیٰ پر غلبہ آئے اور اولیٰت حاصل کی۔ اُن کا خلاصہ اِذَا رَحِمَ الْوَعْدِیْنَ کے تحت فرماتے ہیں: اُن کوئی دہائی بیت اقصیٰ میں داخل نہیں ہوئے مگر اُن سے ہوئے کہ انہیں اس کی گمان نہ اڑا دی جائے۔ جب چرکی اڑانگی کے ساتھ سے طوفانِ دو جہاں آیا اور آ رہا ہے اور اَلْقَمِیُّ فِي السَّيِّئَاتِ کے تحت فرماتے ہیں: اُن میں سے کسی کو نہ دیکھا ہے کہ وہ بیت اقصیٰ کا وہ وقت طے کر لے کیا ہے۔ ان کی روایت ہے (۱۰۷)۔

امام عیسیٰ بن جمہ اور ان کے حواریوں نے کہا کہ یہ اللہ کے فرشتے ہیں، یہود کے نظریے نے انہیں اس بات پر راہنہ کیا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کو ہی اکیسویں صدی کے مسیح موعود کے طور پر مانتا تھا۔ (8)

اسی بنا پر تم نے کعب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہاں تک کہ بیت المقدس پر غائب ہوئے تو انہوں نے اس کو چلا لیا۔

3- ایضاً، ہر ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸،

2- این

١- تفسير الجليلي: في باب: من: ص ٥٧

5- أيضًا: الجزء 1 من 573

5- اپنی رقم 14 منہ 573,75.76

2.4

سورج طلوع ہوا تو وہ طلوع غیر قبہ کی طرف تھے، جب ہم سفر سے واپس آئے تو ہم نے نبی کریم ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہ موش ہو گئے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے **وَلْيَوْمَ النُّشُورِ وَالنُّشُورِ** (الایہ) نازل فرمائی (۱)۔

امام سعید بن منصور اور ابن جریر رحمہما نے علماء سے روایت کیا ہے کہ ایک قوم سے قبلیہ کی سمت گم ہو گئی، ہر انسان نے ایک سمت من کر کے نماز پڑھ لی۔ پھر دو رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے اس رات کی نماز کا مسئلہ عرض کیا تو اللہ تعالیٰ نے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ حَتَّىٰ تَخْلُشُوا مِنْهُ وَتَذَكَّرُوا** (الایہ) نازل فرما (۲)۔

امام ابن جریر نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا، اس کو انتہائی کسر (دھند) سے واسطہ پڑا حتیٰ کہ وہ قبلیہ کی سمت بھی مضمون نہ کر سکے۔ انہوں نے غیر قبلیہ کی طرف نماز پڑھی۔ پھر سورج کے طلوع ہونے کے بعد انہیں مظلوم ہونے کی خبروں نے غیر قبہ کی طرف نماز پڑھی ہے۔ پھر جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو سردار اوتھ کوٹھ گزار کیا، اس وقت اللہ تعالیٰ نے **وَلْيَوْمَ النُّشُورِ وَالنُّشُورِ** نازل فرمادیا۔

امام ابن جریر رحمہما نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہارا بھائی (غماشی) فوت ہو گیا ہے اس کی نماز جنازہ پڑھو، صواب کرام نے عرض کی ہم ایک ایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھیں جو مسلمان نہیں تھا؟ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی **وَإِنْ مِنْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْمَعُوا** (الایہ X آل عمران: 199) صحابہ نے عرض کی وہ قبلیہ کی طرف من کر کے نماز نہیں پڑھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ آیت **وَلْيَوْمَ النُّشُورِ وَالنُّشُورِ** (الایہ) نازل فرمائی (۳)۔

امام ابن جریر اور ابن جریر نے یہاں سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب **أَوْ غُلِيَ النَّجْمُ لَكُمْ** (المومن: 60) کا ارشاد نازل ہوا تو صحابہ نے پوچھا کدھر من کر کے دعا کریں تو اس وقت **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ حَتَّىٰ تَخْلُشُوا مِنْهُ وَتَذَكَّرُوا** (الایہ) نازل ہوا (۴)۔
۱۔ ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جس طرف شرف، قربانیت کرو اور حق اللہ کی سمت ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہما نے یہ روایت کی اور ترمذی نے اپنی سنن میں مجاہد رحمہما سے روایت کیا ہے **وَجَعَلُوا الْقِبْلَةَ حَتَّىٰ يَنْقَلِبُوا إِلَىٰ الْقِبْلَةِ** (البقرہ: 149) ہے۔ ابن ابی شیبہ ترمذی (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ مشرق مغرب کے درمیان جو جگہ ہے وہ قبلہ ہے (۵)۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہما نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح روایت کیا ہے۔
۱۔ سنن کبیر زبیدی، جلد ۲، صفحہ ۱۱
۲۔ تفسیر طبری، جلد ۱، صفحہ ۵۷۹
۳۔ جامع ترمذی، جلد ۱، صفحہ ۱۷۱
۴۔ سنن سعید بن منصور، جلد ۲، صفحہ ۵۵۱
۵۔ جامع ترمذی، جلد ۱، صفحہ ۱۷۱

امام ابن ابی شیبہ اور یحییٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں شرقی و مغرب کھڑے زمین قبل ہے جب تم بیت اللہ کی طرف منہ کرو (۱)۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَنَهُ نَبْلُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
كُلٌّ لَهُ فَئِیۡنُوۡنٌ

”اور یہ کہتے ہیں کہ بچہ بنا لیا ہے اللہ نے (۱) ایک بیٹا، پاک ہے وہ (اس نسبت سے)۔ بلکہ اسی کی ہے جو چیز آسمان میں ہے اور زمین میں۔ سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔“

ماہر بزرگ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اے آدمؑ سے میری تکذیب کی حالانکہ اس کو یہ زیب نہیں تھا، اس آدمؑ نے مجھے گالی دی حالانکہ اس کو یہ زیب نہ تھا چاہے تھا، انسان کا میری تکذیب کرنا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے میں اس کو کبھی حاکم پر مانتا ہے پر قادر نہیں ہوں اور انسان کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ اس نے کہا میری شان ہے، حالانکہ میری ذات کسی کو پونی نہ ملے یا جانی نہ۔ سہ پاک (۲)۔

امام بخاری، ابن مردودہ اور یحییٰ نے از اسماء الصافات میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدمؑ سے میری تکذیب کی اور تکذیب کر جس کو سب نہیں تھا اس نے مجھے گالی دی جب کہ اس کا مجھے کبھی دینا نہ سب نہیں تھا۔ اس کا میری تکذیب کرنا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے ہرگز نہیں لوانے کا جس طرح اس نے پہنچے مجھے پیدا کیا تھا حالانکہ انکو یہ یاد آجیو کرنا آسان نہیں۔ اور اس کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ اس نے کہا اللہ نے دینا نہ دیا حالانکہ میں اللہ ہوں جو حد بے نیاز ہے نہ کسی کو جتا ہے نہ جسم دیا گیا۔ ہے اور نہ کوئی اس کا مسر ہے (۳)۔

امام احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن مردودہ، یحییٰ نے حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرمایا کوئی شخص اس اذیت پر بار بار کرنے والا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مٹی جاتی ہے۔ لوگ اس کیلئے جینے کا ذکر کرتے ہیں اور وہ اس کے شریک ٹھہراتے ہیں حالانکہ وہ انہیں رزق دیتا ہے اور غایت عطا فرماتا ہے (۴)۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن احمد و ابن ابی حاتم نے غلب بن عفرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے ایک شاعر نے بتایا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب زمین کو پیدا فرمایا اور اس میں درخت پیدا فرمائے زمین میں کوئی ایک درخت بھی پیدا نہیں تھا جو انسان نے لگا دیا ہو لیکن یہ اس کا پھل استعمال کرتے ہیں حتیٰ کہ لاجر ٹوٹ یہ اتار دیا تو کہتے ہیں اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا (اللہ نے بیٹا بنا دیا) جب وہ یہ سمجھتے ہیں تو زمین کا پ جاتی ہے اور درختوں کے کانٹے ٹھکراتے ہیں۔

2۔ صحیح بخاری، کتاب التفسیر جلد 2، صفحہ 544، مطبوعہ وزارت تعلیم دارالحدیث

1۔ مصنف و ابی شیبہ جلد 2، صفحہ 140

3۔ صحیح بخاری، جلد 4، صفحہ 1303، رقم الحديث 4690-31 مطبوعہ دارالحدیث

4۔ ایضاً جلد 2، صفحہ 2283، رقم الحديث 5148

حضرت ابراہیمؑ نے حضرت قزوحؑ، رحمانہ سے روایت کیا ہے کہ جب لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر نیچے کا بہتان اٹھھا تو اللہ تعالیٰ نے قزوحؑ اپنی پاکی بیان فرمائی فرمایا یہ حدیث

۱۰۔ ہم یہ سن حیدر دین علی صاحب اور دھانی نے انجیل مانی میں حضرت دین مہاسی رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے سبحانہ میں افہ
تعلیٰ برقص اور مرعوب ہے انجیل کی بیان فرما رہا ہے۔

امام حمید الرحمن زین العابدین (علیہ السلام) نے لایا اور پہنچائی کے واسطے سے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے روایت کیا ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جو چاہا کیا کہ جو جو جان اللہ کہتا ہے اس کا کیا مطلب ہے فرما دے ہر قسم سے اللہ تعالیٰ کی پاکی پہن کر ہے۔

وامم بن جریر ہدیسی اور انصاری نے القادیانی دوسرے متعدد مہم جوں حرق سے نوکی بن طلحہ بن عبد اللہ ابن ابی جعدہ
طلحہ بن عبید اللہ کے حکام سے رو بہ کیا ہے، اے قرآن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سلطان اللہ کی تفسیر پر بھیجی تو فرمایا ہر شخص
اور کردنی سے اللہ تعالیٰ کی پاکی جان نمرانہ

عام آدمی مزدور نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کے طریق سے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے طلبہ کو یہ کہنے سے منع فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل و حرکت پر چھایا تو فرمایا اگر محبوب سے اللہ کی پاکی میں کرنا۔

امام ابن ابی حاتم نے میمون بن مہرون سے روایت کیا ہے کہ ان سے سبحان اللہ کے حلقوں پر چھ گھبراہٹ آجیوں نے فرمایا یہ ابہرہ سے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کی جاتی ہے اور ہر عرب سے اسی کی پائی ہوئی جاتی ہے۔

امام ابن اثیر اور ابن اسیر نے حضرت بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ابن ابی کثیر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا جو ان جنگ کیا مغلط ہے تو آپ نے فرمایا یہ اسباب ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے پسند فرمایا ہے۔

ماہرینِ اِنجِینِیئر نے حضرت اَحمَدِ رَحْمَہُ اللہ تَعَالٰی سے رِوَايَت کیا ہے کہ فرمایا سُبْحَانَ اللہ! یہ کلر ہے بڑوں کی اپنی فُروغِ شمسِ سحر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

امام عبد بن حمید نے یزید بن ابی اسلم سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا: **يَا اَبَا عَبْدِ اللَّهِ اِنَّكَ اَنْتَ اَوْ اَمْرًا مِثْلَكَ** (تو ہی ہے یا امر ایسا ہی ہے) کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، گو اللہ اس کا مطلب بھی سمجھ جائے۔ یہ ساری نعمتیں اس کی طرف سے ہیں اور اس پر اس کی حمد بیان کی جاتی ہے، اللہ اکبر کا معنی جو ہے جس کی حمد اللہ تعالیٰ سے کوئی شے بڑی نہیں ہے لیکن یہ سب ان اللہ کیلئے ہے، ان عباس نے فرمایا تو اس کو کیوں نہیں جانتا؟ یہ وہ کلمہ ہے جس کو اللہ نے اپنے لئے پسند فرمایا اور مالک کو اس کا ذکر کرنے کا حکم دیا اور اس کلمہ کا اس کی مخلوق میں سے ہر مخلوق نے اُتھ لیا۔

مَنْ لَمْ يَتَّقِ اللَّهَ

امام احمد، عیوب بن حیدر، ابو نعیم، ابن جریر، ابن السنہ و ابن ابی حاتم اور انھاس نے کہا میں اس میں جبرانی ہے۔

اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے، ارشاد فرمایا قرآن حکیم میں جہاں قوت کا ذکر ہے اس سے مراد طاعت ہے (۱)۔ ابن جریر اور ابن المنذر نے کئی مرقع سے لکھن عباس سے **فَيَكُونُ كَمَا مَنَعْنَاهُ** روایت کیا ہے (۲)۔

امام طہسٹانی نے اپنے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یحییٰ بن خالد رقی رحمہ اللہ نے ان سے **فَيَكُونُ كَمَا مَنَعْنَاهُ** پوچھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یحییٰ بن خالد (۳)۔ (۴)۔ نافع نے کہا کیا عرب یہ مانتی جانتے ہیں؟ فرمایا ہاں کیا قرآن نے حدیث میں زیادہ کا قول نہیں سنا۔

فَقَبْلَ يَلِيَّ يَوْمَهُمْ عَقُوبًا يَوْمَ لَا يُكْفَرُ عَنْهُ مَا اِذْ عَمَرُوا
اللہ تعالیٰ کا اقرار کرتے ہوئے وہ اس کے عفو کی امید رکھتا ہے اس دن جس میں دشمن و شہداء اعمال کا بندہ انکار نہیں کرے گا۔

امام ابن جریر نے عمر سے **فَيَكُونُ كَمَا مَنَعْنَاهُ** روایت کرنے والے کیا ہے (۳)۔
امام ابن جریر نے ثادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ **كُلُّ لَهْ فَيَكُونُ كَمَا مَنَعْنَاهُ** ہے کہ ہر ایک طاعت کرنے والا اور اقرار کرنے والا ہے کہ اللہ اس کا رب ہے اور اس کا خالق ہے (۴)۔

بَيِّنَةُ السُّبُوتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٥﴾

”سود ہے آسمان اور زمین کا اور جب ارادہ فرماتا ہے کسی کام کا تو صرف اتنا حکم دیتا ہے اسے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔“

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم نے ابو یوسف رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں **بَيِّنَةُ السُّبُوتِ وَالْأَرْضِ** کا مطلب یہ ہے کہ اس نے زمین اور آسمانوں کو خود ایجاد کیا اور ان کی تخلیق میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہے۔

امام ابن جریر نے سدی رحمہ اللہ سے اس آیت کے ضمن میں روایت کیا ہے کہ اس نے آسمان اور زمین کو ایجاد کیا اور پیدا کیا اس سے پہلے کوئی چیز پیدا نہیں کی گئی تھی تاکہ وہ ان کی تخلیق میں شامل ہوتی (۵)۔

امام ابن ابی شیبہ نے ابن ماجہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں دعا کی **اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ بَيِّنَةُ السُّبُوتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَإِذَا أَرَدْتُ أَمْرًا فَقُلْ** **تَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ**۔ نبی کریم ﷺ نے یہ دعا سن کر فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے (۶)۔

امام ابن کثیر نے تفسیر میں فرمایا ہے کہ: **وَلَا تُشْمَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَنَّةِ** جنت میں جہنم کے لئے نہیں لکھا گیا۔

اس آیت میں فرمایا ہے کہ: **وَلَا تُشْمَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَنَّةِ** جنت میں جہنم کے لئے نہیں لکھا گیا۔

وَلَنْ تَرْضَى عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَى حَتَّى تَتَّبِعَهُمْ قُلْ إِنْ

هَدَى اللَّهُ هُوَ الْهَدَىٰ وَلَهُنَّ الْفِتْنَةُ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ الَّذِي

جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۚ مَا لَكَ مِنَ الْإِيمَانِ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝

اور یہ جو شخص نہیں ہوگا آپ سے یہودی اور نصاریٰ۔ یہاں تک کہ آپ جو دیکھیں ان کے دین کو۔ آپ (نہیں) کہیں کہ اللہ کا بیان جو راستہ ہی سیدھا راستہ ہے۔ اور اگر (تفسیر میں) کہ آپ جو دیکھیں ان کو اللہ کے دین کے بعد ہیں جو آپ کے پاس چاہے وہ (بچہ) نہیں ہوگا آپ کے لئے اللہ کی رحمت سے بچانے والا کوئی اور نہ ہوگا کوئی مددگار۔

امام علی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا ہے کہ یہ آیت کے بعد نبی اور ان کے پیروں کے لئے ہے کہ وہ یہ امید نہ رکھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بعد کی طرف سے کہہ سکیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبول فرمایا تو وہوں کو نبیوں پر اور مشرکوں کو دائرہ دیا ہے اپنے دین کی سوخت سے یہ نہیں ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا **وَلَنْ تَرْضَى عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَى**

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِالْكِتَابِ يَسْمُوتُهُ حَتَّى يَلَاؤِيَهُ ۚ أُولَٰئِكَ يُلْهُو عَنِ ذِيهِمْ ۚ

مَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ یہی اسرار ہیں اذ کروا انصاری

الَّذِينَ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَلَيْ قَضَائِكُمْ عَنِ الْعَالَمِينَ ۝ وَانْتَفُوا يَوْمَ لَا

تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا

شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۝

جو کوئی ہے کہ آپ کی روایت کی حدیث کا حق (آپ سے) ہے، وہی ایمان لائے ہیں اس کے ساتھ اور جو کوئی انکار کرے اس کا وہی نقصان اٹھائے لے گا۔ اور یہی اسرار ہیں اذ کروا انصاری۔ اور ان کے دین سے کہہ لیں اور (فصل میں) ان کے حق و فضیلت کی (اس زمانہ کے) سب باتوں پر۔ اور وہی ان سے کہہ لیں جو جائے کوئی ان کی کسی کے حق اور نہ قبول کیا جائے اس سے وہی ایمان اور نہ نفع۔ کی۔ سے کوئی

نماز میں ادا نہ ہونے کی وجہ سے وہ کہتا ہے۔

نام عبد الرحمن بن قاضی حوالہ سے روایت کیا کہ کہ اَللّٰہُ یُنِیْ خَیْلَہُ الْکِشَیْہُ سے مراد یزید و نضار بنی ہیں۔ ابن جریر
ابن اصفہان و ابن ابی عاصم و ما ع نے ابن عباس سے روایت کیا ہے بِسْمَلِہُ عَلٰی مَلَاوِیْہِ کا معنی یہ ہے کہ وہ کتاب کے طویل
مکوں پر لکھتے ہیں۔ وہ اس کے حرام کو حرام کہتے ہیں۔ وہ اس میں کسی قسم کی تخریص و تبہی نہیں کرتے ہیں (۱۶)۔

اور مہاجر مجید و امین؟ میرے بہن بھائی۔ امین ابی ماحمد اور اموی نے حضرت امین عباس رضی اللہ عنہما سے یہ معنی روایت کیا ہے کہ وہ اس کی اتباع کرتے ہیں جیسے اتباع کر۔ نہ کافی ہے پھر آپ نے بطور دلیل یہ آیت تلاوت کی وَالْقَوْمِ الْفَاسِقِ (انفص: 2) جب حاضر سورج کی اتباع کرے (2)۔

امام ابن الجوزی نے حضرت عمر بن الخطاب سے یہ روایت کیا ہے کہ جب وہ جنت کو گزرے تو اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرے اور جب آگ سے گزرے تو جنت کی آگ سے پناہ مانگے۔

فخیم نے کتاب الاقامہ مالک سے یہی سنتے رہا تاہم حضرت مہربانی اللہ سے روایت کیا ہے جس میں مجھوں
 مرادوں میں کہی کریم علیہ السلام نے فرمایا وہ اس کی اتباع کرتے ہیں جیسا اتباع کرنے کا حق ہے۔

اہم عید، روزِ وق اور ایمین جریر نے حضرت ابن مسعود سے کئی طرق سے روایت کیا ہے کہ نبیوں نے فرمایا: اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس کے حلال کو حلال کرے ہیں اور اس کے حرام کو حرام نہ کرتے ہیں اور اس کی اس صریح خلافت کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اس کو نازل کیا ہے اور اس کے کلمات میں تخریف نہیں کرتے (3) اور اس کی غیر مناسب تہ و طویل نہیں کرتے۔

امام ابن ابی حاتم نے زہر بن اسلم سے اسلاف سے یہ معنی روایت کرے کہ وہ اس کو بیان کرتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے اسے نازل کیا اور اس کو چھانے نہیں۔

امام عبید بن جریہ اور اس نے قتادہ سے روایت کیا ہے کہ: **اَلَيْسَ مِنَ الْكَلْبَةِ يَتَلَوْنَ هَٰذَا وَتَجِبُ**
 مراد انہوں میں محمد بن علیؑ کے صحابہ بھی ہیں جو آیات البیہ پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی تصدیق کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں ہمیں
 بیان کیا گیا ہے کہ ان مسعود فرماتے تھے اللہ کی قسم اس کی شہادت کے حق سے مراد یہ ہے کہ اس کے کمال کو طویل کرنا اور اس
 کے حرام کو کرام کرنا اور اس کو اس طرح پڑھنا جس طرح اللہ نے اس کو نازل کیا ہے اور اس کے اللہ و مومنوں میں تحریف نہ کرنا۔
 خدایا ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: یٰ اَسْرَافِیُّسُ! پڑھو مجھے جہنم راہ میں جو
 مٹانے کا کوئی ذمہ نہیں (4)۔

۱۔ ام کوکچ اور ابن جریر نے الحسن رحمہ اللہ سے سنا کہ یہ مطلب بیان کیا ہے کہ وہ کتاب کی تمام آیات پر عمل کرتے ہیں اور مشابہت پر ایمان لاتے ہیں اور جو انھیں سمجھ نہیں آتا اسے وہ اصل کے حاشیے والے کے زمرہ کرتے ہیں (۵)۔

صاف کرنا، سو تجھیں کانٹا، ناخن، بظلوں کے بال نوچنا۔ (1)

امام بخاری اور نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زرافہ ہاں صاف کرنا، ناخن کاٹنا، سو تجھیں کانٹا، ناخن، بظلوں کے بال نوچنا۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چہرہ پر فطرت سے ہیں۔ سو تجھیں کانٹا، زحلی کا لبا کرنا، سواک کرنا، پانی سے ناک صاف کرنا، ناخن کاٹنا، ہاتھوں کے ہونٹوں کا دھوا، بظلوں کے بال نوچنا، زرافہ ہاں صاف کرنا، پانی سے ستھار کرنا، معصوب کرنا۔ تے ہیں دوسری چیزیں بھول گئے مگر روکلی ہوئی رہا۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ نے حضرت عمار بن ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کنہ قحلی نے فرمایا: فطرت یہ ہے کھانکنا، پانی سے ناک صاف کرنا، سواک کرنا، سو تجھیں کانٹا، ناخن کاٹنا، بظلوں کے بال نوچنا، زرافہ ہاں صاف کرنا، ہاتھوں کے جوڑ جھوننا۔ (3)

امام ابو داؤد اور ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہایت چار چیزیں ہیں: سو تجھیں کانٹا، زرافہ ہاں صاف کرنا، ناخن کاٹنا، سواک کرنا۔ (4)

امام مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے سو تجھیں کانٹے، ناخن کاٹنے، زرافہ ہاں صاف کرنا، بظلوں کے بال نوچنے کا حکم دیا۔ اے لئے بات حسین فرمایا ہے کہ چالیس دنوں سے زیادہ جان کو نہ پھونڈا جائے۔ (5)

1۔ احمد، ابی یحییٰ نے شعب الدین میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے حضرت کیا، جبریل آپ کے پاس آئے میں سے ہو گئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے کیوں ایسا نہ ہے تے جب کہ تم میرے دو گروہ بنے اسے نہ سواک کرتے ہو نہ تم اپنے ناخن کاٹتے ہو نہ نبی، سو تجھیں کانٹے، زرافہ ہاں صاف کرنا، ہاتھوں کے جوڑ صاف کرتے ہو۔ (6)

2۔ ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: "اور اسے حسین بھی کہا ہے فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے اپنی سو تجھیں کانٹے، ناخن کاٹنے، زرافہ ہاں صاف کرنا، بظلوں کے بال نوچنے کا حکم دیا۔ (7)

3۔ امام ابن ابی شیبہ، احمد، ترمذی (انہوں نے اس کو صحیح بھی کہا ہے) اور نسائی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے

1۔ صحیح مسلم، جلد 2، صفحہ 975، مطبوعہ دار الفکر، بیروت

2۔ یزید

3۔ صحیح ابن ابی شیبہ، جلد 1، صفحہ 178، مطبوعہ مکتبۃ الریان

4۔ سنن ابی داؤد، جلد 1، صفحہ 155، مطبوعہ مکتبۃ الریان

5۔ مشکوٰۃ، جلد 10، صفحہ 185، حدیث 10401، مطبوعہ مکتبۃ الریان

6۔ جامع ترمذی، جلد 2، صفحہ 130، مطبوعہ مکتبۃ الریان

7۔ جامع ترمذی، جلد 2، صفحہ 130

7۔ مشکوٰۃ، جلد 11، صفحہ 432 (12224)

کو رد کرتا ہے۔ ابو نعیم نے معرۃ الاسما میں مسویہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی رات نہ سوئے حتیٰ کہ آپ ﷺ اپنے لئے مسواک کر لیا۔

امام ابن ابی شیبہ نے المصنف میں، ابو نعیم نے کتاب اسواک میں ضعیف سند کے ساتھ ابو یوسف بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ ہجر پر جانے سے پہلے مسواک کرتے تھے اور جب رات کو اٹھتے تھے اور جب لیڑیٰ خرب ہوتے تھے تو بھی مسواک کرتے تھے، لیکن نے ان سے کہا آپ نے اپنے ٹیس کو تکلیف دینی ہے انہوں نے فرمایا۔ مجھے اسامہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ ان اوقات میں مسواک کرتے تھے (1)۔ ابو نعیم نے حسن سند کے ساتھ عبد اللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر شاق کرنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان کو عمری کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ جبرائی نے الاوسط میں حسن سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر تکلیف کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر دفعہ کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا (2)۔

امام شافعی، ابن ابی شیبہ، احمد، نسائی، ابو یوسف، ابن خریجہ، ابن حبان، حاتم اور ترمذی نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کیا۔ جبرائی، ابو احمد، ابی شیبہ، ابو نعیم نے فرمایا مسواک نہ کرنے کے لئے طہارت اور رب کی رضا کا موجب ہے (3)۔

امام احمد و جبرائی نے الاوسط میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسواک ضرور کیا کرو ورنہ کوپک سرتا ہے اور رب تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے (4)۔

امام احمد نے ضعیف سند کے ساتھ کھنم یا قیس بن عباس سے روایت کیا ہے نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم میرے پس زرد اٹھان کے ساتھ کیوں آتے ہو، مسواک نہیں کرتے ہو؟ اگر مجھے اپنی امت پر تکلیف کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان پر مسواک کی طرف تشریف کر دیتا جیسا کہ ان پر ضرور فرض کیا ہے (5)۔ جبرائی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ مسواک کا ان کی اس جگہ رکھتے تھے جہاں کا تب قلم رکھتا ہے (6)۔

امام القسطلی نے المغنیا میں ابو نعیم نے اسواک میں ضعیف سند کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں نبی کریم ﷺ جب سفر فرماتے تو مسواک، کھنکھی، اور مدانی، بوقل اور شیشہ ساتھ لے جاتے تھے۔ امام ابو نعیم نے ایک کثرہ سند کے ساتھ رافع بن خدیج رحمہ اللہ سے مرفوع روایت نقل کیا ہے کہ مسواک کرنا واجب ہے۔ ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمیں مسواک کا اس طرح حکم آیا یا چاہا تھا کہ ہم سمجھتے تھے کہ اس کے متعلق کوئی حکم نازل ہو جائے گا (7)۔

2۔ کثرہ مدہ مطبوعہ 1380ھ (1266) مطبوعہ مکتبۃ الطراف

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 1، صفحہ 55 (1788)

3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 1، صفحہ 56 (1792) مطبوعہ مکتبۃ العلوم، القمم

4۔ مسند امام احمد، جلد 2، صفحہ 108 مطبوعہ دار المعاد، بیروت

6۔ ملین کبریٰ، زکات، جلد 1، صفحہ 37

5۔ ہیثم، جلد 3، صفحہ 442

7۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 1، صفحہ 56

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عباسؓ کے مرفوع روایت نقل کی ہے کہ وہ لوگوں میں داخل ہوئے اور سواک کرنا دیکھ کر تعجب سے اتر کر مجھ کو اپنے مات پر تکلیف کا اندیشہ دیا تو میں انہیں پرہیز کے وقت سواک کا حکم بنا کر سواک کے ساتھ بندہ جو وہ شخصیں پڑھتے ہیں وہ ستر کھنکوں سے افضل ہیں جو سواک کے بغیر پڑھتے ہیں (۱)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سلمان بن عبد اللہؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سواک کرو اور صفائی کرو اور طاق مرتب کرو، اللہ طاق ہے، اور طاق کو پسند کرتا ہے (۲)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت انسؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے وضو کے وقت جوڑوں کا زنجیر خیال رکھنے کا حکم دیا کیونکہ ان میں میل زیادہ تیزی سے گھرتی ہے۔

امام بخاریؒ نے نوادر الاصل میں ایسی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن بسرؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جس میں جملہ لہجہ لہجہ لہجہ سے حضرت عبد اللہ بن بسرؓ رضی اللہ عنہ نے اسے مرفوعاً ذکر کیا ہے فرمایا اپنے ناخن کاٹو اور گلے پہنے ناخنوں کو کوئی نہ دھو اپنے جوڑوں کو صاف کرو (۳)۔

امام بخاریؒ نے مسند ابو داؤدؒ نے شامی میں سند ابن ماجہؒ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل کتاب اپنے بالوں کا سہل کرتے تھے اور شرک مانگ مالتے تھے اور نبی کریم ﷺ نے اہل کتاب کی موافقت پسند فرماتے تھے ہر کام میں جس میں آپ کوئی تعریف ملے یا نکتہ ملے پس رسول اللہ ﷺ نے پہلے سہل فرمایا پھر مانگ کاٹا (۴)۔

امام ابن ماجہؒ اور ترمذیؒ نے بیہ سند کے ساتھ حضرت ام سلمہؓ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جہاں اپنے بالوں کو رو کر کے لئے کوئی پپ لگاتے تو ہاتھ کے ساتھ پپ لگاتے، بلالؓ لگ کر پپ لگاتے تھے (۵)۔

امام ترمذیؒ نے ابی حاتم بن حنیفؒ سند کے ساتھ حضرت انسؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے چھوٹا سہل کرتے تھے جب بال زیادہ ہو جاتے تو اس کو سونڈا دیتے تھے (۶)۔

امام احمد بن حنبلؒ نے شداد بن دوس سے مرفوع روایت نقل کی ہے کہ عتہ مردوں کے لئے سنت ہے کہ مردوں کیلئے اچھا ہے۔ ابو طلحہؓ اپنی سہل سہل مسکن میں، ابو اسحاقؓ نے کتاب العقیدہ میں، بیہقی نے حضرت ابن عباسؓ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ابو داؤدؒ نے مشیم بن حکیم بن ابی عیینہؓ سے حدیث کے سند سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہاتھ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اپنے کمرے والے بھیک دو، ان کو سونڈا والو ایک اور شخص نے مجھے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کے ساتھ اسے شخص کو فرمایا اپنے کمرے والے بھیک دے اور فقیر (۷)۔

بیہقی نے زہریؒ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرمایا جو اسلام قبول کرے

3۔ دارالحدیث، ص ۴۵، مطبوعہ دارالحدیث

1۔ مختلف ابن ابی شیبہ، جلد ۱، صفحہ 157

2۔ ایضاً

5۔ سنن ابن ماجہ، جلد ۱، ص ۳۶۵۲

4۔ مسند احمد، جلد ۲، صفحہ 257، مطبوعہ دارالحدیث، ص ۳۶۵۲

7۔ سنن ابی داؤد، جلد ۱، ص ۱۸۲، مطبوعہ دارالحدیث

5۔ شمیر قرطبی، جلد ۲، صفحہ 101

روایوں نے حضرت دو علیہ السلام کو قید کر لیا تھا تو سب سے پہلے حضرت ابو بکرؓ نے غصہ کیا۔ پھر آپ نے جنگ کی حتیٰ کہ روایوں سے حضرت دو علیہ السلام کو آزاد کر لیا (۱)۔

امام ابن ابی شیبہؒ نے حسن بن علیؓ و حمرانہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب حضرت امیر المومنین علیہ السلام ان لوگوں سے جنگ کرنے کے لئے پہلے جنہوں نے حضرت دو کو قید کر لیا تھا تو سب سے پہلے آپ نے فکر کر جنگ میں سیر نہ میرا۔ کلب کی شکل میں مرتب کیا۔

امام ابن ابی شیبہؒ نے یزید بن ابی زبیرؒ رحمہ اللہ سے روایت کی کہ انہوں نے ایک شخص سے جس کا انہوں نے نام لیا تھا فرمایا سب سے پہلے کس نے جھنڈے باندھے تھے دو ابیہ علیہ السلام تھے۔ آپ کو خبر پہنچی کہ حضرت دو علیہ السلام کو قید کر کے لے کر رہا ہے اور نہیں قید کر کے لے گئے ہیں۔ تو آپ نے جھنڈے باندھے اور اپنے خاص اور مولویوں کے ساتھ ان کی طرف پیش قدمی کی حتیٰ کہ آپ نے دشمن قوم کو پایا اور آپ نے حضرت دو اور آپ کے اہل کو ان سے آزاد کر لیا۔

امام ابن ابی الدنیاؒ نے کتاب و مکی میں حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سب سے پہلے رضی اللہ عنہما نے استعمال حضرت ابو بکرؓ سے کیا۔

امام ابن ابی الدنیاؒ اور سیوطیؒ نے شعبؒ ملائکہ میں حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے جس نے سہمان ڈاؤز کی کی وہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام تھے (۲)۔

امام ابن سعدؒ ابن ابی حاتمؒ ابو یوسفؒ نے انہی میں سے انہی میں سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابو نعیمؒ علیٰ الرحمہ کی روایت ابو یوسفؒ نے آپ کے کس کے چار دروازے تھے کہ کوئی شخص محروم نہ رہے (۳)۔

امام سیوطیؒ نے معاذ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ ابو بکرؓ علیہ السلام جب کھانا کھانے لگے تو ایک میل تک کسی ایسے شخص کی تلاش کرنے جو آپ کے ساتھ کھانا کھائے۔

امام ابن ابی الدنیاؒ نے کتاب لاخوان میں الخطیبؒ نے پہلی تاریخ میں روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے جوامع میں حضرت فہم الداریؒ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ملاقات کے وقت مرد کا دوسرے مرد سے معاف کرنے کے متعلق پوچھا کیا تو فرمایا یہ قوموں کا سلام تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ اہل کتاب اور عبت کرنے والوں کا سلام تھا۔ سب سے پہلے جنہوں نے معاف کیا وہ منیل الزمیں تھے (۴) اور ایک دفعہ اپنے جانوروں کو بیت المقدس کے پہاڑوں سے دوہراں پہاڑوں کی طرف ہانکتے ہوئے لکھے تو انہوں نے ایک خوبصورت آواز کی جو اللہ تعالیٰ کی حمد میں بیان کر رہی تھی۔ پس آپ جس مقصد کو چاہتے تھے وہ اچھل گئے اور اس آواز کی طرف متوجہ ہو گئے و کیا یہ کہ ایک اعلان دہا تھا لمہاشاؒ دفعہ کی توجہ یوں کر رہا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ علیہ السلام نے اس سے پوچھا اسے سننے میں آپ کوں ہے؟ اس نے جواباً کہا میں

ہے، پوچھا نہ میں کہ رب کون ہے؟ اس نے کہا جو اوپر ہے۔ پوچھا اس کے علاوہ بھی کوئی رب ہے؟ شیخ نے کہا لا اِلهَ اِلاَّ هُوَ وَحْدَهُ۔ حضرت ابراہیم نے پوچھا تیرا قبل کہاں ہے؟ اس نے کہا کعبہ کی طرف۔ پھر پوچھا تیرا کھانا کیا ہے؟ اس نے کہا میں گرمیل میں پھنوس کرنا ہوں، دوسرا دیوں میں دن کو کھانا ہوں۔ پوچھا کیا تیری قوم سے کوئی باقی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ پوچھا تیرا گھر کہاں ہے؟ اس نے کہا اس غار میں ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا تمہیں اپنے گھر سے جا۔ اس نے کہا میرے اور اس غار کے درمیان ایک داؤدی ہے جو مجھ رئیس کی جاسکتی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا تو اسے کیسے عبور کرتا ہے؟ اس نے کہا میں اس پر آتا جاؤ رہتا ہوں۔ حضرت ابراہیم نے کہا تمہیں لے چل۔ شاید جزا ذات است تیرے لئے مطیع کر دیتی ہے میرے لئے بھی مطیع کر دے۔ وہ دونوں چل پڑے حتیٰ کہ ابجا تک پہنچ گئے۔ چلے ہوئے ہر ایک دوسرے پر تعجب کر رہا تھا۔ جب وہ غار میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ان کا قبلہ بھی حضرت ابراہیم کا قبلہ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس سے پوچھا سب سے سخت دن کون سا ہے؟ شیخ نے کہا جب اللہ تعالیٰ حساب کے لئے وہی کری لگائے گا جس دن جہنم بھڑکائی جائے گی، ہر مقرب فرشتہ اور نبی مرسل کر جائے گا اور اسے اپنے غم کی پڑی ہوگی۔ ابراہیم نے اسے کہا یا شیخ اللہ سے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اس ہولناکی سے بچائے۔ شیخ نے کہا میری دعا سے کیا ہوگا؟ اس میں میری دعا نہیں تیس سال سے محبوس ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کیا میں تجھے فائدہ دوں کہ کس چیز نے تیری دعا کو روکا ہوا ہے۔ شیخ نے کہا ضرور بتاؤ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ جب اپنے بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کے سوال کو روک لینا ہے اللہ اپنے بندے کی آواز سے محبت کرتا ہے۔ پھر اس کے ہر سوال کو ایسا ذخیرہ کر دیتا ہے جس کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا، اور جب بندے سے بغض رکھتا ہے تو اس کی حاجت کو فوراً پورا کر دیتا ہے یا اس کے جتنے میں ایسی ذوال دیتا ہے تاکہ اس کی آواز کو روک سکے۔ تیری کوئی دعا آسمان میں محبوس ہے۔ شیخ نے کہا یہاں میرے پاس سے ایک نو جوان گزرا جس کے سر پر مینڈھیاں تھیں، تقریباً تین سال کا عمر نہ گزر چکا ہے اس کے پاس بکریاں تھیں۔ میں نے پوچھا یہ کس کی بکریاں ہیں؟ اس نے کہا اللہ کے علیل ابراہیم کی ہیں۔ میں نے کہا اسے اللہ اگر زمین میں تیرا کوئی علیل ہے تو وہ مجھے انیس سو سو روپے سے پہلے دکھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تیری دعا قبول ہو چکی ہے پھر وہوں نے ایک دوسرے کو گلے لگایا۔ اسی دن سے معاملہ شروع ہوا اس سے پہلے لوگ ایک دوسرے کو مجھہ کرتے تھے۔ پھر اسلام کی آمد کے ساتھ مصافحہ آ گیا۔ پھر نہ کہنا نے مجھہ کیا اور نہ مصافحہ کیا۔ مصافحہ کرنے والوں کی انگلیاں ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے ان کی صفرت کر دی جاتی ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد نے ابوہریرہؓ و ابوہریرہؓ نے اہلبیت میں کعبہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی مجھے یہ چیز تکلیف دیتی ہے کہ میں اپنے سوا کسی کو تیری عبادت کرتے ہوئے نہ دیکھوں، پس اللہ تعالیٰ نے دعا کی کہ اگر تیرا ابراہیم کے ساتھ عبادت کرتے تھے اور آپ کے ساتھ رہتے تھے (۱)۔

امام احمد اور ابوہریرہؓ نے نوف ابیہالی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابراہیم علیہ السلام نے کہا یا رب زمین میں

میرے سوا کوئی تیری عبادت کرنے والا نہیں ہے۔ رفتہ رفتہ حقی نے میں جزا فرماتے احمد نے میں کی آپ نے میں دن امامت لرائی۔
امام ابن سبغہ نے انھیں سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ابراہیم علیہ السلام پہلے شخص ہیں جنہوں نے مہمان نوازی کی۔
جنہوں نے سب سے پہلے قرعہ غلطی سب سے پہلے منہ پر ڈال دینے جب کہ آپ کے پاس مال اور خدام کی رعایت تھی
انہم ابن ابی شیبہ نے سہمی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: سب سے پہلے شریعت حضرت ابراہیم نے بنائی۔ مہمی
نے صلیب بن شریعت سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے جنہوں نے۔ رسول بنی دو
ابراہیم علیہ السلام تھے (۱)۔

امام احمد نے ابوداؤد میں طرف رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سب سے پہلے جنہوں نے علیحدگی اختیار کی وہ
ابراہیم علیہ السلام تھے، انہوں نے خدا کی یاد کے لئے اپنی قوم سے علیحدگی اختیار کی تھی۔
ابن ابن ابی شیبہ نے المسند میں، بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے
فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ پہلے گھر سے دو مہمان کھڑے ہوئے اور فرمایا: جس کو سب سے پہلے قیامت کے روز کپڑے پہنائے
جائیں گے وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے (2)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: لوگ قیامت کے روز برہنہ پاؤں
برہنہ جسم ہوں گے، یہی قیامت کے روز جس کو سب سے پہلے کپڑے پہنائے جائیں گے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں
گے (3)۔ ابونعیم نے الحلیہ میں سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: لوگ قیامت کے روز برہنہ پاؤں برہنہ جسم ہوں
گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا میں اپنے خلیل کو برہنہ نہیں دیکھ رہا ہوں؟ یہی حضرت ابراہیم کو سعید کپڑے پہنائے جائیں گے
اور وہ پہلے شخص ہوں گے جن کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔

امام ابن ابی شیبہ اور احمد نے ابوداؤد میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: قیامت کے
روز ابراہیم علیہ السلام کو دو قطعی کپڑے پہنائے جائیں گے پھر نبی کریم ﷺ کو حیرہ کا لباس پہنایا جائے گا جب کہ آپ عرش کی
دائیں جانب ہوں گے (4)۔

امام ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، ترمذی، نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ایک شخص رسول اللہ
ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا نبی اللہ! (اے سادہ خلقوں کے بھائی) آپ ﷺ نے فرمایا: یا ایہ القہر ابراہیم
علیہ السلام کا ہے (5)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابوصالح سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ابراہیم علیہ السلام نے طوفان رزق میں محنت کی لیکن
کھانے کے پانے پر روزہ نہ روئے۔ پھر وہ ایک دفعہ سرخ نرم زمین سے گزروے تو اس سے کچھ خسی اٹھائی پھر اپنے گھراؤلوں کی

طرف لوٹ آئے۔ گھر والوں نے پوچھ یہ کیا ہے؟ فرمایا: میرا فمکم، جس انہوں نے جب صومناور بننے والے ہی تھے۔ جس جب اس میں سے آپ کچھ کاشت کرتے تو اس کی فصل سے فراغت فرشتے لگتے جن میں بے ادب ہانے ہوتے تھے (۱)۔

نامہ انانی شیعہ احمد نے الزہدی، ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت سلمان سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں حضرت ابراہیم کے ویرانہ کے تیر چھوٹے گھر تھے انہوں نے ”پہلویت“ سے چائنا اور آپ کو کھدوایا (”پہلو کوئی تکلیف نہ پہنچائی“ (۲)۔

امام حماد سلمہ اور نوادر نسائی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے پیغمبر بھیجا کہ میں قرآن پڑھ کر ایک قرأت میں پڑھوں تو میں نے عرض کی یا رب میری امت پر آسانی فرما۔ دوبارہ ارشاد فرمایا: دو قرأتوں پر پڑھو میں نے عرض کی یا رب میری امت پر آسانی فرما، تیسری مرتبہ ارشاد ہوا سات قرأتوں پر پڑھو، بار بار جوتے مولیٰ اور تیرے۔ اس کے برابر مجھ سے مانگے۔ میں نے عرض کی یا اللہ میری امت کو بخش دے، اس اللہ میری امت کو بخش دے اور تیرے وعاشی نے اس دن کے لئے مقرر کر دی ہے جس دن عبادی مخلوق حتیٰ کہ ابراہیم بھی مجھ سے مہینہ لگائے ہوئے ہوں گے (۳)۔

امام احمد نے الزہدی، ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابراہیم علیہ السلام صحابہ کی مہمان نوازی کرتے تھے مسکینوں اور سرفروں پر رحم فرماتے تھے، ان کے پاس مہمان نہ آتے تو گردن لپی کر کے ہتھکڑ کرتے، پھر مہمان کی تلاش میں راستہ پر نکل پڑتے، آپ پیٹتے ہوئے تھے کہ ملک الموت انسانی شکل میں آپ کے پاس سے گزرے، اس نے سلام کیا تو آپ نے اسے سلام کا جواب دیا پھر پوچھ تو کون ہے، اس نے کہا میں سرفروں۔ فرمایا میں یہاں تیرے جیسے شخص کے لئے بیٹھا تھا۔ آپ نے ملک الموت کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا چلو، آپ است چہنے ٹھہرے آئے۔ جب حضرت اکل نے ملک الموت کو دیکھا تو پہچان گئے۔ حضرت اکل علیہ السلام رونے لگے۔ جب سارہ نے حضرت اکل علیہ السلام کو روئے ہوئے دیکھا تو وہ بھی اسی کی وجہ سے رونے لگی۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ کو روئے دیکھا تو آپ بھی رونے لگے۔ جب ملک الموت نے ابراہیم کو روئے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔ پھر ملک الموت اوپر چڑھ گئے۔ جب وہ بلند ہو گئے تو ابراہیم علیہ السلام غصہ میں ہو گئے اور فرمایا تم میرے مہمان کی وجہ سے رونے لگے کی کہ وہ چاہیے۔ دعوت اکل نے کہا با حضور! آپ مجھے سلامت نہ کریں میں نے آپ کے ساتھ ملک الموت کو دیکھا تھا، میرے خیال میں آپ کی موت کا وقت آگیا ہے، آپ اپنے گھر والوں کو وصیت کریں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک کمرہ تھا جس میں آپ عبادت کرتے تھے۔ جب آپ اس سے باہر نکلے تھے تو اسے بند کر دیتے تھے اور کوئی اس میں داخل نہیں ہوتا تھا۔ حضرت ابراہیم نے اپنے عبادت خانہ کا دروازہ حوالہ اور ایک شخص بیٹھا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا تھے یہاں کس نے داخل کیا اور کس کی اجازت سے تو دخل ہوا؟ اس نے کہا، اب الہیت کی اجازت سے اور کیا اب الہیت (گھر کا مالک) اس کا دروازہ کھلی دار ہے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کمرہ کے ایک کونہ میں نماز پڑھنے لگے اور دعا میں مصروف ہو گئے جس میں دو

محقق ہے کہ ظالم کو قیامت کے روز اللہ کا عہد نہیں پہنچے گا لیکن یہی میں انہوں نے اس کو پایا اور یہ مسلمانوں کے وارث بنے۔
 میں سے نکالنے کے بغیر لیکن قیامت کے روز اللہ کا عہد اس کی عزت و کرامت اسی کے (دوستوں پر ٹھکھ چوگی) (۶۱)۔

وہ اس بات پر مجبور ہوئے کہ یہ جہاد اللہ کے حکم و روایت کی خاطر کیا ہے کہ تیری اقتدا کی جائے گی اور میری کوئی جائے گی۔ حضرت ابو بکر علیہ السلام نے کہا: میں نے یہ سنی میری اولاد سے بھی ایسے ہی ہے۔ (۲)۔

امام الغزالی اور ابنی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرمایا میں تجھے لوگوں کے لئے امام بنائے گا ہوں۔ قال یوہی فی ذہنہ نبی حضرت ابراہیم نے عرض کی میری اولاد میں سے بھی اور میں تو اللہ تعالیٰ نے دیکھا کرنے سے انکار فرمایا اور ارشاد فرمایا میرا عہد خاتم النبیین ہے۔

ماہنامہ رائج محمد بن حمید از دانش جریری نے یہ پندرہ سو روپے دے دیے۔ اسی قول پر لایہ لکھی گئی کہ غنوی علیہ السلام کے مضمون میں وہ اسے کیا ہے کہ
 اس کا مطلب یہ ہے کہ میں غلام امام نہیں بنائوں گا جس کی اقتدا کی جائے (3)۔

امام ابن اقیق، یمنی جری، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ خبر دے رہے ہیں کہ حضرت ابراہیم کی نسل میرے سے ظالم بھی ہوں گے جس کو عہدہ بھی نہیں پہنچے گا، جیسا اس کی شان کے لائق نہیں کہ وہ ظالموں کو دال بنائے۔

امام محمد بن حنفیہ، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ لا یتطاول

خُذْنِی بِالْظُّلْمِ لَنْ کَا مُغْتَابَ رَسُوْلِکُمْ رَبِّیْ بِمَا کُنْتُ اَعْلَمُ بِاَنَّکُمْ تَخْلُقُوْنَ فِی الْوَحْشِ مَا تُحِبُّوْنَ۔ (4)۔

ابہر کچھ اور دن مرویہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لاپتال
قَدْرُ الْوَالِدِ لِقَدْرِ ابْنِهِ کا تفسیر میں فرمایا: حاجت صرف نکاح میں ہے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ محصیت میں مخلوق کی حاعت نہیں ہے۔

ابو عبد بن محمد نے اپنے اجداد محمدؑ سے روایت کیا ہے کہ صرف نبیؐ کی اطاعت فرض ہے۔

وَأَذِجْنَا السَّيِّئَاتِ مِثَابَهُ لِنَأْسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ
مُصَلًّى ۖ وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنَّ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ
وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝

اور یاد کرو جب ہم نے بنایا اس گھر (خانہ کعبہ) کو مہرزا لوگوں کے لئے، دراصل اس کی جگہ اور (انہیں قلم دیا کہ)

یا رسول اللہ یہ ہمارے رب کے فیصلے کا مقام ہے کیا ہم اس کو جس نے نماز نہ پڑھا۔ اس وقت مذکورہ ارشاد نہ دل ہوا۔

ازم ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مقام ابراہیم جس کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے وہ وہی ہے جو مسجد میں ہے۔ کثرت کے بعد پورے حج کو مقام ابراہیم بنادیا گیا۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ مقام ابراہیم مقام مہرم ہے۔

امام ابن مسعود ابن اُمّیہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ مقام ابراہیم آسمان سے اتر آیا۔

امام ابن ابی حاتم نے اور اندرونی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مقام ابراہیم جنت کے باقوس میں سے

ایکے یا قوت تھا اس کا نور ختم کیا گیا۔ اگر بیور ختم نہ کیا جاتا تو زمین و آسمان کا مابین روشن ہوتا اور لڑکن بھی اسی طرح ہے۔

امام الترمذی، ابن حبان، احمد، بیہقی نے دلائل میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑکن اور اقام دونوں جنت کے باقوت میں سے دو باقوت ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کا نور ختم کر دیا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ مشرق و مغرب کے امین کو روشن کر دیتے (۱)۔

امام حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑکن اور مقام جنت کے باقوت میں سے دو باقوت ہیں (۲)۔

امام عبد بن حمید، ابن اُمّیہ، ابو حاتم نے حضرت سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مقام ابراہیم کے حجر کو اللہ نے نرم کیا اور رحمت بنایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس پر کھڑے ہوتے تھے اور حضرت اسماعیل، حجر اٹھا کر لاتے تھے۔

ابو یوسف نے اشعوبہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑکن اور مقام جنت کے باقوت سے ہیں۔ اگر ان کو آسمانوں کی خطائیں نہ چھو جس تو یہ مشرق و مغرب کا مابین روشن کر دیتے اور اس کو کسی مصیبت زدہ نہ بنایا نہ جس کو شکوہ مگر اسے شکوہ ہوگی (۳)۔

امام بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول روایت نقل کی ہے کہ اگر اس کو جاہلیت کی نجاستیں نہ چھو جس تو اس کو مصیبت زدہ نہ چھو مگر اس کو شکوہ ہوتی اور اس کے علاوہ زمین پر جنت کی کوئی چیز نہیں ہے (۴)۔

امام ابی نعیم نے فضائیں کہ میں سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں لڑکن اور مقام جنت کے حجروں میں سے دو حجر ہیں۔

ازم اندرونی نے تاریخ مکہ میں اور ابی نعیم نے جامعہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قیامت کے روز حجر اور مقام ابراہیم کی مثل آسمان کی دو دو آنکھیں اور دو دو جوت ہو گئے، بلند آواز کے ساتھ متادی کریں گے لو اس شخص کے لئے کوئی آریں گے جس نے ان کے ساتھ وفا کے ساتھ موافقت کی ہوگی۔

1- جامع ترمذی، جلد 1، صفحہ 107، مطبوعہ دار الفکر، کتب خانہ لبنان 2- مستدرک حاکم، جلد 9، صفحہ 456، مطبوعہ مکتبہ مطابع العصر، مصر

4- ایضاً

3- شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 449

۱۔ ابن ابی شیبہ نے ابن جریر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مقام کو چھو رہے ہیں فرمایا
 حبیبیں اس کا حکم نہیں دیا گیا تمہیں صرف اس کے پاس نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، السنن، دار الزرقانی نے قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ لوگوں کو مقام کے پاس نماز پڑھنے کا
 حکم دیا گیا ہے نہ اس کو چھوئے گا حکم دیا گیا ہے۔ اس راستے نے کچھ ایسے تعلقات کئے ہیں جو پہلی امتوں نے نہیں کئے، ہمیں
 بعض لوگوں نے بتایا ہے جنہوں نے حضرت ابوالانکیم الحارثی اور اہلکھول کے نشان دیکھے تھے پس اس امت نے اس کو چھو چھو کر
 ان نشانات کو مٹا دیا ہے (۱۰)۔

امام الزرقانی نے نوئل بن معاویہ الدمشقی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے عہد المصطفیٰ کے عہد میں مقام
 کو اہلباء کی صورت میں دیکھا تھا۔ ابو محمد الحارثی فرماتے ہیں اہلباء کا مراد سفید موتی ہے۔

امام قزاقی نے حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن سلام
 رضی اللہ عنہ سے اس نشان کے متعلق پوچھا جو مقام پر قاتلوں نے فرمایا یہ پتھر پہلے بھی اسی کیفیت میں تھا جیسا کہ آج ہے
 لیکن نفعی نے مقام کو اپنی نشانوں میں سے ایک نشان بنانے کا ارادہ فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہر اہل علیہ السلام کو لوگوں
 میں اعلان حج کرنے کا حکم فرمایا تو آپ مقام پر کھڑے ہوئے یہ مقام بلند ہوا حتیٰ کہ تمام پہاڑوں سے بلند ہو گیا۔ پس آپ
 نے نیچے دیکھ اور فرمایا اے لوگو! اپنے رب کا حکم قبول کرو، پس لوگوں نے اس کو قبول کیا۔ پس لوگوں نے کہا اے اللہ! اے اللہ!
 پس حضرت ابوالانکیم علیہ السلام کا اثر اس پتھر پر تھا جب اللہ نے ارادہ فرمایا تھا کہ پس آپ دیکھیں یا نہیں دیکھتے تھے اور کہتے تھے
 لوگو! اپنے رب کا حکم قبول کرو، جب آپ فارغ ہوئے تو انہیں مقام کو قبلہ بنانے کا حکم دیا پس آپ نے اسے اپنے سامنے رکھا
 آپ روزانہ ان طرف مندر کے نماز پڑھتے تھے جب کہ وہ آپ کے سامنے ہوتا تھا۔ یہ آپ کا قبلہ رہا جب تک اللہ نے چاہا۔
 پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کہہ کے روزانہ کی طرف اس کے سامنے نماز پڑھتے رہے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
 لائے تو انہیں بیت المقدس کی طرف مندر کے نماز پڑھنے کا حکم ہوا۔ آپ ہجرت سے پہلے اور کچھ وقت ہجرت کے بعد بیت
 المقدس کی طرف مندر کے نماز پڑھتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے اس قبلہ کی طرف آپ کو پھیرنا پسند فرمایا جو اللہ تعالیٰ کی ذات اور
 دوسرے انبیاء کا پسندیدہ تھا۔ پس مدینہ میں رہتے ہوئے آپ میراب کی طرف مندر کے نماز پڑھتے تھے پھر آپ مکہ تشریف
 لائے تو جب تک مکہ میں ہے مقام کی طرف مندر کے نماز پڑھتے رہے۔

امام سعید بن منصور اور ابن جریر نے عابد رحمہ اللہ سے فضلی کا معنی یعنی روایت کیا ہے (۱۲)۔

امام الزرقانی نے کثیر بن ابی کثیر بن المطلب بن ابی وادعہ اسلمی عن ابن عمر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں
 سیلاب باب فی شیبہ سے مسجد حرام میں داخل ہوتے تھے جب کہ حضرت عمرؓ نے ابھی بلند بند نہیں باندھا تھا۔ سیلاب آتے تو وہ
 مقام کو اپنی جگہ سے ہٹا دیتے اور بعض اوقات اس کو کعبہ قریب کر دیتے حتیٰ کہ حضرت عمر بن خطاب کے دور میں اسے داخل کا

سب اب آیت اور بھی مقام کو اپنی جگہ سے بہرہ کرنے کی تھی کہ مقام مکہ کی پہلی طرف پایا گیا پھر اس دوہاں سے ٹھہ کر لایا گیا اور کعبہ کے علاوہ اس کے ساتھ ہاندہ دیا گیا کہ اس کے متعلق حضرت عمرؓ کو کھٹا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ شریف میں صبر کرتے رہے۔ تشریف لائے۔ جب کہ مقام کی جگہ بھی سیلاب نے غرق کر دی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بایا اور اللہ کا صلہ دے کر اس بندہ کے متعلق پوچھا جو اس مقام کی جگہ ہاندہ اور مطلب بن ابی ذرؓ دے جائے امیر المومنین مجھے اس کے مقام کا علم ہے مجھے اس کے متعلق پہلے یہی اندیشہ تھا۔ اس لئے میں نے چاند کے ساتھ بن کی جگہ سے رکن تک دور نہ کیا جگہ سے جب انجریک اور بن کی جگہ سے سڑم تک چائش کی تھی۔ دو چائش یہ ہے پاس گھر میں موجود ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تو میرے پاس بیٹھو اور کوئی اور آزادی کھلی جودہ کی نسل انہ کو لے آئے۔ جب وہ یہ نکل لائی تھی تو وہی نسل اسی جگہ پوری آئی۔ پھر حضرت عمرؓ نے لوگوں سے پوچھا اور ان سے مشورہ کیا تو سب نے کہا یہی مقام ہے۔ جب حضرت عمرؓ کو یقین ہو گیا تو اسے نصب کرنے کا حکم دیا۔ پہلے اس کا منہ بیت اللہ کے قریب تھا پھر اسے تبدیل کر دیا پھر توجہ تک اس مقام پر ہے۔

امام الامارۃ نے سفیان بن عیینہ بن حبیب بن الزہری کے طریق سے روایت کیا ہے کہ اس کے باپ کی خلافت تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاندہ منہ سے پہلے امیر المومنین کے سیلاب نے منہ اور انہ کو اپنی جگہ سے ہٹا دیا تھا اور کسی کو معلوم نہ تھا کہ اس کا اصل مقام کیا ہے۔ حضرت عمر تشریف لائے اور پوچھا کہ کون اس کی جگہ کو جانتا ہے۔ عبدالعظیم بن ابی ذرؓ نے کہا امیر المومنین میں نے چاند کے ساتھ اس کی چائش کی ہوئی ہے، مجھے اس کا بھی اندیشہ پہلے ہی تھا۔ اس لئے میں نے حجر سے منہ تک، رکن سے مقام تک اور کعبہ کی طرف سے سب چائش کر رکھی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور یہ نکل لے آؤ دو چائش لے آؤ اور اس کے مطابق مقام کو اپنی جگہ رکھا گیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیلاب کو روکنے کے لئے ہاندہ دیا تھا۔ حضرت سفیان نے فرمایا جو بات مجھے وراثت میں خروار سے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ مقام ابراہیم پینے بیت اللہ کے ایک دہائی تھا۔ پھر اس مقام پر رکھا گیا جس پر اب ہے۔ لوگ دیکھتے ہیں کہ ٹھکانا جگہ پر قیام درست نہیں ہے۔ (اصل مقام یہی ہے جہاں اب ہے۔ سیلاب نے اسے اپنی جگہ سے دور کر دیا تھا۔ لوگوں نے کعبہ کے ساتھ رکھ دیا تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مقام تلاش کر کے اسے اپنی جگہ پر رکھوایا تھا)۔

امام الامارۃ نے ابن ابی عمیر رحمہ اللہ سے روایت کیا۔ یہ فرماتے ہیں مقام ابراہیم جہاں اب ہے، ذات باجیت میں بھی جہاں ہی تھا۔ پھر بنی کریم شیخ پیغمبر ابراہیمؑ کو عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں بھی یہی دبا مگر سیلاب نے خلافت عمر کے زمانہ میں اسے اپنی جگہ سے ہٹا دیا تھا۔ پھر لوگوں نے اسے کعبہ کے ساتھ رکھ دیا تھا کہ حضرت عمر تشریف لائے اور آپ نے لوگوں کی موجودگی میں اسے اپنی جگہ پر رکھوایا۔

امام احمدی نے اپنی سنن میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مقام ابراہیم بیت اللہ کے متصل تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پیچھے کر دیا۔

امام ابن سعد نے جوہر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا کہ کون ہے جسے مقام

براہیم کا اس مقام معلوم ہو تو اوروہ حدیث میں نہیں آئی۔ اُنہی نے کہا ہے امیر المؤمنین میں نے روز اڑے تک اس کا اندازہ کیا تھا اسی طرح دکن اور دکن اسو تک روزِ عمر تک اس کی پائش کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ پائش لے آؤ۔ وہ لے آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی پائش کے بڑے بڑے مقام براہیم کو اپنی جگہ پر رکھ دیا۔

ابنِ کثیر نے کہا کہ ابنِ کثیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بیت اللہ کے حراف کے ساتھ پھر لگے گا پھر مقام براہیم کے چھپے دو گھنٹیں اور آکرے۔ روزِ عمر تک پائش ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دے گا خواہ وہ کسی مقداد کو بھی پیچھے سوئے ہوں۔

امام الاذہری نے عمر بن شعیب میں ابنِ کثیر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسان بیت اللہ کے حراف کا اوروہ آکر ہے تو رحمت الٰہی میں گھس جاتا ہے۔ جب داخل ہوتا ہے تو رحمت الٰہی اسے گھیر لیتی ہے پھر برقعہ کے اٹھانے اور رکھنے کے وقت اللہ تعالیٰ اس کے ذرا اعمال میں پانچ سو نیکیاں لکھتا ہے اور پائی سو برائیاں مٹا دیتا ہے اور پانچ سو درجہات بلند کرتا ہے پھر جب وہ حراف سے فارغ ہوتا ہے اور مقام براہیم پر آکر دو گھنٹیں اور آکر تا ہے یعنی مقام سے چھپے دو گھنٹیں اور کرتا ہے تو دو گھنٹہ ہوں اسے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح اس دن نماز ہوں سے پاک تھا جس دن اس کی والدہ نے اس کو نہ دیا تھا۔ اور اس کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ادا سے دس غلاموں کو آزاد کرنے کا اجر لکھا جاتا ہے۔ آپ فرشتہ دکن پر اس کا استقبال کرتے ہیں اور اس کو کہتے ہیں اے سرے سے عمل شرور کو گزشتہ میرے گناہ معاف ہو گئے ہیں اور اپنے خاندان کے سزا آدمیوں کی حفاظت کرو۔

امام ابو داؤد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے تو بیت اللہ کا حراف کیا، پھر مقام براہیم کے چھپے دو رکعت نماز اور فرمایا۔ یہ فتح مکہ کے دن کا واقعہ ہے (۱)۔

امام بخاری، ابو داؤد، ابی اور ابی ماجہ نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا پھر بیت اللہ شریف کا حراف کیا اور مقام براہیم کے چھپے دو گھنٹیں پڑھیں (۲)۔

امام الاذہری نے طلق بن حبیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم حضرت عبد اللہ بن عمر بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تھے اور یہ سنا اور مجلس ختم ہوئی تو ہم نے ایک سانپ کی جگہ دیکھی جو بنی شیبہ کے دروازے سے آیا تھا۔ ٹوٹ اس کو دیکھنے لگے، اس نے بیت اللہ کے ساتھ چکر لگایا پھر مقام کے چھپے اس نے دو گھنٹیں دا کہیں، ہم اس کی طرف کھڑے ہوئے اور کہا اے لہو کرنے والے اللہ تعالیٰ نے تیری عبادت کو پورا فرما دیا اور ہماری زمین میں غلام اور آزادانہ بیچے ہیں، ہمیں ان کے شعلے تھوٹے خطرہ ہے۔ اس نے علماء کے نیا کی طرح اپنے سرو کو کھار کے ٹیلا بنایا پھر ان پر اپنی دم رکھی اور آسمان کی طرف بلند ہو گیا حتیٰ کہ ہمیں نظر نہ آیا۔

الاذہری نے ابو الطھلج رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں زمانہ جاہلیت میں جنوں میں سے ایک محرت وادی ذی

نیل پہنچا کے بعد اس نے قریب نہ زبردستی بحر یہ دعا مانگی اسے اللہ تبارک و تعالیٰ اور حج سے بندے اور حیرت نبی اور انیم نے اہل مکہ کے لئے دعا کی تھی۔ میں محمد تیرا بندہ و تیرا رسول تجھ سے اہل مدینہ کے لئے اسی دعا، تمنا سون بھئی اور انیم نے تجھ سے تمہارے لئے مانگی تھی۔ میں تیری ہر گز وہ دعا نہ مانا۔ جو کہ تو اس مدینہ کے صانع و ہار و بچیلوں میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ ہمارے لئے مدینہ ای حرم محبوب بنا۔ جس میں طرح تو نے ہمارے لئے مکہ محبوب بنایا تھا۔ اور جو اس میں بنادری ہے اسے ہم سے دور! دے۔ اے اللہ میں نے دونوں بچریئے نیلوں کے درمیان کی جاکر حرم بنایا ہے جس طرح تو نے اورا حرم کی زبان پر حرم کو حرم قرار دیا ہے (1)۔

امام بخاری اور مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کی طرف دیکھا اور یہ دعا مانگی اے اللہ میں دو پہاڑوں کے درمیان کے علاقہ کو حرم بنانا چاہوں جیسے اورا حرم نے مکہ کو حرم بنایا تھا۔ اے اللہ اس مدینہ کے ہر اور صانع میں برکت عطا فرما (2)۔

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی اے اللہ اورا حرم تیرا بندہ و تیرا مظلوم و خیرانی ہے اور میں تیرا بندہ و تیرا نبی ہوں اس نے تجھ سے مکہ کے لئے دعا کی تھی۔ میں تجھ سے مدینہ کے لئے اس کی شکل دعا کرتا ہوں جو برائیم نے مکہ کے لئے کی تھی اور اس کے ساتھ ایک مثل لہر کی بھی دعا کرتا ہوں (3)۔

امام طبرانی نے الاوسط میں حضرت یحییٰ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اے اللہ اورا حرم تیرے بندے اور حج سے فضیل نے اہل مکہ کے لئے برکت کی دعا کی تھی۔ اور میں محمد تیرا بندہ و تیرا رسول ہوں اور میں تجھ سے اہل مدینہ کے لئے ان کے صانع اور ان کے ہمراہی برکت ڈالنے کی دعا کرتا ہوں جیسی تو نے اہل مکہ کے لئے ڈالی تھی اور اس برکت کے ساتھ اور کئی چیزیں ڈالی (4)۔

امام احمد، بخاری اور مسلم نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم اصحاب رضی اللہ عنہ سے نہیں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرمایا حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ میں نے مدینہ کو حرم بنایا جس طرح اورا حرم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں مدینہ کے ہر اور صانع کے لئے اسی دعا کرتا ہوں جیسی اورا حرم نے مکہ کے لئے کی تھی (5)۔

امام بخاری اور بخاری نے فضائل مکہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ دعا کی اے اللہ اورا حرم تیرے بندے اور حج سے نبی نے اہل مکہ کے لئے دعا کی اور میں اہل مدینہ کے لئے تجھ سے وہی دعا کرتا ہوں جیسی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لئے دعا کی تھی۔

امام احمد، بخاری اور مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا مانگی

1۔ مسند امام احمد، جلد 1 صفحہ 253 طبع دار الفکر، بیروت 2۔ صحیح مسلم، جلد 1 صفحہ 444 مطبوعہ دار الفکر، بیروت

3۔ جلد 1 صفحہ 442 4۔ صحیح ازہادی جلد 3 صفحہ 696 مطبوعہ دار الفکر، بیروت

5۔ صحیح مسلم، جلد 1 صفحہ 440

اسے اللہ مدینہ کو رکعت میں نکسے چوڑھا کر دے (۱)۔

۱۔ مذق نے مکہ کی تاریخ میں اور بخاری نے عمر بنی، اسودہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ علیہ السلام پہلے ٹھکس تھے جنہوں نے حرم کے لئے نشان نصب کئے تھے اور ان جگہوں کی طرف جبریل نے اشارہ کیا تھا۔ ائمہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں کہ آسمان میں بھی حرم مکہ کی طرف حرم ہے۔

۲۔ امام ازرقی رحمہ اللہ اپنی تاریخ میں نے العصب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے چوہا فرمایا، پراخت کیا ہے اور میری کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ اس کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا۔ ۳۔ تہذیب الہی کو ملاحظہ کرنے والا۔ ۴۔ اور ایسا غالب شخص جس کو ذیل کرنے کی کوشش کرے جس کو اللہ نے عزت بخشی اور اس کو عزت دینے کی کوشش کرے جسے اللہ نے ذلیل کیا۔ ۵۔ میری سنت کا تاک۔ ۶۔ اور میری اور دیر یا، مرحومین جانتے والا جو انہوں نے اس پر حرام کیا ہے۔ ۷۔ اللہ کے حرام کو نہ ول سمجھنے والا (۲)۔

۸۔ بخاری نے فیہر منہ کے اور ابن ماجہ نے حضرت صفیہ بنت عبدیہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتی ہیں میں نے فتح مکہ کے سال نبی کریم ﷺ کو یہ خطبہ پڑھتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو اس دن سے حرم بنایا ہے جس دن سے اس نے اس کو حج کیا ہے اور یہ قیامت تک حرام ہے اس کا زور و قوت کا جائے گاہ اس کے شکار کو دیا جائے گا اور نہ اس کی ٹہنی پڑی چیز ٹھنی جائے گی۔ عمر اس کے لئے جو اس کا ظاہر کرے۔ حضرت عباس نے عرض کیا: اَلَا اَلَا ذُو خِرَافٍ وَ سُوْلٍ اَلْمَوْبَعِیْ گھاس کی استثناء فرما دیں کیونکہ گھروں اور قبروں میں استعمال ہوتی ہے رسول اللہ ﷺ نے اَلَا اَلَا ذُو خِرَافٍ گھاس کی استثناء فرمادی (۳)۔

۹۔ امام ابن ابی شیبہ بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، دارالازرقی نے حضرت امین عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے اس دن سے حرم بنایا ہے جس دن سے اس نے آسمانوں میں سورج اور چاند کو پیدا فرمایا اور یہ کہہ کے دو پہاڑ (ابو قیس اور اس کے سامنے والا جبل نور) کو کھے۔ یہ قیامت تک حرمت الہی کی وجہ سے حرام ہے۔ اس میں محبت پہلے اور میرے بعد کسی کے لئے جنگ حلال نہیں ہے۔ اور میرے لئے بھی ایک گھڑی کے لئے حلال کیا گیا تھا۔ یہ قیامت تک اللہ کی حرمت کی وجہ سے حرام ہے۔ نہ اس کا کائنات کوڑا جائے گا نہ اس کا زور و قوت کا نام لے گا اور نہ اس کے شکار کو بھگا جائے گا اور نہ اس کی ٹہنی پڑی چیز اٹھائی جائے گی مگر اس کے لئے اٹھائی جائے سے جو اس کا اعلان کرے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اَلَا اَلَا ذُو خِرَافٍ گھاس کی استثناء فرما دیں کیونکہ یہ ہمارے لوہہ دار اور آزار سے گھروں کے استعمال میں آتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس گھاس کی استثناء فرمادی (۴)۔

۱۰۔ امام احمد بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

۱۔ صحیح مسلم، ج ۱، صفحہ ۴۴۲
 ۲۔ شعب الایمان، ج ۳، صفحہ ۴۴۳، مطبوعہ مکتبہ احیاء حدیث
 ۳۔ سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب ۱۰۳، ج ۳، صفحہ ۵۵۲، (۳۱۰۸) مطبوعہ دارالکتب احیاء حدیث، ص ۱۰۱، ج ۱، صفحہ ۲۷
 ۴۔ صحیح بخاری، ج ۱، صفحہ ۲۹۷

فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے تمہارے رسول ﷺ کو حق عطا فرمایا تو آپ کھڑے ہوئے۔ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء فرمائی پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے محنتی کو روک دیا تھا اور اس پر اپنے رسول ﷺ کو حکم اور موثقت کو غلبہ عطا فرمایا۔ اور میرے لئے صرف دن کی ایک گھڑی کے لئے حلال کیا گیا ہے۔ یہ قیامت تک حرام ہے نہ اس کا درخت کا ٹانجا جائے گا نہ اس کے شکار کو بھگایا جائے گا نہ اس کی مری بڑی چیز اٹھائی جائے گی۔ لیکن اس کے لئے جائز ہوگی جو اس کا اعلان کرے۔ لا درود جس کا کوئی قرہی نکل کیا گیا ہو اس کو رو چیزوں میں اختیار ہے یا فدیہ لے لے یا قصاص لے لے۔ اہل یمن سے ایک شخص انصاف جس کو ابو شامہ بیان کرتا تھا اس نے کہا یا رسول اللہ! اگر تمہارے لئے یہ خطبہ لگو دیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابو شامہ کو لکھ دو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! اگر تمہارے لئے یہ خطبہ لگو دیں کہ یہ تمہاری فوج اور تمہارے گھروں میں استعمال ہوتی ہے، آپ ﷺ نے ایلا ذکر کی استثناء فرمادی (۶)۔ ابن ابی شیبہ نے مجاہد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حرم ہے اللہ تعالیٰ نے اسے حرم نہ دیا ہے اس کے گھر دن کا چھٹا اور اس کے مکانوں کو اجرت پر دینا حلال نہیں (۷)۔

نام انارزئی نے تاریخ مکہ میں زہری رحمہ اللہ سے ترویج اہل اہلکذا اہلکذا کے تحت روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں نے مکہ کو حرم نہیں بنایا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرم بنایا ہے اور یہ قیامت تک کے لئے حرام ہے۔ تمام لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سرکشی کرنے والا شخص ہے جو حرم میں قتل کرے، جو غیر قتل کو قتل کرے اور جو زمانہ جاہلیت کی عداوت اور کینہ پر عمل کرے۔

انام الارزاقی نے فقہاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمیں بیان کیا گیا ہے کہ حرم عرش تک برابر حرم ہے۔
انام الارزاقی نے علامہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ حرم حرم ہے، مکہ توحی نے اس کی حرمت کو ساتوں
آہانوں اور ساتوں زمینوں سے مقدس فرمایا ہے۔ یہ چودہ گھروں میں سے چوتھا گھر ہے اور ہر آہان میں ایک بیت (گھر)
ہے اور ہر زمین میں سے ایک گھر ہے اور اگر یہ بیچے گھر میں تو بالکل ایک دوسرے کے اندر گھر کریں گے۔

امام کا زہری نے انکس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں بیت اللہ شریف بیت المعمور کے متوازی ہے جو ان دونوں کے درمیان ساتویں آسمان تک جگہ ہے یا نچے ساتویں زمین تک جگہ ہے سب حرم ہے۔

امام اذہن رقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں البیت المحجور آسمان میں ہے اس کو الضراح کہا جاتا ہے اور بنائے کعبہ کے اوپر ہے اور ہر روز ستر ہزار فرشتے اس کا عمرہ کرتے ہیں جنہیں پہلے بھی زیارت کا شرف حاصل نہیں ہوا ہوتا۔ اور ساتویں آسمان کے لئے حرم ہے جو حرم کعبہ کے ستواڑی ہے۔

امام دین سعد اور الازرقی نے حضرت امین عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سب سے پہلے جس نے حرم کے نشاۃن نصب کئے وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور یہ مقامات آپ کو جبریل علیہ السلام نے دکھائے تھے۔ جب مکہ فتح ہوا تو

۱- سخن ایران و آذربایجان فی تحریر بکتابک: جلد ۱، صفحه ۲۷۸ مطبوعه مجله ای ادب و ادبیات

2- مصنف: انانی شیب، جلد 3، صفحہ 339، مطبوعہ مسند العربیہ عند مولانا

میں داخل ہو کر رہا۔ ایک نئی ۱۱ لائن کی کمرٹ سے۔ جب اہم وہاں پہنچے جہاں سائپ عورت کا حلقہ بن گیا تھا تو ہم نے پتا کیا کہ وہ کمرٹ سے نکلی۔ پھر یہ رپورٹ تو سائپ سے ہی چلی آئی تھا۔ پھر اس سائپ نے پھر کمرٹ کی تو وہی مایاں سے گزری اور اس عورت کو اس مایاں نے فوراً شروع کر دیا حتیٰ کہ وہ اس مایاں باقی رہ گئیں۔ میں نے اس عورت کی وحشیانہ پوچھا کہ اس عورت کے متعلق کیا کیا معاملے تھے تو اس نے بتایا کہ اس نے قتل مرتب کیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ جب یہ عورت کو قتل کر دیا تو وہ فوراً ہی اس مایاں سے مل گئی۔

امام انصاری نے بخاری و مسلم اللہ سے روایت کیا ہے جس نے کسی مسلمان کو بغیر کسی وجہ کے کہہ کر حرم سے نکالا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز گڑے کے سارے کے نیچے سے نکال دے گا۔

۱۰۰
 اور امیران الہی شہید اور والدہ ربانی کے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ اگر شخص نے ایک
 لمونہ کی ایک کمرہ میں آئی جب وہی لمونہ پچھلی تو اس نے قرآن کی تعلیم کے لئے اسے جوئے (تاروئے) کر لیا۔

امام ابوالمکارم نے اعلیٰ میں جو بدھ محمد ﷺ سے ملاقات کیا ہے فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے اٹھارہ دیکھوں نے فرمایا، جب وہ حرم کی حد میں پہنچے تو انہوں نے جو تہہ اتر رہے تھے ان کے پاؤں حرم میں داخل نہ ہوئے۔

امام ابن ابی شیبہ نے فقہت مجاز حسانہ سے روایت کیا ہے کہ اے نبی کریم! جب قرآن کی تلاوت پر پہنچے تو اپنے
 جوتے اتار دے تھے (7)۔

امام ابو رقیہ اور ابن عباسؓ نے حضرت ابن عباسؓ کو بھی خط لکھا ہے زاریت کیا ہے فرماتے ہیں جو عمریوں نے منع کیا، جب وہ عمر میں داخل ہوئے تو عمر میں تعظیم کے سے میل نہ ملے۔

نام الازقی نے حضرت عبدالرحمن بن مہاجر سے روایت کیا ہے کہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کو مدینہ منورہ کی طرف جانے کا ارادہ فرمایا تو حجر اسود کو سام پر اور مسجد کے درمیان کھڑے ہو گئے اور بیت اللہ شریف کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا مجھے معطوم ہے کہ یہ کوئی ایسا گھر نہیں بنایا جو تجھ سے زیادہ سے محبوب ہو۔ اور زمین پر کوئی ایسا شجر نہیں ہے جو تجھ سے زیادہ اسے محبوب ہو۔ اور میں تجھ سے ہمہ پہلی اور اعلیٰ تر کرتے ہوئے نہیں نکلتا رہا نہ کھڑے نہ گھٹنے ٹکا ہے۔"

امام ادرقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپ کو کتے لگس، ہے حقے، اللہ کی قسم مجھے لگا ہوا رہا ہے اور میں جانتا ہوں کہ تو ہی شہوان میں سے لگے گئے نزدیک محبوب قرین شر سے ورنہ کسی ہانکھو میں معصوم نہ آکر تیرے رشتے والوں نے مجھے قتل کیا ہوتا تو میں نہ لگتا۔

امام زکی، عالم (انہوں نے اس صحیح بھی کہا ہے) اور سنی نے اہلبیت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: وہی اللہ شہید عالم ہے نہ کوئی غیب کر کے فرمایا تو شیروں میں سے کھانا پکڑے شیر ہے اور اہل کتب مجھے مجاہد ہے۔ انگریزوں کو مجھے نہ نکالنی تو میں تیرے جلا وطنوں سے جانتا ہوں۔

امام ابن سعد، احمد بن حنبل (انہوں نے اسے صحیح بھی کہا ہے) نسائی، ابن ماجہ، ابوالزرقی اور ابوالجندہ نے حضرت عبداللہ بن عدی بن ابی مراد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب کہ آپ انہی پر سوار تھے اور غصہ کی حالت میں تھے۔ آپ ﷺ نے کہ کو غلبہ کرتے ہوئے فرمایا اللہ کی قسم تو اللہ کی بھرتہ زمین ہے اور اللہ کی محبوب ترین زمین ہے مگر مجھے تو اس سے نہ نکالا جاتا تو میں نہ نکلتا (۱)۔

امام ابوالزرقی، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں ایک قبیلہ تھا جنہیں عیالین کہا جاتا تھا وہ بڑے عزت دار اور اللہ دار تھے۔ ان کے پاس گھوڑوں، اونٹوں اور دوسرے جانوروں کی کثرت تھی وہ مکہ اور اس کے ارد گرد نعمان اور اس کے ارد گرد جاتے تھے، باہل بن ہاشم، بنی قریظہ، بنی فراعنہ، بنی دہیان سرسبز و شاداب تھیں، ان کی زمین بڑی زرخیز تھی، ان کے درخت گھنے تھے۔ اجتال، خثمال، زندقہ گزارتے تھے لیکن انہوں نے بدکاری، اسراف، مہر غم، حنکا کرنا اور غریبوں پر ظلم ستم کرنا اپنا معمول بنالیا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ نعمتیں سلب کر لیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے بارش روک لی اور قحط سالی کو ان پر مسلط کر کے ان میں جان اور مال کی کمی کر دی۔ وہ کہیں پانی فروخت کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں مکہ سے نکال دیا اس کے ذریعے جس کو ان پر مسلط کیا گیا تھا حتیٰ کہ وہ حرم سے نکل گئے اور وہ اس کے ارد گرد رہنے لگے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر مہر و قحط سالی کر دی حتیٰ کہ وہ اپنے آبائے بھی غریب زندقہ گزارنے لگے۔ وہ حیرت انگیز مسافر قوم تھی۔ جب وہ یمن کے شہروں میں داخل ہوئے تو جدا جدا ہو گئے اور ہلک ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد قبیلہ جرہم کو حرم میں بسایا۔ انہوں نے بھی حرم سے اذ کے بعد سرکشی کی اور اللہ تعالیٰ کے حق میں کوبہی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان تمام کو ہلک کر دیا۔ امام ابن ابی شیبہ نے لیکن سابقہ روایت سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں زمانہ جاہلیت میں جب حج کا موقع آتا تو سب باہر نکل جاتے اور کوئی شخص مکہ میں نہ رہتا تھا۔ ایک چور شخص پیچھے رہ گیا۔ اس نے ایک سوئے کا ٹکڑا چاٹنے کا قصد کیا۔ مجرورہ کعبہ کے اندر داخل ہوا تاکہ وہ سوئے کا ٹکڑا اٹھا لے جب اس نے اپنا سر بیت اللہ کے سوراخ میں داخل کیا (تو وہ پھنس گیا) لوگوں نے اس کا سر اعدا اور سر زمین باہر نکھی، پھر لوگوں نے اسے کھن کے آگے ڈال دیا اور کعبہ کے سوراخ کو بند کر دیا۔

امام ابوالزرقی اور طبرانی نے عیال بن ابی مراد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم زمانہ جاہلیت میں کعبہ کے محکم میں بیٹھے ہوئے تھے، ایک محدث اپنے خاندان سے بھاگ کر کعبہ کی پناہ لینے آیا۔ پیچھے سے اس کا خندہ لگی بھیج گیا، اس نے عورت کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس کا ہاتھ ٹٹک ہو گیا۔ میں نے اس شخص کو زمانہ اسلام میں دیکھا تھا کہ اس کا ہاتھ شل تھا۔

امام ابوالزرقی نے ابن جریر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اکظم، ہرکن، مقام، ہزیم اور انجر کے درمیان ہے۔ اسلاف اور ناکس ایک مرد اور عورت تھے، وہ کعبہ میں داخل ہوئے تو مرد نے عورت کو کعبہ کے اندر بوسہ دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو پھر بنا دیا۔ پھر کعبہ سے نکال کر ایک کوڑم کی جگہ نصب کیا گیا اور دوسرے کو کعبہ کے سامنے رکھ دیا گیا تاکہ لوگ مہرت حاصل کریں اور جن جیسے افعال شیعہ سے اجتناب کریں۔ اس جگہ کو عظیم کہا جاتا ہے، کیونکہ یہاں تسمیں اٹھانے کے لئے لوگ جمع ہوتے تھے اور

اس میں دعا گوئی ہوتی ہے۔ یہاں جس عالم کے متعلق وعدہ کی گئی وہ ہلاک ہو گیا اور بہت کم یہاں منہ کی قسم اٹھائی گئی تیسرا جزو
اس کو سزا دی۔ یہ تو ان کو ظلم سے روکنے والا ملک ہے اور لوگ یہاں جھوٹی قسمیں اٹھانے سے ڈرتے تھے۔ یہ معاملہ اسی طرح چلنا
رہا جس کی قطعاً علی نے اسامہ کا سراج خیر ظہر فرمایا۔ پس اب اس سلسلہ کو قطعاً علی نے قیامت تک منقطع فرما دیا۔

امام انارذلی نے ابوبکر بن موسیٰ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ زہد جاہلیت میں ایک عورت تھی جس کے ساتھ اس کے
چچا کا چھوٹا بیٹا تھا جس کے لئے وہ محنت مشقت کر کے روزی لاتی تھی۔ ایک دن اس عورت نے اس بچے سے کہا اے بیٹے میں
تو سے غیب ہو جاتی ہوں اور مجھے تو کبھی ظالم کے ظلم کرنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ میرے بعد اگر کوئی تج سے پاس ظالم آجائے
تو اللہ تعالیٰ کا حکم میں ایک گھر ہے، کوئی گھر اس کے مشا نہیں ہے اور منافق اس کے قریب نہیں جاتے اور اس گھر پر لطاف
ڈالے ہوئے ہیں۔ کبھی اگر کوئی ظالم تجھ پر رحم کرے تو اس گھر کے رب سے ڈرو، اگر وہ تیری بات سنے گا۔ فرماتے ہیں
ایک شخص آیا اور اس کو اپنا ظلم بتایا۔ جب وہ اس نے بیت اللہ شریف کو دیکھا تو اس کی محنت بچکان گیا، وہ سواری سے اتر کر عجب
سے جہت گیا۔ اس کا کہ ایک آیا اس نے اسے پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو مالک کا ہاتھ خشک ہو گیا۔ دوسرا ہاتھ بڑھایا تو وہ
بھی خشک ہو گیا۔ اس نے فرمایا جاہلیت میں فتویٰ طلب کیا تو اسے فتویٰ دیا گیا کہ ہر ہاتھ کے بدلے ایک اونٹ ذبح کر۔ اس
نے اونٹ قربان کئے تو اس کے ہاتھ ٹھیک ہو گئے۔ اس نے وہ ظلام چھوڑ دیا اور آزاد کر دیا۔

امام انارذلی نے عبدالمطلب بن ربیع بن الحارث رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں بنی کنانہ کا ایک شخص زمانہ
جاہلیت میں اپنے چچا کے بیٹے پر ظلم و ستم روا کرتا تھا اس نے اسے اللہ تعالیٰ اور اپنی قریب کے واسطے رے لیکن اس نے انکار
کیا۔ وہ ہلاک حرم شریف میں داخل ہو گیا اور اس نے دعا مانگی اے اللہ میں تجھ سے ایک مجبور شخص کی طرح دعا کرتا ہوں کہ تو
میرے چچا کے بیٹے کو اس کی بھاری میں مبتلا کر دے جس کا کوئی علاج اور دوا نہ ہو۔ راوی فرماتے ہیں وہ لڑکا واپس آیا تو اس کے
چچا کا بچہ پیٹ کی بیماری میں مبتلا تھا۔ اس کا پیٹ ٹھیک ترہ کی طرح چھوڑنا گیا حتیٰ کہ پھٹ گیا۔ عبدالمطلب نے کہا کہ میں نے یہ
وعدہ ابراہیم سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے ایک شخص دیکھا تھا جس نے اپنے چچا کے بیٹے کے لئے اندھا ہونے
کی دعا مانگی پھر میں نے اسے دیکھا کہ اندھے کو کچھ کرنا چاہتا تھا۔

امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے العجب میں حضرت عمر بن خطاب سے روایت کیا ہے انہوں نے خطبہ دیا اے اہل مکہ اس
حرم کے متعلق اللہ سے ڈرو کیا تمہیں مسکوم ہے تمہارے اس حرم میں کس سے پہلے کون رچے گئے؟ وہ غلطاً سمجھے، انہوں نے
اس کی مرستہ نوپاں کیا تو وہ ہلاک ہو گئے اور غمخواراں نے اس کی خدمت کو غلام کیا تو وہ بھی ہلاک ہو گئے حتیٰ کہ آپ نے بہت
سے فائدہ ان شمار کئے۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم اس کو ایسا جگہ دیا کہ گناہ زائد ایک دن میں ایک گناہ کرنے سے بہتر ہے (۱)۔

امام بخاری نے حضرت طاہر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں اہل جاہلیت حرم میں کوئی جرم کرتے تو فوراً
جڑے جاتے تھے۔ ہوسکتا ہے پھر مدی غریبہ کا دور نہ آئے۔

امام الزرقانی اور ابن خزیمہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے قریش سے فرمایا کہ گھر کے دہانہ سے پہلے صوم گھرے۔ انہوں نے اس کے حق کی تصدیق کی اور اس کی حرمت کو ہر مال کی توافق تعالیٰ نے انہیں ملایا کہ اگر وہ پھر برص قبیلہ کے لوگ اس کے مال بنے انہوں نے اس کے حقوق کا خیال نہ رکھا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی ملایا کہ وہ یہ کہنا تم اس کی امانت نہ کرو اور ان کی حرمت کا احترام کرو۔

امام الزرقانی اور ابن خزیمہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ اگر جگہ سڑک نہ ہو تو گھر کا دروازہ اس کی ایک گز دھرنے سے زیادہ چھوڑنا ہے۔

امام ابیہدق نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ اگر کوئی گز دھرنے سے زیادہ چھوڑنا ہے تو اس کی ایک گز دھرنے سے زیادہ چھوڑنا ہے۔

امام الزرقانی نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے سنا ہے کہ اگر کوئی گز دھرنے سے زیادہ چھوڑنا ہے تو اس کی ایک گز دھرنے سے زیادہ چھوڑنا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک گز دھرنے سے زیادہ چھوڑنا ہے حضرت بیان فرماتی ہے کہ اس کو بہت بلند حرمت عطا کی ہے۔ کہ اگر کوئی گز دھرنے سے زیادہ چھوڑنا ہے تو اس کی ایک گز دھرنے سے زیادہ چھوڑنا ہے۔

وَأَمَّا زُكَاةُ أَهْلِ الْكَلْبِ

اور ان زوقی نے محمد بن اسلمہ رحمہ اللہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ سب اللہ تعالیٰ نے حرم کر دیا کہ وہ اس کے لئے طائف و کھنکس سے نقل فرمایا۔

امام ابن جریر و ابن ابی عاصم نے محمد بن اسمعیل رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے سنا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حرم کے لئے دعا فرمائی کہ یا اللہ انہیں بھروسہ کا رزق عطا فرما تو اللہ تعالیٰ نے طائف و کھنکس سے نقل فرمایا (۱۱)۔

امام ابن ابی عمیر اور الزرقانی نے زہری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ انہی حاکم نے شام کے دیہاتوں میں سے ایک دیہات نقل فرمایا اس کو طائف میں رکھا اور یہ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی وجہ سے کیا۔

امام الزرقانی نے سعید بن مسیب بن یزید سے روایت کیا ہے کہ میں نے سنا ہے کہ حضرت عائشہ بن مسیب بن مسیب نے سنا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حرم کے لئے دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے طائف کی زمین کو شام سے نقل فرمایا اور اسے یہاں حرم کے رزق کیلئے بھیج دیا۔

۱۲۱ اور نبی نے حضرت محمد بن کعب القرظی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سونہن کے لئے دعا فرمائی اور کفار کو پھونکا دیں ان کے لئے کوئی دوا نہ فرمائی۔ ارشاد فرمایا: وَهَلْ كَفَرْتَ

حضرت سنبل بن عیینہ نے مجاہد رحمہ اللہ سے ڈائریقی اہلہ کے تحت روایت کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ اور آخرت پر ایمان لائے وہ لوگوں کے لئے رزق طلب کیا تو اللہ نے فرمایا جنہوں نے پہلے قرآن نہیں میں رزق دوں گا۔

نام ابن ابی حاتم بلخی اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرنا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی دعا میں سونہن کو خاص فرمایا کہ تمام لوگوں کے لئے آپ نے سول نہیں کیا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے وہ سونہن کفر سے نازل فرمایا کہ میں ان کو رزق دوں گا میں صرف سونہن کو رزق دوں گا، میں مخلوق پیدا کرتا ہوں تاکہ ان کو رزق دوں۔ فَأَصْبَحَ نَبِيًّا ثُمَّ سَخَّرَ لَكَ مِنَ الْوَالِدِ الْغَاثِ زَيْبُ اسے بھی فائدہ اٹھانے دوں گا چند روز پھر مجھ کو رکھو گا اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرف ابھر حضرت ابن عباس سے كَلَّا لَنُفِضَهُ لَكَ (اسراء: 20) کی آیت ۱۷۰۲۱ فرمائی۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابو الحالیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ابن ابی بن کعب نے وہ سونہن کفر سے متعلق فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام کا ارشاد ہے وہ اپنے رب سے سوال کر رہے ہیں کہ جو کفر کرے اسے بھی تمہارے رزق سے متعجب فرما۔ لیکن کہتا ہوں ابن عباس نے اسے فہم شدہ امر کے سینہ کے ساتھ یہ جواب دیا کہ اسے انہوں نے اسے ابراہیم کا کام بتا دیا ہے (۱)۔

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ طَرَبًا تَقْبَلُ مِنَّا
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۸۷﴾

”اور یاد کرو جب ابراہیم علیہ السلام نے بیتا دیں خانہ کعبہ کی اور اسماعیل (عہ السلام) بھی۔ اسے دوسرے پورا دگر قبول فرمایا (پہلے) بے شک تو ہی سب پہنچے، مٹنے والے سب کچھ جاننے والا ہے۔“

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ قواعد سے مراد: بیت اللہ کی بنیادیں ہیں۔

امام احمد، عیینہ بن عیینہ، بخاری، ابن جریر، ابن ابی حاتم، بخاری، ابن مردویہ، حاکم اور بیہقی نے وہ لوگوں میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جو انوار اچھے پوچھو، میں تمہارے درمیان جائے ناموں لوگوں نے آپ سے بہت سے سوال کئے۔ ایک شخص نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کی صلاح کرے مقام کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا وہی ہے جو ہم کہتے ہیں؟ سعید بن جبیر نے پوچھا تمہارے کے حقیقت کیا کہتے ہو اس نے کہا ہم کہتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام جب تشریف لائے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جی نے ساری سے ترنے کی گزارش کی تو وہ نے اترنے سے انکار کیا، دوسرے پھر اٹھا کر لائی، سعید بن جبیر نے فرمایا اب اس طرح نہیں ہے۔ فرمایا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا سب سے پہلے

انہوں نے بھی راستہ اختیار کیا اور وہ مذکی چلی طرف اتر چرے۔ انہوں نے ایک پرندہ یہاں کھڑے دیکھا تو انہوں نے کہا یہ پرندہ پانی کے اوپر ہی کھڑا ہے، مگر اس آواز میں جانیں اس میں پانی اور گا۔ انہوں نے ایک یا دو آدمی بھیجے تو انہوں نے پانی دیکھ لیا۔ وہ وہاں سے اترے اور قافلہ والوں کو پانی کے متعلق بتایا۔ وہ تمام وہاں آئے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی واعدہ پانی کے پاس پہنچی تھی۔ انہوں نے کہا کیا تو ہمیں مبارک دینی چیزیں کہہ تو پ کے پاس قیام کر لیں۔ انہوں نے فرمایا ہاں مگر میں اس پانی پر تہہ را کوئی حق نہیں ہو گا۔ قافلہ والوں نے کہا تمہیک ہے۔ ان عباس فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ اسماعیل نے یہ ان کے حق کو کم کرنے کے لئے کہا حالانکہ آپ اس فرس سے محبت کرتی تھیں۔

یہ لوگ وہاں رہنے لگے اور اپنے باقی واعدہ افراد کی طرف پیغام بھیجا تو وہ بھی یہاں پہنچی گئے حتی کہ وہاں چند لوگوں نے اپنے گھر بنائے، حضرت اسماعیل ان کے سامنے وہاں میں پروان چڑھنے لگے اور آپ نے عربی ان سے سیکھی۔ جب آپ جوان ہوئے تو آپ کا حضور انبیا سرست کن تھا۔ خلیفہ جرم نے اپنی ایک عورت کا کالج حضرت اسماعیل سے کروا دیا اور اسماعیل سر بجلی تھی۔ حضرت ابراہیم کچھ عرصہ بعد آئے تاکہ اپنے اہل و عیال کی کیفیت معلوم کریں تو وہ گھر پہنچے تو وہاں حضرت اسماعیل موجود نہ تھے، بیوی سے ان کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا وہ عمارت لئے رزق کی تلاش میں نکلے ہیں۔ پھر آپ نے حالات زندگی پوچھے تو اس نے کہا ہم انتہائی تکلیف سے دو چار ہیں، رزق کی بہت کمی ہے، حالات بلا سے پریشان کن ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا جب تیرا خدا گمراہ آئے تو اسے میرا سلام کہتا اور اسے کہا کہ اپنے گھر کی دہلیز پر مل دے۔ جب حضرت اسماعیل تشریف لائے تو انہوں نے کچھ انیسیت محسوس کی۔ پوچھا تو انہی مہمان آیا تھا، بیوی نے کہا اس کیفیت کا ایک بوڑھا آیا تھا۔ اس نے حیرت متعلق پوچھا، میں نے اسے بتایا۔ اس نے مجھ سے حالات زندگی دریافت کئے تو میں نے اسے بتایا کہ ہم چرے مشکل حالات سے دو چار ہیں۔ پوچھا کیا اس نے کوئی وصیت بھی فرمائی تھی۔ ہاں اس نے مجھے تجھ کو سلام کہنے کو کہا تھا اور کہا تھا کہ چرے دروازہ کی دہلیز پر مل دے، حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا وہ میرا باپ تھا اور اس نے مجھے تجھ کو جدا کرنے کا حکم دیا ہے، پس تو اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا۔ آپ نے اس بیوی کو طلاق دے دی اور اس کی خاک میں جرم کی دوسری ایک عورت سے نکاح کر لیا، کچھ عرصہ کے بعد حضرت ابراہیم پھر یہاں تشریف لائے تو اتفاق سے اسماعیل پھر بھی گھر پر نہ تھے، حضرت ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل کی بیوی سے استفسار کرنے لگے تو اس نے بتایا کہ وہ رزق کی تلاش میں نکلے ہیں، حضرت ابراہیم نے پوچھا تمہارا یہ حالات کیسے ہیں، تنہا یہی معیشت کیسی ہے؟ اس بیوی نے کہا اللہ اللہ اللہ کا فضل و احسان ہے، ہر چیز فی فراوانی ہے۔ پوچھا تمہارا کھانا کیا ہے؟ اس عورت نے کہا گوشت، پوچھا تمہارا چٹا کیا ہے؟ اس نے کہا پانی، حضرت ابراہیم نے دعا فرمائی اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِقَمِ بْنِ اَللّٰخِیۃِ وَ اَلنَّہَاۃِ اَللّٰہِ ان کے لئے گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس رات دانے موجود نہیں تھے ورنہ آپ وانوں کے لئے دعا فرما دیتے پس ان دو چیزوں (کھجور اور پانی) پر کوئی شخص مکہ کے علاوہ کسی جگہ اکتفا کرے گا تو وہ اس کو ساقی نہ آئیں گی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا جب تمہارا سر تاج آئے تو اسے سلام کہتا اور یہ پیغام بھی دینا کہ اپنے دروازے کی

تختِ دولت کی بجائے فرمایا ایک پتھر جاساں قیام اس کا سر تھا اور کلا سر کر، تھک تھک مھر کی ہندی میرے چاروں کونوں کے برابر کروٹوں میں لٹکے گا اس کے چاروں کونوں کے برابر ملنے کیا (13)۔

ایمان آتھن اہل شیعہ راہنمائی میں رہا ہے۔ یہی مسند میں رہنمائی میں عیدہ و آخرت میں اہل انبیاء و ائمہ جبرائیل علیہ السلام و اہل نبی و اہل جبرائیل علیہ السلام نے اسے سمجھنے بھی کہا ہے۔ اور امام شیعہ نے دلائل میں حضرت خاندن عروسہ نے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے آپ سے کہا کہ تو جب مجھے بیت اللہ کے متعلق بتائیں گے؟ یہ یہ زمین پر پسند کرے؟ فرمایا نہیں لیکن یہ پسند کرے جو کوئی اسکے لئے بنایا گیا جس میں برکت و جاہلیت نہ تھی، اس میں مقام ابراہیم ہے جو اس میں داخل ہو گا وہ امن میں ہو گا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت ابراہیم جب یہ گھر بنا رہے تھے تو پریشان ہوئے کہ اسے کیسے بنائوں۔ اللہ تعالیٰ نے فسکیہ کو بھیجا، یہ سخت ہوا تھی اور اس کے دوسرے تھے اور کعب کے اوپر روحانی کی مانند ہوتی، حضرت ابراہیم تو غمزدہ کہ یہ ہوا جہاں بھرنی ہے وہاں تک تعمیر کرنا، جس حضرت ابراہیم نے تعمیر فرمائی، جب خبر اسور کو کھلی کہ جسے بنائے تو حضرت ابراہیم نے حضرت اسماعیل سے کہا جاؤ اور میرے لئے ایک بھر حلقہ کر کے لاؤ جو میں یہاں رکھوں، حضرت اسماعیل یہاں اس میں گھومتے رہے تو حضرت جبریل یہ پھر ملا کہ اور اسے رکھ دینا۔ حضرت اسماعیل آئے تو یہاں یہ پھر کہاں سے آیا ہے فرمایا سے دوسرے کرتا ہے تو میرے اور میرے بیٹوں پر بھر دیا جس کی کہ یہ کعبہ کا نور بھر کر گیا۔ وہ بارہا سے ملاقات سے جا ملتا تھا پھر گر کر تو جرم نے تعمیر کیا۔ پھر گر کر تو قریش نے تعمیر کیا۔ جب قریش نے خبر اسور کئے کہ اور وہ کیا تو اس کے مقام پر رہ گئے۔ کہ رہے۔ پھر نے لکھ لکھ کر اس اور اس سے پہلے آئے گا وہ اس سے رکھے گا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب نبی شیعہ سے شریف مانے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑا لے کر حکم دیا۔ اسے بچھایا اور پھر اس کے درمیان رکھ دیا۔ ہر فرقہ ان کے خاندان میں سنہ ایک شخص کو ایک کرنا بکڑے کو کہا۔ وہ انہوں نے اسے بلند کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اسے اپنی جگہ رکھ دیا (2)۔

امام حیدر بن منصور، عبد بن حمید، ابن المنذر، ربیع بن حاتم، الاثرقی اور حاکم نے سعید بن العسب کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ازہری نے سعید سے آئے اور آپ کے ساتھ سیکھنے تھے جو بیت اللہ کی جد کی طرف رہنمائی کر رہے تھے اور وہ سیکھنے والی تھی جیسے تھری اپنا جالا بٹائی ہے۔ پس آپ نے سیکھنے کے بچے کھدائی کی اور بیت اللہ کی بنیادیں ظاہر کیں۔ ایک بنیاد میں افراد ست کم تو لوگوں سے کتنی نکلی تھی۔ میں نے پوچھا اسے ابو محمد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَإِذْ يُرَفِّقُ الْإِصْبَاقُ لِقَاءِ رَبِّهِمْ الْكَفَّيَاتِ۔ انہوں نے فرمایا: ہر ہاتھ بعد میں ہوا۔

امام عبید اللہ اہل بیتؑ، اہل بیت ائمہؑ اور اہل بیتِ باطن نے سعید بن جبیرؓ سے حضرت بن عباسؓ سے اس قولِ قرآنِ مجید ﴿وَأُتِیَ الْکِتَابَ الْوَحْدَیْنِ﴾ کے تحت روایت کیا ہے۔
 ﴿وَأُتِیَ الْکِتَابَ الْوَحْدَیْنِ﴾ سے مراد وہ کتابیں ہیں جو پہلے تمیز نہیں۔

امام عبدالمطلبؑ، امینؑ، جبریلؑ، میکائیلؑ اور انجیلؑ نے عطا و رحمۃ اللہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں: آدم علیہ السلام نے

۱. مسند الفروزدن از دینعلی، جلد ۴، صفحه ۴۶۳ (۲۱۷۱) مطبوعه دارالکتب خورشیدی
 ۲. تفسیر طبری در آیات، جلد ۱، صفحه ۶۳۷

2. تفسیر طبری و ذریعہ امتداد، جلد ۱، صفحہ ۵۳۷

عرض کی اسے میرے پروردگار کیا وجہ سے کہ مجھے ب فرشتوں کی آوازیں سنائی نہیں دیتیں فرمایا میری خطا کی وجہ سے۔ لیکن زمین پر بڑا زلزلہ اور میرا گھر بکھرا اور پھر اس کی تعمیر کو (طواف کرو) جس طرح تو نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ میرے ان گھر کو تعمیر سے روکے ہیں جو آسمان میں ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت آدم نے بیت بنائے پانچ پہاڑوں سے تعمیر کیا تھا، خواء، لبنان، طور و تاجور سینا، الجودی۔ یہ حضرت آدم کی تعمیر قائم رہی حتیٰ کہ بعد میں اسے ویرانہ ملیا سلام نے تعمیر کیا۔

امام ابن جریر، ابن ابی مائہ اور طبرانی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن اعاصی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جنت سے زمین پر اتارا تو فرمایا میں تیرے ساتھ ایک گھر کو بھی اتار رہا ہوں، اس کا بھی طواف کیا جائے گا جس طرح میرے عرش کا طواف کیا جاتا ہے اور اس کے پاس نماز پڑھی جائے گی جس طرح میرے عرش کے پاس نماز پڑھی جاتی ہے۔ پھر جب طوفان کا زمانہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے وہ گھر اٹھا لیا، خیابانے کے اس گھر کو تھے اور اس کا مکان نہ رہا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اس کی تعمیر کی سعادت عطا فرمائی، اللہ تعالیٰ ابراہیم کو اس کی اصل مسجد بتائی، آپ نے پانچ پہاڑوں سے اس کی تعمیر کی، ابراہیمان، شجر، جبل طور، جبل مرہ، یہاں بیت المقدس ہے (۱)۔

امام ابن جریر اور ابوالفتح نے اعظم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں دنیا کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے پل کے چارہ کمان پر بیت اللہ کے لئے کھدایا گیا اور اس کے نیچے زمین پھیلانی گئی (2)۔

امام عبد الرزاق، الاوزاعی نے تاریخ کتبہ میں احمد بن حنبل نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے بیت اللہ کی جگہ کو تخلیق فرمایا اور اس کے اور کمان سے قوس زمینوں میں تھے۔

امام ابن ابی مائہ نے علیاء بن احمد سے روایت کیا ہے کہ ذوالقرنین مکہ شریف میں آیا تو اس نے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کو بیت اللہ کی دیوار میں بناتے ہوئے دیکھ کر وہ پانچ پہاڑوں سے بنا رہے تھے۔ اس نے پوچھا تم میری من زمین میں کیا کر رہے ہو۔ حضرت ابراہیم و اسماعیل نے کہا ہم اللہ کے بندے ہیں، ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اس کعبہ کی تعمیر کریں۔ ذوالقرنین نے کہا جو تم دونوں کرتے ہو اس کی دلیل پیش کرو، پس پانچ سینڈھے طرے ہوئے اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ اسماعیل و ابراہیم اللہ کے بندے ہیں جنہیں اس کی تعمیر کا حکم دیا گیا ہے۔ ذوالقرنین نے کہا میں نے تسلیم کر لیا پھر وہ چلا گیا۔

امام ابن جریر نے قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمیں بتایا گیا ہے کہ حرم برابر عرش تک حرم ہے۔ اور ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بیت اللہ اس وقت زمین پر آباد کیا گیا جب آدم علیہ السلام زمین پر اترے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ارشاد فرمایا تھا کہ میں تیرے ساتھ اپنے گھر کو اتار رہا ہوں، اس کے اور گرد و حواف کیا جانے گا جس طرح میرے عرش کے ارد گرد طواف کیا جاتا ہے۔ آدم علیہ السلام نے کعبہ کا طواف کیا اور جو بعد میں موسیٰ بن نون نے بھی طواف کیا حتیٰ کہ جب صوفیوں کا زمانہ تھا جب اللہ تعالیٰ نے قوم نوح کو غرق کیا تھا اس کو زمین سے اٹھا لیا تھا۔ اسے کل زمین کی سزا الا حق نہیں ہوئی تھی۔ پس آدم علیہ السلام نے ان علامات پر دوبارہ تعمیر فرمائی تھی (3) ابن عساکر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے نقل فرمایا ہے کہ

بیت اللہ شریف کو چار پہاڑوں سے گھیرا گیا ہے جزاء و ثلوت، چاروں طرف سے اور بلقان۔

امام شافعی نے دلائل میں مدعی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں۔ آدم علیہ السلام جنس سے باہر تشریف لائے تو آپ کے ایک ہاتھ میں حجر تھا اور دوسرے ہاتھ میں پتھر تھے، آپ نے پتھر میں کھیر دینے، جو کچھ خوشبو نظر آتی ہے یہ اس کا فیضان ہے اور حجر پر سفید یا قوت تھا اس کے ذریعے روشنی حاصل کی جاتی تھی۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ بنایا اور حجر اسود رکھنے کی جگہ پر پہنچے تو اسامیل کو فرمایا: ایک حجر لے آؤ جو یہاں رکھوں، حضرت اسامیل ایک پہاڑ سے حجر اٹھا لائے آپ نے فرمایا کوئی اور لاؤ۔ حضرت اسامیل بار بار حجر لاتے رہے لیکن کوئی آپ کو پسند نہ آیا۔ پھر ایک مرتبہ حجر لائے اسے لے کر اسامیل علیہ السلام گئے تو جبریل علیہ السلام ہندوستان سے وہ حجر لے کر آئے جو آدم علیہ السلام جنت سے لے کر آئے تھے۔ حضرت ابراہیم نے وہ حجر لگا دیا، جب اسامیل علیہ السلام اٹھ کر آئے تو پوچھا یہ پتھر کون لا یا ہے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا جو تجھ سے زیادہ دوست ہے (۱)۔

امام شافعی نے روایت کیا ہے کہ اس میں نے ابو القاسم الحسن بن محمد بن حبیب رحمہ اللہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے ابو بکر محمد بن محمد بن احمد قطان النخعی رحمہ اللہ کو یہ فرماتے سنا جو قرآن کے عالم تھے کہ ابراہیم علیہ السلام سریانی زبان بولتے تھے اور اسامیل علیہ السلام عربی زبان بولتے تھے، ہر ایک دوسرے کی بات سمجھتا تھا لیکن ہر ایک دوسرے کی زبان بول نہیں سکتا تھا۔ حضرت ابراہیم، حضرت اسامیل کو کہتے ہل لی سمجھنا۔ یعنی مجھے پتھر اٹھا کر دو۔ حضرت اسامیل کہتے ہاں۔ لہذا حضرت نے یہ پتھر پکڑ لیا۔ پھر جب حجر رکھنے کی جگہ پائی روکھی تو حضرت اسامیل علیہ السلام پتھر کی تلاش میں گئے، اور حضرت جبریل علیہ السلام آسمان سے پتھر لے آئے۔ حضرت اسامیل علیہ السلام واپس آئے تو ابراہیم علیہ السلام اپنی جگہ پر اس کے اوپر کھڑے تھے۔ اسامیل نے پوچھا ابو بکر! یہ کون سا پتھر ہے؟ فرمایا یہ وہ پتھر ہے جو تیری اولاد پر عطا ہوگا، جس کو لوگوں نے وہ مکان آمل کیا اس ارشاد و اذیت فکروا لہم انقوا ہذہ من النبیۃ و اسلموا۔ یہ بھی مراد ہے۔

نام شافعی نے ابن شہاب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بنی ہاشم کے پچھتے کو کعبہ کی صہرت نے آگ جلائی۔ اس کے شراب سے آؤ کعبہ کے علاقوں پر جا پڑے۔ پس وہ مل گیا۔ لوگوں نے کعبہ کو گرایا اور پھر نئے سرے سے تعمیر فرمایا۔ جب حجر اسود رکھنے کی جگہ پہنچے تو قریش اس کو اٹھ کر رکھنے کے متعلق جھگڑ پڑے۔ سب نے اتفاق کیا کہ ہم اس کو فیصلہ سنہم کریں گے جو پہلے آئے گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جب کہ آپ ایک جوان کی حیثیت سے تھے۔ آپ نے وہاں کی داری چاڑھ لیسی ہوئی تھی۔ تمام نے آپ کو حکم مقرر کر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کو پتھر سے پر رکھنے کا حکم دیا۔ پھر ہر قبیلہ کے سردار کو کپڑے کی ایک ایک طرف پکڑائی۔ پھر جب چادر کو بلند کیا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کو اپنی جگہ پر رکھ دیا۔ پھر زبانوں پر آپ کی تحریکات جاری ہو گئیں حتیٰ کہ لوگوں نے آپ کو اٹھ کر لیا۔ یہ اس سے پہلے کی بات ہے جب کہ ابھی وہی نازل نہیں ہوئی تھی۔ غرض جب ہاشم کے خاندان کے تھے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرتے تاکہ اس میں برکت کی وہ نظر آسکی۔

ابو امیہ اناری نے تاریخ مکہ میں سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: حضرت کعب الانبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق سے چالیس سال پہلے جہاں کی طرف تھو بھرا اس سے زمین پھیلنے لگی۔

اور قیامت کا عبادہ سراف سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کو زمینوں کی تخلیق سے پہلے پیدا فرمایا۔ اور قیامت کے آسمانوں سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پہلے عرش پانی پر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تیز چلنے والا پہنچا جس نے پانی کے ساتھ گرا کر قیامت اللہ کی جگہ پر بزرگ و ظاہر ہوا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کے نیچے سے زمین پیدا کر لی پھر اس پر پہاڑوں کے کس کس گائے، سب سے پہاڑ پر اناروں کا گیارہ قبیلے کا قافیہ اوج سے اس کو اہل طہریٰ کہا جاتا ہے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: بیت اللہ چار ستونوں پر پانی کے اوپر سمونوں اور زمین کی تخلیق سے پہلے موجود تھا۔ پس اس کے نیچے سے زمین پیدا ہوئی تھی۔

امام عبد بن حمید نے حضرت عبادہ سراف سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: زمین کعبہ کے نیچے سے پیدا ہوئی تھی۔ اور لا زبانی نے حضرت علی بن الحسین سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ ان صحر کے اطراف کی ابتداء کیسے ہوئی؟ انہوں نے فرمایا کہ سب سے پہلی اور کھار سے ہوئی۔ حضرت ابن عباس سے فرمایا اس کی ابتداء کی طرح ہوئی کہ اول قبول نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں۔ فرشتوں نے عرض کی اے اللہ رب ہمیں چھوڑ کر اسے خلیفہ بنا رہا ہے جو زمین میں فساد برپا کریں گے اور خون بہا کریں گے اور ہمیں کھیں گے۔ اے اللہ رب پروردگار ہم سے خلیفہ بنا۔ ہم تو زمین میں فساد برپا کریں گے اور خون بہا کریں گے اور نہاد کس میں بغض رکھیں گے۔ نہ حسد کریں گے نہ بدکاری کریں گے۔ ہم تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح بیان کرتے ہیں، تیری پاکی بیان کرتے ہیں، تیری اعانت کرتے ہیں اور تیری ہمارے پاس نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے فرشتوں نے کھنکھانے کو جو کچھ اللہ کی بارگاہ میں انہوں نے عرض کیا ہے، اور ذکر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ پس انہوں نے عرش کی بنیاد لی اور اپنے سر اس کو بلند کیا اور اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا اور غضب اوی سے دور رہے تھے اور آواز نہ کی سر رہے تھے۔ انہوں نے عرش کے دو گردنیں دھکے پکڑ لگائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف نظر کر فرمایا، ان پر رحمت الہی کا نزول ہوا۔ پس اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے زبرد کے چار ستونوں پر کعبہ ٹھہرایا اور ان ستونوں کو سرخ یا قوت سے ڈھانپ دیا اس گھر کو اللہ ان کا جانتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا اس گھر کا اطراف کردہ عرش کو چھوڑ دو۔ مگر انہوں نے اس گھر کا اطراف کیا اور عرش کو چھوڑ دیا پس بیان پر زیادہ آسان ہو گیا اور وہ بیت المقدس وہ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ دن اور رات میں ستر بڑا فرشتے داخل ہوتے تھے اور پھر اس میں دو کھیلوٹ کر بیٹھتے پھر اللہ تعالیٰ نے مگر کوئی ایاز زمین میں اس کی شکل اور اس کی مقدار میں میرا ایک گھر بنادو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو جنتوں کو نکھڑایا اس گھر کا تمام اطراف کر۔ جس طرف آسمان اعلیٰ الہیت وصور کا اطراف کرتے ہیں۔

امام اندر قی نے بیت ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیت اللہ اللہ تعالیٰ کے بندہ محمد ﷺ میں سے باخبر ہے۔ سات آسمانوں میں ہیں سات پل زمین کی آویں لکھ ہیں اور بلند ترین وہ ہے جو عرش کے قریب ہے۔

ان گھروں میں سے جو گنہگار ہیں جس طرح بیت اللہ کا حرم ہے اگر ان میں سے کوئی گھر کرے تو بجلی زمینا کی جوں تک ایک دوسروں سے ویسی نہیں گئے اور آسمانوں اور زمینوں کے گھر کو آسمان والے اور زمین والے آباد کرتے ہیں جس طرح اس گھر کو لوگ آباد کرتے ہیں۔

امام ملازرقی نے مروجین سیار میں درمختار سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب کسی فرشتہ کو کسی کام کے لئے زمین پر بھیجا تو اس فرشتہ نے اللہ تعالیٰ سے بیت اللہ کا طواف کرنے کی اجازت طلب کی تو وہ فرشتہ احرام کی حالت میں پڑا۔

امام ابن المنذر اور ملازرقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی قبر پر فرمائی تو انہیں حکم دیا کہ وہ کدو کی طرف جائیں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے لئے جلیاں اور زمین کی مسافت کو پیمت دیا ہر جلیاں جس سے آپ گزرے وہ ایک قدم کی مسافت ہو گیا۔ اور زمین میں جو دریا و سمندر تھے ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک قدم کی مسافت میں نکھر دیا اور آپ جس جگہ قدم رکھے وہ جگہ آباد ہو جاتی اور برکت والی ہو جاتی حتیٰ کہ آپ نہ پہنچے گئے اس سے پہلے آپ کا رونا دھونا، بجاؤں، بندہ یہ کہہ کر آپ پر شہ بہ نصیحت اپنی ہی تھی حتیٰ کہ فرشتے بھی آپ کے رونے کی وجہ سے روتے تھے اور آپ کی پریشان کی وجہ سے پریشان ہوتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جنت کے حصوں میں ایک خیر کے ساتھ آدم علیہ السلام کو نقلی دینی اور اسے مکہ میں کعبہ کی جگہ رکھا جب کہ ابھی کعبہ نہیں تھا اور یہ خیر جنت کے یونیت میں سے سرخ یا قوت کا تھا اس میں سونے کی تختی تھا اور ان میں جنت کا نور چمکتا تھا، ان کے ساتھ حجر اسود بھی اتر تھا۔ یہ اس وقت جنت کا مفیدہ تھا کہ آپ اور حضرت آدم کے لئے کرن تھا، آپ اس پر بیٹھے تھے۔ جب آدم علیہ السلام کے پینہ زہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بخیر کر دیا اور اس خیر کی فرشتوں کے ذریعے حفاظت فرمائی۔ فرشتے زمین والوں سے اس کو محفوظ رکھتے تھے اور اس وقت زمین کے رہنے والے جن اور شیاطین تھے اور زمین والوں کے لئے جنت کی کسی چیز کو دیکھنا جائز نہیں کیونکہ جو جنت کی کسی چیز کو دیکھ لیتا تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی اس وقت زمین پاک صاف تھی۔ اس میں نہ خور ہوئی کی نجاست تھی اور نہ اس میں گناہوں کی آلودگی تھی۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے ملائکہ کا مسکن بنایا اور ان کو زمین میں اسی طرح ٹھہرایا جس طرح وہ آسمان میں رہتے تھے۔ وہ دن رات اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے تھے اور عبادت سے ڈھیلے نہیں ہوتے تھے۔ فرشتے حرم کی حدود پر صاف باندھ رکھے ہوتے تھے اور حرم کی طرف ان کی پہنچ نہ ہوتی تھی اور آگے تمام حرم ہوتا تھا ان سے کوئی جن و شیطان تو نہ نہیں روح تھا۔ فرشتوں کے تمام کی وجہ سے یہ ایریا آج تک حرم ہے اور حرم کے تقاضات وہاں لگائے گئے ہیں جہاں فرشتے ٹھہرے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت حواء پر حرم میں داخلہ حرام کیا تھا اور آدم علیہ السلام کے خیر کی طرف دیکھنا بھی حرام کیا تھا اس غلطی کی وجہ سے جو ان سے جنت میں سرزد ہوئی تھی۔ پس آپ نے کچھ بھی نہ دیکھا حتیٰ کہ ان کی روئے پرواز کر گئی۔ آدم علیہ السلام جب رات کے وقت ان سے ملاقات کا ارادہ کر کے تو پورے حرم کو مورد کر کے باہر جا کر ان سے ملاقات کرتے حضرت آدم کا خیر حرم میں باقی رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس خیر کی جگہ میں اور پتھروں سے ایک

مکان تعمیر کیا، وہ ہمیشہ باور، حتیٰ کہ نوح علیہ السلام کا زمانہ آیا تو سیلاب نے اسے جز سے اکھڑا دیا اور اس کی جگہ بھی چھپ گئی پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور غیمہ کی جگہ جہاں بنو آدم نے مکان بنایا تھا اس کی بنیادوں کو کھنڈ کر کے کاٹھن فرمایا حضرت ابراہیم زمین کھودتے رہے حتیٰ کہ ان بنیادوں تک پہنچ گئے جو باوجود آدھری زمین کی جگہ رکھی تھیں۔ جب آپ متعجب وہ تک پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ نے بادل کے ذریعے اس بیت کی جگہ سایہ کر دی۔ وہ بادل اس بیت پر چھایا، باور حضرت ابراہیم کے سنے تو امد کی جگہ کی رضائی کرتا رہا اور آپ پر سایہ لگتا رہی حتیٰ کہ آپ نے بنیادیں کھڑی کر دیں۔ پھر بادل چھٹ گیا۔ اکیس بیت کی اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا **وَاذْكُرْ اٰنَا لَا اَبْرٰهِيْمَ فَكُلَّكَ اَللّٰهُ تَبٰرَكَ** (26) ایس جب سے اللہ تعالیٰ نے سے محمود فرمایا ہے وہ اللہ کی حمد کر رہے۔

امام وہب بن منہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے وہابی کتب میں سے ایک کتب پڑھی جس میں کعب کے امر کا ذکر تھا۔ فرماتے ہیں اس میں پڑھا تھا کہ ہر فرشتہ جو زمین پر اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے اسے بیت اللہ کی زیارت کا حکم دیتا ہے وہ عرش سے احرام کی حالت میں کعبہ پڑھتے ہوئے آتا ہے حتیٰ کہ حجر اسود کا اسطرلاب لے کر پھر وہ بیت اللہ کے سات چکر لگاتا ہے، بیت اللہ کے اندر دو رکعت نماز پڑھتا ہے پھر اوپر چڑھ جاتا ہے۔

امام احمد بن حنبل نے فضائل کعبہ میں وہب بن منہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ نے کوئی فرشتہ اور بادل جس بھیجا اور وہاں سے گزرتا ہے جہاں اس کو بھیجا گیا ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ بیت اللہ کا طواف کر لیتا ہے پھر اسے جو حکم ہوتا ہے اسے بھلاتا ہے۔ امام بیہقی نے دلائل میں حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جبریل کو آدم و حوا کے پاس بھیجا جس کی فرمایا کہ ایک کعبہ بنا دو، جبریل نے ان کو جگہ کے تھیں کے لئے خاک کھینچ دیا، آدم زمین کھودتے اور حضرت حوا مٹی اٹھا کر باہر بگھنٹی تھیں حتیٰ کہ ہڈی تک پہنچ گئے۔ نیچے آواز آئی اسے آدم اس کاٹھن ہے جب دو کعبہ تعمیر کر چکے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ وہاں کا طواف کریں اور ارشاد ہوا تو پہلا انسان ہے اور پہلا گھر ہے پھر زمانہ گزشتہ کرتا رہا حتیٰ کہ نوح علیہ السلام کا زمانہ آیا تو انہوں نے حج کیا پھر حالات بدلے رہے حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام نے اس کی دوبارہ کھڑی کیں۔

امام ابن زحاکفی الاذرقی بیہقی نے دلائل میں عروہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہر کھانے حج کیا سوائے حضرت ہود اور صالح علیہما السلام کے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اس کا حج کیا پھر جب زمین پر سیلاب آیا تو ہر چیز فرق ہو گئی۔ بیت اللہ سرخ شیش کی مانند تھا، اللہ تعالیٰ نے ہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تو آپ اپنی قوم کی اصلاح میں مشغول رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض فرمائی آپ حج نہ کر سکے حتیٰ کہ وصال ہو گیا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے لئے کعبہ کی جگہ کا تعین فرمایا تو ابراہیم نے حج کیا۔ ان کے بعد ہر نبی نے حج کیا (1)۔

امام احمد نے الزہری میں چند رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سزا تیار کرنے حج کیا ان میں سے حضرت ذوالقرنین عمران بھی تھے ان پر دو قطعاتی چادریں تھیں، ان میں سے یونس علیہ السلام بھی تھے جو کہتے تھے **لَيْسَ لَكَ دُفَعْلٌ الْكُزْبُ**۔ میں

ما خبر ہوں اسے مشکلات کو اٹانے، نے (۱)۔

امام الزرقانی، ابو الفتح (نے) القبط میں امام احمد ابن عبد کر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نیا ت فرمائی کہ میں جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو نازل کیا تو میں نے کہا کہ آپ کو کھانا میں تھا اور وہ اس زمین میں تھے وہ خوشی کی شکل میں آئے عذرا سے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ساتھ ساتھ تک آپ کو کھانا یا عذرا کی یہ دینا کہ وہ جب میری فرشتوں کی آواز سنیں سنا اور ان کی موت سننا اور ان کو فرما دیا کہ اس کی آواز میری آواز ہے لیکن تم جانا، میرے کے ایک گدہ بناؤ اور اس کا طرف نما اور اس کے روبرو مجھے دیکھو، وہ جس طرح آواز فرشتوں کو میرے عرض کے ارادہ کر کے، نجات۔ آدم علیہ السلام پہلے تو زمین ان کے سے پیٹ دی گئی اور پھر وہ بھی مجھ کر دیے گئے۔ جس پر میں نے حور سے دو ایک تو مکی میں آئے، صحت اللہ تعالیٰ نے اپنی کئی گز کا جس اور اور، یہ سب سیکڑا ہے اور آپ کے لئے ان کو تو مکی، مسافت کر دیا۔ جب زمین پر آپ قدم رکھے، وہ آب و ہوا بارگاہ ہو پائی تھی کہ آپ کو کھانا چاہیے۔ آپ نے بیت اللہ بنایا، حضرت جبریل نے اپنے زمین پر بار بار آکر تو میرا زمین تک کہ قمر کی آواز مگر میرا۔ بارگاہ نے اپنی اپنی پناہ میں پھینکیں جن کو تین کوئی تھا۔ ان کی طاقت نہ رکھتے تھے۔ حضرت آدم سے بیت اللہ پاؤں پناہ دیا سے قمر، فرمایا میں، بطور یہ حور میں، ابو دنی اور حرامی کہ زمین کے کوہ قمر ہو گیا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے اس گھر کی بنیاد رکھی اور اس میں نماز پڑھی اور اس کا طواف کیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کے زمانہ میں طوفان بھیجا، دو ایک، آسمانی اور عذاب تھا۔ جب حرقان قمر مود آدم علیہ السلام کی بھی قمر ہو مٹی تھی۔ حور و نساء و بندہ کی زمین کے قریب رکھی۔ طوفان نے عجب بنی جگہ کو تار یا حتیٰ کہ غلہ خالی سے ابراہیم علیہ السلام اور اسے بھی علیہ السلام کو بھیجا، انہوں نے اس کی بیویوں کی لڑکی نکلیں اور اس کی بیویوں کا میں پھر اس کے بعد قریش نے سے عایا اور یہ نیکر انبیاء، انہوں نے متوازی کے روبرو کر کے کوہ کے اوپر کرے گا۔

امام الزرقانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر بھیجا تو انکس بیت اللہ کی تھی اور آپ حرکت کرنے میں دشمنی نہ کرے تھے۔ پھر آپ پر پھر اسوہ انوار ہر فیدی کی وہ نہ تھے۔ وہ آدم علیہ السلام نے سے نکال کر پہنچے سے لگا پادری سے ڈاکھا ہوئے۔ پھر ان پر تھا، (نفسہ الامری) ہونا نہ دیا، وہ آب و ہوا اور علیہ السلام چل پڑے، آپ نے یہ سند کی زمین پر تھے۔ یہاں جتنا اللہ نے چاہا پھر سے رہے۔ پھر آپ کا حرم سوا کی طرف شتاف، یہ حواء اور ہوا کہ حج کر رہی ہیں آپ نے حج یہ تو فرشتوں سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ فرشتوں نے کہا ہے آج میری حج کوئی ہو، میں نے میں گھ کا تھا ہے اور ہزاروں پہنچے تھے یہ تھا۔

امام الزرقانی نے ابان سے روایت کیا ہے کہ بیت جو اس میں تھا وہ ایک یا ایک ذرہ تھا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ بیت اللہ سرخ و قوت سے تھا اور ایک جیسے ہیں وہ ہزاروں سے تھا۔

رکھا گیا۔ آپ اس کا طواف کرتے تھے اور اس سے پاس اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اس کا حج کیا اور آپ صلاب سے پہلے یہاں تشریف لائے تھے۔ جب صلاب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کر دیا تو زمین کو شہید نقصان ہوا اور کعبہ ایک سرخ ٹیلہ تھا جس کی جگہ معروف تھی پھر اللہ تعالیٰ نے جو علیہ السلام کو قوم عادی کی طرف مبعوث فرمایا تو آپ نبی توہم کی اصلاح اور بیت میں مشغول رہے حتیٰ کہ آپ کا سال ہو گیا اور آپ حج کی سعادت حاصل نہ کر سکتے پھر اللہ تعالیٰ نے صالح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تو قوم خود کی طرف تو آپ بھی مشغول رہے اور حج نہ کئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہر ایک علیہ السلام کو اس جگہ اتارا تو آپ نے حج کیا اور سنا کہ حج بھیجے اور لوگوں کو اس کی زیارت کے لئے بلایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جو نبی بھی تشریف لایا اس نے حج کیا۔

امام الانورؒ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو فرمایا میں تیرے ساتھ اپنے گھر اتارنے والا ہوں جس کے اور گروہاں کیا جائے جس طرح میرے عرش کا طواف کیا جاتا ہے اور اس کے پاس نماز پڑھی جائے گی جس طرح میرے عرش کے پاس نماز پڑھی جاتی ہے۔ وہ اسی طرح قائم رہا حتیٰ کہ ضحاکان نوح کا زمانہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے اٹھایا پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس جگہ بھیجا۔ آپ نے پانچ ہزاروں حرام، غیر، ایساں، حلال اور جبل احمر سے اس کو تیسرے فرمایا۔

امام ابیہدی نے حضرت عمر و صحابہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سفیر نوح نے بیت اللہ کے اور مہر سوات پھر گئے حتیٰ کہ جب نوح علیہ السلام کی قوم فرم گئی تو اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کو ڈھایا اور اس کی بنیادیں باقی رہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو یہاں جگہ عطا فرمائی تو آپ نے پھر اس کو تیسرے فرمایا۔ *وَرَأَيْتُ نُوْحًا يُبَايِعُ الْقَوَّامَ وَنَافِلَةَ وَنَافِلَةَ* سے ملتی مراد ہے۔ اور رکھ (نجر اسود) بوشیں پر رکھ دھا کیا حتیٰ کہ جب ابراہیم تیسرے فرما رہے تھے تو ابراہیم نے کہا وہاں سے ابراہیم ہجر اسود ہے۔ دوسرے اسے کہو اور پھر حضرت ابراہیم نے اسے اپنی جگہ دکھایا۔

امام انصاریؒ نے اپنی تفسیر میں اور ابن عساکرؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اس گھر کا طواف کر اس سے پہلے کہ تیرے ساتھ کوئی دوسرا واقعہ پیش آئے، آدم علیہ السلام نے عرض کی یا رب کوئی عارضہ پیش آئے گا؟ فرمایا جسے تو نہیں جانتا یعنی موت۔ عرض کی موت کیا ہے؟ فرمایا وہ اس کا ذاتی ضرر دیکھو گا۔ عرض کی میرا میرے اہل میں سے خلیفہ کون ہوگا؟ فرمایا میں یا آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کروں گا، پس اللہ نے یہ منصب آسمانوں پر پیش کیا تو سب نے معذرت کی، اللہ تعالیٰ نے پھر زمینوں پر پیش کیا تو انہوں نے بھی انکار کیا۔ پہاڑوں پر پیش کیا تو انہوں نے بھی معذرت کی۔ لیکن آپ کے کسی بیٹے نے یہ منصب قبول کر لیا جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا، آدم علیہ السلام ہند کی زمین سے حج کرنے کے لئے چلے آپ جس جگہ اترے اس میں کھایا اور یہ تو وہ آپ کے بعد آباد ہوئی حتیٰ کہ آپ کے گھر بن گئے۔ آپ کا نام کہنے میں استقبالیہ کہ عرض کی السلام علیکم یا آدم آپ کا حج قبول ہو لیکن ہم نے اس گھر کا حج آپ سے دو ہزار سال پہلے کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیت اللہ اس وقت کھوکھلا سرخ

یہ نکتہ تھیں اس کے دور واز سے تھے جس کا عنوان کرتے اس کو بیت اللہ کے اندر والا نظر آتا اور جو تدبیریں اسے باہر طرف کرنے کے لئے نکھرتے تھے۔ جس آدم علیہ السلام نے مرسلہ کی رائے کے ساتھ تھانے کی طرف وقی فرمائی اسے آدم تو فرما رہا تھا کہ ہوا کر نے میں۔ ”مغنی کی ہاں یاد ہے“ فرمایا اب وہی حاجت طلب کر تیری حاجت پوری کی جائے گی۔ ”مغنی کی میری حاجت بھی سے کہ تو میرا آقا اور میری اولاد کا مرنے و معافی کرنے سے۔ فرمایا۔ ”تم میرا آقا تو تم نے اس وقت معافی نہ کیا تھا جب تھو سے یہ (جول فر) سرزد ہوا تھا۔ لیکن میری اولاد کے لئے اس کا مسئلہ اس طرح ہے کہ جو مجھے پہچان لے گا اور کچھ پر ایمان لے آئے گا اور میرے رسولوں اور میری کتابوں کی تصدیق کرے گا تو ہم اس کے گناہ بھی معاف کر دیں گے۔

اساتذہ تفسیر مایا اللہ (اعظمی شری) اور علی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں حضرت آدم علیہ السلام بیت اللہ شریف پر اور میرے آئے اور میری بھی سرور ہو کر آئے ہمیشہ ہم سے پیوستہ رہیں گے آئے تھے آپ نے زمین سوچ گئے اور سات سوچے گئے۔ سب سے پہلا آج آدم نے کیا تھا۔ آپ حرکات میں تھو تھے کہ جبرئیل امینی آپ کے پاس آئے اور فرمایا آدم آپ کا حج قبول ہو گیا ہے ہم نے اس امر کا معافی آپ کی تخلیق سے پہچان نہ ہوا۔ ہاں پہلے یہ تھا۔

امام جبرائیل نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں سب سے پہلے بیت اللہ کا طرف ازشتون سے کیا تھا۔ حجر اسود اور کنعانی کے درمیان انبیاء کی غور میں۔ انبیاء کے کرام میں سے کسی نبی کو جب اپنی قومستان تو اپنی قوم سے باہر نکل جاتا اور وہاں آ کر مہمانت کرتا ہے کہ اس کا وصال ہو جائے۔

امام جبرائیل اور جبرائیل نے شعب الایمان میں ابوب بن علیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ آدم۔ یہ السلام جب زمین کی طرف اترے تو انہوں نے وہ وقت مخصوص کیا جب اس کی وسعت دیکھا اور اپنے علاوہ کوئی شخص نظر نہ آئے اور عرض کیا کہ رب کیا یہ تیری زمین آہ نہیں ہے اور اس میں تیری حمار پاکی بیان کرنے والا میرے علاوہ کوئی نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اس میں تیری ادا، میں سے کچھ ٹوک چکا کروں گا جو میری شیعہ و نقشبندی بیان کریں گے اور میں اس میں ایسے گھر بناؤں گا جن میں میرے ذکر بند کی جائے گا اور ان میں میری حقوق تصحیح بیان کرے گی، میں تجھے اس میں ایک ایسے گھر میں رکھوں گا جس کو میں اپنے لئے بند کرنا ہوں اور اپنی کرامت کے ساتھ خاص کرتا ہوں اور میں نے اپنے نام کی وجہ سے زمین کے تمام گھراؤں پر اسے ترجیح بخشی ہے، میں نے اس کو اپنا گھر کہا ہے، میں نے اپنی حکمت کے ساتھ اسے عزت و شرف بخشا ہے اور اپنی حرمت کے ساتھ اسے مخصوص کیا ہے، میں نے اسے تمام گھروں سے زیادہ اپنے ذمہ کے لئے حق دار ٹھہرایا ہے۔ میں اسے ایک مبارک جگہ رکھوں گا جس میں نے اپنے لئے خاص کی ہے اور میں نے اس کے لئے آدم کو اس اور زمین کی تخلیق سے پہلے اس کی جگہ پر بند کر دیا ہے میری شان کے لائق نہیں کہ میں گھروں میں رہوں اور یہ گھر مجھے ملتا ہے میری حرمت بہت قیمتی ہے۔ جس نے اس کی تعلیم کی اس نے میری حرمت کا خیال لیا اور جس نے اس کے رہنے والوں کو امن دیا وہ اس وجہ سے میرے ہیں کا مستحق ہوا اور جس نے اس گھر کے رہنے والوں کو خوف دیا اس نے میرے ذمہ کو تو دیا اور جس نے اس کی شان کی

قطعیہ کی اس نے میری ذات کی عظمت کی اور جس نے اس کی اہانت کی: اس نے میری شان نہ حقیر کی۔

برہنہ کی ایک مکتوظ نگاہ ہوئی ہے، وہ نگاہ بطین میری مکتوظ جہ ہے جس کو میں نے صرف اپنے لئے بند کیا ہے میں اللہ سے اللہ ہوا اس نے علی میری بناء میں جہا اور میرے گھر کے پردہ ہیں اسے آباد کرنے والے کو اس کے اندر میں سے وہ ہیں اور سے اسے بہت ہیں، میری ضمان میں ہیں، میرے سپرد ہیں اور میرے ہر دھم میں ہیں۔ میں نے لوگوں کے لئے اس کو پہلا تحریر پایا ہے، میں اس کو ان دنوں اور میں ان دنوں سے آباد رکھوں گا اور اس میں فوجی دفعہ، غبارہ، کوا، کھمرے، بانوں کے ساتھ ہر کچھ، افغانی پر جرقہ و جرقہ آئینہ کے ہر گھر سے راستہ سے۔ اور وہ عجیب بند کر رہے ہوں گے اور مل کر قلیبہ سیتے ہوئے امید (مغفرت) رکھے ہوئے ہوں گے۔ جس کو اس کا غرہ کرے گا (اسے عزت ملے گی) اور ترکہ کا حق ہوتا ہے کہ اسے مسجد ان زائرین اور ملاقاتیوں و عزت و عطا کرے اور جو کوئی حاجت لے کر آئے اس کی حاجت پوری کرے۔ اسے آدم جب تک تو زعدو ہے تو اس کو آباد رکھے گا اور میرے بعد تو میں اور میری اولاد میں سے انہما و اسے آباد رکھیں گے۔ مراست کے بعد دوسری صحت اور قوم کے بعد دوسری قوم اور دینی کے بعد دوسرا دنیا سے آباد رکھے گا حتیٰ کہ یہ سلسلہ تین اولاد میں سے یکے نبی پر ختم ہوگا جس کا ماحم ہوگا اور وہ قائم النہیں ہے۔ پس میں اس نبی کو اس کعبہ کے آباد کرنے والوں اس کے رہنے والوں سے کروں گا اور اس کے ہر مخلوق میں سے کے دلیوں، اس کی گھرائی کرنے والوں اور اس کے زائرین کو پانی پلانے والوں سے کروں گا۔ جب تک وہ اس دنیا میں رہے گا وہ اس گھر پر میرا امین ہوگا، جب وہ میری طرف لوٹ آئے گا تو وہ میرے پاس اجرا و حصہ جو میں نے اس کے لئے قربت، امید کا تمام متعین و انفرہ ہو گا۔ میرے اور جنت کے اندر جو افضل مقام میں نے اس کے لئے مخصوص کر رکھا ہے وہ پالے گا۔

وہاں میرا نام داس کا ذکر اس کا شرف میں نے بزرگی اور عزت کا شرف حیران اولاد میں سے ایک نبی کو بخشوں گا جو میں نبی (محمد شہیدین) سے پہلے ہوگا اور وہ اس نبی محمد شہیدین کا پاپ ہوگا، اس کا نام میرا ایم ہوگا۔ وہاں گھر کی بنیادیں گھسے گا اور اس کے انھوں ہی اس کی تعمیر مکمل ہوگی اور اس کا پانی پلانے کا انتظام بھی اس کے ہر دھم میں اسے کعبہ کا مقام محل و حرم اور موقف، کھانے کا، ان کو مشاعرہ و مسابک فتح کھاناں گا۔ میں اسے امت واحد و بناؤں گا، وہ میرے حکم کا پابند اور اطاعت کرنے والا ہوگا، میرے امت کا راجی ہوگا، میں اس کو مقام اچھ و عطا کروں گا اور اسے صراط مستقیم پر چھاؤں گا، میں اسے آخر ذل کا تو وہ میرے گھر کا اور میں اسے غایت بخشوں گا تو وہ شکر ادا کرے گا، میں اسے حکم دوں گا تو وہ اسے بھولے گا اور میرے سننے نہ دے گا میں اسے پورا کروں گا۔ وہ مجھ سے وعدہ کرے گا تو پورا کرے گا میں اس کی عطا کروں گی، وہ اسے حق میں قبول کروں گا میں اس کی ضمانت اس کی اولاد کے حق میں قبول کروں گا، میں انھیں اس گھر کا رہنے والا بنادوں اور ساقی بنائوں گا اور انھیں اس گھر کی خدمت و گرائی کا شرف بھی عطا کروں گا حتیٰ کہ وہ ان تمام چیزوں کو خود بدل دیں گے، جب وہ بدل دیں گے تو میں خدمت رکھتا ہوں کہ ایک کہ بدل کر دوسرے کو اس کے قائم مقام کروں۔ میں میرا ایم و اہل شریعت بدلوں گا، میں دہاں تمام جو بھی ہیں جگہ آئے گا وہ میرا ایم کی اقتدا کرے گا اور آپ کی ملت پر عمل پیرا ہوگا اور آپ کی راہنمائی کی

اللہ عز و جل سے کہا، جس نے یہ کیا اس نے اپنی نذر کو پورا کیا اور اچھی عبادت کو عمل کیا اور اچھے مقصود کو پایا اور جس نے ایسا نہ کیا اس نے اچھی عبادت کو نہ کیا اور اچھی نذر کو نہ پایا اور اس نے اپنی نذر کو پورا نہ کیا اور جس نے مجھ سے ان مقدمات پر سوال کیا تو میں کہوں کہ میں پر اللہ رب العزت اور اپنی نذر سے کو پورا کرنے والوں اور اپنی بدقولی کی تکمیل کرنے والوں اور ساری کائنات سے سزاوارکے اپنے رب کی طرف دو جانے والوں کے ساتھ ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب بن مسہ سے ورفضوں نے ان عباس سے اس طرح کی روایت نقل کی ہے (۱)۔

امام ابن ابی شیبہ اور یحییٰ بن عیسیٰ نے شعب اللہ بیان میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں بیت اللہ بنی گیا ایک باشت یا زیادہ تھیں۔ ملائکہ آدم سے پہلے اس کا حج کرتے تھے پھر آدم نے حج کیا تاکہ اسے آدم کا استقبال پر اور لکھا ہے آدم تو کہاں سے آیا ہے آدم نے کہا میں نے بیت اللہ کا حج کیا ہے۔ فرشتوں نے یہ واقعہ دیکھ کر تعجب سے کہا کہ تم لوگو! یہاں پہلے حج کیا ہے (۲)۔

امام یحییٰ نے معارف رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جب آدم علیہ السلام کو بندہ سرور قرار دیا تو انہوں نے عرض کیا یا رب کیا وجہ ہے کہ میں فرشتوں کی طرح عرض آواز نہیں سنتا جس طرح میں جنت میں شاد رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم اس کی وجہ یہی خطہ ہے، جا میرے لئے ایک گھر بنا جس کا طواف کر جس طرح تو نے دیکھا کہ فرشتے طواف کرتے ہیں۔ آدم علیہ السلام چل پڑے حتیٰ کہ مکہ کریم پہنچے اور بیت اللہ بنا دیا اور آدم علیہ السلام کے قدم کی جگہ پر آبادیاں انہیں رہنبردید ابو کی اور مصر اور یمن آپ کے ایک قدم کا فاصلہ بن گئے۔ آدم علیہ السلام نے ہندستان کی کھیت اللہ کے چالیس حج کئے (۳)۔

امام یحییٰ نے وہب بن منہر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تو ان کی طرف چلنے کا حکم دیا، آپ کے لئے زمین کو لپیٹ دیا حتیٰ کہ آپ کو نہ پہنچے گئے۔ ان کے مقام پر فرشتوں سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے آپ کو خوش آمدید کہا اور کہا اے آدم ہم تیرے منتظر تھے، تیرا حج قبول ہوا، ہم اس گھر کا چھتہ دو ہزار سال پہلے ہی کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم پر جبریل کو حکم دیا کہ وہ انہیں سنا سکے حج تکمیل کریں، جبریل آپ کو لے کر گئے حتیٰ کہ عرضات، مزدلفہ منیٰ اور جدارہ پر پہنچا اور ان پر نماز کو قافہ دروزہ اور خلیس جبارت کے احکام اتارتے اور فرمایا بیت اللہ آدم علیہ السلام کے زمانہ میں سرخ پا تو تھا، جنت کے پاؤں کا نور چمکتا تھا اس کے اور اس کے جنت کے سونے کی چیزوں کے دو شرقی اور غربی دروازے تھے، اس میں جنت کی چیزوں کی تین آوازیں تھیں، ان سے بھی نہ روکتا تھا، سفید، قوت کے ٹکڑوں کی وجہ سے اس کا دروازہ چمکتا تھا۔ اس وقت کن سفید، قوت کا ایک ٹکڑا تھا۔ یہ جو عید اسلام کے زمانہ تک کسی کیفیت میں رہا۔ لیکن شافعیان کے وقت اسے اٹھایا گیا اور اسے عرش کے نیچے رکھا اور زمین دو ہزار سال غرب رہی۔ پھر اسی طرح معاصرا چمکا رہا حتیٰ کہ بہائم علیہ السلام کو کعبہ تعمیر کرنے کا حکم ملا۔ انہیں تیس آوازیں گویا دی گئیں، اول ہے ان میں ایک سر تھا جو بولتا تھا اور اس کا ایک سر تھا

۱۔ بحوالہ ابن ابی شیبہ، کتاب النکاح، جلد ۳، ص ۱۳۵ (۳۹۸۵) ۲۔ بحوالہ ابن ابی شیبہ، معارف، جلد ۱، ص ۱۳۵ (۳۹۸۵)

۳۔ بیہ (۳۹۹۷)

۴۔ بیہ (۳۹۸۵) ۱۳۴

جیسے انسان کا ربوت ہے۔ اس لیے کہ نے اہل بیت اور انہیں میرے سمایہ کی مقدار پر کعب قحیر کو اور ان پر اٹھانے کو اور ان کی انگوٹھ اور انہیں علیہ السلام نے اس بات کے سر پر یہی مقدار متعین کر لی پھر وہ یہ کعب علیہ السلام اور اس کا میل علیہ السلام نے اس بات پر کعب قحیر یا اور اس کی اس وقت چھت نہ تھی۔ کعب میں اپنے زیورات اور مالی متاع بھیختے تھے حتیٰ کہ جب وہ میرے کے قریب ہو تو پانچ آدلی پوری کرنے کے لئے اس میں داخل ہوئے، ہر ایک ایک کوٹ پر کھڑا ہو گیا اور پانچوں آدلی اندر کھس گیا وہ میرے غم کو اور جاک ہو گیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے عقیدہ مانپ بھیجا، اس کا سر اور دم سیاہ تھے۔ پانچ سو سال تک وہ بیت اللہ کی حفاظت کرتا رہا جو کوئی اس کے قریب جاتا تو وہ ہلاک ہو جاتا تھا، یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا حتیٰ کہ قریش نے کعب کو ختم کیا (۱: ۱۷۱)۔ ازرقی بہرہ کیستی نے عطاء سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب سے پوچھا کہ مجھے کعب کے متعلق بیان فرمائیں اس کا معاملہ کیا ہے؟ حضرت کعب نے فرمایا: یہ کعب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے آدم علیہ السلام کے ساتھ راتہ رات تھا، یہ سر پہ پاؤں کا تھا اور کھوکھلا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! یہ میرا گھر ہے تو اس کے دروازہ طواف کر اور اس کے گرد نماز پڑھ میرا کوئی نہ دیکھا کہ میرے فرشتے میرے فرش کے فرش کے دروازہ طواف کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں، اس کے ساتھ فرشتے بھی ملے ہیں۔ انہوں نے اس کی غلیاں میں پتھروں سے لٹھلیاں میں گھروں کو سن بنیادوں پر رکھا کیا جب اللہ تعالیٰ نے نور علیہ السلام کی قوم کو فرق کیا تو بیت اللہ کو کائنات کی طرف اشارہ کیا اور بنیادیں باقی رہیں (۲)۔

نام پہنچی نے عطاء بن ابی ریان عن کعب بن جابر رحمہ اللہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کعب نے اپنے رب کے حضور شکایت کی اور کہہ دیا کہ اے میرے رب میرے زائرین کم ہیں اور لوگوں نے مجھ پر ظلم کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے فرمایا: میں تیری طرف انجیل بھیجے، والا یوں اور تیرے لئے زائرین بنائے والا ہوں جو تیرا اس طرح شعیانہ رکھیں گے جیسے کعبہ تری، اپنے اللہ کو کا اشیائیک را بحتی ہے (۳)۔

احمد ازرقی کہوہی نے عبد الرحمن بن ساجد عن عبد اللہ بن عمر واسطوبی رحمہ اللہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مقام سے وہ کعب اور رک سے ہر روز صبح ستر و نمینہ کی تہہ میں روضہ کرنے کے لئے آتے تھے اور یہاں ان کا دو سالہ ہو گیا تھا پھر یہاں ان کی قبر میں بنی تھیں (۴)۔

احمد بن حنفی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کعب کے دروازے سے آجانی کہ جب وہ کعب کے اندر داخل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ایک تیز ہوا چلائی، جاتی تیز تھی کہ کعب کے گھس کے قندہا کھینچ دی تھی۔ حضرت انیس بنو ثیا اور مجربینا، ہوا لوگوں پر چلتی رہی جو وہ لوگ اس سے بڑی تکلیف ہوئی۔ تیغ نے اپنے دروازہ کو دیا اور پوچھا یہ یہ ہے جو مجھ کی مسلطی تھی ہے؟ ان دونوں علماء نے کہا کیا تو ہمیں اس کا کیا؟ اس نے کہا تم اس میں ہر وہ انہوں نے کہا تو بیت اللہ کے دروازہ سے آیا ہے اور جو اس کا دروازہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اس گھر کی حفاظت فرماتا ہے۔ تیغ نے پوچھا کہ مجھ سے یہ تکلیف کیسے

دور ہوئی؟ علامہ نے کہ تو اس کے راز پر۔ ہمیں نے بھی ایک ایک کھد کر اندر داخل ہو کر گھر کے اطراف کر اور کسی کو تکلیف نہ پہنچا، اس نے کہا کہ میں ابھی اراکہ کر لوں تو یہ سوا در ہو جائے گی، علماء نے کہا ہاں۔ اس نے ارجمند کا بھر تلبیہ کیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ہاتھ ایک رات کے نکلے کی طرح دائیں بائیں چلی گئی (۱)۔

امام باقری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کو کھنڈا فرمایا۔ ہر حبیب، تیری کٹی بند عظمت ہے، تیری حرمت تختی زیادہ ہے اور میں نے کی حرمت تجھ سے اللہ کی باجور میں زیادہ ہے (۲)۔

امام طہابی نے الاوسط میں محمد بن شعیب عن ابیہ عن جده کے سند سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کسی طرف سے گئے تو اللہ تعالیٰ نے تجھے شرف و کرامت بخشی اور وہ جس کی حرمت تجھ سے زیادہ ہے۔ امام طہابی نے الاوسط میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی طرف چڑھ کر فرمایا تو حرمت والا ہے، تیری حرمت حتیٰ زیادہ ہے تیری خوشبو منیٰ پاکیزہ ہے اور اللہ کی بارگاہ میں تجھ سے زیادہ عظمت والا شخص ہے۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابی نعیم نے بحوالہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیت اللہ کو کھنڈا جب آپ کر میں داخل ہوئے تو جبرائیل علیہ السلام آیا کریمہ علیا لکھی اے اللہ اس گھر کے شرف و تعظیم، تحریم اور حریت میں اضافہ فرما اور جو اس کی عظمت، شرف اور کرم مجھ کی خاطر اس کا مرد یا حج کرے تو اس کی عزت و شرف میں اضافہ فرما (۳)۔

ماہ شافعی نے الام میں ابن جریر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیت اللہ کو دیکھتے تو ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کہتے: اے اللہ اس گھر کے شرف، کرم اور حریت میں اضافہ فرما اور جو اس کے شرف و تعظیم اور شکر کے ارادہ سے اس نائج و عمرہ کرے اس کے شرف و عزت میں اضافہ فرما (۴)۔

ماہ طہابی نے الاوسط میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبہ کی آفتابان اور روز اوت ہیں کعبہ نے حکایت کی یا رب میری طرف لوٹنے والے اور میرے راز پر ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی میں انسان کو یہ کرنے والا ہوں جس میں شریعت بھی ہوگی اور بعد کرنے والا بھی ہوگا، وہ تجھ سے اس طرح محبت کریں گے جیسے کہ تو کی اپنے انہوں سے محبت کرتی ہے۔

امام ابی نعیم نے حضرت جابر انجری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: حضرت کعب الاحبار یا حضرت سلمان فارسی جب کے سخن میں بیٹھے تھے فرمایا: بعد نے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنے اور کعبہ نصیب شدہ، تو اس کی شکایت کی اور ان کے تیروں کے ٹالنے کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی میں نور کو نازل کرنے والا ہوں اور انسان کو پید کرنے والا ہوں جو اس طرح تجھ سے محبت کرے گا جس طرح کہ تو کی اپنے انہوں سے محبت کرتی ہے اور وہ گدھوں کی طرح تیرے پاس آئیں

اور حج اسوہ میں رکھا تھا۔ یہ آدم علیہ السلام پر عہد نوح اور پھر آدم نے فرمایا چلو تو دو چل پڑے وہ آپ ہند کی زمین میں تھے، بیت اللہ نے چاہا وہاں ٹھہرے رہے، پھر انہیں بیت اللہ کا شوق ہو تو انہیں کہا گیا اسے آدم حج کر، آپ حج کے ارادہ سے چلے تو جہاں آپ نے قدم رکھا وہاں ہزار اور آدم ہو گئی اور یہاں آپ کے قدموں کے درمیان ہو گئے حتیٰ کہ آپ مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ فرشتوں سے ملاقات ہوئی، انہوں نے کہا اسے آدم تیرا حج قبول ہو۔ اہل بیت نے تھوڑے روز ارمان پسے اس گھر کا حج کیا تو آدم نے چڑھا تو اس کے اور کچھ دیکھا تھے انہوں نے ہابلسنحان الخلیہ والحمد للہ ولا ینزالہ الا اللہ والحمد للہ والحمد للہ آدم علیہ السلام جب بیت اللہ کا طواف کرتے تو یہیں کلمات کہتے: آدم علیہ السلام ہونے کے وقت سات طواف کرتے تھے۔

آدم علیہ السلام نے حضرت نوح اور رب اس کو کہہ دیا کہ اے اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میں اسے حرمی والا، میں سے ایک نبی کے ذریعے آپ کو بارگاہ کرنے والا ہوں جس کا نام ہر ایم ہے اور میں اس کو اپنا فیصلہ بناؤں گا، میں اس کے ہاتھوں اس کی تعمیر کروں گا اور اس کے زائرین کو یہی چاہئے کہ لا بھیجی اس کے سپرد کر دوں گا، میں اسے اس کا مل مہرم اور موافق بناؤں گا، میرا اسے شاعر اور مناسک سکھاؤں گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ جو میری اولاد میں سے اس گھر کا حج کرے اور وہ کسی کو تیرا شریک نہ ٹھہرائے تو تو اسے جنت میں میرے ساتھ رکھا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم جو حرم میں فوت ہو گا اور کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرائے تو تو اس کی قبر سے روز قیامت کے ساتھ اٹھاؤں گا۔

آدم یحییٰ نے حضرت یونس علیہ السلام سے کہا کہ آدم علیہ السلام نے بیت اللہ کا طواف کیا تو اسے فرشتے ملے، انہوں نے آپ سے مصافحہ کیا اور سلام کیا اور فرشتوں نے کہا اے آدم تمہارا حج قبول ہو، اس گھر کا طواف ہم تجھ سے دو ہزار سال پہلے کر چکے ہیں، آدم نے پوچھا تم طواف کے دوران کیا کہتے ہو فرشتوں نے کہا ہم یہ کہتے ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ علیہ السلام نے کہا میں اس میں ولا حول ولا قوة الا باللہ کا اضافہ کر دوں گا۔

امام الاذہنی نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: عبد کی جگہ مٹ گئی تھی اور یہ حضرت نوح اور آدم علیہ السلام کے زمانہ تک چمید درہی اور یہ جگہ گن سرسٹان کی طرف تھی، وہی پر سیلاب کا پانی نہیں چڑھتا تھا لیکن اب وہ جگہ تھے کہ یہاں بیت اللہ کی جگہ ہے لیکن حصن مقام نہ تھا۔ معنوم اور بنو طہلب کرنے والے دور دراز سے یہاں آتے تھے، اس کے پاس دعائیں مانگتے تھے، اگر یہاں دعا کرتا اس کی دعا قبول ہو جاتی، لوگ بیت اللہ کی جگہ کا طواف کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے لئے جگہ کا حصن فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس گھر کی آدم دی اپنے دین کے اظہار اور اپنے شاعر کے اظہار کا ارادہ فرمایا، اس وقت اللہ تعالیٰ نے ہم کو زمین پر اتارا۔ اس وقت سے یہ گھر معظم کثر رہا۔ تو میرا اور ملتیں بدلتی رہیں اور مٹی وہیں لیکن یہ اپنی حرمت کے ساتھ قہر رہا فرمایا فرشتے اس سے پہلے حج کرتے تھے۔

امام الاذہنی نے طوفان بن ساج رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابراہیم علیہ السلام کی طرف بلند کیا گیا آپ نے زمین کے مشرق و مغرب کو دیکھا تو کعبہ کی جگہ پسند فرمائی۔ فلانک نے کہا اے اللہ کے ظہیل کو نے زمین میں اللہ

کے حرم و پسند کیا۔ نیک ابراہیم علیہ السلام نے سات پہاڑوں کے پتھروں سے اس کو تعمیر کیا، بعض علماء نے پانچ گنے ہیں۔
ماہرستان پر زل سے پتھر کاٹا کر ابراہیم علیہ السلام کے پاس مانتے تھے۔

امام ازرقی نے مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابراہیم علیہ السلام، السکینہ، چیز ہوا و فرشتہ شام سے آئے تھے۔ لیکن نے کہا انہی بیت اللہ پر دستہ ہو۔ اسی وجہ سے کوئی عالم، و شاہ اکھڑ حراج اعراب بھی جب حوائف کرتا ہے تو اس پانچین اور تار حار ہوا ہے۔

امام ازرقی نے بشر بن ہاشم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ابراہیم و اسمعیل علیہ السلام سے آئے اور آپ کے ساتھ سکینہ و فرشتہ ہوا اور بغور رہا تھا۔ حضرت ابراہیم کے لئے جگہ کا قیاس کیا اور اسیے کڑی اپنے گھر کے لئے جگہ کا قیاس کرتی ہے۔ نیک آپ نے چنانچہ کوئی وروہ آتی ہی تھی کہ اسے قیاس آئی اٹھا سکتے تھے۔ لیکن نے کہا مجھ پر اس کعبہ کو بنا اس وجہ سے کوئی اکھڑ حراج اعرابی، عالم اس میں داخل ہوتا ہے تو اس پر سکینہ آتی ہے۔

امام ازرقی نے حضرت حم بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابراہیم آئے تو فرشتہ دیکھ کر اور تیز ہوا بطور جلا سے تھے کہ بیت اللہ کا قیاس وہ اسیے کڑی اپنے گھر کا قیاس کرتی ہے اور اسے لازم نکالتی ہے۔ پس آپ کے لئے اس کی بنیادوں میں انہوں کی گوبالوں کی مثل چٹائیں ظاہر ہوئیں۔ وہ اتنی بڑی تھیں کہ ان کو تیس آدمی حرکت دے سکتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو فرمایا شو و رہو۔ لے ایک گھر بناؤ۔ عرض کی یا رب کہاں بنائوں؟ فرمایا میں تجھے دکھاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایک باس بھیجا جس میں ایک برحقا جو ابراہیم سے ہم آہم کرتا تھا۔ فرمایا اے ابراہیم تیرا رب تجھے ہمراہ ہے کہ تو اس باس کی مقدار خط کھینچ لے۔ آپ اسے دیکھ کر خط کھینچ گئے، اس سر نے کہا کیا تو نے خط کھینچ لیا ہے؟ حضرت ابراہیم نے کہا جی ہاں۔ پھر وہ بال اللہ بھیجا کہ زمین سے اٹھی، کوئی بنیاد نہ ہوئی، اس پر ابراہیم علیہ السلام نے بنیادیں رکھیں۔

امام ازرقی نے حضرت قردوس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے یہ بیان کیا ہے کہ بیت اللہ پانچ پہاڑوں سے تعمیر کیا گیا ہے۔ طور سین، طور زنا، الجبلان، الجودی، افراد اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس کی بنیادیں حواء سے ہیں۔

امام ازرقی نے حضرت شعیب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب ابراہیم علیہ السلام کو بیت اللہ کے بنانے کا حکم آیا تو آپ نے اس کو دیکھ کر پہنچ گئے۔ آپ نے سائل کو فرمایا میرے لئے ایک پتھر لاؤ جو لوگوں کے لئے حرام ہو جس سے لوگ طواف شروع کریں، آپ پتھر لے آئے لیکن آپ کو پھندا آیا، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس یہ پتھر آیا، مینا تو فرمایا میرے پاس وہ شیش پتھر لایا ہے جو تیرے پتھر پر مجھے ہمراہ نہیں آتا۔

امام ازرقی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جبریل علیہ السلام یہ پتھر جنت سے لائے تھے اور اس کو بانی رکھا جہاں تم دیکھتے ہو۔ تم یہاں پتھر پر رہو گے جب تک یہ پتھر اس درمیان رہے گا پس حق و اللہ اور اس کو مضبوطی سے تھام رہو۔ ہو سکتا ہے وہ جنت آجائے کہ یہاں تک لوٹ جائے جہاں سے آیا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے اس صحیح بھی کہا ہے اور اس فقیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول

ابو مصعب اُنی سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں سوا سو سال سے نمازیں پڑھا کرتا ہوں اور ان میں سے کوئی ایک روز بھی نہ ہوتا ہے کہ میں نماز کو پڑھ کر نہ کہوں کہ یا اے اللہ! میں نے تجھ سے دعا کی ہے کہ میں اپنے رب سے مل سکوں۔

امام زرقانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے قرأتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تم کو (محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مقام (مقام ابن عباس) کو قرأت کے وقت آدم کے ساتھ اتار دیا اور اہل بیت علیہم السلام کو تم کو اور مقام کے درمیان اثر ہے جب تک پہنچائی تو تم کو اور مقام کو دیکھ پس آپ انہیں پہنچ گئے، انہیں لگے کیا آیا اور ان سے نفس نکلا۔

ماہ ۱۴۸۰ھ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیوہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حجر اسود جنت سے اتر کر اور وہ نبیائی غیبی کی وحدت سے چمکا تھا، حضرت آدم علیہ السلام نے اسے پکڑ کر، صیغہ سے لگا لیا اور اس سے انس کیا۔

امام اذہنی نے حضرت ابی بن اعب سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا حجر اسود آسمان سے ایک فرشتہ کا محمدؐ اور لاہورقی نے حضرت ابن عباس رضو اللہ عنہما سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام جنت سے اترے اور آپ کے ساتھ حجر اسود آپ کی بغل میں تھا۔ یہ جنت کے باغات کا ایک یا دو تھا۔ اُن کے اندھونے اس کا نور ختم نہ کر دیا جو کہ کوئی شخص اس کو دیکھنے کی قدرت نہ رکھتا اور آپ پر اور عجوبہ کھجور کے ساتھ اترے۔ ابوحکم اغترای فرماتے ہیں بازار سے مراد صنعت کاروں کے آلات ہیں۔

اور ان دونوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب بن جریجؓ کے متعلق یہ چودہ نوکب نے فرمایا: ہر نوکب کے چھروں میں سے ایک پتھر ہے۔

امام زرقی نے حضرت امیر مہاشی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: بحرِ سودا اگر لاشعوری کی حالت میں مانعہ کو قتل کر دے مہاشی نے نہ چھپا ہو تو جہنم اور اگر مہاشی کو چھپا ہوا ہو تو جہنم۔

انہما لا یزنیٰ نے عمر ابن شعیب عن ابیہ عن جہدہ کے حلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں بخبر اسودہ و وجہ کی طرح سفید تھا، اس کا طول بازو کی بند کی طرح ہے۔ پیر شریکین کے مٹ کر نہ کی وجہ سے سیاہ ہو گیا، اگر شریکین نے اس کو پہنچا تو جیو بازار سے جھپٹے ٹھک ہو جاتا۔

اور انا ازرقی نے عثمان بن مساع سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے اہل سیبیا کھجور نے اپنی والدہ سے روایت کر کے بتایا ہے کہ ان کے باپ نے اسے بتایا کہ میں نے خجرا کو دیکھنے سے پہلے دیکھا تھا، وہ اسی سیبیا کا انسان تھا جس میں اپنا چہرہ تھا۔
تھا۔ عثمان فرماتے ہیں مجھے میرے خجروں کی کہ اس سے یہ بات پہنچی ہے کہ خجرا سو ہفت کے یا تو ت کا کھلا تھا، یہ انتہائی سفید تھا، یہ پستانا تھا لیکن مشربین کی زبانوں سے اسے سیاہ کر دیا۔ یہ پہلے عسل کی طرف دھت جائے گا، قیامت کے روز مومئی (چوڑائی) میں

ہیں اپنی قیامت کی طرف متوجہ نہ کی اور انھیں آیہ زبان اور دھوئیں کے متعلق گواہی دے گا جس سے حق کے ساتھ اس کا مسئلہ مرلایا ہوگا اور میرا شخص کے خلاف گواہی دے گا جس نے اس کو بغیر حق کے مسئلہ مرلایا ہوگا۔

اور ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حجر و جنت کے واقعیت میں سے سفید ماقوت تھا، اسے مشرکین کی کھاؤں کی سیاہی کروایا، قیامت کے روز یہ اھل پہاڑی طرح ہوگا دیا کے ہر اس شخص کے متعلق گواہی دے گا جس نے اس کا مسئلہ مرلایا ہوگا اور اس کو پوسہ دیا ہوگا۔

اور جامعہ ترمذی (انہوں نے اسے حسن کہا ہے) ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، ابن مرددہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحمن اسود کو کھائے گا، اس کی دریاں نکھیں ہوں گی جن کے ساتھ یہ دیکھے گا، اس کی ذیہ زبان ہوگی جس کے ساتھ یہ بولے گا اور میرا شخص کے متعلق گواہی دے گا جس نے حق کے ساتھ اسے مسئلہ مرلایا ہوگا (۱)۔

۱۔ ابوزرقی نے حضرت سلمان القادری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حجر و جنت کے پتھروں میں سے ایک پتھر ہے فرمایا قسم ہے ان ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں سلمان کی جان ہے، قیامت کے روز حجر اسود کے ساتھ جو اس کی دو انگلیں، نیکہ زبان اور دھوئیں ہوں گے، وہ ہر اس شخص کے متعلق گواہی دے گا جس نے حق کے ساتھ اسے مسئلہ مرلایا ہوگا۔

امام ابوزرقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حجر، سودہ جنت میں اللہ کا (ایمان ہاتھ) ہے جس کے ساتھ وہ اپنی مخلوق سے مصافحہ کرتا ہے۔ قسم ہے ان ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو سلطان اس کے پاس کھڑا ہو کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال نہ کرے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے۔

امام ابن ماجہ نے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے کہنا اسود کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا مجھے ہر بیرونے بتا کر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، جو اس کے ساتھ ہاتھ لائے میں شریک ہوا اس نے اس کے ساتھ ہاتھ ملا دیا (۲)۔

۲۔ ابوزرقی (انہوں نے اسے حسن کہا ہے) کہم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) ابوزرقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حجر اسود کی آیہ زبان اور دھوئیں ہوں گے۔ یہ قیامت کے روز اس کے حق میں گواہی دے گا جس نے اسے حق کے ساتھ مسئلہ مرلایا ہوگا (۳)۔

۳۔ ابن خزیمہ و طبرانی (لا سند میں)، ماہک اور بیہقی نے الامام و اصحاب میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز حجر اسود جس اپنی نیس سے بھی بڑا ہو کر آئے گا، اس کی ذیہ زبان اور دھوئیں ہوں گے۔ یہ اس کے متعلق بات کرنے کا جس نے حسن نیت کے ساتھ اس کو مسئلہ مرلایا ہوگا۔ یہ اللہ کا دایاں

۱۔ شعب الایمان، ج ۳، صفحہ 450 (4036) سلوواں کتب العلمیہ، بیروت

۲۔ سنن ابی داؤد، ج ۳، صفحہ 441 (2767) باب 32، عیون الراکب العلمیہ، بیروت

۳۔ شعب الایمان، ج ۳، صفحہ 450 (4036)

امام الازدیؒ نے زبیر بن جراحؓ بنی السائب المدنی رحمہ اللہ کے حلقہ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں میں نے کعبہ کو حیران اور تعجب کی حالت میں دیکھا اس کے گناہ اس طرح گرجاتے ہیں جیسے درخت سے پتے گرتے ہیں فرمایا اور جو مسجد میں بیٹھا ہے اور بیت اللہ کو دیکھ رہا ہے اس کا طواف کر رہا ہے اور نہ نماز پڑھ رہا ہے تو وہ اس شخص سے افضل ہوتا ہے جو اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے اور بیت اللہ کو دیکھتا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ فی الازدی اور یحییٰ نے شعب الایمان میں عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں بیت اللہ کو دیکھنا عبادت ہے (۱) اور بیت اللہ کو دیکھنے والا رات کو قیام کرنے والے دن کو روزہ رکھنے والے اور جزیئی کرنے والے اور زکوٰۃ کی راکم جہاد کرنے والے کے قائم مقام ہے۔

امام الجبیری نے عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں بطریق اور بطریق کے کعبہ کو ایک نظر دیکھنا ایک سال کی عبادت، سال کے قیام، سال کے کوغ اور سال کے کعبہ کے برابر ہے۔

امام ابن ابی شیبہ اور الجبیری نے طاؤس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں، بیت اللہ کو دیکھنا روزے سے ناز، ہمیشہ قیام کرنے والے، بیت اللہ کی راکم جہاد کرنے والے کی عبادت سے افضل ہے (۲)۔

امام الازدیؒ نے ابو ریحامہؓ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کعبہ کی طرف دیکھنے والا دوسرے شہروں میں عبادت میں محنت کرنے والے کی طرح ہے۔

امام ابن ابی شیبہ اور الازدیؒ نے جہاد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کعبہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے (۳)۔

امام الازدیؒ، ابن عدی، یحییٰ نے شعب الایمان میں (یحییٰ نے اسے ضعیف کہا ہے) ابھیانی نے اتر شیبہ میں حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ہر رات اور ہر دن میں ایک سو بیس رحمتیں ہیں، ان میں سے ساٹھ ان گھر کے طواف کرنے والوں پر، چالیس نمازیوں پر اور بیس ان کی زیارت کرنے والوں پر نازل ہوتی ہیں (۴)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا بیت اللہ شریف کی کثرت سے زیارت کیا کرواں سے پہلے کہ اسے اٹھا لیا جائے اور لوگ اس جگہ کو بھول جائیں۔

ابو ادر نے ابنیٰ مسدد میں اور ابن جریر، ابن حبان، طبرانی اور حاکم نے ابن عمر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس گھر کی زیارت سے سعادتمن حاصل کر لو یہ وہ پہلے گرایا جا چکا ہے اور دوسری مرتبہ اٹھایا جائے گا (۵)۔

امام ابن ابی شیبہ نے زبیر کی روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا اللہ کعبہ کو ریت المقدس کی طرف اٹھالے

۱۔ شعب الایمان، جلد ۳ صفحہ 455 (4052) 2۔ مسند ابن ابی شیبہ، جلد 3 صفحہ 343 مطبوعہ مکتبۃ الرمان بیروت

3۔ بیضاوی 4۔ شعب الایمان، جلد 3 صفحہ 454 (4051)

5۔ حدیث حاکم، جلد 1 صفحہ 441 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ

۱۔ جب نبی کریم ﷺ نے قیر سے مدینہ طیبہ سے گزرے گا تو کہے گا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ
 ۲۔ کثرت رسول ﷺ جرائز فرمائیں گے اَللّٰہُ مَا خَالَ اَمْتِہُ اے حبیبِ فتح پر سلام ہو میری امت
 کا نبی حال ہے پھر کہہ کہے گا اے محمد (ﷺ) جو میری طرف آپ کا امتی آئے اس کا میں امداد ہوں اور جو آپ کا امتی مجھ
 تک نہ آیا اس کے آپ امداد ہیں۔

اما باہو کمر لواء لٹنی نے نضال کا بیت افتخار میں حضرت خاندانِ معادوں سے روایت کیا ہے، خواہ قیامت کا حکم نہ ہو، جس کی کہ کعب چنانک شیعہ ہے کہ جس طرح کہ لوگوں کو دہکے پاس پہنچائی جاتی ہے، اور کعب کے ساتھ تمام حج اور عمرہ کرنے والے ہوں گے، جب الصخرہ (چٹان) کعب کو کھینچی تو کعب کی زیارت کرنے والوں اور زیارت کئے جانے والے کو خوش آمدید ہے۔

ایام ولولہ اعلیٰ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ بیت المقدس کو بیت المقدس کی طرف بھیجا جائے گا، ورنہ وہ جنت میں لے جائے جائیگا۔ ان میں ان کے زائرین بھی ہوں گے اور اعمال کی وثیقہ اور حساب بیت المقدس میں ہوگا۔

امام ابن عربیہ اور علامہ ابنی نے اتر غیب میں اور دہلی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا تو کعبہ کو میری قبر کی طرف بھیجا جائے گا وہ سلام عرض کرے گا اَللّٰهُمَّ غُفِرْتَ يَا مُحَمَّدٌ مِّنْ كَلَامِكَ اَللّٰهُمَّ يَا قَبِيْلَةَ النَّبِیِّ مَا ضَعِفَ بِكَ اَوْتِیْتُ بِعَدِیْنِ۔ اے اللہ کے مرتجہ پر سلام ہو، میری امت نے میرے بعد تیرے ساتھ کیا سلوک کیا؟ تعجب کیے گا کہ جو میرے پاس آیا اس کی میں کفایت کروں گا اور اس کی میں سفارش کروں گا اور جو میرے پاس نہیں آیا اس کی آپ کفایت کریں گے اور آپ اس کے مٹنے سے رکے۔

۱۴۱۱ھ میں لاہور آئے اور اس حق پر رحمہ اللہ سے رداعت کیا ہے فرماتے ہیں: ہر ایسے علیہ السلام نے بیٹ اللہ بنادیا اس کی کوئی کوئی خور
 نہ تھی اور زمین میں اس کا مرض نہیں ہوا تھا یعنی عجز اسود سے کہ کن شامی تک جو سامنے سے خر کے پاس ہے اور کن شامی
 سے مغرب کی طرف تک کن شامی تک جس میں حج اسود ہے جس کو ہر مرض تھا اور پیچھے کی طرف سے یعنی غربیہ کہ کن سے یعنی کن شامی تک ان میں
 ہوا تھا اور کن کی نالی اور کن اسود کے درمیان میں ہوا تھا اور کن کو کہہ کر اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کی بناءت کعب بھی ہے۔

فرمایا: اے علیہ السلام کی بنیاد نہ ہو، کسی طرح کی تمیں اور آپ نے اس کے قادی دور وازے پہنائے اور اس کو مکمل خلاف پہنائے اور اس کے پاس وقت دے دے اور ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کے پہلو میں ایک باز بندنی تھی جس کے اوپر کھڑکی شانوں کا بچھو تھا۔ اس میں بکریاں داخل ہوتی تھیں۔ یہاں اہل عید اسلام کی بکریوں کا بازار تھا۔ بیت اللہ کے اندر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دائیں جانب ایک گڑھا کھودو تھا۔ اس میں کعبہ کے سنے جو تحفے اور ہدیے آتے تھے ان میں ڈالے جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حجر اسود جس انبیائے کرام کو دیا بیت کیا تھا جب اللہ تعالیٰ نے لوح عید اسلام کے زمانہ میں زمین و آسمان کیا تھا اور نماز عید میں اپنے ظلیل و نور تکوں کو کہہ دیا کہ ہم نے تمہیں اس کے سنے اس کو بھرنے والوں کا۔ پھر اس کو جبریل علیہ السلام لائے تھے اور اس کو اپنی جگہ پر رکھ دیا اور اس پر ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر فرمائی تھی۔ یہ شہرہ غنیمہ کی وجہ سے چلتا تھا۔

اس کا تو نصف جسم تک ہر طرف چمکتا تھا اور اس کی اب سخت سیاہی کی وجہ یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت اور اسلام میں اسے کچے بعد دیگرے جلتے دکھائی دے کر نہ چلا۔

۱۔ مہمانک، شافعی، بخاری، مسلم و سنائی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اپنی قوم کو نہیں دیکھا جب انہیں نے کعبہ طایفہ پر قواعد ابراہیم سے لکھو کھد چھوڑ دیا ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ اس کو تو عدل ابراہیم پر نہیں لکھا لکھا میں نے فرمایا تمہاری قوم کا زمانہ کفر قریب نہ ہوتا تو میں یہاں گرا دیتا۔ حضرت امی عمر رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ان لوگوں کا مستحکم تر کیا ہو جو تخرسوں کے ساتھ تھے اس لیے میں نے گریٹ اللہ تو عدل ابراہیم پر مکمل نہ فرمایا (۱)۔

امام الارزقی نے ابن جریر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ابن جریر رضی اللہ عنہ نے کعبہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر بنایا تھا۔ فرمایا کعبہ ستون کعبہ کی شکل کا ہے اس لیے اس کو کعبہ کہتے ہیں۔ فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی صیست نہیں بنائی تھی اس میں بنی استعمال نہیں کی تھی بعد اس میں پتھر استعمال کئے گئے تھے۔

امام الارزقی نے ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم حضرت ابن جریر رضی اللہ عنہ کے ساتھ الحجر میں تھے، پہلا حجر جو نقش سے کعبہ میں لگایا تھا تو ہم نے کعبہ کے رونے کی آواز کی تھی جیسے ہر طفل آواز کرتے رو رہا ہے۔

امام ولید کی نے حضرت کاہلہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے خواب میں کعبہ کو دیکھا، یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کر رہا تھا وہ یہ عرض کر رہا تھا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ کی امت ٹکڑوں سے ٹکڑے کی تو میں پھٹ جاؤں گا حتیٰ کہ میرا ہر حجر اپنی اپنی جگہ ہو گا۔

امام ولید کی نے سید ابن الورد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں اور سفیان بن سعید اشجری رحمہ اللہ سے وہ طواف کر رہے تھے سفیان وہاں آئے اُسے اور میں اسی طرف میں تھا، میں کعبہ (مکرم) میں داخل ہوا اور ہوا پ دھت کے نیچے میں نے نماز پڑھی۔ جب میں کعبہ میں تھا تو میں نے کعبہ کے پردوں اور کعبہ کے چھروں کے درمیان سے کلام سنی۔ کعبہ کہہ رہا تھا اے جبریل میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اور چھتری سے پاس یہ شکایت کرتا ہوں کہ یہ طواف کرنے والے اور رونا کیا کر رہے ہیں میں کبھی نہ تھا میں نے کبھی ایسی فحش طہائی اور ان کی قوم سے (کیا سمجھت ہے) اور یہ یہ نے کہا میں نے اس کی یہ بدولت کی ہے کہ بیت اللہ جبریل کے پاس شکایت کر رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ السَّجِيعُ الْعَلِيمُ

امام در قطنی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے اَنْتُمْ لَمْ صُفُّوا عَلٰی رَوْقَتِ الْاَقْصٰى قَطْبُ بِنَا ۖ اِنَّكَ السَّجِيعُ الْعَلِيمُ (۲)۔

۱۔ مکی رسم باب دہم صفحہ ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴

جڑھے اور اعلان کیا اسے اللہ کے بندہ اپنے رب کا حکم نہو جس آپ کی الی دعوت کو مسند رواں کے درمیان سے ہر اس شخص نے من یا جس کے دل میں دروازہ ابرو تھا۔ انہوں نے لیلک اللہم لیلک کہا اور زمین پر سات مسلمان یا اس سے زیادہ باقی رہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو زمین اور زمین پر رہنے والے ہلک ہو چکے ہوتے اور سب سے پہلے جنہوں نے آپ کے اعلان کا جواب دیا وہ اس نعمت تھے۔

۱۰۴۸ روایتی ہے جو وہ حدیث تھی کہ روایت کیا ہے کہ سنہ ۱۱۸۰ھ میں ہے۔

۱۰۴۹ احمدی نے جواب سے روایت فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو فرمایا افراد میرے لئے ایک کھڑکی تعمیر کرو۔ عرض کی یا رب کہیں تعمیر کروں؟ فرمایا میں تمہیں بتاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک بادل بھیجا جس کا ایک سر تھا اس ہاؤس کے کباب اور ان کے برابر جب تھے ضرورتاً جگہ تو اس بادل کو مقدار اثنان کا لے۔ اسی لئے کہ جس میں حضرت ابراہیم باؤس کو رکھ کر کھڑکے تھے۔ پھر بادل نے پوچھا کہ کھڑکے کی تعمیر کیا ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے کہا ہاں۔ پھر وہ بادل اسی چار کھڑکیاں حضرت ابراہیم نے بنیادیں کھودی تو زمین سے اٹھی ہوئی چار دیوئی ظاہر ہوئی حضرت ابراہیم نے تعمیر شروع کر دی۔ جب تعمیر سے فارغ ہوئے تو عرض کی یا رب کہہ تعمیر ہو گیا ہے میں نے اس کا کھار لکھا اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف ہر بل کو بھیجا۔ آپ نے ہر بل کے ساتھ کیا کیا کہ جب دوسری دیوئی کھڑکیاں کھار لکھا شیطان ماسنے یا تو جبریل نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ کھڑکیاں اٹھا کر اسے درود تو آپ نے نہ لکھ کر یاں داریں دوسرے تعمیر۔ اور چوتھے دن بھی ایسا ہوا پھر میں نے کہا کہ شیخ پر زہر پڑے اور دوسرا اس پر چڑھے تو ابراہیم علیہ السلام نے اعلان فرمایا اسے اللہ کے بندہ اپنے رب کا حکم نہو۔ اللہ کے بندہ اللہ کی اطاعت کرو۔ پس آپ کی الی دعوت کو مسند رواں کے درمیان سے ہر اس شخص نے من یا جس کے دل میں دروازہ ابرو تھا۔ انہوں نے لیلک اللہم لیلک کہا اور زمین پر سات مسلمان یا اس سے زیادہ باقی رہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو زمین اور زمین پر رہنے والے ہلک ہو چکے ہوتے۔

۱۰۵۰ ابن خزیمہ بطبرانی، امام کہوہ اللہ (انہوں نے اسے صحیح بھیج بھیج کیا ہے) اور دار اسلمی نے شعب الایرون میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت نقل کی ہے فرمایا یا رب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ادا کیے تو حجرہ عقبہ کے پاس آپ کے سامنے شیطان آیا تو آپ نے اسے سات کھڑکیاں ماریں حتیٰ کہ وہ زمین میں دھنس گیا۔ پھر وہ تعمیر سے محروم کے پاس آیا تو آپ نے پھر اسے کھڑکیاں ماریں حتیٰ کہ وہ زمین میں دھنس گیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں شیطانوں کو دیکھتا ہوں اور تعمیر سے باپ ابراہیم کی موت کی جوئے کی بات ہے (۱۰۵۱)۔

۱۰۵۱ امام طبرانی، امام کہوہ اللہ (انہوں نے اسے صحیح بھیج بھیج کیا ہے) اور دار اسلمی نے شعب الایرون میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت نقل کی ہے فرمایا یا رب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب میں ملک فتح دیکھتا ہوں (سن کر نے کی جگہ) کے پاس آپ کے سامنے شیطان آیا اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ میں نے شیطان کی تو حضرت ابراہیم اس سے بہت لڑے تھے پھر حضرت ابراہیم کو جبریل مل ساتھ لے کر

چلے جتنی کہ انہیں نئی دکھایا فرمایا یہ لوگوں کے اوتار بھانے کی جگہ ہے۔ جب حجرہ عقبہ پہنچے تو شیطان سرٹے آیا، آپ نے اسے سات ٹنگریاں مار دیں تو وہ بھاگ گیا، پھر جبریل آپ کی حجرہ وسطیٰ پر لے کر آئے تو پھر شیطان آگیا آپ نے اس کو پھر سات ٹنگریاں مار دیں جتنی کہ وہ چھایا، پھر جبریل آپ کو نزول لے لے آئے اور کہا یہ شعر ہے پھر عرفہ لے آئے اور بتایا عرفہ ہے۔ جبریل نے پوچھا غوث کیا کیا آپ نے سچ سچ لیا؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ہاں۔ اسی سے عرفہ کو عرفہ کہتے ہیں۔ کیا آپ یہ سچے ہیں تسلیم کیا تھا؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لوگوں میں حج کرنے کے اعلان کا حکم دیا گیا تو پہاڑوں کو تم ہوا کہ سر جھکا دیں تو انہوں نے سر جھکا دینے سے انکار کیا آپ کے لئے ہر رات شہر بند کئے گئے آپ نے لوگوں میں اعلان حج فرمایا (۱)۔

امام مہدی بن حیدر نے قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کا عمل کو سنانا سکھائے عرفہ میں تضرع، نماز و نذرانہ سے چنانا کی جگہ، بیت اللہ کا طواف، مقامات و روئے کے درمیان سعی۔

رَبَّانَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱۰۰﴾

”اے اللہ سے رب! بھیج ان میں ایک برگزیدہ رسول انہیں میں سے تاکہ پڑھ کر سنائے انہیں حیرت آئیں اور سکھائے انہیں یہ کتاب اور (اللہ کی) باتیں اور پاک صاف کر دے۔ انہیں بے شک قوی بہت زبردست (اور) محنت و طاقت“

امام احمد و ابن جریر، ابن ابی حاتم، حاکم، ابی مرزوق، بیہقی نے وفاق میں حضرت ابراہیمؑ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کی ہر دعا میں ام الکتاب میں خاتم الحسین تھا جب کہ آدم علیہ السلام اپنی مٹی میں گوندھے ہوئے تھے، میں تمہیں اس کی ابتداء سے آگاہ کروں گا (میں) اپنے باپ ابراہیم کی دعا میں نبی علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا، اسی طرح انبیاء و کرام کی باتیں دیکھتی ہیں (۲)۔

امام احمد، ابن سعد، بطریقی، ابی مرزوق، بیہقی نے حضرت ابو امامہ و مرثدہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کے معاند کی ابتداء کیا ہے۔ فرمایا (میں) دعائے ابراہیم، یعنی علیہ السلام کی بشارت ہوں (۳) اور بھرنی والدہ نے دیکھا اس سے نور نکلا ہے جس سے شام کے کھلاوت روشن ہو گئے تھے۔

امام ابن سعد نے طبقات میں اور ابن عساکر نے جوہر کے طریق سے عساکر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں ابراہیم کی دعا میں۔ فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی دیواریں گھڑی کرنے کے بعد یہ دعا مانگی تھی رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ (۱۰۰) (۴)۔

ہو اور ان پر ایمان لایا۔ اسی اہل حق نے ابو الولید کے ساتھ سے روایت کیا ہے کہ قبضہ ہوتے مراد اسے محمد شہیدؐ کا ہے۔ اہل حق نے اسے قبول کیا۔ اسی کی نفی سے وہ رسولؐ کا فرزند نہیں ہوگا (۱۱)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے سعدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ آپؐ میں رسولؐ نے سر و سیدہ محمدؐ شہیدؐ ہیں (۱۲)۔ اسناد ابن ابی حاتم نے حضرت حسن بصریؒ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ نہ کوہہ آپؐ میں تھمت سے مراد حسنؒ ہے۔ امام حیدر ابن محمد اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حکمت سے مراد حست ہے۔ فرمایا ان کے ہر شخص کی ایک کلمہ اللہ تعالیٰ نے ان میں رسماً یاد دل فرمایا جو ان میں سے خدا کا وہ ایک کلام اسب جو بنے تھے۔ ان کے نہیں ظلمات سے فوجی طرف نکالا اور انہیں سرطاً مستقیم کی طرف ہدایت دی (۱۳)۔

حضرت ہارون اور اس کے بیٹے ام اسلم میں قول رسولؐ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے قرآن و حدیث اور اخلاص میں سے اس کی روشنی عطا فرمائی۔

امام ابن جریر نے ابن جریر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ انہیں ترک سے روایت کرتا ہے اور انہیں ترک سے نکالتا ہے (۱۴)۔

امام ابن حاتم نے ابو الولید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ الغنی کا معنی یہ ہے کہ جب دو نظام ملتے ہیں تو اپنے نظام میں غالب ہوتا ہے اور دیگر نظام طلب ہے کہ اس کے طور پر قسمت پونہ ہوئی ہے۔

وَمَنْ يَرْغَبْ عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مِنْ سَفِهَةِ نَفْسِهِ وَلِقَابٍ أَصْطَفَيْنَاهُ فِي

الدُّنْيَا وَآلِهَةٍ فِي الْآخِرَةِ لَمَنِ الصِّدِّيقِينَ ۖ إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ

قَالَ أَتَسْلِمُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۖ

”اور لوگوں پر گردانی کر مکتے سے زمین اور انہیں کے جس نے حق بنا دیا۔ جو اپنے آپ کو اور بنے جب ہم نے جن کو ایسا کیا اور کوئی میں اور یہ شہود قیامت کے دن ٹھکانوں میں ہوں گے۔ اور یہ کہ جب فرمایا اس کو اس نے رب نے (سے ابراہیم) تمہارا جیسا کہ وہ۔ غرض کہ میں نے اپنی گردن جھکا دی میرے ربانوں کے یہ اور دکھانے سے کہتے۔“

امام ابن ابی حاتم نے ابو الولید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ وہ انصاری نے آپؐ کی امت سے اعتراف کیا تھا۔ یہ روایت اور کرامت ان کی اپنی بدعت تھی، یہ اللہ کی طرف تھی۔ انہوں نے حضرت ابراہیمؑ کی ملت سے نہ کو پہنچا دیا تھا۔ ابراہیمؑ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو شہید کر کے ابراہیمؑ کے ساتھ ہر وقت کیا تھا۔ امام ابن شہید نے قرآن و حدیث سے اس کی حتمی روایت کیا ہے۔

”جدا کیا تم (اس وقت) سو رہو، تجھے جب آنکلیں بے مقرب و صومت جب کہ پوچھ اس نے اپنے ٹٹوں سے کہ تم
 جس کی عبادت کرو گے میرے (ظہار کرو گے۔ نے) بعد؟ نہیں۔ نے عرض کی ہم عبادت کریں گے آپ کے
 خدا کی اور آپ کے بزرگوں اور انہم، اسکیل اور انہی کے خدا کی جو خدا نے وہاں شریک سے اور ہم ہی کے
 فرما تیار اور ہیں گئے۔“

ہم بنی بنی حاتم نے یہاں پہلے دہرہ سے روایت کیا ہے کہ **ثُمَّ لَمْ يَكُنْ فِي غَيْبٍ مِّنْ قَدَرٍ هِيَ**۔

ہم ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ یزید، ہشام بن ابی رزولہ و ہشام بن فضال حاضر
 نہیں تھا جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے اپنی موت کے وقت عہد لیا تھا کہ تم صرف اللہ کی عبادت کرو گے۔
 انہوں نے آ کر کہا کہ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے مطلق کو ای ایسا سے کہ انہوں نے اپنی عبادت کا آقا اور کیا تھا اور وہ مسلمان تھے۔

ہم ابن ابی حاتم رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ فرماتے تھے وہاں جب بنے اور اسکیل
 کے مقرر پر یہ آیت سے روایت کرتے تھے **قَالُوا نَحْنُ الْغُلَامُ وَالْأَهْلُ الْبُيُوتِ وَالْغُلَامُ وَالْأَهْلُ الْبُيُوتِ**۔

اور اس میں کہہ گئے حضرت ابو یزید سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اس کا ذکر پہلے فرمایا کیوں کہ وہ بنے تھے (۱)۔
 ہمارے ابن ابی حاتم نے حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں بچا کو آپ کہا گیا ہے۔

ہم ابن ابی حاتم نے حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں بچا کو آپ کہا گیا ہے۔ اور پھر
 یہ آیت ملا ہے کہ **قَالُوا نَحْنُ الْغُلَامُ وَالْأَهْلُ الْبُيُوتِ**۔ (۱)۔

ہم محمد بن جریر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ **ثُمَّ لَمْ يَكُنْ فِي غَيْبٍ مِّنْ قَدَرٍ هِيَ**۔

يَذْكُ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ

عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔

”یہ ایک جماعت تھی جو گزشتہ نسل میں نیک و بد کا روزِ نیک میں انہوں نے کیا اور تمہیں نفل دیں گے جو (نیک
 اعمال) انہی نے کئے وہ ان کے پچھے چھوڑ گئے تمہیں سے خواہ کیا کرتے تھے۔“

ہم ابن ابی حاتم نے حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ **ثُمَّ لَمْ يَكُنْ فِي غَيْبٍ مِّنْ قَدَرٍ هِيَ**۔ مراد ہر انہم یا انہی۔
 فقہ راجع ہے اور اس میں علیہ السلام ہیں۔

وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَى تَهْتَدُوا قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَ

مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔

”اور (یسوی) کہتے ہیں یسوی بن جاز (عیسائی کہتے ہیں) عیسائی بن جاز (حب) ہدایت پاو گے۔ آپ فرمائیے
میرا این تو، این ابراہیم ہے جو باطل سے مومنوں نے دامن چھوڑا اور وہ لوگ تمہارے کرنے والوں سے۔“

امام ابن ابی شیبہ (رحمہ اللہ) نے روایت کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے
فرماتے ہیں: عہد اللہ بن مسعود (رحمہ اللہ) سے کہنا ہوتا ہے کہ: جس پر تم کا رہنمائی ہے، اسے چھوڑ دو، مگر اس پر
ہدایت پانچو گے کا معنی اس سے بھی ایسا ہی کہنا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے منہ سے یہ ارشاد: زل فرمایا ہے: وَقُلُوا لِمَنْ هُوَ كَا
تَعْلَمُوهُمُ الْكُفْرُ (۱)۔

۱۔ اس میں ابی حاتم نے حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ سے حنیفہ کا معنی استقیم (سیدھا) روایت کیا ہے اور ابن جریر اور ابن
ابی حاتم نے ابن عباس سے اس کا معنی حجاج (جتنی کرنے والا) روایت کیا ہے (۲)۔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حجاج سے
حنیفہ کا معنی منبع (آبشار) روایت کیا ہے (۳)۔ ابن ابی حاتم نے حنیفہ سے اس کا معنی عیسائی روایت کیا
ہے۔ ابن ابی حاتم نے جو کتاب سے روایت کیا ہے کہ حنیفہ (۴) ہے جو تہذیب سے کہنا ہے کہ آخر تک تمام نبیوں پر ایمان لائے۔
امام ابن ابی شیبہ (رحمہ اللہ) نے مسند رسول اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ: اَنْ تَكُنْ مِنْ حَنِيفَةٍ قَسِيْلَةٍ وَرَحْمَةً مُّسْلِمِيْنَ
آیا ہے اس کا معنی حجاج (جتنی کرنے والا) ہے۔

نہا احمد نے حضرت ابوالحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے آسان دین حنیفہ
کے ساتھ بیٹھ گیا ہے۔

نہا بخاری نے ابوالحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: میں عرض کی
تھی کہ: کون سا دین پسند ہے؟ فرمایا: آسان دین حنیفہ (۵)۔

حضرت ابوالحسن سے ابوالحسن رحمہ اللہ نے تاریخ میں ابو موسیٰ المدنی نے بھی یہ بھی اور ابن عباس سے
حضرت سعد بن عبد اللہ سے ایک غزالی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک
پسندیدہ دین آسان دین حنیفہ ہے۔

قُلُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَىٰ إِبْرٰهٖمَ وَإِسْحٰقَ وَإِٰسٰى
وَيَعْقُوبَ وَآلِ سُلَٰطٍ وَمَا أُوتِيَ مُوسٰى وَعِيسٰى وَمَا أُوتِيَ
الشُّعْيُوْنَ مِنْ نَّبِيّٰهِمْ ۚ لَا تَفَرِّقْ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهُ
مُسْلِمُونَ ﴿۱﴾

قَالَ امْنُو اِيْسَىٰ مَا امْنَمْتُ بِهِ فَقَدْ اُشْدَوْا وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّا نَهْمُ بِاِ
شْقَاقٍ فَمَنْ يَكْفِيْهِمْ اِلَهٌ وَ هُوَ السَّيِّئُ الْعَلِيْمُ ۝

’تو اگر یہ شی ایسان اور انہیں جس طرح تواریفان لاکے ہو جب تو وہ روایت دیتے ہو تو وہ سچ سمجھ کر یا تو (معلوم) رو کیا کہ ہادی غفلت پر کمر بستہ ہیں تو کافی ہو جائے گا آپ کو ان کے مقابلے میں اللہ اور وہ سب کچھ سننے والا۔ سب کچھ جاننے والا ہے۔‘

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم اور بخاری نے اسناد و الصفات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قَالَ امْنُو اِيْسَىٰ مَا امْنَمْتُ بِهِ لَمْ يَكُنْ يَكْفِيْهِمْ اِلَهٌ كُوْنُ مِثْلُ نَفْسٍ بَلْكَ تَقْبَلُ امْنُو بِالْجِدِّي امْنَمْتُ بِهِ كَمَا (۱)۔
نام ابن ابی الاثری نے المصاحف میں، ضعیف نے اپنی جہت میں ابو حمزہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے امْنُو بِالْجِدِّي امْنَمْتُ بِهِ پڑھتے تھے۔

امام ابن ابی حاتم نے ابو حاتم رحمہ اللہ سے بِشْقَاقٍ کا حق فرق (صحیح کی روایت کیا ہے۔

امام احمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں جیسا دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان تجھے شہید کیا جائے گا جب کہ تو سورۃ بقرہ پڑھ رہا ہو گا اور تیرے خون کا قطرہ فَمَنْ يَكْفِيْهِمْ اِلَهٌ پڑھے گا۔ حدیث بھی مختصر المسند رک میں فرماتے ہیں یہ روایت تراجموت ہے اور اس کی سند میں احمد بن محمد بن عبد الحمید لکھتے ہیں ہے جو ہم با کتب ہے (۲)۔

امام ابن ابی الاثری نے المصاحف میں امام عاصم بن بشران نے امالی میں امام نعیم نے المعرفہ میں اور ابن عساکر نے ابو سعید خدریؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب مصری لوگ حضرت عثمان پر حملہ آور ہوئے تو قرآن کریم آپ کے سامنے پڑا تھا نبیوں نے آپ سے اقول پر تنویر دی تو آپ کا نون فَمَنْ يَكْفِيْهِمْ اِلَهٌ وَ هُوَ السَّيِّئُ الْعَلِيْمُ پڑھا۔ آپ نے اپنا ہاتھ پھینک دیا اور کہا اللہ کی قسم یہ پہلا کلمہ ہے جس نے مفصل (سورۃ غافر) لکھی تھی۔

امام ابن ابی حاتم نے تابع بن ابی نعیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں بعض غفاری کی طرف حضرت عثمان کا مصحف بھیجا گیا، میں نے کہا ٹوٹ کہتے ہیں کہ آپ کا مصحف آپ کی گود میں تھا جب آپ کو شہید کیا گیا تھا اور نون فَمَنْ يَكْفِيْهِمْ اِلَهٌ پڑھا تھا، نون نے فرمایا میری آنکھوں نے نون اس آیت پر غور دیکھا۔

امام عبد اللہ بن احمد نے زاد المرید میں عروینہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے اس سال کی کہ ان کی طرف آئی، ہم مدینہ طیبہ پہنچے تو ہم نے اس مصحف کو دیکھا جو شہادت کے وقت آپ کی گود میں تھا آپ کے قتل کا پہلا قطرہ اس آیت فَمَنْ يَكْفِيْهِمْ اِلَهٌ پڑھا، عمرہ کہتی

میں ایمان لائے آپ پر حملہ کیا تھا ان میں سے کوئی بھی کچھ موت نہیں مرا۔

صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً ۖ وَنَحْنُ لَهُ عَبِيدٌ ۝۱۰

”(ایم پر) اللہ کا رنگ (چڑھا ہے) اور کس کا رنگ خوبصورت ہے اللہ کے رنگ سے ہم تو ہی کے ہوتے توڑ ہیں۔“

امام ابن جریر ابن ابی حاتم و مرسلانہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ صِبْغَةُ اللہ سے مراد اللہ کا دین ہے (۱)۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر و مرسلانہ نے حضرت مجاہد و مرسلانہ سے روایت کیا ہے کہ اس فطرت سے مراد وہ فطرت ہے جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا (2)۔

امام ابن مردودہ اور اضیاء نے افکار و میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم اہل سے کہا اے مومن! کیا تیرا رب رنگ کرتا ہے؟ فرمایا اللہ سے اور اللہ تعالیٰ نے مومن علیہ السلام کو وہی اسی مومن کو وہ چھوٹے پوچھتے ہیں کیا تیرا رب رنگ کرتا ہے؟ آپ کہہ دیجئے ہاں میں سرخ و سفید اور سیاہ و گندہ کرتا ہوں و تمام رنگ میرے دھتے میں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محرم ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی۔ اس حدیث کو ابن ابی حاتم اور ابی الشیخ نے اعظم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موافق نقل کیا ہے۔

امام عبد بن حمید و ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے قتادہ و مرسلانہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہود اپنے نبیوں کو یہودی رنگ کرتے تھے اور نصاریٰ اپنے نبیوں کو نصاریٰ رنگ کرتے تھے اور اللہ کا رنگ اسلام ہے اور اسامی جو اللہ کا رنگ ہے اس سے خوبصورت اور پاکیزہ رنگ نہیں ہے یہ اللہ کا دین ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے بعد کے انبیاء کو مبعوث فرمایا (3)۔

امام ابن اجمار نے تاج فیہ فیہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد سفید رنگ ہے۔

قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ ۝۱۱ أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۚ قُلْ إِنَّمَا أَعْلِمُهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا عِبَادَ اللَّهِ مِن قَبْلُ ۚ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝۱۲ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝۱۳

”ابو ہریرہؓ نے یہ قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے لئے قربان کر دے، اللہ اس کو ہر شے سے بہتر دے گا۔“ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰)۔
 ”ابو ہریرہؓ نے یہ قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے لئے قربان کر دے، اللہ اس کو ہر شے سے بہتر دے گا۔“ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰)۔
 ”ابو ہریرہؓ نے یہ قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے لئے قربان کر دے، اللہ اس کو ہر شے سے بہتر دے گا۔“ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰)۔

”ابو ہریرہؓ نے یہ قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے لئے قربان کر دے، اللہ اس کو ہر شے سے بہتر دے گا۔“ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰)۔

”ابو ہریرہؓ نے یہ قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے لئے قربان کر دے، اللہ اس کو ہر شے سے بہتر دے گا۔“ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰)۔

”ابو ہریرہؓ نے یہ قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے لئے قربان کر دے، اللہ اس کو ہر شے سے بہتر دے گا۔“ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰)۔

”ابو ہریرہؓ نے یہ قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے لئے قربان کر دے، اللہ اس کو ہر شے سے بہتر دے گا۔“ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰)۔

”ابو ہریرہؓ نے یہ قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے لئے قربان کر دے، اللہ اس کو ہر شے سے بہتر دے گا۔“ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰)۔

”ابو ہریرہؓ نے یہ قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے لئے قربان کر دے، اللہ اس کو ہر شے سے بہتر دے گا۔“ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰)۔

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَن قِبَلِهِمُ الْبَنَىٰ كَانُوا عِيبًا

قَدْ تَلَوْنَا الْمُشْرُقَ وَالْمَغْرِبَ لَيْسَ مِنِّي سَأَعْرِضُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

”ابو ہریرہؓ نے یہ قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے لئے قربان کر دے، اللہ اس کو ہر شے سے بہتر دے گا۔“ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰)۔

اللہ تعالیٰ سے روایت کیا جاتا ہے جس میں آپ سے پہلے قرآن میں آپ کا صحیح واقع ہوا۔ واقعہ اس طرح ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آئے تو یہاں اکثریت یہودی تھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیت المقدس کی طرف نہ جانے کا حکم دیا۔ یہودیوں سے خوش ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے راز دہانی سے بیت المقدس کی طرف نہ جانے کے لئے فرمایا۔ لیکن آپ حضرت ابراہیم کا قبلہ پسند فرماتے تھے آپ دعا کرتے تھے اور ان کی طرف دیکھتے تھے۔ اسی پر اللہ تعالیٰ نے ﴿فَمَا تَلَوْتُمْ لَمْ يَنفَعْكُمْ وَجْهَكَ لِي لَوْلَا ذِكْرُ اللَّهِ لَخَلِيتُمْ فِي الْأَنْدَادِ﴾ اور فرمایا ﴿لَا تَتَّبِعُوا الْبَشَرَ فَمَنْ يَتَّبِعِ الْبَشَرَ لَآتِ اللَّهُ بِهِ الْعَذَابَ﴾ (البقرہ: 175)۔

امام ابن اثیر اور ابو داؤد (اصحاح میں) نے اہل یمن میں حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مکہ میں بیت المقدس کی طرف نہ جانے کے لئے فرمایا۔ آپ نے کہا کہ میں بھی آپ کے سامنے ہوں تھا۔ پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے رہے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے عید کی طرف نماز پڑھنے کا حکم دے دیا۔

امام ابو داؤد نے اصحاح میں حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قرآن میں پہلا صحیح قبلہ ہوا تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ محمد ﷺ نے بیت المقدس کی چٹان کی طرف نہ جانے کے لئے فرمایا۔ آپ ستر ماہ اس کی طرف نہ جانے کے لئے فرمایا تو ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفْرَ وَالْمُنَافِقَ﴾ (البقرہ: 190) اور فرمایا ﴿تَلَوْتُمْ لَمْ يَنفَعْكُمْ وَجْهَكَ لِي لَوْلَا ذِكْرُ اللَّهِ لَخَلِيتُمْ فِي الْأَنْدَادِ﴾۔

امام ابو داؤد نے اصحاح میں ابو صلیبہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت المقدس کی طرف دیکھا تو جبریل سے کہہ کر میں پندرہ گز ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے یہود کے قبلہ کے علاوہ قبلہ کی طرف پھیر دے۔ جبریل نے کہا نہیں میں آپ کی طرف بند ہوں، میں کسی چیز کا۔ کتب نہیں سوائے اس کے کہ جو مجھے حکم دیا ہو گا۔ پنے رب سے دعا کہ تمہارا اس کا سوال کرو۔ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ آسمان کی طرف اٹھ پڑے دیکھتے رہتے تھے۔ جبریل وہ تمہارا لے گا جو میں نے سوال کیا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نازل فرمایا ﴿قَدْ نَرَى شَيْفَلًا لَّيْلِ يُكَلِّبُ وَجْهَكَ لِی السَّاعَةِ﴾ فرمایا تم ہمیشہ اپنے سوال کی خاطر آسمان کی طرف دیکھتے رہو۔ ﴿لَوْلَا وَجْهَكَ لَخَلِيتُمْ فِي الْأَنْدَادِ﴾ اور فرمایا ﴿تَلَوْتُمْ لَمْ يَنفَعْكُمْ وَجْهَكَ لِي لَوْلَا ذِكْرُ اللَّهِ لَخَلِيتُمْ فِي الْأَنْدَادِ﴾۔ پھر فرمایا۔ ﴿وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ فَذَرُوا الْأَمْثَالَ﴾ یعنی وہ جس محل میں ہو ﴿لَوْلَا وَجْهَكَ لَخَلِيتُمْ فِي الْأَنْدَادِ﴾۔

امام ابن اسحاق (اصحاح میں) جبریل ابن ابی حاتم اور یحییٰ نے دلائل میں حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قبلہ شام سے کعبہ کی طرف۔ جب میں جبریل ہوا تھا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ مدعو ستر ماہ مقرر کیے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس رفاہ بن قیس، عمرو بن عمرو، کعب بن اشرف، ابی بن ابی، بنی نضیل بن عمرو جو کعب بن

[illegible][illegible]

ابو محمد کبیر بن عبد بن حمید، ابو داؤد (احادیث میں)، زبانی ابن جریر، ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت البراء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ **فَلَمْ يَلْقَ أَحَدًا مِنْ يَهُودِ مِصْرَ**۔

امام ابو داؤد نے (اسناد صحیح) مجاہد رحمہ اللہ کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اے نبی قرآن میں یہاں تک پہنچنے کے بعد پھر پکی نماز ہے۔

امام جعفری نے حضرت امین عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اسے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے صوبہ بیت المقدس کی طرف روانہ ہو رہے تھے کہ حجرہ میں قتلہ بنو نضیر کے (33)

[illegible]

امام ابن 7: برائے احمدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ نے کعبہ کی طرف منہ کیا تو لوگوں

نے کہا تم لوگوں میں سے کونسا کسی چیز نے قبلہ سے بھریا ہے جس پر پہلے یہ تھے اس شخص نے اپنے پیچھے اپنی طرف سے محبت اور کئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قُلْ لِّمَن لِّلشَّرْفِ اَلْعُلُوِّ يَرْفَعُ اللّٰهُ فَمَن يَشَاۤءُ اِلٰہُ اَوَّلُ شَرَفٍ عَلٰی سَائِرِ الْاٰلِهٰی۔ اب قبلہ بدل گیا ہے۔ ۱۰۰ افعال جو ہم نے قبلہ اولیٰ میں کئے تھے ان کو کیا ہے کا اللہ تعالیٰ نے یہ اشارہ فرمایا: لَکَانَ اللّٰہُ لِّلْبَشَرِیَّةِ اَوَّلُ شَرَفٍ۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بھیجی کسی امر سے آزاد ہے ۲ کہ وہ ان کے لئے کہ اطاعت کر اور ان سے اور ان کے ان سے اور نقصانے اپنی کے سب سے ہر شے پر ختم کرنا اور ان میں میں انی اور جات ہیں۔ ان میں سے ہر ایک مقبول ہے۔

۳۔ امام احمد ابن ابی شیبہ نے عمار بن ابی سلمہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم کعبہ پر صحر کی نماز پڑھ رہے تھے ایک شخص مردانہ سے پرکھا ۱۰۰ واجب کہ تم نماز میں تھے۔ اس شخص نے بلند آواز سے کہا نماز کعبہ کی طرف واجب ہو گئی ہے پس یہ راہ امام جو وہ تھے اور پہلے سب کعبہ کی طرف پھر گئے (۱)۔

امام ابن ابی شیبہ اور اسے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمارے پاس نبی کریم ﷺ کا مٹا ہوا کمرے والا آیا۔ میں نے کہا اب قبلہ بیت اللہ کو بنا دیا گیا ہے جب کہ امام: وہ شخصیں پڑھ چکا تھا۔ پس سب لوگ گھوم گئے اور بغیر دور بختیں کعبہ کی طرف ادا کیں۔

ابن سعد نے محمد بن عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی۔ قبلہ بیت اللہ کو بنا دیا گیا جب کہ ہم ظہر کی نماز میں تھے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کی طرف پھر گئے۔ وہ بھی آپ کے ساتھ پھر گئے۔

امام ابن ابی حاتم نے ابو العاصمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے یحییٰ بن یوسف ثمالی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں وہاں کی شجاعت، اصلاط اور فتوے سے غلطی کی بلکہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔

امام احمد اور بیہقی نے سنن میں حضرت ابانہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اہل کتاب و انجاسی چیز پر ہم سے حد نہیں کرتے جتنا کہ جو کے متعلق ہم سے حد کرتے ہیں جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہماری راہنمائی فرمائی اور وہ میں کو نہ پاسکے۔ نیز وہ ہم سے قبلہ پر حد کرتے ہیں جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہماری راہنمائی فرمائی اور وہ اسے گم کر بیٹھے اور وہ ہم سے حد کرتے ہیں جو ہم امام کے پیچھے آئیں کہتے ہیں۔

امام طبرانی نے معانی میں سفید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کر کے آنے سے پہلے صرف اللہ پر ایمان لانے کے قول کی طرف بلا تے تھے اور بیت المقدس کی طرف منہ کرنے کی طرف دعوت دیتے تھے جب ہماری طرف ہجرت فرمائی اور قرآن نازل ہوئے۔ مدینہ کے مکہ و منسوخ کر دیا اور بیت الحرام نے بیت المقدس کو منسوخ کر دیا پس ایمان قول اور عمل دونوں پر مشتمل ہو گیا (۲)۔

امام ابی داؤد اور طبرانی رحمہما اللہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم اس وقت رسول اللہ

ان سے پوچھا جائے گا تم نے پیغامِ توحید کیلئے کیا کیا کوششیں کیں؟ پھر ان کی امت کو بلایا جائے گا پھر ان سے پوچھا جائے گا کیا انہوں نے تمہیں پیغام پہنچایا تھا؟ اور کہیں گے ہرے پاس کوئی ذرا نہ ملے اور کوئی شخص نہیں آیا تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام سے رشتہ ہو گا تمہارا گواہوں میں ہے اور وہ کہیں گے محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی امت۔ اس آیت میں اسی حالت کا ذکر ہے۔ اور کائنات کا حشر ہے کہ جس شخص کو دینا ہو گئے گا۔ تم کوں علیہ السلام کی تبلیغ کی کوئی دینی دے گا اور جس میں تیرے وطن میں (۱۶)۔

ابو سعید بن مسعود، محمد بن ابی بکر، ابن عباس اور عقیقہ نے اہل بیت و انصار میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے کہہ دو ایک نبی تشریف لائے گا اور اس کے ساتھ ایک شخص ہوگا، ایک اور نبی تشریف لائے گا اس کے ساتھ دو شخص ہوں گے اور (کسی کے ساتھ) اس سے زیادہ (اقتی) ہوں گے۔ نبی کی قوم کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا کیا اس نبی نے تمہیں پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے نہیں۔ پھر نبی سے پوچھا جائے گا کیا تو نے پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہے گا ہاں۔ اسے کہا جائے گا تیری دینا پیغام رسائی پر کون گواہ ہے؟ وہ نبی کہے گا محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی امت۔ پھر محمد ﷺ سے کہے گا آپ کی امت کو بلایا جائے گا۔ پھر ان سے پوچھا جائے گا کیا وہ نبی نے اپنی امت کو پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے ہاں۔ ان سے سوال ہو گا تمہیں کیسے معلوم ہے؟ امت محمدیہ کہے گی کہ نبی تشریف لائے تھے وہ انہوں نے ہمیں بتایا تھا کہ رسول اس نے پیغام پہنچا دیا تھا۔ اس آیت میں بھی مراد ہے۔ وَنَسُخًا كَمَا كُنَّا عَذِّبْنَا (۲)۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن مردودہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ کی امت سے روایت کیا ہے فرمایا میں اور میرے ساتھی قیامت کے روز ایک ٹیلے پر گھوک رہے ہو گے اس وقت ہر شخص کی خواہش کرتے گا کہ وہ ہم میں سے ہوتا تو ہر نبی کی اپنی قوم کو رعب کرے اور ہم کو اہل ایمان کے اس نے اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا تھا (۳)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اسی آیت کے تحت روایت کیا ہے تم کو حق اور گمراہی کے رسولوں نے پیغام دیا تھا اور رسول تم پر نازل ہو گا جو تم نے کیا ہوگا (۴)۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے انہوں نے اس کو صحیح بھی کہا ہے (۵) نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے نبی کی حکمت کے ایک جزو میں تشریف لائے اور میں آپ کے پیلوں میں تھا بعض لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ قسم یاد میں اللہ! یہ شخص بہت اچھا تھا یہ پاک دامن مسلمان تھا اور یہ ایسا تھا۔ انہوں نے اس کی خوب تعریف کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو یہ کہتا ہے؟ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ کہتا ہے کہ جو مجھ سے ملے گا وہ میرا ہے (مجموعی کہتے ہیں) اور کہو تو اللہ تعالیٰ کی قسم جانتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وَنُسُخًا (اس پر جنت واجب ہوگئی)۔ راوی فرماتے ہیں ہم آپ ﷺ کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص کے جزو میں تھے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جزو میں تھے، ایک شخص نے کہا یہ انسان بہت برا تھا ہمیں جہاں تک علم ہے یہ شخص کلمہ تھا، یہ ایسا تھا میرا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے کہتے ہو؟ اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ

۱۔ جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸

امام احمد ابو یوسف علی ابن ابی نعیم نے اکتھار میں بیعتی کے بموجب الایکاب میں درالغریب نے اکتھار میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حد روایت کیا ہے کہ: حج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان ہر جانے اور اس کے قریبی پرہیز گھر میں سے جائے اور اس نے شہیق پر گواہی ہے: میں کہہ دو تو اس کے متعلق خیر نہیں ہانتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے تمہاری گواہی نہ لی کہ حق میں قولی فرمائی اور میں نے اعمال تم نہیں ہانتے وہ میں نے اس کے معاف کر دیئے اور

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ جو راوی ہیں ان کے ہاتھ میں ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک انصافی کا جائزہ لیں تو اس میں حق کے ساتھ تعریف کی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وجبت و خبر ایک روز اچھا مقرر تو اس کا ذکر اس کے برعکس کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لو جنت۔ عرض کی یا رسول اللہ! کیا واجب دوسرے فرم دے گا؟ اعلان میں اللہ کے نواہ ہیں! (مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۱ ص ۱۰۰)

خطیب نے اپنی تہذیب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتا ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان فوت ہو جائے اور اس کے مقتضی اس کے قریبی پڑوسیوں میں سے کوئی شخص کو اتار دیتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ ہم تو میں نے تھے حق خیر بنے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں تم کو ہم۔ ہر آدمی نے ان دونوں کی شہادت قبول کی ہے اور جو یہ نہیں جانتے وہ ہم کو جس نے صاف فراموش کر دیا ہے۔

امام الشافعیؒ نے مصنف ابن خلدونؒ کی حیدر آبادی حاکم رحمہ اللہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں اس امر کو انہی نے غلط فہم سے لے لیا ہے۔ جو کسی کو حاکم کی کتاب میں ملے اسے انبیاء کرام علیہم السلام کے نبی کو کہا جاتا ہے۔ تصحیح کروائی کہ حرم نہیں ہے اور تو اپنی قوم پر خود وہ اور تو نے ان کا ترجمہ دے کر بولی کہ وہ لگا۔ اور نہ اسے کعب بھی کہنا کیا ہے۔

فَاَجْعَلْ عَلَيْنَا مِثْلَ الْفُلَيْنِ مِمَّنْ خُذَ فِي الْفُلَيْنِ مِثْلُ شَرْجِ الْفُلَيْنِ (72) اور انہیں ۷۰۰ بھی اس نے تم پر یمن کے حاکم میں کوئی غلطی۔ (شکوہ) فَاَجْعَلْ عَلَيْنَا مِثْلَ الْفُلَيْنِ۔ کہ تم کو اس پر کہ دو ہزار۔ (ذخیرۃ اشعوب اللہ) (۶۰)

امام ابن جریر نے زیر بنی اسلم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ قیامت کے روز امت محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کی نوازشات و عطیات ایسے کہہ کر اس پر نیشیں کیسیں گے کہ ان کی قسم قریب تھا کہ یہ تمام امت نبیاء و رسل (۳)۔

امام حسن علیہ السلام نے ان لوگوں میں اور ان کی غیر مسلم مخالفین نے حضرت ابان بن ابی جہل رحمہ اللہ سے کہا کہ تم شیطان کی طرف نسبت کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اپنے بندوں کو جمع فرمائے گا تب سے پہلے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو بلایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے بچھے گا تو نے میرے شہید کے ہاتھ لیا گیا۔ کیا تو نے میرے عہد پہنچا دیا تھا؟ وہ کہے گا ہاں، میں نے یہ سب وہ پیغام میرا پہنچا دیا تھا۔ پھر میری بل کو پورا کر چھوئے گا کیا اس فیصلے نے تجھے میرا عہد پہنچا دیا تھا؟ میری بل کہے گا کی ہاں۔ امیر المومنین کی بل کو پورا کر چھوئے گا۔ یہ تو ہے میرا عہد پہنچا دیا تھا۔ وہ کہے گا ہاں میں نے

مَا لِلَّهِ بِعَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ

اہم اور کچھ دے ہیں ہمارا آپ کا کہنا کہ انسان کی طرف تو ہم ضرور بھیجیں گے آپ کو اس قبلہ کی طرف جسے آپ پسند کرتے ہیں (الو) اب بھیجیں جو اپنا پہرا مسجد حرم کی طرف (اے مسلمانو) جس کو تم بھیجیں لیا کرو اپنے من کی طرف اور ہے شک وہ جنہیں کتاب دی گئی ضرور جانتے ہیں کہ یہ غمخیز حق ہے ان کے رب کی طرف سے اور انہیں اللہ تعالیٰ ہے جو ان کاموں سے بخود و کرتے ہیں۔

امام ابن ماجہ نے حضرت ابو اوسنی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیت المقدس کی طرف انفرادی طور پر بھیجے تھے پھر کعبہ کی طرف قبلہ پھر اسیانی کریم ﷺ کے مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے دوران بعد رسول اللہ ﷺ نے وہ بیت المقدس کی طرف مد کر کے نماز پڑھتے تو اکثر پناہ چہرہ و آسمان کی طرف اٹھاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے نبی کریم ﷺ کے دل کی کیفیت معلوم ہوئی کہ آپ کعبہ سے محبت رکھتے ہیں۔ جبریل امین اوپر جاتے تھے تو رسول اللہ ﷺ پتہ پتہ ان کو دیکھتے رہتے تھے۔ جب دو زمین و آسمان کے درمیان ہوتے تھے تو ان کے حکم لانے کے منتظر رہتے تھے واللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نازل فرمایا: **قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ** حضرت محمد ﷺ نے فرمایا اے جبریل ہر رات اس نماز کا کیا حال ہوگا جو ہم نے بیت المقدس کی طرف پڑھی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے **وَمَا كُنَّا نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ** کا ارشاد نازل فرمایا (۱)۔

امام طبرانی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے بعد سزاواریت المقدس کی طرف نماز پڑھیں پھر اللہ تعالیٰ نے کعبہ کی طرف پھرنے کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا: **قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ**۔

امام ابن کثیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب نبی کریم ﷺ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے تو ان کا منام بھیج کرنے کے بعد پناہ آسمان کی طرف اٹھاتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے **قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ** کا ارشاد نازل فرمایا۔

امام نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابویوسف، ابوسعد بن اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم محمد رسول اللہ ﷺ میں مسجد کی طرف جاتے تھے۔ مسجد سے گزرتے تو اس میں نماز پڑھتے تھے۔ ایک دن ہم گزرے تو رسول اللہ ﷺ بہت تر تھے تشریف فرما تھے، میں نے عرض کی حضور کیا واقعہ ہوا میں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت **قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ** نازل فرمائی تھی کہ آپ اس کی عبادت سے فارغ ہو گئے تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا آئیے رسول اللہ ﷺ کے منبر سے اترنے سے پہلے اور کعبہ نماز پڑھ لیں، ہم اسی پہلے تھے منبروں سے نماز پڑھیں۔ ہم چھپ گئے اور ہم نے نماز پڑھی پھر رسول اللہ ﷺ نے منبر سے اترے اور آپ نے ظہر کی نماز کعبہ کی طرف پڑھائی (۲)۔

امام عبد بن حمید اور امام ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ و حمادہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیت المقدس کی

امام ابن جریر نے جمعہ سے اربعہ میں روایت کی ہے اور آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ بیت الخرم میں وہ قبلہ ہے جس کو انہیں ختم کیا گیا ہے لیسُؤْنَ الْخَلْقِ میں آخر سے مراد قبلہ ہے (۱)۔

امام عبد بن حمید اور امام ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رَأَى قُلُوبَنَا فَمِنْهُمْ سِرَافِیْلُ کتاب میں فرماتے ہیں اور محمد بن یحییٰ کہ ابو ہریرہ نے کہا کہ وہ ان کا ذکر تواریخ و انجیل میں پاتے ہیں (۲)۔

امام ابن جریر اور امام احمد رحمہما اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ بعض اہل کتاب جو مسلمان ہو گئے تھے انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم کو اپنی کتابوں میں سورۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کی وجہ سے آپ کو اپنے بیٹوں سے بھی زیادہ جانتے تھے۔ وہ یہ ہمارے بیٹے تو ہمیں غلو نہیں کہ مورتوں کے پناہ (۳)۔

امام شعبہ نے عبد بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ صبیحہ قریف لائے تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے کہا کہ انا حق فی سنی ہے کہ یہ آیت نازل فرمائی ہے اَلَّذِیْنَ اٰتٰیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ کَذٰلِکَ یَعْرِفُوْنَ اٰہَآءَ ظُہْمٍ پس تم اسے عبد اللہ یہ معرفت بھی رکھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا اسے عمر رضی اللہ عنہ میں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میں اس طرح پہچان کر جس طرح میں اپنے بیٹے کو پہچانتا ہوں جب میں اسے دوسرے بچوں کے ساتھ دیکھتا ہوں اور مجھے اپنے بیٹے کی نسبت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت زیادہ ہے۔ حضرت عمر نے کہا وہ کیسے؟ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حق میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے کتاب میں ان کی صفات بیان فرمائی ہیں اور مجھے معلوم نہیں مگر تم اس کا کرتا ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا اسے ابن سلام اللہ تعالیٰ نے تجھے توفیق بخشی۔

امام جہان نے حضرت سلمان اللہ دی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب میں دیکھ کر حاشیہ میں لفظ قوس اہل کتاب کے درمیان کے پاؤں پائی گئے۔ وہ کہا کرتے تھے یہ اس کی کارنامہ ہے جو عرب کی زمین سے ظاہر ہو گا اس کی علامات میں ان ملک سے یہ ہے کہ اس کے دونوں کندھوں کے درمیان گول ہٹکی ہوئی نبوت کی ہر ہے۔

اَلْعَشُّ مِنْ شَرِّکَ فَلَا تَلُوْنَ مِنَ الْمُسْتَوْتِ ۝

”جو چن ہے میرے رب کی طرف سے تو ہرگز نہ میں چاہا ملک کرنے والوں سے۔“

امام ابو داؤد نے الترمذی میں اور امام ابن جریر نے ابوالطیب رحمہما اللہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو فرمایا اسے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ملک میں جتانہ ہوں، یہ ملک کعبہ میں تیرا قبلہ ہے اور یہی تھ سے پیچھے انبیاء کا قبلہ تھا (۴)۔

وَلِکَلِّ وَجْهَہٗ هُوَ مُوْتِیْنٰمَا فَاسْتَبْرَا الْغَیْبِ ۝ اَیْنَمَا تَلُوْا یَاتِ

بِکُمْ لِلّٰہِ جَمِیْعًا ۝ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

"اور ہر قوم کے لئے ایک ست (ستر) ہے وہ کسی کے طرف سے کرتی ہے پھر آگے بڑھ جاؤ دوسریاں سے
نیکوں میں تم کہیں ہو۔ آئے گا اللہ تعالیٰ ہم سب کو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔"

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وَلَیْسَ لَکُمْ فِی رُفْعَةِ
سَعَادَتِی اِیْمَانٌ حِیْنَ فَرَمَاتِی فِیْ جِرْدِیْنِ وَهَوْنِ کَے لئے ایک قبلہ ہوتا ہے جو پسند کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے امری قبلہ
مجھ کو دہرہ ہر مہر رسول نے توحید کی (۱)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ کل کو رُفْعَةُ کِی طرف مضاف کر کے
پڑھتے ہیں۔ فرمایا بھی انہوں نے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی جب کہ اس سے پہلے اس کی طرف نماز پڑھی۔
امام ابو ذر نے اس حدیث میں حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وَلَیْسَ لَکُمْ فِی رُفْعَةِ هَوْنٍ اِیْمَانٌ کِی
بیت المقدس کی طرف نماز اور کعبہ کی طرف نماز کا بیان ہے۔

امام ابن جریر اور امام ابن ابی حاتم رحمہما اللہ (امصاف میں) نے منصور رحمہ اللہ سے روایت کی ہے ہم اس کو اس طرف
پڑھتے ہیں۔ وَلَیْسَ لَکُمْ فِی رُفْعَةِ هَوْنٍ اِیْمَانٌ کِی (۲)۔

امام عبد بن حمید اور امام ابن جریر نے مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا وَلَیْسَ لَکُمْ فِی رُفْعَةِ هَوْنٍ اِیْمَانٌ کِی مطلب یہ ہے کہ ہر
صاحب ملت کا قبلہ ہوتا ہے جس کی طرف وہ سر کرتا ہے (۳)۔

امام ابو ذر نے اس حدیث میں حضرت ابو الدیلم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہود کے لئے ایک جہت ہے جس
کی طرف وہ سر کرتے ہیں اور نصاریٰ کے لئے ایک جہت ہے جس کی طرف وہ سر کرتے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہر ایت
نکشی اسے سمت محمد یہ تمہارا قبلہ بن گیا قبلہ ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے امصاف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہ اسے مَوْءَاظَہُ مَنَہُ شَعْرَہُ
فَلَا یُغْفَرُ الْخَطِیَئَاتِ (۴)۔

امام ابن جریر نے قتادہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں تم اپنے قبلہ پر غرض نہ ہو دوسری نیکوں کی طرف ہی جلدی کرو (۵)۔
امام ابن جریر نے حضرت ابو ذر سے اس قول کے تحت روایت کیا ہے کہ نیکوں میں جلدی کرو تم جہاں بھی ہو گئے اللہ
متحی قیامت کے روز تمہیں نے آگے (۶)۔

امام بخاری، مسلم، ابوداؤد رحمہم اللہ نے اپنی سنن میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے بخاری نماز پڑھی، ہمارے قبلہ کی طرف حوجہ دوا، تارازہ سجہ کھایا وہ مسلمان ہے، اس کے
لئے اللہ اور اس کے رسول کا دوسرے پس تم اللہ کے ذمہ کو نہ ڈرو (۷)۔

1. کبیر فوری، خزائن، جلد ۲، صفحہ 39

2. ہند، جلد ۲، صفحہ 37

3. ابن ابی حاتم، جلد ۲، صفحہ 36

4. بخاری، جلد ۲، صفحہ 38

5. بخاری

6. بخاری، جلد ۲، صفحہ 36

7. معبر، ترجمہ صحیح البخاری، ص 36

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ قَوِّىْ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَإِنَّهُ لَلْخَلْقِ
مِنْ رَبِّكَ ۖ وَعَالِلَهُ يَعْلَمِينَ عَمَّا تَتَّبِعُونَ ۝ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ قَوِّىْ
وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ
شَطْرَ الْمَلَأِ لَا يُكُونُ لَكُمْ عِلْمٌ عَلَىٰ كُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا
تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ وَلَا تَتَّبِعْتَنِي عَلَىٰ كُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَكُونَ ۚ

اور جہاں سے بھی آپ (پیغمبر) نکلیں تو سوز و گریں (نماز کے وقت) اپنا رخ مسجد حرام کی طرف ہو رہے۔ جس
میں جن سے آپ کے رخ کی طرف سے اور جس کی طرف سے نبی کریم ﷺ نے رخ کیا ہے وہی طرف ہے اور جہاں سے آپ (پیغمبر)
نکلیں تو سوز و گریں اپنا رخ (نماز کے وقت) مسجد حرام کی طرف ہو۔ (اب سلسلہ) جہاں کہیں تم ہو تو پھر برا
کرنا ہے اور اس کی طرف نہ کرو گے۔ وہاں تو تم پر اعتراض (کی گنجائش) بخیر ان لوگوں کے جو انصاف کی گریں
ان سے موت و قہر مان سے (بلکہ صرف) تم سے ہوا کر دے کہ میں پورا کر دوں اپنا خاص تم پر تاکہ تم راہ راست پر
ثابت قدم رہو۔

ایام میں جریر نے حدیث میں علی صراحہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے طریق سے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما میں ابن مسعود رضی اللہ عنہما میں ابن مسعود
رضی اللہ عنہم کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب نبی کریم ﷺ نے بیت المقدس کی طرف رخ کر لیا تو میں نے اپنے پیچھے سے
بعد جب ان طرف اپنا چہرہ کر لیا تو ائمہ کے مشرکین نے کہا تم اپنے دین کے متعلق حقیر ہے اس نے اب اپنا قبلہ تبدیل کر لیا ہے
اور یہ معلوم ہو گیا ہے کہ تم اس سے زائد اپنا بیت یافت ہو۔ ہو لکنا بت و قہار سے دین میں داخل ہو جائے میں یا اللہ تعالیٰ نے
یہ ارشاد نازل فرمایا: **يُضِلُّهُمُ اللَّهُ لِيُثْبِتَ عَلَيْهِمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ** (۱۱)

امام عبد بن حمید اور امام ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ لکھا ہے سے مراد اہل کرب ہیں۔ جب
اللہ تعالیٰ نے حب کہ قبلہ بتا دیا تو اہل کرب نے کہا یہ شخص اپنے آپ کے گھر و رانی قوم کے دین سے محبت کرنے لگا ہے (۱۲)۔
امام عبد بن حمید اور امام ابن جریر نے حضرت عیوب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے حضرت عیوب رضی اللہ عنہ نے کہا یہ کتبائے کفر و ہدایت
قبلہ کی طرف مت آئے (۱۳)۔

امام ابوداؤد کے طریق میں امام ابن جریر اور امام ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے **يُضِلُّهُمُ اللَّهُ لِيُثْبِتَ عَلَيْهِمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ**
لکھنا اور میں نے مراد مشرکین میں ہیں جب قبلہ تبدیل کر دیا گیا تو انہوں نے کہا اب وہ قریب ہے۔ قبلہ کی طرف مت آئے یہ
لکھتے ہیں کہ یہ دین کی طرف مت آئے نہ ہو۔

ہے ہر شخص نے ان کو ماتمہ دینے کو فرماتے ہیں۔

مہاجر فی السلاطین اور جو صحابہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! جب تو میرا ذکر کرتا ہے تو تو میرا شہر اترتا ہے اور جب تو مجھے بھول جاتا ہے تو تو میری شہر اترتا ہے (1)۔
ابن ابی اسیر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں زید بن اسلم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرش کی یاد رکھی تھی کہ میں کیسے تیرا شہر ادا کروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو مجھے یاد رکھے کہ میں نے تم کو جس جگہ پر یاد رکھے گا تو تو میرا شہر اترے گا اور جب تو مجھے بھول جائے گا تو تو میری شہر اترے گا۔

امام ضربائی، ابن جریر اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے چار عساکہ اسے چار سی عساکے ملے ان کی تفسیر کتاب میں ہے کہ جس نے ذریعہ اللہ سے اس کا ذکر کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مَا كُنْزٌ لَّكَ وَلَا كُنْزٌ لِّآلِكَ كُنْزٌ لِّمَنْ كُنَّ عَيْنُكَ بِلِلَّهِ تُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ وَمِنْ آلِهِ أُخْرِجُوا لِيَكُونَ شَهِيدًا لِّكَ يَكْفُلُكَ اللَّهُ وَاللَّهُ مَنَّانٌ (2)۔ اور جس نے ایمان اس کی شان قبولیت عطا کی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اَوْعَدْنِي اَنُحْيِيَنَّكَ اَلْمَوْتَ اَوْ اَتُخَّرَنَّكَ فَخِطِّبْتُ لَكَ بِمَا نَبِئْتُكَ وَفِي مَا نَبِئْتُكَ لَئِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (3)۔ اور جس نے عساکہ عساکہ اس کو یاد عطا کیا تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لَئِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (4)۔ اور جس نے عساکہ عساکہ میں چھپیں یاد رکھے گا جو استغفار عطا کرے گا سے مغفرت دی جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اَسْتَغْفِرُكَ (5)۔ اور نبی ﷺ اِنَّكَ كَانْتَ تَعْلَمُ مَا فِي رُوحِكَ (6)۔ ہے رب سے مغفرت طلب کرو اور بہت زیادہ دو مغفرت کرنے والا ہے (7)۔

امام ابن جریر نے سعدی رحمہ اللہ سے منقول روایت کیا ہے کہ جبریلہ اللہ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ذکر کرتا ہے جو مومن اسے یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت کے ساتھ یاد کرتا ہے اور جو کافر یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عذاب کے ساتھ یاد کرتا ہے (8)۔

امام ابن ابی شیبہ نے المصنف میں امام احمد نے ابو یوسف رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو اذیہ اسلامی کی طرف اپنی فرمائی کہ ظالموں کو کہہ دو کہ دو مجھے بارت کر رہے کیونکہ مجھے پتہ چلے کہ جو مجھے یاد رکھے گا میں اسے یاد رکھوں۔ مے شک ظالموں کو ہمیں یاد رکھنا پڑے گا (9)۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے ان سے پوچھا گیا تو فرمایا اور فرمایا جو اللہ یاد رکھتا ہے اس کا کیا حکم ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مَا كُنْزٌ لَّكَ وَلَا كُنْزٌ لِّآلِكَ كُنْزٌ لِّمَنْ كُنَّ عَيْنُكَ بِلِلَّهِ تُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ وَمِنْ آلِهِ أُخْرِجُوا لِيَكُونَ شَهِيدًا لِّكَ يَكْفُلُكَ اللَّهُ وَاللَّهُ مَنَّانٌ (10)۔ اور جس نے عساکہ عساکہ میں چھپیں یاد رکھے گا جو استغفار عطا کرے گا سے مغفرت دی جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اَسْتَغْفِرُكَ (11)۔

امام سید بن منصور، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت نافع بن ابی مران سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اس نے اللہ کا ذکر کیا، اگرچہ وہ اس کی نذر اس کا روزہ اور قرآن کی

1۔ مہاجر فی السلاطین جلد 1 صفحہ 82
2۔ شعب الایمان جلد 1 صفحہ 126 (4529) مجموعہ مکتبہ المصنف بیروت

3۔ ترمذی جلد 2 صفحہ 423
4۔ ابن ماجہ جلد 2 صفحہ 92

۱۰۰۰ سے زائد بھی ہوا۔ ان کے لئے بنائی باغیچائی تھی، اور ان کو کھول کر ان پر چھ آسمانی کناروں اور ملائکہ قرآن لایا۔ ان کو ۱۱۰۰
 درجہ عروج ملے۔ ان کے لئے آسمانی مہمان خانہ تھی اور کھانا ان کے لئے ایک کھڑے ہوئے حضرت آدم پر وحی آئے تھے۔ روایت
 یہ ہے کہ ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے سے وہ عطا کرتا ہوں جو وہ میرے
 اہل خانہ کے لئے رکھتا ہے۔ جب وہ میرا ذکر کرتے ہیں تو میں ان کے ساتھ ہوتا ہوں اور وہ تم پر یاد کرتے ہیں تو میں تم کو جس کی یاد
 کرتا ہوں ان کو یاد رکھنے کی مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بھر بیج کر کے یاد کرتا ہوں۔ ان کو دایک ہشت سے
 قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ میں یاد کرتا ہوں ان کو دایک ہاتھ سے قریب ہوتا ہے تو میں ایک قدم سے قریب
 ہوتا ہوں۔ ان کو دایک طرف ملتی قرآن آتا ہے تو میں اس کے آواز کرتا ہوں (۱۰۰۰)۔

مہمہ اور جنگی نے، عامہ اعلیٰات میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس آدمی کو جب آنکھیں اپنے دوا میں دکھائیں، مگر تو میں بھی تجھے خود یا کروں گا، اگر تو مجھے کسی جمع میں یا آنے کے وقت میں، اگر نہ لکھ گیا، اگر نہ لکھا تو اس نے ہجرت کی میں رو کر دیکھوں گا، اگر تو مجھ سے ایسا دوست قریب ہو جائے جس سے ایک نرم قرب ہوں گا، اگر تو میرے دوا میں کرا کر کافران میں تیرے پاس اور کراؤں بھلاؤں۔

اور علیؑ نے حضرت معاذؓ میں ایسی ہی امانت سے روایت کر کے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو مجھے تمہارا اپنے دل میں یاد کرتا ہے جس سے مومن کے گناہ میں روکڑا ہو، وہ مجھے کبھی بخش بھی دے گا۔ (ابن ماجہ سے روایت ہے)

علامہ ابی الیہ نے ان کے ذخائر میں، الجہاد اور اسلامیاتی کے معجزات ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے آدم جب تو مجھے پڑھا کرتا ہے تو میں تجھے تجلیاؤں (۱۰۰) جب تو مجھے کسی جمع میں پڑھتا ہے تو میں اس جمع سے کچھ نفع اور تعداد میں زیادہ اور اس پر ذکر ۱۰۰ میں جس میں تو مجھے پڑھتا ہے (۱۰۰)۔

۱۔ صحابہ کرامؓ، ان کے اہل خانہ اور متبعین نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ: **اِنَّكَ كَرِيْمٌ مَّيْثِقُ الْوَفَاءِ** (تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ تم میرے ہیں اپنے بند کے ساتھ جو تمہاری باتوں میں وہ میرا کرتا ہے اور جس کے جواں میرے دگر کرتے ساتھ جو کرتے تھے ہیں)۔
 ۲۔ امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے اس روایت کو اس حدیث میں کہا ہے: **اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ** (جو وہاں بیان حدیث انہوں نے اسے صحیح کہا ہے اور اس حدیث کے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ: یا رسول اللہ! شرف اسلام بہت زیادہ ہیں آپ مجھے کوئی ایسا عبادت بتائیں جس میں میری باتوں میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھیں زبان میری ہوتی اللہ کے دگر کرتے رہے)۔

1- مؤلف الزبارة، جلد 1، صفحہ 452 تا 457
2- مجمع مسلم، جلد 2، صفحہ 343، (علیہ السلام) تفسیر 6- راجع

3. شادمان، محمدعلی، 7، جلد 138
4. مجله تازه، ترجمه: 1، سطر 79، محسوی، ا.، قمارچیان، د.

[illegible]

7. "ماہنامہ" کے نام سے ایک روزیہ تفسیر عالم، جلد 2، صفحہ 172، مطبوعہ دار الفکر، کراچی۔

0 1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30 31 32 33 34 35 36 37 38 39 40 41 42 43 44 45 46 47 48 49 50 51 52 53 54 55 56 57 58 59 60 61 62 63 64 65 66 67 68 69 70 71 72 73 74 75 76 77 78 79 80 81 82 83 84 85 86 87 88 89 90 91 92 93 94 95 96 97 98 99

امام سبیرانی نے الارسطہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا انسان کا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جو ذکر الہی کی نسبت عذاب سے زیادہ نجات دلائے والا ہو۔ عرض کی گئی اللہ کے راستہ میں جہاد بھی ایسا نہیں ہے۔ فرمایا جہاد بھی ایسا نہیں ہے لیکن جب مجاہدین کو اسے لڑنا ہے جن کی کدھوت ہوئے (نواس کا یہ مرتبہ ہے) (1) امام ابن ابی الدنیا نے کتاب الفکر میں بطبرانی اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا چار چیزیں جس کو عطا کی گئی ہوں اسے دنیا اور آخرت کی خیر عطا کی گئی ہے (1) شکر کرنے والا (2) ذکر کرنے والا (3) صواب پر صبر کرنے والا (4) ایسی بیوی جو اپنے نفس اور غوغا کے مال میں خلیفتہ نہ کرتی ہو (2)۔ امام ابن حبان نے حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا میں تو میں اس سوا اور فرشتہ پر اللہ کا ذکر کریں گی اللہ انہیں بلند درجات میں داخل کرے گا۔

امام بخاری، مسلم اور بیہقی نے حضرت ابوسوی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو اپنے رب کا ذکر نہیں کرتا ان کی مثال زندہ اور مردہ کی ہے (3)۔ امام ابن ابی الدنیا نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کوئی دن رات ایسا نہیں گزرتا مگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے صدق فرماتا ہے اور بندے پر اللہ کی طرف سے اس سے افضل کو صدق نہیں کرے اللہ تعالیٰ اپنا ذکر وہاں کرے۔

امام ابن ابی شیبہ نے قالہ بین معدان رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر روز صدق فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر صدق فرماتا ہے اس میں سے اللہ کے ذکر سے کوئی چیز افضل نہیں۔

امام سبیرانی نے حضرت ابوسوی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر ایک شخص کے کمرے میں درابم ہوں جنہیں وہ (مستاجر) تقسیم کر رہا ہے اور دوسرا شخص اللہ کا ذکر کر رہا ہو تو اللہ کا ذکر کرنے والا افضل ہوگا (4)۔

امام طبرانی اور بیہقی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل جنت کسی گزشتہ وقت پر حسرت کا اظہار نہیں کریں گے سوائے اس گھڑی کے جس میں انہوں نے اللہ کا ذکر نہیں کیا (5)۔

امام ابن ابی الدنیا اور امام بیہقی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جو گھڑی انسان کی بغیر ذکر الہی کے گزرتی ہے قیامت کے روز وہ اس پر حسرت کا اظہار کرے گا (6)۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے یہ دونوں حضرت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو قوم ذکر الہی کے

1۔ مجمع خرد امجد جلد 10، صفحہ 71 ملوہ دار الفکر بیروت 2۔ شعب الایمان جلد 4، صفحہ 104 (4429)

3۔ شعب الایمان جلد 1، صفحہ 401 (538) 4۔ مجمع خرد امجد جلد 10، صفحہ 72 ملوہ دار الفکر بیروت

5۔ شعب الایمان جلد 1، صفحہ 392 (512) 5۔ اپنا، (517)

نے مجمع کے اسے ہر گز بغیر اپنے ہیں اور رحمت نہیں اُحاب جی ہے اور نصیحت دین پر زور نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نہیں اس میں اگر فرما دے تو اس کے پاس یہ (1)۔

ابن ابی اسیر نے حضرت امام ہریرہ (۱۱۰) عید رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور اللہ کا ذکر کرتے ہوا اس کے لئے چہ ہائیں میں ان پر سلطنت اس بات کی ہے اور رحمت انہیں اُحاب لہجی سے ملا کر انہیں سُنیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں اس مجمع میں یا نور ۳ ہے انہیں کے پاس ہے۔

امام حاکم (۴۰۱) نے اسے صحیح کہا ہے (۱) نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ دوتا بولی جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور میرے نام کے ساتھ اس کے بوقت عزت کرتے ہیں (2)۔

امام احمد (۲۴۱) نے اسے صحیح کہا ہے (۱) نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوتا بولی جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور میرے نام کے ساتھ دوتا بولی جب وہ میرا ذکر کرتا ہے (3)۔

امام ابن ابی شیبہ نے اصحاب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے سنا ہے کہ اس میں توبہ میں توبہ اور سلاوت کرتے ہوئے مال حلا کرنے سے عظیم قسم ہے (4)۔ ابن ابی شیبہ نے اسے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ کہا کہ اس میں توبہ اور دوسرا دوسرا اللہ کا ذکر کرنے تو انہیں کو ذکر کرنے والا قرار دے گا (5)۔

امام ابن ابی شیبہ (۲۰۸) اور احمد (۲۰۸) نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ کہا کہ اس میں توبہ اور دوسرا دوسرا اللہ کا ذکر کرنے تو انہیں کو ذکر کرنے والا قرار دے گا (6)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ کہا کہ اس میں توبہ اور دوسرا دوسرا اللہ کا ذکر کرنے تو انہیں کو ذکر کرنے والا قرار دے گا (7)۔

امام ابو یوسف (۲۴۱) نے اصحاب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ کہا کہ اس میں توبہ اور دوسرا دوسرا اللہ کا ذکر کرنے تو انہیں کو ذکر کرنے والا قرار دے گا (8)۔

- 1۔ صحیح مسلم، جلد ۲، صفحہ 345، تفسیر قرآنی، کتاب عبادہ، جلد 1، صفحہ 496، مطبعہ سنیہ مصر الحدیث
- 2۔ مستدرک، جلد 1، صفحہ 496، مطبعہ سنیہ مصر الحدیث
- 3۔ مسند ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 70، (35067) مطبعہ دار الفکر، بیروت
- 4۔ ابن ابی شیبہ، جلد 1، صفحہ 497
- 5۔ ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 170، (35049)
- 6۔ ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 172، (35088)

اُرتے ہوئے پالیتے ہیں قرین دوسرے کو آواز دے چے میں اور اپنی حالت کی طرف آؤ۔ پس وہ فرشتے اس قوم کو آسمان تک اپنے ہون میں گھر لیتے ہیں۔ جب لوگ جدا ہوتے ہیں تو وہ فرشتے آسمان کی طرف لے چاہ جاتے ہیں۔ ان کا رب ان سے پوچھتا ہے: لاکھ و چارے تھے تم کہاں آئے ہو؟ فرشتے کہتے ہیں: میرے بندوں کے پاس آئے ہیں جو میری تسبیح بگیر اور حمد بیان کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر اہل حق دیکھ لیتے تو اور زیادہ سخت عبادت کرتے، زیادہ تیری حمد کرتے اور زیادہ تیری تسبیح بیان کرتے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: وہ کیا مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے جنت کا سوال کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ وہ کہتے ہیں: اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کی جنت کی حمد اور شہادہ ہوتی اور طلب میں مزید اضافہ ہوتا اور سخت زیادہ ہوتی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ آگ سے پناہ مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے آگ دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ آگ کو دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر انہوں نے آگ دیکھی ہوتی تو اور زیادہ وہ اس کو بھونے والے ہوتے۔ اور زیادہ اس سے خوف کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بنا دوں گا کہ میں نے ان کو معاف کر دیا ہے۔ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: فلاں شخص ان میں سے نہیں ہے، وہ تو کسی غرض دہنی کے لئے آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ وہی ہے جس کے پاس بیٹھنے والا بد بخت نہیں ہے (۱)۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، مسلم، ترمذی اور حاکم نے حضرت عساکر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے حلقہ میں تشریف لائے۔ پوچھا تمہیں کس چیز نے (دیاں) بٹھایا ہے؟ صحابہ نے عرض کی: ہم اللہ کا ذکر اور اس کی حمد کرنے کے لئے بیٹھے ہیں جو اس نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی اور جو اس نے ہم پر احسان فرمایا۔ پوچھا صرف اللہ کے ذکر کی خاطر تم بیٹھے ہو؟ صحابہ نے عرض کی: ہم فقط اللہ کے ذکر کے لئے بیٹھے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم سے تہمت کی بنا پر تمہیں طلب کی بلکہ میرے پاس جبریل آیا ہے اور اس نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے فرشتوں کے سامنے عبادت فرما رہا ہے (۲)۔

امام احمد، ابو یوسف، ابن ماجہ اور ترمذی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسمت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا: سن اے میرے بندوں! میں نے تم کو کون کون سے کاموں میں مقرر کیا؟ پوچھا: یا رسول اللہ! کون کون ہیں؟ فرمایا: ذکر کی مجلس والے (۳)۔

امام احمد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: حضرت عبداللہ بن رواحہ جب صحابہ گرام میں سے کسی کو ملنے کو کہتے تو کہتے: اہم و ایک لمحہ کے لئے اپنے رب کی حمد میں کریں۔ ایک ان انہوں نے ایک شخص کو یہ کہا تو وہ شخص ناراض

۱۔ صحیح مسلم، جلد ۲، صفحہ ۱۳۴۴، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، بیروت۔

۲۔ جامع ترمذی، باب: جہاد فی سبیل اللہ، جلد ۲، صفحہ ۱۷۳، مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔ ۳۔ شعب الایمان، جلد ۱، صفحہ ۴۰۱ (۵۳۵)۔

ہو۔ وہ شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی بار رسول اللہ کیا آپ ابن رواحہ کو نہیں دیکھتے کہ وہ آپ کے ایمان سے مخالف کر کے ایک لمحے کے لئے ایمان کی طرف رعبت دلاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم فرمائے، وہ ان مجالس کو پسند کرتا ہے جس کی وجہ سے خاکہ مہمات کرتے ہیں (۱)۔

امام احمد، ابی داؤد، ابی یوسف اور طبرانی رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے، یا ہے جو قوم ذکر الہی کے لئے جمع ہوتی ہے اور اس سے مقصود ان کا رعبہ الہی ہوتا ہے تو آسمان سے ایک مژدہ نازل ہوتا ہے مگر یہ ہوجو وہ تمہیں بخش دے، یہ ہے تمہاری برائیاں نیکیوں میں بدل دی گئی ہیں (۲)۔

امام طبرانی نے حسن بن حنظلہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ فرمایا جو قوم ذکر الہی کے لئے جمع ہوتی ہے تو ایک مژدہ نازل آسمان سے نازل ہوتا ہے مگر یہ ہوجو قوم میں کہ تمہیں بخش دے یا یہ تمہاری برائیاں نیکیوں میں بدل دی گئی ہیں (۳)۔ یعنی نے عبد اللہ بن حنظلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ فرمایا جو قوم ذکر الہی کے لئے جمع ہوتی ہے تو ایک مژدہ نازل آسمان سے نازل ہوتا ہے مگر یہ ہوجو قوم میں کہ تمہیں بخش دے یا یہ تمہاری برائیاں نیکیوں میں بدل دی گئی ہیں اور جو قوم کسی مجلس میں جمع ہوتی ہے پھر عہدہ طہیہ ہو جاتی ہے جس میں وہ ذکر الہی نہیں کرتی ہے تو قیامت کے روز یہ چیز ان کی حسرت کا باعث ہوگی (۴)۔

امام احمد نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کا کوئی عمل اللہ کے ذکر کی نسبت خدا پر قبر سے زیادہ نوبت دینے والا نہیں ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے عمل کی خبر نہ دوں جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہو۔ تمہارے مالک کی بارگاہ میں یا کچھ ہو، تمہارے درجات میں بلند ترین عمل ہو، تمہارے لئے سونا اور چاندی محدود کرنے سے بہتر ہو، اور اس عمل سے بھی بہتر ہو کہ تم دشمن سے صلہ اور تم ان کی گرائیوں اڑاؤ اور وہ تمہاری گرائیوں اڑائیں، یہ سب اپنے عرض کی حضور ضرور کریم فرمائیے فرمایا اللہ کا ذکر ہے۔

امام احمد نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو چاہے افضل ایمان کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو اللہ کے لئے محبت کرے اور اللہ کے لئے بغض رکھے اور حیرت زدن اللہ کے ذکر میں مصروف رہے۔ جو چاہے بھر کیا ہے؟ فرمایا تو لوگوں کے لئے وہی پسند کرے جو تو اپنے لئے پسند کرے اور لوگوں کے لئے وہی پسند کرے جو تو اپنے لئے پسند کرے اور تو اچھی بات کہے یا خاموش رہے (۵)۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ بن احمد نے زکریا بن عیاد سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے کمرے میں آتا ہے وہاں وہ دعا کرتا رہے اور دوسرا شخص اللہ کا ذکر کرنے والا ہوتا تو ذکر کرنے والا افضل ہوگا (۶)۔

امام عبد اللہ بن احمد نے حضرت ابو داؤد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہر چکر و دست اور منی کے ڈھیلے کے پاس اللہ کا ذکر کرنا اور اللہ تعالیٰ کو خوشحالی میں بھی پانچ سو تکالیف میں تہہ دار کر دیا جائے گا۔ ابن ابی شیبہ، ہامی نے اثر جہ میں ابو داؤد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہ لوگ جن کی زبانیں اللہ کے ذکر سے تڑپاؤں ہیں ان میں سے کوئی جنت میں داخل ہو گا تو جس پر ہاتھ لگاؤ (۱)۔

ہامی نے اثر جہ میں حضرت ابو داؤد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سو مرتبہ بھیجے کہنا میرے نزدیک سو دین و صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے (2)۔

امام عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جو قوم اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان کا حق جمع سے زیادہ معزز و محترم جمع میں ذکر کرتا ہے اور جو قوم جدا ہوتی ہے جب کہ انہوں نے اپنی مجلس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا ہوتا تو قیامت کے روز وہ ان کے لئے سہرت ہوگی۔

نام ابن ابی شیبہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک مرتبہ اللہ کبر کہا اور نیا فیہ سے بچ رہا ہے۔

نام ابن ابی شیبہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان میں سے کوئی مکمل ذکر کی نسبت آٹھ کے عذاب سے زیادہ عذاب دلانے والا نہیں ہے۔ سب سے بڑا عذاب رسول اللہ ﷺ کے دوست میں جہاد بھی اس مرتبہ کا نہیں ہے؟ فرمایا جہاد بھی نہیں ہے مگر یہ کہ تو اپنی حواری کے ساتھ مل کر ہے حتیٰ کہ دونوں مل کر جہاد اپنی حواری کے ساتھ نہ کرنا ہے حتیٰ کہ دونوں مل کر جہاد تو اپنی حواری کے ساتھ نہ کرنا ہے حتیٰ کہ دونوں مل کر جہاد تو اپنی حواری کے ساتھ نہ کرنا ہے (3)۔

نام ابن ابی شیبہ نے حضرت معاذ بن جبل سے روایت کیا ہے فرمایا میں نے اللہ کے وقت کا ذکر کروں حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے یہ میرے لئے ایک سال سے بڑھ کر ہے کہ میں صبح سے گھوڑے پر سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کروں حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے (4)۔

نام ابن ابی شیبہ نے حضرت عبادہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا: تم میں میرا اس قوم سے ہونا جو حج کی نماز سے لے کر سورج کے طلوع ہونے تک اللہ کا ذکر کرتے ہیں، مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں گھوڑوں کی انگلیوں پر اللہ کے راستہ میں سورج کے طلوع ہونے تک جہاد کروں، اور میرا اس قوم میں ہونا جو عصر کی نماز سے لے کر حوزت کے غروب ہونے تک اللہ کا ذکر کرتے ہیں مجھے زیادہ محبوب ہے اس بات سے کہ میں سورج کے غروب ہونے تک اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہوئے گھوڑوں کی پیٹھ پر سوار ہوں (5)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو بندہ خوشی میں اللہ کی حمد کرتا ہے اور خوشحالی میں بھی اس کی حمد کرتا ہے پھر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اللہ کو پکارتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں یہ ضعیف بندہ کی معرفت آواز ہے پس فرشتے اس کی سفارش کرتے ہیں اور جو بندہ خوشی میں اللہ کا ذکر نہیں کرتا اور خوشحالی میں اس کی حمد نہیں کرتا پھر اس کو کوئی مصیبت لاحق ہوتی ہے تو وہ اللہ کو پکارتا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں یہاں پسندیدہ آواز ہے (6)۔

۱۔ مصنف ابی ابی شیبہ جلد ۲ صفحہ ۱۷۰ (35052) ۲۔ کتاب لڑو صفحہ ۱۷۰ ۳۔ مصنف ابی ابی شیبہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۹ (35046)

۴۔ ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۱۷۰ (35048) ۵۔ ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۱۷۲ (35075) ۶۔ ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۱۸۱ (29480)

امام ابن اثیر نے حضرت خضر سے روایت کیا ہے کہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے یہ خشت اقبال میں ہیں۔"
(1) (امام ابن اثیر نے حضرت خضر سے روایت کیا ہے کہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے یہ خشت اقبال میں ہیں۔")

امام ابن اثیر نے حضرت خضر سے روایت کیا ہے کہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے یہ خشت اقبال میں ہیں۔"
(1) (امام ابن اثیر نے حضرت خضر سے روایت کیا ہے کہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے یہ خشت اقبال میں ہیں۔")

امام ابن اثیر نے حضرت خضر سے روایت کیا ہے کہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے یہ خشت اقبال میں ہیں۔"
(1) (امام ابن اثیر نے حضرت خضر سے روایت کیا ہے کہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے یہ خشت اقبال میں ہیں۔")

امام ابن اثیر نے حضرت خضر سے روایت کیا ہے کہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے یہ خشت اقبال میں ہیں۔"
(1) (امام ابن اثیر نے حضرت خضر سے روایت کیا ہے کہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے یہ خشت اقبال میں ہیں۔")

امام ابن اثیر نے حضرت خضر سے روایت کیا ہے کہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے یہ خشت اقبال میں ہیں۔"
(1) (امام ابن اثیر نے حضرت خضر سے روایت کیا ہے کہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے یہ خشت اقبال میں ہیں۔")

امام ابن اثیر نے حضرت خضر سے روایت کیا ہے کہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے یہ خشت اقبال میں ہیں۔"
(1) (امام ابن اثیر نے حضرت خضر سے روایت کیا ہے کہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے یہ خشت اقبال میں ہیں۔")

امام ابن اثیر نے حضرت خضر سے روایت کیا ہے کہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے یہ خشت اقبال میں ہیں۔"
(1) (امام ابن اثیر نے حضرت خضر سے روایت کیا ہے کہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے یہ خشت اقبال میں ہیں۔")

ہوتے ہیں، وہ اونچی اونچی کھامپہٹے ہیں جیسے کھجوریں آدھ نے والا ان میں سے اچھی اچھی چنتا ہے (۱)۔

امام بطریق نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ قیامت کے روز ایسے لوگ اٹھائے گا جن کے چہروں پر نور ہوگا اور وہ موتیوں کے سمروں پر ہوں گے، لوگ ان پر رشک کریں گے، نہ وہ انہیا ہوں گے اور نہ شہداء۔ ایک اعرابی نے کہا یا رسول اللہ ان کی صفات بیان فرما کیں تاکہ ہم ان کو پہچان میں۔ فرمایا وہ کتف قبائل مختلف شہروں کے لوگ جو انہی رضا کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں اللہ کے ذکر پر جمع ہوتے ہیں (اور) اس کا ذکر کرتے ہیں (۲)۔

امام القزاعی نے الشکر میں علیہ عفری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ گھر کی رحمت ہوتی ہے اور مساجد کی رحمت وہ مرد ہیں جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔

امام سیقی نے العورات میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! کیا تم رعاسی اجتہاد کو پسند کرتے ہو لوگوں نے کہا ہاں فرمایا کون اللہم ایتنا علی ذکرک و شکرک و حسن عبادتک۔

امام احمد نے الترمذ میں مرد بن قیس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے دو اذعیہ اسلام کی طرف وحی فرمائی کہ اگر تو صراذ کر کرے گا تو میں تیرا ذکر کروں گا، اگر تو مجھے بھول جائے گا تو میں تجھے بھول جاؤں گا، اور تو اعتنا کر اس سے کہ میں تجھے ایسی حالت میں پاؤں کہ اس حالت میں تیری طرف نظر کر مت کروں۔

امام عبد اللہ نے الزوائد میں معاویہ بن قرقہ من ابیہ کے مسند سے روایت کیا ہے انہوں نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا اگر تو ایسی قوم میں ہو جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہی ہو اور پھر حیرے لئے کوئی حاجت ظاہر ہو تو اٹھتے وقت اسی پر سلام کر، پس جب تک وہ اسی مجلس ذکر میں بیٹھ رہیں گے تو ان میں شریک ہوگا۔

امام ابن اثیر نے المعصر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ کی بارگاہ میں ذکر اور شکر سے کوئی چیز محبوب نہیں ہے (۳)۔

وَالشُّكْرُ لِلَّهِ وَلَا تُلَاقُوا

وامام ابن ابی الدنیا نے کتاب الشکر میں اور امام سیقی نے معجم الامامان میں ابن امجدہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ نبی کریم ﷺ کی دعا ہے اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا عَلٰی ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنَ عِبَادَتِكَ (۴)۔

امام احمد، ابوداؤد، نسائی، ابی الدنیا اور سیقی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں حیرے لئے پسند کرتا ہوں کہ تو ہر نماز کے بعد یہ دعا ترک نہ کرے۔ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا عَلٰی ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنَ عِبَادَتِكَ (۵)۔

امام احمد نے الترمذ میں، ابن ابی الدنیا اور امام سیقی نے ابو الجعد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت

۱۔ مجمع الزوائد جلد ۱۰، صفحہ ۱۷۸ (۱۸۷۷) ۲۔ بیضا جلد ۱۰، صفحہ ۷۷ (۱۸۷۵)

۳۔ مسند ابن ابی شیبہ، ص ۸، ۱۶۰ (۲۹۴۷۴) ۴۔ حاشیہ فیض، جلد ۱، ص ۱۰۰ (۴۴۱) ۵۔ بیضا جلد ۱، ص ۱۰۹ (۴۴۱)

موسیٰ علیہ السلام نے سوال میں پوچھا ہے کہ انہوں نے عرض کی یا۔۔ میں تیرا شکر کیسے دھروں؟ اب کہ تیری جھوٹی سی نعمت و قولہ میرے تو ہم مل بھی نہیں کہہ سکتے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہی آئی کہ وہ سونے اب تو ہے میرا شکر ادا کیا ہے؟ اور امام ابن ابی الدنیا اور بخاری نے سیران شکر میں روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر انعام اپنے شان کے لائق فرمایا ہے اور میں کو شکر کا مکلف منی اپنے حق کے مطابق کیا۔ (مجاہد)

امام ابن ابی الدنیا نے عبد الملک بن مردان و صحابہ سے روایت کی ہے فرمایا کہ نبی سے یہ محبوب ترین اور شکر میں بیش ترین کلمہ کہ کر دیکھو کسی نے نہیں کہا مگر اب نے جس نے کہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْعَمَ عَلَیْکُمْ بِاَحْسَنِ نِعَمٍ اَبَدًا۔ (مجاہد) امام ابن ابی الدنیا اور امام بخاری نے امام ابن ابی الدنیا سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ بیت الخلا میں داخل ہوتے تو یہ پڑھتے بِسْمِ اللّٰہِ اُحْضِظُ مِنْ اَوْحٰدِیْ۔ اور جب باہر نکلتے تو اپنے ہاتھ کا پتہ پڑھتے اور یہ کہتے بِاَنَہُ مِنْ اِنْعَامِہٖ یَا اَیُّہَا الَّذِیْ شَکَرُکَ عَدَا۔ (3)

حضرت ابن ابی الدنیا نے حضرت الحسن و مرثدہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے نعمت کو روک دیتا ہے اور جب دیکھتا ہے کہ شکر ادا نہ کیا جائے تو اسے عذاب میں مل دیتا ہے۔

حضرت ابن ابی الدنیا اور افراسی وہوں نے کتاب اشکال میں، حاکم و بخاری نے شعب الایمان میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے پر اپنی نعمت کرتا ہے اور بندہ یہ جان لیتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے نعمت ملی ہے تو اللہ تعالیٰ میں نعمت کا شکر لکھ دیتا ہے اگر سے پہلے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی حمد پر شرمندگی جان لیتا ہے تو اس کو معاف کر دیتا ہے جس اس کے کہ وہ استغفار کرے۔ ایک استغفار نہ کرے۔ نہ تو کبھی آخر دیتا ہے پھر اسے میرا ہے پھر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے، اس کی حمد کے گھٹنے تک پہنچنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمادیتا ہے (4)۔

ابن کثیر نے العقب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو شخص میرا اللہ کر یہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ غُفْلِیْ خُصْبِیْ النَّسَبِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی خُصْبِیْ النَّسَبِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی خُصْبِیْ النَّسَبِ۔ تو اس نے دن اور رات کا شکر ادا کر دیا (5)۔

امام ابن ابی شیبہ و ابن ابی الدنیا و ابن ماجہ بخاری نے حضرت عبد اللہ مرثدہ سے یہی طرح ذکر فرمایا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ و ابن ابی الدنیا اور بخاری نے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا رب وہ شکر کیا ہے جو تیری شان کے لائق ہے؟ فرمایا تیری زبان ہمیشہ میرے ذکر سے زبردست ہے۔ عرض کی یا رب ہم بھی ایسی حالت میں رہتے ہیں کہ شکر کرنا، خلاف اب سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا حالت ہے؟

*۔ کتاب الہد، صفحہ 85۔ شعب الایمان، جلد 4، صفحہ 28 (4578)۔ 3۔ شعب الایمان، جلد 4، صفحہ 113 (4655)

4۔ بیہطلہ، جلد 4، صفحہ 62 (4379)۔ 5۔ بیہطلہ، جلد 4، صفحہ 95 (4388)

فرق کیا پیشاب، پوچھنے کے وقت اور عزت کے ٹھکانے کے وقت واجب سم بخیر وضو کے ہوئے میں۔ لہذا ایضاً تمام میرا ذکر کیا کہ وہ پوچھا کیا رب میں ہے یہ شکر ادا کروں؟ فرمایا اس طرح کیا کرو: **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ يَا إِلَهَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَعَلَيْكَ الْحَمْدُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ يَا إِلَهَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَعَلَيْكَ الْحَمْدُ** (۱)۔

ابن ابی ابراہیم بخاری نے بھی ابن عبد اللہ بن ابی طلحہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے سلام کیا، تو نبی کریم ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی، پھر وہ شخص ایک دن آؤ تو نبی کریم ﷺ نے پوچھا: تیرا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: میں شکر کروں تو میرے ساتھ ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی: **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ**۔ اس شخص نے فریق کی اس دعا کے نبی آپ محمد سے پوچھے اور میرے لئے دعا فرماتے مجھے قرآن آپ نے حالات پوچھے ہیں، اور میرے لئے دعا نہیں فرمائی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلے میں تجھ سے شریعت دیتا رہتا تھا تو اللہ کا شکر ادا کرتا تھا اور قرآن میں نے تجھ سے شریعت چاہی تو میں شکر میں ملک کیا ہے۔

امام ابن ابی اللہ نے حضرت ابو ترابہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں: دنیا میں تمہیں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی مگر تم اس کا شکر یہ ادا کرو گے۔

ابن ابی الدنوب نے حضرت بکر بن الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ اپنی دعا میں یہ کہتے تھے: **اَسْأَلُكَ قَدَامَ الْبَلْعَةِ فِي الْآخِرَةِ كَلْبَةً وَالشُّكْرَ لِمَنْ عَقَلَهُ خَيْرٌ نَوْحِي وَتَعَدُّ لِي حَسَنًا**۔ میں تجھ کو تمام چیزوں میں نعمت کی نعمتوں اور ان پر شکر کرنے کو تو میں مانگا ہوں حتیٰ کہ تو رضی ہو جائے اور میرے بعد بھی انہیں چیزوں کا طالب کا ہوں۔

حضرت ابن ابی ابراہیم اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو حازم سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے انہیں کہہ سنا کہ یہ شکر کیا ہے؟ ابو حازم نے کہا: اگر تو ان کے ساتھ کوئی نئے دیکھے تو ان کا اعانہ کرنا تو ان کے ساتھ کوئی برائی دیکھے تو اسے چھوڑ دے۔ اس نے پوچھا: کونسا شکر؟ ابو حازم نے کہا: انہوں نے فرمایا اگر تو مجھے سنے تو اسے یاد رکھ لے، اگر تو اس سے برائی سنے تو اسے چھوڑ دے۔ اس نے پوچھا: تمہیں کونسا شکر کیا ہے؟ ابو حازم نے کہا: میں نے سنا کہ ان کے ساتھ کوئی چیز نہ بگاڑ دینا کے لئے پھر نبی جاننا نہیں ہے اور میں ہوا اللہ کا حق ہے میں کہہ دوں گا۔ اس شخص نے پوچھا: پتہ کا شکر کیا ہے؟ اس کے چپے والے حصہ میں حجاب ہوا اور وہ دالے میں ملے۔ اس شخص نے پوچھا: فرج (خرم کا) کا شکر کیا ہے؟ فرمایا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ **إِلَّا عَلَى أَرْضٍ وَجْهٌ تَوَّعَّصَتْ تِلْكَ الْهَلْهَلَةُ** (۱)۔ اسی قولہ **فَلَوْ لَبِثْتُ هُمْ لَعَدُوٌّ** (۲) اس شخص نے پوچھا: تمہیں کونسا شکر کیا ہے فرمایا اگر تو ایسے زندہ کو دیکھے جس پر تو رخصت کرتا ہے تو ان قدموں کے ساتھ اللہ جیسے اعمال کر اور آخرت سے مراد دیتے تھے جس سے تو ناامید ہے تو اپنے قدموں کو اس کے اعمال سے روک دے۔ پس تو اس طرح شکر کرنے والا ہے۔ جس نے زبان سے شکر ادا کیا، ہر اپنے تمام اعضا سے شکر ادا نہیں کیا تو اس کی مثال اس شخص کی صرت ہے جس کے پاس جو درود ہو، وہ اس کی ایک حرف کو بگاڑے ہوئے ہوا اور اس کو پہنچے نہیں دواں لوٹ کر اس کی ہر حرف الے اور بدلتی ہے کوئی کوئی نہیں دیتی (۲)۔

۱۔ حضرت علیؓ نے انسؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے اپنے چچا کو نہ بدلی حد کیا ہے نہ کوئی اور شخص اس میں تباہی دے کر حد میں تباہی کرنے والا ہوں۔ جب اس میں جو کوئی تباہی دے گا وہ سنائیے سے ہو چکا یا نہیں ہے؟ فرمایا: جی ہاں۔ اس سے اللہ تعالیٰ فرمایا اسے اللہ تعالیٰ کا (۱)۔

۲۔ امام ابن ابی شیبہؒ نے حضرت عمر بن عبد العزیزؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے انھوں کو شکر کے ساتھ غلاموں اور غلاموں کا شکر دیا کرتا ہوں۔ (۲)۔

۳۔ امام ابن ابی شیبہؒ نے محمد بن ابی اسحاقؒ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہنا میں نے اپنے شکر معصیت کا ترک سے (۳)۔
 ۴۔ ابن ابی شیبہؒ نے محمد بن یحییٰ بن اسماعیلؒ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہنا میں نے اپنے شکر کو ترک کر دیا ہے۔
 ۵۔ امام شافعیؒ نے ابو یوسفؒ سے روایت کیا ہے کہ ایک دن حضرت اسیریؒ سے روایت کیا ہے کہ میں نے کہا میرے نزدیک شکر یہ ہے کہ تم کو جو پر کسی نعمت سے مدد حاصل نہ کی جائے۔

۶۔ امام ابن ابی شیبہؒ نے حضرت سفیان بن عیینہؒ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں زمری سے چو پچا گیا زعفران ہے؟ فرمایا: کھانا اس کے میرے پر غلاموں اور غلاموں کو شکر سے مانع نہ ہو (۴)۔

۷۔ امام ابن ابی شیبہؒ نے عبد الرحمن بن زید بن اسلمؒ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں شکر یہ ہے کہ جس شخص کو اس میں اصل اس کی طرف سے سوتا ہے۔ پس انسان کے بدن، امان، آفت اور قدر و غیرہ میں اللہ کی نعمتیں ہیں ان کو دیکھنا چاہیے انسان کے بدن میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں اللہ کی نعمت نہ ہو۔ پس اللہ سے یہ حق ہے کہ اللہ کی نعمتوں کو اللہ کی اطاعت میں صرف کرے اور اور کسی نعمتیں روزی میں ہیں انسان پر حق ہے کہ وہ روزی کی نعمتوں کو بھی اللہ کی اطاعت میں استعمال کرے۔ جس نے یہ کیا اس نے شکر کے جسم، اس کی امان اور فریاد کو کر لیا۔

۸۔ حضرت ابن ابی شیبہؒ نے حضرت عاصمؒ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں شکر نصف ایمان ہے اور نصف ایمان ہے اور ایمان مکمل ایمان ہے (۵)۔ شافعیؒ نے فرمایا میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے اس کی روایت کیا ہے کہ میں نے سفیان بن عیینہؒ سے سنا ہے کہ جو چاہے کہ شکر کو جس سے کوئی نقص ہے؟ فرمایا: نہیں، بلکہ وہ اس میں شکر کو خالی کا وہ نہیں ہے اور یہ تکلیف کا فریضہ ہے۔

۹۔ امام زہریؒ نے امام ابو یوسفؒ سے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ شکر کرنے والے کا نام (کمال) ہے لے کر شکر کرنے والے روزے اور کسی شکر ہے (۶)۔

۱۰۔ امام شافعیؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس نے عرفہ کا دن اپنے میں اللہ کی نعمتوں کو بچا کر رکھا اس کا نام (کمال) ہے اور اس کا عذاب حاضر ہو (۷)۔

۱۔ شعب ابی یوسف جلد ۱ صفحہ ۱۰۵ (۴۴۳۸) ۲۔ شعب ابی یوسف جلد ۱ صفحہ ۱۱۵ (۴۴۳۹) ۳۔ شعب ابی یوسف جلد ۱ صفحہ ۱۱۵ (۴۴۴۱)

۴۔ شعب ابی یوسف جلد ۱ صفحہ ۱۳۱ (۴۴۵۳) ۵۔ شعب ابی یوسف جلد ۱ صفحہ ۱۰۹ (۴۴۴۸) ۶۔ شعب ابی یوسف جلد ۱ صفحہ ۱۰۹ (۴۴۵۱)

۷۔ شعب ابی یوسف جلد ۱ صفحہ ۱۱۳ (۴۴۵۷)

میں جبریل سے ملا اور اس نے مجھے قرآن مجید سنائی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فرماتا ہے کہ جو آپ پر وارد بھیجے گا میں اس پر درود
نہیں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا۔ پس میں نے اس پر اللہ کا حمد و شکر ادا کیا۔

حضرت الخراکلی نے کتاب الشکر میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جب کسی
معصیت زادہ کو دیکھتے تو سجدہ میں گر جاتے۔

ابن سعد، ابن ابی شیبہ اور الخراکلی نے الشکر میں حضرت ثعلبانہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ
ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب لوگ ۲۰ لے اور چاندنی کا خزانہ کریں تو تم یہ کلمات کثرت سے کہو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ نَسْأَلُكَ الْبَقِیَّ
فِی الْاَمْرِ، وَالْقَرِیْبَةَ عَلَیْ الرَّسْلِ، وَاسْتَقْلَکَ شُکْرًا یَغْنِیْکَ وَاسْتَقْلَکَ حَسَنَ عِبَادَتِکَ وَاسْتَقْلَکَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَکَسَدًا
صَلَاحًا وَاسْتَقْلَکَ مِنْ غَیْرِ مَا نَعْلَمُ وَتَاوُذُیْکَ مِنْ شَرِّ مَا نَعْلَمُ وَاسْتَخْلِیْکَ لَنَا نَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوبِ۔

حضرت الخراکلی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ
فرماتے سنا، اَغْنِیْ ذَکْرَکَ اِلَہَ الْاَلَمِ اَنْتَ اَعْلَمُ شُکْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔

الخراکلی اور بیہقی نے اللہ عزوجل میں حضرت منصور بن حمید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کو
ایک شخص کے پاس سے گزرے جو یہ کہہ رہا تھا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْبَلْبِیْ هَذَا فِی الْاِسْلَامِ وَجَعَلْنِیْ مِنْ لُغَةِ مُحِبِّیْ۔ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا تو نے عظیم شکر ادا کیا۔

الخراکلی نے حضرت محمد بن کعب القرظی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اسے لوگوں اور چیزیں یاد کر لو نعمت کا شکر
اور ایمان کا اخلاص۔

حضرت الخراکلی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں موسیٰ علیہ السلام نے طور کے دن فرمایا یا رب
میں نے غار پر آدمی تو یہ بھی تیری توفیق سے اور جو میں نے صمد کو یہ بھی تیری توفیق سے، انگوٹھ میں نے حیرے احکامات پہنچائے
ہیں تو یہ بھی تیری توفیق سے ہے۔ پس میں تیرا شکر کیسے ادا کروں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب تو نے میرا شکر ادا کیا۔

حضرت ابن ابی الدنیا، الخراکلی اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عبد اللہ بن قریظہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے، یہ صحابہ کرام میں سے تھے فرماتے تھے نعمت اعظم عنده (جس پر اللہ مکیا گیا) کے منعم (نعمت کرنے والے)
کے شکر کے ساتھ قائم رہتی ہے۔

حضرت الخراکلی نے جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو
تھو پر انعام کرنے والا ہے اس کا شکر ادا کرنا تک جب تو شکر کرے گا تو نعمتیں قسم سے نہیں گی اور جب تو ناشکری کرے گا تو نعمتیں
باقی نہ رہیں گی شکر نعمت میں زیادتی کا باعث ہے اور غر سے امان ہے۔

الخراکلی سے خالد البرمکی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ ایسے اعمال جو جلدی سزا کے مستحق
ہے۔ ان میں سے چند یہ ہیں کہ امانت میں خیانت کی جائے، رحم (رشتہ داروں) کو قتل کیا جائے، احسان کی ناشکری کی جائے۔

حضرت الخراجی نے حضرت کعب الاحمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سب سے بڑی بات اتقہ یف ہے ابو عبید نے کہا کہ اسمعی کہتے ہیں التجدید کو اسمعی کہتوں کی ناشکری ہے۔ اس کو نے کہا ہے اتقہ یف یہ ہے کہ جو نعمت اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے اسے اپنی نعمت کا شکر ادا کرنا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٠﴾

”اے ایمان والو! طلب کیا کرو صبر اور نماز (کے ذریعہ) ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہمراہ کرے گا ان لوگوں کیسے تھو ہے۔“
امام الحاکم اور ابوداؤد نے روایت کی ہیں حضرت ابو نعیم بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پر درزی و ج سے ٹخن کی ٹارنی ہو گئی، لوگوں نے کہا کہ ان کی راج پرواز کر گئی ہے حتیٰ کہ وہ ان کے پاس سے ٹھٹھ گئے اور لوگوں نے اسے پڑا ہوا دیکھا۔ ان کی زوجہ ام کلثوم بنت عقبہ مسجد کی طرف گئی اور صبر اور نماز سے جو مطلب کرنے کا حکم دیا ایمان باری سے دعا حاصل کرنے لگی۔ کبھی کبھت ٹھٹھ رہے جب تک آپ بھی ٹھٹھ میں تھے پھر انہیں ملاقات ہو گئی۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُعَذِّبُكُمُ اللَّهُ إِنَّا سَابِغُوا آبَاءَهُمْ وَإِنَّكُمْ لَفِي حُجْرٍ مِّنْهُ يَتَذَكَّرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ ﴿١٥١﴾

”اور نہ کہہ دو کہ جو اللہ کی عذاب میں سے ہے کہ وہ مردہ ہیں جلد و زخم میں لیکن تم (اسے) سمجھ نہیں سکتے۔“

ابن مندہ نے اس روایت میں اس کی تصریح کی ہے کہ من ابی صالح بن ابی جہاں رضی اللہ عنہما کے واسطے سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ جب بنی نضام بدر میں شہید ہوئے یہ آیت اس کے لئے اور دوسرے شہداء کے متعلق نازل ہوئی۔
امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ سَابِغُوا آبَاءَهُمْ لَمْ يَصْعَدَ اللَّهُ فِي نَدَالِ الشَّعْرِ كَمَا يَحْتَسِبُ الْإِسْلَامُ فِي الْأَعْتَابِ مِمَّنْ شَرِكُوا مَعَهُ يَتَذَكَّرُ اللَّهُ فِي حُجْرٍ مِّنْهُ يَتَذَكَّرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ۔

امام ابن ابی حاتم اور ابی حاتم نے شعب ابی یحییٰ میں حضرت ابو العالیہ و مرثدہ سے روایت کیا ہے کہ خدا امیر پرندوں کی صورتوں میں جنت کے نامہ روزندہ ہیں، جنت میں جہاں چاہتے ہیں اور جہاں سے چاہتے ہیں کھاتے ہیں۔
امام ابن ابی شیبہ نے اس حدیث میں اور ابن جریر نے حکم و مرثدہ سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ شہداء کی ارواح جنت میں تنہا بغیر ہرندوں (کی صورتوں) میں ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابی حاتم نے البعث و انشور میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جنت امواتی

میں سبز پتہ ہے۔ جس میں شہداء کی رو میں سبز پرندوں کے پونوں میں بسنے ہوتی ہیں اور موتیوں کے ہالوں میں بچے جنت کی چڑیاں اس سے چڑیاں ہیں جو چڑیاں اور گھوڑیاں ہیں۔

امام عبد الرزاق نے معمر بن قناد و حمرانہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمیں یہ خبر پہنچتی ہے کہ شہداء کی رو میں سفید پرندوں کی صورتوں میں ہیں جنت کے پھل نعمانی ہیں (1)۔

امام ابی نعیم نے بھی اس روایت سے روایت کیا ہے شہداء کی رو میں سفید پرندوں کی صورتوں میں ہیں جو وحش کے بچے معلق قنادیل میں پناہ لیتی ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے قناد و حمرانہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمیں بیان کیا گیا ہے کہ شہداء کی رو میں سفید پرندوں کی صورت میں ہیں جنت کے پھل نعمانی ہیں اور حمرانہ کی رو میں سفید پرندوں کی صورت میں ہیں جنت کے پھل نعمانی ہیں (2)۔

امام عبد بن حمید ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم نے حجاب و حمرانہ سے روایت کیا ہے کہ شہداء جنت کے پھلوں کی وجہ سے زندہ ہیں اور وہ جنت کی خوشبو پاتے ہیں جب کہ وہ جنت میں نہیں ہیں (3)۔

مالک، احمد، ترمذی (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) انسائی، ابن ماجہ نے حضرت کعب بن مالک سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہداء کی ارواح سبز پرندوں کے پونوں میں ہیں جو جنت کے پھلوں یا جنت کے درختوں سے معلق ہیں (4)۔

امام عبد الرزاق نے احمد میں عبد اللہ بن کعب بن مالک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہداء کی ارواح سبز پرندوں کی صورتوں میں ہیں جو جنت کی قنادیل کے ساتھ معلق ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز انہیں نوزائے گا (5)۔

امام نسائی، حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اہل جنت سے ایک شخص کو۔ یا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے ارشاد فرمائے گا اے انسان تو نے اپنے مقام کو کیا پایا؟ وہ کہے گا اے میرے پروردگار بہت اچھی منزل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو سوال کرو کہ خودی خوشی کا اظہار کرو۔ وہ عرض کرے گا میں کی سوال کروں اور کیا عرض کروں، میں صرف اتنا سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے دنیا کی طرف لوٹا دے، میں دس مرتبہ اللہ کے دست میں شہید کیا جاؤں یہ اس لئے وہ کہے گا کیونکہ اس نے شہادت کی نعمت حاصل کر لی ہوگی (6)۔

1۔ مصنف عبد الرزاق، جلد 5، صفحہ 264-265 (9558) مطبوعہ دار الفکر، 2۔ تفسیر طبری، جلد 2، صفحہ 48۔ 3۔ بیضاوی

4۔ جامع ترمذی، جلد 1، صفحہ 197 مطبوعہ دار الفکر، 5۔ الحدیث

6۔ مصنف عبد الرزاق، جلد 5، صفحہ 265 (9558) 7۔ نسائی، جلد 2، صفحہ 61 مطبوعہ دار الفکر، 8۔ الطحاوی

روایت سے درمیان زمین آسمان میں سے سطر فرماتا۔

حضرت ابن ابی الدنیائے نے فرمایا میں نے حضرت انس بن مالک سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ سچ سنا ہے۔ انہوں نے فرمایا: وہ مصیبت کے دن اسی طرح ہو جس طرح مصیبت سے پہلے تھا۔

حضرت ابن ابی الدنیائے نے کتاب الاعتقاد میں حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ سلیمان بن عبد الملک نے اسے ان کے بیٹے کی موت کے وقت کہ کیا سوچیں؟ کہا ہے کہ وہ مصیبت کی وجہ سے تکلیف محسوس نہیں کرتا؟ حضرت عمر بن عبد العزیز نے کہا ہے: امیر المؤمنین آپ کے نزدیک محبوب اور کرودہ اور نہیں ہے لیکن صبر جو سن کی بنا کا ہے۔

امام احمد ابن ماجہ اور بخاری نے شعب الایمان میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے وارث سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ مسلمان کو جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے پھر اس کو یاد کرتا ہے اگرچہ اس کا زمانہ لمبا بھی ہو جاتا ہے پھر اس کو ایسا غم و انا اللہ و انا الیہ راجعون کہنے کی توقع ہوتی ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس وقت اس کا قصد فرماتے ہیں اور اسے مصیبت کے دن ایٹاف و انا اللہ و انا الیہ راجعون کہنے کی طرح اجر عطا فرماتا ہے۔

امام سیوطی نے معجم فی معرفة من حضر ما انشدہ بقدر فی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ حکیم ترمذی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نعمت اگرچہ اس کو بہت عرصہ گزر چکا ہو اور وہ جب اس نعمت پر توجہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت ثواب عطا فرماتے ہیں اور کوئی مصیبت اگرچہ اس کا زمانہ بہت گزر چکا ہو اور وہ اس کے لئے ایٹاف و انا اللہ و انا الیہ راجعون کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت اس کا اجر و ثواب عطا فرماتے ہیں۔

ابو اسحاق ابی الدنیائے نے بحر میں سمیع بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جس نے چالیس سال بعد ایٹاف و انا اللہ و انا الیہ راجعون کہا اللہ تعالیٰ اس کو مصیبت کے دن جیسا ثواب عطا کرے گا۔

حضرت ابن ابی الدنیائے نے حضرت کعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انسان کو کوئی مصیبت لاحق ہوتی ہے اور چالیس سال بعد وہ اس مصیبت کو یاد کر کے ایٹاف و انا اللہ و انا الیہ راجعون کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس وقت بھی ایسا ہی اجر عطا فرماتے ہیں جیسا کہ اس نے مصیبت کے دن ایٹاف و انا اللہ و انا الیہ راجعون پڑھا ہو۔

امام احمد اور بخاری نے شعب الایمان میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے آنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات سنی ہے جس سے میں بہت خوش ہوں۔ کہ: یا کسی مسلمان کو مصیبت پہنچے اور وہ مصیبت کے وقت ایٹاف و انا اللہ و انا الیہ راجعون پڑھے پھر کہے: اللہم اجزنی فی مصیبتی و اغفر لی خیرا قبلہا تو اللہ ایسا ہی کرے (اللہ تعالیٰ اس مصیبت پر اجر و ثواب عطا فرماتا ہے) اور اس کو پھر بدل عطا فرماتا ہے (حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں میں نے یہ دعا یاد کر لی۔ جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں ایٹاف و انا اللہ و انا الیہ راجعون پڑھا پھر میں نے کہا اللہم اجزنی فی مصیبتی و اغفر لی خیرا قبلہا پھر میں نے یہ دعا

کہ میرے لئے ابوسلمہ سے بہتر کون ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوسلمہ کا بہتر بدل رسول اللہ ﷺ عطا فرمایا (۱)۔
امام مسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرمائی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ
بندے کو جب کوئی مصیبت لاحق ہو پھر وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِہِ رَاجِعُونَ پڑھے پھر یہ کہے اَللّٰہُمَّ اٰجِرْہِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ
وَ اَخْبِثْ لِیْ خَیْرًا وَ تَعَالٰی اَمْرُ اللّٰہِ عَالِیٌّ اِسْ مِصِیْبَتِیْ میں اسے اجر عطا فرماتا ہے ارادے بہتر بدل عطا فرماتا ہے۔ حضرت ام
سلمہ فرماتی ہیں جب ابوسلمہ کا وہال ہوا تو میں نے اسی طرح کہا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے
بہتر بدل رسول اللہ ﷺ عطا فرمادے (۲)۔

امام احمد ترمذی (انہوں نے اسے حسن کہا ہے) اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی انسان کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کیا تم
نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم نے میرے بندے
کے دل کا پھل قبضہ میں لے لیا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے
عرض کرتے ہیں اس نے تیری حمد کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِہِ رَاجِعُونَ پڑھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کے لئے جنت
میں گھر بنا دو اور اس گھر کا نام بیت الحمد رکھ دو (۳)۔

ابو طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب شک موت
کی وجہ سے ٹھہرا ہوا (فقرتی امر) ہے جب تم میں سے کسی کے پاس اپنے بھائی کی وفات کی خبر آئے تو اسے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا
اِلَیْہِہِ رَاجِعُونَ۔ وَ اِنَّا اِلَیْہِہِ رَاجِعُونَ (الخوف) کہا جائے (۴)۔

حضرت ابن ابی الدینانہ نے انفراد میں حضرت ابوبکر بن ابی حریص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے
اپنے مشائخ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اعلیٰ مصیبت پر مصیبت زلزلہ ہوتی ہے وہ اس پر جوع فزع
کرتے ہیں۔ پھر کوئی گزرنے والا اس کے پاس سے گزرے اور کہتا ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِہِ رَاجِعُونَ تو اس مصیبت میں اس
فصل کا اجر مصیبت وائلوں سے زیادہ ہوتا ہے۔

امام طبرانی نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کے
جوئے کا نقشہ ٹوٹ گیا تو آپ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِہِ رَاجِعُونَ پڑھا۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ بھی مصیبت ہے؟
ارشاد فرمایا مومن کو جو بھی ناچند نیہ و امر لاحق ہو ہے وہ مصیبت ہے (۵)۔

ابو امامہ نے ضعیف سند کے ساتھ اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے

1۔ شعب الایمان جلد ۱ صفحہ 118 (9697) 2۔ صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ 300۔ مطبوعہ مکتبۃ خانہ کربلا

3۔ جامع ترمذی باب المصیبت جلد ۱ صفحہ 121۔ مطبوعہ دار الفکر بیروت

4۔ صحیح ابوداؤد جلد ۳ صفحہ 77 (3945) 5۔ بیہقی جلد 3 صفحہ 78 (3948)

روایت کیا ہے، فرمایا: آپ تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمیر ٹوٹ جائے تو اسے اِنَّا لَنُثَوِّدُ اِنَّا لَنُثَوِّدُ پڑھا، آپ سے نہ تکبر نہ بھی مصائب میں سے (۱۶)۔ اہل بیت علیہم السلام نے ضعیف سند کے ساتھ شراہین اول سے مرفوع حدیث اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت ابن ابی الدنیائے العزازی شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا تسمیر ٹوٹ جائے اسے اِنَّا لَنُثَوِّدُ اِنَّا لَنُثَوِّدُ پڑھا، آپ سے نہ تکبر نہ مصیبت ہے۔

حضرت ابن ابی الدنیائے اور ابن ابی شیبہ نے حضرت عوف بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: جس کا تسمیر ٹوٹ جائے اسے اِنَّا لَنُثَوِّدُ اِنَّا لَنُثَوِّدُ پڑھا، چاہیے کیونکہ یہ مصیبت ہے، ابن ابی شیبہ اور ابن ابی الدنیائے عوف بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نقل رہے تھے ان کا تسمیر ٹوٹ گیا تو انہوں نے اِنَّا لَنُثَوِّدُ اِنَّا لَنُثَوِّدُ پڑھا، پوچھا گیا کیا ایسا جیسے فعل پر بھی اِنَّا لَنُثَوِّدُ اِنَّا لَنُثَوِّدُ پڑھا، آیت انہوں نے فرمادہ یہ بھی مصیبت ہے۔

امام ابن سعد، عبد بن حمید، ابن ابی شیبہ، بنیاد عبد بن حمید، ابن احمد نے زائد اثر بدیش، ابن احمد و ابن ابی نعیم نے شعب الایمان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ کی جوتے کا تسمیر ٹوٹ گیا تو انہوں نے اِنَّا لَنُثَوِّدُ اِنَّا لَنُثَوِّدُ پڑھا، پوچھا گیا کیا ایسا فرمایا: ہر تسمیر ٹوٹ گیا ہے جس اس سے مجھے تکلیف پہنچے اور جو چیز تکلیف دے وہ مصیبت ہے۔

حضرت ابن ابی الدنیائے اہل بیت اور ابنی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا اس نے جوتے کا لوہے کی تختی لٹکوا رکھی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے جوتے کی اسید لگا رکھی ہے جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمیر ٹوٹ جائے پھر وہ اِنَّا لَنُثَوِّدُ اِنَّا لَنُثَوِّدُ پڑھا، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر صلوات، ہدایت اور رحمت کا نزول ہوتا ہے اور یہ اس کے لئے ساری دنیا سے بہتر ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن ابی الدنیائے، اعزاز میں حضرت حماد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کا جوتاں بکھڑا تو کہا اِنَّا لَنُثَوِّدُ اِنَّا لَنُثَوِّدُ عرض کی گئی یا رسول اللہ کیا یہ مصیبت ہے؟ فرمایا: ہاں، بروہ چیز جو سو گن کر ذیت دے وہ مصیبت ہے اور اذیت ہے۔

حضرت ابن ابی الدنیائے حضرت عبد العزیز بن ابی داؤد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: مجھے خبر پہنچی ہے کہ جبرائیلؑ مجھ پر تو فی کریم بھیجا ہے اِنَّا لَنُثَوِّدُ اِنَّا لَنُثَوِّدُ پڑھا اور فرمایا: مجھے تکلیف دے وہ مصیبت ہے۔ طبرانی اور سویہ نے نو تہ میں (۱۱) اس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو نبی کریم ﷺ نے جوتے کا تسمیر ٹوٹ گیا۔ آپ نے اِنَّا لَنُثَوِّدُ اِنَّا لَنُثَوِّدُ پڑھا، اس شخص نے عرض کی: حضور! یہ تسمیر ہے اس پر یہ کفر؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ مصیبت ہے (۲)۔

امام ابن السکیت نے عمل یوم ولیدہ میں حضرت ابو اور یس اخوانی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام علیہم السلام سے رسول اللہ ﷺ نے اِنَّا لَنُثَوِّدُ اِنَّا لَنُثَوِّدُ پڑھا، آپ ﷺ نے اِنَّا لَنُثَوِّدُ اِنَّا لَنُثَوِّدُ پڑھا، کن صحابی

نے نے ہشت واجب ہے (۱۰)۔

۱۔ مامیہ اور جہنم (انہوں نے اس متنازعہ بات) نے حضرت برہ وشمز نے فقہ حنفی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا آپ شیخ الاسلام علی کہ ایک فقہری عورت کا بچہ فوت ہو گیا ہے اس نے اس پر جڑ مارا فرمایا کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اسی وقت فرمایا کہ۔ ہوئے اور آپ کے ساتھ صدمہ بھی ہے۔ جب آپ ﷺ نے اس عورت کے پاس پہنچے تو فرمایا کہ بچہ بچگی ہے کہوئے جڑ مارا فرمایا کیا ہے۔ اس عورت نے کہ میں جڑ مارا فرمایا کیسے نہ کروں میرا بچہ فوت ہو گیا ہے اور میرے بچے زندہ نہیں رہتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور آپ کو عورت ہے انہی کے بچے زندہ رہتے ہیں۔ کیونکہ کسی مسلمان عورت کی ہولاد میں سے نہیں بچے فوت ہوئے ہوں اور اس نے ان پر ڈاب کی نیت سے صبر کیا اور وہ ان کے لئے ہشت واجب ہے۔ حضرت عمر نے عرض کی حضور! جس کے وفات آئے ہوں فرمایا جس کے وفات ہوئے ہوں (انہی کے لئے بھی حکم ہے)۔

۲۔ نام ایک نے مؤطا میں ابو اسلمہ اسلمی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کے حق میں بچہ فوت ہو جائے میں اور اس نے اس پر ڈاب کی نیت سے صبر کیا ہو تو وہ اپنے ملک سے اس کے لئے فوسل ہوں گے۔ ایک عورت نے کہا جس کے وفات ہوئے ہوں فرمایا جس کے وفات ہوئے ہوں (اس کے لئے بھی حکم ہے) (۱۱)۔

۳۔ امام احمد و امام شافعی نے شعب الایمان میں حضرت طاہر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمایا کہ جس کی ہولاد میں سے نہیں بچے فوت ہو گئے ہوں پھر وہ ان پر ڈاب کی نیت سے صبر کرے تو جنت میں داخل ہوگا۔ ایک عورت نے کہا وہ جس کے فوت ہوئے ہوں اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا جس کے وفات ہوئے ہوں ان کا بھی یہی حکم ہے (۱۲)۔

۴۔ امام احمد نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مسلمان (میں یا بیوی) کے حق میں بچہ فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ان عجل پر رحمت کی وجہ سے ان دونوں مسلمانوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ میرے عرض کی یہ رسول اللہ ﷺ کی یاد و پیغمبر کے فوت ہونے کا بھی یہی حکم ہے؟ فرمایا جس کے وفات ہو جائیں ان کا بھی یہی حکم ہے۔ میرے یہ پوچھا کیا جس کا ایک فرات ہو جائے؟ فرمایا نہیں کہ ایک فوت ہو جائے (ان کے لئے بھی یہ حکم ہے) اور میرا حکم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ جو کونے والا بچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھیج کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے جائے کہ جب وہ ڈاب کی نیت سے اس پر صبر کرے گی (۱۳)۔

۵۔ اسبہراقی نے حضرت چہر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے حق میں (بچے یا بیوی) کے چہر بن مسعود رضی اللہ عنہ نے لپی تھا تو اس کے لئے ہشت واجب ہے۔ میرے حکم کے عرض کی جس نے (۱۴)۔

۱۔ ترمذی جلد ۱ ص ۳۰۳ (۸۲۹) طبرانی ج ۲ ص ۲۸۸، کتب کبیرہ ترمذی ج ۲ ص ۲۳۵، مسند احمد ج ۱ ص ۱۱۱، سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۱۱۱

۲۔ شعب الایمان ج ۱ ص ۱۳۵ (۹۷۴) ۳۔ شعب الایمان ج ۱ ص ۱۳۵ (۹۷۴) ۴۔ شعب الایمان ج ۱ ص ۱۳۵ (۹۷۴)

دُفن کئے ہوں؟ فرمایا جس نے دو دفن کئے ہوں۔ پھر عرض کی جس نے ایک دفن کیا ہو؟ پھر آپ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا جس نے ایک دفن کیا ہو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے (۱)۔

امام احمد، ابن قاریؒ نے ہم اصرار میں اور ابن مندہ نے المعروف میں حسب رحمہ اللہ کے وارہ سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرمایا جس کا چہرہ فوت ہو گیا ہو پھر اس نے مہر کیا ہو اس سے مقصود ضائع الہی ہو تو اسے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو گا اس کے فضل کی وجہ سے جو ہم نے فقہ سے لیا تھا (2)۔

امام نسائی، ابن جریر، طبرانی، حاکم (الہیوں نے اسے صحیح کہا ہے) اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابو سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آفرین پانچ چیزوں کے لئے جو میزان میں کٹھی بھاری ہیں لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمد للہ و دیکھ پھر جو اس نکل کا فوت ہو جاتا ہے اور آدمی اس پر ثواب کی نیت سے مہر کرتا ہے (3)۔

امام ابن ابی اعدیہ نے الحزام میں اور بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے قبر تھے ہیں حضرت عثمان بن مظعون کا چہرہ فوت ہو گیا تو انہیں اس کا بہت دکھ ہوا انہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور ہر ایک کے سات دروازے ہیں، کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ تو جنت کے جس دروازے سے متائے تو اپنے بیٹے کو اپنے پیٹلوں سے پائے۔ وہ تیرے پیڑ سے پکڑ کر تیرے لئے تیرے رب کی بادشاہ میں سفارش کرے؟ اس نے کہا کیوں نہیں۔ مسلمانوں نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے جو بچے فوت ہو گئے ان کا بھی یہی حکم ہے جو حکم کے لئے ہے؟ فرمایا ہاں میں نے بھی مہر کیا اور ثواب کی امید رکھی (4)۔

امام نسائی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہندو سوسن سے راضی نہیں ہوتا جس کی نکل زمین میں پسندیدہ چیز ضائع ہو جائے اور وہ مہر کرے اور جنت سے کم کی امید رکھے (5)۔

امام ابو یوسف نے اخصیہ میں حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عقل کو تین اجزاء پر تقسیم فرمایا ہے جس میں یہ تینوں اجزاء ہوں وہ عقل مند ہے اور جس میں یہ تینوں اجزاء نہ ہوں وہ احمق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے حسن معرفت، اللہ کے لئے حسن طاقت اور اللہ کے لئے حسن مہر۔

امام ابن سعد نے عسک بن عبد اللہ بن العقیمر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس کا بیٹا عبد اللہ فوت ہوا تو اچھا لباس پہن کر تنگھی کر کے باہر تشریف لائے۔ ان سے اس موقع پر ایسے ہنس اور اس کی زحمت کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے دو مصیبتوں پر تین چیزوں کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور ہر ایک چیز مجھے پوری دینا سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلْاٰیٰتِیْنَ (اِذَا اَصْلَحْتُمْ فَعِیْبَتُہُمْ قَالُوْا اِنَّا لَنُؤْتِیْہُمْ مِّنْہُمْ مَّا رَآوْا وَلَٰكِن مَّا نَمُنُّ بِہُمْ) (۱)۔

اِنَّ الصَّٰلٰہَ وَالْمُرُوۡۃَ مِنْ شَعَاۡیِہِ اللّٰہِ فَمَنْ حَبَّ الْبَیۡتَ اَوْ اَعْسَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطُوۡفَ بِہِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیۡرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاۡکِرٌ عَلِیۡہِمۡ

نے حضرت عائشہ سے کہا مجھے توئی پر وہ انیس کہ جس مقدار وہ کے درمیان طواف نہ کروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **فَلَا جُنَاہَ عَلَیْکُمْ اَنْ تَتَوَكَّفَ بَیْہُمْ**۔ حضرت عائشہ نے فرمایا اے میرے بھائی کیا آپ دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ۲۱ ہے کہ مقدار وہ شعائر اللہ سے ہیں نہ ہری نے کہا میں نے یہ اتنا بوجہ عبد الرحمن بن الحمر بن شام سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا یہ غلط ہے۔ ابو بکر نے کہا میں نے اہل علم لوگوں کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا حکم نازل فرمایا اور مقدار وہ کے طرف کا حکم نازل فرمایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی ہم مقدار وہ کے درمیان زدہ جاہیت میں طواف کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طرف کا ذکر فرمایا ہے، اور حد و مرود کے درمیان طواف کا ذکر نہیں فرمایا ہے کیا ہم پر کوئی حرج ہے کہ ہم ان کا طواف نہ کریں تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ابو بکر کہتے ہیں سنو یہ آیت دونوں فریقوں کے متعلق نازل ہوئی جنہوں نے اپنا پہاڑیوں کے درمیان سکی کی اور جنہوں نے سکی نہ کی (۱)۔

امام کتب عبد الرزاق، عبد بن حمید، مسلم، ابن ماجہ اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں میری عمر کی قسم اللہ تعالیٰ نے اس کا حج اور عمرہ مکمل نہ فرمایا جس نے حد و مرود کے درمیان سکی نہ کی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **اِنَّ الصَّلَاةَ الْکَوْنُ فَاَوْفُوا شَعَائِرَہُمْ**۔ (۲)

امام محمد بن حمید اور مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مقدار وہ کے درمیان سکی کو بچہ نہ کرتے تھے حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے درمیان سکی کرنا غلط ہے (۳)۔

امام ابویہ نے فضائل میں، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی داؤد نے المصنف میں، ابن الحداد اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ وہ اس آیت کو **فَلَا جُنَاہَ عَلَیْکُمْ اَنْ تَتَوَكَّفَ بَیْہُمْ** پڑھتے تھے (۴)۔ عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن الحداد نے معاد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابن مسعود کے مصنف میں ہے **فَلَا جُنَاہَ عَلَیْکُمْ اَنْ تَتَوَكَّفَ بَیْہُمْ**۔ (۵)

امام ابن ابی داؤد نے مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ **فَلَا جُنَاہَ عَلَیْکُمْ اَنْ تَتَوَكَّفَ بَیْہُمْ** پڑھتے تھے۔

امام طبرانی نے معاد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ **فَلَا جُنَاہَ عَلَیْکُمْ اَنْ تَتَوَكَّفَ بَیْہُمْ** پڑھتے تھے، اہل جس نے ان کا طواف چھوڑ دیا اس پر کوئی حرج نہیں ہے (۶)۔

امام سعید بن منصور کا حکم نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا میں مردہ سے پہلے صفا سے شروع کرتا ہوں اور طواف سے پہلے نماز پڑھتا ہوں یا نماز سے پہلے طواف کرتا ہوں۔ ذبح کرنے سے پہلے طاف کرتا ہوں یا طاف کرنے سے پہلے ذبح کرتا ہوں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا یہ سب اللہ کی کتاب سے حاصل کرو دو بار کرنے کے قابل ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا **اِنَّ الصَّلَاةَ الْکَوْنُ فَاَوْفُوا شَعَائِرَہُمْ**۔ اس میں مقدار وہ سے پہلے ہے۔ فرمایا **وَلَا تَحْطُوا اَرْوَہُ وَاَنْتُمْ تَحْطُو بِہِ** (البقرہ: 196) جس اس آیت کی وجہ سے طاف سے پہلے ذبح ہے فرمایا

1- تفسیر طبری، ذریعہ ۱، ج ۲، ص 59۔ 2- حینا 3- صحیح مسلم، ج ۱، ص 414، مطبوعہ مکتبہ مائتہ کاہنی

4- تفسیر طبری، ذریعہ ۱، ج ۲، ص 61۔ 5- حینا 6- صحیح مسلم، ج ۱، ص 414، مطبوعہ مکتبہ مائتہ کاہنی

ظہر سمیعی بظاہر یقیناً و انقلاً یسیراً الزکوۃ الخ (۱) (۲۵) اس آیت میں نماز کے پہلے طواف ہے (۱)۔

اور مکیجے نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا مصلحت سنی کیوں شرع کی گئی ہے فرمایا کہ اللہ کا ارشاد ہے اِنَّا نَحْنُ اللّٰهُ وَكُنَّا اَوَّلًا۔

امام سہروردی، بن جبر اور یحییٰ رحمہ اللہ کے سنن میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے حج میں مکہ کے قریب تھک رہے تھے تو فرمایا اِنَّ الشَّعَاوَ لَمَيِّدٌ وَكَوْنِ شَعَاوِ الشُّوْبِ يَسَّ لِلَّهِ تَعَالٰی نے کلام کو جس سے شروع کیا ہے تم بھی اسی سے شروع کرو۔ آپ ﷺ نے کسی مسافہ شروع کر کے اور اس پر چڑھ گئے (2)۔

امام شافعی، امام احمد، امام ابن کثیر اور مفتی محمد کبیر اللہ نے حیدر پست الہی، عمران رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے خواتین میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسنا سو روکے اور سنا طواف کرتے ہوئے دیکھا جب کہ لوگ آپ کے آگے تھے مگر آپ ﷺ ان لوگوں کے پیچھے سعی فرما رہے تھے حتیٰ کہ میر سہمی کی وجہ سے آپ کے کھلبے رکھے۔ آپ اپنی ازار پہنچے ہوئے تھے اور فرورہے تھے کہ سہمی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر میں فرض فرمادیا ہے (3)۔

امام مہربانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے سوا اس ہوا تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر سنی فرض کی ہے ہر سنی گروہ (4)۔

امام کو حج نے اوجھل نہیں دیا، ہر مومن و مومنہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منہ دوسروں کے درمیان سنی کے متعلق پوچھا تو فرمایا یا ابن عباس! اسلام نے سنی کی کبھی نہ

امام جبریل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو الطفیل سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا تمہاری قوم کا خیال ہے کہ زول ولفہ الشیخ الحدیث نے منع و مروہ کے درمیان معنی کی تفریق اور یہ منقطع ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا دو چیز کہتے ہیں جب ابراہیم علیہ السلام کو مائسک کی لڑائی کا حکم ہوا تو سعی کی جگہ کے درمیان شیطان آپ کے سامنے آیا، اس نے ابراہیم سے مہکت لے جانے کی آغوش کی لیکن حضرت ابراہیم اس سے مہکت لے گئے (۵)۔

ماہرین نے حضرت امین علیہ السلام رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبیوں نے لوگوں کو صفا و صومۃ کے درمیان عطا فرماتے دیکھا تو فرمایا ان چیزوں میں سے جو تمہیں اسلام آسانی کے لئے عطا فرمادی ہیں (۵)۔

مخمس نے اہل اہل بیت میں حضرت سید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام
عزیز اللہ تعالیٰ تو آپ کے ساتھ حضرت ہازرہ و اسرار علیہ السلام تھے۔ آپ نے انہیں بیت اللہ کے قریب پھونکا، حضرت

1. جلد نمبر 2، صفحہ 297 (3071) مطبوعہ دار الفکر، بیروت

2- قلمی طبری در آیات قرآنی: 52 مخطوطه در اجامه کتب هنر فی بیروت 3- تحقیقات ابن سهروردی: 247 مخطوطه در مساحه بیروت

4۔ مجمع الزوائد، جلد 3، صفحہ 553 (5527) مطبوعہ دار الفکر بیروت
5۔ فیضانِ اسلام، 3، ص 355

6. معتمدك يا نوري، يوليو 2، ملحق 297 (3072) مطبوعه دار الكتب المصريه بيروت

سے جو قاضیوں کے لئے بدعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے بارش روک دی گئی ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابوالفہم نے اٹھلیہ میں اور یحییٰ نے شعب اللایمان میں بجاوے سے روایت کیا ہے زمین کے جانور بچھو اور کیڑے مکوڑے کہتے ہیں کہ ان کے گناہوں کی وجہ سے بارش روک دی گئی ہے، اسی وجہ سے انہوں نے پلنت کرتے ہیں (۱)۔

امام عبد بن حمید اور امام ابن جریر نے حضرت عمرؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہر چیز کا جو پلنت کرتی ہے حتیٰ کہ کیڑے اور بچھو بھی کہتے ہیں انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے بارش ہم سے روک دی گئی ہے (۲)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ہر چیز ان پر پلنت کرتی ہے حتیٰ کہ کیڑے بھی۔

امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک جتانہ میں تھے اور شاہ فرمایا کافر کو دونوں آنکھوں کے درمیان غریب لگا لی جاتی ہیں جس کو جن و انس کے علاوہ ہر فرد ہوتا ہے۔ پس اس پر ہر جانور پلنت کرتا ہے جب اس کی آواز سنتا ہے۔ **يَا لَعَنَهُمُ اللّٰهُ** سے یہی مراد ہے۔ یعنی زمین کے کیڑے ان پر پلنت کرتے ہیں۔

امام ابن جریر نے حضرت سہیل رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کافر کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو ایک جانور آتا ہے جس کی آنکھیں تانبے کی گانٹیاں ہیں ان کے ساتھ لوہے کے دو گرز ہوتے ہیں وہ اسے دونوں کندھوں کے درمیان مارتے ہیں، وہ کافر بچتا ہے، اس کی آواز کو انہیں سنتا مگر وہ اس پر پلنت کرتا ہے اور ہر چیز اس کی آواز سنتی ہے سوائے جن و انس کے (۳)۔

امام ابن جریر نے ضحاک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب کافر کو گرز سے ڈالا جاتا ہے تو اسے بھونٹا مارا جاتا ہے۔ وہ اس کی چٹا مارتا ہے کہ جن و انس کے علاوہ ہر چیز اس کی آواز کو سنتی ہے اور ہر چیز اس کی آواز کو سنتی ہے وہ اس پر پلنت کرتی ہے (۴)۔ یحییٰ نے شعب اللایمان میں عبد الوہاب بن عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت کلثی کو یہ فرماتے سنا ہے **إِنَّ الْبَرَّ يَلْعَنُ الْكَافِرَ** سے مراد یہود ہیں۔ فرمایا جس نے کسی کو پلنت کیا اور وہ اس لعنت کا مستحق نہ ہو تو لعنت یہودی کی طرف لڑتی ہے اور **يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ** سے یہی مراد ہے۔

امام یحییٰ نے شعب اللایمان میں محمد بن مردان رحمہ اللہ کے طریق سے روایت کیا ہے کہ مجھے کلثی نے ابو مسلم بن الحنفیہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص اپنے ساتھی کو کسی مسئلہ میں لعنت کرتا ہے پھر لعنت آسمان کی طرف جلدی سے بلند ہوتی ہے وہ اس آدمی کو اس لعنت کا اہل نہیں پاتی تو لعنت اس شخص کی طرف لوٹ آتی ہے جو لعنت کرتا ہے پھر اس کو بھی لعنت کا اہل نہیں پاتی تو وہ یہودی کی طرف چلی جاتی ہے۔ پس **يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ** سے یہی مراد ہے مگر جو ان میں سے توبہ کرے تو اس سے لعنت اٹھ جاتی ہے اور جہاں جاتی ہے وہاں جاتی ہے۔

انہوں نے کہا: اے اللہ! میں نے تم سے دعا کی ہے کہ تم میری قوم کو اپنی رحمت سے لایا کرو۔

اس مہر کی تیسرے طرف کی اس جگہ کا کتبہ حضرت غلامیہ بیگم کی ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لڑکپائی کے ہے۔

انہو میں سے جو نے حضرت اُمّی رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے بائیس عرصے میں بائیس بار توبہ کی اس نے اسی عرصے میں توبہ کی۔

ماہرین، چاند اور کمری نے نخلِ علم میں صفہ پہنچا اور سعید اللہ کی مرضی سے روایت کیا کہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس نے قویٰ بنے، مجھ پر جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ دین کے معاملہ میں لوگوں کو قبیح سمجھے تو قیامت کے روز اللہ قویٰ ہے۔ کہ کئی کلمہ ہے، اذکار۔

امام ہیں۔ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں امت کے آخری پیلوں پر موت کرنی ہے تو میں ان کو چھو یا تعین ان میں سے وہ چھو یا جو اللہ تعالیٰ نے ناز کیا (44)۔

الہامی طریقے حضرت ابن مسعود سے روایت کیے ہوئے ہیں۔ جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس بندے کو اللہ تعالیٰ نے علم و طاقت عطا کیا ہو، وہ کسی کو بھروسے نہ کرے۔ اس حال میں مجھے کلامت آگ کی تھام رہی تھی (5)۔

جو مدعی وہ بھائی ہے۔ صحیح سند کے ساتھ حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے، کہ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس سے ختم کے غلط سوال یا یا بھائی نے اسے پیچھا کرنا تو وہ ہمارے کھانے کا جب ساسے انک کی نگاہ متاخی ہوگی (۱۰۰)۔

۱۔ معمر بن النضر نے حضرت امینؑ اور بنو ہاشم اور علیؑ کے لئے حدیث بتائی ہے۔

۱۔ ہم طہرانی نے ملازمہ میں عظمت الیوم پر روضی لکھنے سے روایت نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص جو عظم حاصل کرتے ہے پھر اس کو بول نہ لے، اس کی مثال ان کی ٹھنکھی کی مانند ہے جو فرات سے نکلتی ہے اور فرج میں گرتا ہے۔"

۱۔ مکیں الی شیبہ اور احمد زمرہ اللہ نے انہیں میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہ علم جو یہ ان
نہ کیا جائے وہ ان کا جزا کی بات ہے جو فرج نہ کیا ہے ۶۶۷۔

۱۰۔ ہم اپنے معبود کا حقیقہ، بخلافی، مانیں، جو، ان کے جبر و ان کے اہولہ و العالیہ، ہم و ان کے حاکم و مجب و اعلیہ سے مطرت، جو ہر پروردگار کے لئے ہے، اور ایت کریمہ: **إِنَّ إِلَهَكُمْ لَوَاحِدٌ**، الخ، قرآن میں ہے، تو ہمیں کسی کے سامنے

کچھ بیان نہ کر سکا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی (8)۔

۱- ابن حجر، محمد، مسند، ۱۵۹ (۷۵۶) مسلم، محمد، المصنوع، ۱۵۸ (۲۶۴)

3-متن: 12851
4-اسماء: (284)

5- تقييد بر پایه TC، صفحه 129 (IC192) - سطح و سکتور - اعلامیه
S. ایندیا، جلد 10، شماره 02 (IC569)

[illegible]

امام ابو داؤد کو نے انہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس آیت کے تفسیر سے انہیں انہیں شہوا
وَأَصْلَحُوا زَيْنًا اسکل ہے۔

امام عید بن حید نے حضرت طبرستانی سے روایت کیا ہے کہ اَلْاٰلِیْنَ مِنْ تَحْتِہٖ اَصْلَحُوْهُ مابعدہ کہہ رہے۔
امام عید بن حید اور امام ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اَصْلَحُوْهُ کا مطلب یہ ہے کہ ان کے
آپس میں جو معاملات تھے اور جو اختلافان کے ساتھ معاملات تھے ان کی اصلاح کی دینا اور جو اللہ تعالیٰ ان طرف سے ان
کے پاس آیا اس کی بیان کیا اور نہ چھپایا اور نہ اس کو نکال کر دیا۔ ۱۔

نہ اس میں کہ تم نے حضرت عید بن حید سے روایت کیا ہے کہ اَنْتَوْبُ خَلْفِہُمْ کا مطلب یہ ہے کہ میں ان سے تجارہ کروں گا۔
وَأَنفَالِیْنَ

امام عید بن منصور ابن ابی عمیر رحمہ اللہ نے بخاری میں ابو داؤد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے
ہیں سب سے پہلی چیز جو کسی گمراہ کو نصیحتی انتوْبُ تَوْبُ عَلٰی مِنْ کَذِبٍ میں بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والوں کو توبہ
کرنے کا میں اس کی توبہ قبول کروں گا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ کُفَّارٌ اُولٰٓئِکَ عَلَیْہِمْ لَعْنَةُ اللّٰہِ وَ
الْمَلَائِکَۃِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۚ خُلِدُوْا فِیْہَا لَا یَغْفَقُ عَنْہُمُ الْعَصَابُ وَ
لَا هُمْ یُنظَرُوْنَ ۝

”بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور مرنے سے پہلے ایمان نہ لایا اور وہ کفار رہے اُولٰٓئِکَ جن پر لعنت ہے اللہ کی
اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی۔ میرے ہیں گئے اس میں نہ بچا گیا جائے گا ان سے عذاب اور نہ انہیں مہلت
دی جائے گی۔“

امام ابن جریر اور ابن ابی عمیر نے ابو حامد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قیامت کے روز کافر کو دکھایا جائے گا،
اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے گا، پھر لاکھ اس پر لعنت کریں گے پھر تمام لوگ اس پر لعنت کریں گے (۲)۔

امام عید بن حید اور ابن جریر نے قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ یہاں اَلَّذِیْنَ اَجْمَعِیْنَ سے مراد منافقین ہیں (۳)۔
امام ابن جریر نے حضرت اسد بن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اور وہ منیٰ آویں لعنت کرتے ہیں اور وہ کافر لعنت
کرتے ہیں ایسے دوسرے کو کہتا ہے اللہ تعالیٰ ظالم پر لعنت کرے تو وہ لعنت کافر پر لیتی ہے کہ تکبر و دلہ ہے پس حقوق کا ہر فرد
اس پر لعنت کرتا ہے (۴)۔ امام عید بن حید نے جریر بن حازم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حسن رحمہ اللہ کو یہ

کے لیے لڑنا ہے۔ اُن کے لئے کہ - اُولَہِمْ سَلَوٰتُہُمْ لَعْنَةُ اللّٰہِ وَآلِہٖمُ الْوَالِدِیۡنَ (۱)

اس چیز نے ابو العالیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ: **خُذُوا نِسَاءَ مُرَاوِبٍ** ہے کہ: ولعنت کی حالت میں انہیں مسنا
بیشمار جس سے اور **اَلَا تَحِبُّوْنَ غُلَامًا مِّنْكُمْ** سے کہ انہیں مہلت نہیں دی جائے گی کہ وہ حذر عائشہؓ کو کہیں (2)۔

اس نئی دھرتی حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرنے کے لئے لایا گیا۔ ان کا معنی ان لوگوں سے ہے۔ جنہوں نے ان کو اپنے خلیفہ بنایا ہے۔

وَاللَّهُمَّ إِلَهًا وَاحِدًا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

”اور تمہارا خدا ایک خدا ہے جس کوئی خدا اور جزا اس کے بہت ہی مہربان میرے رحم فرمانے والا ہے۔“

۱۔ ابن ابی شیبہ، احمد، دارقطنی، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابوسلمہ، طحاوی نے السنن میں ابن الصریح، ابن ابی عامر اور یحییٰ نے شعب الایمان میں اس حدیث مزید بنی السنن، طحاوی کے واسطے سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے فرمایا اس

اَظْهَرُ الْوُدَّ أَتَعْلَمُونَ مَنِ يَكُنْ سَائِدًا كَرِيمًا اَلَّذِي لَا يَلْبَسُ اِلَّا الْاَقْوَمُ لَتَأْتِيَ الْقِيُومُونَ (آل عمران: 13)

ناموسو میں نے حضرت اس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی شخص سو سو بار سورہ بقرہ کی آیت (وَأَنذَرْتُكُمْ يَوْمَ الْبُرْجِ) پڑھے تو اس کی موت ہو جائے گی۔ (روایات)

ابن عباسؓ نے حضرت ابراہیمؑ کو دیکھ کر اللہ سے دعا کی کہ میں دو آیاتِ محسن کے ذریعے جنوں کو دور کیا جاتا ہے اور جو شخص روزانہ کوڑھے کو اس سے تھوکانے کا مرضی دور ہو جائے گا وہ۔ **اِنَّ الْاٰیٰتِ الْكُوْنِ لَا يَدْرٰیہَا**

انکس سورہ بقرہ کی آخری آیات سورہ اعراف آیت نمبر 54: اِنْ كَرِهْتُمْ اَللّٰہُ . . . الی الحسنین، سورہ شوریٰ آخری آیات اور یحییٰ نمبر 131 سے۔ آیات عرش کے غاروں پر لکھی ہوئی ہیں اور وہ فرمایا کرتے تھے قبر بہت اونچا ہے اور جس کی وجہ سے

یہ قیمت کھانے کے لیے اور (یعنی یہ) پات لگا کر بچوں کے گلے میں (ال دہ)

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَاجْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُتُكِ
الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَيِّقَامِ الْفَأْسِ وَمَا أُنْزِلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ
مَاءٍ فَأَخْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَ
تَصْرِيفِ الرِّيْحِ وَالسَّحَابِ الْمُسْحَرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ
لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٥٧﴾

”بے وقت آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کی گردش میں اور چہ نور میں جو جھتے ہیں

سمندر میں وہ پڑا جس نے اٹھائے جو نفع پہنچاتی ہیں لوگوں کو اور جو اٹھتا رہا اللہ تعالیٰ نے بالوں سے پانی پھر زندہ کیا اس

کے ساتھ زمین کو آپ کے سرور جو نے کے بعد اور پھیل دینے میں ہر قسم کے ہانڈ اور سیاؤں کے ہونے رہے ہیں اور پانی میں جو قہر کا پند ہو گا۔ سلطان اور زمین کے درمیان (تک تار رتا) ہے (ابن سب میں) نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔

انام ان ابنی حاتم رواہ ابن مردودہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ قرآن نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ اے خدا! اسے لئے صفات (پہرہ) سونپنا: اے تاکہ ان کے ساتھ دشمن کے خلاف قوت حاصل کریں پس اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف بتی فرمائی میں ان کو یہ چیز عطا کروں گا اور میں صفا کو ان کے لئے سونا بنا دوں گا لیکن اس کے بعد اگر انہوں نے نکر کیا تو میں انہیں ایسا سخت عذاب دوں گا جو میں کسی اور کو نہیں دوں گا۔ نبی کریم ﷺ نے عرض کیا اے میرے پروردگار مجھے اور میری قوم کو چھوڑ دے میں اس کو ہر روز دولت و پناہ دوں گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت ازل فرمائی یہ صفا کو آپ سے کیسے عطا ہے کرتے ہیں تو صفا کے سونپنے سے بھی بڑے بڑے عجزات و کجیہے ہیں۔

امام عہد بن حیدر اور امام ابن جریر نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں قریش نے یہود سے کہا کہ تم ہمیں دو بیایاں کرو جو سوئی ملیہ السلام تمہارے پاس آیات لائے تھے تو یہود نے بتایا کہ ماہر زادہ ایک عطر اور برص کے مرصع کنگھک کرتے تھے اور اللہ کے ان سے مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ اس وقت قریش نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ چنارے لئے عطا کو سنانا دے تاکہ ہم اس سے یقین حاصل کریں اور دشمن کے خلاف اس کے ذریعہ قوت حاصل کریں۔ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے یہی حوالا کیا تو اللہ تعالیٰ نے انی فرمایا میں تمہیں یہ چیز عطا کروں گا لیکن اگر اس کے بعد تمہیں نے مکہ کی بی بی تو میں انہیں مہیا نہ دوں گا جو کسی دہن نہیں دوں گا۔ نبی کریم ﷺ نے عرض کی یا رب! مجھے اور میری قوم کو چھوڑ دے جسے تمہیں ہر روز رحمت ملتا رہا ہے۔ مگر وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اور دشمن کو چھوڑ دیا یہ ان اور دشمن کا آنا مفوت کا ماننے سے (۱۶)۔

امام کوئی، الفریانی، روم بن الیاس، سعید بن منصور، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ ذبی العظمر، اور یحییٰ بن شعبہ الدیرین میں ابوالخضر رحمانہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب پیامت کریمہ **وَإِنِّي أَنبِئُكُمْ بِاللَّهُ مُوَاعِدًا تِلْكَ الْآيَةُ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ** **الْوَحْيُ** نازل ہوا تو مشرکوں نے تبسب کیا اور کہا کہ محمد (ﷺ) کہتا ہے تمہارا معاد ایک بے کردہ عجلے تو جا رہے یا پس اس کی کوئی دلیل لے آئے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے پیامت کریمہ **إِنِّي أَنبِئُكُمْ بِالشَّاعِرِ الْغَافِلِ** نازل فرمائی۔

امام ابن جریر، ابن کثیر، ابن قیم، ابن حاتم، ابو اسحاق نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث بیان فرمائی: **وَأَمَّا مَا نَزَلَ بَنِي إِسْرَءِيلَ إِلَّا إِلَى الْأَوَّلِ وَالْخَلْفِ الرَّحِيمِ** تو کھارک کے لئے کہا: ایک خدا تمام لوگوں کی ضروریات کیسے بخود کرے گا اور وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، جس اس سے انھیں معلوم ہو گیا کہ اللہ ایک ہے اور وہ ہر چیز کا خدا ہے اور ہر چیز کا خالق ہے (2)۔

اور جس بڑے گھر و بھجی گئی ہے اس سے بھی بڑا نئے چپ (۱)۔

المازنی ایہا قم نے حضرت عبداللہ بن شداد بن ابیہ مرثد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ سے ہے جب تم اس تکلم اللہ مافی سے کسی خیر کا سوال کرو وہ اس کے خیر سے پناہ مانگو۔

اما، انیابی عاقبت کے حضرت فہد اور عبداللہ کے انہوں نے اپنے باپ سے رنج و کد کیا ہے کہ ہو نہیں سکتا جس میں اس
 کے نفس عذاب میں جب کہ وہ کہی وَاللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رِبَّحًا رَاحَةً وَلَا تَجْعَلْهَا رِبَّحًا عَذَابًا۔

حضرت ابو یوسف نے لشکر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ: میں اپنی اور ہوا اللہ کے لشروں میں سے لشکر میں رہا کرتا تھا۔

حضرت یونسؑ نے حضرت یوبہؑ کو بدحوالہ سے روایت کیا۔ یہ غریب تھا، تو میں نے اسے دوپہ اور ایک دم ہے۔

فہم ابو جہر، لیکن انہی نے کتاب الخط میں، ابن اُمیہ و ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے احکام میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ: میں نے جو کئی آٹھ قسمیں ہیں۔ ان میں سے چار رحمت ہیں اور چار عذاب ہیں۔ رحمت یہ ہیں: ذرا خرافات، بعض اوقات عرسات، ذرا ریات اور عذاب یہ ہیں: عقرب، مہر، مہر، یہ دونوں شکنجہ میں ہوتی ہیں، یہ صنف، قاصف، یہ دونوں حسد و میں ہوتی ہیں۔

حضرت ابن ابی الدیاء اور ابوالفتح نے حضرت ابن عمرؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ہر ایک کو اپنے نفس میں ہیں۔ چار رحمت جہنم اور چار عذاب جہنم۔ رحمت یہ ہیں: المستغفرات، المستغرات، الرغوات، الرغوات اور عذاب یہ ہیں: العاصف، العاصف، العاصف، العاصف۔ پورا نول سنو در میں ہیں عظیم ہر صدمہ، ہر تلخی مٹا دیتا ہے۔

حضرت ابو الشیخ نے غصیل بن ابی جہش القیاط روایت کیا ہے کہ میں نے فریجیہ کے کہ انہیں سرست شمرکی ہیں۔ رہا انہوں نے جنوب و شمال خروانی نامہ و رات القاکم۔ یہ مشرق سے آئی ہے اور مغرب سے آئی ہے۔ جنوب قلیقہ یا شمال جانب سے آئی ہے شمال قلیقہ انہیں جانب سے آئی ہے۔ یہ حکم اور صبا اور جنوب کے درمیان ہوتی ہے خروق شمال اور درجے درمیان ہوتی ہے اور رت القاکم چاقوں کے سافس ہیں۔

اما ابوالمثنیٰ نے حضرت یحییٰ بن جبر اللہ سے دعا کی کہ اسے فرماتے ہیں ہوا میں کہہ کر پڑھیں۔ جب تو ان کو جاننے کا ارادہ کرے تو اپنی چوٹی کعبہ کے ساتھ لگا لے۔ مثال عریض یا عریض ہو کر سے ہوگی۔ یہ اس طرف سے ہے جس میں پتھر لگا ہوا ہے۔ جنوب حیرے میں جانب ہوگی۔ یہ بھی اس طرف سے ہوگی جس میں پتھر لگا ہوا ہے۔ یہاں سے سامنے ہوگی۔ یہ کعبہ کے دروازہ کے سامنے آتی ہے اور دروازہ کعبہ کے پیچھے سے آتی ہے۔

امام ابن الجوزی کا مرنے سے پہلے اٹھایا ہوا خط ہے۔ روایت کیا ہے کہ اسے جبر میں نے اسرا اعلیٰ بنی یونس سے پوچھا کہ کرتا (جوا) کسے یہ نام کیوں دیا؟ انھوں نے فرمایا کہ اے کوئی ہے اسرا قبل کے شہل میں ہے اس کا نام شہل ہے۔ جبر جنوب

میں سے اس کا نام جزب ہے۔ یہاں وہ ہے جو احادیث کے سامنے سے آتی ہے اور وہ ہے جو پیچھے سے آتی ہے۔

امام ابن ابی حاتم، ابو اسحاق، نصر بن حبیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہ درستی غریب قبول شریف و مثیل جنوب، ایمان قبلیہ اور ثناء، چاروں طرف سے آتی ہے۔

حضرت ابو اسحاق نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نہیں دیکھتا کہ جو حدیث کے درمیان سے آتی ہے اور وہ ہے جو سورج کے مغرب سے لے کر آسمان ستاروں تک پہنچتی ہے۔

ابو اسحاق نے حضرت انس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنوب کی ہوا جنت کی ہوا ہے جہان ابلیس نے اس کے گلاب و مشک میں گھسے اور اس نے اس پر ابو اسحاق، انس، مردویہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنوب کی ہوا جنت سے ہے اور یہ درختوں میں گل ملتی ہے اور اس میں لوگوں کے بہت سے مٹھے ہیں اور مثال اس کے بھی ہے پھر جنت سے گزرتی ہے۔ پس اسے جنت کا ایک جھوکا ٹکڑا ہے تو وہ جنت ہی کا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، یحییٰ بن ابی اسویہ رحمہ اللہ نے اپنی اپنی سند میں اور ابو اسحاق، ابو ہریرہ اور ابو ہریرہ نے اپنی سند میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جنت میں سات سال کے فاصلے کے ساتھ دو کے بعد ہوا بچھرائی ہے جس کا رنگ روزہ بند ہے۔ اس روزہ کی روزانہ سے تم پر ہوا آتی ہے، اگر وہ روزہ مکمل ہو گئے تو جو کچھ زمین و آسمان کے درمیان ہے وہ اڑ جائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک لازیب ہے اور خبر دے روزہ ایک یہ جنوب ہے۔

حضرت ابو اسحاق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جنوب تمام ہواؤں کی سردا ہے اس کا نام اللہ کے نزدیک لازیب ہے۔ اس کے ساتھ روزہ اڑے ہیں، یہ ان روزوں کی درازوں سے آتی ہے۔ ان کا ایک روزہ کھولا جائے تو جو کچھ زمین و آسمان کے درمیان ہے وہ بکھر جائے۔

حضرت ابو اسحاق نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے اس کا ٹکڑا ہے۔ اگر مثال ہوا نہ جاتی تو زمین پر روزہ اڑ جاتا۔

امام عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے زاد ماثر میں، ابو اسحاق نے العطرہ میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اگر نہ تو زمین و آسمان سے ہوا نہ جاتی تو زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ ہر جہاں ہر جہاں سے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عبد اللہ بن عبد الرحمن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہوا کا ایک پڑ ہے اور چاند اپنی کے خلاف کی طرف چلا لیتا ہے۔

حضرت ابو اسحاق نے عثمان بن عفان رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہوا کے ساتھ مائیں و مٹھیں فرشتوں کے چروں کے نیچے ہیں۔ ہوا بھرتی ہے تو وہ سورج کی گازی پہ پڑتی ہے۔ پس ہوا اس کے کھینچنے پر متعین ہیں۔ چروہ سورج کی گازی سے سندھ میں واقع ہوتی ہے پھر سندھ میں ابھرتی ہے تو پہاڑوں کی چوٹیوں پر واقع ہوتی ہے۔ پھر پہاڑوں کی چوٹیوں

امام ابن ابی شیبہ سے کچھ روضہ کے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہوا جلی تو کوہوں نے اسے برا بھلا کہا۔ ابن جریر نے فرمایا ان کو برا بھلا نہ کہو چوتھی آئی ہے روضہ باب آئی ہے کہیں فرمایا کہ اس کو کہتے ہاں اس کو عذاب نہ دیا۔
امام ابن ابی شیبہ اور ابو الشیخ نے حضرت نو ہرمنی سے حدیث روایت کی ہے کہ جب یہ بیٹھی اور حضور باقی تو آپ فرماتے ہیں تمہیں کوئی کلمہ یاد آکرے یا نہ آئی ہے۔

امام ابن ابی شیبہ عبد الرحمن بن ابی لکھن مراد اللہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان رات سوئیں، چہ نماز ہو اور برا بھلا نہ ہو کہ کسی قوم پر پھر روضہ اب بھیجی جاتی ہیں اور کسی قوم پر بطور دست نبھیں جاتی ہیں راز الی۔
وَالْخُطَّابُ لَمْ يَخْرُجْ لَمْ يَخْرُجْ لَمْ يَخْرُجْ

امام ابن ابی حاتم ابو الشیخ نے اہل بیت میں بتائی ہے اس حدیث روایات میں اور ابن مسعود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے فرماتے ہیں میں نے ان عیسیٰ کو دیکھا دو کعب کی نیلی کے بیٹے سے سامعہ کر رہے تھے کہ کعب کو بارش کے متعلق کچھ کہتے ہوئے تھے۔ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے فرمایا ہاں بارش کی چھائی ہے، مگر بادل نہ ہوتا۔ تب عبد اللہ آسمان سے بارش پڑتی تو جس پر بارش پڑتی وہ غریب ہو جاتی اور میں نے حضرت کعب کو یہ بھی کہتے ہوئے سنا ہے زمین ایک سال کچھ کافی ہے اور دوسرے سال کچھ کافی ہے اور میں نے کعب سے بھی فرماتے ہوئے سنا کہ بارش کے ساتھ آسمان سے اترتے ہیں چہ ہوز زمین سے اگے آتے ہیں۔ حضرت ابن عمر سے فرمایا کہ میں نے بھی کعب سے یہی سنا تھا۔
امام ابن ابی حاتم ابو الشیخ نے عطاء مرسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہذا زمین سے اگے اترتے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم ابو الشیخ نے احمد بن محمد بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت میں ایک اور حدیث ہے جو ہاں کے محل، بتاتا ہے اس کا بیان ابن ابی حاتم سے ہوا کہ ایک جاگتے اور بارش اٹھاتا ہے اور غریب بادل وہ بھی اٹھاتا ہے جو پکائی ہوئی اور پھل چھائے ہوئے ٹکس ہوتا۔

حضرت ابو الشیخ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے ابو اسحق سے روایت کیا ہے کہ زمین نے عرض کی کہ رب مجھے دہلی سے میرا پڑا (یعنی اس طرح جو نہ ہو جس طرح آتے طوفان (نوح) کے موقع پر اتر رہا ہے۔ یہ طوفان نے فرمایا میں تیرے سے بادل کو چھوئی بنا دیا تھا۔

امام احمد بن ابی الدین نے کتب المعجم میں اور ابو الشیخ نے اختلافی روضہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ بادل پڑا ہوا ہے تو بہت عرصہ کلام کرنا چاہتا ہوں کہ وہ بہت عرصہ ہوتا ہے۔

حضرت ابو الشیخ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ نماز سے بادل اٹھے پھر نماز کی طرف سے آئے تو دوپانی کا چشمہ ہے یا فرمایا بہت زیادہ بارش ہے۔

ابو اسحاق بن ابی۔ فرمایا میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا تمہارے رب کی رحمت ترین قوتوں دس چیزیں

تعلقات۔ اور کئی نسخہ جامعہ ملی کر کے اسلئے کافی ایسی روایت نہ مل سکی (۱) کیا اس پر اعتراض ہو جائے؟
 ان سے ایسے دو نسخہ بھی ملے اور دو نسخہ بھی ملے۔ چوتھی روایت کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے اس کے (پروردگار) کے اعمال کو
 باعثِ شہادت بنائے، ان کے لئے اور وہ (ان صورت میں) نہ ٹکرائے گئے (۲)۔

امام بیہقی نے یہ روایت امام ابن جریر نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ: *وَمِنْ أَقْوَامٍ مَنِ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ*
 یا کفار کا اٹھنے سے کہ وہ حق و اللہ کے ذریعے نقصان پہنچائے ہیں، *وَالَّذِينَ قَتَلُوا أَهْلَهُمْ* میں سے جو کفار کے قتل سے کہ
 مؤمنین اللہ تعالیٰ سے اس سے زیادہ محبت کرتے ہیں، جتنی کہ کفار اپنے بتوں سے کرتے ہیں (۱)۔

امام ابن جریر نے حضرت سعدی رحمہ اللہ سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ اللہ سے اس سے زیادہ محبت میں نہیں کسی اور
 نعمت کرتے تھے میرا، مؤمنین اللہ کی اطاعت کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ ایسے کوئی حکم فرماتا تھا اور وہ لوگوں کی اطاعت
 کرتے تھے اور اللہ کی نافرمانی کرتے تھے (۲)۔

امام بیہقی نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ اوستا سے اس سے زیادہ محبت کرتے ہیں جتنی کہ
 طرح محبت کرتے ہیں ایسے مؤمنین اللہ سے محبت کرتے ہیں اور مؤمنین اللہ تعالیٰ سے اس سے زیادہ محبت کرتے ہیں جتنی کہ
 کفار اپنے بتوں سے محبت کرتے ہیں۔

امام بیہقی نے یہ روایت محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ وہ لوگ اپنے بتوں سے اس طرح محبت کرتے ہیں جس طرح اللہ
 سے محبت کرتے ہیں اور مؤمنین اللہ تعالیٰ سے اس سے زیادہ محبت کرتے ہیں جتنی کہ کفار اپنے بتوں سے کرتے ہیں۔

امام ابن جریر نے حضرت ابو جریج رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ *وَالَّذِينَ قَتَلُوا أَهْلَهُمْ* میں سے جو کفار کے قتل سے کہ
 پانچوں پر ظلم کرتے ہیں اور کوئی بھی نہیں سوائے میرے، ظالم میرے ترک ہمارے کئے ہیں جن سے وہ اس طرح محبت کرتے ہیں
 جس طرح تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔ جب قیامت کے روز میرا وہ سب ایک جگہ سے جو میں نے ان کے لئے تیار کر رکھا ہے تو
 جان لیں گے کہ قیامت تو میری ہی ساری اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، ان شرکاء کے پاس نہیں ہے۔ یہ بت انہیں کچھ فائدہ نہ دے
 گئے اور ان کے نفاق کو وہ بتا نہیں سکیں گے۔ میں ان کو یقین دلاؤں گا کہ جو میرا گھر کرتا ہے اس کے لئے میرا نفاق سخت
 ہے اور جو میرے ساتھ کسی اور خدا کا کوئی شریک ہے اس کے لئے میرا نفاق شدید ہے (۱)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابو جریج رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ *وَالَّذِينَ قَتَلُوا أَهْلَهُمْ* میں سے جو کفار کے قتل سے کہ
 امام بیہقی نے یہ روایت امام ابن جریر نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ *وَالَّذِينَ قَتَلُوا أَهْلَهُمْ* میں سے جو کفار کے قتل سے کہ
 قتل ہوگا جس جو شر اور شرک میں سرور ہے، *بِمَنْ قَتَلُوا أَهْلَهُمْ* میں سے جو کفار کے قتل سے کہ *وَالَّذِينَ قَتَلُوا أَهْلَهُمْ* میں سے جو کفار کے قتل سے کہ (۲)۔

امام ابن جریر نے یہ روایت امام ابن جریر نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ *وَالَّذِينَ قَتَلُوا أَهْلَهُمْ* میں سے جو کفار کے قتل سے کہ
 میں نے یہ روایت امام ابن جریر نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ *وَالَّذِينَ قَتَلُوا أَهْلَهُمْ* میں سے جو کفار کے قتل سے کہ

سہادت کی گئی یا کیا حال تھا۔ یہ تو سعد بن ابی وقاصؓ کا کھڑے ہو کر اور غش کی یادوں میں اٹھ سٹپنا تھا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جیسے تجاہد طوعاً و بکرہ سے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "سعد بن ابی وقاصؓ کا محلہ کر کے تو تو سب سے محبوب اللہ ہے" وہ جانے گا قسم ہے اس ذات کی جس نے فیض قدرت میں محمدؐ کو مقرر کیا تھا جان ہے انسان اپنے پیارے سے کبھی ایک لمحہ فراموش نہ کرتا ہے تو چاہے اس انسان کے پاس کی عزت قبول نہیں کی جاتی مگر ہر گوشت مراد و رجا سے پیڑ پودا ہے وہ ایک گاڑ پودہ مستحق ہے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ کہ شہوہا اُحْطَاتِ الشَّيْطَانِ کا مطلب ہے کہ شیطان تمہارے لیے جس کے پیچھے نہ چلے گا۔

ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ یوحنا مہتر آئن کے کائنات ہے وہ شیطان کے خصوصیات سے ہے۔
عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ شیطان کے قدموں پر نہ چلو، عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے کہا۔
سے روایت کیا ہے کہ شیطان کے دوسرے گناہ کا جناح نہ کرو۔ ابو اسحاق نے سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے کہ شیطان کی پہچان کی
پر وی نہ کرو۔ ابن ابی حاتم اور ابو اسحاق نے کہا ہے کہ وہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمائی شیطان کے خصوصیات سے ہے۔
امام عبد بن حمید نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرمایا انہو قسم پڑھو: بسم اللہ الرحمن الرحیم جو وہ شیطان کے خصوصیات
سے ہے اور اس کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

امام عبدالحق راضی عنہ نے منصور رحمہ اللہ بن حمید، ابن ابی حاتم، طبرانی اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت امین مصعب رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے یوں کہے ہیں کہ کسی چیز کے ٹھکانے اور ٹنکے لایا تو بدستور فرما رہے تھے۔ ایک شخص غلیظہ دہلہ تھا۔ حضرت امین مصعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے ساتھی کو کبھی پیش کر دو۔ اس نے کہا میں نہیں کرتا۔ پوچھ کر کیا تو روزہ دار ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے پوچھا کیا وہ ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ لے اپنے وہ چٹخوں کو بیٹھ کے لئے حرام کر دیا ہے۔ ابن مصعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان فحوات الشیطان سے بچنا اور اپنی قوم کو بخیر رہنے۔

امام ہدیین حمید اور ابو الفتح نے ابو جعفر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ خطوات اطمینان سے سر اوگھٹا ہوں یا نہ کریں تو یہاں غیبر بن حمید نے حبیب بن عبد الرحمن مصلحت روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک فقیر حسنا کے پاس آیا تو اس نے آپ سے چڑھا جب کہ میں آپ کے پاس بیٹھ تھا، اس نے کہا میں نے تمہارا خیال ہے کہ اگر میں ایسا ایسا نہ کروں تو مجھ پر غصوں کے بل جمل کر حج کرنا لازم ہے، حضرت حسن نے فرمایا یہ خطرات کے خطرات سے تلوخ کر اور سوار ہو جا اور اپنی جسم کا غدار دے دے۔

امام عبد بن عبد نے عثمان بن عفان سے روایت کیا ہے کہ، "میں نے حضرت جابر بن عبد رضی اللہ عنہ سے ایسا ایسے شخص کے متعلق پوچھا جس نے نذرانی تھی کہ وہ اپنی لنگ میں سونے کا سقڑ ڈالے گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شخص ہے جسے خصوصاً سے ہے، وہ شخص ہمیشہ سنا، گارہ کرے گا۔ پس اسے جانے کو کہیں کہ تم کا کفارہ ہے۔"

امام! یہ اہل حاکم نے تحریر ہے۔ وایت کیا ہے کہ شیطان کو شیطان اس لئے چاہتا ہے کہ لنگہ پہ شیطان نام کرتے ہے۔

[illegible]

امام ابن الجوزی کا نام نے حضرت حمید بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ طہارت سے مراد طہا ہے۔

امام اہل حق نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ایک دن فرمایا کہ اے یہ لوگو! اپنے
کی دل خدائی تو کسی نے اس میں چھوڑ دی۔ یہ شخص نے کہا ہے اسیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے
فَلَمَّا أَصْبَحَ نَبِذْتُ أَخَاهُ لِرَأْسِ ثَلَاثَةٍ۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اور وہ جا تو بات کر نہیں سمجھا ہے، اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ دل کوئی سے
کہہ دے اس نے اسی کا کہا: نہ نہیں کیا۔

امام اسی جرمی نے مفتوح کراہت کے لئے قوت روایت کیا اب انہیں اٹھائو اسے مراد الذمہ بن گئے۔ اب انہی میں
اور ترقی میں علو و جہ سے تہا۔ اس نے عالم کیا تھا لیکن قرآن نور اور امتیاز تھا، اس نے قرآن کو اپنے کی چیزیں جو ام
نہیں تھیں۔ وَالْمُكْرَفَاتِ لِقَاءِ إِبْرَاهِيمَ إِذْ دَعَا إِلَىٰ كُرْشٍ كَثِيرٍ مِّنْهُنَّ أُنثَىٰ ۚ وَلَمَّا جَاءَتْهُنَّ قَالَ إِنِ اتَّبَعَتِ
نہیں رہتے تھے کہ کثیرہ ہوں گی ۱۱۱۔

۱۔ مہدیؑ کی تپید نے حضرت ابراہیمؑ و محمدؐ کے زانیت کیا ہے کہ انھوں نے جو چیزیں مانیں، جیسا کہ میں :
نور : اس سے نور : کوئی نیک عمل : ۲ : ایک شخص سے :

اور میں اپنی شہرہ احمد انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے اسے اپنے والد کے پاس لے گیا۔
انہوں نے کہا: اپنے والد سے خوش ہو جاؤ، جو کہی ناحہ کے شراب پیے پھر اس پر اللہ کی قسم نہ کرتے۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخَيْزُرِ وَمَا أُهْلَ بِهِ لِلْغَيْرِ
اللَّهُ قَسِيمٌ غَيْرُ بَارٍ وَلَا عَدُوٌّ فَلَا إِيَّاهُمْ عَلَيْهِمْ إِنْ اللَّهُ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ ﴿٥٠﴾

”اس نے حرام میں ہے قرچہ صرف مردانہ خون اور سور کا گوشت اور دوا جانور بلند یا غیر جانور جس کے ذائقے کے واسطے غیر اللہ کا نام لیتے ہو مجھ پر نوحہ کے دروازے کھول دینا۔ دوسرے کئی امور اور حد سے باہر دیا، جو اس کے لیے دوسرے کے لیے نہیں تھے جس کو ان شاء اللہ۔۔۔ ہے شک اللہ تعالیٰ بہت گناہ بخشے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔“

امام احمد و ابن ماجہ و دارقطنی، حاکم اور ابن مردودہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ مائتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ہرے لئے دوسرے دو دوڑوں میں سے ایک ہے جس میں بھیجی اور مخری، دیگر اقلی (۱۶)۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَمَا أُهْلُ بَيْتِئِذَاكَ

امام ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ مائاویل کا معنی ملاہم یعنی جو غمرانہ کے لئے ذبح کیا گیا ہو۔ امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے جو طوافیت کے لئے ذبح کیا گیا ہو (۱۲)۔ امام ابن ابی حاتم نے حماد و حمرانہ سے روایت کیا ہے کہ جو غمرانہ کے لئے ذبح کیا گیا ہو۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جس پر غیر اللہ کا ہمزہ ذکر کیا گیا ہو۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ میں نے اپنے بھائی جراحم بن جراحم کے استعمال پر مجبور ہو جانا شروع کیا تو وہ لانا لگو یعنی جراحم چیز کہے جب کہ وہ مجبور ہو تو کوئی حرج نہیں اور جو کھائے جب کہ مجبور نہ ہو تو وہ باقی ہے اور صریحاً تہمید کرنے والا ہے۔

امام حسینؑ نے اپنے والدینؑ کے ساتھ کربلا کے لیے روانہ ہوئے۔ روایت کیا ہے عقیقہ کاغذ یعنی سرخار میں حد سے بڑھنے والا نہ ہو یعنی اس کے کھانے میں حد سے تجاوز کرنے والا نہ ہو۔

حضرت عثمان بن عفیفہ اور اکرم بن ابی سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابی الفتح اور یحییٰ رحمہم اللہ نے المعتمد بن ابی اسحاق بن محمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ کا مطلب یہ ہے کہ دو مسلمانوں پر بیعت کر کے والا اور ان پر زیادتی کرنے والا نہ ہو، جو شخص صلہ رحمی کو قطع کرتے ہوئے، نوا کر دالتے ہوئے یا زمین میں شہداد پر آکر جتے ہوئے یا عداوت اور جماعت سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے یا اللہ کی تائید کی کرتے ہوئے لٹک، ہوا اور پھر مردار کے کھانے پر مجبور ہوا ہو تو اس کے لئے یہ حلال نہیں ہے۔

امام ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ نے معمر بن سعید بن جبیر رحمی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جو ذاکہ ذالہ ہے اس کے لئے آیت میں رخصت نہیں ہے لَکَا نِمْ حَلٰی یَسْنٰی مجبوری کی حالت میں مردار کہنے میں کوئی گناہ نہیں ہے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ یعنی جس نے اضطراب کی حالت میں حرام کھا یا اس کو نفاہ عاف فرمائے والا ہے اور وہ اس بندے پر رحم فرمائے والا ہے کیونکہ اس نے حالت اضطراب میں حرام چیز کو حلال کر دیا ہے۔

امام مہجی نے حضرت ابراہیم اور امام اعلیٰ رحمہما اللہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں جب انسان مجبور ہو جائے تو آبی مقدار ایک کھائے جو اس کو قائم و ضرور رکھ سکے۔

امام کو شیخ عبد بن حمید اور ابو الشیخ نے مسروق رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو مرد، خون اور خنزیر کے گوشت کے کھانے پر مجبور ہو چلاں نے اسے گندہ سمجھتے ہوئے نہ کھایا اور پھر اس امر پر شکا تو وہ آگ میں داخل ہو گا۔

وَفِي الزَّكَاةِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُؤْتُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا
عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالصَّرَآءِ وَجَيْنَ الْبَأْسِ أُولَئِكَ
الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿۱۰﴾

”یعنی (میں نے) انہیں کرا (غزائے میں) آخر بھیج دیا ہے رشتہ مشرق کی طرف اور مغرب کی طرف بلکہ نیکی (سہا) (تو یہ ہے کہ کوئی شخص ایمان لائے اللہ پر اور دنیا کی بات پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور مسیحیوں پر اور
اسے اپنا دین اللہ کی محبت سے دیکھتے اور انہیں اور مسیحیوں اور مسکینوں اور مسافروں اور مسکینوں کو اور (خرق
کر کے انعام آزا کرے) میں اور بھیج دیا گیا کرے نماز اور دیا کرے زکوٰۃ اور جو چاہے کرے والے ہیں اپنے
اعدوں کو دین سکھا سے وعدہ کرتے ہیں اور انہیں ایک میں جو مہر کرتے ہیں مصیبت میں اور بھیج دیا گیا اور جہاں کے
وقت۔ یہی لوگ ہیں جو راست ہیں اور انہیں لوگ حق پر ہیں اور جہاں ہیں۔“

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابوذر سے روایت کیا ہے اور اسے صحیح کہا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ایمان
کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی پھر یہ پڑھا پھر یہی آیت تلاوت فرمائی پھر یہ پڑھا تو آپ ﷺ نے یہی
آیت تلاوت فرمائی اور یہ واجب تو نیکی کرنا اور حیران کرنا اور جب تو یہی کرے تو حیران اس کو پائے نہ کرے۔

امام زکریا بن یحییٰ نے اپنی مسند میں غیب میں میرا اور ان میں سے کسی نے کاہن میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا ہے
فرماتے ہیں ایک شخص حضرت ابوذر کے پاس آیا اور پوچھا ایمان کیا ہے تو آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی لیس اللہ علیہ
اس شخص نے کہا میں نے آپ سے نیکی کے متعلق سوال نہیں کیا ہے۔ ابوذر نے فرمایا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے مانتے آیا
اور لکھ لکھ کر لایا جو آپ نے مجھ سے کیا ہے تو آپ ﷺ نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔ وہ شخص اس جواب پر راضی نہ ہوا
جس طرح تو راضی نہیں ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا قریب ہو جاؤ اور قریب ہو تو اور شاہد ہو جاؤ جو کوئی نیکی کرنا
ہے تو اسے ثواب کی امید کی وجہ سے نیکی کرے تو اسے ثواب ملے اور جب یہی کرنا ہے تو یہی اس پر بیان کرتی ہے اور وہ اس
کے خطاب سے ڈرتا ہے۔

امام عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حضرت عمر بن مسعود سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں حضرت حسن بن علی علیہ السلام
سے شام سے آتے وقت ایمان کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے یہی آیت قریب پڑھی۔

امام عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حضرت قتادہ بن مسعود سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں یہی مغرب کی طرف منہ کر کے نماز
پڑھتے تھے اور انصاری مشرق کی طرف منہ کر کے پڑھتے تھے اس پر یہ آیت تلاوت ہوئی (۱۰)۔

اس آیت کی تفسیر اور انہیں لیا حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ لیس اللہ علیہ انہو جو حاتم

نورِ متعلق ہے۔ یہ نیک شخص کہ تم تارِ دوسو اور دوسو تیس طعمہ نور یا اس وقت کی بات ہے جب کہ سے حضرت ابراہیم کے مدینے آئے تھے اور وہ درخشاں زبان ہوئے تھے اور انہوں نے فرشتے پر عمل کرنے کا تصور باقلا (۱۱)۔

انسانِ جبر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ آیت ہے: **وَصِيبٌ مِّنْ ذُلٍّ يَنْبَغِي لَهُمْ** انہوں نے متعلق ذل بونی میں صرف تارِ دوسو یا اس نیک شخص کے مدینے آئے تھے اور انہوں نے فرشتے پر عمل کرنے کا تصور باقلا (۱۱)۔ امام عبد بن حمید ابن جریر، ابن مکنز رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: **يَسْأَلُ عَنْ** کیا ہے؟ یہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا تو حضرت ابراہیم نے یہ آیت لایا: **وَصِيبٌ مِّنْ ذُلٍّ يَنْبَغِي لَهُمْ** انہوں نے متعلق ذل بونی میں صرف تارِ دوسو یا اس نیک شخص کے مدینے آئے تھے اور انہوں نے فرشتے پر عمل کرنے کا تصور باقلا (۱۱)۔ امام عبد بن حمید ابن جریر، ابن مکنز رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: **يَسْأَلُ عَنْ** کیا ہے؟ یہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا تو حضرت ابراہیم نے یہ آیت لایا: **وَصِيبٌ مِّنْ ذُلٍّ يَنْبَغِي لَهُمْ** انہوں نے متعلق ذل بونی میں صرف تارِ دوسو یا اس نیک شخص کے مدینے آئے تھے اور انہوں نے فرشتے پر عمل کرنے کا تصور باقلا (۱۱)۔

امام ابن جریر، ابن مکنز رحمہ اللہ نے حضرت ابو حمزہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: **يَسْأَلُ عَنْ** کیا ہے؟ یہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا تو حضرت ابراہیم نے یہ آیت لایا: **وَصِيبٌ مِّنْ ذُلٍّ يَنْبَغِي لَهُمْ** انہوں نے متعلق ذل بونی میں صرف تارِ دوسو یا اس نیک شخص کے مدینے آئے تھے اور انہوں نے فرشتے پر عمل کرنے کا تصور باقلا (۱۱)۔

حضرت ابو حمزہ نے قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: **يَسْأَلُ عَنْ** کیا ہے؟ یہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا تو حضرت ابراہیم نے یہ آیت لایا: **وَصِيبٌ مِّنْ ذُلٍّ يَنْبَغِي لَهُمْ** انہوں نے متعلق ذل بونی میں صرف تارِ دوسو یا اس نیک شخص کے مدینے آئے تھے اور انہوں نے فرشتے پر عمل کرنے کا تصور باقلا (۱۱)۔

امام مکی ابن ابی شیبہ، ابن مکنز رحمہ اللہ نے حضرت ابو حمزہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: **يَسْأَلُ عَنْ** کیا ہے؟ یہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا تو حضرت ابراہیم نے یہ آیت لایا: **وَصِيبٌ مِّنْ ذُلٍّ يَنْبَغِي لَهُمْ** انہوں نے متعلق ذل بونی میں صرف تارِ دوسو یا اس نیک شخص کے مدینے آئے تھے اور انہوں نے فرشتے پر عمل کرنے کا تصور باقلا (۱۱)۔

امام عبد بن حمید نے ابو حمزہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: **يَسْأَلُ عَنْ** کیا ہے؟ یہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا تو حضرت ابراہیم نے یہ آیت لایا: **وَصِيبٌ مِّنْ ذُلٍّ يَنْبَغِي لَهُمْ** انہوں نے متعلق ذل بونی میں صرف تارِ دوسو یا اس نیک شخص کے مدینے آئے تھے اور انہوں نے فرشتے پر عمل کرنے کا تصور باقلا (۱۱)۔

امام ابن ابی ذر، ابن مکنز رحمہ اللہ نے حضرت ابو حمزہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: **يَسْأَلُ عَنْ** کیا ہے؟ یہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا تو حضرت ابراہیم نے یہ آیت لایا: **وَصِيبٌ مِّنْ ذُلٍّ يَنْبَغِي لَهُمْ** انہوں نے متعلق ذل بونی میں صرف تارِ دوسو یا اس نیک شخص کے مدینے آئے تھے اور انہوں نے فرشتے پر عمل کرنے کا تصور باقلا (۱۱)۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَلَكِنَّ الْغُورَ مِّنْ أَهْلِ يَسْأَلُ عَنْ** انہوں نے متعلق ذل بونی میں صرف تارِ دوسو یا اس نیک شخص کے مدینے آئے تھے اور انہوں نے فرشتے پر عمل کرنے کا تصور باقلا (۱۱)۔

امام احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی حاتم، ابی ذر، ابی شیبہ، ابن مکنز رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا تو حضرت ابراہیم نے یہ آیت لایا: **وَصِيبٌ مِّنْ ذُلٍّ يَنْبَغِي لَهُمْ** انہوں نے متعلق ذل بونی میں صرف تارِ دوسو یا اس نیک شخص کے مدینے آئے تھے اور انہوں نے فرشتے پر عمل کرنے کا تصور باقلا (۱۱)۔

امام احمد رحمہ اللہ اور ترمذی و نسائی، حاکم اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وہ شخص جو صحت کے وقت فریح کرتا ہے یا صدقہ کرتا ہے اس کی منگیاں اس شخص کی ہے جو یہ دینا ہے جب انور صبح ہو چکا ہوتا ہے۔

لہذا لی کا ارشاد ہے وہی الفقہی

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد قرہی رشتہ دار ہیں۔

امام طبرانی، حاکم اور بیہقی نے سنن میں عمر و کلثوم بنت قیس بن ابی معیط رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ہم نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وہ شخص صدقہ ایسے دینے پر ہے جو (دھنسی کی بنا پر) واپس نہ لے سکا ہو۔ امام احمد دارقطنی اور بھرائی نے تفسیر میں 718 حدیث سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے پوچھا کہ فقیل صدقہ کیا ہے؟ فرمایا عرض کرنے والے رشتہ دار پر۔

امام احمد رحمہ اللہ، ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وہ شخص صدقہ ایسے دینے پر ہے جو (دھنسی کی بنا پر) واپس نہ لے سکا ہو۔

فطیب نے تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمایا کہ اگر کوئی ایسا کرے تو میرے کس ماسول کو دے؟ میں نے تو میرا جڑا یا دانا۔

امام ابن ابی حاتم نے فخر بن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا کہ اگر کوئی ایسا کرے تو میرے کس ماسول کو دے؟ میں نے تو میرا جڑا یا دانا۔

امام ابن ابی حاتم نے فخر بن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا کہ اگر کوئی ایسا کرے تو میرے کس ماسول کو دے؟ میں نے تو میرا جڑا یا دانا۔

امام احمد، بخاری و مسلم، نسائی، ابن ماجہ نے حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وہ شخص صدقہ ایسے دینے پر ہے جو (دھنسی کی بنا پر) واپس نہ لے سکا ہو۔

لہذا لی کا ارشاد ہے الفی الشہیل

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وہ شخص صدقہ ایسے دینے پر ہے جو (دھنسی کی بنا پر) واپس نہ لے سکا ہو۔

امام ابن جریر نے حضرت امام احمد سے روایت کیا ہے کہ میں اشپیل وہ سے دو گچہ پر گزرا۔ وہ نے فرمایا: اے ابن جریر! اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ بڑا بھلا ہے۔

اس میں جریر نے حضرت امام احمد سے روایت کیا ہے کہ اس میں ہے جو فقہاء میں سوال کرے (2)۔

امام احمد اور ابو داؤد اور ابن ابی حاتم نے اس میں غلطی نہیں کی تھی۔ انہوں نے اس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں کائنات ہے مگر چھوٹا کھنڈ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

امام ابن جریر نے حضرت امام احمد سے روایت کیا ہے کہ اس میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں کائنات ہے مگر چھوٹا کھنڈ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس میں کائنات ہے مگر چھوٹا کھنڈ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ابن سعد نے اس میں فرمایا ہے کہ اس میں کائنات ہے مگر چھوٹا کھنڈ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس میں کائنات ہے مگر چھوٹا کھنڈ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس میں کائنات ہے مگر چھوٹا کھنڈ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ابن سعد نے اس میں فرمایا ہے کہ اس میں کائنات ہے مگر چھوٹا کھنڈ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس میں کائنات ہے مگر چھوٹا کھنڈ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس میں کائنات ہے مگر چھوٹا کھنڈ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ابن سعد نے اس میں فرمایا ہے کہ اس میں کائنات ہے مگر چھوٹا کھنڈ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس میں کائنات ہے مگر چھوٹا کھنڈ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس میں کائنات ہے مگر چھوٹا کھنڈ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ابن سعد نے اس میں فرمایا ہے کہ اس میں کائنات ہے مگر چھوٹا کھنڈ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس میں کائنات ہے مگر چھوٹا کھنڈ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس میں کائنات ہے مگر چھوٹا کھنڈ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس میں کائنات ہے مگر چھوٹا کھنڈ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ بڑا بھلا ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت امام احمد سے روایت کیا ہے کہ اس میں ہے جو فقہاء میں سوال کرے (2)۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ بڑا بھلا ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت امام احمد سے روایت کیا ہے کہ اس میں ہے جو فقہاء میں سوال کرے (2)۔

امام طوسی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ واقعہ منیٰ میں ان کے ساتھ تھے ان سے کہنا تھا کہ انھوں نے جو یہاں کیا وہ اس کو منہم بہانے ہیں ابن عباس نے فرمایا ہاں کیا تو نے زیورہ بن عمروؓ کو یہاں نہیں دیکھا ہے۔

ان الاله غمیراً واسعاً حکماً بکتفه الظم والکسہ وشفعہ
للعولی غاب وروسعہ والاعیہ والی اور قلعہ اور غصوں کا مہم وغیرہ اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔
اللہ تعالیٰ اور شاہ ہے اُوْثِقْ اَلْیَمِیْنُ صَدَقُوا

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اُوْثِقْ اَلْیَمِیْنُ سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ کا واس
تہت میں کر کے یمن پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ راستہ ہلاتے ہیں۔

امام ابن جریر نے ابو یوسف رحمہ اللہ سے اس جملہ کے تحت روایت فرمایا ہے کہ انہوں نے ایمان کی کلام سے کلام کیا۔ یہی
ایمان کی حقیقت معل ہے کہ انہوں نے اللہ کو تصدیق کی اور ایمان فرماتے تھے یہ ایمان کی کلام اور ایمان کی حقیقت ہے کیونکہ اگر
قول کے ساتھ کسی نہ ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

تھیں ہرگز ہی نے حضرت ابو عامر الاشجری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں
مکمل کیا ہے؟ فرمایا تو پوچھو! یہ وہی ہے جو وہاں سے مکتوب ہے۔

امام ابن عبد البر نے ابو نعیم ابن شیبانہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں میں نے یہی عرض فرمائی کہ اللہ سے
پوچھا میں نے کہا ہے اے حضرت خوالد بن اوسؓ کے متعلق کیا کہتے ہو؟ وہ دو دو گوں کو کافر کہتے ہیں؟ فرمایا انہوں نے اللہ کے اس ارشاد
لَیْسَ بِالْیَہُودَ اَنْ تَقُولُوْا وَ لَیْسَ بِالْنَصَارَیْ اَنْ تَقُولُوْا اَلَا بِیْہِمْ اَنْ یَّکْفُرُوْا بِیْہِمْ اَنْ یَّکْفُرُوْا بِیْہِمْ اَنْ یَّکْفُرُوْا بِیْہِمْ اَنْ یَّکْفُرُوْا
بہیوں کا نکار کر کے گویا کافر ہوئے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ ۚ الْحُرُّ بِالْحُرِّ
وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ ۚ وَالْأَنْثَىٰ بِالْأُنْثَىٰ ۚ فَمَنْ عُقِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ
فَقَاتِلْهُ بِالْعُرْوَةِ ۚ وَكَذَٰلِكَ تَحْفِيفُ بَيْنَ رَبِّكُمُ
وَرَحْمَتُهُ ۚ فَمَنْ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٥٠﴾

اے ایمان والو! فرض کیا گیا ہے تم پر قصاص جو (قاتل) مارے جائیں۔ آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے
بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت۔ عورت کو عورت کی جگہ سے ہی کے بدلے ہی (مقتول کے وارث) کی
طرف سے سب سے پہلے قتل کرنا چاہیے کہ طلب کرے (مقتول کا وارث) خون برادستور کے مطابق (مقتول کو چاہیے)

کہ اسے دیکھ کر کچھ عجیب طرز پر یہ دعا پڑھنے لگا تھا کہ رب کی طرف سے اور رحمت ہے۔ تو میں نے وہ دعا پڑھنے کی اس کے بعد وہ اس کے لئے دو ایک خطا پڑھے۔

اگر ہم اپنی حکومت نے محمد بن عبد بن ابی ریحی خاندان سے روایت یہ ہے کہ اسات میں اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت میں جو بڑے مذہبوں کی پیدائش ہوئی۔ پر مذہب پہنچ کر ہوئی تھی ان کے دور میں وہ لوگ اس وقت کا مسلمہ جاری تھا تھی کہ انہوں نے اسلام اور محمد بھی لکھی تھی جس میں اس کی سچائی کو بتائی تھی کہ انہوں نے اسلام کو اپنی زبان پر قبیلہ دوسرے سے اس بار دشمنی پیاری میں جنت کے بارے کی دشمنی کرتا تھا۔ انہوں نے ہمیں خود رکھی تھیں کہ وہ دشمنی نہ ہوں گے حتیٰ کہ دوسرے قبیلہ کے لوگو اپنے غلام کے بے نفس کر لیں۔ عورت کے بدلے مرد کو قتل کر میں۔ یہیں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا **لَا تَجِدُ أُمَّةَ مُعْتَدِلَةً**۔ (کتاب غنیمت)۔ (وہ عورت کے بدلے مرد کو قتل نہیں کرتے تھے لیکن مرد دوسرے کے بدلے اور عورت کو عورت کے بدلے قتل کرتے تھے۔ یہیں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا **لَا تَجِدُ أُمَّةَ مُعْتَدِلَةً**۔ (ان کا دور 54) یہیں اللہ تعالیٰ نے نفس اور نفس۔ کم میں۔ جان جو جرم کرنے میں آزاد آدمی کے مردوں اور عورتوں کو قتل میں برابر قرار دیا اور قتل عام میں غلاموں کے مردوں اور عورتوں کو برابر قرار دیا۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے الشعمی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ آیت دو تہجیلوں کے تحت نقل ہوئی
 جن کا تعلق حرب قباک سے تھا۔ انہوں نے بعد احمد و یحییٰ کی وجہ سے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان تھا۔ یہ نہیں کہہ سکتے ہم اپنے
 غلامانہ جیسے لیس کے (اور ہم اپنی خسرو کو بی بی کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ)۔ (۱۰۱)

امام ابن جریر اور امام ابن مردودہ نے حضرت ابوہریرہؓ کو، کہ جس نے اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انصار کے دو قبیلوں کے درمیان جنگ تھی۔ ایک قبیہ دوسرے پر غالب ہو تو وہاں نبیوں نے فضیلت طلب کی۔ نبی کریم ﷺ ان کے درمیان مصالحت کرنے کے لئے تشریف لائے۔ اس وقت یہ آیت **الْحَقُّ لِلَّهِ** اور **وَلِلنَّبِيِّ** مانا جا رہا تھا جس میں **النَّفْسُ لِلنَّفْسِ** نے اس کو مفسد کر دیا ہے (۱۲)۔

امام ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں ہم سے نیچے لوگوں کے پاس دین کا حکم نہ دیتا۔
تو قصاص لے سکتے تھے یا منہ کر سکتے تھے۔ پس یہ آیت کریمہ ان لوگوں کے متعلق لازماً مطلقاً جو دوسروں سے زیادہ تھے
اب زیر و لوگوں میں کوئی غلام قتل ہو جائے تو وہ کہتے ہیں اس کے بدلے میں آزاد کو قتل کریں گے اور جب ان کی کوئی عزت قتل
ہو جاتی تو وہ کہتے ہیں اس کے بدلے میں آزاد کو قتل کریں گے۔ افظعوا نے اس بات پر دینت لازماً فرمائی (۱۰۰)۔

الغیر محمد بن حیدر، محمود دارا نے اسلاف میں کاروبار کا نظم اور جو جی نے اہل میں اور امامت بھی نے سنن میں حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں زمانہ جاہلیت میں جو سے قتادہ اور شیطان کی طاعت تھی، ان میں کسی قبیلہ کی سب تعداد دو دو ہوتی اور ان کا علم کسی دوسری قوم کے نام سے لیا جاتا تو وہ کہتے ہم علی نقیص اور عزت کے ٹھکانے کے

ان جریر، ان جہتی نے اپنی میں قنادر سے روایت کیا ہے کہ رحمت سے ممدودہ رحمت ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اس امت پر رحمت فرمائی، ان کو دیت کا کھانا عطا فرمایا۔ دیت کو ان کے لئے حلال فرمایا۔ جب کہ پہلے کسی قوم کے لئے یہ حلال نہ تھی۔ اہل قرابت کے لئے قصاص و غلوغلو اور میان میں اورش کا حکم نہ تھا۔ اہل انجیل کے لئے سربل غلو تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے قصاص و غلوغلو اور دیت کو مقرر فرمایا۔ اگر یہ امت چاہے تو ان کے لئے دیت حلال ہے جب کہ پہلے کسی امت کے لئے حلال نہ تھی۔

امام عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، احمد، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے اہل شرع انحرافی و مرافقہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس کو قتل یا زخم کی مصیبت پہنچائی تھی وہ اس کو تین چیزوں میں اختیار ہے یا تو قصاص لے یا معاف کر دے یا دیت لے لے۔ ان کو کوئی چھٹی چیز کا ارادہ کرے تو اس کے ہاتھ روک لو، جو اس کے بعد تیار کرے گا اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔

امام ابن جریر اور ابن السکیت نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے دیت لینے کے بعد قتل کرنے والے پر صرف قتل ہے، اس سے دیت تول نہیں کی جائے گی۔ ہمیں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دیت لینے کے بعد قتل کیا میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گا (۱)۔

امام سوہب نے نو اندیش حضرت عمرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دیت لینے کے بعد قتل کیا میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گا۔

امام کبیر، عبد بن یحییٰ اور ابن جریر نے حضرت انس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں زمانہ جاہلیت میں جب کوئی شخص کسی کو قتل کر دیتا تو وہ اپنی قوم کے ساتھ جاتا اور اس کی قوم آتی اور اس کی طرف سے دیت پر صلح کر دیتی۔ پس قاتل اور مقتول سے اپنے نفس پر اس ہمت نہیں بھرا سے قتل کیا جاتا اور اس کی طرف سے دیت چھینک دی جاتی۔ یہ زیادتی اور اعتدال (۲)۔ امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عمرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ دیت لینے کے بعد قتل کرنے والے کو قتل کر دیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَكُلُّهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوٌ ۖ لَّيۡسَ اِلَّا لِبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوۡنَ ﴿ۛ﴾

اور تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے اسے عقل مندو اس کا کر (قتل کرنے سے) پرہیز کرنے کا ذریعہ۔

امام عبد الرزاق اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوٌ کا مطلب یہ ہے کہ اس میں قاتل کے لئے نصیحت اور ڈر ہے جب عالم نفس کو قصاص کا تصور دیکھیں میں آئے گا تو وہ قتل سے رک جائے گا (۳)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس قصاص کو قصص و امثال کے لئے حضرت بنیاد ہے اور اس میں جان اور بے اوقوف لوگوں کے لئے نصیحت ہے۔ کتنے لوگ جو اس کھانے (قتل) کا ارادہ

نے مصیبت کی اس نے بالکل کوئے نظر سے تو ہم اس قدر دوا کوں کو پینے کے عوارض اور اس طرح کی سمجھت کرے یہی اللہ تعالیٰ نے علم و کرم سے اس کو پہنچائی کہ ہر قوم کے لیے قیامی، عیسائی اور اس کو پینے کے ۱۱۰

اگرچہ اہل حق و مجددی نے مل کر ملایا ہوا زمانہ سے روایت کی ہے جس کے بارے میں اہل حق و مجددی نے اس کی تردید کی ہے۔

ماہر لسانی اور جدید لہجہ کے شائقین کو یہ بات یاد رہے کہ اگرچہ انگریزی اور اردو کے درمیان بہت سی مماثلتیں ہیں، مگر ان کے تلفظ، لکھنے اور سمجھنے کے لحاظ سے کافی فرق ہے۔ اس لیے انگریزی سیکھنے والوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ انگریزی سیکھنے کے لیے صرف الفاظ یاد کرنے کافی نہیں ہے، بلکہ ان کے تلفظ، لکھنے اور سمجھنے کے لحاظ سے کافی فرق ہے۔ اس لیے انگریزی سیکھنے والوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ انگریزی سیکھنے کے لیے صرف الفاظ یاد کرنے کافی نہیں ہے، بلکہ ان کے تلفظ، لکھنے اور سمجھنے کے لحاظ سے کافی فرق ہے۔

ہم یہ بھی مضمون، محمد عبدالحق قیوم الہ آبادی نے اللہ جل جلالہ میں اتالیقیہ اور جہاد میں اس کی تفسیر کی ہے۔

ایک مرتبہ وہ بیان کیے کہ وہاں آیت سے گزرتے ہوئے مایہ آیت طسوں نے کہا کہ:

مشفق اور مہربان ہے۔ میں پتے اور اپنے باپ کی وارث ہوں۔ میں بھی والدین کے لئے دیت ہوں۔ میں بھی بھائیوں کا

تمام اہل حق اور اہل ملی و قوم نے انکو سے اس مباحثی اعلیٰ مرتبہ سے روانہ کیا ہے، نے ہیں والدین کے سامنے
کے ماہر و فاضل، جو تمام امور پر گئے لئے بہت تھی۔ جس انتظاماتی نے آیت برات لازل فرمائی، ہر میت سے

اہم ہر دور نے اپنی قوم کی روزِ فتح کی اور محنت کے مصروفیت میں اہم اس اہم دور کو ہے۔ عاریتاً یہ ہے کہ اسے ہر

ابن جریر نے یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جو لوگ قرآن کے لئے آیت پر اٹھنے

امام ولیعہد امیر المومنین علیؑ کے والد حضرت ابی طالبؓ نے حضرت ابی طالبؓ کی وفات کے بعد حضرت علیؑ کو وصی بنایا اور حضرت علیؑ نے حضرت ابی طالبؓ کی وصیت کو قبول کیا۔

یہاں سے اس اہمیت کی سچی پہچان کیا اور اس کے لئے کیا راستہ دیکھا جس کے تحت اس کو اپنے تمام حقوق سے محروم کر دیا جائے۔

2- ابن ماجه (15426) 1- ابن ماجه (15426) 1- ابن ماجه (15426)

2- اینها بهر دو (15425)

١٠٠٠

۱. انیسویں صدی کے ابتدائی دور میں، انگریزوں نے ہندوستان میں اپنی حکومت کو مستحکم کرنے کے لیے ایک سلسلہ میں اقدامات کیے۔ ان میں سے ایک اہم اقدام انگریزوں کی طرف سے ہندوستان میں ایک سلسلہ میں اقدامات کیے۔

(15433)87 15.9 July 3

١٤٣٠ هـ

149-00000-1-7

192 王 立 华

147: 1472 - 1473

1. *Introduction*

امام عبد بن عبد نے حضرت محمد (ص) سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس کے ساتھ سے روایت کیا ہے اور وہیت (وہیت) اور ان کے لئے قی اور یہ عجیب و غریب ہوئی۔

امام عبد بن عبد نے حضرت محمد (ص) سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس کے ساتھ سے روایت کیا ہے اور وہیت (وہیت) اور ان کے لئے قی اور یہ عجیب و غریب ہوئی۔

امام عبد بن عبد نے حضرت محمد (ص) سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس کے ساتھ سے روایت کیا ہے اور وہیت (وہیت) اور ان کے لئے قی اور یہ عجیب و غریب ہوئی۔

امام عبد بن عبد نے حضرت محمد (ص) سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس کے ساتھ سے روایت کیا ہے اور وہیت (وہیت) اور ان کے لئے قی اور یہ عجیب و غریب ہوئی۔

امام عبد بن عبد نے حضرت محمد (ص) سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس کے ساتھ سے روایت کیا ہے اور وہیت (وہیت) اور ان کے لئے قی اور یہ عجیب و غریب ہوئی۔

فَمَنْ يَدَّ لَهُ بِعَدَا سَاعِدَةٍ فَإِنَّمَا إِلَهُهُ عَلَى الْإِنِّ يَبْدُو لَهُ زَيْنَ اللَّهِ
سَيِّدُهُمْ عَلَيْهِمْ فَمَنْ خَافَ مِنْ قَوْمٍ جَزَاءُ أَوْ إِشْمًا فَاصْبِرْ بَيْنَهُمْ فَمَا
رَأَيْتُمْ عَيْنًا إِنَّ اللَّهَ عَفْوٌ شَرِيفٌ

پھر جو جس کے لئے اس وقت کوئی چیز ہے جو وہ اس کے لئے دیکھ سکتا ہے۔ یہ ایک اللہ تعالیٰ
سب کو دیکھنے والا ہے۔ اور جسے کوئی چیز دیکھ سکتا ہے۔ اس کے لئے کسی طرف اور اس کے لئے کوئی چیز
کو اس کے لئے دیکھ سکتا ہے۔ یہ ایک اللہ تعالیٰ عفو و رحیم ہے۔

امام ابو حنیفہ نے اس کے لئے روایت کیا ہے کہ میں نے اس کے ساتھ سے روایت کیا ہے اور وہیت (وہیت) اور ان کے لئے قی اور یہ عجیب و غریب ہوئی۔

امام ابو حنیفہ نے اس کے لئے روایت کیا ہے کہ میں نے اس کے ساتھ سے روایت کیا ہے اور وہیت (وہیت) اور ان کے لئے قی اور یہ عجیب و غریب ہوئی۔

امام حسین علیہ السلام نے حضرت عبد بن جبر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اسی اگر میت سے وصیت سنے کے بعد اس کو نافذ نہ کرے جب کہ وہ وصیت بدل پر مبنی ہو تو اس کا عینا وہی پر ہوگا جس نے اس وصیت کو بدلا۔ میت نے چونکہ وصیت صحیح کی تھی اس پر کوئی حرج نہیں۔ اس لئے کہ وہ میت سے بری ہے۔ اِنْ اَللّٰهُ تَعَالٰی اللہ تعالیٰ اس وصیت کو سننے والا ہے اور اس کو جاننے والا بھی ہے اور جسے وصیت کرنے والے سے غلط وصیت کرنے کا عذر دے دیا مگر غلط ہو تو وہ اس کے درمیان اصلاح کر دے۔ یعنی اس کو وہ صحیح سمت لوگوں میں اللہ تعالیٰ وہی پروردگار نے والا ہے کیونکہ اس نے درخت کے درمیان اصلاح کرائی۔ رحیم میت کی وصیت کے ظلم کے خلاف تبدیل میں اس کو رخصت دے دی گئی ہے۔

امام العسکری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ تابع بن الازرق نے جَعْفَا کا معنی پوچھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس کا معنی وصیت میں ظلم کرنا ہے۔ ابن الازرق رحمہ اللہ نے کہا کیا عرب اس کا معنی جانتے ہیں؟ فرمایا ہاں کیا قرآن مجید میں مذکور ہے تو آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

اَلَمْ يَأْتِ تَعْلِيْقُ فِیْ اَخْوَانِهَا یَا یٰبَنِیْ صَابِغِیْنَهُ جَعْفَا

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں الجحف کا معنی خطا کرنا ہے اور تعلق کا معنی جان بوجھ کر گناہ کرنا ہے (1)۔

حضرت سفیان بن عیینہ اور عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جَعْفَا کا معنی خطا کرنا ہے اور اِشْمَا کا معنی جان بوجھ کر ظلم کرنا ہے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے جَعْفَا کا معنی جحف یعنی ظلم یا ظلم کرنا لیا ہے۔

امام عبد بن حمید اور امام ابن جریر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں تَعْلَن ظاف یٰ یٰ عَوَیصؑ یعنی یہ اسی وقت کا معنی ہے جو انسان قریب اسوت ہو جائے پھر عدلی نہ کر سکے اور حقوق العباد میں کوتاہی کر لے تو لوگ اسے کہیں کہ اس طرح وصیت کر اور ظالم کو اتنا مال دے (2)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے جو ظلم کے ساتھ وصیت کرے تو میت کا ولی یا امام وقت اسے کتاب سنت کے مطابق درست کر دے اس کے لئے تبدیل کرنا جائز ہے۔

حضرت سفیان بن عیینہ معید بن منصور اور یحییٰ بن یزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وصیت میں ظلم اور نقصان پہنچانا گناہ کبیرہ ہے۔

امام ابو داؤد نے مراسیل میں وائین ابی حاتم اور ابن مردودہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زعمی میں صدق کو غلط کرنے والے کے صدق کو جو دنا ہے وہ اسی طرح وصیت میں سوت کے وقت ظلم کرنے والے کی وصیت صحیح سمت لوٹا دے۔

امام سعید بن منصور نے ابو جعفر محمد بن اسماعیل سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رمضان کے روزوں کے پر روزہ کو متوسط فرمایا ہے۔ ان دنوں میں قسم سے حاکم نے سے روایت کیا ہے کہ: **أَيُّهَا الْقَعْدَةُ وَذِي بَيْتِ مَرَدَّيْنِ** کے میں روزے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے پہلے چھ مہینہ کے تین روزے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے نازل فرما کر ان کو متوسط کر دیا۔ پہلے روزہ عشاء سے شروع ہوتا تھا اور اس میں اللہ تعالیٰ نے تسکین رکھنا اکلانے کا حکم بھی دیا تھا۔ سب سے پہلے میں سے جویا جاتا تسکین کو کھانا کھا تھا اور انکار کرتا تھا اور اس کی تہنہا رکھتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے **فَصَلِّ فِيهِمْ آيَةً** کا ارشاد نازل فرمایا اور دوسرے روزوں میں اللہ تعالیٰ نے **فَصَلِّ فِيهِمْ** کا حکم بھی دیا جس نے یہ متوسط کر دیا۔ پھر فرمایا **يَذْكُرُ فِيهِمْ الْيَوْمَ الَّذِي يَذْكُرُ فِيهِمْ الْقَوْمَ** یعنی ستر میں انکار کی اجازت ہے پھر دوسرے روزوں میں اس کی تہنہ کر لے۔

امام مہدی بن حمید نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ پہلے لوگوں پر بھی غلبہ تھا کہ رمضان کا مہینہ فرض کیا تھا اور جیسے دوسرے مہینے میں روزے رکھتے تھے اور دو رکعت نماز صبح اور دو رکعت نماز شام وادار کرتے تھے حتیٰ کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے رمضان کا مہینہ فرض فرمایا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت حماد بن عمار سے روایت فرمایا ہے پہلا روزہ صبح کا ہے اسلام اور ان کے جد و اہل کے ساتھ تھی کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام نے بھی روزے رکھے اور ان کے پہلے تین روزے تھے جو عشاء تک ہوتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے نماز اور صبح پر دم لے بھی ہی صحران روزہ رکھا تھا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ رمضان کا روزہ اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے کی اتنا ہی پر بھی فرض کیا تھا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت انس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کبھی امتوں میں سے ہر سمت پر پورے رمضان کے روزے فرض کیے گئے تھے جس طرح ہم پر آج ہے۔ رمضان کے روزے فرض ہیں۔

امام مہدی بن حمید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نصاریٰ پر اسی طرح روزے فرض کیے گئے تھے جس طرح تم پر فرض کیے گئے ہیں۔ اس کی تصریح قرآن میں ہے **كَلِمَاتٍ عَلَيْنَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ** نصاریٰ کا معاملہ یہ تھا کہ انہوں نے ایک دن پہلے روزہ رکھا۔ کہنے لگے ہم نے نہیں کرے پھر ایک دن مقدم کیا اور ایک دن مؤخر کرتے تھے ہم خط نہیں کر رہے تھے۔ ان کا آخری صومہ یہ ہو کہ انہوں نے کہا ہم اس دن پہلے رکھیں گے اور اس دن مؤخر فرمائیں گے مگر یہ ہم خط نہیں کر رہے تھے۔ پس وہ روزوں کا مہینہ بھی تم کر رہے تھے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی اور ان پر فرض تھا کہ دس دنوں میں صومہ رکھیں پھر ان کو پہلے روزہ اور عورتوں سے حقوق روایت کر رہے ہیں۔

امام مہدی بن حمید نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ پہلے لوگوں پر روزہ اس طرح فرض تھا کہ جب

الشُّهُورُ فَلْيُنْفِئْ قَرَأَ آيَاتِ مَسُومٍ بِرَبِّهِ

امام ابن حبان نے حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر مصلوبان کے مہینہ میں مرضی سے مارے رکھتے تھے جو چاہتا ہوا زہر نکلتا اور جو چاہتا نہ نکلتا اور فریاد نہ کرتا تھا کہ یہ بہت کمینہ ہے۔

امام بخاری نے جو اسکی دعا اٹھ سے روایت کیا ہے لڑتے ہیں ہمیں اصحاب محمد علیہ السلام نے خبر دی کہ جب رمضان شریف نہزل ہوا تو لوگوں پر یہ حکم بہت مشکل ہوا۔ پس جو چار روز ایک مسکین کو کھانا کھاؤ تو وہ رمضان کے روزے نہ رکھنا پھر صحابہ کرام پر روزوں کا قرب بھی شاق گزرا جو مشکل سے دورہ کر سکتے تھے وہ پھر ان کو ان کی رخصت دینی مگر اس حکم کو وہ "أَنْ يَصُومُوا حَتَّى يَخْلُقَ اللَّهُ مَا يَكُونُ كَمَا كَانَ الْأَوَّلُ" اور روزہ رکھنے کا حکم ہو گیا (۱)۔

امام ابن جریر نے ابو یوسف اور حرافہ سے روایت کیا ہے کہ اصحاب محمد شہید انظر نے خیر الدار ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ صیدہ شریف آئے تو صاحب کوبر ماہ ٹھکان ان نقلی روزے رکھنے کا حکم دیا۔ یہ روزے نہ فرض نہیں تھے۔ پھر رمضان کے روزے سے نازل ہوئے اور اولیٰ روزہ رکھنے کے عادی نہ تھے تو یہ ان کے لئے انتہائی مشقت کا باعث ہوا۔ پس جو روزہ نہیں رکھتا تھا وہ مسکین کو کھانا کھلاتا تھا پھر یہ آیت نازل ہوئی **فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ**۔ الانبیاء پھر یہ رخصت مراد ہے اور مسافر کے لئے نقلی اور نہیں روزے کا حکم تھا۔

امام محمد بن حمید اور ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں، جب یہ آیت و عَلَى الَّذِينَ يُظِلُّونَ اَنْزَلَ اَمْثَلُ نَوَافِلٍ روزہ نہیں رکھتے تھے اور کھانا کھاتے تھے۔ پس لوگوں نے روزہ صرف نفل کے لئے کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اَنْزَلَ اَمْثَلُ نَوَافِلٍ ہم پر قرآن میں روزہ رکھا۔

امام وکیعہ اور عبد بن حمید نے ابو یعلیٰ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں رمضان شریف میں عطاء بن ابی رباح کے پاس گیا جب کہ وہ کھانا کھا رہے تھے۔ میں نے پوچھا کیا تو رمضان میں کھانا کھا رہا ہے؟ انہوں نے فرمایا روز کا حکم پہلے نازل ہو تو چڑھتا روز آکر کھاتا ہو جو بابت افطار کرنا اور ایک دن کے بدلے یک مسکین کو کھانا کھانا۔ جب یہ حدیث نازل ہوئی فتنۃ لکنونہم خیمۃ قحطہم خیر لدھما یعنی طرفت دو مسکینوں کو کھانا کھالیں گے۔ پھر جب فتنۃ شہدائکم الشہداء کا ارشاد ہوا تو مریض، مسافر، شیخ تبرک علیہ السلام پر علاوہ ہر مسلمان کے لئے روزہ رکھ ضروری ہو گیا۔ ہر شخص کے لئے چوتھا کہ وہ اظہار کرتا اور ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔

امام کبیرؑ و عبد بن منصورؑ اہل الجہاد (نے) اعلیٰ میں (جہاد کی) جہاد کر رہے تھے اور انہوں نے اپنی سُن میں حضرت ابن عمرؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ دُعا یہ قائل ہیں کہ جہاد کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نافرمانی کے بعد اہل آیت قَمَعَ شَہِدَہُ الْفَہَرِّ قَلْبُہُ ہے۔

امام کبیر، سفیان، حمید الرزاق، المغیرالی، بخاری، ابوداؤد (المتابعین)، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن

کھانا چاہتا ہے مثلاً حاکم اور عورت، دودھ پلانے والی عورت، یوز، حافرت اور دانگی مرلیض (۱)۔

امام ابن جریر نے طہی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ سارے شاذ ایسے بڑے غصے کے متعلق ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور روزہ رکھنے کے لیے اس میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔

امام ابن ابی شیبہ عبد بن حمید، ابویعلیٰ، ابن المزی، دارقطنی اور بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ موت سے پہلے ایک سال روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے تھے تو انہوں نے شریعہ کا ایک جزائز تیار کروایا پھر تمیں مسکین کو بلا کر انہیں کھلایا۔

ابو طہرانی نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک انسان موت سے ایک سال پہلے روزہ رکھنے سے عاجز آ جئے تو وہ روزہ نہ رکھے اور چون ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور دارقطنی (انہوں نے اس کو صحیح بھی کہا ہے) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنے والد کو نبی کریم ﷺ کے کھانا کو ان لوگوں کی قائم مقام ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ پس تجھ پر ایک مسکین کو ایک روزہ کے بدلے کھانا کھلا دیا ہے اور جو شخص پر ان روزہ کی قضاء نہیں ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن ابی حاتم اور دارقطنی نے حضرت تابع رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹوں میں سے ایک کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا کہ وہ حضرت ابن عمر سے حل کی حالت میں رمضان کے روزے کے متعلق پوچھے تو حضرت ابن عمر نے فرمایا: افطار کرے اور ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ہر عورت روزے افطار کرے اور وہ دودھ پلانے والی عورت، نمسے بچے کی تکلیف کا، یا بشرہ ہو تو وہ بھی افطار کرے اور ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلائیں اور ان پر قضاء نہیں ہے (۲)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت عثمان بن الاسود رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اپنی عورت کے متعلق پوچھا کہ وہ حاملہ ہے اور روزہ رکھنا اس کے لیے مشکل ہے؟ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا اسے افطار کا حکم دے اور وہ ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلائے، جب ٹھیک ہو جائے تو قصہ کرے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ دودھ پلانے والی کو اگر خطرہ ہو تو وہ بھی افطار کرے اور کھانا کھلائے اور حاملہ کو بھی اپنے نفس کے نسیان کا خوف ہو تو وہ افطار کرے اور قضاء کرے اور یہ بعض کی طرف ہے۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: دوروں روزہ افطار کریں اور روزے کی قضاء کریں۔

امام عبد بن حمید نے ابی نعیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: حاملہ اور دودھ پلانے والیوں کو جب خطرہ ہو تو افطار

نہیں کیا اور اس کا جھگڑا ہے تو تمہارے لیے۔

۱۱۔ محمدی حمید نے : (۱) اقم - سورہ پتہ نیل - بفر ماتہ میں : جب اُحدیٰ و زحفانی ملک الجلی پہلے کا اور پھر چوتھ و دوزخا کا ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اِنَّمَا يَسْتَبِيحُ

امام محمد بن منصور نے اہل بیت علیہم السلام سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر پروردگار و پیغمبر ﷺ سے کہ اے اللہ! ہمیں قیامت میں سے پہلے اپنے آپ کو دکھا۔

امام غنی بن حمید نے مجاہد، محمد افہ سے، ایسے کیا سے کہ انہوں نے، اچھا مستمعین و حد کا صیغہ پڑھ ہے۔

اما وسیع سے مغفرت عطا فرمے اللہ۔ نہ وایت پر ہے کہ یہ فدا پر ہیں کہ مکے کے مکے مطابق ایک ہے۔

امام غیب الارزاق شیخ عبد بن حمید نے حضرت مکرّمہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جیسے میں نے طاووس سے اپنی اللہ!

کے تعلق پر چونکہ وہ بیاض بن وچ سے روزہ ٹھیک رکھ سکتی تھی یہ انہوں نے فرمایا، افسوس کہ میں یہ ہر روز ایک حد تک رکھتا تھا۔

میں نے پوچھا جس عالم کا ذکر ہے؟ فرمایا: چنانچہ سادات کے لئے عطیہ ہے۔

وہم بر تفتی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس کو یہ خطا چلی ہو اور وہ رمضان کا روزہ

رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو ہر روز ایک دُکھ منہ ہوائے۔

۴۔ ہدایت الیقین اور عید الفصح کے حضرت سفیرانِ رحمٰن سے روایت کیا ہے کہ: میں صدقات و کفالت کا تدارک

میں نے اس کے لئے دعا کی کہ وہ جلد صحت یاب ہو جائے۔

نہہ حانی ہا ارشاد ہے فَمَنْ تَكَلَّمَ عَوْجًا اَقْبَهُ حَبِیْرُهُ

• ماریش نے حضرت چچا محمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ: "عقاب" ہے کہ وہ مسکین کو ایک صباغ لٹکانا لکھ دے۔ عہد

بن قید نے حضرت عمرؓ کو مددِ مخالفہ سے روایت کیا ہے کہ وہ روزِ مسیغون کو کھانا کھلے۔

۱۔ مخبرینِ جدید نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ روایتی مساکین کو کھانا کھا دے۔

امام کعبہ اور عبد بن عبد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ

باز رہے، تو غصے سے تھوڑے لمبے لمبے پروانے بنے جو لے چارے میں کھینا کھلایا۔

امام دارقطنی نے مسند میں حضرت علامہ رحمہ اللہ کے خرفی سے روایت کیا ہے، ہاتھ چیر میں نے صلی بن ابراہیم کو یہ

فرماتے ہیں کہ: "مصلحتی کے عہدے ۱۵ سالانہ فہرست پر مبنی ہوتے ہیں اور ایک مسلمان کو کھانا ملتا ہے اور میری طرف سے رقم ہر دن ملے"

ہرے درہ مسلخوں کو گھاٹ کھڑو۔

وَأَنْ تَقُولُوا حَتَّىٰ نُنْفَخَ بِهِمْ ۚ إِنَّكُمْ كُفَّاءٌ ۚ

نعم یہ ہے۔ (1) ہم ایک انسانی شعبہ بنائے، جسے انور و خورشیدی سنائی اور ان مابین ان خورشیدی

اس میں صرف روزہ و راتیں ہوں گے، ان کے ساتھ اور کوئی دخل نہیں ہوگا۔ رشاد ہوگا روزہ اور راتیں ہیں، ان کے ساتھ ان کے اعمال ہوں گے، اب ان کا آئین فردا میں ہوگا تو روزہ بند کر دیا جائے گا۔ پھر اس دروازہ سے کوئی اور داخل ہوگا۔ ان کے لئے یہ نذرانہ روایت کیا ہے تو اس دروازہ سے داخل ہوگا دوسرے گا اور جو چاہے گا وہ بھی یہاں ہوگا۔

نامہ پہلی نے حضرت پروردگار سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں دوسرا اللہ علیہ السلام نے فرمایا روزہ و راتیں یا کارنی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا روزہ و راتیں کے لئے ہے دروازے کی میں ہزاروں سال میرے لئے کھانا چٹا کرک کرنا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور بیہقی نے حضرت پروردگار کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو یوم النبی کی حالت میں اور وہ آپ کی خاطر رمضان کا روزہ رکھے گا اس کے پہلے گناہ معاف ہو جائیں گے (۱)۔

امام نسائی اور بیہقی نے محمد بن سعید بن ابی عن جدہ و محمد اللہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے روزہ و رات کے لئے روزہ افطار کرتے وقت مقبول ہو گا اولیٰ ہے۔

امام بخاری نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا روزہ و رات کا ساتھ عبادت ہے اس کا خاصوشیہ ہے شیخ ہے اس کا شش روزہ رکھنا ہے، اس کی دعا مقبول ہے اور اس کا گناہ معاف ہے۔

ابن عساکر (نے الکافی میں) ابی الحسن محمد بن احمد بن یحییٰ الفسائی، ابو سعید بن ابی اوفی اور بیہقی رحمہم اللہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جو بندہ روزہ کی حالت میں صبح کھاتا ہے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں، اس کے اعضا تسبیح کرتے ہیں اور آسمان والے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں، یہاں تک کہ سورج غروب ہو جاتا ہے۔ اگر وہ ایک یا دو رکعت نماز پڑھتا ہے تو اس کے لئے آسمان نور سے روشن ہو جاتے ہیں۔ اس کا یہ جو جس میں ہے اس کا چشم و آنکھیں روشن رہتی ہیں اسے اللہ ان کو ہزاروں طرف تسبیح بھیجے، ہم اس کے ہر ایک ہاتھ کی ہاتھکیں ہیں۔ اگر وہ تسبیح اور تحفہ رکھتا ہے تو اس کو ہزاروں تحفے ملتے ہیں جو اس کے اس کا ثواب تمام تک پہنچے رہتے ہیں۔

امام بخاری نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کو روزہ نے ایسے کھانے اور پینے سے روکے رکھا جس کی اس کو خواہش تھی تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے کھل کھلنے کا اور جنت کا شراب پانے کا۔

امام بخاری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ نبی تعالیٰ نے نبی و مرسل کے ایک نبی کی طرف وحی فرمائی کہ اپنی قوم کو بتاؤ کہ جو بندہ میری رضا کے لئے روزہ رکھے گا میں اس کے جسم و محنت و مشقوں کا اور اس کا اجر بھی ہوا کروں گا۔

امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم سند میں ایک غزوہ پر جا رہے تھے کہ ایک منادی نے ندا دی اسے سننے والو! تم اپنی بات بتاؤ۔ حضرت ابو موسیٰ نے کہا میں نے کہا کہ تم تمہیں

یہ کہتے کہ بوجہ اس لئے پانچ روزہ ہے اور نظر جنہوں نے اجماع کے لئے ہیں اور منشی ہمارے لئے مسند رکی مبرائی میں مہل رسی ہے، اس نے فرمایا کیا میں تمہیں اس فیصلہ کے متعلق نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پر لازم کر رکھا ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں نہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ پر یہ فیصلہ لازم کر رکھا ہے کہ جو زندہ دنیا میں اللہ کی رضا کے لئے اپنے آپ کو ایک دن بچا سا رکھے گا اللہ بچائے گا کہ اسے قیامت کے دن میرا پ کرے۔

امام احمد نسائی، ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو میں آپ سے حاصل کروں تو مجھے اللہ اس کا صلہ دے کر فرمایا تم پر روزہ لازم ہے، اس کی مثل کوئی عمل نہیں ہے۔

امام بیہقی نے عبد اللہ بن ابی رباح رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قیامت کے روز روزہ داروں کے لئے دس قرآن نیکائے جاؤں گے، دو ہزار ہے ہوں گے اور لوگ حساب کی تکلیف میں مبتلا ہوں گے۔

امام بیہقی نے حضرت کعب الاحبار سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قیامت کے دن ایک سادہ بندہ کے گھر بھینچنے والے کو اپنی بھینچنے کا لہر دیا جاتا ہے روزہ زیادہ بھی دیا جاتا ہے لیکن اہل قرآن اور روزہ داروں کو اجر بلیغ حساب کے دیئے جائیں گے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نیک کام کرنے والوں کے لئے رخصت کے روزہ داروں میں سے ایک مخصوص روزہ دار ہو گا جس سے ان کو بلایا جائے گا اور روزہ داروں کے لئے جو روزہ اور ہجرت کا نامہ بیان ہے (۶)۔

امام مالک نے عطاء بن یدع، ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، نسائی اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ داروں کا حال ہے۔

امام بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ کے نبی فرماتے تھے اور وہ اپنے رب سے روایت فرماتے تھے کہ تمہارا رب فرماتا ہے روزہ داروں کا حال ہے میرا زندہ اس کے ذریعے تک سے بچاؤ کر رہا ہے۔

امام احمد اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ روزہ داروں کا حال ہے اور آگ سے بچاؤ کا مضبوط قلم ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور بیہقی نے عثمان بن ابی العاص اشجعی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ روزہ داروں کا حال ہے جیسے تم میں سے کسی کی جنگ سے اٹھا ہوا ہے (۲)۔

امام ابن ابی شیبہ، نسائی، ابن خزیمہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ روزہ داروں کا حال ہے جب تک کہ اس کو چرخہ چھڑا دیا جائے (۳)۔

امام طبرانی نے الاسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ

و حال ہے جب تک اسے چاڑ نہ جائے پوچھا گیا کہ کس سے بچتا ہے فرمایا بھوت اور فحیت سے بچتا ہے۔

امام ترمذی اور بیہقی نے علی سلیم کے ایک نفعی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا سبحان اللہ نصف میزان ہے، الحمد للہ میزان کو پھرنے سے، اللہ اکبر آسمان اور زمین کے درمیان کو کھڑا کرتا ہے، و نحو نصف میزان ہے اور روز نصف صبر ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روز نصف صبر ہے اور ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

امام ابن بکر اور بیہقی نے حضرت اہل بن سعد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

امام ابن سعد ابن ابی شیبہ ترمذی (انہوں نے اس کو جمع کیا ہے) سنائی امام ابن ماجہ اور بیہقی نے حضرت امام مارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے کھانا پیش کیا آپ ﷺ نے فرمایا تم بھی کھاؤ۔ جس نے عرض کی میں روزہ سے ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ در کے پاس جب کھانا کھایا جاتا ہے تو فرشتے روزہ دار کیلئے دعا کرتے ہیں حتیٰ کہ دوسرے لوگ کھانا کھانے سے فارغ ہوتے ہیں یا کھانا ختم کر دیتے ہیں۔

امام ابن ماجہ اور بیہقی نے حضرت زیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی روگہ میں حاضر ہوئے جب کہ آپ ﷺ کھانا کھا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مال کھانا کھاؤ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں روزے سے ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم یا ہر ذوق کھا رہے ہیں اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ذوق بہت حساس تھا وہ بے (فرمایا) اسے جلال تجھے معلوم ہے کہ روزہ دار کی ہڈیاں بھی تسخیر کرتی ہیں اور جب تک روزہ دار کے پاس کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے روزہ دار کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب روزہ دار کے پاس کھانا کھایا جاتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت محمد بن عمرو رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب روزہ دار کے پاس کھانا کھایا جاتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت محمد بن عمرو رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب روزہ دار کے پاس کھانا کھایا جاتا ہے تو اس کے مناسل تسخیر کیا کرتے ہیں (2)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے (3)۔

امام ابو یوسف، طاہری، بیہقی نے حضرت مسلم بن قیس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ

نہی کی گئی۔ نہ ایک دن روزہ رکھنا تو نہ اسے جہنم سے اتار دیا کرتا ہے جتنا کہ وہ انہیں سے روزہ شروع کرتے تھے کہ روزہ روزہ کر رہے تھے مسافروں کے لئے۔

اہم امر اور سب سے اہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی نقل روایت کیا ہے۔

امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے نہیں سنا کہ کوئی روزہ رکھے اور وہ اس کی دعا مسافر کی دعا۔

امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ کریم ﷺ مسجد کی طرف تشریف لے گئے۔ مسجد میں صحابہ کرام ایک گروہ بیٹھا تھا آپ ﷺ نے رشتہ فرمایا اس کے پاس طاقت ہو وہ نکاح کرے ورنہ اس پر روزہ ہے کیونکہ یہ شہرت کو کم کرتا ہے بڑی اہم اور مستحب کی بات ہے۔

امام ترمذی روایت میں ہے کہ حضرت سل بن عبد اللہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ نے روایت کیا ہے فرمایا سنت میں ایک روزہ رکھنا ہے کہ کوئی نہ کھانا کھائے اور روزہ رکھنا اس کے لئے بلایا جائے گا اور روزہ رکھنا ہوگا وہ اس میں داخل ہوگا اور اس میں داخل ہوگا اور انہی پر موند ہوگا۔

اہم امر اور سب سے اہم امام ترمذی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ روزہ رکھنا اس وقت جو وہ ہوتی ہے اور وہیں کی جاتی۔

ماہ روزہ کے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز روزہ رکھنا اس کے لئے ایک قسم کی عرش ہوگا جس پر روزہ رکھنے والے کوئی وارد نہیں ہوگا۔ یہی الی اللہ یا اور سب سے اہم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوہریرہ کو ایک قسم کی عرش سے روایت کیا کہ وہ رکھنا اس کے لئے ایک عرش ہے جس میں انہوں نے تشریف لائے جب کہ ہاتھ لگیں گے اور اسے ڈال دیں گے۔ کئی سال بعد میں انہیں عرش کے اسی فیصلہ کی خبر دی کہ وہ انہوں نے اپنے ذات پر لازم کر رکھا ہے۔ وہ اس پر فرماتے ہیں میں نے یہ بات خبر دی ہے کہ وہ نہیں بتا۔ اس بات سے بھی نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ پر یہ فیصلہ لازم کر رکھا ہے کہ جو نبی کے دن میں ہے آپ کو اللہ کی رحمت کے ساتھ رہا کرے وہ اس کے واسطے کہ قیامت کے روز سب سے پہلے فرمائے۔

اہم امر اور سب سے اہم امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ وہ رکھنا اس کے لئے ایک عرش ہے جس میں انہوں نے تشریف لائے جب کہ ہاتھ لگیں گے اور اسے ڈال دیں گے۔ کئی سال بعد میں انہیں عرش کے اسی فیصلہ کی خبر دی کہ وہ انہوں نے اپنے ذات پر لازم کر رکھا ہے۔ وہ اس پر فرماتے ہیں میں نے یہ بات خبر دی ہے کہ وہ نہیں بتا۔ اس بات سے بھی نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ پر یہ فیصلہ لازم کر رکھا ہے کہ جو نبی کے دن میں ہے آپ کو اللہ کی رحمت کے ساتھ رہا کرے وہ اس کے واسطے کہ قیامت کے روز سب سے پہلے فرمائے۔

غایہ اسلام نے کہ جسے اندیشہ ہے کہ اگر آپ ان ظلمات کے ساتھ کچھ سے سبقت لے گئے تو مجھے زمین میں دھنسا دیا جائے یا مجھے مذہب دیا جائے مقام لوگ بیت المقدس میں منع ہوئے اور وہ جگہ سے بھر گیا آپ ایک بلترجگ پر بیٹھے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ کلمات کے مطابق ملل کرنے کا حکم دیا ہے اور جنہیں بھی غفلت نہ کرے گا تم بھی اس کے مطابق عمل کرو۔ پس یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرو۔ بواہک کا شریک ٹھہرا تا ہے اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو اپنے نہ جس سونے یا چاندی کے ذریعے ایک غلام خریدتا ہے پھر اسے کہتا ہے یہ میرا غریب اور یہ میرا کام ہے تو کام نہ راہوں کا صلہ مجھے پہنچا۔ وہ کام نہ کرتا ہے اور اس کا صلہ ایک کے علاوہ کسی کو پہنچتا ہے۔ تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ اس کا حقہ ہمارا طرح ہو اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز کا حکم دیا ہے، جب تم نماز پر مصروف رہو اور نہ کھو۔ اللہ تعالیٰ بندے کے سامنے ہوتا ہے جب تک وہ نماز میں ادھر ادھر نہیں دیکھتا اس نے تمہیں روزے کا حکم دیا۔ اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو ایک مردہ کے ساتھ ہے اور اس کے پاس ایک خوشبو کی قھلی ہے۔ مردہ کا ہر فرد اس کی خوشبو کو پسند کر رہا ہے اور روزہ دار کی بواہک نہ مردہ میں کشتوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اس نے تمہیں صدقہ کا حکم دیا ہے۔ اس کی مثال اس شخص کی، تند ہے جس کو دشمن نے گرفتار کر لیا ہو اور اس کے ہاتھ اس کی ٹانگے کے ساتھ باندھ دیئے ہوں۔ دو آگے چڑھیں تاکہ اس کی گردن اڑا دیں تو اس نے کہا میں تم کو اپنے نفس کا لگن کثیر کے ساتھ نہ دینا ہوں۔ پس اس نے اپنے نفس کا ان کو نہ دے دیا۔ اس نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اللہ کا ذکر کرو۔ اس کی مثال اس شخص کی ہے جس کے پیچھے اس کا دشمن چلائی سے نکلا ہے حتیٰ کہ وہ ایک مضبوط غلط پروا تو اس نے اپنے نفس کو دشمن سے بچا لیا۔ اسی طرح بندہ شیطان سے اپنے نفس کو نہیں بچا سکتا ہے مگر اللہ کے ذکر سے۔

امام طبرانی نے علاوہ اس حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنگ کرو نیست پاؤ گئے روز سے رکھو صحت مند ہو جاؤ گئے، سفر کرو فنی ہو جاؤ گئے۔

امام احمد، ابن ابی الدنیا نے کتاب الجبر میں، الطبرانی اور حاکم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کریں گے روز عرض کرے گا اے رب میں نے اس کو کھانے سے اور شہوت کے چار کرنے سے روکے رکھا، پس تو اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما تو ان کہے گا میں نے اس کو رات کی بندہ سے روکے رکھا اس کے حلق میری شفاعت قبول فرما۔ پس دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔

امام ابویہنی اور طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر ایک شخص نفل روزہ رکھتا ہے پھر اسے زمین بھر سونڈا دیا جائے تو حسب کے دن سے پہلے اسی کا ثواب مکمل نہ ہوگا۔

بخاری و مسلم برقی، نسائی اور نسائی نے حضرت ابو سعید الخدری سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بندہ اللہ کی رضا کیلئے روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے آگ سے اس کے چہرے کو ترسائے گا اور اگر دینا ہے (۱)۔

امام حیرانی نے اوسط اور صغیر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا جس نے اللہ کی رضا کے لئے ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لئے اور آگ کے ہرمیاں ایسے خندق بنا دے جو جس کی چڑائی آسمان اور زمین کے درمیان مسافت یعنی ہوگی۔ طہرائی کے عہد میں جس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایک دن اللہ کی رضا کے لئے روزہ رکھا آگ اس سے سو سال کی مسافت دور ہوگئی۔

ماہ ترمذی، سنائی اور ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ کی رضا کئے ایک دن روزہ رکھے گا اس دن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ستر سال (کی مسافت) دور کرے گا (1)۔

ماہ ترمذی نے ابو امامہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو اللہ کی رضا کے لئے ایک دن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور آگ کے درمیان ایک خندق بنادے گا۔ اس کی چڑائی اتنی ہوگی جتنی کہ زمین و آسمان کے درمیان مسافت ہے۔

امام احمد، ترمذی (انہوں نے اسے حسن کہا ہے)، ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخصوں کی عبادتوں کی جاتی۔ روزہ دار جب دو اظہار کرتا ہے، عادل امام اور مظلوم کی دعا، اللہ تعالیٰ اس کو دلوں کے اوپر اٹھاتا ہے، اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیتے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری عزت کی قسم میں تیری ضرورت نہ کروں گا اگرچہ کچھ عرصہ بعد (2)۔

امام ابن ابی شیبہ نے کتاب الجوراء میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ داروں کے منہوں سے کشتور کی خوشبو نکلتی ہوگی۔ ان کے لئے قیامت کے دن عرش کے نیچے ستر خوں لگایا جائے گا، اور اس سے کھڑکیں گے جب کہ لوگ شہت میں ہوں گے۔

امام طہرائی نے انوار میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک ستر خوان لگایا ہے جس کے اوپر ایسے کھانے ہیں جو نہ کھانے دیکھے ہیں اور کافوں نے سنے ہیں اور نہ کسی کھول میں ان کا تصور آیا ہے اور اسی ستر خوان پر صرف روزہ دار بیٹھیں گے۔

حضرت ابو شیبہ بن حبان نے فتاویٰ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز جب روزہ دار اپنی قوم سے انھیں سے تو اپنے روزہ کی خوشبو کی وجہ سے پہچانے جائیں گے ان کے منہوں کی خوشبو کشتور کی خوشبو سے پاکیزہ ہوگی، ان کے لئے ستر خوان اور آفتاب کے نیچے ہوں گے جن پر کشتور کی میرگی ہوگی، اور شاد ہوگا کھاؤ تم جو ہے، جو تم پیو ہے، ہو، لوگوں کو چھوڑ دو اور آرام کرو، کہہ دے اس وقت تھکاوٹ برداشت کی جب تک ستر خست میں ہوتے تھے اور کھاتے پیتے تھے لوگ اس وقت مشقت اور پیاس میں ہوں گے۔

امام ابن ابی الدیانی نے کتاب الاطعماء میں معیوب بن کثیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اس وقت لوگوں کے سروں کے اوپر ایک بانٹھی بلند کی ہوگا، جنہم کے دروازے کھلے ہوں گے، ان کے اوپر اس کے شعلے اور گرم لولہ چل رہی ہوگی اور روزہ دار کے شعلے ان پر ٹھل رہے ہوں گے جتنی کہ زمین پر لوگوں کے پیوند سے انکی بدبو اٹھے گی جیسی مردار کی بدبو ہوتی ہے

اور روزِ ہزار (نوبت) غمِ کئی کے ساتھ ہیں۔

امام اصحابی نے ملا فیہ میں احمد بن ابی انوار رحمہ اللہ کے حرقے سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمیں ابو سلمہ بن احمد رحمہ اللہ نے یاد فرماتے ہیں یہ ہے کہ ابوہی لعمرحمہ اللہ ایک محدث حدیث کے کرتائے جو میں نے دنیا میں ان سے سنی تھی مگر یاد فرما رہا ہوں کہ ایک دست خوان لکھا جانے کا جس سے وہ کھائیں گے جب کہ وہ سب (کا تھی) میں جہاں ہوں گے وہ سب ملازمین کے بارگاہ اصحاب ہو رہے ہیں وہ جو (کھائے) کھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے گا جب یہ روزہ رہے تم نے اللہ کو پالنا یہ وہ اوقات ہیں جو تم سب کو ملے تھے وہ تم سب کو ملے ہوئے تھے۔

۱۔ ام مہدی نے شعب انصاف میں ابو، لک الہ شری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ شریفؐ نے فرمایا: جس میں ایک کروٹ حسن کا ظہر اندر، نہ اندر ظہر سے نکلے گا ہے۔ اتفاقاً نے یہ اس نے لئے تیرے روبرو ہے جو نرم جڑ ہے، لکھا مکمل ہے، اور اس کے رکھنے اور اس کو کھانا چڑھانے جب کہ کوئی سوئے ہوئے ہوئے ہیں (۱)۔

امم سمعتی نے ذوقِ مصراعہ سے رایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا جاتا ہے کہ روزِ جافاظدار کرنے کے وقت ہر مومن کی دعا فاعنونی موتی ہے و تو یہ میں ذرا اُمی کی دعا چورہ کی جاتی ہے و آخرت میں اس کے لئے خیرہ کی جاتی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اظہار کی ہے وقت یہ دیا، مکتے تھریا و اوسع المغفور و المغفور

۴۔ محمد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا تو اس نے فرمایا: تم میں سے کون دانا ہے میں تمہاری دعا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں دانا ہوں، یا کسی نے سر بیض کی عیوض کی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے فرمایا یا کسی نے دعا کی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے فرمایا صبح روزہ کس نے ادا ہے؟ حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے فرمایا: حبیب، حبیب (دوست و دوستی)۔

اور اس کی تشبیہ سے عبد اللہ بن ابی رمازہ سے روایت کیا ہے کہ اے جی! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جا رہے تھے کہ وہ روضہ راجحہ کے پاس سے ہو، اسی نے کہا: ہر جوان لڑکے یا عورت کے لئے سب سے پہلے عورتوں سے چاہئیں گے، اور مردوں میں سے (2)۔

نامہ ائین بنی شیبہ، ایک خود نوشتہ کی، نسائی، ابن ماجہ، ابی نعیم، دارقطنی اور بیہقی رحمہ اللہ نے شعبہ ۱۱ ایمان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دس دن روزہ بغیر رخصت و دروغیر مضی کے چھوڑا وہ پوری دنیا کی سب سے عظیم نعمتوں میں سے ایک ہے۔

امام دارقطنی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے پیغمبر ﷺ کے ایک دن رمضان کا روزہ رکھا اس پر ایک مہینہ کے روزے ہیں۔

ایمان دار قطفی نے، ہوا میں جس سے روایت کیے فرماتے ہیں، سیدہ بن ابی عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں، جو مفسران کو

ایک روز ہوا کہ اسے دو روزوں اور سارے رکعے کو نکالنے کی ہوتی ہے یہ وہاں سے بارگاہِ نبویؐ میں ایک مہینہ پہنچا۔
اس مہینہ کی شبائے عیدین اس سبب نامداد سے روایت کیا ہے کہ اسے ایک شخص نے کریم بنی ہاشم کے بارگاہ میں
نامداد عرض کی میں نے رمضان کا ایک روز بچھڑا ہے۔ تم نے کریم بنی ہاشم کے فرماؤ کو صدقہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے انتظار
کرنا اور اس روز کوئی تہنہ کرنا نہ کرنا۔

اس مہینہ کی شبائے عیدین ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ تم میں جس نے ہاں ہو جو کہ بچھڑا اور عرض کے روز
بچھڑا یا جو کسی کی لاٹھیاں نہ ہوئی اگرچہ وہ ساری زندگی روزے رکھے (جس کا امام ابن ابی شیبہ نے حدیث میں روایت کی ہے)
روایت کیا ہے کہ تم میں جس نے جان بوجھ کر رمضان کا ایک روز بچھڑا وہ ساری زندگی اس کو پورا نہ کر سکے گا۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ
الْفُرْقَانِ ۚ فَمَن شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَ مَن كَانَ
مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا
يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۖ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَىٰكُمْ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٢٠٥﴾

”وہ رمضان المبارک جس میں تمارا پاکرآن اس میں تم کو پیدا ہوا ہے لوگوں کو ہدایت (اس میں) بھینچا
جائے جس بات کی اور حق و باطل میں تمیز کرنے کی اور جو کوئی اسے عزم میں سے اس مہینہ کو تو وہ یا مہینہ روزے
رکھے اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اسے روزے اور لوگوں میں رکھ لے لے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تمہارے لئے سہولت
اور تمہیں چاہتا ہے تمہارے لئے دشواری اور (چاہتا ہے کہ) تم سختی پوری کر لیا کرو اور اللہ کی بڑائی بیان کیا کرو اس پر
کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر گزار بنو“

اس مہینہ کی حاتمہ بن ابی اسحاق، عیسیٰ بن ساری، یحییٰ بن ابی اسحاق (اسلمی) اور ربیع بن اسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور
موقوف روایت کیا ہے کہ رمضان کو بچھڑا۔ رمضان اللہ تعالیٰ کے نام سے نکلتا اور اس سے نیک و نام سے بلکہ تم شکر نہاں ہو۔
اس مہینہ اور اس کے روزے کے مجاہدہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ تم میں رمضان نہ کو نہ کہ تجھے معصوم بنکر کہ رمضان کیا
ہے؟ شاید وہ اللہ کے نام سے ایک اسم ہے۔ بلکہ شہر رمضان کو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے شہر رمضان کہہ ہے (۱۔۴)
اس مہینہ کے نام کے بارے میں حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ وہ شہر رمضان کا یہ نام اس سے ہے کہ وہ اس

جاتے ہیں اور روزے کے روزے بند کئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور مرتبہ ایک مٹا دی نہ کرتا ہے اسے
خیر کے خلاف کرنے والے اور اسے قہر سے تلاش کرنے والے رک جاتے ہیں کہ رمضان شہرم ہوتا ہے اور اسے
امام احمد طبرانی اور بیہقی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
انصاری کے وقت اللہ کے لئے چند لوگ آتے ہیں ان کے لئے ہوتے ہیں۔

امام مسلم اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچوں نمازیں ہیں اور
چوہ سے جھونکے اور رمضان سے رمضان تک درمیان میں جیسے گندہ صغیر دھوئے ہیں یہ سب چیزیں کاغذ ہیں جب کہ انسان
نکاح کبیر سے بختاب کرے۔

امام ابن ابی نجر اور بیہقی نے حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کی حد دو سو پچیس سال اور جن چیزوں سے روزے کی حفاظت ضروری ہے اس سے
حفاظت کرنے سے تو پیسے سب گن ہوں گا کفار ہو جائیں گے۔

امام ابن ماجہ نے حضرت ہارون رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر روز کے وقت
اللہ کے لئے کھانا اور دھوئے ہیں اور یہ ہر رات کو ہوتے ہیں (۱)۔

امام ترمذی، نسائی، ابی داؤد، ابن خزیمہ، حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو قریش میں اور
مکہ میں چاند ہر دیکھتے جاتے ہیں اور ان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور ان میں سے ایک دروازہ بھی کھولیں رکھا
جاتا ہر رات کو ایک مٹا دی نہ کرتا ہے اس حجر کے متوازی متوجہ ہوا اسے شرب کے متوازی رک جائے اللہ کے لئے نیک سے روزے
ہوتے ہیں (۲) یہ ہر رات کو طس جاتی رہتا ہے (۳)۔

امام ابی شیبہ، نسائی اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
فرمایا ہم شیش ٹوٹ جاتی رہتے ہیں کہ تمہارا سے پانچ رمضان کا مہینہ چکا ہے اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض
کئے ہیں اس میں بدلت کے روزانہ کو لے جاتے ہیں اور انہم کے روزے بند کئے جاتے ہیں۔ شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے
میں میں ایک رات سے چار روزہ ہوں گے (۴)۔

امام احمد، ابو داؤد، ابی شیبہ (نی اثواب) بیہقی (۱) صیہانی (نی اثواب) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کو رمضان کے پانچ ایسے نیکال دینے گئے ہیں جو ان سے پہلے
کسی امت کو عطا نہیں کئے گئے روزہ دار کے منہ کی بول اللہ کے نزدیک مستحب سے زیادہ مانگتا ہے۔ ان کے لئے ملائکہ

استغفار کرتے رہے ہیں حتیٰ کہ روزِ اقصاء رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہر روز اپنی جنت کو حیرانہ فرماتا ہے پھر فرماتا ہے: وہ سکا ہے میرے نیک بندے دنیا سے آکھیں اور مشقت اٹھائیں اور وہ میری طرف لوٹ آئیں اور رمضان میں شاہین کو بھڑایا جاتا ہے، جتنی غلامی اس مہینہ میں کی جاتی ہے اتنی اور کسی مہینہ میں نہیں کی جاتی اور انہیں آخری رات صحاف کر دیا جاتا ہے۔ عرض کی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے لیلۃ القدر ہے فرمایا: نہیں، تم نہ مال کو چوراہا دیا جاتا ہے جب وہ نہ مال پر لیتا رہتا ہے۔

امام بخاری اور الاصہبائی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کو رمضان میں پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئیں۔ (1) جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ میری امت کی طرف دیکھتا ہے اور جس کی طرف اللہ دیکھے گا اسے بھی عذاب نہ دے گا (2) ان کے مونہوں کی خوشام کے وقت اللہ کے نزدیک دستور سے زیادہ پاک ہوتی ہے (3) مانگہ ہر جمعہ اور ہر شام ان کے لئے استغفار کرتے ہیں (4) اللہ تعالیٰ اپنی جنت کو تحمید دیتا ہے کہ وہ تیرا ہو جائے اور میرے بندوں کے لئے عذاب ہو جائے وہ سکا ہے وہ دنیا کی عطا سے آرام حاصل کرنے کے لئے میرے گھر اور میری کراست میں آجائیں (5) جب آخری رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ تمام کی مغفرت فرماتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کی کہ یہ لیلۃ القدر ہے؟ فرمایا: نہیں کیا تم مرداروں کی طرف نہیں دیکھتے جو کم کرتے ہیں جب احکام سے ڈرنا ہوتے ہیں تو انہیں پورا پورا جہاد باجاء ہے۔

امام بخاری نے شعب ابی یحییٰ میں اور الاصہبائی نے الترفیب میں حضرت اسحاق رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے لئے رمضان کی برکات پچہ ہزار (آٹھ سو) آگ سے آزاد ہوتے ہیں اور جب آخری رات ہوتی ہے تو گزشتہ تمام راتوں کی تعداد کے برابر آزاد کئے جاتے ہیں۔

امام بخاری نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پورا مہینہ ان میں سے کوئی ایک نہیں بدلتا، کیا ہر کسب جن بھڑا دیئے جاتے ہیں اور ہر رات صبح کے طلوع ہونے تک ملا دیں خدا دیتا ہے اسے خیر کے مثلاً شیوا! عمل کرو اور خوش ہو۔ اسے شر کے مثلاً شیوا! رک جاؤ اور آسمان کی طرف دیکھو، کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ ہم اس کو بخش دیں؟ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ ہم اس کی توبہ قبول فرمادیں؟ کوئی ہے دعا کرنے والا کہ ہم اس کی دعا قبول فرمادیں؟ کن ہے کوئی سوال کرنے والا کہ ہم اس کا سوال پورا فرمادیں؟ ہر افلاک کے وقت رمضان میں اللہ تعالیٰ کے لئے آگ سے ساتھ ہزار ہزار آزاد ہوتے ہیں جب میدانِ کافران ہوتا ہے جتنے پہلے پورے پہلے میں آزاد کئے گئے ہوتے ہیں ان کی مثل میں ان آزاد کئے جاتے ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن خزيمة، (فی الصحیح) بخاری اور الاصہبائی نے الترفیب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ماہ رمضان کا مہینہ آچکا ہے رسول اللہ کی قسم مسلمانوں پر ہر مسلمانوں کے لئے اس سے بڑھ کر مہینہ نہیں گزرا اور منافقین پر اس سے برا مہینہ نہیں گزرا۔ رسول اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ اس کا اجر

ہو اب اس نے داخل ہونے سے پہلے کھتا ہے اور اس کے داخل ہونے سے پہلے اس کا ہوجوار شہوت نکلتا ہے۔ یہ اس لئے کہ سونے عبادت پر قوت حاصل کرنے کے لئے اس میں شہوتی و کرتا ہے اور مطلق اس میں سونے کی کیفیت اور اس کی پروا درک تیار کرتا ہے یہ سونے میں کئے سے غلبہ ہے اور ہر گز کوئی پر جانی ہے (۱۶)۔

۱۷۔ العقیلی (میں نے اسے ضعیف کہا ہے)۔ ابن خزیمہ (صحیح میں) بیہقی، خطیب اور قاضی (ترغیب میں) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے آخری دن خطب فرمایا اے لوگو! تمہارے پاس بڑا پر بکت عہدہ و امامین پہنچ چکا ہے یہ ایسا عہدہ ہے جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے کو فرض اور اس کے رات کے قیام کو نفل قرار دیا ہے جو اس میں ایک نفل کرے گا وہ اس طرح ہو گا گویا اس نے غیر رمضان میں فرض ہوا کیا، اور جو اس میں فرض لا کرے گا وہ اس قدر ہے کہ وہ اس میں غیر رمضان میں ستر فریقوں کے ہوں، یہ صبر کا عہدہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ مہینہ قوموں کی کا ہے۔ اس مہینہ میں سونے کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے اور جو اس میں کسو روزہ اور کو روزہ اقدار کرائے گا تو یہ اس کے گناہوں کی بخشش ہوگی اور اس کی گناہوں سے آزاد ہو جائے گی اور اس کو روزہ دار کی مثل اور لے گا لیکن روزہ دار کے اجر میں کمی نہیں ہوگی۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا تم میں سے ہر شخص ایسا مال پاتا ہے جس کے ساتھ روزے اور کو روزہ اقدار کرائے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اسے بھی عطا فرماتا ہے جو روزہ کے گھونٹ یا ایک گھجور یا پانی کے گھونٹ سے روزہ اور کو روزہ اقدار کرائے اور جو روزہ دار کو سیر ہو کر کھائے گا اللہ تعالیٰ اسے میرے عوض سے اس طرح ملائے گا کہ وہ بھی ایسا مال ہوگا جتنی کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ یہ وہ مہینہ ہے جس کا پرانا روزہ و صیاتی عشرہ مفترت اور آخری عشرہ واجب سے آزادی کا ہے۔ جس نے رمضان میں اپنے غلام سے تحائف کی اس کو بخش دیا جائے گا اور اگر کسی سے روزہ نہ لگے گا۔ جس نے اس میں چار خصلتوں کی کفرت کر دیا وہ خصلتیں ایسی ہیں جن کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کرو گے اور وہ ایسی ہیں جن سے تمہیں استغناء نہیں۔ وہ وہ خصلتیں جن سے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کرو گے وہ ہیں لا ایلہ الا اللہ اور اس سے استغفار کرنا۔ وہ وہ خصلتیں جن سے تمہیں خزا نہیں وہ یہ کہ تم جنت کا سوال کرو اور روزہ سے ہند مانگو۔

امام ابن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا ذکر کیا اور فرمایا یہ ایسا عہدہ ہے جس کے روزے اللہ نے تم پر فرض کئے ہیں اور میں نے اس کا قیام ملت دیا ہے۔ جو رمضان کا روزہ روزہ رکھے گا اور رات کو قیام کرے گا ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے تو وہ گنہگار ہوگا۔ اس طرح نفل جائے گا جیسے بچے کو ماں پرانے ہوئے ہے تو اس دن اس پر کوئی عذاب نہیں ہوتا۔

امام بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرض نماز اور سری نماز تک کہ وہ ہے اور جمعہ و جمعہ تک گناہ ہے ان گناہوں کے لئے جو درمیان میں آئے اور ایک رمضان کا مہینہ آئندہ

ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان پایا پھر اس کی مغفرت نہیں ہوئی۔ میں نے کہا آمین۔ جب میں دوسری سیرگیا پر چڑھا تو جبریل نے کہا برباد ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر ہوا، وہ آپ پر درود نہ پڑھے میں نے کہا آمین، جب میں تیسری سیرگی پر چڑھا تو ہرگز نے کہا ہلاک ہو جائے وہ جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پایا یا ان میں سے ایک کو پایا پھر انہوں نے اسے جنت میں داخل نہیں کیا۔ میں نے کہا آمین۔

امام ابن حبان نے حضرت انس بن مالک بن حریث عن ابی بن جعد کے سلسلہ سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ پیچھے منبر پر چڑھے پھر جب ایک سیرگی پر چڑھے تو فرمایا آمین پھر دوسری پر چڑھے فرمایا آمین پھر تیسری پر چڑھے فرمایا آمین۔ پھر فرمایا میرے پاس جبریل آیا اور کہا کہ میرا جو مہذب کو پائے پھر اس کی بخشش کی تو اللہ تعالیٰ اس کو پاک کرے۔ میں نے کہا آمین، پھر کہا جس نے اپنے والدین کو یا ایک کو یا پھر درود رخ میں داخل ہوا اللہ اس کو بھی جاک کرے۔ میں نے کہا آمین، جبریل نے کہا جس کے سامنے آپ کا ذکر ہوا اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے اللہ اس کو بھی تباہ کرے۔ میں نے کہا آمین۔ امام ابن خزيمة اور ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے نبی کریم ﷺ منبر پر چڑھے اور فرمایا آمین آمین آمین عرض کی گئی یا رسول اللہ آپ منبر پر چڑھے اور آپ نے فرمایا آمین آمین آمین۔ آپ ﷺ نے کہا جبریل میرے پاس آیا اور اس نے کہا جو رمضان کا مہینہ پائے پھر اس کی مغفرت نہ ہو اور درود رخ میں داخل ہو جائے تو اللہ اس کو تباہ کرے (مجھے کہا) تم کہو آمین تو میں نے آمین کہا۔

امام بیہقی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرمائی ہیں رسول اللہ ﷺ جب رمضان کا مہینہ پاتا تو کمر بستہ ہو جاتے پھر آپ بستر پر نہ آتے حتیٰ کہ رمضان کا مہینہ ختم ہو جاتا۔ امام بیہقی اور اصحابی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرمائی ہیں جب رمضان کا مہینہ آتا تو رسول اللہ ﷺ کا رنگ تغیر ہو جاتا اور آپ کی نماز زیادہ ہو جاتی اور دعائیں گزرتی جنت پیدا ہو جاتی اور رمضان میں انتہائی خوشی ہو جاتی۔

امام طبرانی اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب رمضان داخل ہوتا تو رسول اللہ ﷺ ہر قیدی کو آزاد کر دیتے اور ہر سائل کو عطا فرماتے۔

امام بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرمایا رمضان میں رات کے پہلے تیسرے صبحے میں یا آخری تیسرے صبحے میں ایک مٹائی تیار رہتا ہے کیا کوئی سائل نہیں ہے جو سوال کرے تو اسے عطا کیا جائے، کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا نہیں ہے کہ وہ مغفرت طلب کرے تو اس کی مغفرت کی جائے، کیا کوئی قربہ کرنے والا نہیں ہے کہ وہ قربہ کرے تو اس کی قربہ قبول کی جائے۔

امام بیہقی اور اصحابی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ پچھلے سال سے صدق افضل ہے، فرمایا رمضان شریف میں صدق کر۔

امام بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت ایک سال سے

۱۔ ہم بتاتی ہیں اور ان صحابی نے حضرت ابو سعید خدری سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں پھر ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا حتیٰ کہ رمضان کی آخری رات آ جاتی ہے اس کی کسی رات میں نصف مومن نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عہدہ کے بدلے فیروزہ پڑا دیتا ہے۔ لکھتا ہے اور اس کیلئے جنت میں سرخ باقوت سے گھر بناتا ہے جس کے ساتھ ہزار دروازے ہوں گے۔ اس میں سوئٹ کا ایک کنگ ہوگا جو سرخ باقوت سے مرصع ہوگا۔ جب رمضان کے پہلے دن کا روز رکھتا ہے تو قوس کے پہلے گناہ معاف کر دیتے جاتے ہیں۔ رمضان کے اس دن کی مثل تک نور اس کے لئے ہر روز ستر ہزار فرشتے حج سے شام تک استغفار کرتے ہیں اور رمضان کے عیدین میں دن رات کے وقت کعبہ اکرتا ہے اس کے بدلے ایک درخت ہوگا جس کے سایہ میں پانچ سو سال ایک سوار چلے گا۔

۲۔ امام ابوہریرہ اور یحییٰ نے حضرت ابو سعید خدری سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہنوز کا سردار اور رمضان کا عیدین کا سردار روزے تو امت کے عظیم فرائض ہیں اور ان کا عیدین ہے۔

واللہ اعلم (نے الشواہد میں) پہنچتی اور اللہ سبحانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جنت رمضان کے دخول کی خاطر ایک سال سے دوسرے سال تک تیار کی جاتی ہے اور طریقیں کی جاتی ہے۔ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے ہوا جھتی ہے جس کو مٹیر کہا جاتا ہے جنت کے پتے اور دروازے کے کیواڑوں کے تختے پڑ پڑاتے اور پہنچے ہیں تو آواز سنائی جاتی ہے کہ سنئے والوں نے بھی اس سے خوبصورت آواز نہیں سنی ہوگی۔ پھر سو فی انگوٹوں والی حوریں آجتی ہیں اور جنت کی بلندی میں چھا چکی ہیں پھر بخارا جتی ہیں کہ کئی انفرادی طرف نکاح کا پیغام بھیجا والا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا نکاح کر دے وہ سو فی سو فی انگوٹوں والی حوریں جنت میں جاتی ہیں جنت کے رمضان یہ رات کوئی نہ ہے وہ انہیں حیرت کے ساتھ جواب دیتا ہے پھر کہتا ہے۔ یہ رمضان کی پہلی رات ہے۔ امت محمدیہ ﷺ کے روزہ داروں پر جنت کے دروازے کھولے گئے ہیں اسے جبریل رضی عنہ پراتر جا اور سرکش شیطانوں کو پھنکار دے اور انہیں جزیان نازل دے پھر انہیں مسند میں پھینک دے حتیٰ کہ یہ محمد ﷺ میرے حبیب کی امت کے روزوں کو خراب نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ رمضان کی ہر رات کو سنا دی کو فرماتا ہے کہ تین مرتبہ خدا دے کوئی حوالی ہے کہ میں اس کا سوال پورا کروں، کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ میں اس کی توبہ قبول کروں، کیا کوئی استغفار کرنے والا ہے کہ میں اس کو بخش دوں۔ کون اسے بھرے ہوئے خزانوں والی ذات کو قرض دے گا جو کسی چیز سے محروم نہیں ہے جو پورا پورا بدلہ دینے والا ہے ذرور بر پر بھیگی کی کرنے والا نہیں ہے۔ فرمایا اور ہر روز رمضان کے مہینے میں افطار کی وقت اللہ تعالیٰ ویسے لاکھ آڈی آڈی فرماتا ہے جن پر روزہ واجب ہو

بہارِ رمضان۔ اُس برس کو وہ ہمارے سے رُک جائیں، جب روزے دار رمضان میں دعا مانگیں تو وہاں کی دعا پُر آئیں گی اور میں نے اپنے ویرنہ دم کر دیا ہے کہ میں رمضان کے روزے رکھنے والے کی دعا کو پُر نہیں کروں گا۔ اے نبی! میں رمضان میں آسمان وزمین، پہاڑوں و چٹانوں اور مٹات ارض کو ادا کرتا ہوں کہ وہ رمضان کے روزے رکھنے والوں کے لئے اعتقاد کریں۔ اے نبی! ایسے تین افراد جو شکر و جو رمضان کے روزے رکھتے ہیں۔ پھر ان کے ساتھ نذر پر حوا اور ان کے ساتھ خوار و جوع۔ میں ان کی جگہ اپنی عتوبت اور سزاؤں میں انہیں ادا کرتا ہوں۔ ایسے شخص میں ہوں جنہوں نے رمضان کے روزے رکھے ہوں وہ نبی اگر تو سالہ ہے تو آگے بڑھ کر تو مر رہا ہے تو جو لوگوں کو حکم دے کہ تجھے اٹھا کر لے جائیں اور عورتیں، بچے، دایوں اور جھوٹے بچوں کو قسم دو کہ وہ تجھے ساتھ لے جائیں رمضان کے روزے کے وقت روزہ دار لکھ جائے ہیں۔ میں ان کو اپنے آسمان اور اپنی زمین کو اجازت دوں تو روزہ داروں پر سلام کریں اور ان سے کلام کریں اور نصیحتا جو میں جڑا دیتے ہوں ان کی بشارت دیں، میں اپنے رمضان کے روزے رکھنے والے بندوں کو کہتا ہوں کہ وہ اپنے غریبوں کو کھانا دیں، تم نے مجھے راضی کر لیا اور ہم نے تیرے روزوں کو قبول کیا ہے۔ اے نبی! میں نے تم سے آزاد کر دیئے، میں تمہارا بیت آسمان حساب کروں گا اور میں تمہاری غرضوں کو معاف کروں گا اور کسی کے سامنے میں تمہیں رسوا نہیں کروں گا اور میری عزت کی قسم تمہارے رمضان کے روزوں کے بعد اور میں تمہارے لئے بعد آخرت کے منتظر مجھ سے جو سوا کر دے میں تمہیں عطا کروں گا اور تم مجھ سے اپنی کے حقیق کوں کر، تم نے تمہیں نہیں کھانا کا۔

اب ہمارے لئے انا و اساطیر، جسکی اور الامام بیانی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رمضان میں اللہ کا ذکر کرنے والا منظور (بخشنہ ہوگا) ہے اور رمضان میں اللہ سے سوال کرنے والا بھی منظور ہوگا۔

اب ہمارے لئے (فی الشیخ) بیانی اور جسکی نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکایت میں تمام لوگوں سے زیادہ حق ہے اور سب جہر لیں رمضان میں، اوقات کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جود و پاک و مظلوم کرتے اور رمضان میں ہر رات کو جہر لیں آپ سے ملاقات کرتا تھا کہ رمضان ختم ہو جائے۔ اونہی کو کہہ دیتا تھا کہ پھر قرآن پیش کرتے تھے سب جہر لیں آپ سے ملاقات کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (۱)۔

اب ہمارے لئے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رمضان آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرا ہمارے پاس آیا ہے۔ اس میں ایک رات ہے جو چار مہینوں سے بہتر ہے اور جو کسی سے محروم رہا وہ قلم بھلائیوں سے محروم رہا اور اس کی خبر سے محروم نہیں رہتا محروم نہ ازلی محروم ہو (۲)۔

اب ہمارے لئے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے ہر دن اور ہر رات میں (لوگ) اللہ کے لئے آزاد ہوئے ہیں اور ہر دن اور رات میں ہر مسلمان کی ایسا دعا مقبول ہوتی ہے۔

[illegible]

نامطہر فی نے حضرت عبادت السامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا جب کہ رمضان کا مہینہ آج کا ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں اس مہینہ میں اپنی رحمت سے احباب و گد و دست بازار و حق و گناہما کو ہوں گے اور اس میں دعوت قبول ہوگی۔ لہذا تم ہمارے نیکیوں کے مقابلہ کو دیکھو کہ اگر وہ تم پر تہمت دے دے تو تمہاری سہاوت فرمائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کو علی بن ابیاسدؓ کا دعوتی (بد بخت) دور ہے اور اس مہینہ میں اللہ کی رحمت سے غرور مت۔

امام ابن ابی شیبہ اور علی بن ابی حمزہ (ر) نے "وحدہ میں" حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا ہے کہ مومن تمہارے پاس آچکا ہے اس میں بہشت کے دروازے کھولے جاویں گے اور اس میں دروازے کے دروازے ہلکے جائیں گے، اگر میں یہ یحییٰ و یونسؑ کو دیکھوں گا۔ باقیات ہے اس کے لئے جس نے ایمان پایا اور پھر اس کی بخشش نہ ہوئی۔ حسب مقرر میں اس کی تفصیل دیکھو ہوتی ہے پھر رب دینی۔

[illegible]

امام ابن مردودہ اور صاحب نئی نے قریح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے صدقہ کا ایک روزہ رکھا اور تین چیزیں (کے شر) سے محفوظ رہے قریش اس وحشت کی حالت دیکھیں انھوں نے اچھے دن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا یہ رسول اللہ ﷺ کی چیزیں ہیں جو اس میں نہ اڑیں نہ افرایں نہ کسی زہم نہ اپیت اور فرح (شرم کا) یہ تینوں چیزیں اس میں برابر ہیں۔

امام الاسلامؒ نے نرمی و مہربانی سے رہنمائی کیا ہے، قرآن مجید میں ایک شیخؒ اور دوسرے مہینوں کی جزائر جنہوں نے (سبحان اللہ) سے نفع لیا ہے۔

اہم: اس سبب سے حضرت مغل بن الفضل رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ لوگ جو مجھے دعا کرتے تھے کہ

مختلف بیٹھے اور اتوں کو زندہ کرتے۔ پھر چھوٹا کھانڈا البزور (سرستہ سونے) کا کیا مطلب ہے؟ ہمارا آپ سب سے بڑا اسی مشرور میں انجی ازاراج مطہریت سے جدا ہو جاتے تھے۔

امام باقرؑ نے شعب الدایمان میں حضرت احمقؑ بن ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ابو جریرؓ نے کعب سے پوچھا اپنے افعال میں رمضان کو کیسا پاتے ہو؟ کعب نے کہا: ”کوئی گناہ نہ ہو گا اگر اسے وہاں پاتے ہیں۔“

امام احمد، طبرانی، ابن خزيمة، ابن حبان، ابی مرزوق، ابی اور یحییٰ نے عمرو بن مرواح کی رحمة اللہ سے روایت کیا ہے۔ ہر تہی
تعداد قبیلہ کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اگر میں لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ رَسُوْلُ اللّٰہِ کَیْ کَیْ
ہوں وہ پانچواں نماز میں اور اگر میں رمضان کا روزہ رکھوں اب میں اس کا قیام کروں اور دو کواہ اور کبوتر میں کن لوگوں سے ہیں گا؟
نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو ان احوال پر مرے گا وہ قیامت کے روز انبیاء و صدیقین اور شہداء کے ساتھ اس طرح ہوگا۔ آپ
ﷺ نے دونوں انگلیوں کو کھڑا کیا۔ جب کہ وہ اپنے والدین کا نام نہ پوچھو۔

امام ربیع نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب رمضان آجاتا تو آپ خطبہ ارشاد فرماتے تھے اور فرماتے یہ مبارک مہینہ دو ہے جس کا روزہ روزہ ہے فرغ فرمایا ہے اور اس کا تو مفرغ نہیں فرمایا ہے۔ پس انسان کو یہ کہنے سے بچنا چاہیے کہ جب فلاں روزہ رکھے گا تو میں روزہ رکھوں گا۔ جب فلاں انظار کرے گا تو میں بھی انظار کروں گا۔ خبردار روزہ صرف کھانے پینے سے رکھ کر نام نہیں بلکہ جھوٹ، باطل اور غصے میں روزہ نہ دینا چاہیے۔ خبردار اس مہینے سے آگے نہ بڑھو۔ جب چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور چاند کی جھوٹ انظار کرو اور اگر مطلع اس آلود ہو جائے تو قعدہ اور کربہ کرو۔

لَعَنَهُ تَحَالِي كَا اَرشَاو مے اَلْحَيُّ اَلْقَوِيُّ فَيُحْيِي الْقُرَّانَ

[illegible]

امام ابو یوسف: لیکن مردود ہے نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام پر ستر گناہ مضان کی پہلی رات کو نازل فرمائے مومن علیہ السلام پر جو رات نازل فرمائی جب کہ رمضان کی سچا دہائی گزر چکی تھیں ۱۰۰ راتوں علیہ السلام پر نازل فرمائی جب کہ رمضان کی پانچویں گزری چکی تھیں بیسیں علیہ السلام پر انیس نازل فرمائی جب کہ رمضان کی اٹھارہ گزری چکی تھیں مگر شیطان نے فرعون کا نازل فرمایا جب کہ رمضان کی سو گزری چکی تھیں۔

امام ابن العثرین نے ابو حنیبلہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت براہیم علیہ السلام کے صحائف رمضان کی پہلی رات نازل فرمائے اور انجیل نازل فرمائی جب کہ رمضان کے سینے کی اعضاء اور انھیں گزری چکی تھیں اور

امام ابن القدر میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قرآن رمضان میں لینا اللہ میں کیا دینی نازل ہوا جو میرے اہل بیت میں رکھا ہے پھر وہ لوگ کے کام کے جواب میں جس سوال کے اندر بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ان میں سے ایک ہے کہ وہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہہ دے کہ وہ انہوں نے فرمایا یا رسول اللہ میں آج رات قرآن پڑھنے میں کوئی رات میں قائل کہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا ہے اس میں کوئی عیب نہیں ہے (اسکاؤس) پر فرمایا کیا ان رات میں شیخ بنی نوں کو کسی کیا یا ارادہ رات میں اسے انسانی قرآن میں برقی۔

امام ابن القدر دار ابن ابی ناتم سے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے رمضان میں قرآن نازل ہوا تھا جی کہ وہی کا سلسلہ نازل ہو گیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کوئی رات میں قرآن سے ہر چیز لینا اللہ میں نازل ہوئی تھی۔ وہ اس سال میں نازل ہوئی سوئی تھی پھر قرآن آسمان سے جریج ہر آسمان میں نازل ہوا۔ جو میں ملیہ اسکاؤس محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے تھے جس کا اس سے اب نے اسے علم یا ہوا تھا۔

امام عید بن عبد الاربابی رحمہ اللہ میں نے ابو ذر بن ابی ناتم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا رمضان کو میرے جس میں قرآن نازل ہوا ہے جو رمضان میں نازل ہوا تھا اس کے علاوہ پورے سال میں بھی آپ پر قرآن نازل ہوتا تھا۔ یہوں نے فرمایا کہ میں نہیں الجھتا جریج میں ایسا تھا کہ رمضان میں قرآن نازل ہوا تھا جو پورے سال میں نازل ہوا ہوتا تھا۔ میں نے فرمایا جی چاہتا ہوں کہ کلمہ کا بار ہو چاہتا ہوں کہ رکت اور سنوں کر آج جو سنوں کرتا اور جو چاہتا ہوں کہ۔

امام عید بن ابی ناتم نے فرماتے فرماتے کہ رمضان کے روزہ قرآن میں نازل ہوا ہے۔

هَذَا يَنْشَأُ مِنْ بَيْتِ بْنِ الْهَرَمِيِّ وَالْقُرْآنِ

سید ابن ابی ناتم نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے اس کا معنی یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ لوگ اس قرآن سے روایت کرتے ہیں اور اس میں میں حلال و حرام و رخصہ ہیں۔

امام ابن جریج نے حضرت سعدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس میں حلال و حرام کے واضح دلائل ہیں (1)۔

فَمِنْ شَهَدَةِ الشَّهْرِ تَقُصُّنَا

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ اور مسلم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں رمضان کے میرے کے نازل سے پہلے عاشورہ کا روزہ چاہتا تھا اب رمضان نازل ہوا تو اسے پھوڑ دیا گیا۔

امام ابن ابی شیبہ اور مسلم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کا حکم دیتے تھے ہم نے اس پر بحث کی کہ آپ نے اپنی طرف سے نہیں کر کے غیب دہی جب رمضان فرض ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نہیں اس کا حکم دیا اور اس سے منع فرمایا اور ہمیں اس کی ترغیب دی (2)۔

امام عبد بن حمید، دانت جری نے ان میں سے روایت کیا ہے کہ **فَقُسَّ شَهْدًا** کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص میں نہیں ہوا (۱۱)۔
 امام عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جو سڑکی راستہ میں کسی شہر میں ٹھہر جائے۔
 امام عبد بن حمید نے حضرت مجاہد بن جسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جب نہایت قحط ہو۔

امام ابی نعیم، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جس نے رمضان کو پوچھ
 جب کہ وہ قحط تھا پھر سفر شروع کیا تو اس پر روزہ لازم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **فَقُسَّ شَهْدًا مِّمَّا لَكَ الْكَفَرُ فَلَيْسَ**۔ (۱۲)
 امام عبد بن حمید، منصور نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رمضان آئے جب کوئی شخص گھر میں ہو چلا وہ
 سفر کا ارادہ کرے تو روزہ رکھے۔

امام ابی حاتم نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ رمضان
 کے مہینہ کا آئیں روزہ پھر روزہ رکھو اس حالت میں کہ تم روزہ رکھو اس وقت کہ تم نے کوئی کام کرنا ہے تو تمہیں صائم سمجھو مگر یہ کہ تم نے
وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ تَزَيَّرَ (۱۳)
 امام ابن جری نے حضرت ذہب اور ابی نعیم رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ کھڑے ہو کر روزہ رکھنا چاہا مگر
 روزہ نہ رکھا۔ (۱۴)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سفر میں روزہ نماز کی شکل ہے۔ جب روزہ نہ
 رکھے گا تو نماز قصر کرے گا اور جب نماز پڑھے گا تو روزہ رکھے گا (۱۵)۔

حضرات سفیان بن عیینہ، احمد، عبد بن حمید، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن جریر اور عقیلی نے سفیان بن حمید سے حضرت انس
 بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسافر پر روزہ اور نصف نماز عطا کی
 کہ وہی ہے اور عورت اور مومنہ کے لئے وہی عورت سے روزہ عطا کر دیا ہے (۱۶)۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن جری نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان سے سفر میں روزہ
 کے حقیقی پوچھ کر کیا تو انہوں نے فرمایا: آسانی اور آسانی، جب تک تم اللہ کی آسانی کو بکراؤ (۱۷)۔

امام ترمذی، شعبہ، سید بخاری، سلمہ، ماہ واد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
 سے روایت کیا ہے کہ حضرت جرہ واسمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سفر میں روزہ کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا
 کہ روزہ آسان بناؤ روزہ رکھو اور اگر چاہو تو نہ رکھو (۱۸)۔

امام ابی حاتم نے حضرت ترمذی بن عمر واسمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ

۱. مصنف، ابن ابی شیبہ، جلد ۲، صفحہ ۱۷۹، مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔ ۲. ابن ماجہ، جلد ۲، صفحہ ۱۸۰، ۳. ابی داؤد

۴. مصنف، ابن ابی شیبہ، جلد ۲، صفحہ ۲۹۳ (۵۰۵) ۵. سفیان بن ابی یوسف، جلد ۲، صفحہ ۱۹۰، مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔ ۶. ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۱۸۸

۷. مصنف، ابن ابی شیبہ، جلد ۲، صفحہ ۲۸۵، ۸. ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۱۸۸

مشیتِ غنی میں سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں کیا مجھے روزہ رکھ لینے میں کوئی حرج ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ اللہ کی طرف سے رخصت ہے، جو اس پر عمل کرے گا تو اچھا ہے، اور روزہ رکھنا چاہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

امام احمد، عہد بن حید اور مسلم نے سفر میں روزہ رکھنے سے احتیاط نقل کیا ہے کہ اگر تو روزہ رکھنا چاہے تو روزہ رکھ لے، اگر نہ رکھنا چاہے تو نہ رکھ ۱۱۔

امام عہد بن حید اور دارقطنی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں نبی کریم ﷺ نے سفر میں یہ سب کام کئے، روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کی، روزہ بکھل بھی پڑھی اور قصر بھی کی۔

نام خضیب نے ثانی نقل کیا جس حضرت صدیق بن جہل رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے فرماتے ہیں سفر میں رخصت کے نزول کے بعد نبی کریم ﷺ نے روزہ رکھا۔

امام عہد بن حید نے حضرت ابو میاض رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے نبی کریم ﷺ نے رمضان میں سفر پر تشریف لے گئے۔ لوگوں میں یہ بدواؤں تھی کہ جو چاہے (سفر میں) روزہ رکھے، اور جو چاہے نہ رکھے، حضرت ابو میاض سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کس پر عمل کیا تھا فرمایا آپ ﷺ نے روزہ رکھا تھا اور آپ ان بات کے زیادتی دار تھے۔

امام عہد بن حید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سفر میں روزہ رکھنے والے اور نہ رکھنے والے دونوں کو سب نہیں سمجھتا۔

امام عہد بن حید نے عہد بن المسیب، ورنہ مرجمہما اللہ سے روایت کیا ہے کہ دونوں کا اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحت پر اگر رمضان میں سفر کرتے تھے روزہ دار روزہ رکھے ہوئے ہوتے تھے اور روزہ نہ رکھنے والے بھی ہوتے تھے۔ اظہار کرنے والے روزہ دار پر عجب نہیں نکالتے تھے اور روزہ دار مغلطہ پر عتر اڑی نہیں کرتے تھے۔

امام مالک، اشعثی، عہد بن حید، بخاری اور ابو داؤد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ رمضان میں سفر کیا تو ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے نہ رکھا نہ روزہ داروں نے اظہار کرنے والوں پر عتر اڑی کیا اور منافقانہ کرنے والوں نے روزہ رکھنے والوں کو تنقید کا نشانہ نہ بنایا ۱۲۔

امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم رمضان کے مہینہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے، ہم میں سے بعض روزہ دار تھے اور بعض اظہار کئے ہوئے تھے، اظہار کرنے والے نے روزہ دار پر تنقید نہ کی اور روزہ رکھنے والوں نے اظہار کرنے والوں پر کوئی اعتراض نہ کیا۔ آپ ﷺ نے یہ کہہ کر جو طاقت رکھتا ہے اور روزہ رکھنا چاہے تو یہ بھی اچھا ہے اور جو کمزوری محسوس کرتا ہے اور روزہ نہیں رکھتا تو یہ بھی اچھا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، ابو داؤد اور نسائی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا ستر میں روزہ رکھنا مکمل نہیں ہے (۱)۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، عہد بن حید، نسائی، ابی ماجہ اور حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) نے حضرت کعب بن عجم ان شری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا ستر میں روزہ رکھنا سچی ہے نہیں ہے (۲)۔

امام عہد بن حید نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رمضان میں روزہ نہ رکھنا میرے نزدیک روزہ رکھنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

امام ابن ابی شیبہ اور عہد بن حید نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ستر میں روزہ نہ رکھنا، صدق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر صدق کیا ہے۔

امام عہد بن حید نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان سے ستر میں روزہ کے متعلق پوچھا گیا تو انہیں نے فرمایا یہ رخصت سے جراثام سے اڑا لیا جاتی ہے اگر تم چاہو تو اس کی کر دو۔

امام عہد بن حید نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان سے ستر میں روزہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا اگر تم صدق کرو اور وہاں کی کر دیا جائے تو کیا تم ناراض نہ ہو گے؟ یہ صدق ہے جو اللہ نے تم پر کیا ہے۔

ابو ہریرہؓ، ابن ماجہ اور ابن جریر نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ستر میں رمضان کا روزہ رکھو (۳) اور حضرت انس (رضی اللہ عنہ) نے اس کی طرح ہے (۴)۔

امام ابن ابی شیبہ اور عہد بن حید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ستر میں روزہ رکھنے والا حضرت انس (رضی اللہ عنہ) نے اس کی طرح ہے۔

ابو ہریرہؓ، ابن ابی شیبہ اور عہد بن حید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ستر میں روزہ رکھنا ضروری ہے (۵)۔

امام عہد بن حید نے عہد بن حید نے حضرت ابی ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ ستر میں تھے تو انہوں نے رمضان کا روزہ رکھا، جب ستر سے واپس آئے تو حضرت ابو ہریرہؓ نے انہیں روزہ رکھنا کرنے کا حکم دیا۔

امام عہد بن حید نے عہد بن حید نے حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو روزہ کے عبادہ کا حکم دیا جس نے رمضان میں ستر کی حالت میں روزہ رکھا تھا۔

امام کعب اور عہد بن حید نے عہد بن حید، حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے ستر میں روزہ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا اگر تجھ پر یہ آسان ہو تو روزہ رکھ۔ ایک روایت میں ہے اگر آسان ہو تو روزہ رکھو، اگر مشکل ہو تو انکار کرو۔

المعتقین فرماتا ہے یٰۤاَيُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا کِرۡہَ فِیْہِمْ اَلۡفُسَرُ
عہد بن حید، نسائی اور ابن جریر نے فضیہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک سے ستر میں روزہ

۱۔ سنن ابی حید، صفحہ ۱۷۶، مطبوعہ دار احیاء کتابہ، ۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد ۲، صفحہ ۲۷۳ (۸۹۶۷)

۳۔ تفسیر طبری، جلد ۱، صفحہ ۱۶۳، ۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد ۲، صفحہ ۲۷۳ (۸۹۶۹)

کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: روز رکھے۔ میں سنا: مَا لِقَیْتُمْ یَا قَوْمِ اِنْ یَاۤیَہُ رَاۤیْتُمْ کَاۤیَہُ مَطْلَب سے: فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی تھی تو تم بھوکے سفر کرتے تھے، ۷ بجوئے۔ یہی اتنے تھے۔ آج نہم سیر ہو کر سیر کرتے ہیں اور میری پرہیز کرتے ہیں (۱۱)۔

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: جس نے افطار کیا تو یہ رخصت سے اور جس نے روزہ رکھا تو یہ افضل ہے (۲۲)۔

امام عبد بن حمید نے ابو امامہؓ، حضرت عتبہؓ، بن جابر اور حضرت محمد بن جهم اللہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: سفر میں روزہ اُسرہا: ہوتا تو نہ رکھو، اگر چاہا تو رکھو، روزہ رکھنا افضل ہے۔

امام عبد بن حمید نے احمد بن حنبلہ کے حریف سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ سفر میں روزہ رکھتے بھی تھے اور نہ بھی رکھتے تھے، مگر ہم نے دیکھا کہ آپ روزہ رکھتے ہیں۔ آپ صیغہ پلہ نے فرمایا تم کھاؤ اور اب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے، واللہ! نے کہا میں نے مجاہد سے کہا: تم یہ کیا ہے؟ فرمایا: رمضان میں روزہ رکھنا، غیر رمضان کے روزے سے افضل ہے۔

امام عبد بن حمید نے ابو الحسنؓ کی طرح روایت کیا ہے فرماتے ہیں: مجاہد نے فرمایا: جب آدمی سفر کرے جب کہ اس نے رمضان کے روزے پلہ رکھے تھے پھر وہ ان میں سے روزہ رکھے چاہے پھر انہوں نے دلیل کے طور پر فقہ شافعیؒ و مسلمؒ الشہد فلینصتہ کی آیت پڑھی حضرت ابن عباسؓ فرماتے تھے: جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔

امام عبد بن حمید نے محمد بن اسیرؒ کی طرح روایت کیا ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت مجاہدؒ رحمہ اللہ سے پوچھا کیا میں رمضان میں سفر کروں؟ فرمایا: نہیں۔

امام عبد بن حمید نے ابو امامہؓ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: جب رمضان ہو جائے تو انسان سفر نہ نکلے، مگر نکلے اور پیسے رمضان کے روزے رکھ چکا ہے تو اب سفر میں بھی روزہ رکھے کیونکہ رمضان میں ادا ہوئی غیر رمضان کی اور حج کی قیمت بہتر ہے۔

امام عبد بن حمید نے ابو جہلؓ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: جب رمضان کا مہینہ داخل ہو جائے تو انسان سفر نہ کرے۔ اگر سفر کرنا مجبور ہو تو اسے روزہ رکھنا چاہیے۔

امام عبد بن حمید نے عبد الرحمن بن القاسمؓ سے روایت کیا ہے کہ ابو امامہؓ بن عمر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے وہ ان کو سلام کیا اور یہ رمضان کا مہینہ تھا، حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے عرض کی: مجھ کو۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: تو بیزار ہاتھی کہ یہ مہینہ داخل ہو گیا ہے اب سفر نہ کر۔ انہوں نے عرض کی: میرے ساتھی اور میرے مہر والے سفر پر نکل چکے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: تم کہیں سے تو ان کو بھی واپس بلا لو، پھر پھر یہ روزہ حج کی کہ رمضان کا مہینہ گزر جائے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت احمدؓ رحمہما اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی، میری طرف ایک پیغام رساں آیا اور یہ رمضان کا مہینہ تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں

نے کہ میرے بھائی کا بیٹا مارنے والا ہے، وہ سزا کا ارادہ رکھتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نگل جی کہ یہ مہینہ گزر جائے۔ اگر رمضان رات میں آجائے تو میں وہاں ہی مقیم ہو جاؤں۔

امام عبد بن حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رمضان میں سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اگر چاہے تو انکار کرے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کو تہہ نہیں بنایا۔

امام عبد بن حمید نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ رمضان کا مہینہ نہ پائے اس کے سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں، پھر وہ انکار کرتے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابوداؤد نے سنن ابن حنبل، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ کے مسند سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس سواری ہو جو اسے ایسا جگہ تک پہنچائی کہ جہاں انسان کھانے سے میر ہو سکتا ہے تو جہاں سے رمضان تمہارے لیے روزہ رکھے۔

امام ابن سعد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میر کی امت کے ہر بیٹھوں اور مسافروں پر رمضان کے افطار کا وعدہ کیا ہے۔

امام طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک فرد نے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر وعدہ کیا، میں جب آپ کے پاس پہنچا تو آپ کھانا کھا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوڑو، تمہارے اس کھانے میں سے کچھ کھاؤ میں نے عرش کی یاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں روزہ رکھو۔ فرمایا: چھوڑو میں تمہیں لڑو اور روزے کا مسئلہ بتاؤں۔ ان کوئی نے مسافرات نصف نماز ادا کر دی ہے اور روزہ میں صبر اور عبادت عورت سے منع کر دیا ہے۔ امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عمر سے روایت کیا ہے کہ مسافر پر ہے تو بعد میں روزے متواتر رکھے چاہے تو متفرق رکھے (۱)۔

امام ابن اسحاق، ابن ابی مائدہ، یحییٰ نے اپنی سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رمضان کی قضاء کے بارے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اگر چاہے تو متواتر رکھے۔ اگر چاہے تو متفرق رکھے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ** (دوسرے ایام میں متفرق پوری کرے)

امام ابن ابی شیبہ اور دارقطنی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رمضان کے تھوڑے روزوں کے متعلق روایت کیا ہے کہ چھوٹے روزے رکھو، انہیں طہرے فرمایا جیسے تو نے افطار کئے ہیں ویسے رکھو (۲)۔

امام مالک اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو شخص مرض یا سفر کی وجہ سے روزے نہ رکھے تو دو روزہ رمضان کے عید کے قضا روزے متواتر رکھے۔

امام سعید بن منصور اور بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ان سے رمضان کے قضا اور روزوں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا **فَعِدَّةٌ لِّمَا فَرَغْتَ مِنْهُ** آخر یہاں سب گنتی پوری کر دے تو تفریق میں کوئی حرج نہیں۔

امام ابن ابی شیبہ، دارقطنی اور بخاری نے حضرت ابو سعید بن الجراح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے رمضان کے قضا اور روزے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہیں رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت دے لئے نہیں دی کہ وہ تمہیں بعد میں سختی میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ پس قضا اور پوری کرو اور جیسے چاہو روزے رکھو۔

امام دارقطنی نے رافع بن خدیج رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قضا اور پوری کرو اور جیسے چاہو روزے رکھو۔ امام ابن ابی شیبہ اور دارقطنی نے حضرت حاذ بن جبیل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے رمضان کے قضا اور روزوں کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا قضا اور پوری کرو جیسے چاہو روزے رکھو (۱)۔

امام دارقطنی نے حضرت محمد بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رمضان کے قضا اور روزے متعلق رکھو۔ **لَا تَعَالَىٰ كَوَارِثُ** ہے **فَعِدَّةٌ لِّمَا فَرَغْتَ مِنْهُ** آخر

امام کعب، ابن ابی حاتم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے ایک صورت نے پوچھا کہ وہ رمضان کے روزے کی قضا کرے یا نہ کرے تو روزے رکھ جیسے تیری مرضی ہو اور قضا اور پوری کر کے تک اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **يُؤْتِيكَ اللَّهُ مِنْ لَدُنْهِ الْيُسْرَ وَلَا يُؤْتِيكَ مِنْ لَدُنْهِ الْعُسْرَ**

امام ابن المنذر، دارقطنی اور بخاری نے ابی اسلم میں حضرت مالک رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں **فَعِدَّةٌ لِّمَا فَرَغْتَ مِنْهُ** آخر **فَتَتَابِعُنَا** نازل ہوا تھا لیکن مستحب ہے کہ لفظ ساتھ ہو گیا اور امام بخاری فرماتے ہیں یہ لفظ مضمون ہو گیا۔ اس حدیث کو امام دارقطنی نے صحیح کہا ہے۔

امام دارقطنی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اسے ضعیف کہا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس پر رمضان کے روزے ہوں وہ اسے متواتر رکھنے چاہیے متفرق نہ رکھے۔

امام دارقطنی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اسے ضعیف کہا ہے نبی کریم ﷺ نے رمضان کے قضا اور روزوں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا متواتر روزے رکھے، اگر طویلہ و طغیرہ رکھے تب بھی جائز ہوں گے۔

امام دارقطنی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا رمضان کے قضا اور روزے چاہے تو متفرق رکھے۔ چاہے تو متواتر رکھے۔

امام دارقطنی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بھی اسی کی میں نقل کی ہے۔

امام ابن ابی شیبہ اور دارقطنی نے محمد بن المنذر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ سے یہ خبر پہنچی ہے کہ رمضان کے روزوں کی قضا میں تفریق کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ فرمایا یہ ترے لیے پر منحصر ہے مثلاً اگر

کئی شخص پر قرض ہو اور وہ اس کو ایک دو درہم نہ کر کے دے تو کیا وہ انہیں ہولکا؟ اللہ تعالیٰ زیادہ دلالتی ہے کہ اسے قیوں فرمانے کو بے اختیار فرمادے۔ امام ابو القاسم فرماتے ہیں اس کی سند اس میں اور سہل ہے پھر اسے دوسرے طریق سے حضرت جابر سے مرفوع متصل روایت کیا ہے اور اسے ضعیف کہا ہے (۹)۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن ابی قحطہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی کہ یٰۤاَيُّهَا اللّٰهُ عَلِّمْنَا اللِّسْنَ قَوْلَ مَا يَنْفَعُ الْفُسْطُكُ تحت روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابیہ سے مراد سفر میں افطار ہے اور عمر سے مراد سفر میں روزہ رکھنا ہے (2)۔

امام ابن جریر نے بھی ابن ابی شیبہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ تو آپ ﷺ نے ایک لمحہ کے لئے اسے دیکھا اور پھر فرمایا کیا تو دیکھتا ہے کہ یہ بھی نماز پڑھ رہا ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ شخص اہل مدینہ میں سے زیادہ نماز پڑھنے والا ہے۔ فرمایا تو اس کو یہ بات نہ سناؤ ورنہ تو اسے ہلاک کر دے گا اور پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس امت سے آسانی کا ارادہ فرمایا ہے عقلی کا ارادہ نہیں فرمایا ہے۔

امام احمد نے ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تمہارا ہجر دین آسان دین ہے۔ تمہارا دین آسان ترین ہے۔

امام ابن سعد، احمد، ابو یعلیٰ و طبرانی وابن جریر رحمہم اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا ہمارے لئے اس میں کچھ حرج ہے؟ فرمایا اے لوگو! اللہ کا دین آسان ہے۔ آپ ﷺ نے یہ جملہ نہیں سنا اور اٹھا فرمایا۔

امام ابو داؤد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا آسانی کرو، سختی نہ لگو، نہ سختی نہ کرو، نہ نرمی نہ کرو اور نفرت نہ دو۔

امام احمد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دین پختہ دین ہے، اس میں نرمی کے ساتھ لوگوں کو رخ کرو۔

امام ابو داؤد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دین پختہ دین ہے اور اس میں نرمی سے داخل کرو، تیزی سے دوڑنے والا نہ رہو، زمین کا سناٹے کرتے ہو اور نہ سواری کو باقی رکھتا ہے۔

امام احمد نے ابو زر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا اسلام نرم اور مطیع (گھوڑا) ہے اس پر سوار نہیں ہونا مگر جو نرم اخلاق ہو۔

امام ابو داؤد نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ دین آسان ہے جو دین پر کوئی نہیں آئے گا مگر دین اس پر اہل آب آجائے گا اور اعتدال پر چلو اور اللہ کا قرب حاصل کرو، پناہ تمہیں سناؤ اور میں و شام اور رات کے کچھ وقت سے مدد طلب کرو۔

امام علیؑ کی امام اور بیعتی نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے ہاتھ کو پکڑا، پھر ہم اسے چلے۔ یہ ایک شخص اچانک ہمارے سامنے آیا جو نماز چھوڑا تھا اور کثرت سے رکوٰۃ و سجود کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تو اسے بلاتا رہتا ہے؟ میں نے عرض کی کہ ہاں، کارسوسا بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے میرے ہاتھ کو چھوڑ دیا اور فرمایا تم پر عمل کی راہ اختیار کرو۔ ازم ہے کیونکہ جو اس دین پر سب آئے ان کی کوشش کرتا ہے یہ سید ہیں اس پر غالب آ جاتا ہے۔

امام بیعتی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے عہد سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا یہ دین چلتا ہے۔ اس میں لوگوں کو نرمی کے ساتھ داخل کرو۔ اللہ کی عبادت کو لوگوں کے نزدیک نہ پسندیدہ نہ کر دو کیونکہ تیرا دھڑانے والا نہ سفر طے کرتا ہے اور نہ سواری کو بٹی دھکتا ہے۔

امام بیعتی نے حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دین چلتا رہتا ہے اس میں لوگوں کو نرمی کے ساتھ داخل کرو اپنے نفس کے نزدیک اپنے رب کی عبادت کو بغض نہ بناؤ کیونکہ تیرا دھڑانے والا نہ سفر طے کرتا ہے اور نہ سواری باقی دھکتا ہے۔ پس تو ایسے شخص کے نفس کی طرح عمل کر جو ٹکڑا کر رہا ہے کہ وہ کبھی نہیں مرے گا اور احتیاط کر (اور) تیرا کہ کل تو سرے جائے گا۔

امام بطریق اور بیعتی نے اسل بن ابی اسلمہ بن سلم بن حنیف بن ابی جہدہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے نفس پر سختی نہ کرو پیسے لوگ اپنے نفسوں پر سختی کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے تو ان کے بتایا لوگوں کو گرجو گھروں اور دوسرے گھروں (عبادت خانوں) میں پاؤ گے۔

امام بیعتی نے معبد النجفی درخانہ کے طریق سے بعض صحابہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم عمل سے افضل ہے اعمال سے بہتر عمل درسیانہ میں ہے۔ اللہ کا دین کاکی (سخت) اور مالی کے درسیانہ ہے، انکی دو چیزیں (افراد و تفریق) کے درسیانہ ہے اور یہ اللہ کی مدد سے ہی حاصل کی جاسکتی ہے اور یہی ترین چال، تیز چال ہے۔

امام ابن عبید اور بیعتی نے عقیل بن سوید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ بن عمرؓ نے حکمت عبادت کی جو مسرت نے انہیں کہا ہے عہد اللہ ہم عمل سے افضل اور تنگی اور چیزوں کے درمیان ہے اور بہتر کام درسیانہ کام ہے اور بری رقم و چیز دھڑا رہے۔

امام ابو سعید اور بیعتی نے قیس الدری سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرماتے ہیں تم اپنے دین سے اپنے نفس کے لئے کچھ حاصل کرو حتیٰ کہ عالمہ ایسی مہوت پر قائم رہے جس کے کرنے کی توقعات رکھتا ہے۔

امام بیعتی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ تم اس کی رخصت پر عمل کرے جس طرح وہ پسند فرماتا ہے کہ تو اس کے فرائض پر عمل کرے۔

احمد و ابو داؤد و ابن خزیمہ و ابن حبان و بطریق (الوسط میں) اور بیعتی نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ تو اس کی رخصت پر عمل کرے جس طرح وہ پسند کرتا ہے کہ تو اس کی فرائض پر عمل کرے۔

۱۔ اے قرییب ہے ہاتھ آتا، لے کر بیٹھا کرتے تھے۔

[illegible]

ابو ذر بن ابی شیبہ المرادی اور انکی بیٹنوں میں حضرت امی مومنین رضی اللہ عنہا کبر سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے صحیحہ سے
 قالَ اللّٰهُ تَعَالٰی سُبْحَانَ الْمَلِكِ يَوْمَ الدِّينِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ

اللہ تعالیٰ نے اہل کائنات کو اللہ کی حمد والہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وہ صحابیوں میں تھے جو اللہ کی حمد و ثناء سے روایت کیا ہے۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا

دَعَا قَلِيْسًا جَبِيْزًا وَّلْيُوْمًا اِنِّیْ لَعَلَّهْمْ یَرْشُدُوْنَ ۝۵۱

اور اب پوچھیں آپ سے (اسے سر سے صیب) میرے بندے میرے متعلق تو (انہیں جی تو) میں (ان کے) واقعہ کا یہ جواب کہوں کرتا ہوں۔ وہ عمارت کے واسطے اب دو دنا۔ مجھ سے کچھ سے جس انہیں چاہیے کہ میرے ہم مائیں اور ایمان انہیں مجھ پر نہ کر دو ان کی حیات مان سکتے۔

[illegible]

امام عبد العزیز رحمہ اللہ نے اس حدیث کو مندرجہ ذیل روایت کیا ہے: "ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے کہ جب تم اپنے بچے کو چھو جاؤ، تو یہ دعا پڑھا کرو۔"

ان مزید نے حضرت انس سے روایت کیا ہے، ہاتھ پر ایک اوراقی نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر جو صحابہ کرام پہن کر لے کر آیا وہ پر عرش پر بھیج دیا، تو فرمایا: *لَا تَزِدُ عَلٰى كَلِمَاتِىْ شَيْئًا لَّعَلَّكُمْ تَكْفُرُوْنَ* (حدیث) تو انہوں نے قرآن مازل نہیں۔

۱۱۔ ابن مسعودؓ نے اپنی تاریخ میں حضرت مسیح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سے ماخوذ ہے کہ یہ حدیث اللہ تعالیٰ نے محمدؐ پر آیات اذھنونی (المومن: 60) کی تائید فرمائی ہے ایک شخص نے عرض کی کہ رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم دعا کو مستجاب کیا کیسا حاصل ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی۔

امام ابی عبد اللہ حمید الدین جویر الدین ائمہ ربیعین اہل حاتم نے حضرت سعد بن ابی رہبان رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہیں یہ خبر پہنچی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اُسْتَجِبْ لَكُمْ (المومن: 60) کا ارشاد فرمایا تو صحابہؓ نے کہا کہ حق ہمیں معلوم ہے کہ اس وقت ہم درجہ نبیؐ کو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (۱۰)۔

امام حسین بن علیؑ نے اپنی تفسیر میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے میں ابی کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مسلمانوں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا وہ رادبہ قریب ہے کہ ہم اس سے مناجات کیا کریں یہ وہ ہے کہ ہم اس کو دعا کریں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

امام ابن جریر نے قاضی احمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرمایا: تم جیسے ہمیں یہ بتایا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اذھنونی اُسْتَجِبْ لَكُمْ (المومن: 60) تو صحابہؓ نے کہا اسے اللہ کے نبیؐ کی قسم یہ اعلان نہیں کرتی یہ آیت نازل ہوئی۔

امام عبد بن حمید ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عبد الرحمن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ آذھنونی اُسْتَجِبْ لَكُمْ (المومن: 60) کا ارشاد فرمایا تو صحابہؓ نے عرض کی کہ تم کہتے ہو کہ یہ آیت نازل ہوئی اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: صحابہؓ نے کہا ہمارے رب نے حق فرمایا وہ سچ ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے ابن ابی ریحان رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مسلمانوں نے عرض کی کہ ہمارا رب قریب ہے کہ ہم اس سے مناجات کریں یہ ہے کہ ہم اسے دعا کریں اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عثمانؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مسندوں کی حیاتی کتبیاں ہیں: میں نے اپنی چاہی۔ اسے میں اور آسمان کی پہلی ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے ابی حاتم نے احمد نے ابو جہل میں حضرت کعب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اسے میرے رب کیا تو قریب ہے کہ میں تجھ سے مناجات کروں یا تو مجھ سے کہ میں تجھے دعا کروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ میں اس کے پاس ہوتا ہوں تو میرا ذکر کرتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ رب میں بھی نیسا حالت میں ہوتا ہوں کہ میں اس حالت میں تیرا ذکر کرتے سے میری ذات کو جلتے جھکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ لوگوں کی حالت سے؟ عرض کی: جنابت اور عکالت (پوشاک بیاختار) کا حالت اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ تو میرا ہر حال میں ذکر کیا کر۔

ابن ابی شیبہ، احمد، بخاری، مسلم، برہان، نسائی، ابن ماجہ ابن مردودہ اور بیہقی نے الاسماء والصفات میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم ایک جنگ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہم کسی جنگ جہ پر چلے گئے یا کسی دورانی میں آخر سے قرآن نے بخیر کے ساتھ اپنے آواز میں بلند نہیں، آپ ﷺ نے ہمارے قریب ہونے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے

انہوں پر اتنی دیکھا کہ انہیں ہر ماہ ایک بار چاہئے۔ ہم میں ذات کو یاد رہے تو ہوتے وہی ورد کھینچنے والے ہیں۔
ذات کو یاد رہے اور اجازت سے۔ تاکہ اگر وہ رب سے جتنا کہ قریب ہے۔ تو اپنی اپنی سوچیں کی باتوں کے قریب ہے۔ اور
انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے بندوں سے ان کے گناہوں
کے حقیقی علم کرتا ہوں جو وہ اپنے مصلحت رکھتے ہیں اور جب وہ مجھے پکارتے ہیں تو میں ان کے ساتھ ہوتا ہوں۔

امام احمد، دارقطنی، ابویوسف نے اس حدیث کو بیان کیا ہے کہ ان کا صاحب اسلم (انہوں نے اس کو پہنچا دیا کہ انہوں نے اپنی زبان سے
الصلوات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کئی بار شہادت دے دی ہے کہ فرمایا تھا کہ وہ رب کا حب ہے۔ اور اسے برکت
کریم ہے۔ اسے اس بات سے حیا آتی ہے کہ بندہ اس کی طرف تمجید کرتے اور وہ انہیں نوبی واپس مقرر ہے۔

مہتمم نے اس حدیث میں ان حدیث سے روایت کیا ہے کہ ان کے جہان میں تورات میں ہیں کہ اللہ تعالیٰ حیرت
کے کریم ہے۔ اسے حیا آتی ہے کہ وہ ان باتوں کو خالی مقرر ہے جن کے ذریعے سے تم جہانوں کو یاد کرتے ہو۔

امام دارقطنی اور امام نے حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ ان کے جہان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ رب کا حب ہے
اسے حیا آتی ہے کہ جب بندہ اس کی طرف تمجید کرتے اور وہ انہیں نوبی واپس مقرر ہے جن کے ذریعے سے تم جہانوں کو یاد کرتے ہو۔

امام ابو نعیم نے تفسیر میں حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ ان کے جہان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ رب کا حب ہے
اسے حیا آتی ہے کہ جب بندہ اس کی طرف تمجید کرتے اور وہ انہیں نوبی واپس مقرر ہے جن کے ذریعے سے تم جہانوں کو یاد کرتے ہو۔

امام ابو نعیم نے تفسیر میں حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ ان کے جہان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ رب کا حب ہے
اسے حیا آتی ہے کہ جب بندہ اس کی طرف تمجید کرتے اور وہ انہیں نوبی واپس مقرر ہے جن کے ذریعے سے تم جہانوں کو یاد کرتے ہو۔

امام ابو نعیم نے تفسیر میں حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ ان کے جہان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ رب کا حب ہے
اسے حیا آتی ہے کہ جب بندہ اس کی طرف تمجید کرتے اور وہ انہیں نوبی واپس مقرر ہے جن کے ذریعے سے تم جہانوں کو یاد کرتے ہو۔

امام ابو نعیم نے تفسیر میں حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ ان کے جہان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ رب کا حب ہے
اسے حیا آتی ہے کہ جب بندہ اس کی طرف تمجید کرتے اور وہ انہیں نوبی واپس مقرر ہے جن کے ذریعے سے تم جہانوں کو یاد کرتے ہو۔

امام ابو نعیم نے تفسیر میں حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ ان کے جہان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ رب کا حب ہے
اسے حیا آتی ہے کہ جب بندہ اس کی طرف تمجید کرتے اور وہ انہیں نوبی واپس مقرر ہے جن کے ذریعے سے تم جہانوں کو یاد کرتے ہو۔

انما بعد از اور اور یعنی نے شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضور نبی کریم ﷺ نے روایت کیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بن آدم ایک چیز میرے لئے ہے اور ایک چیز تیرے لئے ہے اور ایک میرے اور تیرے درمیان ہے اور ایک تیرے اور میرے بندوں کے درمیان ہے۔ وہ چیز جو میرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ تو میری عبادت کرے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔ اور وہ چیز جو تیرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ جو تو عمل کرے گا میں تجھے اس کا پورا پورا اجر دوں گا اور وہ چیز جو میرے اور تیرے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تیرے اوپر دعاما ٹھہرا ہے اور مجھ پر قبول کرنا ہے اور وہ چیز جو تیرے اور میرے بندوں کے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تو ان کے لئے دعویٰ پسند کرے جو تو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، امام بخاری (ارباب المفرد) اور حاکم نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو مسلمان بھی اللہ سے کوئی عداوت رکھتا ہے جس میں عداوت قطع رحمی نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ اس دعا کے بدلے تین خصال میں سے ایک ضرور عطا فرماتا ہے یا تو اس کی دعا کو فوراً شرف قبولیت عطا فرماتا ہے یا اسے آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ فرما دیتا ہے یا اس کی مشرک کوئی اور تکلیف دہ فرما دیتا ہے۔ صحابہ نے عرض کی پھر تو ہم نہ وہ دعا مانگیں گے۔ فرمایا اللہ زیادہ عطا فرمائے والا ہے۔

امام بخاری اور مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک تم میں سے کوئی ہندی نہ کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے یعنی وہ کہے کہ میں نے دعا کی اور میری دعا قبول نہیں ہوئی۔

امام ابی نعیم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تقدیر کے آنے سے احتیاطاً کچھ خفیہ نہیں دعا نفع دیتی ہے اس کے بارے میں جو مصیبت نازل ہو چکی ہے اور جو امر نازل نہیں ہوئی۔ مصیبت نازل ہوتی ہے تو دعا اس سے طاقت آتی ہے۔ پس وہ قیامت تک آئیں میں جھگڑتی رہیں گی۔

امام ابن ابی شیبہ، ترمذی، دینار، ماجہ اور حاکم نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ پر کوسرف، دعا ناتی ہے اور عمر میں اضافہ صرف یہی آتی ہے۔

امام ترمذی اور حاکم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دعا اس کے لئے بھی نفع بخش ہے جو نازل ہو چکی ہے اور اس کے لئے بھی جو نازل نہیں ہوئی اسے اللہ کے بند پر دعا کا لازم ہے۔

امام ترمذی، دینار، ابی نعیم اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ سے دعا، اگر جب کہ تم اس کی قیامت کا یقین رکھتے ہو اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل دلی کی دعا کو قبول نہیں فرماتا۔

امام حاکم نے حضرت انس سے سرفوع روایت نقل کی ہے کہ دعا سے عاجز نہ جاؤ کیونکہ دعا کے ساتھ کوئی جلاک نہیں ہوتا۔ امام حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سرفوع روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کو قیامت کے روز بلائے گا حتیٰ کہ

اسے اپنے ساتھ کھڑا کرے گا پھر ارشاد ہوگا اے میرے بندے! میں نے تجھے دعا مانگنے کا حکم دیا اور میں نے تجھ سے وعدہ کیا کہ میں تیری دعا قبول کروں گا کیا تو نے مجھ سے دعا مانگی تھی؟ او کہے گا ہاں یا رب۔ اللہ تعالیٰ فرماتے گا تو نے مجھ سے دعا مانگی

مرضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز کے بعد اپنی زوجہ سے حقوق زوجیت ادا کئے اور صبر و محنت پر نیند غلب آگئی جب آپ صبح کی نماز پڑھ چکے تھے آپ نے انتظار کا کہا انہیں کھانا تھا۔ آپ بیدار نہ ہوئے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھ چکے تھے آپ اس وقت اٹھے اور کھانا کھایا اور پانی پیا، صبح کی کرمہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور سارا واقعہ عرض کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی اور شام کے بعد فجر کے طلوع ہونے تک کھانے پینے اور جماع کرنے کی اجازت فرمائی۔ اس آیت میں الزنا سے مراد عورتوں سے جماعت ہے۔ **لَا تَزْنُوا** یعنی تم عشاء کے بعد کھاؤ، پیتے اور عورتوں سے جماعت کرتے ہو۔ **فَإِنْ زَنَيْتُمْ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْكُمْ** ان سے اب بائیں کرنا، **فَإِنْ زَنَيْتُمْ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْكُمْ** یعنی بچے طلب کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت عفو اور رحمت ہے۔

امام ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رضی اللہ عنہ کے سینے میں مسلمان جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تھے تو ان پر عورتیں اور کھانا حرام ہو جاتا تھا حتیٰ کہ دوسرے دن شام ہو جاتی پھر کچھ مسلمانوں نے عشاء کی نماز کے بعد کھانا کھایا اور عورتوں سے جماع کر لیا، ان میں سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ پس صحابہ نے اس بات کی حکایت نبی کریم ﷺ سے فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (۱)۔

امام ابن جریر و ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمانوں میں سے کوئی جب دن کو روزہ رکھتا حتیٰ کہ شام کو کھانا نہ کھاتا تو دوسرے دن شام تک روزے کی پابندیوں کے ساتھ رہتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سو گئے تو دل میں حقوق زوجیت کا خیال آیا تو اپنی بیوی سے حقوق زوجیت ادا فرمائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ میں اپنے اس خطا کار نفس کی انہی کی بارگاہ میں اور آپ کی بارگاہ میں معذرت کرواؤں۔ میرے نفس نے مجھے رات کو جماعت پر براعت کیا تو میں نے جماعت کر دی۔ کیا میرے لئے کوئی رخصت ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عمر رخصت تو وہی ہے جس کی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھر پہنچے تو آپ ﷺ نے انہیں بلا بھیجا پھر ان کے منہ کی تہ لیت کی خبر دی کہ قرآن میں اجازت آگئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو عفو دیا کہ اس آیت کو سورہ بقرہ کے دسویں میں رکھو، پس اللہ تعالیٰ نے صبح کے طلوع ہونے سے پہلے تک کھانے پینے اور جماع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی (2)۔

امام ابن جریر نے ثابت سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ میں اپنی بیوی سے حقوق زوجیت ادا کر بیٹھے تو آپ کو اجماعی پریشانی ہوئی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی (3)۔

امام ابو داؤد اور بیہقی نے ابن مسنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جب لوگ مٹا کی نماز پڑھ لیتے تھے تو ان پر کھانا پینا اور حقوق زوجیت ادا کرنا حرام ہو جاتا تھا اور وہ آئندہ رات تک عذرہ رکھتے تھے۔ پس ایک شخص نے اپنی بیوی سے خیانت کی اور اپنی بیوی سے جماعت کر دی جب کہ وہ عشاء کی نماز پڑھ چکا تھا اور

کرتے تھے جس طرح اہل کتاب کرتے تھے۔ جب کوئی سوچتا تو وہ کھانا نہیں کھاتا تھا حتیٰ کہ کندہ شام آجاتی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے **فَلْيُؤْثِرُوا كَادِرًا** نازل فرمایا۔

امام ابن ابی شیبہ، مسلم، ابو داؤد، ترمذی اور نسائی نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے درمیان امتیاز کرنے والی چیز عمری کا کھانا ہے۔

امام کتب، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن المجد و لاؤرین ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں **الْفَرْقَةُ** سے مراد جناح ہے (۱)۔

امام ابن المجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ **الْفَرْقَةُ** سے مراد جناح ہے۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن امیر اور ربیع نے ابی سنان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں **الْمَدْحُولُ، التَّعْصِي، الْإِفْطَاءُ، الْيَسْفَرُ، الْفَرْقَةُ، الْمَسْ، الْمَسِيحُ** ان سب کا جناح ہے اور روزے میں فرقت سے مراد جناح ہے اور حج میں رقص سے مراد جناح پر برا بھلا کرنے والی گفتگو ہے۔

امام اہمری، ابی، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ **فَرْقَةُ** **لَيْشَ لَيْشَ** کا معنی یہ ہے کہ وہ تمہارے لئے سکون ہیں اور تم ان کے لئے سکون ہو (۲)۔

امام طہستانی نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ نافع بن ناذر دق رحمہ اللہ نے ان سے پوچھا کہ **فَرْقَةُ** **لَيْشَ لَيْشَ** کیا مطلب ہے تو حضرت ابن عباس نے فرمایا وہ (عورتیں) تمہارے لئے سکون ہیں تم ان کی طرف سے رات اور دن کو سکون لینے ہو۔ ابن ناذر دق نے کہا کیا عرب یہ معنی جانتے ہیں؟ ابن عباس نے فرمایا ان کیا تو نے ماہیہ بن ذبیان کا یہ قول نہیں سنا۔

يَا مَا الْمَضْجِعَةُ قَتِي يَعْطِفُهَا قَتَتْ غَلْبَهُ فَنَازَتْ لَيْشًا

(جب مرد رات کے پہلو میں اس کا خاندن سوتا ہے تو وہ اس پر لوٹتا ہے اور وہ اس پر لوٹتی ہے تو وہ اس کے لئے سکون کا باعث ہوتی ہے)

امام عبد الرزاق نے البصیف میں یحییٰ بن العلاء، ابن اعمش سے روایت کیا ہے کہ سعد بن مسعود مکنذی رحمہ اللہ نے کہا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو پوچھا یا رسول اللہ! مجھے جانتی ہے کہ میری بیوی میری شرم گاہ دیکھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیوں؟ اللہ نے تجھے ان کے لئے لباس بنایا ہے اور انہیں شرمے لئے لباس بنایا ہے۔ حضرت عثمان نے کہا میں تو یہ چیز پسند کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں بھی حقوق زہ جیتاؤ اگر تمہاں اور ایسا معاملہ پیش آتا ہے۔ حضرت عثمان نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ فرمایا میں تو ایسا کرتا ہوں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ایسا کرتے ہیں مجھ کو آپ کے بعد کون ایسا حیا دار ہو سکتا ہے۔ جب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ انہیں گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (عثمان) انہیں مسلمان اختیار کرنا اور شریعت پر چلنے ہیں۔

جہاں اور کثرتِ قوریاں دیتے ہیں اور جہاں۔

[illegible]

الْخَمْسَةُ الْإِثْنَيْسَ صَوْنُ الْقَضِيَّةِ مِنْهُنَّ
وَالْخَمْسَةُ الْإِثْنَيْسَ صَوْنُ الْقَضِيَّةِ مِنْهُنَّ

فیضانِ رحمت سے ہم بھر کر رہا کرتی ہے، اس کی شکر سے جنتِ باقی ہے، درخیز سوز سے ہم دراتِ کار تک ہے، دلچسپ رہا کرتی ہے۔

[illegible][illegible]

امام ابو ذرؓ اور بنی کی جرح کرنے پر حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرمایا کہ: "میں نے اپنے آپ کو شہید کر کے دیکھا ہے۔" اسلام کے احکام نکھانے کے باوجود غمخیزوں کے ہوتے بتایا کہ کہیں اپنے اپنے وقت میں ان کو نہی میں پھر فرمایا: جب دشمنان آپ کو قتل نہ کر سکیں تو عیسائیوں سے لڑیں گے یہ وہاں سے سفیر احکام کو پہنچا جو ہم نے جو تو پناہ دار کو قتل کر رکھا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ سفید اور یہ وہاں کو بھیج دیا گیا ہے، میں نے یاد اور مفید دہ لئے۔ فجر کے وقت میں انہیں لے کر تھوڑی دیر میں انہیں میں رسول اللہ ﷺ کو قتل کر دیا۔

یہ انور عثمانی کی یادوں کا ایک جز ہے۔ مجھے اذیت فرمائی، وہیں سے واپس آئے اور عثمانیوں کو قتل کیا۔ مطلب کچھ نہیں آیا۔ فرمایا: ان کا تم کچھ چیز نے منع کیا تھا، ایسے انداز میں منکر کیا گیا آپ کو معصوم تھا جو کچھ میں نے فرمایا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے مفید اور سیاہ دھانے رکھ لئے۔ پھر میں رات کو انہیں دیکھا، انہیں نے ان کو براہِ ریاہ رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کی بجائی کہ آپ کی ازلی دشمنی تھیں۔ پھر فرمایا میں نے کچھ بتا دیا جس سے مراد کہ

کی مفید ہے۔ اس سے مراد اس کی تاریخی تفسیر کی روایت ہے (۱)۔

امام عبد بن حمید، بخاری، دار ابن جریر نے حضرت عبد بن حماد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے عائشہ کی بارگاہ میں ایسا دھاگے سے سفید دھڑ سے بنا دوا دھاگے کی مراد ہیں؟ فرمایا پھر تو چوڑی کدنی دلا ہے اکثر دو دوا دھاگے دیکھے۔ پھر فرمایا انہیں بلکہ اس سے مراد اس کی تاریخی تفسیر کی روایت ہے (۲)۔

امام ابن ابی شیبہ نے جو بر عبد بن حماد لکھا ہے کہ اس آیت کے متعلق جو چھ تو فرمایا اس سے مراد روایت اور دان ہے۔

امام القریابی، عبد بن حمید، دار ابن جریر نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب فجر طلوع ہوئی تو فرمایا اب تمہارے لئے سفید دھاگہ ہے (دھاگے سے) (شمع ہو گیا) (۳)۔

امام کعب بن زید، ابی شیبہ، دار ابن حماد نے اپنی سنن میں ابو نعیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے ابن عباس سے جو چھ محمدی کتب کھائی جائز ہے؟ اس شخص نے کہا جب مجھے شک ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک تجھے شک رہے ہمارا حق کہ حق ہے لئے یا یہی سے سفید دھاگہ (۴)۔

امام کعب نے ابو نعیم سے روایت کیا ہے کہ لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ پھیلنے والی خمر آسمان میں ہے۔

امام عبد الرزاق، دار ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس دھاگوں سے مراد وہاں جو خمر ہے وہ خمر جو کذاب، جوار آسمان میں چھٹی ہے وہ کسی چیز کو طحلل کر مٹا کر کرتی ہے لیکن وہ خمر (خمر صادق) جو پیاروں کی جو خمر پر ظاہر ہوئی ہے وہ اپنے کو زام کر دیتی ہے (۵)۔

امام سعدی، ابن ابی شیبہ، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، دار ابن جریر نے حضرت عمر بن عبد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان محمدی سے منع نہ کرتے اور نہ وہ خمر جو بلال کی میں پھیلتی ہے۔ لیکن اس فجر کے وقت محمدی سے رک جائز اذان پر ظاہر ہوتی ہے (۶)۔

امام بخاری اور مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں بلال کی اذان محمدی سے نہ روکے کیونکہ وہ اس کو اذان دیتے ہیں تم کہہ دو جو حق کو تم امن اور حکومت کی اذان کی لو۔ کیونکہ وہ اذان اس وقت دیتے ہیں جب فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ابوداؤد، ترمذی (انہوں نے اس کو سن کہا ہے) نے حضرت حلق بن علی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دیکھا جاوے کہ کسی طرف پھیلنے والی کچھ نہیں روکے، کہا اور جو حق سے تمہارے لئے مقرر عرضا پھیل جائے۔ امام احمد نے روایت کیا ہے وہ خمر نہیں ہے جو اذان میں طوالت پھیلتی ہے بلکہ وہ خمر ہے جو مقرر عرضا پھیلتی ہے۔

ازم کو بیچ دیا، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، دارقطنی اور بیہقی نے محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انہیں خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حجر کی دو قسمیں ہیں ایک دو جو سرطان کی دم کی طرح ہوتی ہے وہ کسی چیز کو طلاق و حرام نہیں کرتی اور وہ حجر جو فوطی پر طولا پھیل چکی ہے وہ نماز کو طلال کرتی ہے اور کھانے کو حرام کرتی ہے۔ حاکم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو مسنداً روایت کیا ہے (۱)۔

امام دارقطنی، حاکم (انہوں اس کو صحیح کہا ہے) اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا حجر کی دو قسمیں ہیں ایک وہ حجر ہے جو کھانے، پینے کو حرام کرتی ہے اور نماز کو طلال کرتی ہے اور ایک وہ حجر ہے جس میں کھانا طلال ہوتا ہے اور نماز حرام ہوتی ہے (۲)۔

امام ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو روزہ رکھنا چاہے تو اسے عمری کھانی چاہیے خواہ وہ کوئی چیز بھی کھالے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿لَمْ أَشَأْ أَنْ يَتَذَكَّرْ إِيَّائِي الْعَلَمُ﴾

امام ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابوداؤد ترمذی اور نسائی نے حضرت عمر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب احقر سے رات آجائے اور اوپر سے دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ روزہ کو حل کر دے۔

نام ابن ابی شیبہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جو روزہ اظہار کر دے پھر سورج ظاہر ہو جائے تو وہ روزہ قضا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا روزہ رات تک مکمل کرے۔

امام حاکم نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں سو یا ہوا تھا، دو شخص میرے پاس آئے، انہوں نے میرے پیلوؤں کو کچلا لیا اور مجھے ایک خوشحاک پہنا کر کے پاس لے گئے۔ مجھے کہا اسی پر چڑھو میں نے کہا میں اس پر نہیں چڑھ سکتا۔ انہوں نے کہا ہم اس کو آپ کے لئے آسمان بنا دیں گے۔ میں اس کے اوپر چڑھا تو کہ جب میں پہاڑ کے درمیان میں تھا میں نے سخت آوازیں سنی، میں نے پوچھا یہ کون سی آواز ہیں؟ انہوں نے کہا یہ درخشاں کن آوازیں ہیں۔ پھر وہ مجھے لے کر پہلے تو انہی قوم کے پاس پہنچا جو سینوں کے تل لٹکتے ہوئے تھے، ان کی بات چیس مچنی ہوئی تھیں اور ان کی ہچکچاہٹ سے خون بہہ رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ کھولنے سے پہلے روزہ کھول دیتے ہیں۔

امام احمد، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم اور طبرانی نے ثعلبی، بشر بن ابی صامہ کی بیوی سے روایت کیا ہے فرمائی ہیں میں نے دو دن ملا کر روزہ رکھنے کا ارادہ کیا۔ مجھے بشر نے اس سے منع کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ملا کر دو دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا صاوی اسیا کرتے تھے لیکن تم روزہ رکھو جیسا اللہ نے تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے اور روزہ رات تک مکمل کر دو جب رات ہو جائے تو روزہ اظہار کر دو۔

امام طبرانی نے الاموال میں اور ابن عساکر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو دن اور ایک رات متواتر روزہ رکھا تو جبریل آپ کے پاس آئے اور کہہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا صوم وصال قبول فرمایا ہے اور آپ کے بعد کسی کو یہ عبادت نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا لَمْ أَتِكُمْ بِالْحَمْدِ إِلَّا بِالْأَمَلِ۔ رات تک روزہ مکمل کرو۔

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عائشہ سے فرمایا کہ دو صوم وصال کو پانچ سو فرمائی ہیں (1)۔

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید نے حضرت ابوہریرہ، حرافہ سے روایت کیا ہے کہ ان کے پاس صوم وصال کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے دن کا روزہ فرض کیا ہے فرمایا لَمْ أَتِكُمْ إِلَّا بِالْحَمْدِ إِلَّا بِالْأَمَلِ۔ جب رات آجائے تم منقطع ہو جاؤ تو کچھ کھانا چاہو نہ کھاؤ (2)۔

امام ابن ابی شیبہ، نسائی، حاکم (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں غالب رہے گا جب تک لوگ انتظار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ یہود و نصاریٰ (انظار میں) تاخیر کرتے ہیں (3)۔

امام مالک، شعب الایمان، ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم اور ترمذی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک انتظار میں جلدی کرتے رہیں گے (4)۔

امام مالک، ابن ابی شیبہ، بخاری، اسم، ابو داؤد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کی آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں؟ فرمایا تم میری مثل نہیں ہو، مجھے کھانا جانا ہے اور چلایا جاتا ہے (5)۔

امام ابن ابی شیبہ اور بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا صوم وصال نہ رکھو۔ صحابہ نے عرض کی آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ فرمایا میں تم جیسا نہیں ہوں میں رات گزارتا ہوں مجھے کھانا چلایا اور چلایا جاتا ہے (6)۔

امام بخاری اور ابو داؤد نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ صوم وصال نہ رکھو، جو تم میں سے وصال کا ارادہ کرتا ہو تو عمر کی تک وصال کرے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ میں رات گزارتا ہوں تو میرا ایک کھانے والا ہے جو مجھے کھاتا ہے اور میرا ایک چلنے والا ہے جو مجھے چلاتا ہے (7)۔

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 331 (2596)

2۔ ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 331 (9697)

3۔ ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 277 (8944)

4۔ ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 278 (8953)

5۔ بخاری، جلد 2، صفحہ 336، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت

6۔ ابن

7۔ ابن

امام بخاری رحمہ اللہ نے "مغیرۃ" کا شارحی الہ عثمانیہ روایت کیا ہے مگر جاتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے قطعاً کھانا پر حزم کرتے ہوئے منع فرمایا۔ "حقاً ہے عمر بنی آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ فرمایا تم کو تمہاری طرف نہیں ہوں۔" رب مجھے ۷۶۷ سے اور مجھے ۸۱۳ سے (۱)۔

مام، مک، امین، انجاشید، بخار، کی اور انسائی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے قرآن کے جس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موسم وصال سے مطلع فرمایا۔ مسلمانوں میں اسے ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ تو مہم و مہملہ کہتے ہیں۔ فرمایا تم میں سے کون میری شکل سے ملے کہ رات رات اذکار پڑھیں میرا رب مجھے کلمہ تاپا اور مجھے پلائے (۱۲)۔

امام حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صرف کھانے پینے سے رکھو سارے روزوں میں۔ اور جو باتوں اور چیزوں سے رکھو بھی ضروری ہے۔ ان کو کوئی حقہ کامل نہ پا جاوے گا نہ نماز اور نہ کمرے کو تو صرف اتنا کہہ دے میں روزہ دار ہوں، ایک روزہ دار ہوں۔

امام بزرگ ہندوستانی اور متبعی نے حضرت ابو بکرؓ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرمایا جو روز و دو روز ہوتا ہے
بات اور محفل پڑھیں اور جہالت کو نکلن جھوٹا مالہ تعالیٰ کو اس کے کھانے اور پینے کے ترک کرنے کی عادت نہیں پڑے۔

امام محمد انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے اور یہی سنی نے لغت ابو جریہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے قیام کرنے والے ایسے ہوتے ہیں کہ قیام سے ان کا ہر صرف بیدار کی دوا ہے اور بہت سے روزہ دار ایسے ہوتے ہیں کہ کس سے ان کا ہر صرف بھوک اور پیاس ہو جاتی ہے۔

۱۔ عجمی سنی نے وہاں پر یہ دیکھا کہ روایت کیا ہے فرماتے ہیں: غیبت روزے کو بچاؤ دینا جیسا ہے اور استغفار دینا جو جوڑ دیتا ہے، ہمیں
 ۲۔ جو ان روایت کی طاقت نہ تھی، کہ کمال وہاں سے روزے کے ساتھ گئے، ہمیں جو جوڑا گیا ہو تو وہاں کرے (یعنی استغفار کرے)۔
 ۳۔ امام ابن ابی شیبہ اور یحییٰ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ قرآن میں جب تم روزہ رکھو تو اپنے
 ٹوٹوں، اپنی آنکھوں اور اپنی تہوں کا جھومٹ مت اور تمہارے کاروزہ رکھو اور خادم کو تکلیف نہ دینا جیسے دو روزہ والے دن تم پر
 وقار اور سکون ہونا چاہیے۔ اے روزہ دار! اپنے دین اور اطفال والے دن کو برا بھلا نہ کہہ (۱۷)۔

امام ابی شیراز متکلمی نے طلق نہ قیس سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: مجوز ہے، فرمایا: جب تو روزہ رکھے تو چھٹی ملاقات رکھتا ہے اگرچہ غفلت کرے۔ طلق جب روزہ رکھتے تو کرب محرم داخل ہو جاتے تھے اور صرف نماز کے لئے باہر آتے تھے (۱۵)۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن جریر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتا ہے میں دو شخصیں بھی ہیں جس نے ان سے نہ عمت کرنے اس کا روزہ علامت نہ ملایا (فرمایا) دو شخصیں (نبیخت ورجوٹ ہیں (۱۶)۔

امام ابن ابی شیبہ اور یحییٰ نے حضرت ابو العاصمہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں روزِ وادِ عمارت میں ہوتا ہے

1. مکتبہ اہل بیت، 336 محمودیہ لکھنؤ، 1383
2. ایضاً، 326
3. ایضاً، 1
4. ایضاً، 271
5. ایضاً، 289
6. ایضاً، 272

جب تک نصیحت نہیں کرتا (31)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے راز و
نہیں رکھے جو سارا دن لوگوں کے گوشہ گوشہ میں (32)۔

امام ابن ابی شیبہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں لوگ کہتے ہیں کہ بیعت روزے کو توڑ دینا ہے (33)۔
امام نسائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی یہ برکت نہ
کے کہ میرے بار بار اہل صفایں قیام کیا اور میں بار بار نہ رکھا۔ پس مجھے معلوم نہیں کیا نبیوں نے جی قریب کرنے کو انہیں نہ فرمایا۔
فرمایا سنو یہ جائز ضرور ہے۔

امام نسائی نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اہل شرع و عبادت اور انہیں کو معنی جوعا ہے
لیکن اللہ تعالیٰ اس سے چاہتا ہے کہ ناپا کرے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی شیبہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ لا یشاہدوا علیکم فی
محض کے متعلق ہے برصید میں دھن میں و غیرہ صفایں میں احکام کرتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے محض پر رات کے وقت
دن کے وقت جہاں نرا کیا ہے حتیٰ کہ پھر احکام مکمل کرے (34)۔

امام نسائی نے ابن ابی شیبہ، ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت فضاک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ لوگ احکام کی عبادت
میں جو سخت کرتے تھے حتیٰ کہ لا یشاہدوا علیکم فی انفسہم اور لا یشاہدوا علیکم فی انفسہم (35)۔

امام عبد بن حمزہ، ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں پہلے جب کوئی شخص
احکام کرتا تھا تو مسجد سے نکل جاتا تھا اور آواز دیتا تھا کہ جو تم دعا کر لیتے تھے اس پر یا عبادت ناس ہوئی (36)۔

امام ابن جریر نے حضرت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں لوگ مالک احکام میں اپنی عورتوں سے حتیٰ
زوریت اور کرتے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا (37)۔

امام ابن جریر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں پہلے جب لوگ احکام چیتے تھے تو
کوئی شخص بیٹاب نہ کر کے لے لیتا تھا تو اپنی عورت سے جہاں بھی کرنا تھا پھر غسل کرتا تھا چہ چلی احکام کی جگہ نوٹ آتا
تھا۔ پس اس شخص سے منع کیا گیا (38)۔

امام ابن المنذر نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے جہاں میں ہر روز سے
جہاں سے منع کیا جیسا کہ انصار لکھتے تھے۔

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ جلد 2 صفحہ 2/1 (8889)

2۔ جلد 1 صفحہ 990

3۔ جلد 1 صفحہ 2/25

4۔ جلد 1

5۔ جلد 1 صفحہ 216

6۔ جلد 1 صفحہ 217

7۔ جلد 1

امام ابن ابی شیبہ، محمد بن حیدر اور ابن ابی عمیر نے حضرت امی بن عبدوس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے فرماتے ہیں جب مشکف جبراع کرے تو قوس کا اعکاف باطنی ہو جائے گا اور اوٹے سرے سے مشکف کرے گا (1)۔

امام محمد بن سید نے حضرت ابو انیم رحمہ اللہ سے اس مشکف کے بارے میں روایت کیا ہے جس نے اپنی بیوی سے بیگناہ کر لیا تھا۔ فرمایا وہ سرے سے مشکف کرے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے اور فی القدر قرب الخیر چاہے کی کوشش کرے۔

امام ابن ابی شیبہ نے بیان کیا ہے اس مشکف کے بارے میں روایت کیا ہے جس نے جماع کیا تھا فرمایا وہ دوبارہ دقت کرے (2)۔ امام ابن ابی شیبہ نے حضرت حسن سے ایسے شخص کے متعلق روایت کیا ہے جس نے مشکف کی حالت میں اپنی بیوی سے ہم بستری کی تو فرمایا: تیرے پاس کادھی قسم ہے جو رمضان میں مشکف کی حالت میں جماع کر لیتا ہے (3)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو مشکف کی حالت میں اپنی بیوی سے سمجھ کر جماع کرے تو اس پر وہی گناہ ہے جو رمضان میں مشکف پر ہے جب کہ وہ جماع کرے (4)۔

امام ابن ابی شیبہ نے ابو انیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مشکف نہ بوسہ دے اور نہ بہارت کرے (5)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت جابر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مشکف فریہ و فروخت نہ کرے (6)۔

وَأَنْتَهُ لَيُكُونَنَّ لِي الْمَسْجِدُ

امام دارقطنی اور نسائی نے حضرت زہری بن سعید بن المسیب رحمہ اللہ کے طریقے سے اور حضرت ابن عمر بن عائشہ رضی اللہ عنہما کی سند سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رمضان کے آخری عشر میں مشکف چھوئے۔ یہ حتیٰ کہ آپ کا دھواں ہو گیا پھر آپ ﷺ کے بعد آپ کی زوجہ صغیرا مشکف کرتی رہیں۔ مشکف کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ حاجت اندیشہ کے بغیر مسجد سے نکلے نہ ہزاروں کے پیچھے جانے نہ مرثیہ کی عیادت کرے نہ عورت کو مس کرے نہ اس سے بہارت کرے اور اعکاف صرف مسجد و جماعت میں ہے۔ آخری جملہ بعض علماء فرماتے ہیں یہ مردہ کا قول ہے۔ دارقطنی کہتے ہیں یہ زہری کا کلام ہے اور جنسوں نے اس کو حدیث میں داخل کیا ہے انھیں وہم ہو ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ مشکف گناہوں سے رکھنے والا ہے اور اس کے لئے اس طرح جبراع ہوتا ہے جسے تمام نیکیاں نہ ملنے والے کے لئے اجر جاری ہوتا ہے۔ (اس کو بخاری نے ضعیف کہا ہے)

نامہ صبرانی نے (الواسطہ میں) انہما کے لئے صحیح کہا ہے (انہوں نے اسے ضعیف کہا ہے) اور انصیب نے اپنی ترمذ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں مشکف

تھے ایک مومن ان کے پاس کسی کام کے لئے آیا تو آپ اس کے ساتھ چل پڑے اور فرمایا میں نے اس قبر والی ذات سے پہچان لیا ہے سنا ہے کہ جو اپنے بھائی کی حاجت روانی کے لئے چلا ہے اور اس کام کو اٹھانک پہنچو نہ ہے تو یہ مل اس ماں کے احکام سے بچ رہے اور میں نے اللہ کی رضا کے لئے ایک دن احکام کیا اللہ تعالیٰ اس کے اور اُٹھ کے درمیان میں فخر میں ہوا وہ گا جو زمین و آسمان کے درمیان کی مسافت سے گئی زیادہ چڑکی ہوں گی۔

امام بخاری نے حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان میں اس دن احکام کیا اور دو رقیوں اور دو عروں کی طرح ہے۔

امام بخاری نے حضرت الحسن و عمر اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مختلف کے لئے ہر روز حج (کا ثواب) ہے۔ بخاری فرماتے ہیں حضرت حسن و عمر اللہ علیہ السلام نے نہیں کرتے تھے مگر جو انہیں کسی سے پہچانی ہوئی تھی۔

امام بخاری نے حضرت زید بن النکعی و عمر اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں زید بن النکعی اور کھانک نیر و اور میر جان کے روز انہی مساجد میں احکام کرتے تھے پھر کہتے تھے انہوں نے اپنے کھنجر پر احکام کیا اور ہم نے اپنے ایمان پر احکام کیا (اسے اللہ) ہر روز بخش فرما۔

امام بخاری نے حضرت قطار خبر بنی و عمر اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مختلف کی مٹاؤں میں حرم کی مشہور ہے جو اپنے آپ کو حرم کے سامنے ڈال دیتا ہے اور کہتا ہے اللہ کی قسم میں تیرے اور کوئی چیزوں کو حتمی کو کچھ پر دم فرمائے۔

امام ابن ابی الدیالی نے کتاب لغز و الحوین میں حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص عیسیٰ بن علی کے پاس آیا اور عرض کی کہ ایک کام کے غصہ میں میرے ساتھ چلیں، حضرت عیسیٰ نے فرمایا میں مختلف ہوں۔ وہ شخص حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور سزا داد عرض کی کہ حضرت الحسن نے فرمایا اگر دو تیرے ساتھ چلیں پڑتے تو یہاں کے احکام سے بچتے تو اللہ کی قسم کی کام کے لئے تیرے ساتھ چنا میرے نزدیک ایک مہینہ احکام کرنے سے افضل ہے۔

امام بخاری نے جزء ۱۱۰ مجموعہ میں ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کے ساتھ کسی کام کے لئے چنا میرے نزدیک اس سے بچ ہے کہ میں اپنی اس مسجد میں ایک مہینہ احکام کروں، جو اپنے سسران بھائی کی حاجت کے لئے اس کے ساتھ چلائی کہ اس نے اس کی دعا، حاجت پوری کر دی تو اللہ تعالیٰ اس دن اس شخص کے لئے عبادت فرمائے گا جس دن اللہ بڑے کریم ہے۔

امام عبد الرزاق نے حضرت محمد بن اسحاق المازنی و عمر اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کو ایک دن اعانت کی تو یہ اس کے ایک مہینہ احکام سے بچ ہے۔

امام دارقطنی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو پہنچا دیا کہ فرماتے ہیں کہ جس مسجد کو سوزاں اور امام ہوا اس میں احکام صحیح ہے (۱)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت المسیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ: عتکاف صرف مسجد میں ہوتا ہے۔
امام دارقطنی اور حاکم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عتکاف صرف
روزے کے ساتھ ہوتا ہے (۱)۔

امام مالک نے قسم بن محمد اور حضرت نافع مبنی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: چونکہ قرآن کی آیت
میں اللہ تعالیٰ نے عتکاف کا ذکر روزے کے ساتھ کیا ہے اس لئے اعتکاف روزے کے بغیر نہیں ہوگا۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ محکف پر روزہ لازم ہے (۲)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اعتکاف نہیں ہے مگر روزے کے ساتھ (۳)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت مدائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے (۴)۔

امام ابن ابی شیبہ نے ایک (دوسرے) طریق سے حضرت علی اور حضرت عثمان بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے
فرماتے ہیں: محکف پر روزہ واجب نہیں ہے بشرطیکہ اس نے اپنے اپنے روزہ شرط کر لیا ہو (۵)۔

امام دارقطنی اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: محکف پر روزہ
لازم نہیں ہے مگر یہ کہ وہ اپنے اپنے پر خود لازم کرے (۶)۔

امام ابن ابی شیبہ اور دارقطنی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: محکف مرد بنی عبادت کرے،
جنازہ میں شامل ہو، حجہ پڑھنے کے لئے آئے، اپنے گھر والوں کے پاس آئے لیکن ان سے مجلس اقیانہ کرے۔

امام مالک، بخاری، مسلم، نسائی، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سر مبارک کو میرے حجرے میں دھن کرتے تھے جب کہ آپ ﷺ خود مسجد میں ہوتے تھے تو

میں آپ کو تنگی کرتی تھی، مگر میری غلطی نہیں ہوتی تھی کہ حاجت کے لئے جب کہ آپ محکف ہوتے تھے (۷)۔

امام بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ عتکاف
رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے (۸)۔

امام بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر رمضان
میں دنوں اعتکاف بیٹھتے تھے اور جس سال آپ کا وہ سال ہوا تھا اس میں بیس دن اعتکاف کیا تھا (۹)۔

امام مالک نے اعلیٰ مختل (دین سے روایت کیا ہے کہ وہ رمضان کے آخری دس دن میں اعتکاف کرتے تھے اور وہ اپنے
گھر والوں کے پاس نہ لوٹتے تھے حتیٰ کہ وہ لوگوں کے ساتھ عید میں شریک ہوتے تھے۔

۱۔ مسند الدار قطنی، جلد ۲، صفحہ ۲۰۰، طبع دار الفکر، بیروت۔ ۲۔ حنفی ابن ابی شیبہ، جلد ۲، صفحہ ۳۳۴ (۲۹۲۵)۔

۳۔ ابن ماجہ، جلد ۲، صفحہ ۳۳۴ (۹۶۲۰)۔ ۴۔ ابن ماجہ، جلد ۲، صفحہ ۳۳۴ (۹۶۲۰)۔ ۵۔ دیلمی، (۹۶۲۴)۔

۶۔ بخاری، جلد ۱، صفحہ ۳۴۵، مجموعہ دار الفکر، بیروت۔ ۷۔ مسلم، جلد ۲، صفحہ ۱۹۶۔

۸۔ ابن ماجہ، جلد ۱، صفحہ ۳۴۸۔ ۹۔ ابن ماجہ، جلد ۱، صفحہ ۳۴۸۔

امام ابن شیبہ نے حضرت ابو نعیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ عطاء پسند کرتے تھے کہ حلف ایکن الطهر لکی مسجد میں گزار سنا کہ صبح سے وقت میرا کاؤن طرف جانا مسجد سے ہو (۱)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو نعیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قولہ الطهر من مسجد میں مذکور جس میں تو نے اذکار کیا کہ جا کر میرا کاؤن طرف جانا مسجد سے ہو (۲)۔

امام عظیم ترمذی نے نوادر ال اصول میں عمرو بن شیبہ عن ابیہ عن جدہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کو محبت کے ساتھ دیکھا اس کا یہ عمل میری اس مسجد میں ایک سال اذکار کرنے سے بہتر ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے مکرّمہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک زود حذر مرد سنا کہ جس نے جب کہ وہ حلف جس (۳)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَاتَّقُوا اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَّقِينَ۔

امام ابن ابی حاتم نے ضحاک سے حَدُودُ اللَّهِ تَقِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ رُوَيْتَ كَيْسَ لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ مِمَّا يَنْهَى عَنْهُ۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت متقل رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حدو: اللہ سے مراد یہاں ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے كَذَلِكَ كَقَوْلِهِ تَتَّقُونَ كَيْسَ لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ مِمَّا يَنْهَى عَنْهُ۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ هُمْ يَدْعُونَ لَا يَخَافُونَ اللَّهَ وَلَهُمْ أَمْوَالٌ كَثِيرَةٌ سَبَقَتْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَهُمْ آلٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَهُمْ بَنُونَ ذُرِّيَاةٌ

فَرِيضَاتٌ أَمْوَالُهُمْ بِالْبَاطِلِ وَكُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

”اور نہ کہو ان کی مانند جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور ان کے مال آپس میں آجائے اور نہ سوائے حاصل کرو اس میں سے (وہ لوگ نہ)

نہ) مال کو بیکار نہ کہ جو ان کا جو حصہ لوگوں کے مال کا عظم سے حالانکہ تم جانتے ہو (کہ اللہ نے یہ حرام

کیا ہے)۔“

امام ابن جریر، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت کہ جس میں

فَضْلٌ كَثِيرٌ ہے جس کے اوپر کسی کا مال (قرض) ہو لیکن اس کے خلاف کوئی موجود نہ ہو، وہ مال کا انکار کر دے اور حکام

کے پاس بخڑے جائے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ حق اس کے خلاف ہے۔ اور اسے مظلوم ہو کہ یہ جتنا دے تو یہ حرام کھانا ہے (۴)۔

امام سعید بن منصور اور عبد بن عید نے مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ تو جھگڑا کر جب کہ تجھے مظلوم ہو کہ تو ظالم ہے۔

امام ابن المنذر نے قتادہ سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے فرماتے ہیں اپنے بھائی کے مال کا بخڑا حکام کے پاس نہ

دے چاہیہ کہ تجھے مظلوم ہے کہ تو ظالم ہے کیونکہ قاضی کا فیصلہ تیرے لئے کوئی ایسا چیز ظالم نہیں کرے گا جو تجھ پر حرام ہوگی۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں الباطل سے مراد ظلم ہے۔

اس آیت ہاشم بن علیؑ کے بارہ فرزند ہیں جن میں دو جہان بن ابی النضر کی کچھ زمین تھے بارے میں تفسیر کے درمیان
تفسیر کے تفسیر کے بارے میں یہ آیت ہاشم بن علیؑ کے بارے میں ہے۔

امام مالک، شافعی، ابن ابی شیبہ، بخاری اور مسلم نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ایک بشر ہوں اور تم میرے پاس تھوڑے کرتے ہو۔ شاید تم میں سے بعض
میں داخل پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ تھوڑے ہو پھر میں اس کے حق میں فیصلہ کروں اس کے مطابق جو میں نے سنا، جس
میں نے جس سے سنا اس کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ کر دیا، پھر قرآن لے، میں اس کے آگے کے کھڑے کا فیصلہ کروں گا۔
امام احمد نے حضرت ابوعبید اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے لئے
حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کا مال بھیجے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان پر مسلمان کا مال حرام قرار دیا ہے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ
کوئی شخص کچھ اور وقت سے بچھڑا اپنے بھائی سے کہے کہ اگر تو اسے پسند کرتا ہے تو ایک ہزار کے ساتھ اس کو بھیج کر دے۔ یہ
بھی وہی آیت کے حکم میں کتابت کا اپنے مال باطل طریقہ سے نہ لکھا۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عبدالرحمن بن عابد الکلبی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما سے کہا یہ تمہارے بچے کا پیٹا میں کھڑا ہے کہ تم اس میں باطل طریقہ سے لکھ کر بھیجیں اور اپنے آپ کو مل کر
بپ کر لے تو فی فرماتے وہ لا یتکلموا بآیات اللہ بآیات اللہ بل بالحق لیس جس نے دونوں باتوں کو لے کر اپنے منہ پر رکھا اور
کہا تو اللہ کی اطاعت میں اس کی طاعت نہ اور اللہ کی نافرمانی کی صورت میں اس کی نافرمانی کر۔

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْإِبْرَةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ يَأْسَى وَالْحَبْجِ وَلَيْسَ
الْإِبْرَةُ بِأَنْ تَأْتُوا النَّبِيَّ مِنْ ظُهُورِهِمْ وَلَكِنَّ الْإِبْرَةَ مِنَ الْإِنْفِ وَأَنْتُمْ
الْأَبْيُوتُ مِنَ آبَائِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

”اور پوچھتے ہیں آپ سے بے چاندوں کے تعلق (کہ یہ کیا کر سکتے ہو جتنے ہیں) فرمائیے یہ وقت کی
مناقص ہیں تو ان سے بچو اور بچ کے لئے اور یہ کوئی سنگ نہیں کہ تم داخل ہو کر وہیں میں ان کے پیچھا کر۔
ہاں سنگی تو یہ ہے کہ تم ان کو نفی اختیار کرے اور آیا کر گھروں میں ان کے دروہوں سے اور زارے رسول اللہ
سے کہ اس پر نہ گناہ ہو“۔

امام ابن عباسؓ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تحت روایت کی ہے فرماتے
ہیں یہ آیت کریمہ حضرت حجاز بن علیؓ اور عمار بن غنم رضی اللہ عنہما کے تعلق ہوتی ہیں دونوں کا تعلق انصار سے تھا،
انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اس جاندار کو کہ ہے کہ گناہ ہو تا ہے تو حاکم کی قسم اگر ایک دن سے بچھڑتا جاتا ہے جس کی بڑا

فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے چاند لوگوں کے اوقات کے لئے بنائے ہیں، جب تم چاند کو دیکھو تو روزہ رکھو اور جب قرآن سے دیکھو تو انھیں رکو اور تم پر حرام مطلق ہو اگر آلو، ہو تو میں دن مکمل کرو۔

لَيْسَ بِالْجِزْيَانِ ثَاوَالِ الْيَتِيمَاتِ وَبِهِ

امام کبیرؒ، بخاری اور ابن جریر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں لوگ جب زیارت جاہلیت میں اور ہم باندہ لیتے تھے تو اپنے گھر میں بیٹھ کر اسے سے داخل ہوتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (۱)۔

امام اعلیٰؒ، محمد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی الحدید اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انصار جب حج کرتے تھے پھر لوٹ کر آتے تھے تو اپنے گھر میں بیٹھتے سے داخل ہوتے تھے۔ ایک انصاری آیا تو وہ دروازے سے داخل ہوا۔ اس پر امیر غرض کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (۲)۔

امام ابن ابی حاتم اور حاکم (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) نے ابن ابی حاتم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قریش کو کسی کو جانا ہے وہ احرام کی حالت میں اپنے دروازوں سے داخل ہوتے تھے اور انصار اور دوسرے عرب احرام کی حالت میں اپنے گھروں کے دروازوں سے داخل نہیں ہوتے تھے۔ اسی اثنا میں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک باغ میں تھے۔ آپ اس کے دروازے سے باہر تشریف لائے اور آپ کے ساتھ قطب بن عامر الانصاری بھی نکلا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ قطب بن عامر ایک کافر شخص ہے کیونکہ وہ آپ کے ساتھ دروازے کے ذریعے باہر نکلا ہے اس سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا تھے اس عمل پر کس چیز نے براہین کی ہے؟ اس نے عرض کی حضور! میں نے آپ کو جہز کرتے دیکھا میں نے بھی وہی کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں تو خمس شخص ہوں۔ اس انصاری نے کہا مہر اور میں آپ کا دین ہے، وہی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے اس میں سے روایت کیا ہے کہ اہل مدینہ کے لوگ ایسے تھے کہ جب تن محسوس کسی کو اپنے دشمن سے کوئی خطرہ ہوتا تو وہ امن طلب کرتا۔ جب وہ احرام باندھ لینا تو وہ اپنے گھر کے دروازے سے داخل نہ ہوتا اور اپنے گھر کے کچھ سے ایک سوراخ بناتا (اور اس سے داخل ہوتا)۔ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں تشریف لائے تو وہیں ایک عرم غصص تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک باغ میں داخل ہوئے وہ آپ ﷺ نے اس کے دروازے سے داخل ہوئے تو وہ عرم غصص بھی دروازے سے داخل ہوا۔ اس کو کچھ سے ایک شخص نے آواز دہرائی اے غلام! تو عرم ہے اور تو لوگوں کے ساتھ دروازے سے داخل ہو گیا ہے۔ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں آپ عرم میں تو میں بھی عرم ہوں۔ آپ! جس میں تو میں بھی جس ہوں۔ جس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور تمام مسلمانوں کے لئے دروازوں سے داخل ہونے کو حلال فرمادیا (۳)۔

امام محمد بن حمید، ابن جریر اور ابن الحدید نے حضرت قیس بن جہر الجبلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ لوگ جب احرام باندھ لیتے تھے تو باغ میں اور گھر میں دروازے سے داخل نہ ہوتے تھے اور انھیں (قریش) اپنے گھروں کے دروازوں سے داخل ہوتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور میں نے کرام ایک گھر میں داخل ہوئے تو ایک انصاری شخص رخصت ہوئے تاچوت آیا اور اس

امام عید بن حید نے لکھن سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کسی کام کے کرنے کا اور دوسرا کام بھرانے کے رک بٹا تو وہ اپنے گھر سے دوا کے کی طرف سے داخل نہیں ہوتا تھا حتیٰ کہ وہ کام کر لیتا جس کا اس نے ارادہ کیا: دین خدا۔

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿۸﴾

”اور خدا کے راہ میں ان سے جو تم سے لڑتے ہیں اور اعلان پر بھی (کرنا) اتنی نہ کرتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا زیادتی کرنے والوں کو۔“

امام آدم بن ابی ایاس (نے اپنی تفسیر میں) اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں محمد ﷺ کے صحابہ کو کفار سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

امام ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم نے حضرت انس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ لَا تَعْتَدُوا یعنی عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرو نہ بڑے بڑے جو مسلح کرتے اور اپنا ہاتھ جنگ سے رک لے کر اترنے ایسے لوگوں کو قتل کیا تو تم زیادتی کرنے والے ہو گے (۸)۔

امام ابن ابی شیبہ بخاری اور مسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے زمانہ جاہلیت میں جنگ میں ایک عورت کو قتل نہ کرنا اور رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرما دیا (۸)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت انس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم نے لوگوں کو جنگ کے لئے بلایا اور بھر پورینہ طیب کے قریب ہم نے پکارا کیا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس پھر برف لائے اور فرمایا اللہ کا نام لے کر چلو اور اللہ کی رضا کے لئے دشمن سے جنگ کرنا کسی بوز سے فروت کسی معصوم بچے اور کسی عورت کو قتل نہ کرنا اور نہ مال غنیمت میں خیانت کرنا۔

امام کمال اور ابن ابی شیبہ نے حضرت عیسیٰ بن یحییٰ انصاری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن عبد المنذر کی طرف اس آیت کے متعلق استفسار کر کے لکھا تو انہوں نے فرمایا یہ بچوں اور ان عورتوں کے متعلق ہے جن کی طرف سے تم سے لے جنگ جاری نہیں ہوئی ہے۔

وَأَقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجْتُمُوهُمْ ۚ وَالْهَيْئَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ السُّجُودِ الْحَرَامِ وَحَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ ۚ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَأَقْتُلُوهُمْ ۚ كَذَلِكَ جَزَاءُ الْكُفْرِينَ ﴿۹﴾
فَإِنْ أَتَقُوا فَإِنَّ اللَّهَ عَفُوٌّ رَحِيمٌ ﴿۱۰﴾

وَقِيلَ لَهُمْ خَلْفُوا مَا يُكَلِّمُ الْظَالِمِينَ ﴿٦٠﴾ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

کہا گیا کہ تم لوگو! اپنے پیچھے ہٹ جاؤ، اور جو ظالم تم کو مخاطب کر رہا ہے۔ چلاؤ اور چلاؤ
جاؤ! (تجوید) کہہ دو کہ خلیفہ ہٹ جاؤ۔

اور ان جیسے لوگوں کو کہہ دو کہ خلیفہ ہٹ جاؤ، اور جو ظالم تم کو مخاطب کر رہا ہے۔ چلاؤ اور چلاؤ
جاؤ! (تجوید) کہہ دو کہ خلیفہ ہٹ جاؤ۔

اور جو ظالم تم کو مخاطب کر رہا ہے۔ چلاؤ اور چلاؤ جاؤ! (تجوید) کہہ دو کہ خلیفہ ہٹ جاؤ۔

اور جو ظالم تم کو مخاطب کر رہا ہے۔ چلاؤ اور چلاؤ جاؤ! (تجوید) کہہ دو کہ خلیفہ ہٹ جاؤ۔

الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَتُ قِصَاصٌ ۚ فَمَنْ اعْتَدَىٰ
عَلَيْكُمْ فَعُتِدُوا عَلَيْهِ ۖ وَمَنْ عَظَىٰ عَلَيَّ عَظِيَّتِي ۖ مَا أَغْدِي عَظِيَّتِي ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ

اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿۵﴾

”خبردار! اللہ ہم پر ہے۔“ (مؤمنین کے لیے) یہی ہے جو اللہ کے ساتھ ہے۔
 جو ہم پر زیادتی کرے تم اس پر زیادتی کرو (لیکن اس قدر جسکی زیادتی اس نے تم پر کی ہو اور ڈرتے، نہ کرو اللہ
 سے اور جاننا چاہئے اللہ کی نصرت ہم پر ہے گاؤں کے ساتھ ہے۔“

امام بخاری نے حضرت تابعی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص حضرت ابن عمر کے پاس آیا اور کہنا چاہے کس چیز نے
 اس بات پر برا بھلا کیا ہے کہ تم ایک سال حج کرو اور ایک سال عمرہ کرو اور اللہ کے راستہ میں جہاد چھوڑ دو حالانکہ آپ جانتے
 ہیں کہ جہاد کے حصول اللہ تعالیٰ نے کئی ترفیع دی ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا اے میرے بھتیجے اسلام کی بنیاد پائی ارکان پر
 ہے۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، پانچ نمازیں ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور کافرانہ اور کفاریت اللہ کا رخصت کرنا۔
 میں شخص سے کہ کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارادہ نہیں سنا، وَإِنْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ لَأَنْتَ لَوْ أَنَّ صَبَحُوا لَأَنْتَ لَوْ أَنَّ
 (انجرات 9) اگر وہ ایمان کے دو گروہ آپ میں فروج ہی تو ہیں کے درمیان صلح کرو اور قُتِلُوهُمْ غَلِيًّا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ
 حضرت ابن عمر نے فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسا کیا تھا اور اس وقت اسلام عزائم اور آپ شخص اپنے اپنی
 کے بارے میں جہاد میں جہل ہوتا تو لوگ اسے قتل کر دیتے یا اسے غداپ دیتے حتیٰ کہ اسلام کثیر ہو گیا جس کی نشانی ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص حضرت عدی بن ہاشم سے آیا اور کہ
 کیا آپ لوگوں کے ساتھ صلح کر جہاد نہیں کریں گے حتیٰ کہ فتنہ بانی نہ رہے۔ حضرت سعد نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 معیت میں جہاد کیا حتیٰ کہ فتنہ نہ رہا لیکن جو اور وہاں صلح چاہتے ہو کہ میں جہاد کروں تا کہ فتنہ بانی نہ رہے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے
 مکہ ارادہ سے چلے تو مشرکین نے آپ کو بیت اللہ شریف میں داخل ہونے اور اس تک پہنچنے سے روک دیا اور جو آپ پہنچنا چاہتے
 کے ساتھ مسلمان تھے انہیں بھی آپ کے ساتھ فوجی قہر کے حرمت والے امین میں روک دیا۔ حتیٰ کہ فیصل ہوا کہ آئندہ سال
 بیت اللہ میں داخل ہوں گے، پھر آپ پہنچے اور مسلمان آئندہ سال بیت اللہ میں داخل ہوئے۔ اسی واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے
 جان فرمایا ہے۔ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

امام الاصبہانی نے حضرت ابی بن صالح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت کیا ہے ابن عباس سے
 فرمایا یہ آیت صلی اللہ علیہ وسلم میں نازل ہوئی۔ اس کا وہ انداز طرح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بیت اللہ سے روک دیا گیا پھر
 مشرکین نے آپ سے صلح کی وہ شرط پر کہ آپ آئندہ سال عمرہ کے لئے آئیں، جب اگلا سال آیا تو آپ بتایا کہ ہجرت کرنا
 کرنا ہم نے عمرہ قضا کی تیاری کی، مسلمانوں کا فائدہ یہ تھا کہ قریش اپنا عہد پورا نہیں کریں گے اور وہ انہیں مسجد حرام سے روکیں
 گے اور ان سے خدشہ تھا کہ ہجرت کرنا۔ فخریت والے امین میں جنگ کو پانچ سو سال بعد اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت نازل فرمادی۔

۱۰۔ اے نبی! غلوں کی چیزیں، عیدین، مسجور، عیدین، میدان، ان، حرمین، ان، امنہ، اور ان کی خاتروں نے حضرت علیؓ سے اللہ کے واسطے کیا ہے۔ وَلَا تَلْفُتُوا بِمَا يَرْثِيكُمْ اِلَّا الشُّهُدَاءُ مَعَكُمْ۔ یہ اگر غریبوں کے خوف سے اللہ کے واسطے کیا ہے تو اللہ کے واسطے کیا ہے۔

۱۱۔ وایں عیدین، میدان، امنہ، حرمین، ان، حرمین، ان، امنہ، اور ان کی خاتروں نے حضرت علیؓ سے اللہ کے واسطے کیا ہے کہ اللہ کے واسطے میں قرآن و ذکر اللہ کی بات کی کہ وہ چھوٹا کھٹکھٹا ہو۔

۱۲۔ اور غریبانی، ان، حرمین، اور ان، امنہ، نے حضرت ان میں میں رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِيْ رِيسًا مِّنْ اُمَّةٍ مِّنْ دُوْنِيْ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِيْ رِيسًا مِّنْ اُمَّةٍ مِّنْ دُوْنِيْ۔

۱۳۔ اور عیدین، میدان، امنہ، حرمین، ان، حرمین، ان، امنہ، اور ان کی خاتروں نے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ اللہ کے واسطے میں قرآن کرنے کے متعلق نازل ہوئی (۱۴)۔

۱۴۔ امام علیؓ اور محمد بن محمد نے حضرت محمدؐ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ آیت کریمہ اللہ کے واسطے میں قرآن کرنے کے متعلق نازل ہوئی۔

۱۵۔ ام ایں حرمین، اور ان، امنہ، ان، حرمین، ان، امنہ، اور ان کی خاتروں نے حضرت محمدؐ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِيْ رِيسًا مِّنْ اُمَّةٍ مِّنْ دُوْنِيْ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِيْ رِيسًا مِّنْ اُمَّةٍ مِّنْ دُوْنِيْ۔

۱۶۔ ام ایں حرمین، اور ان، امنہ، ان، حرمین، ان، امنہ، اور ان کی خاتروں نے حضرت محمدؐ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِيْ رِيسًا مِّنْ اُمَّةٍ مِّنْ دُوْنِيْ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِيْ رِيسًا مِّنْ اُمَّةٍ مِّنْ دُوْنِيْ۔

۱۷۔ ام ایں حرمین، اور ان، امنہ، ان، حرمین، ان، امنہ، اور ان کی خاتروں نے حضرت محمدؐ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِيْ رِيسًا مِّنْ اُمَّةٍ مِّنْ دُوْنِيْ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِيْ رِيسًا مِّنْ اُمَّةٍ مِّنْ دُوْنِيْ۔

۱۸۔ ام ایں حرمین، اور ان، امنہ، ان، حرمین، ان، امنہ، اور ان کی خاتروں نے حضرت محمدؐ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِيْ رِيسًا مِّنْ اُمَّةٍ مِّنْ دُوْنِيْ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِيْ رِيسًا مِّنْ اُمَّةٍ مِّنْ دُوْنِيْ۔

۱۹۔ ام ایں حرمین، اور ان، امنہ، ان، حرمین، ان، امنہ، اور ان کی خاتروں نے حضرت محمدؐ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِيْ رِيسًا مِّنْ اُمَّةٍ مِّنْ دُوْنِيْ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِيْ رِيسًا مِّنْ اُمَّةٍ مِّنْ دُوْنِيْ۔

۲۰۔ ام ایں حرمین، اور ان، امنہ، ان، حرمین، ان، امنہ، اور ان کی خاتروں نے حضرت محمدؐ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِيْ رِيسًا مِّنْ اُمَّةٍ مِّنْ دُوْنِيْ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِيْ رِيسًا مِّنْ اُمَّةٍ مِّنْ دُوْنِيْ۔

کرتے ہو تو کوئی نے کہنا نہیں کہ یہ ایمان بھی اسی طرح ہے (یعنی اگر بعد میں ہے لیکن واجب پہلے ہے) امام عبدالمطلب، عبد بن حمید، ابن فضال، حاکم اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرمائی ہے کہ فرماتے ہیں: سرور نبی کی طرف واجب ہے اس پر جس کو راستگی حاکم ہو (۱)۔

ماہر لغات ابن عیینہ، شافعی، ابی امامہ اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم جو اللہ کی قسم میں سچ سے سچ ہے: **وَأَتَمُّوا إِلَهُكُمْ وَتَمُّوا إِلَهُكُمْ** (۲)۔

امام عبدالمطلب، ابن ابی شیبہ، ابو عبد اللہ بن حمید نے حضرت سرور نبی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: تمہیں قرآن میں چار چیزوں کی قسم کہ تم نے یہ قصود نہیں بنائے: **وَأَتَمُّوا إِلَهُكُمْ وَتَمُّوا إِلَهُكُمْ** اور **وَأَتَمُّوا إِلَهُكُمْ وَتَمُّوا إِلَهُكُمْ** (۳)۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن ابی امامہ نے قمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: عمرو چھوٹا بچہ ہے (۴)۔ امام عبد بن حمید، ابن ابی شیبہ، ابی داؤد نے انصاف میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: **وَأَتَمُّوا إِلَهُكُمْ وَتَمُّوا إِلَهُكُمْ** پڑھتے تھے کہ فرماتے تھے: **وَأَتَمُّوا إِلَهُكُمْ وَتَمُّوا إِلَهُكُمْ** اس چیز کو نہ دیکھا کہ میں عمرو کے عیوب کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی اثر نہ دیکھتا تھا کہ عمرو نبی کی طرف واجب ہے۔

امام عبدالمطلب، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابو حاتم (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: **وَأَتَمُّوا إِلَهُكُمْ وَتَمُّوا إِلَهُكُمْ** میں جس اطاعت سے اس پر سچ اور عمرو واجب ہیں (۵)۔

امام عبدالمطلب، ابن ابی شیبہ، ابو عبد بن حمید نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: اس کو کہے اس تمام دلوں پر فخر واجب ہے، اہل مکہ پر عمرو واجب نہیں مگر جب وہ بھی کسی ایسی قوم میں ہو ان پر بھی عمرو واجب ہے۔

امام عبدالمطلب، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: اللہ کی مخلوق پر سچ اور عمرو واجب ہے اور یہ اس پر واجب ہے جو طاعت دینا ہو، یہ کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَأَتَمُّوا إِلَهُكُمْ وَتَمُّوا إِلَهُكُمْ** مگر اس مکہ پر عمرو واجب نہیں کیونکہ وہ اہل البیت میں ان پر سچ فرض ہے اور ان کا عمرو طواف کی وجہ سے ہو جاتا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ اور حاتم نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں: سچ اور عمرو تمام لوگوں پر فرض ہیں جو اسے اہل مکہ کے ان کا مردان کا طواف ہے۔ پس جس کے صیام و حرم کے ارشاد میں دیں کا طواف جو وہ مکہ میں البتہ احرام کے داخل نہ ہو۔

ابن ابی شیبہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: میں مکہ پر مکہ نہیں ہے عمرو نہ اس پر واجب ہے۔ **وَأَتَمُّوا إِلَهُكُمْ وَتَمُّوا إِلَهُكُمْ** اس لئے کہ اس پر سچ اور عمرو واجب ہے اور اس پر سچ واجب ہے اس طواف کرتے ہیں۔

(۱) سنن ابی داؤد، جلد ۴، صفحہ ۳۵۱۔

(۲) سنن ابی داؤد، جلد ۴، صفحہ ۳۵۱۔

(۳) سنن ابی داؤد، جلد ۴، صفحہ ۳۵۱۔

(۴) سنن ابی داؤد، جلد ۴، صفحہ ۳۵۱۔

(۵) سنن ابی داؤد، جلد ۴، صفحہ ۳۵۱۔

اہم اہلِ نبیہ و عہد بنِ محمد نے حضرت ابنِ مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ ہر حجِ غافل ہے اور نماز
نقص ہے۔ اس غافل نے امامِ اہلِ حق امامِ نبیہ اور عہد بنِ محمدؓ نے ایسا ہی حکم کیا ہے کہ اس نے
تین سو سال تک اپنے لئے نماز کو واجب قرار دیا اور عہد بنِ محمدؓ سے فرمایا۔

یہاں پر حاجۃ المصطفیٰ طہرت لکھ رہی ہیں۔ یہ امانتِ حق ہے اللہ جل سے درویش کیا ہے کہ انصاف کے رسولؐ کا منہ سب سے بڑا ہے۔

سے کہ کئی جگہ اسکا اور محمد و نفیس سے کوئی نہ

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔ اے جابر میں عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا مرد واجب ہے کہ فریاض میں لگن تھارے لئے حرا کرے؟ (3)۔

ابو جابر کا کہنا ہے حضرت زید بن عاصمؓ سے کہل بنے عاصمؓ سے، واپس آ کر بنے جابرؓ سے۔ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج و عمرہ دونوں فرض ہیں جس سے چھوڑنا گناہ ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے اس پر اس سے روایت ہے کہ کتبہ بن غازی سے فرمایا ہے یہ عمر کو کرنے سے جھٹکنا چاہو تو تم
 دیکھو کہ تم نے فرمایا کہ ان لوگوں میں سے ایک اور ایک دور میں ہے چاہے اسے کئے تھے پر وہ بھی تم میں جس سے چاہو آنا اگر 51۰ھ

امام الشافعی نے الام میں حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ان خط میں جو رسول اللہ
 ﷺ نے عربوں کو سکھایا تھا اس میں تھا کہ شریعت محمدیہ (یعنی اسلام) ہے (8)۔

[illegible]

امام ابن حجر عسقلانی اور ابن حجر مکی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس سے فرار ہونے کے نزدیک اٹھ کر ایمان دے دیا جس میں شک نہ ہو اور ایسا جہاد نہیں ہے جس میں خلیفہ نہ ہو اور میرا جوج قوموں ہو (۸)۔

امام مالک نے سوطی ابن ابی شیبہ بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

این مطلب در روز شنبه، ۱۳ شهریور ۱۳۸۵ (۳۸۴۵)

22. سیدنی ای. وید، جلد 3، صفحہ 460 (2989)؛ *لیچورن*، پارک 2، صفحہ 15۔

۳- مصنف ابن ابی شیبہ، جلد ۲ صفحہ ۲۲ (۱۳۶۴۸)

B رکنہ نام پشوی باب الیٰ حب عبد ربہ فی طالعۃ فی 133 و مطبوعہ دارالعلوم اہل بیت

1- قسط 11، جلد 3، ص 429 (3975)

© 2005 Pearson Education, Inc. All rights reserved. Printed in the United States of America. This book is published by Pearson Education, Inc., 501 Boylston Street, Boston, MA 02116.

سے روکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک عہد سے دوسرے عہد تک جتنے گناہ صغیرہ سرزد ہوتے ہیں دوسرا عہد ان کے لئے نکاحہ ہے اور قبول حج کی جزا جس کے سوا کچھ نہیں ہے (۱)۔

امام احمد نے حضرت عامر بن ابی سرحہ سے اس کی شکل مرفوع روایت نقل کی ہے۔

امام بخاری نے شعب میں الاصبہانی نے الترغیب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جیسا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ہر ایک کے بدلے خوشخبری دی جاتی ہے (۲)۔

امام مسلم اور ابن جریر نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام پہلے سادہ گناہ ختم کر دیتا ہے۔ ہجرت پہلے سادہ گناہ ختم کر دیتی ہے اور حج پہلے سادہ گناہ ختم کر دیتا ہے (۳)۔

امام طبرانی نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور! میں بزدل ہوں اور میں کمزور آدمی ہوں (جہاد نہیں کر سکتا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسے جہاد کی طرف آؤ جس میں کاوش نہیں ہے اور حج ہے (۴)۔

امام عبد الرزاق نے المصنف میں حضرت علی بن حسین سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پیچھے سے جہاد کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تیری ایسے جہاد کی طرف راہنہ لیتا نہ کروں جس میں کاوش نہیں ہے؟ فرمایا دو حج ہے (۵)۔

امام عبد الرزاق و عبد الکرمی نے معجمی سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی کہ میں بزدل آدمی ہوں، دشمن کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تیری ایسے جہاد کی طرف راہنہ لیتا نہ کروں جس میں جنگ نہیں کرنی پڑتی؟ اس نے عرض کی ضرور کہ تم فرمائیے۔ فرمایا تھو پر حج و عمرہ لازم ہے (۶)۔

امام بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم دیکھتے ہیں کہ جہاد افضل عمل ہے کیا ہم (عمرہ و حج) جہاد نہ کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا افضل جہاد قبول حج ہے (۷)۔

امام ابن ابی شیبہ ابن ابی داؤد (نے المصالح میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا عمرہ توں پر جہاد ہے؟ فرمایا ان پر ایسا جہاد ہے جس میں لڑنا نہیں ہے فرمایا حج اور عمرہ (۸)۔

امام ابن ابی شیبہ نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہونے سے ضعیف اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ ہیں (۹)۔

۱۔ صحیح بخاری باب ۱۰۰۰ ج ۱ صفحہ ۲۳۸

۲۔ صحیح مسلم کتاب ۱۰۰ ج ۱ صفحہ ۷۸، مسلم ج ۱ صفحہ ۷۸

۳۔ صحیح مسلم کتاب ۱۰۰ ج ۱ صفحہ ۱۳۵ (۲۹۱۰) مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، بیروت

۴۔ صحیح مسلم کتاب ۱۰۰ ج ۱ صفحہ ۵ (۸۸۰۹) مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، بیروت

۵۔ صحیح بخاری کتاب ۱۰۰ ج ۱ صفحہ ۲۵۰

۶۔ صحیح بخاری کتاب ۱۰۰ ج ۱ صفحہ ۱۱۳ (۸۸۱۰) مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، بیروت

۷۔ صحیح بخاری کتاب ۱۰۰ ج ۱ صفحہ ۱۱۳ (۸۸۱۰) مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، بیروت

۸۔ صحیح بخاری کتاب ۱۰۰ ج ۱ صفحہ ۱۱۳ (۸۸۱۰) مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، بیروت

۹۔ صحیح بخاری کتاب ۱۰۰ ج ۱ صفحہ ۱۱۳ (۸۸۱۰) مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، بیروت

امام ابن خزیمہ نے حضرت امیر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو کافراً اللہ
إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ کی گواہی دے، نماز قائم کرے، زکوٰۃ دے، حج اور عمرہ کرے۔ جسے جنت ملے،
بیشک اس کے اور مہمان کے روز نہ رکھے۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن ماجہ نے حضرت امیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج
بزرگوار، سعی کا چارہ ہے (۱۷)۔

امام احمد اور بخاری نے حضرت عمر بن عبدالمطلب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انفس من
مقبول حج و مقبول عمرہ ہے (۱۸)۔

امام احمد اور بخاری نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ پہاڑ سے پرچھا میاں کون مائل افضل
ہے؟ فرمایا اللہ وحدہ یا ایمان یا مال یا جبریا یا کفر مقبول حج تمام ایمان سے افضل ہے۔ اسی فرات جس طرح سورج کے مطلع اور
مغرب کے اور میں مسافت ہے (۱۹)۔

امام احمد، ابن خزیمہ، طبرانی (فی الاوسط)، حاکم، دارقطنی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم
ﷺ نے فرمایا: مقبول حج کی جزاء جنت ہی ہے۔ عرض کی گئی اس کی مقبولیت کیا ہے؟ فرمایا: کھانا کھانا اور اچھی کوکھ کرنا اور
دیکھ روایت میں ہے سلام کو پھیرنا (۲۰)۔

امام طبرانی نے الاوسط میں حضرت عبداللہ بن جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: حج کرے یا نہ کرے، کفاروں کو اس طرح صواب ہے جس طرح کافرانہ کفر صواب ہے۔

امام بخاری نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عاتل اپنے اہل میں سے
چار سو دھوئیں کی، سطرش کرے گا اور وہ مکہ میں سے اس طرح پاک ہو جائے جس طرح جس دن میں کسی دن نے اس کو ختم
دیو (اور دھوئیں ہوں سے پاک نہ)۔

امام بیہقی نے الشعب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں میں نے ابو اہام کو دیکھ فرماتے سنا
تہ جو بیت اللہ کے ارد گرد سے آئے گا اور اذن پر سوار ہوگا تو اذن جو قدم اٹھائے گا اور جو قدم رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے
اس کے لئے ایک نیکی لکھے گا اور ایک خط معاف فرمائے گا اور ایک درجہ بلند کرے گا حتیٰ کہ وہ بیت اللہ کا بیٹا ہو جائے گا اور
معلوم ہو کہ وہ بیت اللہ کی کسی کرے گا پھر حق کرے گا یا نکرے گا اور گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسا کہ جس دن
اس کی دل نے اسے ختم دیا تھا اور وہ گناہوں سے پاک ہو۔ پس اسے نئے سرے سے تمہیں کرنے کا نہیں (۲۱)۔

۱۔ سنن ابن جریر ج ۳ صفحہ ۴۱۶ (۲۹۰۲) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۔ منہاج ماہر جلد ۲ صفحہ ۱۱۴ مطبوعہ دار المعرفۃ

۳۔ شعب الایمان جلد ۳ صفحہ ۴۲۹ (۴۱۱۹)

۴۔ شعب الایمان جلد ۳ صفحہ ۴۲۹ (۴۱۱۹)

۵۔ شعب الایمان جلد ۳ صفحہ ۴۲۹ (۴۱۱۹)

امام حاکم اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے وفد تمہارا ہیں، دعاؤں، دعا کی اور عمرہ کرنے والا (۱)۔

امام احمد نے اپنے ہم عصر روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ کے وفد ہیں۔ اس نے انہیں بتایا تو انہوں نے اللہ کی رحمت کو یوں دیکھا، انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تو اللہ نے انہیں خط فرمایا۔

امام ابن ماجہ میں بیان اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ کے وفد ہیں، دعاؤں سے دعا مانگیں گے تو اللہ ان کی دعائیں قبول فرمائے گا، مرد و معصرت طلب کریں گے تو ان کی معصرت فرمائے گا (۲)۔

امام بیہقی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں تم کہہ کے رہنے والے یہ جان بیٹے کہ ان پر حج کرنے والوں کا کلمہ حق ہے تو یہ جانیں کہ یہ ان کا استقبال کرتے اور ان کی ساریوں کو چومتے کیونکہ وہ تمام لوگوں میں سے اللہ کے وفد ہیں۔

امام ابن ماجہ میں ابن خریز، طبرانی (فی العظیم)، حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے)، اور بیہقی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جانوں کی بخشش سوجائی ہے، حاجت جسما کے لئے دعا کرتے ہیں ان کی بھی بخشش ہو جاتی ہے۔ بعض روایات میں ہے اے اللہ جان کی معصرت فرما اور جس کے لئے حاجت دعا کرے اس کی بھی معصرت فرما (۳)۔

امام ابن ابی شیبہ اور مسلم نے اپنی سند میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حاجت کی اور حق دینا کے لئے دعا کرتے ہیں ذی عجب بحرم، مفر وہی دن ربیع الاول کے وقت میں معصرت ہو جاتی ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے تعب کے دورانے کے پاس غلبہ رہا اور فرمایا ہوا کہ گھر کی روایات کے لئے آیا ہو، مگر وہ اس میں نماز پڑھنے کی غرض سے اس کے قریب آیا ہو جی کہ اس نے حجر اسود کو اٹھا لیا، تو اس کے چپلہ گناہ مارا بیٹے جاتے ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عمر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس نے اس گھر کی حج کیا اور اس کا قصد، وہی صرف حج ہو، تو وہ گناہ مارا اسے اس طرح تک پاگ ہو جاتا ہے جس طرح جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا اور وہ گناہوں سے پاک تھا۔

امام حاکم نے حضرت ام حنظل رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح بھی کہا ہے کہ ان کے خدا نے اللہ کے راست میں ایک اونٹ تیار کیا اور حضرت ام حنظل رضی اللہ عنہا نے عمرہ اور کیا۔ ان نے اپنے خداوند سے دعا اونٹ لگا تو اس نے وہ دینے سے انکار کر دیا۔ دوسرا اونٹ لگا تو اس کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا اقد عرض کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے خداوند کو ظہر کیا۔ اسے وقت دیا۔ اور فرمایا حج و عمرہ بھی فی سبیل اللہ کے عمرہ میں ہیں اور رمضان میں عمرہ ایک حج کے برابر ہے، فرمایا حج سے کفایات کرتا ہے (۴)۔

نامہ عامہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حج کا بار اور قربانیاں ایک عورت نے اپنے خاندان سے کہا تو میرے ساتھ حج پر چلے۔ خاندان نے کہا میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ میں تیرے ساتھ اس پر سوار ہو کر حج کروں۔ اس عورت نے کہا اپنے اذنت پر سوار ہو کر میرے ساتھ حج پر چلے۔ خاندان نے کہا وہ تو میں نے اپنے لئے اور تیری اولاد کے لئے چھوڑا ہے۔ یہودی نے کہا اعلانِ ذنت پر سوار ہو کر میرے ساتھ حج کرو۔ خاندان نے کہا وہ تو اللہ کی راہ کے لئے روکا ہوا ہے عورت نے کہا اپنی کھجوریں بیچ کر چلے۔ اس نے کہا وہ تو تیری اور میری خوراک ہیں۔ جب نبی کریم ﷺ نے حج سے لوٹ کر آئے تو اس سے خاندان کو سوسن اللہ ﷻ علیہ السلام کے پاس بھیجا اور اسے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج کو میرا سزا عرش کر دیا۔ پوچھنا کہ آپ نے حج حج کرنے کا کتنا ثواب ہے۔ اس کا خاندان نے کہا کہ حج کرنے کے ثواب میں پانچواں سوار اور اللہ عرش کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تو اس اذنت پر اس کے ساتھ حج کرتا جس کو تو نے فی سبیل اللہ روکا ہوا تھا تو بھی وہی سبیل اللہ ہی ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے عورت کے حج کرنے کی عرض پر ثواب کرتے ہوئے بیٹھے اور فرمایا میری طرف سے اسے سلام اور رحمت پہنچانا اور اسے بتانا کہ میرے ساتھ عمرہ کرنا رمضان میں حج کے برابر ہے (۱)۔

نامہ ابن ابی شیبہ اور حاکم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں عمرہ کے دوران فرمایا تیرا زینہ کی تمکا کاٹ اور خرچ کے مطابق ہے (۲)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت حبیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک قوم ابوذر کے پاس سے درندہ کے مقام سے گزری تو آپ نے ان سے فرمایا تمہیں حج نے قتل کیا ہے۔ ان سے سر سے لٹل رو۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت برانید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ابن مسعود نے ایک قوم سے یہ فرمایا تھا۔

وہ لوگوں میں ابی شیبہ نے حضرت حبیب بن زبیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے اپنے عطاء سے پوچھا کیا تجھے یہ دیت پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حج کے بعد سے سر سے لٹل رو۔ فرمایا انہیں یہ عثمان اور ابوذر نے کہا تھا۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حجاج کا عمرہ دیکھا اور فرمایا کہ اگر انہیں معصوم بوجہ ان کی معفرت کے بعد ان کے لئے کیا ہے تو ان کی انکسیر ٹھنڈی ہو جائیگی۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب حاجی عمرہ کرنے والا اور عازمی کعبہ پہنچے تو اس سے متعلق لٹل کی بھی کبیر کہتی ہے۔ ہمارا اس سے متعلق لٹل کی کبیر کہتی ہے حتیٰ کہ اقلیٰ ختم ہو جاتا ہے۔

امام احمد اور حاکم نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حج کا ارادہ رکھنا جہت سے جہت کی جہت ہے۔ کوئی فرد میں ہو سکتا ہے اور کوئی ضرورت پیش آسکتی ہے (۳)۔

امام احمد ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (فرمیں)

ابوہریرہؓ ابی شیبہؓ ابن ماجہؓ ابن جریرؓ اور ترمذیؓ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ حج اور عمرہ کے درمیان مباحات تھیں۔ ان کی مباحات فقر اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتی ہے جس طرح بھی لوہے کے حبس (زنج) کو دور کرتی ہے (۱)۔

امام ابوہریرہؓ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث اسی طرح روایت کی ہے۔

ابوہریرہؓ بن ابی اسامہؓ نے اپنی سند میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی ہے۔

ابوہریرہؓ ابی شیبہؓ بوراچہؓ نے حضرت عامر بن دینارؓ رحمہ اللہ سے اسی طرح مرفوع حدیث روایت کی ہے۔

امام طبرانیؓ نے الاوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے عہد سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ جن نے تفسیر کیا اور تکبیر کی اس کو بشارت دی گئی عرش کی مٹی جنت کی؟ فرمایا ہاں۔

ابوہریرہؓ ابی شیبہؓ ابی یوسفؓ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی احرام باندھنے والے نے احرام نہیں باندھا مگر اس کے گناہوں کے ساتھ سورج غروب ہو (2)۔

ابوہریرہؓ ابی شیبہؓ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جہنم جہنم اس کے پاس دین دو دنیا کی حاجت سے کرنا چاہتی حاجت لے کر وہاں نہیں لواتا۔

امام ابوہریرہؓ ابی یوسفؓ ابی داؤدؓ ترمذیؓ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمائی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو حج و عمرہ کیلئے نکلا اور اس سفر میں اس کا وصال ہو گیا تو اس پر نہ اعمال کی خوشی ہوگی نہ اس کا حساب ہوگا اور نہ جنت میں داخل ہوگا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمائی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ طواف کرنے والوں پر غور فرماتا ہے (3)۔

امام ابوہریرہؓ ابن ماجہؓ نے اپنی سند میں صحابیؓ نے ان ترمذیؓ میں جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو حج و عمرہ کیلئے نکلا اور اس سفر میں اس کا وصال ہو گیا تو اس پر نہ اعمال کی خوشی ہوگی اور نہ اس کا حساب ہوگا۔

امام ابن ماجہؓ ابی شیبہؓ اور ترمذیؓ نے شعبہؓ میں حضرت اسم سلمہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک حج و عمرہ کا احرام باندھا اس کے اچھے کچھلے گناہ معاف ہو گئے اور اس کے لئے جنت واجب ہو گئی (4)۔

امام ترمذیؓ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ جب عائشہؓ اپنے گھر سے نکلتی ہے اور خیمہ من ستر کر لیتی ہے یا خیمہ پر تاجی ستر کر لیتی ہے تو وہ گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا اور اس پر کوئی گناہ نہیں تھا۔ باقی دن اس کے درجات کی بلندی ہوتی ہے اور جس نے کسی میت کو

نخن پہنایا اسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا۔ جس نے میت کو غسل دیا وہ گناہوں سے پاک ہو گیا اور جس نے میت کی قبر میں مٹی ڈالی تو جس کا چلو اس کے میزان میں پھاڑ سے بھی بھاری ہو گا (5)۔

۱۔ سنن ابن ماجہ، ج ۳، صفحہ 408 (287) 2۔ شعبہ، بیان، ج ۳، صفحہ 448 (4029)

3۔ سنن ابی یوسف، ج ۴، صفحہ 152 (4589) 4۔ شعبہ، بیان، ج ۳، صفحہ 448 (4026) 5۔ بیضاورد، ج 3، صفحہ 478 (4114)

امام بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ
عاجی کا دانت جو قدام اٹھتا ہے ہر ہاتھ دکھتا ہے ہر ایک کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک انگلی نکھٹتا ہے یا ایک منگھٹا دیتا
ہے یا اس کا درجہ بلند کرتا ہے (۱)۔

امام بیہقی نے حضرت حبیب بن ابی ابرہہ صہبانی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے عطاء بن ابی رباح سے
پوچھا کیا تجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حاجت سے سرے سے مل شروع کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ
مجھے یہ خبر حضرت عثمان بن عفان اور ابوذر غفاری کی طرف سے پہنچی ہے فرماتے ہیں کہ وہ سب سرے سے مل کرتے ہیں (۲)۔
امام بیہقی نے ابی ہریرہ کی طرح سے حضرت سعید بن مسیب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے کہ ایک
فصل حضرت عمرؓ کے پاس سے گزرا جب کہ وہ حج کر چکا تھا۔ حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا کیا تو نے حج کر لیا ہے؟ اس نے کہا
ہاں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ان کاموں سے اعتنا نہ کر جن سے تجھے صبح کیا گیا ہے۔ اس فصل نے کہا میں کوشش میں کوتاہی نہیں
کروں گا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اپنے عمل سے مرے سے شروع کر (۳)۔

امام بیہقی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایک حج کی
وجہ سے تمہیں غنیمت دے گا جنت عطا فرماتا ہے۔ میت اس کی طرف سے حج کرنے والا اور اس کی وصیت کو پورا کرنے والا (۴)۔

امام عبد الرزاق نے السعفی میں، ابن ابی شیبہ نے اپنی سند میں اور ابویعلیٰ اور بیہقی نے حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بندے کے جسم کو میں نے صحت بخشی، میں
نے اس کے رزق میں وسعت فرمائی پھر اس پر پانچ سال گزر جائیں اور میری طرف سے آقاؐ کو وہ عہد آمدی ہے (۵)۔

امام ابویعلیٰ نے حلیہ ابن ابی شیبہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس
بندے کے جسم کو میں نے صحت بخشی اس کے رزق میں وسعت فرمائی پھر پانچ سال گزر جائیں اور وہ ان سالوں میں میرے
پس نہ آئے تو وہ محروم ہے (۶)۔

امام شافعی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہر مہینہ میں ایک مہرہ ہے۔

امام عبد الرزاق نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب تم جہاد سے واپس آکر نہین انار دونوں جو
مہرہ کے لئے دقت سفر باندھ لو کیونکہ یہ بھی ایک جہاد ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں روزہ اور نہاد بدن تو تکلیف دیتے
ہیں اور مال کی مشقت نہیں دیتے ہیں، صدق مال کی مشقت دیتا ہے اور بدن کی مشقت نہیں دیتا لیکن میں حج سے زیادہ کوئی
دوسرا شے نہیں جانتا جو مال اور بدن دونوں کی مشقت کا باعث ہو۔

1- بیہقی جلد ۳ صفحہ 479 (416) 2- بیہقی جلد ۳ صفحہ 479 (417) 3- بیہقی جلد ۳ صفحہ 479 (418)

4- بیہقی جلد ۳ صفحہ 480 (423) 5- بیہقی جلد ۳ صفحہ 483 (433)

6- مسند ابویعلیٰ جلد ۱ صفحہ 444 (1027) مسند دارالکتب العلمیہ وروت

میں ہیں کوکہ تا کمال اس طرح کہ ہر مسکین کو نصف صاع کھانا ملے اور اپنے سر کا طلق کر دے۔ نہیں اس کا نزول عام ہے۔ میرے
میں ہے دو شمار سے عام ہے (1)۔

امام ترمذی اور ابن جریر نے حضرت عتب بن مسعود سے روایت کیا ہے کہ: تھے ہیں یہ آیت میرے حلق لانا نہ ہوئی اس
سے میں نے اسے قلم لکھی۔ انھوں نے یہ کہہ کر کہ: میرے لیے مقام پر رخصت کے لیے چھو چھو کیا ہے جو کسی تکلیف دین
ہیں میں نے کہا: نہیں، اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی (2)۔

امام ابن مردودہ اور احمد بن حنبل نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب ہم حدیبیہ کے مقام
پر تھے تو عتب بن خرقہ آئے جب کہ ان کے چہرے پر سر کی جو کھری کھری مٹی تھیں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے
ان دونوں نے بہت تنگ کر رکھا ہے کہ انہیں جگہ اللہ تعالیٰ نے ان کو آیت نازل فرمادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ
سے مراد مکرہ ہے اور روزے ٹھن ہیں اور کھانا چھو سا کھیں میں آپ فرق ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے ابن عباس سے روایت کیا ہے: لَمَسْنَا كُلَّ بَيْتٍ نَحْنُ نَعْبُدُ سِوَاكَ سِوَاكَ سِوَاكَ سِوَاكَ سِوَاكَ سِوَاكَ سِوَاكَ سِوَاكَ سِوَاكَ سِوَاكَ سِوَاكَ
نام ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ مراد ان سے مراد وہ شخص ہے
جس کے سر میں کوئی تکلیف یا زخم ہو یا نہ میں اذیت ہو اور الا ذلک سے مراد جو کھیں ہیں۔

امام ابی داؤد، ابی حنبلہ بن عبد بن جریر نے حضرت ابن جریر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے عطاء سے چھو
ذکر میں نے اس سے کہ مراد ہے فرماتے ہیں جریر اور دوسری تکلیف جو سر میں ہوں (3)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتب میں لکھ دے
چھو کیا تیرے سر کی جو کھری تجھے تکلیف دیتی ہیں انہوں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا سر کا طلق کر دے۔ اور نذیر دے۔ ان
ان روزے رکھ چھو مسکین و محتاج کھانے کے یا نہ ہو (4)۔

امام ابن جریر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے اس آیت کے حلق پر چھو کیا تو فرمایا: ارے تیرے
ہیں۔ حدیث میں یہ چھو سا کھیں کو کہتے ہیں اور تنگ سے مراد مکرہ ہے (5)۔

امام ابن ابی شیبہ نے ابن عباس سے یہی روایت فرمادیا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابو اسحاق اور ابی حنبلہ نے مسکن میں ابن عباس سے روایت
کیا ہے فرماتے ہیں قرآن میں جس کو آؤ، تو استعمال ہوا ہے ہاں اعتقاد ہے۔ جس جہاں وہ ہیں وہاں وہ ہیں (6)۔
امام ابن عباس نے ابن جریر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قرآن میں جہاں بھی آؤ، تو استعمال ہوا ہے وہ اختیار ہے۔

1۔ مجلی 1، ج 1، ص 282، طبعہ قدیمی کتب خانہ کراچی۔ 2۔ تفسیر طبری، ج 1، ص 279۔

3۔ ابن عباس، ج 2، صفحہ 274۔ 4۔ ابن عباس، ج 2، صفحہ 280۔

5۔ ابن عباس، ج 2، صفحہ 282۔ 6۔ ابن عباس، ج 2، صفحہ 284۔

امام بائقنی نے الام میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے قرآن میں جہاں بھی آؤ، آؤ کیا ہے تو مکلف کو اختیار ہے جو چاہے کرے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لیکن اِذَا جَاءَكَ الْقُرْآنُ فَاقْرَأْهُ فَتُزَكَّىٰ وَلَا ضَلَالًا لِّهٖ (33) الام اختیار نہیں ہے (۱)۔

امام شافعی و دیگر محدثین نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے قرآن میں جہاں آؤ، آؤ یہ اس میں مکلف کو اختیار ہے نہ چاہے کرے (۲)۔

امام ابن ابی شیبہ نے محمد و ابیہ سے ابو عبد بن عبد نے عبد بن عبد بن عبد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ امام ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے مَن قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيُزَكِّهِ بِمَا تَزَكَّىٰ اِلَى الرَّحْمٰنِ فرماتے ہیں اس نے حج کے میٹھوں میں عمرہ کا احرام باندھا (3)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں شیخ سے مروی حج کے میٹھوں میں عمرہ کرنا ہے۔ ابن ابی شیبہ و ابن جریر و ابن المنذر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے غلبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اے نبی اللہ کی تشریح ایسی ہے جو تم کرتے ہو بلکہ شیخ یہ ہے کہ کوئی شخص حج کا احرام باندھے پھر ارشاد میں یا عرض یا کسی عضو کے ٹوٹنے کی وجہ سے روک دیا جائے حتیٰ کہ اس کا شیخ مگر یہ نہیں سمجھو آئے اور حج کو عمرہ بنادو پھر آؤ وہاں آئے تو عمرہ اور حج کرنا ہے (۴)۔

امام ابن ابی شیبہ و ابن المنذر و ابن ابی شیبہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں شیخ اس شخص کے لئے ہے جو روک دیا گیا وہاں سے گئے نہیں جو چھوڑ دیا گیا وہاں سے فرما کہ یہ اس کے لئے ہے جو پھر وہاں کے لئے نہیں جس کو چھوڑ دیا گیا وہاں سے۔

امام ابن جریر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہ جس نے عمرہ و عمرہ کرنا حتیٰ کہ حج کے ساتھ اس کو چھوڑ دیا تو اس پر ہدیٰ لازم ہے (5)۔

امام ابن ابی شیبہ و ابن المنذر نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہاں سے گئے ہیں کہ وہاں سے گئے ہیں اور وہاں سے گئے ہیں اور وہاں سے گئے ہیں۔

امام عبد بن حمید نے محمد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابی ہریرہ جب حج کرتے تھے تو کہتے تھے اِذَا جَاءَكَ الْقُرْآنُ فَاقْرَأْهُ وَتُزَكَّىٰ وَلَا ضَلَالًا لِّهٖ (۶) و مولیٰ اللہ و اذ حل صفر حلت القنوتین فقلت یعنی جب حل ہے ہو جائیں گے، اونٹوں کے زخم ٹھیک ہو جائیں گے اور ہجرہ مہینہ و غل ہو جائے گا تو عمرہ کرنے، الوسا کے لئے عمرہ ملان ہو گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اہل جانیہ کے لئے عمرہ تبدیل کرنے کا حکم دیا اور انہوں کو حج کے میٹھوں میں عمرہ کرنے کی رخصت عطا فرمائی۔ ابن المنذر نے ابو ہریرہ سے روایت کیا

ہے کہ ایسے شخصیں نہ بن عباس سے تباہی میں نہ آئے، نہ تھوڑے اچھے کیا سے اور میرے پاس چاہیں اور ہم ہیں، ان کے ساتھ میں نے یہ حفاظت کرنے میں اور اس سے خرچ ہو گیا اور اگرچہ میں کیا کروں، ان عباس سے نہ، یا خود سے دکھ

امام عبد اللہ رحمہ اللہ علیہ نے بھی یہی حکم دیا ہے کہ اگر کوئی شخص روزے کے دن کوئی چیز کھائے یا پیے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص روزے کے دن کوئی چیز کھائے یا پیے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص روزے کے دن کوئی چیز کھائے یا پیے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

ماہر کتب و عبد المذنی، ابن النبی شیبہ، عبد بن عبد المذنی، ابو ہریرہ علی، لفظہ نے حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ،
مناقبہ، آنسوئیں، انوئیں، ابی انجیر، درود کچا اگر کینہ رکھ سکے تو مٹی کے ٹکڑا، سدا در سدا، کچے ٹکڑے، یہ مٹی ج۔ سے بیٹا 2۔
امام ابن النبی شیبہ نے غفرلہ ماجاد اور سعید بن جبیر سے اسی کی مشابہ روایت کیا ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے اپنے اہل بیت سے سنا کہ اگر کوئی روزِ جمعہ کو کھانا کھائے تو اس کا اجر 70 سال کی عمر تک پہنچتا ہے۔ (3)

امام سید جریو نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب حج تمتع کرنے والا ہادی نہ ہو تو اس پر نوین ذی الحجہ سے پہلے تین روزے حج کے دوران رکھے واجب ہیں۔ اگر لوگوں کے دن تیسرا روزہ ہو تو اس کے روزے مکمل ہو گئے۔ پھر سات روزے تک واجب اگر رکھے (۱۷)۔

و م۔ نیک اور شافعی نے حضرت کو نشرِ غیبی ملنے کی وجہ سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: روزے کے حجِ تمتع کرنے والے پر ہیں جو پہلی کی استقامت نہ رکھتا ہو، حج کا تمام باندھنے سے کہ مرہونہ دین تک روزہ نہ رکھے، مگر ان دنوں میں روزہ نہ رکھ کر باوجود کسی کی ایام میں روزہ رکھے (5)۔ نیک اور شافعی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرز پر روایت کی ہے۔

امام حسینؑ، بخاندانِ ائمان جرہ و دارِ قیمتی اور یحییٰ نے حضرت ائمان عمر و عاتقہ رضی اللہ عنہما دروہت کیا ہے کہ امام شریفؑ میں روزے رکھے کہ اجازت نہیں ہے مگر ایسا شخص اہلِ انہوں میں روزے رکھتا ہے جس نے حج منع کیا ہو اور اس کے پاس ہدیہ نہ ہو (۵)۔

امام ابن جریر، بیہقی اور دیگر نقشبندی نے حضرت ابن عربیہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حج تہجد کرنے والے کو ایام تشریف کے دور سے رکھنے کی امانت فرمائی جب کہ اس کے پاس ہوتی ہے اور وہ دینی الحجب کے پہلے وہی دنوں میں رازے نہ رکھ رکھا ہو (71)۔

امام دارقطنی نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے تھے کہ جس نے پاؤں نہ دھوئے وہ کسی کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

3 ریتا 4... اینا، ملو، 2 سنی 299

ابو محمد کزازی اور ابن ابیہ نے غصہ سے بعد ان دواؤں میں غصہ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے ان دواؤں کو
میں بھی جو ہے پھر کھاتا ہے ۔

الہامی وحی اور انبیاء کی نصیحت کا وہی، اور اللہ، وابت کیا ہے، اور یہ ہے تو جو وہاں کے مشرک تھے۔

امام ابن جریر نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ ہے کہ عیسیٰؑ کا مطلب یہ ہے کہ وہ مرد نکاحوں پر مانتا ہے۔

[illegible]

ماہنامہ فی ثبوت، بخاری اور محمد نے احادیث میں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: آیت قرآن
 ختم ہیں، اصل یہ کہ ان میں سے جو اس حدیث میں مذکور ہے، اسے ساتھ ساتھ جمع کیا جائے، چنانچہ اس حدیث کو سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کو جمع سے سن کر فرمایا: تم میں سے کسی شخص نے اس حدیث کو جمع سے نہ سنا ہے۔ (بخاری، ج ۱، ص ۱۰۱)

[illegible][illegible]

1. منہجہ ہر ایک: قرآنیت، اہل علم، 2. حصہ 2: 335

3. احاطت به توجهات مجمع 1 بهمن 1393 4. کمیته امور تربیتی و فرهنگی 3 بهمن 1393

[illegible]

امام حق بن علیؑ نے اپنی منہ جلی اور احمد نے حضرت کھن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ عمر بن خطابؓ نے اپنے
 شخص سے منع کیا کہ وہ اس کو ادا کرے اور علیؑ نے اس کو ادا کیا۔ علیؑ نے اس کو ادا کیا۔ علیؑ نے اس کو ادا کیا۔ علیؑ نے اس کو ادا کیا۔

[illegible]

امام اعلیٰ بن واسطیہ نے حضرت خزانہ بن مغان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ: "اے موسیٰ! میں نے تجھے اپنا نیک بندہ بنایا ہے، اس لیے میں نے تجھے اپنا نیک بندہ بنایا ہے۔" (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۰۰)

امام ابن ابی شیبہ اور مسلم نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں جو قریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے ساتھ تھا۔ (33)۔

۱۔ امام مسلم نے حضرت یونسؑ سے روایت کیا ہے جو ہے۔ ہمارے ہاتھوں میں تھے شیخ حررہوں سے حصہ اور محدث ابن کثیر۔
۲۔ ابو یوسف، مسلم، ابن ابی شیبہ، حضرت سعید بن امیہ۔ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے حضرت علیؑ اور حضرت عثمانؓ رضی
اللہ عنہما کے درمیان صلح کے متعلق اختلافی جواب ہے کہ دونوں مسلمان ہیں تھے۔ حضرت نبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو میرے
فلس سے منع کرنا چاہیے اور یونسؑ اللہ کی آیت ہے۔ یا تھا۔ پھر حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ کو بچے مسند یا زید اور یونسؑ حضرت
علیؑ رضی اللہ عنہ سے دونوں (یعنی ابن کثیر) کا کلمہ تلمیذ کی 51۔

وہ یوں کہ، نہ سم نے سفر سے اور نہ دوسرا کہتے روایت کیا ہے فرمایا میں نے حضرت میں میں روٹی ۱۰ جہاں سے حج
تحت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے لکھے حج تمتع کرنے کا حکم فرمایا میں نے اس سے بدل کے ارشاد پوچھا تو فرمایا میں نے اس سے بدل
گاہے یا کمرے سے باہر میں شراعت سے فرمایا کہ اس کو (حج تمتع) مانا جائے کہتے تھے میں میں تو میں نے اس سے بدل

حرام کی حد احراز سے مستثنیٰ تک ہے۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل بیت میں سے کسی نے کبھی کبھی حرام کے بارے میں کسی کے لئے رخصت نہیں کی، بلکہ جب کوئی مریض ہو جائے گا تو وہ اسے کھانے کا اور ٹوٹے ٹوٹے اور طواف وغیرہ کر دیا جائے گا۔

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید نے حضرت عمرو رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے حضرت ابی اسحاق سے مراد ابن کثیر ان کے لئے جمع جائز نہیں اور مشغول کے قریب ہونے کی وجہ سے ان پر اہل بیت کی رخصت ہے۔

امام الاثرقی نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے روایت فرمایا ہے میں نے علماء سے پوچھا کہ جمع کب کب کے لئے جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا ہے: **وَاللَّيْلِ لَيْسَ بِمَنْعٍ وَلَا يَكُونُ فِيهِ السَّجْدُ الْعَوَّلُ**۔ لیکن وہ روایات جو مسجد حرام کے قریب ہیں لیکن سے دہنے والے جمع نہیں کر سکتے وہ اس کے قریب عداقت میں ہیں۔ **فَلَا تَكُونُ فِيهِ السَّجْدُ الْعَوَّلُ** اور جمع وہ روایات جو مسجد حرام کے محکمہ میں نہیں ہیں ان کے دہنے والے جمع کر سکتے ہیں۔ اگر وہ چاہیں تو ان کے لئے سفر کی مسافت جتنی ہے اور سفر کی مسافت وہ ہے جس میں نماز قصر کرنی پڑتی ہے مثلاً مسلمان جدہ، مدینہ، طرابلس سے مرتجع ساتھ دوسرے شہر میں۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریج نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اصل حد کے علاوہ تمام جگہ کے لئے جمع کرنا جائز ہے اور اس کی اصل یہ رہا ہے۔ **وَاللَّيْلِ لَيْسَ بِمَنْعٍ وَلَا يَكُونُ فِيهِ السَّجْدُ الْعَوَّلُ** (1)

امام محمد بن حمید، ابن جریج اور ابن حمید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اس حد کے لئے جمع کرنا جائز ہے۔ لیکن اس کے لئے آفتاب کے لئے طلال کیا گیا ہے اور یہ حرام کیا گیا ہے ہم میں سے کوئی ایک دوسری طے کرتا ہے چہرہ پر جگہ حرام یا نہ ہو (2)۔

امام ابن حمید، ابن ابی اثبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ کنواری عورت جمع میں نماز کر سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کو رخصت دی ہے اگر وہ مسجد الحرام کے رہنے والوں سے نہ ہو۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل بیت پر جمع جہاں نہیں ہے پھر اصل کے طور پر یہ تہیت چاہی۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت طاہر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل بیت پر جمع نہیں ہے پھر یہ روایت پڑھی۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو جرحہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں اہل بیت پر جمع نہیں ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت یحییٰ بن عمر بن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل بیت کو کوہ طہ سے لے کر کے لئے جمع نہیں ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت حاذق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل بیت کے علاوہ تمام لوگوں کو جمع کی اجازت ہے۔

[illegible]

امام باقرؑ و سعید بن مسعودؑ و ابن ابی جبرؑ و عبد بن حمیدؑ و ابن جریرؑ و ابن المنذرؑ و ابن ابی حاتمؑ اور یحییٰ بن سعیدؑ نے حضرت ابن مسعودؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: **أَشْهَدُ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا** سے سزا سوال، اونی القعدہ اور ذی النحر کی دس راتیں ہیں (2)۔

امام غیب بن حبیب دینی جریر الدین الحنفی و الطبرانی اور بیہقی نے متعدد طرق کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ: **قُلْتُ لِمَ قُتِلَتْ سَہْرا دِشَالُ** ہے، اذی القعدہ و دور و اولو کے ذی دین ہیں۔ معج صرف انہیں کس ارض ہے (3)۔ اہم و کما ائمہ و دراد قطنی الطبرانی اور بیہقی نے حضرت عبد اللہ بن جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: **قُلْتُ لِمَ قُتِلَتْ سَہْرا دِشَالُ** ہے، اذی القعدہ و دور و اہل ذی الملوکی ہیں۔

امام ابن اثیر نے حضرات حسن، محمد اور برائیدہ محمد رحمہ اللہ سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور حیرانی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے اکثر حج میں عمرہ کرنے کے تعلق سے چھ ماہ تک تہنہاں نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں ان میں عمرہ نہیں ہے (4)۔

امام ابن علیؑ شہداء اور ابن جریج نے حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے کہا کہ کب شفع نہیں کرتے؟
 کے منہوں کے علاوہ میں ہمہ جا کر کما حقہ کے منہوں میں طرہ کرنے سے افضل ہے (۱۵)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہے حج اور ایسے عمر کو بخیرہ و عظیمہ کرو، و اشہرج میں کرو اور عمر و اشہرج کے علاوہ میں کرو اس طرح تمہارا حج اور عمر و اشہرج مکمل ہوگا۔

امام ابن شہیر نے حضرت ابن مومن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں القاسم سے حج کے بیڑوں میں غزوہ کے متعلق یہ جھگڑا تو انہوں نے فرمایا لوگ اس کی کوئی گواہی نہ دیکھ سکتے تھے۔

ابو عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور بخاری نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ عَیْنُ قُرْبَیْشِ بْنِ الْعُزْیَرِ کے تحت لڑایا کہ جس نے من مہینوں میں حج کا تمام مال دیا (۶)۔

امام عبد بن حمید، ابن المنذر، اور کئی مفسرین نے دعوت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، مفسرین نے وہاں محلہ (جرام) سے (7)۔ ابن ابی شیبہ نے انصحاک سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جو چاہتا ہے۔

1. تیسرے طرز پر مزید 2 جلد 311
2. دینا 2 جلد 310
3. دینا
4. دینا 2 جلد 313
5. دینا
6. دینا 2 جلد 315
7. تیسری اور چوتھی دینا 2 جلد 344
8. دینا 2 جلد 315

روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریلؑ آیا اور کہہ کر اسے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ تفسیر کے ساتھ اپنی "واوڑوں کو بلانے کریں کیونکہ یہ سچ کا شعار ہے" (۱)۔ لیکن ابی شیبہ نے اس خبر سے روایت کیا ہے کہ کعب بن عجرہ نے فرمایا ہے۔

امام ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) نے حضرت ابو بکر الصديق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟" فرمایا اللہ واوڑ سے تفسیر کرنا اور خون بہانا (2)۔

امام ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، حاکم (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) اور بیہقی نے حضرت کمال بن سعد رحمہ اللہ کے واسطے سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کوئی تفسیر کہنے والا تفسیر نہیں کہتا مگر اس کے "وائیں" یا "عجز" اور حق پائی کے ذمے جو بھی ہوتے ہیں سب تفسیر کہتے ہیں حتیٰ کہ وائیں، یا "عجز" سے سلسلہ زمین ختم ہو جاتا ہے (یعنی زمین کی انتہا تک پھرا اور پھر تفسیر کہتے جاتے ہیں) (3)۔

امام احمد اور ابن ماجہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو حرم اللہ کے لئے قربانی دیتا ہے اور تفسیر کہتا ہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو جاوے تو سورج اس کے گن گنوں کے ساتھ غروب ہوتا ہے۔ لیکن وہ لوگ ہے جیسے اس کی ماں نے اس کو ختم دیا تھا تو اس پر کوئی گناہ نہیں تھا (4)۔

۱۔ ممالک، شافعی، ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ کا تفسیر یہ تھا: لَيْتَكُمْ اَلَيْتُمْ لَيْتَكُمْ لَيْتَكُمْ لَا شَرَّ لَكُمْ لَيْتَكُمْ اِنَّ الْخَيْدَ وَالْبُغْدَةَ لَتَا وَالْفَلَكُ لَا مَغْرِبَ لَكَ لَيْتَ۔ ابن عمر اس میں لَيْتَكُمْ لَيْتَكُمْ وَمَعْلُومَتُمْ وَالْخَيْدَ يَنْذِيكُ لَيْتَكُمْ وَالْبُغْدَةَ الْيَتَ وَالْقُلُوبَ الْغَاظَا کا اضافہ کرتے تھے (5)۔

بخاری اور مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص کو سواری نے گرا کر اس کی گردن توڑ دی جب کہ وہ محرم تھا وہ فوت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو پانی اور میری کے چوس سے غسل دو اور اسی کو اس کے گیزوں میں غسل کن، وادار اس کے سر کو اور چرے کو نہ ڈھانچو کیونکہ یہ قیامت کے دو تفسیر کہتے ہوئے تھے (6)۔

امام اسحاقی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنے تفسیر میں حج اور عمرہ کا نام نہیں لیا (7)۔

امام شافعی، ابن ابی شیبہ اور حاکم (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) نے حضرت ابو جبریر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے تفسیر میں سے یہ بھی تھا لَيْتَكُمْ اِلَى الْخَلْقِ لَيْتَكُمْ۔ (8)

1۔ مستدرک ما کہ جلد 1، صفحہ 619 (1653) 2۔ سنن ابی ماجہ جلد 3، صفحہ 427، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ سنن ابن ماجہ جلد 3، صفحہ 425 4۔ بیضاوی ج 3، صفحہ 427

5۔ سنن نسائی باب کیا یہ اجماع جلد 3، صفحہ 160 مطبوعہ دارالان للتراث بیروت

6۔ صحیح مسلم باب یصلی بالمحرم ثلاث جلد 1، صفحہ 384 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

7۔ کتاب الامم باب من علی شیء او امر احدہما من الی شیء من الی شیء جلد 2، صفحہ 166 مطبوعہ دارالمنیر بیروت

8۔ مستدرک ما کہ جلد 1، صفحہ 818 (1653)

امام شافعی اور ان کی جہت کے حضرت احمد بن حنبل کا منہ بھی اٹھانے سے روکتا ہے کہ انہوں نے اپنے نتیجے سے کہہ دیا۔ "فہیہ لہم قریۃ القرآن" بعد کے قرۃ القرآن والی صریح (وہ حدیث اب معمر بن نے) انہیں "امام" کا نام دیا۔ روایات میں بھی یہی لکھا ہے (صفحہ 21)۔

امام شافعی نے حضرت فخر بن زکریا بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب قیوم سے اُترے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی شاندار جلالت کا حال کر کے۔ اور اس کی رحمت کے واسطے اُس کے پناہ مانگنے (22)۔

امام شافعی نے آخر سے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا حضرت سے تمبیہ کئے تھے کہ وہ:

فَلَا تَرْفُثُ وَلَا تَفْتَنُ فَا وَلَا جَدَّكَ فِي الْقَبْرِ

امام بخاری نے اس حدیث سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے قریب اہل بیت سے مراد قرآن کو ہے جو شرف و بھروسے کی باتیں کرنا اور دنیاوی سے دور رہنا ہے۔ مگر تمام علماء میں جس سے اس حدیث پر بھی ہے، انکار ہے۔ چنانچہ امام ابن ماجہ اور اصحابی نے ابو حنیفہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قریب اہل بیت سے مراد قرآن سے مراد قرآن ہے۔ تمام کاتبوں اور محدثوں سے منع کیا ہے۔

امام کاتب، مسنون میں حیدر افغانی، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابو یوسف، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور سبکی نے سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت کیا ہے کہ اہل بیت سے مراد جنابت سے منع ہے۔ مگر امام جہال سے مراد منکر ہے۔ یہ روایت میں ہے کہ حیدر اپنے بھائی سے منکر کیا، انہی کو چھوڑ دیا تو ان پر غصہ ہو گیا۔ ابن جریر اور ابن مسعود نے ابن عباس سے روایت کی ہے فرماتے ہیں: اہل بیت سے مراد قرآن ہے کہ یہ حالت اور ان کو سزا دینا اور یہ کہ انہوں نے اپنے چچا کا جنازہ ادا کرنے سے روکتا ہے کہ تمام علماء میں اور جہال سے مراد جہالت ہے۔

امام سلیمان بن حیدر عبد البر، ابی العزیزی، العزیزی، سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت حاد بن یمان سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: میں نے ابن عباس سے فلا ترفث کا مطلب چھوڑ دینے کے فرماؤ لفظ سے مراد وہ دفعہ نہیں ہے جو اُچھل کر لڑنے کا ہے (البقرہ: 187) کی آیت میں ہے اس سے مراد تمام سے اور ان سے لفظ سے مراد منکر ہے اور یہ حدیث میں مذکور ہے کہ (صفحہ 21)۔

امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن ابی حاتم (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے)۔ ابن ابی حاتم نے اس سے مراد اعیانہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ میں۔ یہ حدیث کہہ کر انہوں نے انہیں روکے ہوئے تھے۔ وہ انہوں نے اس حدیث کو تکرار کیا ہے۔

2۔ کتاب الامار باب 9 کتاب فی القبر ص 167

1۔ کتاب الامار باب 9 کتاب فی القبر ص 167

3۔ کتاب الامار باب 11 ص 103 تا 102

3۔ کتاب الامار باب 11 ص 103 تا 102

4۔ کتاب الامار باب 11 ص 103 تا 102

4۔ کتاب الامار باب 11 ص 103 تا 102

وَقَدْ بَيَّنَّ بَا هَيْبَتَا اِنْ جَمَلْتِ الصُّلَحُ فَتَكْ لَهَيْبَتَا

میں نے کہا تراہم کی حالت میں رفت بکا ارتکاب کر رہے ہو انہوں نے فرمایا ارفند سے مراد ایسی باتیں ہیں جن میں عورتوں کا ذکر ہو (۱۶)۔

امام سعید بن منصور، عبد بن مہدی، ابن جریر و حاتم (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) اور نسائی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آیت میں وقت سے مراد براء فسوق سے مراد کذب و جہال سے مراد گالی دینا اور جھگڑا کرنا ہے (۱۷)۔
 امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے بلا واسطہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وقت سے مراد عورتوں سے جماع ہے اور فسوق سے مراد گالی دینا اور جہال سے مراد جھگڑنا ہے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آیت میں رفت سے مراد عورتوں کا ذکر کرنا ہے اور مردوں اور عورتوں کا جماع کرنے کی باتیں کرنا ہے جب کہ وہ جماع کا زبانی ذکر کریں۔ فسوق سے مراد حرم میں گناہوں اور ذرا فہموس کا ارتکاب کرنا ہے۔ جہال سے مراد گالی دینا ہے اور جھگڑا کرنا ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت جلیل رحمہ اللہ سے روایت کی ہے فرما، تے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے کہ عورتوں کا ذکر نہ کرے۔
 امام ابن ابی شیبہ نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ نے تھے عورتوں سے بچو کیونکہ نفوس نکلی رہت ہے طاؤس نے فرمایا میں نے یہ بات ابن عباس سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا ابن زبیرؓ نے صحیح کہا۔
 امام ابن ابی شیبہ نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ محرم کے لئے الاعراب مکر وہ ہے۔ ان سے پوچھا گیا الاعراب کیا ہے فرمایا محرم کہے کہ اگر میں حلالی وہ تو ترے ساتھ جماع کرتا۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہ نہفت سے مراد عورتوں کا ذکر کرنا ہے، چنگائی سے مراد تیرا اپنے ساتھی سے جھگڑنا ہے حتیٰ کہ وہ تجھ سے برا ہو جائے۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابی شیبہ ازلی نے القاب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں نہفت سے مراد جماع نہ فرمائی کرتا اور ساتھیوں کو برے القاب سے یاد کرتا ہے مثلاً تو اپنے بھائی کو کہے اسے ظالم، اسے قاسق اور جہل یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے جھگڑے حتیٰ کہ وہ تجھ سے برا ہو جائے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت جلیل اور محمد رحمہما اللہ سے روایت کیا ہے کہ نہفت سے مراد جماع ہے، فسوق سے مراد معاشی ہیں اور چنگائی سے مراد جھگڑا ہے۔ ابن ابی شیبہ نے سخاک اور حضرت عطاء رحمہما اللہ سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔
 امام ابن ابی شیبہ نے ابیہم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نہفت کا معنی عورتوں کے پاس آنا، فسوق کا معنی گالی دینا، چنگائی، جھگڑنا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے نہفت کا معنی جماع کرنا، فسوق کا معنی گالی دینا اور

امام باہمالی نے التزییہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زمین و آسمان کے درمیان جہاں تک سبیل اللہ کے بعد مقبول حج سے افضل کوئی عمل نہیں جس میں غش کلائی فسق اور جھگڑا نہ ہو۔

امام حاکم نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور اسے صحیح کہا ہے فرماتی ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کی فرض سے بچے۔ بار برداری والا ہانور ابوبکر کے غلام کے ساتھ تھا۔ ہم چن کر ایک جگہ بٹھا دیکر نہ گئے۔ تاکہ درواری پہنچ جائے۔ غلام پہل چل کر آ رہا تھا اور اس کے ساتھ اونٹ نہ تھا ابوبکر نے پوچھا اونٹ کہاں ہے اس نے کہا اونٹ مارا گیا ہے ابوبکر اسے مارنے لگے اور کہا ایک اونٹ تھا وہاں تو نے گم کر دیا تو انسان ہے؟ لیکن یہ سارا سطر دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کو سگوار ہے تھے اور فرمایا اس عمرہ کی عرفہ دیکھو کیا کر رہا ہے (۶)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں محرم نہ شیش دیکھے اور نہ کسی کے لئے بدعا کرے اگرچہ وہ اس پر غم بھی کرے۔

وَتَقُوْا لِلّٰهِ اِنْشَادًا لِّشَهَادَتِيْ كَذٰلِكَ يَقُوْنُ يَا دُوِيَ الْاَلْكَابِ

امام عبد بن حمید، بخاری، بوداد و نسائی، ابن السنہ، راہب، حبان اور یحییٰ نے سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے فرماتے ہیں اہل یمن حج کرتے تھے تو زوار اور مسافرت لے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم تو کل کرنے والے ہیں مجرور یہاں آکر لوگوں سے حوالہ کرتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے غرور اور شر و ناز راہ فرمایا (2)۔

یہ مائیں زبیر اور ابن ابی جہل نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں لوگ اپنے گھروں سے نکلنے تھے تو لوں کے ساتھ زوار اور انہیں ہوتا تھا۔ روکتے تھے ہم اللہ کے گھر کا حج کریں گے، (ایا) اور ہمیں کھانا نہیں کھائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نازل فرمایا کہ (زوار کو ساتھ و اور بہت روایت کی ہے) جو چھبیں لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے سے بچنا (3)۔

ابن عباس نے زبیر اور ابن مردیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں لوگ جب احرام باندھتے تھے دوران کے ساتھ زوار سفر ہوتا تو اسے پیچک دیتے اور یہ زوار احرام مل کر تے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نازل فرمایا کہ انہیں منع فرمادیا اور نہیں علم و دیکھا کہ کیا کیا اور ستوا تھا سے کیا کر (4)۔

امام ضرائفی نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ لوگ خریج میں ایک دوسرے پر مجرورسا کرتے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں قسم دیا کہ زوار اور مسافرت لیا کریں۔

امام ابن جریر نے حضرت ابوالعباس اجمعی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں بدو لوگ بغیر زوارہ کے حج کو آتے تھے زبیر کہتے تھے ہر اللہ پر تکل کرتے ہیں۔ اسی پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمادی (5)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اہل یمن کے کچھ لوگ حج کرتے تھے اور زوارہ ساتھ نہیں

1۔ مستدرک، ج ۱، ص ۶۲۳ (۱۸۳۷) 2۔ بخاری، باب فی قول اللہ تعالیٰ زوارہ اہل غیرہ انہم انہم، ج ۱، ص ۲۰۶

3۔ غیبہ، ج ۱، ص ۳۳۸ 4۔ بیضاوی، ج ۲، ص ۳۳۶ 5۔ ابن ماجہ، ج ۲، ص ۳۳۷

ہوتے تھے، ان کے لئے نہیں فرج رہتا تھا اور یہ کہ ان کے لئے یہ ہے۔

امام علیؑ کی بیعت میں ان کی شہادت کے لئے حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ سے روایت کیا ہے کہ ان کے پاس میں بیعت میں بیعت اور وہ کے لئے۔

محدثین نے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے مراد حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ (و غیرہ) ہیں۔

و اس کے بعد ان کی شہادت کے لئے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے مراد حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ (و غیرہ) ہیں۔

امام سفیان بن عیینہ نے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے مراد حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ (و غیرہ) ہیں۔

ابو نعیم بن حبان نے روایت کیا ہے کہ ان سے مراد حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ (و غیرہ) ہیں۔

نے ہے۔

ابن ابی حاتم نے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے مراد حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ (و غیرہ) ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے مراد حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ (و غیرہ) ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے مراد حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ (و غیرہ) ہیں۔

زاد و اس کے بعد ان کی شہادت کے لئے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے مراد حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ (و غیرہ) ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے مراد حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ (و غیرہ) ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے مراد حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ (و غیرہ) ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے مراد حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ (و غیرہ) ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے مراد حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ (و غیرہ) ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے مراد حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ (و غیرہ) ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے مراد حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ (و غیرہ) ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے مراد حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ (و غیرہ) ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے مراد حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ (و غیرہ) ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے مراد حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ (و غیرہ) ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے مراد حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ (و غیرہ) ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے مراد حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ (و غیرہ) ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے مراد حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ (و غیرہ) ہیں۔

تقریباً صحیح ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا۔

امام الاحمادی نے حضرت قتادہ بن عباس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے میری قوم پر مقرر فرمایا تو میں آپ ﷺ کو دیکھ کر کہہ کر آیا کہ تو فرمایا اللہ تعالیٰ تعالیٰ کو تعالیٰ اور اودھانے اور تیرے گناہ بخش اسے اور تجھے خیر کی طرف متوجہ کرے تو جہاں بھی ہو۔

امام ترمذی اور حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص حاضر ہو اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں سزا کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ مجھے زور دے مطلق فرمیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے قویٰ بنادے اور اللہ حفاظت فرمائے۔ اس نے عرض کی مجھ کو نہ فرمیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے گناہ معاف فرمائے۔ اس نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کچھ مزید کہہ کر فرمائیے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے لئے نیکی کا آسان فرمائیے تو جہاں بھی ہو (۱)۔

امام ترمذی (انہوں نے اس کو حسن کہا ہے) انسائی، دیلمی، حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جو سزا کا ارادہ رکھتا تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے وصیت فرمائیے۔ فرمایا میں تجھے اللہ سے کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور ہر بلدی پر چڑھتے وقت بغیر کہنے کی وصیت کرتا ہوں۔ جب دو چلا گیا تو فرمایا اللہ سے کہنے کے لئے زمین کو سمیٹ دے اور اس پر سفر آسان فرمادے (۲)۔

امام الاحمادی نے الترمذی میں حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا یہی کی امانت ہے، بصورت خیانت ہے، سب سے بڑی ذہانت، حق تعالیٰ ہے اور سب سے بڑی ہدایتی نور ہے۔

امام ابن ابی الدنیا نے کتاب القسوس میں حضرت عمر بن خطاب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انہوں نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو لکھا کہ بعد صلوات کے بعد میں تجھے اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں جو اس سے ڈرنا اس نے اسے پورا پورا جزا عطا فرمایا اور جس نے اس کی قسوس دیا اس کو اس نے بڑا سزا دی جس نے اس کا شکر ادا کیا اس نے اس کو بڑا دیار عطا کیا اور تعزیری کو بہشت انبیاء کی جگہوں کے سامنے رکھ دیا اور دنیا کی اسے چمک بھلا دیہوں کے لئے کہ جس کی کوئی نصیحت نہیں اس کا کوئی عمل نہیں، جس کی کوئی نیکی نہیں اس کا کوئی اجر نہیں اور جس کے پاس نرمی نہیں اس کے لئے مٹی نہیں اور جس کا اخلاقی نہیں اس کے لئے کوئی جہاد (اور نصیحت) نہیں۔

امام ابن ابی الدنیا نے، لکن ابن دینار رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے جن سے پوچھا قرآن کی زینت کیا ہے فرمایا تقویٰ۔

امام ابن ابی الدنیا نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ تو رات میں ہے۔ انہی آدمیوں سے ڈر اور سوچا جہاں بھی تو ہے۔

امام ابن ابی الدنیا نے حضرت وہب بن منب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہاں بڑھتے ہیں اور اس کا بائیں تقویٰ ہے، وہ اس کی زینت حیا ہے اور اس کا بائیں امانت ہے۔

کرے میں کوئی شک نہیں ہے۔

امام کبیر، سعید بن مسعود، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابو داؤد، ابن جریر، ابن المنذر، ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں لوگ سوئم بن جہل بن مغیرہ سے اجتناب کرتے تھے اور کہتے تھے یہ منافق ہے اگر کہیں میں اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱)۔
امام ابو داؤد، حاکم (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) اور بیہقی نے عبد بن حمید بن عبد الرحمن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سے روایت کیا ہے کہ پہلے لوگ سوئم بن جہل بن مغیرہ اور داؤد کے بار بار شیخ و شرا کرتے تھے پھر احرار کی حالت میں بیچ کر نے سے ڈرنے لگے اس وقت اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ عَنِ فَعْلِهِمْ جُنَاحٌ أَنْ يَقُولُوا إِنْ هَذَا إِلَّا مَثَلٌ فَلَا تُحْسِنُوا الصَّلَاةَ لِلَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً مِثْلَ اللَّهِ فَهُمْ بِآيَاتِهِ لَا يَعْلَمُونَ (۲)۔

امام عبد الرزاق، سعید بن مسعود، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابو داؤد، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، حاکم (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) اور بیہقی نے حضرت ابو امامہؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے ابن عمر سے پوچھا تم لوگ کراؤ دیتے ہیں، کیا امارت ہے۔ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا تم لوگ عراف نہیں کرتے، صفہ و مرد کے درمیان سنی نہیں کرتے، عرفات نہیں جانتے۔ وہی ہزار نکسا کرتے، سر نہیں منڈاتے، میں نے کہا کیوں نہیں سوئم بن جہل سے سب کام کرتے ہیں۔ ابن عمر نے فرمایا ایک شخص نے کریم بن عبد اللہؓ کے پاس آیا اور بالکل بھی سوال کیا جو تو نے مجھ سے کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے کوئی جواب نہ دیا تھی کہ جہل بن ابی آیت لے کر آئے، میں نے کریم بن عبد اللہؓ سے اسے لے کر یہ آیت سنائی اور فرمایا تم پہنچ جاؤ (۳)۔

امام عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اس آیت کو اس طرح پڑھا ہے لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ عَنِ فَعْلِهِمْ جُنَاحٌ أَنْ يَقُولُوا إِنْ هَذَا إِلَّا مَثَلٌ فَلَا تُحْسِنُوا الصَّلَاةَ لِلَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً مِثْلَ اللَّهِ فَهُمْ بِآيَاتِهِ لَا يَعْلَمُونَ (۴)۔
و کبیر، ابو حمید، ابن ابی شیبہ، بخاری، سعید بن حمید، ابن جریر، ابو امامہؓ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ بھی اس آیت میں جہل بن ابی حاتم، حاکم (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) کے الفاظ پڑھتے تھے (۵)۔

امام ابن ابی داؤد نے انصاف میں صفہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ آیت اس طرح نازل ہوئی لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ عَنِ فَعْلِهِمْ جُنَاحٌ أَنْ يَقُولُوا إِنْ هَذَا إِلَّا مَثَلٌ فَلَا تُحْسِنُوا الصَّلَاةَ لِلَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً مِثْلَ اللَّهِ فَهُمْ بِآيَاتِهِ لَا يَعْلَمُونَ (۶)۔
امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ سوئم بن جہل نے جہل بن مغیرہ سے کہا کہ سوئم بن جہل بن مغیرہ سے اجتناب کرنا ہے۔ اگر وہ فرما دے تو اس سے پہلے انکار و اصرار کے بعد فریاد و رخت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن جریر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ لوگ: یا مرغ میں فریاد و رخت سے اجتناب کرتے تھے یہی یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

امام ابو داؤد نے حماد سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کو پڑھا پھر فرمایا لوگ منی میں

شہادت کے لئے سے اعتقاد کرتے تھے۔ پھر انہیں ضرور پانچویں گیدہ پر غرلاتے سے والی جڑ سے نہیں تو تھکارتے کریں۔

امام حسینؑ کی بیعت اور تین چوبیس کے فرق کا جواب محمد امجدیؒ سے روایت کیا ہے اس اہمیت سے یہ ثابت ہے کہ انبیاءؑ کی تائید سے اور آخرت میں ان کے۔

امام ابوہنبلہ رحمہ اللہ نے حضرت فخریہ اور رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں لو کہ گیا رہا ہو جس کی رات کو لیلۃ الاحد کہتے تھے اور کتب نسخیہ تو بچو نہ کہ شدہ چیز اور اپنی حاجت میں سے کچن چیز کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے اور ان رات میں نمازات کرتے تھے، جس اللہ تعالیٰ کے مسوئین کے لئے اپنی غرور بات زندگی کی طرف متوجہ ہونے کو محال قرار دیا اور فضل الہی کو تلاش کرنے کو سہاں قرار دیا۔

لَوْ دَأَا أَفْعُسُكُمْ مِنْ حَقِّ حَقِّ

نام رکھی، امین، جبرہ، امین، امین۔ نے حضرت امین عباس رضی اللہ عنہما۔ سے روایت کیا ہے کہ وہ تھے ہیں عرفات کو یہ نام ان لئے دیا جاتا ہے کیونکہ جبریل نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا یہ قال جبرہ ہے، یہ فلاں جبرہ ہے تو حضرت ابراہیم کہتے عرفات عرفات، اسی وجہ سے ان کا نام عرفات پڑ گیا۔﴾

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے عرفات کے اس موقع کی وجہ یہ تھی کہ جب ایذا پہنچا سکے حج کھائے گئے تو آپ سے کہا گیا عرفت۔

امام محمد امینؑ اور اہل بیتؑ نے حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ سے اس کی شکل و راہت نقل کی ہے۔

امام حاکم، ابن مردودہ و دیگر متقی نے کوئی شخص میں حضرت مسور بن عزمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمیں دوسرا روایت بھی ملے کہ حضرت مسور نے فرمایا، بعد از آپ جب بھی خطبہ دیتے تو فرماتے: اما بعد۔ آج کا دن مجھ کو کفر سے فخر و شکر اور بت پرست یہاں سے سورج غروب ہونے سے پہلے چلنے چلے جاتے ہیں سورج پہاڑوں کی چوٹیوں پر ایسا ہوتا ہے جیسے مردوں کے گھاسے ان کے چہروں میں اور ہم سورج کے غروب ہونے کے بعد جائیں گے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۸۷) سورج کے غروب ہونے کے بعد جاتے تھے جب سورج پہاڑوں کی چوٹیوں پر ایسا لگتا تھا کہ مردوں کے گھاسے بن گئے ہیں اور ہم اہل کفر کی مختلف کرتوتوں سے شہوت ہونے سے پہلے جا کر گئے۔ ہمیں روایت اسی ملتی ہے (ص ۱۸۷)۔

امام باقرؑ نے حضرت ابن عباسؓ کی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو حرّات سے منع ہے
پہنچے نو سال کا ہو مکمل ہو اور جس سے یہ حرّات نہ ہوں اس کا حج قبول نہ ہو۔

امام بخاری نے حضرت زین عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انسان جب تک حلالی ہو بیت اللہ کا
حرف کرے کہ جو ہے جس کی کج کا اہرام نہ ہو لے پھر جب غزہ کی طرف سوار ہو جائے تو اس کو لوٹ جائے یا غزوی جو میسر ہو وہ

ساتھ لے کر میسر بن ہواؤ جن۔ اور سے حج کے اور ان رکھے اور یہاں اسی الجھ سے پہنچے رکھے، مگر تیس بار دواؤں دانی الجھکا
 ہوئی تھی کوئی حرج نہیں ہے۔ چہرہ چلا کر عورت میں بطورے نہ دھرتے رات کی سار کی پہاچانے تک پھر عورت سے جس
 پر۔ اور مرد ہڈی چٹکی جائے جہاں جائے رات کو ان میں پھر کثرت سے اللہ کا ذکر تسبیح و تہلیل کریں یہ سب کچھ کرتے رہیں،
 پھر زیار سے چل پڑیں کچھ کوٹک میں۔ سے چلیں نہ۔ کہتے تھائی کا دشما ہے لَمَّا أَفْقَضُوا مِنْ حَيْثُ أَفْقَضَ الْفَاسِقُ
 اسْتَفْطَرُوا اللَّهَ دَنَا لَنَّهُ عَقُوبُ كَرَاهِيَةٍ نَحْيٍ كَرِهُوا بِهَا تَغْرِيَابًا۔

امام الانزلی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے فرماتے ہیں غزنی حد بلند پہاڑ سے لے کر جو صحن
 حرم پر، غزلہ کے پہاڑوں تک ہے۔ یعنی مسکنی و حقیقی اور دواؤں حرق۔

امام ابو داؤد اور ابن ماجہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام
 حروف صوفیہ ہے اور ترمذی بخیر (ذکر کرنے کی جگہ) سے اور تمام مرد و عورتوں کے لئے ہے اور کما کما راستہ راستہ اور سحر ہے (۱)۔
 ماحد سطر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے یہاں جو نو خریا ہے اور
 نئی تمام نئی جگہ ہے پس اپنی اپنی جگہ فرود اور اس نے یہاں قول کیا اور عرق تمام صوفیہ ہے اور میں نے یہاں توقف کیا
 اور مرد و عورت سار صوفیہ ہے (۲)۔

امام احمد نے جابر بن سلمہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوم ہر ذات باقی ہے اور دواؤں حرق سے دور
 رہو اور تمام مرد و عورت صوفیہ ہیں اور دواؤں حرق سے دور رہو اور کما کما راستہ سحر ہے اور تمام ایسا مشرک دنا کرنے کا وقت ہیں (۳)۔
 امام ابو داؤد ترمذی (میں نے اس کو سنی کیا ہے اور حافظ بھی ان کے ہیں) اور ابن ماجہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
 روایت فرمایا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے فرمایا یہ عرق صوفیہ ہے اور عرق تمام صوفیہ ہے۔ پھر جب
 سورج غروب ہو گیا تو چلے پاب اور حضرت امیر آپ کے پیچھے تھے اور وہ اپنے ہاتھ سے آگشتی کا اٹھا کر رہے تھے۔ وہ
 دایکسا ایسا دور رہے تھے۔ آپ ان کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے تھو کہ! سنو کہ! ہم پکارو۔ پھر آپ سیدہ خاتمہ زہرا علیہا السلام پہنچے اور
 فرمادیں (مغرب اور عشاء) اٹھیں پڑھائیں۔ جب صبح ہوئی تو آپ بیل قرح پر تعریف لائے۔ اس کے اوپر ٹھہرے اور ارشاد
 فرمایا یہ جس قرح ہے۔ یہ صوفیہ ہے اور حرق تمام صوفیہ ہے۔ پھر آپ چلے گئے وہی کھڑکی پہنچے۔ آپ نے سواری کو تیز
 چلایا کہ اس دواؤں کو تیزی سے عبور کر گئے۔ پھر آپ ٹھہرے اس وقت آپ کی سواری پر پہنچے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ پھر آپ
 حروپ آئے اس پر نگریاں ماریں اچھا آپ ٹھہر گئے آئے اور فرمایا یہ سحر (ذکر کی جگہ) ہے اور دواؤں تمام صوفیہ ہے (۴)۔

امام ابن ابی شیبہ اور داؤد ترمذی (میں نے اس کو سن کر کہ ہے) نے فی ابن ماجہ اور حاکم نے (میں نے اس کو سنی کیا
 ہے) حضرت زید بن شیبان رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمارے پاس ابن ابی مرثد الانصاری آئے جب کہ ہم

۱۔ سنن ابن ماجہ، باب الذی ۳ صفحہ 489 (3048) 2۔ صحیح مسلم، باب الذی ۱ صفحہ 400

3۔ سنن ابن ماجہ، باب الذی ۱ صفحہ 80 4۔ سنن ابن ماجہ، باب الذی ۱ صفحہ 80 5۔ سنن ابن ماجہ، باب الذی ۱ صفحہ 80

ساقف میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا میں تمہاری طرف اللہ کے رسول کا پیغام، سامان بن کر آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے مشاعرہ کو ہٹاؤ کیونکہ تم حضرت ابراہیم کی وراثت پر ہو (1)۔

امام ابو داؤد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو عہد سے چلے تو آپ پر سکون اور وقار کی کیفیت تھی اور آپ کے پیچھے سواری پر حضرت اسامہ سوار تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! تم پر وقار اور سکون ہونا چاہیے کیونکہ منگی گھوڑے اور اونٹ دوڑانے میں نہیں ہے۔ فرماتے ہیں میں نے ہاتھ اٹھائے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ ﷺ اپنے پیچھے بھر آپ نے اپنے پیچھے انھیں بن عباس کو اٹھایا اور فرمایا اے لوگو! منگی گھوڑاں اور اونٹوں کو جیز چلانے میں نہیں ہے، سکون، وقار اور فرماؤ، فرماتے ہیں میں نے ہاتھ بلند کرتے نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ ﷺ میں پہنچ گئے (2)۔

امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ عہد سے چھ تو نبی کریم ﷺ نے پیچھے اتار دیں انہوں نے مارنے اور تھرتھانے کا شور مچا، آپ ﷺ نے اپنے گڑے کے ساتھ لوگوں کی طرف اشارہ فرمایا اور اشارہ فرمایا اے لوگو! سکون کو لازم پکڑو کیونکہ منگی جیز چھ میں نہیں ہے (3)۔

امام حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اسے صحیح کہا ہے۔ فرماتے ہیں تیز چلنے کا آواز دہاکیوں کی طرف سے ہوا تھا وہ لوگوں کے بھجھ کے کناروں پر ٹھہرتے تھے اور انہوں نے اپنے گڑے اور لاشیاں ٹھکانی ہوئی تھیں۔ جب لوگ چلنے تو روپنی لاشیاں ٹھکانے جس لوگ بھاگ پڑے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کی اونٹنی کے پاؤں کا درمیانی حصہ زمین پر نہیں لگتا اور آپ ﷺ فرمادے تھے اے لوگو! سکون سے چلو (4)۔

امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ جب عہد سے چلے تو کیسے چلتے تھے (فرماتے ہیں) رسول اللہ ﷺ نے عرفات سے انیس اپنی سواری پر بیٹھے اٹھایا اور آپ کی چال مستقیم تھی لیکن جب راسۃ کشادہ پاتے تو تیز چلاتے (5)۔

امام ابن خزیمہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ انھیں ہمراہ لے کر سورج غروب ہو گیا پھر آپ نے تکبیر طویل، اللہ کی عظمت و بزرگوئی کا بیان کی اور چلے رہے تھے کہ عہد سے چلے گئے۔

امام طبرانی نے ابی داؤد میں حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے چھ تو یہ کہہ رہے تھے

إِنَّا لَنَقْدَرُ قَدْرًا وَظَنُّهُ مُتَحَدِّثًا بَيْنَ الْفَصْلَيْنِ وَنُفَا

امام شافعی نے ابی یوسف و عبد الرزاق نے الھکف میں اور سعید بن منصور نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے

1۔ سنن ابن ماجہ باب المواقف عرفات جلد 3 صفحہ 471 (3011)

2۔ سنن ابوداؤد باب المرقعہ کی طرف جلد 2 صفحہ 134 مطبوعہ مکتبہ ارشدہ دہلی

3۔ صحیح بخاری، باب عروہ بن زبیر، صفحہ 602 جلد 1 صفحہ 226

4۔ مستدرک حاکم، جلد 1 صفحہ 637 (1710)

5۔ صحیح مسلم باب الاقامۃ من عرفات الی المزدلفہ جلد 1 صفحہ 457

روایت کیا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب عرفہ سے چلے تو یہ کہہ رہے تھے۔

إِلَّاهُ تَعَالَى فَلَقًا وَضَعَهَا مُخَابِلًا وَفِي الثَّغَاوِي دِيْنَهَا

امام عبدالرزاق نے حضرت عید لما کہ بن ابی جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے ابو بکر بن عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام ماہ سلم بن سفیان رحمہم اللہ کو بطن عرفہ کی ایک طرف ٹھہرے ہوئے دیکھا اور میں بھی ان کے ساتھ ٹھہرا ہوا تھا جب وہ یہاں سے چلا تو ان دونوں حضرات نے کہا

إِلَّاهُ تَعَالَى فَلَقًا وَضَعَهَا مُخَابِلًا وَفِي الثَّغَاوِي دِيْنَهَا

وہ یہ الفاظ کثرت سے کہتے تھے وہ کہتے ہیں انہوں نے ابو بکر بن عبدالرحمن کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ سے جاتے ہوئے یہ کہتے تھے۔

۱۔ مہدی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اسامہ بن زید رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا۔ جب آپ عرفہ سے مرد واقعہ جا رہے تھے پھر مرد واقعہ سے مٹی کی طرف جاتے ہوئے افضل بن عباس کو بٹھا یا تھا وہ دونوں کہتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کی تلبیہ کہتے رہتے تھے حتیٰ کہ ہر وقت پر کنگریاں مارتے (۱)۔

امام مسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ عرفہ سے چلے تھے تو وہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے سواری پر تھے۔ جب گھاٹی میں پہنچے تو آپ ﷺ نے سواری کو بٹھا دیا اور حاجت کے لئے خریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے دوسرا لیا۔ پھر آپ سواری ہوئے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے مرد واقعہ پہنچ گئے۔ یہاں مغرب و عشاء تک نمازیں اٹھیں پڑھیں (۲)۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مرد واقعہ میں مغرب و عشاء کی نماز پڑھی اور ایک اقامت کے ساتھ مغرب کی تین رکعتیں اور عشاء کی دو رکعتیں ادا فرمائی۔

فَإِذَا كُنَّا وَاللَّهِ بِحَسْبِ الشُّعُورِ

امام کبیر (سفیان، ابن ابی شیبہ، عید بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، الاذرقی نے تاریخ کہ شہ اور یحییٰ نے سنن میں حضرت عید بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان سے مشعر حرام کے متعلق پوچھا تو وہ خاموش رہے حتیٰ کہ جب سواریوں کے قدم مرد واقعہ میں اترے تو فرمایا یہ مشعر حرام ہے (۳)۔

امام عبدالرزاق، عید بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن عمر (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مشعر حرام تمام مرد واقعہ ہے۔

امام عبدالرزاق، عید بن حمید، ابن جریر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے لوگوں کو ذیل قرآن

یا بھیجتے، یا بھاتا، یا پالنے لگا، یا بھیج کر دیتے ہیں یہ تمام جملہ شمرے۔

اور مسجد بنی منصور، بنی قریظہ، بنی املہ، اور تائی کے سٹن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے شمر حرام سے مراد یہ ہے کہ وہاں تکبیر اور کلمات نہ پڑھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ابن جری نے کی طرز روایت کیا ہے۔

امام محمد بن حمید ابن قریظہ، ابن امانہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، کہ تھے ہیں انہوں نے یہاں جو نماز ادا کی تھی ان کا درمیان میں محمد شمر تھا۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں عزائم کے دنوں پر انہوں نے نماز میں ان کا وجہ یاد کرتے ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عبد الرحمن بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں پایا جو مجھے مشغور یا مہلے محض فرما دے۔

امام ابی حاتم نے حضرت عبد اللہ بن عبد الرحمن بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نماز میں ان کا ذکر کیا اور ان کا ذکر کرنا حرام ہے۔

امام ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے نماز میں ان کا ذکر نہیں کیا۔

امام ابی حاتم نے حضرت ابن جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے علماء سے پوچھا کہ انہوں نے کہا کہ انہوں نے فرمایا کہ وہ ان کا ذکر کرتے ہیں اور ان کا ذکر کرنا حرام ہے۔

امام ابی حاتم نے حضرت ابن جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے کہا کہ انہوں نے فرمایا کہ وہ ان کا ذکر کرتے ہیں اور ان کا ذکر کرنا حرام ہے۔

امام ابن قریظہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے نماز میں ان کا ذکر نہیں کیا۔

امام ابی حاتم نے حضرت ابن جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے کہا کہ انہوں نے فرمایا کہ وہ ان کا ذکر کرتے ہیں اور ان کا ذکر کرنا حرام ہے۔

میں پڑھتے تھے۔ پھر وہ غمر سے دیتے تھے کہ انھی طرح دینی ہوگی۔ پھر فرمایا کہ میری موت میں وقت چوتھ سو ست کو پائے گا۔
 میں مجھے غم نہ ہو کہ میں آپ نے یہ قول پہلے ہی حضرت عثمان سے بیان کیا ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے اس کو سنا ہے اور وہ غمر
 پر نگرہاں مار رہا تھا۔

ابو طربانی اور نکر نے حضرت ابی الزہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حج کی سنت سے یہ ہے کہ امام غمر
 مصر وغرب، عشاء اور صبح میں پڑھے پھر سورۃ عرۃ کی طرف جائے اور پھر وہاں غمر پڑھے جس اس کے لئے غمر نے کا
 فیہ کیا یہ ہو جی کہ جب سورۃ صبح و عشاء پڑھ جائے تو سورۃ کو طلب دے اور غمر اور مصر کی قرأتیں انھیں پڑھے۔ پھر عرۃ کی سنت
 غمر پڑھتی تھی کہ سورۃ غمر پڑھ جائے پھر پڑھے۔ پھر جب پڑھے سورۃ پھر غمر پڑھے۔ تو اس کے لئے غمر تو سورۃ غمر و غفر
 کے علاوہ جب حج میں عشاء پڑھے تو اس کی سنت کہ بیت اللہ کا طواف کرے اور غمر اور غفر بھی عشاء پڑھ جائے کہ (21)۔

ابو اسحاق ابی حنیفہ (مصر و اہل مصر) نے انہوں نے اس کو بھیج دیا ہے (وہاں اس کی روایت ہے) امام غمر نے اس کو بھیج دیا
 ہے اسے حضرت مروان بن حکم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی میں آپ کے پاس نہیں جاتا ہے آیا میں اور میری ساری قوم تھک گئی ہے اور میں خود بھی چھپنے
 سے عاجز آ گیا ہوں، اللہ کی قسم میں نے کوئی پر نہیں چھوڑا مگر میں اس پر غمر پڑھاؤں۔ کیا برا حج ہو گیا ہے؟ فرمایا جس نے
 ہزارے ہا تھاں پر یہ نماز پڑھی پھر اس کو موقف میں غمر اور ہاتھی کہ امام غمر پڑھاؤں اور وہ اس پرستے دن پڑھتے وقت
 عرۃ میں غمر پڑھاؤں اس کا حج مکمل ہو گیا اور اپنی نعل چلے گا اور اسے دعا۔

ابو اسحاق نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں جس نے سورۃ کی رات کو پڑھا اور فجر کے
 ٹھونکنے سے پہلے پہلی عرۃ پڑھ کر انہوں نے حج کو پڑھا اور جس نے قوافل عرفات کیا اور وہاں سورۃ صبح کے ٹھونکنے
 ہونے سے پہلے غمر اور اس کا حج تمتع ہو گیا۔ اسے چاہیے کہ اور بیت اللہ کا طواف کرے۔ صفا و روضہ کے درمیان سہی کرے،
 پھر طواف کرے یا قصر کرے اگر پڑھے اور اگر نہ کرے ہاں وہی جو اسے طواف کرانے سے پہلے ذبح کرے۔ جب طواف اور
 منی سے فارغ ہو جائے تو طواف یا قصر کرے پھر گھر آئے۔ آگے اور اس کا حج کا موقع پائے اور طواف رکھ کر حج تمتع
 کرے اور نہ ہوگی۔ اگر وہ نہ پائے تو عین روز حج کے ارکان رکھے اور سات روز تک ایسی آ کر رکھے۔

ابو مسلم، زہری نے حضرت عبدالرحمن بن زید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے عبد المجاہد و جزافہ
 سے سنا کہ ایک عربی نے پوچھا یہ کون ہے؟ عبداللہ نے فرمایا کہ لوگ بھول گئے ہیں یا گمراہ ہو گئے ہیں، میں نے اس ذات کو
 اپنی قاصد کہ لَعَلَّكَ الْاَلْفُ جَعَلَ ساقی جس پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی تھی (4)۔

ابو اسحاق ابی حنیفہ اور زہری نے حضرت ابن زہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ذَاوَلْوُؤُفَا لَعَلَّكَ الْاَلْفُ حَمْدٌ مِّنْ رَبِّكَ

ہے۔ یہ اٹھانک کے لئے ہے، یہ عزادار سے لگتے تھے اور باقی تمام لوگ عرفات سے لگتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے اس عمل کا نیکو کار یہ آیت نازل فرمائی کہ اِنْ يَتُوبَا اِلَيْهِمَا فَاغْلُظْ عَلَيْهِمَا وَلَا يَنْصَرِفَا حَتَّىٰ يَخْرُجَا مِنْهُمَا فَاُولٰٓئِكَ يَنْفَرُ۔

امام حسین مجید نے حضرت سلمان رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے اس آیت میں بین قلوبہ کی تفسیر سے مراد قرآن ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت جابر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے قرآن کَرِهُوا لِيْن تَقْرَءُوْهُنَّ اَوْ لِيْن يَذْكُرْنَہُنَّ اَلَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ مِنْ ضَالِّیْنَ سے مراد جاہلین ہے (یعنی تم ہواوقف تھے)۔

امام مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دوسری کے دن سواری پر کھڑا دیکھا وہ آپ فرما رہے تھے حج کے موسم تک حاصل کرو، میں نہیں جانتا شاید میں اس حج کے بعد حج نہیں کروں گا ۱۱۱۔

امام ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ سے جعفر بن محمد عن ابیہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے میں نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ کے حج کے متعلق بتائیے فرمایا رسول اللہ ﷺ فرما فرما سنا رہے اور حج نہ کیا پھر دوسری سال طواف کیا اور رسول اللہ ﷺ نے اسی سال حج کریں گے۔ بہت سے لوگ مدینہ صبر میں جمع ہو گئے۔ زبائیک کی خبر مرقی کہ رسول اللہ ﷺ نے اقداء کرے اور آپ کے عمل کے مطابق عمل کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے قحط ہم بھی آپ کے ساتھ نظر تھی کہ ہمراہ اہل بیت تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں نماز ادا فرمائی پھر آپ انصار اور انشی پر سوار ہو گئے حتیٰ کہ جب زیادہ کے مقام پر سوزی سیدھی کھڑی ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تھے وہ آپ پر قرآن نازل ہوا اور ہاتھ اور آپ اس کی تلاوت رہے تھے یہ کہ ہم نے ہر وہ عمل کیا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ آپ ﷺ نے تو حید کے ساتھ تبلیہ کیا۔ اَلَيْسَ اَللّٰهُمَّ فَهَيْتَ لَيْسَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَيْسَ اِنَّ الْخَلْقَ وَالْبَيْعَةَ لَكَ وَالْمَمْلُوكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اور لوگوں نے بھی اسی طرح تبلیہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں پر اس میں سے کسی چیز کو لازم کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ ہمیشہ تبلیہ کہتے رہے حتیٰ کہ ہم آپ کے ساتھ بیت اللہ پہنچ گئے۔ آپ ﷺ نے دیکھی کہ کو اسلام کیا، طرف کے تھن پکروں میں مل گیا اور چار چکر مناسب چلا پھر آپ مقام زوالیم پر آئے اور ذالْحِجَّةِ ذَاوِیْنِ مَعَاہِرِ اَنْزَلَهُمْ عَلٰی (بقراءہ: 125) کا ریشہ و عادت فرمایا۔ آپ نے اس کے اور بیت اللہ کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی۔ ان میں آپ نے سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ بِنِیَّتِہِا التَّوْحِیْدُ تَعَاوَد کر لیا۔ پھر آپ بیت اللہ شریف کی طرف لوٹ آئے اور کو سلام کیا پھر دروازہ سے منافی طرف نکلے جب منافی کے قریب پہنچے تو یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّ اَصْحٰبَ الْاَزْوَاقِیْنَ سَعَا بِرِ اللّٰہِ (بقراءہ: 158) آپ نے اسی اس طرف سے شروع کیا جس کا اللہ نے پہلے ذکر فرمایا۔ پس آپ نے منافی سے آغا فرمایا، آپ اس کے لہر چڑھے حتیٰ کہ آپ کو بیت اللہ نظر آیا آپ نے بھیس گئی پھر کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِيْكَ لَہُ لَہُ اَلْاَلْفُ

قریش میں پھرتے تھے، اہل اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ **لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ حَتَّىٰ تَغُضُّوا مِنْهُ** (1)۔

اہم یہی امر ہندوئے دھرتی سے ۱۰۰ روایت ابی بکر سے روایت کیا ہے کہ قریش میں قرآن مجید پڑھتے تھے اور وہ قرآن میں پھرتے تھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ **لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ حَتَّىٰ تَغُضُّوا مِنْهُ**۔

اہم یہی امر ہندوئے دھرتی سے ۱۰۰ روایت ابی بکر سے روایت کیا ہے کہ قریش میں قرآن مجید پڑھتے تھے اور وہ قرآن میں پھرتے تھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ **لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ حَتَّىٰ تَغُضُّوا مِنْهُ**۔

۱۰۔ سنا جو بڑے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ قریش میں قرآن مجید پڑھتے تھے اور وہ قرآن میں پھرتے تھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ **لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ حَتَّىٰ تَغُضُّوا مِنْهُ**۔

امام عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ قریش میں قرآن مجید پڑھتے تھے اور وہ قرآن میں پھرتے تھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ **لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ حَتَّىٰ تَغُضُّوا مِنْهُ**۔

امام عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ قریش میں قرآن مجید پڑھتے تھے اور وہ قرآن میں پھرتے تھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ **لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ حَتَّىٰ تَغُضُّوا مِنْهُ**۔

امام عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ قریش میں قرآن مجید پڑھتے تھے اور وہ قرآن میں پھرتے تھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ **لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ حَتَّىٰ تَغُضُّوا مِنْهُ**۔

امام عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ قریش میں قرآن مجید پڑھتے تھے اور وہ قرآن میں پھرتے تھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ **لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ حَتَّىٰ تَغُضُّوا مِنْهُ**۔

امام احمد اور ابو یوسفی، ابن خزیمہ، ابن ابی شیبہ اور یحییٰ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سے افضل بن ذوالنجر کے پہلے دیں ہیں۔ پرچھ گیا اللہ تعالیٰ راستہ میں ان کی کوئی بخشش ہے، یا نہیں ان کی کوئی مثل نہیں مگر وہ شخص جس کا چہرہ اللہ کی راہ میں نرد آلود ہو اور اللہ کی چادر گاہ میں دھوئیں کی بجھتے ہوئے ان کی مثل نہیں۔ اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے لائق) انہیں دینا پڑاؤں فرماتا ہے اور میں دلوں کی وجہ سے اہل آسمان پر فخر فرماتا ہے اور زمین پر ہے میرے بندوں کی طرف دیکھو وہ میرے پاس پر اللہ اہل، عباد آلود قربانی کرتے ہوئے آئے ہیں اور وہ دروازے سے آئے ہیں۔ میری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور میرے عذاب سے ڈرتے ہیں حالانکہ انہوں نے میرا عذاب دیکھا نہیں ہے اور آگ سے آزاد کرنے والے مرد اور عورتیں اسی دن سے زیادہ کبھی نہیں ہوتیں (۱)۔

امام احمد اور طبرانی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ عرف کی تمام فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے، ارشاد فرماتا ہے میرے بندوں کو دیکھو میرے پاس پرانند و بال غبار آلود قربانی کرتے ہوئے اور دروازے سے آئے ہیں، میں تمہیں گواہاتا ہوں کہ میں نے انکو بخشش دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی ایسا دن نہیں جس میں عرفہ سے زیادہ آگ سے آزاد رکھے جاتے ہوں۔

امام مالک، یحییٰ اور اسہبانی نے اتر غیب میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کر بن رسول اللہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان عرفہ سے زیادہ کبھی نہ نصیر، اٹھل، روم اور فیلہ غضب میں نہیں جتا اور وہی وجہ ہے دن رحمت کا نزول ہے اور اللہ تعالیٰ کا جہ سے آگے گزرتے ہیں سے تجاوز فرماتا ہے نہیں بد کہ دن جو اس نے دیکھا تھا اس کی وجہ سے اس سے بھی زیادہ اٹھل اور ساقا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے بد کہ وہ کیا کچھ تھا۔ فرمایا میں نے جبریل کو دیکھا تھا جو فرشتوں کی صفیں کو تہیبہ سے رہے تھے (2)۔

ابو یحییٰ نے انفس بن عباس سے روایت کیا ہے کہ وہ عرفہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھے اور ابو جہان (الفضل) اور قرآن کو دیکھا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے آنکھوں کی حفاظت کے متعلق ارشاد فرمایا اور افضل کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا اور فرمایا اسے میرے بھائی کے بیٹے پر، دونوں نے جس میں جس نے اپنی آنکھوں کو قبضہ میں رکھ کر نظر ان سے صرف کر دیکھ اور اپنے کانوں پر قبضہ کیا مگر ان کی آواز نہ کی اور اپنی زبان کو کنٹرول کیا مگر اس سے حق کی بات نہ تو اس کی بخشش ہوگی (3)۔

امام یحییٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، افضل دعا عرفہ کی دعا ہے اور افضل قول میرا اور مجھ سے پہلے، نبی کا قول ہے لا ادر وہ یہ ہے لا ادرہ إلا اللہ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَيَاةُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

1۔ سند یصحیح، جلد 7، صفحہ 299 (2086) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ بیضاویہ، جلد 3، صفحہ 62، 481، 4071

2۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 461، 4069 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

1۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 482، 4072

وَتَشْتَبِ الْأَعْوَرُ وَغَدَابَ الْقَمَرِ لَنَهْمُ إِنِّي عَزَّ بَلَدٌ مِنْ شَرِّهَا يَهْجُو فِي اللَّيْلِ بِشَرِّهِ يُلْقِي فِي النَّهْرِ وَشَرُّهُ
تَهْتَبُ بِهِ الْبَرِّيَّةُ وَشَرُّهُ أَنْتَ الْبُحْرُ

امام ابن ابی الدنیا کے کتاب غرائب فی روایات ابنی ماسم اور حیرانی دونوں نے اس دعا میں اور کئی کئی نے الدعوات میں
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کہ میں نبیوند اور بھائی اللہ تعالیٰ سے کہ دو دن کے ساتھ جو کہ
کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جو سوال ہوگا عطا فرمائے گا سوئے نفع کی جس کے سوال کے۔ اور یہ اس کلمات میں جو کہ
مروجہ ہے۔ سُبْحَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ، سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْأَرْضِ مَوْلَانَهُ، سُبْحَانَ الَّذِي فِي
الْبَحْرِ سَيِّدُهُ، سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْأَنْجَارِ مُلْكُهُ، سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْأَنْجَارِ رَحْمَتُهُ، سُبْحَانَ الَّذِي فِي
النُّجُومِ فَضْلُهُ، سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْهَوَاءِ رَوْحُهُ، سُبْحَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سُبْحَانَ الَّذِي وَضَعَ الْأَرْضَ،
سُبْحَانَ الَّذِي لَا مَنَاجِيَ وَلَا مُفْجِي بَدَأَ إِلَّا اللَّهُ، پوچھا کرتے تھے کہ یہ دعا اللہ عزوجل سے ہے یا نہ؟ بلکہ یہاں۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت صدیق اکبرؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے کہا کہ یہ دعا جو کہ فرماتے تھے کہ
دن آ کر ان کی عبادت اٹھ کر یہ دعا کہ جس نے فرمایا قرآن فہل ہے۔

امام ابن ابی الدنیا نے کتاب غرائب فی روایات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے کہا کہ اس وقت
عمرات میں تھے میں اس وقت کہیں چھوڑوں گا جب تک مجھ میں یہاں پھر نے کی حالت ہے کہ کھڑا دن میں کوئی دن یہاں
نہیں اس میں عرفت یہ وہ کہ عارف کہتے ہوتے ہوں۔ اس میں ان زیادہ سے زیادہ کیا کرتے۔ لَنَهْمُ إِنِّي عَزَّ بَلَدٌ مِنْ شَرِّهَا
يَهْجُو فِي اللَّيْلِ بِشَرِّهِ يُلْقِي فِي النَّهْرِ وَشَرُّهُ تَهْتَبُ بِهِ الْبَرِّيَّةُ وَشَرُّهُ أَنْتَ الْبُحْرُ

نام چرائی نے لکھا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا شمار رسول اللہ ﷺ
یہ دعا کرتے تھے لَنَهْمُ إِنِّي عَزَّ بَلَدٌ مِنْ شَرِّهَا يَهْجُو فِي اللَّيْلِ بِشَرِّهِ يُلْقِي فِي النَّهْرِ وَشَرُّهُ تَهْتَبُ بِهِ الْبَرِّيَّةُ وَشَرُّهُ أَنْتَ الْبُحْرُ
قَمَرِي أَتَا أَبَيْسَ يُخَيِّرُ الْمُسْتَعْيِثَ الْمُسْتَجِيرَ الْوَحْلَ الشَّهْقَى، الْبَقَرُ الْعَفْرِفَ بِذَنْبِ أَسَاكِنِ مُسَلَّةِ
أَسَاكِنِ وَبَهْرٍ لَيْتَ أَتَيْتَ الْعَذَابَ الْذَّبِيلَ وَذَعَرْتَ دُعَاءَ أَحَدِ الْبَطْرِ وَرَمَنْ خُصِفَتْ لَهُ رَقْعَةٌ وَفَا
ضَلَّتْ لَهُ عَيْنُهُ وَتَحَنَّنَ لَهُ حَسَنَةٌ وَرَغِمَ أَتَقَهُ لِلَّهِ لَا تَجْعَلُنِي بِدَعَا بَدْعٍ شَقِيقٍ وَكُنْ لِي زَوْدًا وَجَنَانًا
عَمَّا أَسْوَكَ لِي بِخَيْرٍ تَقْضِي (۱)

امام ابن ابی الدنیا نے اس دعا میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ عرق کی شربت اور زیتون کے
انعام اعلیٰ بلندی و رزق بالندی و عذر لہ فی البخرہ و لا ولی یجربہ قرآن میں یہ دعا کرتے تھے لَنَهْمُ إِنِّي عَزَّ بَلَدٌ مِنْ شَرِّهَا
يَهْجُو فِي اللَّيْلِ بِشَرِّهِ يُلْقِي فِي النَّهْرِ وَشَرُّهُ تَهْتَبُ بِهِ الْبَرِّيَّةُ وَشَرُّهُ أَنْتَ الْبُحْرُ
قَمَرِي أَتَا أَبَيْسَ يُخَيِّرُ الْمُسْتَعْيِثَ الْمُسْتَجِيرَ الْوَحْلَ الشَّهْقَى، الْبَقَرُ الْعَفْرِفَ بِذَنْبِ أَسَاكِنِ مُسَلَّةِ
أَسَاكِنِ وَبَهْرٍ لَيْتَ أَتَيْتَ الْعَذَابَ الْذَّبِيلَ وَذَعَرْتَ دُعَاءَ أَحَدِ الْبَطْرِ وَرَمَنْ خُصِفَتْ لَهُ رَقْعَةٌ وَفَا
ضَلَّتْ لَهُ عَيْنُهُ وَتَحَنَّنَ لَهُ حَسَنَةٌ وَرَغِمَ أَتَقَهُ لِلَّهِ لَا تَجْعَلُنِي بِدَعَا بَدْعٍ شَقِيقٍ وَكُنْ لِي زَوْدًا وَجَنَانًا
عَمَّا أَسْوَكَ لِي بِخَيْرٍ تَقْضِي (۱)

فَعَلِمَ أَنَّ هَذِهِ رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّهِ لَا يَنْفَعُ إِلَّا الْمُتَّقِينَ

۱۰۴۔ اہل حق نے انصاف میں، سعید بن مسروق سے اپنی ٹیپ لیا اور انہوں نے اس کتاب میں اس کی کاپی کر کے لکھوائی۔ حضرت بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس عرفات میں قبول کے وقت حاضر ہوئے تو میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اور پھر انہوں نے انہیں کہہ دیا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، خُذُوا شَيْئًا مِنْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ۔ وہ غلطی کی شے، غلطی۔ پھر انہوں نے اُخَذَتْ حُجَّاتُكُمْ وَأَرْبَابُكُمْ مَحْضُورٌ۔ ہاتھ پڑھنے کی آمد نہ ہو رہے پھر یہی دیکھ رہا ہے کہ جو آپ سے تمہاری بات۔

۱۰۵۔ اس کی نے انصاف میں اس کے والد کی من عبد اللہ بن ابراہیم سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پناہ پر وقت کے متعلق پوچھا تو یہ فرمایا: یہ جو چاہی کہ یہ ترس میں کیوں داخل نہیں ہے؟ تو میں اس سے کہہ کر کہہ دیتا ہوں کہ وہ کہہ رہا ہے کہ جب آپ اللہ سے بیت اللہ کا قصد کیا تو وہ پہلے روزانہ برقعہ و زاری کرتے ہوئے گھر سے رہے، عرض کی کہ اب یہ انہیں خوفِ خدا ہے؟ فرمایا: کیونکہ جب انہیں حرم میں داخلہ کا ذوق ملا تو پھر انہیں اس حجاب کے پاس گھر لیا اور وہ شرط ہے کہ جب ان کی شہر و زاری طویل ہوئی تو سختی میں فریادیں اُٹھ کر آ رہی ہیں کہ اب زنت کی اجازت دینی تھی پھر جب انہوں نے اپنی من گھڑی اور تہا بیاں پیش کر چکے تو وہ پہلے کہنا ہوں گے کہ اب اس کے پاس اس کے پاس کی حاضری ہو کر رہی ہو کہ میں حاضر ہوں کی اجازت مرحمت فرمائی۔ پھر چلا گیا کہ اب اس میں امر بینکم یا مخرجکم کے روزے کیوں تراویح کے لئے چلا آ رہا ہے؟ فرمایا: کیونکہ اللہ نے انہیں میں اور وہ اس کی نیابت میں جیسا انہما کے لئے میرا ہاں کی اجازت کے بغیر روزہ نہ ٹھہرا کر سکیں۔ پھر چلا گیا کہ اب اس میں ایک انسان ہے کہ وہ ان سے شک ہو جائے یہ کس لئے ہے؟ فرمایا: اس شخص اس شخص ہے۔ عام لینے آؤ گا کوئی حرم کرتا ہے تو اس کے پڑاں سے لپٹ جائے اس کی طرف پاتا ہے اس کا روزہ کرتا ہے تاکہ اس کے قریب کہ منافق کرے اور

۱۰۶۔ انہوں نے جو یہ ملازمتی، انہوں نے سعد بن ابی ہریرہ میں روئے اور انہوں نے انہیں میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد حنیف میں بیٹھا تھا۔ ایک انصاری اور ایک حبشی قنیفہ حاضر تھے۔ انہوں نے آپ ﷺ سے سلام کیا اور عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس ایک سوال کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ فرمایا: تو یہ کہ تو میں غلاموں کے کہ تم مجھ سے کیا پوچھنے آئے ہو اور تم نے اور قرآن پڑھو۔ انہوں نے عرض کیا کہ رسول اللہ آپ کو بتائیں تو میں نے انہیں میں مزید وقت نہ دیا۔ یہ سچ کہ انہوں نے انصاری سے فرمایا تو میں نے کہا ہے کہ تو اپنے گھر سے نکلے اور بیت الحرام کا روزہ کرنے کے متعلق پوچھو اور یہ سوال کرے کہ اس میں میرے لئے کیا ہے اور وہ آپ سے اور میرا صواب اور اس کا صواب کیا ہے، شیخ ابی ہریرہ کہتا ہے کہ اس میں جو صواب ہے وہ لیا ہے۔ پھر صواب اللہ تعالیٰ اور اس کا صواب لیا ہے؟ انصاری کے کہ میرے اس ذات کی جس نے آپ کو وحی کے ساتھ مبعوث فرمایا میں پھر کیا پوچھنے آؤں

جنت کی اسیر رکھے ہوئے ہیں۔ اگر ان کے معذرت کے ذرات اپادش کے قطرات، مسند کی جھاگ کے برابر ہوتے تو بھی میں نہیں معاف کر دوں۔ اسے میرے بندو باؤ تہنہاری بخشش کی گئی ہے اور جس کی تم نے عطاوارش کی جان کی بھی سناوارش ہو گئی ہے۔ رہا تہنہارانی جہاد کرنا تو ہر نگہری جو تم نے چھٹی ہے وہ تیرے ہلاک کرنے والے گناہوں کا گنہگار ہیں۔ رہا تیرا قربانی کرنا تو پرتیرے لئے رب کے حضور ذخیرہ ہے اور رہا تیرا مطلق کرنا تو یہ پیل جس کا تو نے مطلق کر لیا اس کے بدلے میں ایک نیک نفسی جائے گئی اور ایک گناہ معاف کیا جانے گا۔ پھر ان کے بعد تو طواف اقصاء کرتا ہے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ ایک فرشتہ آتا ہے جو تیرے دونوں کندھوں کے درمیان اپنے ہاتھ رکھتا ہے اور کہتا ہے آئندہ قتل کی تیرے ساتھ گناہ معاف کر دیے گئے ہیں۔

۱۴۱۸ھ میں زبیر اور ابو نعیم نے انھیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے عرفة کی شام خطبہ ارشاد فرمایا کہ لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر اس جہاد احسان فرمایا ہے وہ اس نے تمہارے نیکو کاروں کو قبول فرمایا ہے اور جو تم نے انھیں طلب کی وہ تمہیں عطا فرمائی ہے اور تمہارے گنہگاروں کو نیکو کاروں کی وجہ سے معاف فرمایا سوائے ان شخصوں کے جو تمہارے ایک دوسرے کے اوپر ہیں، وہیں اللہ کا نام لے کر چلو۔

پھر حذیفہ کی صبح ہوئی تو فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان فرمایا جس جگہ اس نے تمہارے نیکو کاروں کی نیکیاں قبول فرمائی ہیں اور تمہارے نیکو کاروں کی وجہ سے تمہارے گناہگاروں کو معاف فرمایا ہے اور تمہارے انھیں میں جو ایک دوسرے پر حقوق تھے وہ بھی اس نے اپنی طرف سے دے دیئے ہیں۔ تم اللہ کا نام لے کر چلو، صبحہ کرام نے کہا یا رسول اللہ! مکمل آپ ہمارے ساتھ چلے گئے تو منسوبہ پریشان تھے، آج آپ چلے ہیں تو خوش و سرور ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے ایک سوال کیا تو وہ مجھے عطا نہ ہوا۔ میں نے تمہارے حقوق العباد کی معافی کے متعلق سوال کیا تھا اور یہ سوال پورا نہ ہوا تھا۔ لیکن آج کے دن جبریل میرے پاس آیا اور کہا کہ آپ کا رب تجھے مقام کہتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے آپ کے غلاموں کے حقوق العباد کی بھی ممانعت دی ہے، میں نے ان کا خوش اپنی جناب سے دیا ہے (۱)۔

ابا طریفی نے حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے عرفة کے دن فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے آج کے دن تم پر احسان فرمایا ہے، اس نے حقوق العباد کے علاوہ تمہارے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں اور اس نے تمہارے گناہگاروں کو تیرے نیکو کاروں کی وجہ سے معاف فرمایا ہے تمہارے نیکو کاروں کو وہ عطا فرمایا جو اس نے مانگا۔ پس اللہ کا نام لے کر چلو۔ جب آپ ﷺ عزم الدار میں تھے تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے نیکو کاروں کو معاف فرمایا ہے اور تمہارے نیکو لوگوں کی سفارش تمہارے حرم لوگوں کے حق میں قبول فرمائی ہے اور تمہارے نیکو لوگوں کی حق میں تھوڑی بڑھتی ہے تو سب پر نازل ہوئی ہے پھر مسخرت کو دین پر تکبیر اور پرتوہ کرنے والے پر واقع ہوئی جو بھی اپنی زبان اور اپنے ہاتھوں کی حرکت کرتا ہے، انھیں اور اس کا لشکر وادادہ اور ہلاکت پکار رہے ہیں۔

۱۴۱۸ھ میں ماجہ، حکیم الترمذی نے نوادر الاصول میں عبد اللہ بن احمد نے زوائد الاسد میں ماہی جبریل طریفی اور حبیبی نے سنن

میں اللہ پاک تعالیٰ نے عقاربہ میں ایمان بن مردان النہکی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے لئے منفرد و درست حق عرف کی تمام باخبرائی اور بہت کثرت سے دعائی فرمائی، عرض کی کہ آپ کو اس بات پر قادر ہے کہ تو مظلوم کو اس کی مظلومیت کی وجہ سے غیر معاف فرما دے اور تو اس کی کم کو بھی بخش دے۔ اس روایت آپ کی وہ قبول نہ ہوئی۔ جب مردغ کی صحبت تھی تو آپ ﷺ نے پھر میں دعائی فرمائی، واللہ تعالیٰ نے آپ کی وہ کوشش قبولیت عطا فرمائی، رسول اللہ ﷺ نے ہر مسئلہ کے لئے حکما پر امام نے قسم فرمائی کی وجہ پوچھی تو فرمایا میں اللہ کے دشمنوں اللہ کی وجہ سے مسکرایا ہوں، جب اسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے حق میں بیرون دعا قبول فرمائی ہے تو دوست اور ہلاکت پکارنے لگا اور اپنے سر پر مٹی ڈالنے لگا (1)۔

امام ذی النبی الدین نے الامان میں اور ابو حنیفہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ نے غزوات و انہوں پر احسان فرمایا ہے اور ان کی وجہ سے لڑنے کے ساتے لڑ فرماتا ہے اور فرماتا ہے اے میرے فرشتے! میرے بندوں کی طرف دیکھو، ان کے ہاں اللہ ہاں اور دلوں پر دروزد رست ملے کر کے آئے ہیں، میں جس گواہ بنا ہوں کہ میں نے ان کی دعاؤں کو قبول فرمایا ہے اور ان کی شفقت بھی قبول فرمائی ہے اور ان کے عطا کردہ ان کے صاحبین کی وجہ سے معاف کر دیا ہے اور حقوق انہما کے علاوہ جو بھی ان کے ٹیکو کا روں نے مجھ سے، ان کا میں نے انہیں عطا فرمایا ہے۔ جب وہ لڑنے کی طرف جانے ہیں اور ان کی تعداد ضیعت کرتے ہیں واللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتے! میرے بندے لڑ رہے ہیں اور عاتق در ضیعت مانگی تو میں تمہیں گواہ بنا ہوں کہ میں نے ان کی دعاؤں کو قبول کیا، ان کی سفارشوں کو بھی قبول کیا۔ ان کے بغیر میں ان کے ٹیکو کا روں کی وجہ سے معاف کیا، میں نے ان کے ٹیکو کا روں کو وہ سب کچھ عطا فرمایا جو انہوں نے لگا اور ان کے اوپر جو انہیں تھے ان کا میں کفیل بن گیا (2)۔

امام ابن المبارک نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے حرزات میں لکھ کر دیا۔ اس وقت سورج غروب ہونے والا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو میری امت سننے کے لئے خاموش کرو، حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور اعلان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت میں ایسی کوک خاموش ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! میرے پاس جبریل ابھی ابھی آئے۔ انہوں نے مجھے میرے رب کا سلام پہنچایا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس معرفت کو بخش دیا ہے اور اہل مشرک کو بھی بخش دیا ہے اور ان کی طرف سے حقوق العباد کا سنا سنائی گئی ہے، حضرت عمر بن خطاب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حققت بخش دیا۔ اسے مانع خاص ہے؟ فرمایا یہ تمہارا ہے، میں نے بھی ہے اور قیامت تک جو تمہارے بعد آئیں گے ان کے لئے بھی ہے۔ عمر بن خطاب نے فرمایا اللہ کی خبر زیادہ اور پاکیزہ ہے۔

امام ابن ماجہ نے حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لڑنے کی صبح انہیں فرمایا کہ لوگوں کو خاموش کرو، پھر لڑنے والا اللہ تعالیٰ نے تم پر کریموں کو فرمائی ہے، اس میں اللہ میں سن تمہارا، خدا کا، میں تمہارا، مخلصین کی وجہ سے معاف فرمایا ہے اور تمہارے ٹیکو کا روں کو وہ عطا فرمایا جو انہوں نے مانگا، اللہ کا نام سے کہ جولو (3)۔

یاد۔ حضرت عائشہ نے فرمایا اس راقی تجھے روزِ نکاح سے باس۔ بقی نے کہا نکاح مجھے اندیشہ ہے کہ آج کا دن قربانی کا دن نہ ہو۔ حضرت عائشہ نے فرمایا ایسا نہیں ہے، وہ روزِ نکاح ہے جس دن نامِ عرفہ ملتا ہے اور وہ قربانی کا دن ہے جس دن امام قربانی کرتا ہے۔ اسے وہی تو ہے یہ نکاح سنا کہ دروسِ اللہ ﷺ ہر روز سے کوڑھ روزوں کے برابر قرار دیتے تھے (۱)۔ اور ہم ابنِ ابی الدنیہ نے کتابِ الامارہ میں دیکھی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں زکیٰ ابی کے دو دن ان ہجرتِ اہلیت میں ہجرتِ ان کے برابر ہے اور عزہ کا دن دس ہجرتوں کے برابر ہے (۲)۔

اور منہجی نے حضرت الفضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے اپنی زبان، کان اور آنکھ کی طرف سے دنِ حفاظت کی اس کے عہد کے دن سے آئندہ عہد کے دن تک شہادۂ عافیت کو دے جاتے ہیں (۳)۔ امام ابن سعد نے حضرت ابن عباس سے روایت فرمایا ہے فرماتے ہیں الفضل بن عباس عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھے، وہ نہ جان عورتوں کو نہتے تھے اور ان کی طرف دیکھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے میرے بھائی کے بیٹے یہ وہ دن ہے جس نے آج کے دن اپنے کانوں، آنکھوں اور زبان کی حفاظت کی اس کی عافیت ہوگی (۴)۔ امام المروزی نے کتابِ العیدین میں حضرت محمد بن عبادہ بخاری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کوئی مومن شہید نہیں رہتا مگر جس کا نام عرفہ کی رات شہیدوں میں لکھا جاتا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ ابن ابی الدنیہ نے اشفاق میں اور المروزی نے حضرت ابوہریرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ شہروں میں تعریف کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا تعریفِ عرفات میں ہوتی ہے (تعریف کا مطلب یہ ہے کہ حاجی جس طرح عرفات میں جمع ہوتے ہیں اسی طرح دوسرے شہروں کے میدانوں میں عرفہ کے دن جمع ہوتا)۔

امام ابن ابی الدنیہ نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے ضمنِ بصری کو عرفہ کے دن عصر کے بعد چیتے ہوئے دیکھا تو آپ اللہ کا ذکر کر رہے ہیں اور غانا تھا۔ ہے تھے اور لوگ آپ کے ارد گرد جمع تھے۔ المروزی نے مبرک سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے الحسن، مگر بن عبد اللہ، ثابت بن ابی، محمد بن واسع، غیلان بن جریر کو دیکھا ہر ایک میں عرفہ مناتے تھے۔

امام ابن ابی شیبہ اور المروزی نے حضرت موسیٰ بن ابی ہریرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے عرفہ کے دن عمرو بن جریرؓ کو مسجد میں دیکھا جب تک لوگ ان کے ارد گرد جمع تھے۔

اور ابن ابی شیبہ، ابن ابی الدنیہ، المروزی نے حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں صبح سے پہلے جس نے بصرہ میں تعریف کی وہ دین لیا ہے۔

امام المروزی نے حضرت علقم سے روایت کیا ہے کہ وہ میں جس نے صبح سے پہلے تعریف کی وہ مصعب بن زہیر تھے۔ امام ابن ابی شیبہ اور ابوہریرہؓ نے اس کو صحیح کہا ہے (اس کی تائید ابن ابی الدنیہ، حاکم (انہوں نے اس کو صحیح کہا)

میں اپنے آپ کو دوسروں کو یاد کرتے تھے جب کہ وہ حرم میں ٹھہرتے تھے۔ جبرائیل اور آیت: اناب ہوئی۔

تمام نفع، محمد بن حمید نے حضرت عطاء سے روایت کیا ہے کہ اُنہ جابلیت کے لوگ جب مٹی میں اترتے تو اپنے آپ کو
 غمزدہ کرتے ایک کپڑا میرے اوپ سے ڈھیلایا جاتا تھا۔ دوسرا کپڑا میرے باپ نے یہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا۔

امام حسن اہل حاکم نے حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ یہ شیخ کے بارے میں قول ہے کہ وہ بالکل کھوتے تھے، سینہ بپ اور پانی ان کو بچاتا رہا ہے۔ لاف نے فرمایا، افعہ کا نام یاد کرو۔

امام ابن احنظہ راہ راہین اہل حق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اس سے گنبد نبی کرم بنامہ ختم کے متعلق پوچھا گیا کہ انسان پر ایک دن کتنا ہے جب کہ وہ اپنے باپ کو یا کسی شہید کو (تو اللہ تعالیٰ نے یہ تحیہ کیوں دی ہے کہ اللہ کو اپنے باپ کی طرح یاد کرو)۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ کی فراموشی کی جائے تو اللہ کے لئے زیادہ راض ہو نہایت اس پر ہنسکی کے جب کہ تحیہ کے باپ کا ذکر برائے سے کیا جائے۔

فَمَنْ تَتَابَعَنِي مِنْ يَتُوبِ رَبِّيَ أَتَابَعُنِي

امام ابن ابی ناتم نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: یہ باقی لوگ موقوف میں آتے تو دعا کرتے یا ان میں سے کسی کو بارش والا سال یا نواہ سال کا سال بنا دے، مثلاً پہلی کا سال بنا دے اچھی، والد کا سال بنا دے۔ آخرت کے امور میں سے کچھ اثر کرے اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی: **وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ الْمَمْنُونِ**۔ اور ان کے لئے یہ آیت نازل فرمائی: **أُولَٰئِكَ لَهُمْ نُصِيبُ مَا أَسْبَغُوا وَأُولَٰئِكَ سُرِّيٰ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ**۔

امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ عنہما سے روایت کیا ہے ایک زمانہ روایت میں جب شجرہ ام میں خبر تے
 تو دعا مانگے ایک ایسا اللہ مجھے امت عطا فرما اور اگر کہتا ہے اللہ مجھے بکریاں عطا فرما، پس اللہ تعالیٰ نے یوں تلقین عن
 یَعْلَمُونَ رَبَّنَا اتَّخَذَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَثَلًا لَّخَلَايَا وَمِنْهُمْ مَّنْ يَشْكُرُ رَبَّنَا اتَّخَذَ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
 حَسَنَةً وَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى النَّاسِ وَأَوْبَقَ ذُنُوبَهُمْ خُصِيبٌ وَمَا كُنْتُمْ بِتَارِكِينَ آلَ الْأَرْحَامِ

انہی میں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ، کہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ لوگ بیت الشک الحطوف پر نہ دیکھ کر کہتے تھے اور دعا مانگتے تھے اے اللہ ہم پر بارش نازل فرما ہمیں دشمن پہ تلخ عطا فرما ہمیں پیچیدہ کاروں کی طرف لوٹا دے کہ

امام محمد بن حنفیہ اور ان کے جیسے حضرات پر جو رحمت اللہ سے روایت کیا ہے وہ یہ اعلا کرتے تھے اسے اہل بیت سے رب نہیں رزق اور فی عطا فرما۔ وہ آخرت کے حقائق کو کچھ نہیں سمجھتے تھے جس کی آیات نازل ہوئیں۔ لیکن انی شیعہ و مجاہد و مسلم ابو و ذوالسبائی ابو علی نے حضرت انس سے روایت کیا ہے فرمانے میں رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا کرتے تھے رَبِّ ارْزُقْنِي الْفُقَرَاءَ (۲)۔

افلام ابن ابی شیبہ، احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابویعلیٰ، ابن ماجہ، ابی حاتم اور بیہقی نے تصنیف میں

امام لا زورقی نے ایمان ہابی کی سب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حوالہ میں حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

امام ابن ابی شیبہ، عبد اللہ بن احمد نے زوائد میں حضرت مصیب بن مہربان انکا لفظ حسانہ سے روایت کیا ہے نہ کہ میں میں عمر بن خطاب کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، و طواف میں یہی اعلیٰ جہت سے مرہباً انا لکالی اللہ فی حصۃ کولی الا نوحہ و حصۃ و قاعدۃ الثامیہ و اور ان سے میرا جہ الی محمد اکی و عابدہ الی محمدی۔

امام عبد بن حمید نے حضرت عمرو بن مہدی سے روایت کیا ہے کہ ایا مائش شرق میں یہ دعا پڑھنا مستحب ہے: رَبِّهِنا اَوْتِنَا الْغَنَاءَ۔
امام عبد بن حمید نے عطاء سے روایت کیا ہے کہ باجوہ میں اپنے گھر کی طرف منہ کر کے پڑھو: رَبِّهِنا اَوْتِنَا الْغَنَاءَ۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن زید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں قسم کے دوگ وہاں تھے اور حوالہ اللہ شہید علیہ السلام اور نونین، کھار اور ساقین۔ اس آیت میں ابن کا ذکر ہے کہ ان میں سے کچھ صرف دنیا کی فخر سے اور دنیا کے سوالی کے لئے حج کرتے ہیں اور آخرت کا ارادہ نہیں کرتے اور آخرت پر ایمان نہ رکھتے ہیں۔ (دوسرے) جو دنیا و آخرت دونوں کا سوال کرتے ہیں اور میرا گروہ ہے جس کا ذکر وہاں آیت میں ہے **مَنْ يُؤْمَرْكَ كُنْ لِي لُحْيًا وَالْكَافِرُ ۖ (204)** (۱)

امام احمد اور ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ، تے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو، عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کو نبی دعا افضل ہے؟ فرمایا: جس میں تو اپنے رب سے دنیا و آخرت کی معافی و عافیت طلب کرے۔ پھر دوسرے دن آیا۔ یہی سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میں تو اپنے رب سے دین و دنیا اور آخرت میں مغفرت و عافیت طلب کرے۔ پھر دوسرے دن آیا۔ یہی سوال دہرایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میں تو اپنے رب سے غم و غصہ اور عافیت طلب کرے۔ پھر دوپہر کے دن آیا عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی دعا افضل ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میں تو اپنے رب سے دنیا و آخرت میں غم و غصہ و عافیت کا سوال کرے، جب دنیا میں تجھے یہ دونوں چیزیں ملان کی گنجائش نہ ہو گی پھر آخرت میں بھی عطا کیا جائے گی تو تیرا علاج ہو جائے گا (2)۔

نام محمد ارزاں نے حضرت قدوس محمد ﷺ سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں حُكْم سے مراد عاقبت ہے۔

امام ابی شیبہ رحمہ اللہ نے انگریزوں کے لئے تعلیم میں اور مسیحیوں نے شعبہ الانجیل میں حضرت امین رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے وہی حصّۃ سے مراد علم و عبادت ہے اور آخرت میں حصّۃ سے مراد جنت ہے (ذکر)

انہی پر برائے ہوسنی سے روایت کیا ہے دیانیاں خستہ سے مراد، ل ہے اور آخرت میں حسد سے مراد حسد ہے۔
 ۱۔ مابین الیہ تم نے الحسن سے روایت کیا ہے کہ دیانیاں حسد سے مراد پاکیزہ رزق اور نافع علم ہے، ابن ابی حاتم نے محمد
 بن کعب سے روایت کیا ہے کہ حسد میں سے نیک حالت محض بھی ہے۔ ابن المنذر نے حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر سے

مشتکوا اور فرمایا میرے باپ نے بتایا تھا کہ نبی کریم ﷺ جب نکلے مارے تھے تو اسی طرح کہتے تھے۔

۱۔ بخاری، سنن ابی داؤد، ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ حجر و دنیا پر سات گھریں گزرتے تھے اور ہر گھری پر تکبیر کہتے تھے پھر آگے بڑھتے اور مکوں سے ہو جاتے تو قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے گھڑے دو جاتے ہر طویل وقت گھڑے گھڑے، عامہ جتنے رہتے اور دماغیں ہاتھ نکھانے ہوتے تھے تھے ہر ذات طلعہ پر دوایں کے بطن سے رسی جھار کرتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے پھر واپس چلے جاتے تھے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کرتے دیکھا ہے (۱)۔
۲۔ امام حاکم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اسے صحیح بھی کہا ہے۔ فرماتی ہیں جب آخری دن رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی تو آپ رات کو سوئے پھر آپ واپس آئے اور ایام تشریق کی راتیں منی میں ٹھہرے رہے جب سورج اُٹھا تو آپ ﷺ نے نماز پڑھی پھر گزرتے تھے و ہر حجر و دنیا پر سات گھریں گزرتے تھے اور ہر گھری کے ساتھ تکبیر کہتے تھے و ہر حجر و دنیا اور سرودہ یہ کہے پاس ٹھہرے اور طویل قیام فرمایا اور آواز دہرائی کرتے رہے و تیرے حجر و دنیا کا اور اس کے پاس نہ ٹھہرے (۲)۔

۳۔ امام احمد، ابی داؤد، حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے مشرف بنے عقبہ کی طرف فرمایا کہ میرے لئے نکلے یاں جن ماورب رو آپ کے ہاتھ پر کھڑکی ٹھیک تو فرمایا میں اسی کی غص ہوں میں میں غلو سے بچے، تو کہہ کر تھے پہلے لوگ دین میں غلو کی وجہ سے جاک ہوئے تھے (۳)۔
۴۔ امام حاکم نے ابو داؤد، ابن ماجہ، حاکم بن حاکم، ابن ابی شیبہ کے سلسلے سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج و اہوں کو جازت دی تھی کہ ایک دن نکلے یاں ماریں اور ایک دن چھوڑ دیں (۴)۔

۵۔ امام ابو داؤد نے ابن ابی شیبہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جہاد کو جہاد اس لئے کہا جاتا ہے کہ چونکہ ہم علیہ اسلام ہیں کو وقرارتے تھے ورومان نے بھانٹا تھا اور جہاد کا معنی (جہاد کرنا) ہے۔ ابن ابی شیبہ نے ابو سعید الخدری سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہر گھریں قول کی جاتی ہیں۔ واطالی جاتی ہیں۔ ابن ابی شیبہ نے ابو الطھیل سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے ابن عباس سے کہ زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام سے لوگ دینی جہاد کرتے رہے ہیں (تو یہ گھریاں کو حرج جاتی ہیں) انہوں نے فرمایا جو ان میں سے قبول ہیں اٹھائی جاتی ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتا تو یہ میر پہاڑ سے بھی بڑا بڑا زمین چکانا۔

۶۔ امام ابو داؤد نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ ان سے ان گھریوں کے متعلق پوچھا کہ جو زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام سے سوا اور جھنگلی جہاد میں یہ کیسے ایک بہت بڑا جہاد ہو گیا جو راستہ روک لیتا۔ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انہا پر ایک نرشد بھیجی فرمایا ہے جو ان میں سے قبول ہو جاتی ہے اٹھائی جاتی ہیں اور جو قبول نہیں ہوتی ہیں وہ چھوڑ دی جاتی ہیں۔
۷۔ امام ابو داؤد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ جس بندے کا حج

۲۔ مستدرک حاکم جلد ۱ صفحہ 651 (1758)

۱۔ صحیح بخاری باب ازایں گھریں ہم مشتعل تہذیبہ جلد ۱ صفحہ 236

۴۔ مستدرک حاکم جلد ۱ صفحہ 652 (1758)

۳۔ سنن ابی داؤد باب انہی 5 صفحہ 268

کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں (۱)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن عبد بنہ کو کسی میں پھر کا کر یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ ان دنوں روزہ رکھو کیونکہ یہ کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں (2)۔

امام ابن جریر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایام تشریق کے روزوں سے منع فرمایا۔ فرمایا یہ کہنے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں (3)۔

امام ابن ابی اللہ نیانے حضرت ابو اسحاق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں بحبانہ عمر کے پاس ایام تشریق کے درمیان راتوں کے نکلنے کو کھانا پینا نہ کیا۔ نہ کھانا کھا۔ نہ ایک طرف ہو گیا۔ ان عمر نے اسے فرمایا قریب آ جاؤ اور کھاؤ۔ اس نے کہا میں روزہ دار ہوں۔ ان عمر نے فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دن کھانے اور اللہ کا ذکر کرنے کے ہیں۔

۱۔ ام حاتم نے مسعود بن الحکم الطرقی عن امہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں میں کو یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے مفید روزوں کو ان کے انصاری کھائی میں دیکھ رہی ہوں اور وہ کہہ رہے ہیں: مے ہوگو اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ کے دن نہیں ہیں۔ یہ کھانے پینے اور ذکر کرنے کے دن ہیں (4)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایام تشریق کے دن کی باتیں سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایام تشریق میں یہ طلاق کرنے کے لئے بھیجا کہ یہ کھانے پینے اور بیویوں کے دن ہیں (5)۔ ابن ابی شیبہ سنائی اور ابن ماجہ نے بشر بن عیثم سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایام تشریق میں خطاب دیا اور فرمایا جنت میں صرف ستمی شخص ہی داخل ہوگا اور یہ ایام کھانے پینے کے لئے ہیں (6)۔

امام مسلم نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اور انہیں من لحد جان کو ایام تشریق میں بھیجا کہ اعلان کریں کہ جنت میں صرف مومن داخل ہوگا اور یہ مکئی کے دن کھانے اور پینے کے دن ہیں (7)۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ اور ابن ابی اللہ نیانے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مکئی کے دن کھانے پینے کے دن ہیں (8)۔

۱۔ ام ابیہ اور ابن ابی اللہ نیانے اور حاکم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھریب حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ دونوں کے سامنے کھانا رکھ دیا تو فرمایا کھاؤ، عبد اللہ نے کہا میں روزہ دار ہوں۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کھاؤ یہ وہ دن ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ نے انصاری کا حکم دیا ہے

۱۔ ابن مسعود، جامع ترمذی، جلد ۱، صفحہ 360 2۔ ترمذی، معجم ترمذی، جلد 2، صفحہ 387 3۔ بیہق

4۔ مسند کعب بن مالک، ج 1، صفحہ 1598 5۔ مسند ابن ابی شیبہ، ج 3، صفحہ 394 (15285)

6۔ سنن ابن ماجہ، ج 2، صفحہ 350 (1720) 7۔ مسند ابن ماجہ، ج 2، صفحہ 350 (1720)

8۔ سنن ابن ماجہ، ج 2، صفحہ 350 (1719)

امام ابن جریر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس قول کے تحت روایت کیا ہے جو دونوں میں جلدی چلا گیا اس کو بخش دیا گیا اور جس نے اس سے تاخیر کی اس کو بھی بخش دیا (2)۔

امام وقیع، الطبرانی، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور طبرانی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے تحت روایت کیا ہے کہ جو دونوں میں جلدی چلا گیا اس کی بخشش ہوئی اور جو تاخیر سے آیا اس کی بھی بخشش ہوئی۔ یحییٰ بن یسار نے ابن ابی شیبہ سے اس حدیث کے تحت روایت کیا ہے جو دونوں میں جلدی چلا گیا اس کو بخش دیا گیا اور جس نے تمہیں دیا تک تاخیر کی اس کو بھی بخش دیا گیا۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، اور یحییٰ بن یسار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جو دونوں میں جلدی چلا گیا وہ مغفور ہو کر لوٹا (2)۔

امام عبد الرزاق، اور عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے رخصت دی ہے کہ اگر وہ چاہے تو دونوں میں چلے جائیں اور جو تیسرے دن تاخیر کرے گا اس کو بھی کوئی گناہ نہیں۔ یہ حکم اس کے لئے ہے جو عقیقہ ہے۔ قتادہ فرماتے ہیں وہ یہ خیال کرتے ہیں یہ تاخیر معاف کی گئی ہے۔

امام کئی اور ابن ابی شیبہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جو دونوں میں چلا گیا اس پر آئندہ سال تک کوئی گناہ نہیں اور جو تاخیر سے گیا اس پر بھی آئندہ سال تک کوئی گناہ نہیں۔

امام عبد بن حمید نے حضرت اسحاق رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے قبضہ قدرت میں صبح کی جان ہے وہ آیت کریمہ اقامت اور سحر کرنے کے متعلق نازل ہوئی ہے یعنی جو ٹھہرا رہا ہے اس پر بھی گناہ نہیں اور جو سحر کر جائے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں بلکہ وہ گناہوں سے نجات پاتا ہے۔

امام سفیان بن عیینہ، عبد بن حمید، ابن جریر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ قلنا رطل علقو کا مطلب یہ ہے کہ وہ تمام گناہوں سے پاک ہو گیا اور جو حیر سے گیا وہ بھی تمام گناہوں سے بری ہو گیا (3)۔

امام ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے یعنی اٹھل یعنی جو حج میں تھوکی کا پیکر رہا۔ قتادہ فرماتے ہیں ہمیں بتایا گیا ہے کہ ابن مسعود فرماتے تھے کہ جس نے حج میں تھوکی اختیار کیا اس کے پہلے ہمارے گناہ معاف ہو گئے (4)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو صالح رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک مجاہد جو عورت نے حج کیا پھر جب وہ واپس آئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزری حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تو نے تھوکی اختیار کیا؟ اس عورت نے کہا ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے سب سے گھل کر (پہلے تیرے سب گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں)۔

امام ابن ابی شیبہ نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر نے حجاج کو کہہ کر فرمایا کیا تجھیں حج کے علاوہ کوئی اور غرض یہاں لائی ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ فرمایا تم نے تھوکی اختیار کیا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ فرمایا پھر تم سے عمل شروع کرو۔

مام اہل بدر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا ہے کہ مائے میں جب مردہ تمام مٹا ہوں گے تو کیا
 کی یہ کیفیت ہوگی۔ (یعنی یہ جرح ہونے والا ہے کا) اور جو دونوں کے اندر چھپا گیا اس کی تشکیل سوچی۔ لوگ اس قیامت کی کچھ
 اور باتیں کہتے ہیں تو میں بھی یہ کہوں گا کہ یہ (۱) کوئی ایسا شیعہ نہیں ہے جس نے ابن احنظربہ نے معاویہ بن مرہ
 کو مرنے سے روک دیا ہے۔ اَللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (۲) اور وہ کتابوں سے اس طرح نکل کر جس طرح جس دن اس کی والدہ سے اسے
 بخش دیا تھا۔ (۳) اور میں یہ کہوں گا کہ یہ نہیں تھا۔

بنی اہل شیعہ نے اٹھنی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ نے یہ درختہ بنائے تاکہ انسانوں کے گناہ معاف کر دے۔
 امام عبد بن حمید ابن جریر نے حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے **فَلَا اِقْبَمَ عَلَیْہِ اِسْ كَسَ قَمِ** گناہ خیر کر دینے
 کے آگروہ قیہ میں تقویٰ اختیار کرنا ہمارے

انہم یقیناً نے الشعب میں حضرت ائمن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے انا سے کہ عمری کو ٹوٹ کہتے ہیں حاجی کی مغفرت ہو جائی ہے یا اس صورت میں ہو گئے جب ۲۰ ہجری میں ان کو چھوڑا ہے۔

امام باقریؑ نے حضرت فیض بن عبد الرحمن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں جب تم حج کرواؤ تو اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو، جو مکنا ہے تیرا یہ سواں قبول ہو جائے۔

وہام و سبہانی نے بظرفیہ میں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کیا داتا ہے کہ حج تہرام سے مصلو کو گروہ اس سے پہلے کہا و گناہوں میں موت ہو جائے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت امیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھ پر کبیرا مہمرو کرنے والوں اور غازیوں سے ہو، کس دو کتابوں میں حدیث ہونے سے پہلے تمہارے لئے دعا کرتا ہوں۔

امام ابن ابی شیبہؒ نے حضرت حبیب بن ثابتؓ و مرثدہؓ و ریتؓ کو کہا ہے فرماتے ہیں کہ جو اس طرح کرام سے ملے تھے اور یہاں تک کہ ان سے ملنے سے ان سے متاثر ہو کر رہے تھے۔

امام اصحابی نے حضرت الحسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے پوچھا: کیا حج ضرور کون سا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جب لوگ تو دن سے عزم رنجش کی کاملاً پروا نہ کریں، آخرت میں رغبت رکھیں۔

امام حاتم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنا حج نکلیں کہ تو اسے جلدیٰ بنے شہر الان کی طرف روانہ کرنا چاہئے کیونکہ ان میں اجرت زادہ ہے (2)۔

[illegible]

اور مجھ کی لئے آخرت کی ہر نعمت کی طرف توجہ نہ دے گا۔ روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی میری قبر کے پاس نہ بیٹھیں، نہ آئے اللہ تعالیٰ اس پر اپنے فرشتے بھیجیں، نہ آئے کہ جو چھوٹے ہیں کہ امام بیہیمانے لگا اور امام حسن کی آخرت دیکھنے کے لئے امام حسن نے غیبت کر کے امام علی سے کہا کہ تم میری خدمت میں آج پہنچو (ابو داؤد)۔

[illegible]

مہتممی کے عصمت پر کئی ائمہ و محدثین نے روایت کیا ہے کہ فرشتے جس میں نے طہارت علیٰ رضی اللہ عنہ و رسول اللہ ﷺ کی قبر کے پاس رہتے ہوئے دیکھا وہ ان کو بھائے ہوئے کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں پر دیکھا ہے۔

[illegible]

امام ابن الجوزی نے حضرت عیسیٰ بن حکم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی قبر میں لے کر عرض کیا : رسول اللہ ﷺ! آپ کی خدمت میں حاضر ہونے میں دوسرا عرض کرتے ہیں کیا آپ ان کے ساتھ نوکھٹے میں فرما رہے ہیں اور ان کے حلال کا جواب بھی نہ جانتا ہوں؟ (۱)

۱۱۔ اہل سنت نے حضرت عاقلم بن مردان رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اُمرات میں حضرت عمرؓ نے کہا: قرینہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک شخص اُمد ہے جب بھیجے، کہ جس کی طرف سے نبی کریم ﷺ کوئی بارگاہ میں سامعین کے (۱۲)۔

[illegible]

امام اہل حق نے حضرت ابو حنیفہؒ کو ایسا ہی کہا ہے کہ تم لوگ اپنے حق پر قائم رہو۔ جب وہ مسجد نبوی کے

1. شعب (ال) - جاز 3 صفه (4153)	2. (ال) - جاز 3 صفه (4153)	3. (ال) - جاز 3 صفه (4153)
4. (ال) - جاز 3 صفه (4163)	5. (ال) - جاز 3 صفه (4164)	6. (ال) - جاز 3 صفه (4165)
7. (ال) - جاز 3 صفه (4166)	8. (ال) - جاز 3 صفه (4167)	9. (ال) - جاز 3 صفه (4168)

دروازے پر آیا تو اپنی ساری کوتاہیاں اور اسے باندھ دیا پھر مسجد میں داخل ہو کر قبر انور پر آیا، حال اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ مقدس کے سامنے کھڑا ہو گیا پھر کہا میرے ابا، باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! میں آپ کی بارگاہ میں گناہوں اور خطاؤں سے بوجھل ہو کر آیا ہوں اپنے رب کے حضور آپ کی سفارش طلب کرنے آیا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے: وَقَدْ أَنتُمْ إِذْ فَتَلْتُمُو أَنْفُسَكُمْ بِأَعْوَابِهَا تَتَخَفُونَ اللَّهَ فَإِنَّكُمْ تَقُولُونَ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ قَوْلًا نَهَيْتُمْ عَنْهَا (نساء: 64) میرے ابا باپ آپ پر قربان ہوں میں گناہوں سے بوجھل ہو کر آپ کی بارگاہ میں آیا ہوں اپنے رب کی بارگاہ میں آپ کی سفارش چاہتا ہوں کہ وہ میرے گناہ معاف فرمادے اور آپ کی سفارش میرے حق میں قبول فرمائے پھر وہ لوگوں کے سامنے آیا اور پراشعہ پڑھے

بَاخِرٌ مِّنْ دِفْعَتٍ فِي الثَّرَابِ أَغْطِيهِ
نَفْسِي الْبِلْدَانُ لِقَبْرِ أَثَمٍ سَائِلُهُ
فَقَطَبٌ مِّنْ طَبِيعَتِنِ انْفِصَاعٌ وَإِلَّا كُنْمْ
فِيهِ تَعْصِفُ وَفِيهِ الْجُودُ الْقَوْمُ

اے ہجرات جس کا جسم اطہر مٹی میں مدفون ہے، جس کی خوشبو سے کائنات کے خشیب و فروز مسطر و منبر ہوئے ہیں، اس قبر اطہر سے لئے میری جان قربان ہو جائے جس میں آپ مٹ گئے لیکن آرام فرما، جس دو قبر منور جس میں بیکر حفت موجود ہے اور جس میں سراپا جود و کرم ذات جلوہ افروز ہے (1)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ عالمی جب آقاؐ اسے کہتے اللہ تعالیٰ تیری عبادت قبول فرما، اور تجھے اجر عظیم عطا فرمائے اور تیرے خرچ کا تجھے ہم الجہل عطا فرمائے
امام باقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سفر سے اپنے ال کے پاس آئے تو اسے اپنے دل کے لئے یہ لانا چاہیے جس سے گمراہوں کو ضرور تھم دینا چاہیے خواہ وہ چمڑی ہوں (2)۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْجِبُ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهَدُ اللَّهُ عَلَى مَا فِي
قُلُوبِهِ ۚ وَهُوَ أَلَدُّ الْإِخْصَامِ ۖ

”اور (اے نبیؐ) والے (لوگوں سے وہ مکی ہے کہ پسند آتی ہے تجھے اس کی گفتگو دنیاوی زندگی کے بارے میں اور وہ گویا تار جتنا بے لگہ لوگوں پر جو اس کے دل میں ہے حالانکہ وہ (حق کا) سخت ترین دشمن ہے۔“

امام ابن ابی حاتم، ابن جریر، ابی داؤد، ابی حاتم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب جنگ ہوئی جس میں عامر بن مرثد شہید ہوئے تو منافقین میں سے کچھ لوگوں نے کہا ہائے افسوس ابن حنتلوں پر جو تیرے اپنے گمراہوں کے پاس بیٹھے اور نہ اپنے ساتھی کا پیغام و پہنچائے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ کہ اس کی زبان سے جو اسلام کا اظہار ہو رہا ہے اس کا دل اس کے مخالف ہے، یہ ٹھکانا ہے، جب آپ سے کلام کر کے کان تو آپ کو بتا دے گا

یہاں بھی کئی نئے عقیدے، بہادری، شجاعت کے آداب، عقیدے، قوانین، اصول، لکھنؤ میں کے مقررہ پر پورے اُپھون گئے۔ جسے آپ نے بھی
کامیابی اور شہرت کے چاند کی چمک سے دیکھا۔ لیکن صحیحہ دلی کے گھر والوں نے جو ایام تو چھ آپ نے ان کو ایسا مال غنیمت و ایاموں
دیکھا جسے آپ نے کبھی نہ دیکھا۔ یہی وہ جہان ہے جسے آپ نے کبھی نہ دیکھا۔ یہی وہ جہان ہے جسے آپ نے کبھی نہ دیکھا۔

[illegible]

أُجِبَتْ سَوَائِلُ مُجَرَّافٍ (21) -

[illegible][illegible]

۱۔ مومن عساکر کے کبھی بھی اپنی صحابہ کرام حضرت اہل بیت رضی اللہ عنہما کے طریقے سے روایت کیا ہے قرآن سے۔
آیت حضرت سہیل رضی اللہ عنہ سے ہر چند صحابہ کے اختلافی دوس ہوئے، ان کو اہل مکہ نے بکرا لیا تھا اور انہیں عذاب پہنچا تھا کہ

1- تحفہ طریقی، بیروت، جلد 2 صفحہ 367	2- حضرت عالم ربیب حضرت انسداد، جلد 3 صفحہ 452 (570B) مطبوعہ دارالکتب عالمی، بیروت
3- تحفہ طریقی، بیروت، جلد 2 صفحہ 367	4- فیض الہدیٰ صفحہ 218
	5- ایضاً

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ
الشَّقِيقِينَ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۖ فَإِنْ دَلَلْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكُمْ
الْبَيِّنَاتُ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

”اے ایمان والو! داخل ہو دو سلام میں پورے اور نہ پیرو شیطان کے نقش قدم۔ یہ ہے قیافہ و تمیز ائمہ
حقین ہے۔ اور اگر تم پچھنے لگو اس کے جھک کر آجکی ہیں تمہارے یہی روشن دلیل تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ زبردست
ہے نصحت والا ہے۔“

ماہرین اہل حق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ کافہ کے تحت روایت کیا ہے کہ انہوں نے
کافہ کو منصوب پر حاکم اور فرماتے ہیں یہ اہل کتاب کے مومنین کو خطاب ہے کہ نہ کدود اللہ تعالیٰ پر ایمان کے ساتھ ساتھ
تورات کے بعض حکامات اور ان پر نازل شدہ مسائل میں کچھ پرانگی بھی اچھے۔ ائمہ نے فرمایا: جن محمدی شریعت میں مکمل
طور پر داخل ہو جاؤ اور اس میں سے کسی چیز کو نہ چھوڑو تورات اور اس کے جو احکامات ہیں ان پر صرف تمہارا ایمان کافی ہے۔
ماہرین جرم نے کرم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ آیت کریمہ ثعلبہ عبداللہ بن مسعود، ابن عباس، اسید (۱)
دورن حب کے بیٹے ہیں، اسید بن عمرو، نفیس بن زید کے متعلق نازل ہوئے۔ یہ تمام یہودی تھے، انہوں نے عرض کی یا رسول
اللہ! ہفتہ سے دن کی ہم تعلیم کرتے تھے اب بھی آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم اس میں اپنی عبادت کیا کریں اور تورات اللہ کی
کتاب ہے آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم ان کے احکامات کی کھڑے ہو کر عبادت کیا کریں اس پر آپ نے نازل ہوئی (۱)۔
ماہرین جرم نے حضرت ابن جریر رحمہ اللہ کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یہ
خطاب اہل کتاب سے ہے اور کافہ کا معنی جمعاً ہے (۲)۔

۱۱۱۱ ابن عباس نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ انہی کا معنی طاعت ہے اور کافہ کا معنی جمعاً ہے۔
۱۱۱۱ ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ النبی سے مراد
اسلام ہے اور المؤمن ترک اسلام ہے۔

۱۱۱۱ ابن جریر نے حضرت سعدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فَإِنْ دَلَلْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكُمْ الْبَيِّنَاتُ کہ اگر تم محمدی بیانات
کے پچھنے کے بعد گمراہ ہو گئے (۳)۔

۱۱۱۱ ابن عباس نے ابو نعیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ کہ اس میں یہ ہے کہ وہ جب
انشاء لینا چاہے تو انتقام لینے پر غالب ہو۔ عَزِيزٌ کا معنی یہ ہے کہ اسے حکم میں حکم ہے یعنی اس کا ہر حکم علت پر مبنی ہوگا ہے۔

الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصُرَ اللَّهُ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ ۝

”کیا تم خیر دل کر رہے ہو؟“ (جس نے) کہا، ”جو جاؤ گے جنت میں جا چکے نہیں، اگر تم پر وہ حالات جو تم سے ان لوگوں پر جو تم سے پہلے رہے ہیں، پیشی نہیں تھی اور مصیبت اور دلدرا بھی یہاں تک کہ کہہ دو (جس زمانہ کا) میں سنوں، خود جواب دینے لے، تو تم اس کے ساتھ کہ تم نے اُن کی مدد؟ میں حقیقتاً نالکھ کی و اقرب ہے۔“

مہاجرین اور اہل حق و باطن نے حضرت قلم اور حرمانہ سے اس آیت کے معنی دریافت کیا ہے کہ ہر آیت مجرم
الاحزاب میں نازل ہوئی۔ اسی دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اہل بیت میں جہاں ہوئے۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن اسحاق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مومن کو آگاہ کیا ہے کہ یہ دنیا مصیبت کا گھر ہے، وہاں میں انیس آگے لگے گا اور مزید بتایا کہ انہما کے نام اور پہلے چیدہ دلوگوں کے ساتھ ایسا کیا گیا ہے۔ یہ آگاہی اس لئے بخشی تاکہ مومنین کے دل تسلی پانیں۔ اللہ کا حکم سے مراد اچھے ہیں اور اللہ عز و جل سے مراد بظاہر ہے۔ رؤف رؤوف اور لگھلگھائی غفلت کی وجہ سے لڑکھڑائے۔

امام احمد، بخاری، ابوداؤد اور نسائی نے حضرت حجاب بن لادرت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ ہمارے لئے دعا کریں فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ سب کچھ تم سے پہلے لوگوں میں سے تمہارے سر کی انگوٹھی پر آری وہ بھی جاتی تھی۔ اس کے قدموں تک پہنچ جاتی تھی لیکن یہ تکلیف بھی اسے (دین سے) برخواستہ نہیں کرتی تھی۔ لوہے کی تختیوں کے ساتھ اس کی ہڈیوں اور گوشہ کے درمیان تکلیف کی جاتی تھی۔ یہ چیز بھی اسی دور میں سے نکال چھوٹی تھی۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم یہاں تک کہ (یعنی اسلام غالب آئے گا) حتیٰ کہ ایک سو بار صغادہ سے حضرت تکبیر کرے گا اور اسے اللہ کے واسطے کا فائدہ پیش ہو گا اور اپنی بکریوں پر بھیجے گا اسے خوف ہو گا (ذکر سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۱۸۱)۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت سعد بن حماد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں، یوم الاحزاب میں مسلمانوں کو الجہاد کی تلقین کا سامنا کرنا پڑا حتیٰ کہ کسی نے کہا: **يَا مَعْزُومَاتُ الْاِخْلَاقِ** (الاحزاب: 12) ترجمہ: انہیں وعدہ کیا جہم سے (فتح کا) ثبوت اور اس کے رسولانے تم کو صرف دھوکا دینے کے لئے (2)۔

امام حمید رضا حمید الزین اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس میں اللہ تعالیٰ سے بتایا کہ تم سے پہلے انہی نے کرم اور نور تو نہیں کو بھی، یہی شدید تکلیف سے آرزو یا تمنا تاکہ وہی طاقت و اہل معصیت سے ممتاز ہو جائیں۔ یہی قوموں کو انکی اس تکلیف سے آرزو یا تمنا کہ ان کے رسول نے کھینچی ٹھکڑا اٹھو حالانکہ وہ نبی سے ہجرت اور سب سے زیادہ صبر کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کی زیادہ معرفت رکھنے والا تھا۔

۱۔ مہر حاکم نے حضرت ابوباکہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں سے
نفسی کا معیشت کے لئے نئے تجربہ کرے گا حالانکہ وہ سب کچھ چاہتا ہے جس میں تمہیں سے کوئی سونے کا آگ کے لئے ہے۔ یہ
تجربہ یہ ہے کہ میں اس میں بعض خاص سونے کی ضرورت لگے گا۔ یہ وہ شخص بنے گا جس کو اللہ نے عجاوین سے نجات دہی ہوگی وہ
بعض سید سونے کی طرح نکلتے ہیں مگر یہ وہ سونے میں جتنا چاہتا ہوگا (۱)۔

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلْ مَا أُنْفِقُ مِنْ خَيْرٍ قَلِيلٍ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا بِإِسْلَامٍ وَهُمْ فِي الْأَفْعَالِ إِلَّا قَرِبُونَ ۖ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ وَالسَّائِلِينَ وَالْأَسْلَافِ قُلْ إِنِّي أَخِيفُكُمْ فِي شَأْنِهَا وَلَٰكِن مَّا نَفَعُ الْيَتَامَىٰ إِلَّا أَنْ يُنْفَقَ لَهُمْ مِنْ خَيْرِ مَا كَسَبُوا ۚ وَالسَّائِلِينَ فَلْيَنْفِقُوا ۚ وَالْأَسْلَافَ فَلْيَسْأَلُوا ۚ فَبِذَلِكَ يُنْفِقُ ۚ فَبِئْسَ لِلظَّالِمِينَ قَدِيرٌ ۖ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴿٥٠﴾

آپ سے پوچھتے ہیں کہ دو کیا فرح کریں آپ فرمائیے جو کچھ فرح کر د (اپنے) ماں سے تو اس کے مستحق
تجارت سے نہ باپ ہیں اور فرحی رشہ اور ہیں اور شمیم ہیں اور مسکین ہیں اور مسافر ہیں اور غنکی تم کرتے ہو
یا شریعتاً تو ان اے نوب جاننا ہے۔

امراء و جنرل اور اعلیٰ حاکم نے حضرت سعدی رحمہ اللہ سے دعا کی کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی اس وقت زکوٰۃ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ اس سے مراد وہ وقت ہے جو مردانہ پہنچ پہنچ کر آتا ہے اور اس سے مراد صدقہ ہے اور وہ صدقہ کثرت سے زکوٰۃ کے لئے موقوف کر دیا۔

امام ابن جریر اور ابن کثیر نے حضرت ابن جریر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمیں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا وہ اپنے اصحاب کو کس طرح فریاد کریں؟ تو فرمایا کہ میرے دل ہوئی اور یہ لفظ بھی تھا۔ ان سب کے بعد اور کچھ کا حکم ہے (۱)۔
 امام ابن کثیر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمرو بن موملہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا ہم اپنے اصحاب کو کس طرح فریاد کریں؟ تو فرمایا کہ میرے دل ہوئی۔ اس نے اس کو فریاد کرنے کی تحفہ بھیج دیا۔

امام عید بن حیدر اور ابن امیر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے
اموال خرچ کرنے کے متعلق جو احادیث اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فرمائی۔

۱۔ ام سلمہ بن حید نے حضرت حماد سے روایت کیا ہے کہ گوگوں نے پوچھا کہ دو امواہل کو کہاں غرق کر دیں؟ تو یہ آیت نازل ہوئی۔ فرمایا اے امواہل! کوئی شوق اور سعی یہاں صرف کرنا ملے لے کر ابراہیمؑ کو جلا کر اپنے قریبی رشتہ داروں کو نہ بھجولو دے۔
نامداروں، اہل علم، اہل دولت اور علم و مال نے حضرت امین عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے اصحاب محمدؐ کو دیکھا ہے کہ کوئی بھرتہ نہیں دیکھیں۔ انہوں نے رسول اللہؐ پر بیخبر سے حرم و نہ کے متعلق روایت کیا، حتیٰ کہ

پ کا احسان اور یہ اور تو یہ مسائل قرآن میں یہاں سے لے کر یسوع علیہ السلام (البرہ: 219) سے لے کر تک:

الْعَرَبُ (البقرہ: 217) يَتَكَلَّمُونَ عَنِ الْمَشْرِقِ رَايَةً (220) يَتَكَلَّمُونَ عَنِ الْبَعْضِ (البقرہ: 222) يَتَكَلَّمُونَ عَنِ الْفُتَالِ (البقرہ: 1) يَتَكَلَّمُونَ مَا لَا يُنْفَعُونَ (البقرہ: 215) میں پھر آپ شیطان سے اس چیز کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اسے کسے منع بخیر ہوگی۔

كَيْتَبُ شَيْئِكُمْ اِنْجَالًا وَهُوَ كَرِهٌ لَّكُمْ وَوََعَسَى اَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ
حَيْرٌ لَّكُمْ وَوََعَسَى اَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ سَرٌّ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا
تَعْلَمُونَ

”فرشتہ آیا ہے تم پر تمہارا دورہ ہے تم سے تمہیں اور دوسکنا ہے کہ تم کو پسند نہ آئی چیز کو کھا اکلے وہ تمہارے لئے
بشر ہو اور جو تمہارے لئے تمہارے پسند نہ آئی چیز کو کھا اکلے وہ تمہارے حق میں ہو اور (حقیقت میں) تمہاری جاننا ہے
وہ تمہیں نہیں دانتے۔“

انام میں آیا حاتم نے حضرت امیر مومنین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ نے تمہارے حکم میں تمہارا
مومنین کو کہہ کر تو میرے غار میں 77 کا قہر و قہر اور جنگ نہ کرنے کا ارشاد تھا۔ جب مدت میں ان حرف رس سے نہ ملے تو مجھے
ہجرت فرمائی تو اسی قہر و قہر میں نزل ہو کر اور جنگ نہ کرنے کی اجازت بھی مل گئی۔ پس یہ آیت مازل ہوئی کہ تم پر تو فرشتہ
کیا نہیں ہے اور جنگ سے منع کرنے کے بعد انہیں جنگ نہ کرنے کی اجازت دی گئی۔ وَهُوَ كَرِهٌ لَّكُمْ شَيْءٌ قَالِ تَبَارَكَ
ہامت شہادت ہے۔ وَوََعَسَى اَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا یعنی تمہیں سے جنگ ہو سکتا ہے تو تمہارے دُعا اور ارشاد ہے کہ تمہارے لئے ہجرت اللہ
تعالیٰ میں کھانا عام ہے اور اس کی لذت اور شہادت و عذاب ہے۔

انام میں آیا ہے کہ امیر مومنین ابی ہریرہ نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے اس سے عطا کیے جو کچھ لکھتے
غَيْبُكُمْ اِنْجَالًا اس ارشاد کی وجہ سے تم کو پسند نہ آئے گا اب ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں اس وقت کہ لوگوں پر قہر و قہر تھا (1)۔
انام میں آیا ہے کہ امیر مومنین ابی ہریرہ نے حضرت امیر مومنین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے ہجرت فرمائی تو فرشتہ
نہا اور دیکھ رہے تھے جہاں میں شریک ہو چکے تھے دے والے سے اُمر و مطلب کی بات تو نہ کرے۔ اس سے استغاثہ کیا جائے تو
مواہرات کرے۔ اگر کسی کی ضرورت نہ ہو تو نہ دے۔

انام میں امیر مومنین ابی ہریرہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے اس آیت کو سنا اور اس وقت کہ اَصْحَابُ الْبَقَرَةِ
285 آئی آیت کے طور پر بیان کیا ہے۔ اس حدیث کو ابی ہریرہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے اس سے عطا کیے جو کچھ لکھتے
انام میں آیا ہے کہ امیر مومنین ابی ہریرہ نے حضرت امیر مومنین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے ہجرت فرمائی تو فرشتہ
نہا اور دیکھ رہے تھے جہاں میں شریک ہو چکے تھے دے والے سے اُمر و مطلب کی بات تو نہ کرے۔ اس سے استغاثہ کیا جائے تو
مواہرات کرے۔ اگر کسی کی ضرورت نہ ہو تو نہ دے۔

امام ابن العربی نے حضرت محبوب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ: "اُن میں عقلی جو مخلوقِ خوب کے لئے ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے عقلی یا یوب کے لئے ہوتا ہے۔"

اور جو کہ ابلی حاکم نے حضرت عدنانؑ کے طریق سے حضرت ابراہیمؑ کے درخت سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قرآن میں "وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفْرًا شَيْءٌ" ہے (وہ کفر کے ایک سو گنا گمراہی میں غسی نہ تھا) اِنْ هَٰؤُلَاءِ اِلَّا قُلُوبٌ غَافِلَةٌ (ان لوگوں کے دل غافل ہیں) اور روایتی اسرائیلؑ میں عَصَىٰ مُوسٰىٰ نَارًا مُّسْكِنَةً (موسیٰؑ کی عصا نور بن گئی) (28: 24)

مناہن ہوتا ہے کہ وہ شہید ہو جائے گا تو اسے جنت میں داخل کرے گا یا اگر وہ نیست کے ساتھ سے حج و عمرات لٹائے گا (۱)۔ امام بخاری اور بیہقی نے العقب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: رسول اللہ مجھے کوئی ایسا نعل کہہ نہیں جو جہاد کے برابر ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں کوئی ایسا نعل نہیں پاتا حتیٰ کہ تو اس بات کی طاقت رکھتا ہو کہ جب مجاہد جہاد کے لئے نکلے تو مسجد میں داخل ہو جائے اور قیام کرے اور اس میں سستی نہ کرے اور تو روزوار کھے اور افطار نہ کرے۔ اس شخص نے کہا میں ایسا تو نہیں کر سکتا۔ ابو ہریرہ نے فرمایا مجاہد کا گھوڑا اپنی رسی میں آگے پیچھے دوڑا ہے تو مجاہد کے سنے نکلیاں نکلیں جاتی ہیں (2)۔

امام مسلم، ترمذی، نسائی اور بیہقی نے العقب میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ میں کوئی ایسا نعل بتائیں جو جہاد کی سیل نعل کے برابر ہو؟ فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے، عرض کی گئی کیوں نہیں یا رسول اللہ! فرمایا اللہ۔ کچھ اس میں بیجا تر۔ فرماتے ہیں اس شخص کی مانند ہے جو ہمیشہ قیام کرتا ہے روز و رات کھتا ہے اور آیت اچھی کو پڑھتے ہوئے رات گزارتا ہے اور روزے اور نماز سے سست نہیں پڑتا حتیٰ کہ مجاہد اپنے اہل کی طرف لوٹ آئے (3)۔

امام ترمذی، ابو داؤد، حاکم اور بیہقی نے العقب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں صحابہ کرام میں سے ایک شخص ایک کھانے سے گزر رہا تھا اس میں شیشہ پانی کا پھولا سا چشمہ تھا وہ اس صحابی کو بہت اچھا لگا۔ اس نے کہا اگر میں اس کو دانی میں چھڑوں، اور لوگوں سے جدا ہو جاؤں (تو کتنا اچھا ہے) لیکن میں رسول اللہ ﷺ کے مشورے بغیر ایسا ہرگز نہیں کروں گا، اس نے اپنی اس خواہش کا اظہار رسول اللہ ﷺ سے کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو ایسا نہ کر کیونکہ تم میں سے کسی کا اللہ کے راستہ میں چھڑا سا چھ سال گھروالوں میں غارت پڑھنے سے افضل ہے۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حوائج فرمادے اور تمہیں ہمت میں دلا کر کرے۔ تم اللہ کے راستہ میں جہاد کرو، جو اللہ کے راستہ میں کوئی دہشت کے بقیہ کی حقیقت راہی جب وہ کہہ چکے ہوں گے کہ جنت واجب ہے (4)۔

امام احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، حاکم اور بیہقی نے حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، کون سا شخص افضل ہے؟ فرمایا وہ مومن جو اپنے نفس اور دل کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا وہ مومن جو کسی کھانے میں اٹھ کر جہاد کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے (5)۔

ترمذی، نسائی اور ابن حبان نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں از روئے منزل بہتر شخص کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ! (نہر درم فرماتے)۔ فرمایا وہ شخص جو اپنے گھوڑے کو سر سے اللہ کے راستہ میں (جہاد کرنے کے لئے) پکڑتا ہے حتیٰ کہ فوت ہو جاتا ہے یا شہید ہو جاتا ہے۔ (فرمایا) میں تمہیں اس

۱۔ سنن نسائی، باب قتل اللہ جہاد فی سبیل اللہ جلد 8، صفحہ 47 مطبوعہ دار ابن الخیر، بیروت

2۔ شعب الایمان، جلد 4، صفحہ 9 (4218)

3۔ سنن ترمذی، جلد 7، صفحہ 90 (1819) مطبوعہ دار الفکر، بیروت

4۔ شعب الایمان، جلد 4، صفحہ 15 (4230)

5۔ حینا جلد 4، صفحہ 8، (4214)

شخص کے متعلق نہ بتائیں جو اس مرتبہ میں قریب ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں۔ فرمایا وہ شخص جو کسی کھالی میں عظیم درہتا ہے، نماز قائم کر رہے ہو، زکوٰۃ دے رہا ہے اور لوگوں کے شرور سے علیحدہ رہتا ہے۔ فرمایا میں تمہیں برس ترین انسان کے متعلق نہ بتاؤں، مگر میں نے عرض کیا کیوں نہیں ضرور بتائیے۔ فرمایا وہ جو اللہ کے نام سے سوال کرتا ہے اور اسے عطا نہیں کیا جاتا (2)۔

امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عبد الرحمن سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے اسلام کی تین صورتیں ہیں، دینی، دنیا اور غزوہ۔ دینی اسلام جس میں عام مسلمان داخل ہیں تو ان میں سے کئی سے سوال نہیں کرے گا مگر وہ تنہا گمراہ ہیں۔ دنیا اسلام یہ ہے۔ ان کے اعمال میں خلل ہے، بعض مسلمان، بعض سے اعمال میں افضل ہوتے ہیں اور عرفہ اسلام یہ ہے اللہ کے راستہ میں جہاد، اس کو دینی شخص پائے گا جو ان میں سے افضل ہوگا (2)۔

امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عبد الرحمن سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کے آٹھ حصص ہیں: اسلام ایک حصہ ہے، نماز ایک حصہ ہے، زکوٰۃ ایک حصہ ہے، روزہ ایک حصہ ہے، حج بیت اللہ ایک حصہ ہے، امر بالمعروف ایک حصہ ہے، نہی عنکر ایک حصہ ہے، جہاد فی سبیل اللہ ایک حصہ ہے، اور ہر مرد ہے وہ شخص جس کا کوئی حصہ نہیں۔ (میں نے) ترفیب میں حضرت علی سے اس کی مکمل مرفوع روایت کی ہے۔

امام احمد اور طبرانی نے حضرت مبارک بن العاص سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ پر ایمان لانا، اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا، اور اللہ کے متعلق سچے ہو جانا۔ جب وہ شخص واپس چلا گیا تو فرمایا تم پر اس سے آسان عمل کما، کھانا، نرم کلام کرنا اور حسن اخلاق سے پیش آنا ہے، پھر وہ شخص واپس چلا تو فرمایا تم پر اس سے آسان عمل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تم پر فیض کیا ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کے متعلق جو عمل کرنے والا نہ ہو۔

امام احمد اور طبرانی اور مالک نے حضرت مبارک بن العاص سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا، اللہ کے راستے میں جہاد کرنا، جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اس کے ایک دروازہ ہے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت سے تمہارا مال و جان و جان سے تمہارا مال و جان (3)۔

امام عبد الرزاق نے اصناف میں حضرت ابوامامہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم پر اللہ کے راستہ میں جہاد فرض ہے کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت سے تمہارا مال و جان و جان سے تمہارا مال و جان (4)۔

امام احمد، ابوداؤد، طبرانی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے حتیٰ کہ اس وقت لوٹتا ہے جب غازی جہاد سے لوٹتا ہے (5)۔

1۔ سنن ترمذی جلد 7 صفحہ 114 (1552) 2۔ کنز الدقائق جلد 1 صفحہ 318 (822) مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، بیروت

3۔ سنن دہلی جلد 2 صفحہ 240 (7404) 4۔ حنفیہ جہاد از امام احمد جلد 1 صفحہ 173 (9278) مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، بیروت

5۔ سنن ابی داؤد جلد 4 صفحہ 272 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، بیروت

اور ہم باوجود اس کی وہ نظم اور نغمی کے ان کے اوپر بود وستی اللہ عنہ سے روایت پر ہے کہ یہ نئی ترکیب و نظم و نثر ہے فرمایا
 جو اس طرح میں مرآت میں ہے۔ نہ چھوڑا اور اس سے اس میں جو کچھ ہیں انہوں نے تو وہ منطق کے ایک شعبہ پر مرآت
 الماسیانی وہ نظم انہوں نے اس کو بھیج کر کہتے ہیں۔ انہوں نے مرآت میں ان کے عقائد و فلسفہ مرآت سے روایت کیا ہے کہ
 انہوں نے مرآت میں ان کے عقائد و فلسفہ مرآت سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے مرآت میں ان کے عقائد و فلسفہ مرآت سے روایت کیا ہے کہ

انام اللہ اطہرائی اور حاتم نے حضرت عمار بن ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک لشکر کو منبر پر نہ آیا تو ایک عورت تھی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے یہ لشکر روانہ فرمایا ہے اور میرا خداوند بھی اس میں نہیں ہے جب کہ میں اس سے روزے رکھتا ہوں اور اس کی نماز کے ساتھ نماز پڑھتی ہوں ۔ اس کی عبادت کے ساتھ عبادت کرتی ہوں ۔ آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کے ذریعے میں اس کے عمل کو اپنی جاؤں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نماز پڑھ اور کھجور کھا اور کھجور کھا کر اللہ کا ذکر کر اور کھجور کھانے سے بچنے کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے فرمایا کہ تم کو اس کی عبادت رکھتے تو میں قسم ہے اس ذات کی جس نے کعبہ قدرت میں میری دعا مانگنے سے تم کو اس کے رسول کے رسول بن کر بھیج دیا ہے ۔

[illegible][illegible]

امام اور کبار حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) اور یحییٰ نے حضرت ابوہریرہؓ کی اشعری میں اقلہ حد سے روایت کیا ہے
 فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرما دیا کہ میں نے اللہ کی راویوں میں سے ایک راویا پھر وہ بتاتے ہوئے یا نقل
 ہو کر یا وہ شریعت ہے یا اس کو ٹھوکتے یا کھاتے نے مگر اب اس کی کوئی چیز ہے جس کی رو سے پھر میرا اللہ نے جو اسے چاہا اس

اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی ہے جو بیٹھ رہا ہو کہتا ہے اور قیام کرتا ہے، جو بھی سستی نہیں کرتا حتیٰ کہ کجاہ جہاد سے لوٹ آئے (1)۔

امام ابن جہاد عالم (غیر ملکی) نے اس کو تصحیح کیا ہے اور پہلی نے اصعب میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کوہ فرات سے ملایا، وہ آنکھیں میچی ہیں، تو آگ نہیں چھوٹے گی، وہ آٹھ جو خشیت انبیاء سے روٹی اور وہ آٹھ جس نے اللہ کے راستہ میں حفاظت کرتے ہوئے رات گزار دی۔ اور وہ چوتھی اور طبرانی نے اس سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کوہ فرات سے ملایا، وہ آنکھیں میچی ہیں، تو آگ نہیں چھوٹے گی، وہ آٹھ جس نے اللہ کے راستہ میں حفاظت کرتے ہوئے رات گزار دی، وہ آٹھ جو اللہ کے خوف سے روٹی (2)۔

امام حارثی نے حضرت معاویہؓ کی حدیث میں اس حدیث سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کوہ فرات سے ملایا، وہ آنکھیں میچی ہیں، تو آگ نہیں چھوٹے گی، وہ آٹھ جس نے اللہ کے راستہ میں حفاظت کرتے ہوئے رات گزار دی، وہ آٹھ جو اللہ کے خوف سے روٹی (3)۔

امام حاتم وریثی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کوہ فرات سے ملایا، وہ آنکھیں میچی ہیں، تو آگ نہیں چھوٹے گی، وہ آٹھ جس نے اللہ کے راستہ میں حفاظت کرتے ہوئے رات گزار دی، وہ آٹھ جو اللہ کے خوف سے روٹی (4)۔

امام حماد وریثی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کوہ فرات سے ملایا، وہ آنکھیں میچی ہیں، تو آگ نہیں چھوٹے گی، وہ آٹھ جس نے اللہ کے راستہ میں حفاظت کرتے ہوئے رات گزار دی، وہ آٹھ جو اللہ کے خوف سے روٹی (5)۔

امام ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کوہ فرات سے ملایا، وہ آنکھیں میچی ہیں، تو آگ نہیں چھوٹے گی، وہ آٹھ جس نے اللہ کے راستہ میں حفاظت کرتے ہوئے رات گزار دی، وہ آٹھ جو اللہ کے خوف سے روٹی (6)۔

امام ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کوہ فرات سے ملایا، وہ آنکھیں میچی ہیں، تو آگ نہیں چھوٹے گی، وہ آٹھ جس نے اللہ کے راستہ میں حفاظت کرتے ہوئے رات گزار دی، وہ آٹھ جو اللہ کے خوف سے روٹی (7)۔

1. حاتم وریثی، ج 3، ص 342 (279) (مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

2. حاتم وریثی، ج 3، ص 342 (279) (مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

3. حاتم وریثی، ج 3، ص 342 (279) (مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

4. حاتم وریثی، ج 3، ص 342 (279) (مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

5. حاتم وریثی، ج 3، ص 342 (279) (مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

6. حاتم وریثی، ج 3، ص 342 (279) (مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

7. حاتم وریثی، ج 3، ص 342 (279) (مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

فرمایا جس نے اللہ کے راستے میں اپنی جان کے دوہنے کے ساتھ اپنا حقدار چاہ لیا وہ شہید ہو گیا اور ایسے فوج ہو گیا وہ جنت میں: نقل ہوا۔ ایسی نے حیر پھینکا، انجمن کو لایا تاکہ اس کے لئے کروڑوں آنہ دھونے کے برابر ثواب ہے۔ جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے بھڑکے ہوئے تھے، ان کے لئے جہاد پانی، انور ہو گا۔ اور جس کو اللہ کے راستے میں کوئی فخر کا قودہ قیمت سمجھو، ان کے ہوا وہی کی خوشبو کستور کی نالی ملے گی، ان کی کار کھمکے، مغربان کی خیر ہو گا (۱۱)۔

اسم پہنچنے کے بعد حضرت زکریاؑ نے اس کو سہرا لکھ کر روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے ایک صحابی نے بتایا کہ تم ایک دن رسول اللہ ﷺ کو اپنی مسجد میں بھیجے ہوئے تھے اور اگلے اپنے پیش سے ایک نوجوان کو کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ کو اپنی بارگاہ میں جو دو اور بوجھو کہ جہاز کے بارہا کون سا عمل ہے؟ دو حاضر خدمت یہاں اور سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی چیز نہیں۔ پھر ہم نے اسے وہ بارہ بھیجا تو آپ ﷺ نے پہلا جواب دیا۔ پھر ہم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے تیسرا سرحد جواب ہوا تو آپ نے میں بار بھی فرمایا وہی عمل جہاز کے مساوی نہیں تو تو عرض کر کہ اس کے قریب کون سا عمل ہے؟ دوسرے حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عمل اس کے برابر نہیں۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اس سے قریب کون سا عمل ہے؟ فرمایا ابھی کا ذکر کیا، سو دیکھو وہ دوسرا عمل ہے کہ کوئی چیز بھی اس کے قریب نہیں ہے۔

نام نہائی۔ اسی جہان پر حاکم (راہبوں نے اس کو سمجھ کیا ہے) نے حضرت فضل بن عیودہؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس کے لئے جنت کا حصہ سنا ہوں جو مجھ پر ایمان آیا اور اس کا حصہ نہیں کیا اور اللہ کے راستہ میں جہاد کیا اور جنت کے واسطہ میں گھر کا حصہ نہیں سنا ہوں۔ اور جنت کے اسی حصہ میں گھر کا حصہ نہیں ہوں جس نے ایسا کیا اس نے نیک کرنے کی کوئی جگہ نہیں چھوڑی اور میرائی سے بچنے کے لئے ہتھاپ کے لئے کوئی جگہ نہیں چھوڑی وہ جو اس پر پانچا سے مرے 2۔

۱۔ ہم کہہ چکے ہیں کہ حضرت عمر بن ابی حفص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستہ میں صف میں اسن اکھڑا ہوا غصے نہ کر ایک ماہ رسول کی خدات سے افضل ہے (3)۔

اوام اور طہور کرنے، حضرت معاذ بن جبل سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے عمرؓ کی اسے اللہ کے کیا اچھے کوئی ایسا عمل نہ کیا جو مجھے دست میں پہنچے ہو۔ آپ ﷺ نے فرمودہ: شایاں شایاں تو نے بہت عظیم کم سنایا ہے تو نے بہت عظیم کم پوچھی ہے، یہ اس شخص پر بڑا آسان ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بھال کا ارادہ کیا ہو، اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان نہ لانا، کام کرنا نہ کرنا، گروہ صرف نکل کر جس کے ساتھ کسی دشمن کے خیمہ آگے سونا تو نہ دیا جائے اور تو اس عمل پر یہ بکھر کر دیا ہے معاذ! تو چاہے تو سنا تجھے اس معاملہ کو اصل قائدوں اور اس معاملہ کو تو ام اور اس کی چوٹی کے بارے میں گماہ کر دیں۔ حضرت معاذ نے عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے تو لایا اس معاملہ کی اصل یہ ہے کہ تو نہ لایا

1- مصنف ابرار، ج 5، صفحہ 1256 (9539)

7۔ سترہ کتب خانہ قائم کیا۔ صفحہ 69 (2356)۔

3. شمس الدين، محمد بن علي (1231هـ).

من ان ذلک، ان کی روح کو بھی قبر میں جاتا ہے، لہذا وہی قبر میں ہے۔

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص جہنم سے روایت کرے کہ کوئی کرمی یا شیطان نے کہا کہ میں نے اپنے قبر میں اپنے جسم کو چھو دیا، تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت سے روک دے گا۔ اگر کسی نے کہا کہ میں نے اپنے قبر میں اپنے جسم کو چھو دیا، تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت سے روک دے گا۔ اگر کسی نے کہا کہ میں نے اپنے قبر میں اپنے جسم کو چھو دیا، تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت سے روک دے گا۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اس میں تصریح کی ہے کہ یہ روایت صحیح ہے۔ اگر کسی نے کہا کہ میں نے اپنے قبر میں اپنے جسم کو چھو دیا، تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت سے روک دے گا۔ اگر کسی نے کہا کہ میں نے اپنے قبر میں اپنے جسم کو چھو دیا، تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت سے روک دے گا۔ اگر کسی نے کہا کہ میں نے اپنے قبر میں اپنے جسم کو چھو دیا، تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت سے روک دے گا۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اس میں تصریح کی ہے کہ یہ روایت صحیح ہے۔ اگر کسی نے کہا کہ میں نے اپنے قبر میں اپنے جسم کو چھو دیا، تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت سے روک دے گا۔ اگر کسی نے کہا کہ میں نے اپنے قبر میں اپنے جسم کو چھو دیا، تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت سے روک دے گا۔ اگر کسی نے کہا کہ میں نے اپنے قبر میں اپنے جسم کو چھو دیا، تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت سے روک دے گا۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اس میں تصریح کی ہے کہ یہ روایت صحیح ہے۔ اگر کسی نے کہا کہ میں نے اپنے قبر میں اپنے جسم کو چھو دیا، تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت سے روک دے گا۔ اگر کسی نے کہا کہ میں نے اپنے قبر میں اپنے جسم کو چھو دیا، تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت سے روک دے گا۔ اگر کسی نے کہا کہ میں نے اپنے قبر میں اپنے جسم کو چھو دیا، تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت سے روک دے گا۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اس میں تصریح کی ہے کہ یہ روایت صحیح ہے۔ اگر کسی نے کہا کہ میں نے اپنے قبر میں اپنے جسم کو چھو دیا، تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت سے روک دے گا۔ اگر کسی نے کہا کہ میں نے اپنے قبر میں اپنے جسم کو چھو دیا، تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت سے روک دے گا۔ اگر کسی نے کہا کہ میں نے اپنے قبر میں اپنے جسم کو چھو دیا، تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت سے روک دے گا۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اس میں تصریح کی ہے کہ یہ روایت صحیح ہے۔ اگر کسی نے کہا کہ میں نے اپنے قبر میں اپنے جسم کو چھو دیا، تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت سے روک دے گا۔ اگر کسی نے کہا کہ میں نے اپنے قبر میں اپنے جسم کو چھو دیا، تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت سے روک دے گا۔ اگر کسی نے کہا کہ میں نے اپنے قبر میں اپنے جسم کو چھو دیا، تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت سے روک دے گا۔

1۔ صحیح ابی داؤد، ج 1، ص 12، حدیث 1771۔

2۔ صحیح ابی داؤد، ج 1، ص 12، حدیث 1771۔

3۔ صحیح ابی داؤد، ج 1، ص 12، حدیث 1771۔

4۔ صحیح ابی داؤد، ج 1، ص 12، حدیث 1771۔

5۔ صحیح ابی داؤد، ج 1، ص 12، حدیث 1771۔

کرے، اپنا ٹیکس مار خرچ کرے، مخالف کو قید کرے، دے اور دے دے، اور جب کہ تو اس کے سوا اور یہاں ہوتا سب الٹ ہے اور جس نے اہل و عیال، دین و دنیا، مافی ماورائے ماں کی فکر کر لیا تو وہ کسی قوموں سے آج کے ساتھ نہیں ملے گا (۱۱)۔

امام مسلمہ ابو داؤد و نسائی، ابن ماجہ، حاکم و بیہقی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے راستہ میں جنگ کرتا ہے مجھ کو سلام دے۔ سب سے پہلے اور فقیرت حاصل کرتے ہیں تو انہوں نے آخرت کے اجر کے ورثہ جلدی لے لیے اور ایک اذراں کے لئے باقی ہے اور بڑا شکر جنت المیراں سے ادا کرتا ہے مجھ شہید ہو جاتا ہے تو ان کے لئے اجر کھلی ہوئی ہے۔

امام ابو داؤد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم حج عیدینہ کرنا آتے اور نمازوں کے بعد کچھ اور کچھ بخشتی یا دینی یا دنیوی ہو گے اور چاہا کہ کہہ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر راضی ہو گا اور تم اسے حاصل کرنا چاہو گے۔

امام حاکم (قادیانیوں نے اسے صحیح کہا ہے) اور برہنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شکر کو کسی بھی پروردانہ جو نے کا ٹکھڑا یا تو انہوں نے غرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شکر مالت کو ہی روانہ ہو جائے یا بغیر اور یہی کہتے ہو جانے؟ فرمایا کیا تم پسند نہیں کرتے کہ جنت کے باغیچوں میں سے کسی باغیچہ میں رات گزار دو (2)۔

امام الطبرانی نے حضرت حاکم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ سوئی کا دس اللہ کہہ کر اس میں حرکت کرنا چاہے اس سے اس طرح دعا کریں مرنی میں جیسے مجھ کو تیرے خوشے مرنے میں (4)

امام اہل بیت علیہ السلام نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک حج جائز نہیں جب تک کہ عقیقہ نہ ہو جائیس حج ہے۔ عقیقہ ہے اور ایک چمدا جائیس حج ہے۔ عقیقہ ہے۔ فرمایا جب انسان اسلام کا حج کرے جو جہاد میں لے جائیس حج ہے اور اسلام کا جہاد جائیس غزوات سے بہتر ہے۔

وامام طبرانی (مؤید) نے اسے صحیح کہا ہے اور بیہقی نے حضرت عبداللہ بن عمر و ابن ابی نعیم رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسے شخص کا حج کرنا جس نے (پہلے) حج نہ کیا ہو وہ اس کی عزت سے بہتر ہے اور جس نے حج کیا ہو اس کا حج اچھا ہے۔ (نظری حوالہ)۔ بہتر ہے اور مسند میں ایک جہاد خشکی میں دس جہادوں سے افضل ہے اور جس نے مسند رکھ کر کیا ہے وہ تمام دنیا کو رکھ کر کیا اور جہاد میں چلنے والا ان لوگوں میں سب سے بہتر ہے (۵)۔

امام باقریؑ نے حضرت ابو جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک حج کس غزوات سے

1. شعبہ القیام، جلد 30 (4265)

2. شہدائے مالکہ چند: صفحہ 88-89 (2414)

١٠- كتاب (البيان بعد) ج ٤، ص ١٥٨ (٤٢٣)

4. معجم کبیر، جلد 6، صفحہ 36-235 (6086)

5. نسب تاريخي، طبع 4: 11 (4221)

افضل سے اور ایک نر و دو نر نجات سے افضل ہے (۱)۔

امام ابو داؤد نے مراسل میں حضرت یحیٰی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں، فرمودہ جب کہ میں حج کے لئے رسول اللہ ﷺ کے پاس جاتے تھے وہ مجھے دعا دیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جہاد میں کامیاب کرے اور تمہیں جہاد میں کامیاب کرے اور تمہیں جہاد میں کامیاب کرے۔

امام عبد بن ابی نے ان سے روایت کیا ہے کہ یہ ہے فرماتے ہیں اللہ کے راستہ میں ایک سفر بچان نجات سے افضل ہے۔

امام مسلم، ترمذی اور حاکم نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جنت کے دروازے کے کھانوں کے ساتھ ہیں (۲)۔

امام ترمذی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے راستہ میں جہاد کرنے والا میری صفات میں ہے مگر میں اس کی روح قبض کر لوں گا تو میں اسے جنت کا وارث بناؤں گا اور اگر وہ کسی لڑائی کا تو بہرہ قسمت کے ساتھ لوٹاؤں گا (۳)۔

امام احمد، ابو یعلیٰ، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی اور حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس نے اللہ کے راستہ میں جہاد کیا وہ اللہ کی صفات میں ہے جس نے مریض کی عیادت کی وہ اللہ کی صفات میں ہے، جو مسجد کی طرف سے گیا یا شام کو گیا تو وہ اللہ کی صفات میں ہے، جو جنگ کے ساتھ امام پر داخل ہوا وہ اللہ کی صفات میں ہے اور جو گھر میں بیٹھا رہا کسی کی خدمت نہیں کی وہ اللہ کی صفات میں ہے (۴)۔

امام احمد، ابو داؤد و نسائی نے عبد اللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا انان جس میں ایک نہ ہو جہاد جس میں خیانت نہ ہو اور قبول حج۔ پوچھا کیا کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا جہاد لڑنا یا جہاد النفس یعنی تم میں والا جہاد و صحت صدقہ کرے۔ پوچھا کیا کون سی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا جس نے براہی جہاد کو چھوڑ دیا جو اللہ نے حرام کی ہے۔ پوچھا کیا کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا جس نے اپنے نفس اور مال کے ساتھ مشرکین سے جہاد کیا۔ عرض کی گئی کون سا شہید افضل ہے؟ فرمایا جس کا خون برہا گیا ہو اور اس کے گھوڑے کی کونچیں کالی ہوں (۵)۔

امام مالک و بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کے راستہ میں (دہم و درہم و درہم و درہم) کیے اسے جنت کے دروازے سے دعا دی جائے گی اسے اللہ کے بندے سے یہ خیر ہے۔ پس جو نماز پڑھنے والوں سے ہو گا اسے غزوات کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو جہاد کرنے والوں سے ہو گا اسے جہاد کے دروازوں سے بلایا جائے گا اور جو اہل صدقہ سے ہو گا اس کو صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا، ابو ہریرہ نے کہا میرے مال باپ باپ پر قرآن ہوں جس کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا اسے تو کوئی نقصان و ضرر نہ ہو گا رسول اللہ

1- فہرست ۱۱۱: جلد ۴، صفحہ ۱۲ (۴۲۲۲) 2- سنن ترمذی، جلد ۷، صفحہ ۱۱۸ (۱۶۵۹) 3- مسند امام احمد، جلد ۷، صفحہ ۵۱ (۱۶۲۵)

4- سنن ابی داؤد، جلد ۲، صفحہ ۹۹ (۲۴۵۵) 5- مسند امام احمد، جلد ۱، صفحہ ۴۱۱

میں سے اسے حضرت محمدؐ میں بھی لکھا ہے۔ یہ روایت آیا ہے کہ مال شہیدؒ نے فرمایا کہ میں نے اس میں
کچھ نہیں لکھا ہے۔ اکتے ہاں انہا فیما ہے۔

میں نے اس کے حضرت محمدؐ میں بھی لکھا ہے۔ یہ روایت آیا ہے کہ مال شہیدؒ نے فرمایا کہ میں نے اس میں
کچھ نہیں لکھا ہے۔ اکتے ہاں انہا فیما ہے۔

میں نے اس کے حضرت محمدؐ میں بھی لکھا ہے۔ یہ روایت آیا ہے کہ مال شہیدؒ نے فرمایا کہ میں نے اس میں
کچھ نہیں لکھا ہے۔ اکتے ہاں انہا فیما ہے۔

میں نے اس کے حضرت محمدؐ میں بھی لکھا ہے۔ یہ روایت آیا ہے کہ مال شہیدؒ نے فرمایا کہ میں نے اس میں
کچھ نہیں لکھا ہے۔ اکتے ہاں انہا فیما ہے۔

میں نے اس کے حضرت محمدؐ میں بھی لکھا ہے۔ یہ روایت آیا ہے کہ مال شہیدؒ نے فرمایا کہ میں نے اس میں
کچھ نہیں لکھا ہے۔ اکتے ہاں انہا فیما ہے۔

يَسْتَوُونَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قَاتِلْ فِيهِ كَيْفَ تَقَاتِلُ
عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٍ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْوَانِهِمْ مِنْهُ أَكْبَرُ
عِنْدَ اللَّهِ وَالْقِسَّةَ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا يَزَالُونَ يَقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى
يَكُونُوا عَنْ دِينِكُمْ أَوْ يُسَلِّطُوا عَلَيْهِمْ وَلَوْ كَرِهَتْ أَعْيُنُهُمْ فَخِصَّةٌ
وَهُوَ كَائِدٌ وَأُولَئِكَ خِطَّتْ أَعْيُنُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ
الْأَمْرِ هُمْ فِيهَا خَيْرُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

اور پوچھتے ہیں آپ سے کہ مال شہیدؒ میں کس نے لکھا ہے؟ آپ فرمائیے کہ مال شہیدؒ میں کس نے لکھا ہے؟
میں نے اس کے حضرت محمدؐ میں بھی لکھا ہے۔ یہ روایت آیا ہے کہ مال شہیدؒ نے فرمایا کہ میں نے اس میں
کچھ نہیں لکھا ہے۔ اکتے ہاں انہا فیما ہے۔

بھی ہیں انہیں کے لئے اور ان کو کھانا بہت بڑا ہے ان کے کاندے سے اور پوچھتے ہیں آپ سے کیا خرچ کریں انہیں مایے جو ضرورت سے زیادہ وہ اپنی حریفوں کو مل کر پیاں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنے حکموں کو جاری کرے جو نور و فکر کرے۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، محمد بن حیدر، ابو داؤد، ترمذی (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے)، انس بن مالک، ابو یوسف، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، ترمذی، ابن مردودہ، اسحاق (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے)، یحییٰ اور انس، امام ترمذی نے تواتر میں حضرت سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ اسے اللہ تبارک کے شراب کے بارے میں واضح اور شافی حکم بتا دیا۔ یہ ایک بار اہل اور عقل کو سنا کر فرمایا ہے۔ اس پر آیت نازل ہوئی **يَسْتَكُونُ عَلَيْهِمُ الْغُرُ** جو سورہ بقرہ میں ہے۔ حضرت عمرؓ کو بلا کر یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ انہوں نے پھر عرض کیا کہ اللہ شراب سے متعلق واضح اور شافی بیان نازل فرما تا جو سورہہ کی آیت نمبر 43 **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْنُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ سَكَوَاتٌ** نازل ہوئی۔ جب نماز کھڑی ہوئی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منادی غوغا مچا کر فرمایا تمہیں نماز کے قریب نہ آئے۔ حضرت کو بلا کر یہ آیت نازل ہوئی کہ حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ اللہ شراب کے متعلق کوئی شافی بیان نازل فرما میں بارگاہِ نبویؐ کی آیت نازل ہوئی۔ حضرت عمرؓ کو بلا کر ان پر یہ آیت نازل ہوئی جب **فَقِيلَ إِنَّهُمْ يَكْفُرُونَ** (اسا حدیث پر پہنچے تو حضرت عمرؓ نے کہا **لَيْسَ بِغَيْرِهَا**) (نہرک کے ہمہ)۔ لکھ (11) امام ابن ابی حاتم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم شراب پیتے تھے، ابھی یہ آیت **يَسْتَكُونُ عَلَيْهِمُ الْغُرُ** نازل ہوئی، ہم نے کہا ہم اس سے روکتے ہیں جو ہمیں منع دیتا ہے تو سورہہ مدہ کی آیت نازل ہوئی، صحابہ نے کہا **لَقَدْ هَمَمْنَا بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ** ہم نے ہمارے گھر سے نکلنے کا ارادہ کیا۔

امام بخاری نے علیؓ کی روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب سورہہ بقرہ میں شراب کی حرمت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عمرؓ کو فرمایا ہے کہ تم کو محمد و محمد صاف ہو گا ہے اور اس کا گناہ احمد علیا ہو گا ہے۔

امام ابو حنیفہ، بخاری، ابی داؤد، الترمذی، ابن جریر، ابن المنذر، ابو داؤد، ابن ابی حاتم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ تم نے میرا گناہ گناہ سے بڑھا دیا ہے (2)۔

امام سعید بن حیدر، ابن جریر، ابو داؤد، ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ العیسٰیؑ سے مراد جو ہے۔ اس کے عیسٰیؑ کے کہا جاتا ہے کہ کوئی کلمہ کا قول ہے۔ **يَسْمُوْهُمُ خُزُوْرًا** اس نے انہیں کُزُوْر کے کُزُوْر کے کُزُوْر کہا تو یہ اس طرح کی طرح سے قطعاً کُزُوْر کا کُزُوْر۔ (3)۔

امام ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور انہیں اس طرح میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ

1۔ جامع ترمذی ص 197 سے 199 اجازت کتاب۔ تفسیر جلد 1 ص 132 (3049) امام ابو داؤد، اکابر اہل حدیث سے

پر فرق کر اس کے کہ ایک اور دعا بھی ہے۔ فرمایا یہ اپنی بیوی پر صدق کر اس کے کہا ایک اور بھی ہے۔ فرمایا یہ اپنے شوہر پر صدق کر اس کے کہ ایک اور بھی ہے۔ فرمایا تو زہراؓ کو بیعتا ہے (کہاں کہاں فرق کرے) (۱۶)

امام باقرؑ، محمد باقرؑ، و درود (کہاں کہاں) اسے سمجھ کر کہا ہے کہ حضرت جبریلؑ جو برحق تبارک و تعالیٰ ہے، ایتنا زیادت فرماتے ہیں کہ تم سب کو بھیج کر حدیث میں حاضر تھے کہ وہ نصیر الحسنیؑ کی مجلس میں لے کر آئے۔ اس نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ دعا ہے: یا علیؑ اور یہ صدق ہے۔ میں اس کے حدیث کی چیز کا نام نہ کر سکوں۔ میں دوسرا اللہ شہداء سے کہہ دو تمہارے زور سے پیچھا کرو اور اسے گنگ جو تاؤ کر ڈیو۔ چاہے فرمایا تم میں سے کوئی اپنی سب کثرت لے کر آئے ہے اور کہہ یہ صدق ہے، پھر وہ کہل در دست رک کر پڑھ جاتا ہے۔ پھر صدق وہ ہے کہ حدیث کرتے کہ بعد بھی فرما رہے ہیں اور اپنے عیال سے صدقہ شروع کر دیتے ہیں۔

امام بخاریؑ اور مسلم نے تصحیح میں اس کے واسطے سے نبی کریم ﷺ نے روایت کیا ہے کہ اس دعا کا تھو پیچھے اسے ساتھ سے لیتے ہیں اور اپنے عیال سے صدقہ شروع کر دیتے ہیں اور پھر صدق وہ ہے جس کے کرنے کے بعد اس میں کمی رہے اور جو اپنے قریب و صاب سے پاک نہ ملنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ سے پاک رکھتے ہیں اور جو لوگوں سے نفی دے اللہ تعالیٰ سے مستثنیٰ رکھتے ہیں (۱۷)۔ امام مسلم، ترمذی نے تصحیح میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے نصیر ابوبکرؓ کو لایا کہ اپنے شخص سے آقا کر اور اپنے شخص پر صدق کر، مگر کوئی چیز پکے ٹی تو وہ اپنے اہل کے لئے ہوگی اور جو حق سے اس سے بے گارود حق ہے۔ فقہاء رواں کے لئے ہوگا اور نہ کوئی حق۔ قرینہ رشتہ داروں سے بچے گا اور اپنے عیال سے بچے گا (۱۸)۔

امام ابو نعیم اور مسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاتھ تھم کے ہیں، دعا کا تھ بلند ہے اور خط کرتے، اسے کا تھ اس کے قریب ہے اور مال کا تھ حق سے تک چاہے۔ حتیٰ کہ حدیث رسولی کرتے کہ اسے تھ بلند ہے اور خط کرتے، اسے کا تھ اس کے قریب ہے اور مال کا تھ حق سے تک چاہے۔ اور پھر اٹھ کر تھ بلند ہے اور اپنے عیال سے صدق کر۔ قمار اور بچے کے لئے مال سے بچو صدق کر۔ اور بعد رکعت روزانہ پڑھیں ملاحت نکھر کر کہ جے گا (۱۹)۔

امام ابو داؤد، ابن حبان اور حاکم نے حضرت ابی بن کھلد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا تھ تھم ہیں۔ دعا کا تھ بلند ہے اور خط کرتے، اسے کا تھ اس کے قریب ہے اور مال کا تھ حق سے تک چاہے۔ اور پھر اٹھ کر تھ بلند ہے اور اپنے عیال سے صدق کر۔ قمار اور بچے کے لئے مال سے بچو صدق کر۔ اور بعد رکعت روزانہ پڑھیں ملاحت نکھر کر کہ جے گا (۲۰)۔

امام احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن حاکم (انہوں نے) سمجھ کر ہے کہ حضرت (و علیہ السلام) رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا نبی کریم ﷺ نے اسے لکھ کر کہ صدق کرے کہ تمہارا حق لوگوں کے لئے کیا ہے

۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ص ۳۹۔ ۲۔ ابن کثیر، ج ۶، ص ۱۲۳۲۔ ۳۔ ابن کثیر، ج ۲، ص ۱۲۳۲۔ ۴۔ ابن کثیر، ج ۲، ص ۱۲۳۲۔ ۵۔ ابن کثیر، ج ۲، ص ۱۲۳۲۔ ۶۔ ابن کثیر، ج ۲، ص ۱۲۳۲۔

۷۔ ابن کثیر، ج ۲، ص ۱۲۳۲۔ ۸۔ ابن کثیر، ج ۲، ص ۱۲۳۲۔ ۹۔ ابن کثیر، ج ۲، ص ۱۲۳۲۔ ۱۰۔ ابن کثیر، ج ۲، ص ۱۲۳۲۔ ۱۱۔ ابن کثیر، ج ۲، ص ۱۲۳۲۔ ۱۲۔ ابن کثیر، ج ۲، ص ۱۲۳۲۔

۱۳۔ ابن کثیر، ج ۲، ص ۱۲۳۲۔ ۱۴۔ ابن کثیر، ج ۲، ص ۱۲۳۲۔ ۱۵۔ ابن کثیر، ج ۲، ص ۱۲۳۲۔ ۱۶۔ ابن کثیر، ج ۲، ص ۱۲۳۲۔ ۱۷۔ ابن کثیر، ج ۲، ص ۱۲۳۲۔ ۱۸۔ ابن کثیر، ج ۲، ص ۱۲۳۲۔ ۱۹۔ ابن کثیر، ج ۲، ص ۱۲۳۲۔ ۲۰۔ ابن کثیر، ج ۲، ص ۱۲۳۲۔

الْجَنَّةُ الْمُغْفِرُ تِبَادُهُمْ وَيُبَيِّنُ الْبَيِّنَاتِ لَعَلَّهُمْ يَسْتَكْرَهُونَ

ان لوگوں کا نام کہ اللہ کے ساتھ شریک جو حق کے ساتھ پہلے تک کہ وہ ایمان لے آئیں اور اب تک مسلمان ہو کر رہے ہیں۔ (آزار) "شرک" عورت ہے اگرچہ وہ بیٹہ چاند آئے تھیں اور نہ نکاح کر دیا کرو (اپنی عورتوں کا) "شرکوں" سے یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں اور اسے تک مومن غلام بہتر ہے (آزار) "شرک" سے اگرچہ وہ چاند آئے تھیں۔ وہ لوگ قرأت میں روزانہ کی طرف اور اللہ تعالیٰ داتا ہے جنت اور مغفرت کی طرف اپنی توفیق سے اور کھول کر بیان کرتا ہے کہ تعالیٰ اپنے غلاموں کے لئے ناکہ دیکھتے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن المنذر نے حضرت وکیل بن حیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ آیت حضرت ابو مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ پر اپنے سے چارے سب کی کہ وہ اسی سے نکاح کر لیں۔ وہ عورت حسن و جمال کی ایک چھٹی تھی شرک اور مرید اس وقت مسلمان ہو چکے تھے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری ماں اور مجھے بہت پسند کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَةَ حَتَّىٰ تُؤْمِنُ بِالْإِسْلَامِ

نابراہین جریر ابن ابی حاتم راہنہ بنی حاتم، انھوں (الاسلام میں) اور یحییٰ نے سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شرکات میں سے اہل کتاب کی عورتوں کو مستحکم کیا ہے فرمایا: وَلَا تَنْكِحُوا حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا بِالْإِسْلَامِ (ماوردی: 51)

امام ابو داؤد نے اسحاق میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَةَ حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِالْإِسْلَامِ آیت کو اہل کتاب کی عورتوں کے نکاح کے متعلق نازل آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کی عورتوں کو مسلمانوں کے لئے حلال کر دیا ہے اور مسلمانوں کی عورتوں کو اہل کتاب کے مردوں کے لئے حرام کر دیا ہے۔

امام یحییٰ نے سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے، اللہ نے شرکات میں سے اہل کتاب کی عورتوں کو حلال فرمایا ہے۔ (2)

امام ابن ابی حاتم اور طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو لوگ شرکات سے نکاح کرنے سے رک گئے حتیٰ کہ بعد میں الْمُغْفِرُ تِبَادُهُمْ مِنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْإِسْلَامِ نازل ہوئی پھر لوگوں نے اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کیے۔

امام بیہقی، ابن جریر، ابن ابی حاتم، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں اس آیت میں شرکات سے مراد بت پرستوں کی عورتیں ہیں (3)۔

1. تیسرے طریقہ سے: 2. حدیث 451، سنن ابی حاتم، 7/1، ص 171، مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔

3. تیسرے طریقہ سے: 3. حدیث 452، سنن ابی حاتم، 7/1، ص 171، مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔

ابو اسد، محمد بن عوف اور یحییٰ نے حضرت مجاہد سے کہا: "ہم نے یہ فرماتے ہیں انشراح کتب سے ہر مفسر کی مکتبہ
موجود نہیں ہیں مگر ان میں سے اہل کتب کی ضرورتوں کو احوال کیجئے" (۱)۔

امام علیؓ اہل بیتؓ اور محمد بن حنفیہؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ تم نے کہا ہے کہ "میں نے اس سے مراد نبیؐ کو دیکھا ہے۔" میرے پاس اس کے لئے کوئی کتاب نہیں ہے۔

امام محمد بن حنفیہ نے حضرت امام احمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے براہِ کبر حرمہ اللہ سے یہودی اور نصرانی عورتوں سے بظاہر نہ تو کلمہ شہادت پوچھا تھا انہوں نے فرمایا جی میں کوئی حرم نہیں۔ مجھ نے کہا کیا بھلا توئی کا ارشاد نہیں ہے
وَلَا تَكُونُوا الْفَاسِقِينَ الَّذِينَ يَنْسَوْنَ قُرْآنَهُمْ لَا يَخْلُفُ أُولَئِكَ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (روایت پرستوں کے متعلق ہے۔

امام عبد اللہ رضی اللہ عنہ جبریل علیہ السلام سے روایت کیا ہے حضرت حذیفہ نے ایک یہودی گھوڑے سے نکاح کیا تو حضرت عمرؓ نے انہیں ٹوٹا کھنکھایا اور پوچھا کہ (حضرت حذیفہؓ) نے کھانا کیا کھینے ہو کہ یہ جو رام ساس لائے میں اس کو پھینچوں۔ اس نے حضرت عمرؓ سے کہا میں یہ تو نہیں کھانا کھا رہا ہوں۔ لیکن مجھے خوف ہے کہ تم اس میں سے بڑا کدو تمہارا کھو گے (۳)۔

۱۔ مہر ابن ابی شیراز، ابن ابی عمیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ اس کتاب کی موجودگی سے ٹکانے کو قیود دیتے تھے نہ بطور دلیل: **وَقَدْ تَكُونُوا النُّفُسَ كَلْبَ حَقِّي يَوْمَئِذٍ** مٹا کر دیتے تھے (۱۰۱)۔

امام بخاری اور ان کا منہ خیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے منہ سے روایت کیا ہے کہ جب ابن مسعودؓ نے یہودی عورت سے مسلمانانِ عرب کے کلمے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر شریعت کو حرام کیا ہے اور میں اس سے بڑا شرک کوئی نہیں جانتا کہ ایک عورت سے اس کا رُب یعنی ہے یا اللہ کے بندوں میں سے کوئی بندہ نہ (۵)۔

وَلَا تُقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ قُلُوبًا مَرَّةً وَفَرَسًا

امام ابوہادی کا بیان ہے کہ جس نے ہمدی کے طریقے سے حضرت ابوباکرؓ عن اس عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے تعلق میں نازل ہوئی، ان کی ایک یہ روایت بھی ہے، وہ اس پر زور دیتے ہیں کہ تو اسے طحاوی، ذوالحجہ، پریشانہ دے، اور نبی کریم ﷺ کی روایت میں حاضر ہو کر اس کا نسخہ لیا جواس کی نئی ترمیم مشہور فرمے پورا ہے عبداللہ جیسی ثروت سے غرضی کی دوزخ دھتی ہے، نماز پڑھتی ہے، اچھی طرح دیکھ کر پتی ہے اور تو اللہ اِذَا اللّٰهُ وَنُفُوْهُ كَوْنُوْهُ اِدْعِیْہٖ۔ فرما دے عبد اللہ وہ سوت ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبوت فرمایا ہے میں اسے آزاد کرتا ہوں۔ اور اس سے نکاح کروں گا، انہوں نے اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیا۔ مسلمانوں میں سے کچھ لوگوں نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی طرح کیا اور کہا اس نے لونڈی سے نکاح کر لیا ہے

1- سنی کتب: 1. سنی جلد 7، صفحہ 171
2- سنی جلد 7، صفحہ 176 (2657)؛ مطبوعہ: کتاب اسلامی ہرست

3. منشی تیری، انجمنی، جلد 1، صفحہ 12

4. مصنف: ای. بی. شہر، جلد 3، صفحہ 147 (7616647) (ملفوظات از سرسبز و آفتاب)

۵- گنجینه‌ی تاریخی، جلد ۵، شماره ۲۷۴ (۱۳۹۶)، مطبعه: ای. گنجینه، مشهد

امام محمد بن حمید اور ابن ابی برزینہ نے حضرت قتادہ اور محمد بن ابی اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں زمانہ جاہلیت میں لوگ خضر والی عورت اپنے خضر میں نہیں مٹھراتے تھے اور نہ یکہ برتن میں سے کھانا کھلاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے معلق یا بیت نازل فرمایا۔ جسے جب تک وہ خضر سے ہوا میں قربت مہرام کر دیتی اور باقی تمام علامات مائل تر ہو جاتے (۱)۔

امام بخاری اور مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا جب کہ وہ خضر سے جسے یہودیہ ایسا موز ہے جو اٹھاتو لیئے آسمان کی پٹیلیں پر لازم کر دیا ہے (2)۔

امام عبد الرزاق (سنن المستوفی میں) یسعید بن مسعود اور مسدد نے اپنی سند میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی اس امر اعلیٰ کی جو تم میں مردوں کے ساتھ مصافحہ میں نماز پر مبنی تھیں اور وہ لکڑی کے قوالب، ہوائی تھیں، ان کے ساتھ ان کا قد بلند ہو جاتا تھا یہ اس لئے کرتی تھیں تاکہ اپنے دوست کو دیکھ سکیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان پر بعض ذنوب دیا اور انہیں مساجد سے منع کر دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے ان پر جہنم مسلط کر دیا پس وہ پیچھے کر دئی گئیں۔ ان سے خود نے فرمایا: *خَوَدُ هُنَّ مِنْ حُفَّتِ اخْوَاهُنَّ اللَّهُ* (انہیں پیچھے کر دجسے اللہ نے انہیں پیچھے کیا)

امام عبد الرزاق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں نبی کریم ﷺ کی عورتیں لکڑی کی جوتے ہوائی تھیں وہ ان کے ساتھ مساجد میں مردوں کے لئے آراستہ ہوتی تھیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان پر مساجد میں آنا حرام کر دیا اور ان پر جہنم مسلط ہو گیا۔

امام احمد اور بخاری نے سنن میں حضرت براء بن یازید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے میں نے کہا تم ان عرواک کے بارے کیا کہتی ہو؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم جہانری اس سے مراد جہنم ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم جہنم کی کوئی نام ہو جو اللہ نے استہدایہ ہے (3)۔

امام بخاری اور مسلم نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے واسطہ سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں خضر کا کم از کم کھت تھیں دن اور زیادہ سے زیادہ وہی اتنا ہے (4)۔

امام جہرانی نے اسود میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خضر والی عورت خضر کے شراب ہونے سے لے کر دن و دن تک انتظار کرے۔ اگر وہ خضر دیکھ لے تو وہ طاس ہے مگر دن و دن سے خون تھکاؤ کر جائے تو مستحق ہے۔

امام ابو یوسف اور در قطنی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں خضر والی عورت پانچ سات، آٹھ نو دن و دن انتظار کرے۔ اگر وہی سے خون تھکاؤ کر جائے تو مستحق ہے (5)۔

2۔ صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 113 (296) مطبوعہ دارالمنیر اشرفی

4۔ سنن ابی یوسف جلد 1 صفحہ 210 (242) مطبوعہ دارالمنیر اشرفی

1۔ تفسیر طبری ذیل آیت جلد 2 صفحہ 458

3۔ سنن ابی یوسف جلد 1 صفحہ 307

5۔ ابن ماجہ (26)

اپنی بیوی کے پاس حالت جنس میں آتا ہے پھر اس کا بچہ جڑا۔ کہہ رہے ہیں میں متلا پیچ ہوتا ہوں آپ کو بھی علامت نہ۔
 اور ہمیں جو یہ وہاں ائمہ اور اہل حق کا عالم، ان کا اس کے ساتھ میں، اور یہ کہتی تھیں کہ حضرت اہل بیت علیہم السلام
 سے خاندانِ نبویؐ کے تحت روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں اپنی عورتوں کی فریق (شریم کا ہوس) میں وہی سے جدا ہو (10)۔
 اور ابو داؤد نے بھی کریم علیہ السلام کی کسی زوجہ کو کہہ کر روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے علامت
 کرنا چاہتے تو ان کی فریق پر پکڑاؤں رہتے اور پھر جوارا دیتا کرتے (2)۔

امام محمد بن ابراہیم، ابن جریر، ابوالحسن (ماخوذ عن) اور ترمذی نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے ان سے پوچھا گیا کہ ہم
 کے لئے عورت کس حد تک طلال ہے جب کہ وہ عائد ہو؟ حضرت عائشہ نے فرمایا اس کی فریق کے علاوہ سب طلال۔ (3)۔
 امام ابن ابی شیبہ، احمد بن محمد بن حنبل، ابو داؤد اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرمائی ہیں ہم میں
 سے کوئی جب حاضر ہوتی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم شریعت فرماتے چاہتے تو اسے جنس کے خون نکلنے کی جگہ پکڑنا ہوتا ہے کہ
 غم نہ، تے پھر مباشرت کرتے۔ فرمائی ہیں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہ وہ اپنے جنس پر ضبط تھا تم میں سے اتنا ضبط اس کو ہے (4)۔
 امام ابن ابی شیبہ، احمد بن محمد بن حنبل، ابو داؤد، ترمذی نے حضرت یحییٰ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمائی ہیں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم جب افواجِ مطہرات میں سے کسی زوجہ سے مباشرت کرنا چاہتے اور وہ حاضر ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پکڑا
 ہوتا دیکھنے کا غم نہ فرماتے (5)۔

امام ابن ابی شیبہ، ابو داؤد اور ترمذی نے حضرت یحییٰ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی زوجہ
 سے مباشرت کرنا چاہتے اور وہ حاضر ہوتی تو اس کی خضف دونوں تک یا خضفوں تک اور اس کو پکڑنا ہوتا ہے (6)۔
 چھینا ہے ہونے والی (7)۔

امام ابو داؤد، نسائی اور ترمذی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمائی ہیں میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک
 کپڑے میں رات گزارتے حالانکہ میں نہ نہ ہوتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری طرف سے علامت لگ جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 ان جگہ دھو دیتے تھے اور اسے بائوٹا نہیں کرتے تھے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو میری طرف سے کوئی چیز لگ جاتی تو
 آپ اس کو دھو دیتے اور اس کا کچھ ٹھنڈا کرتے اور اس میں غار دھو دیتے تھے (8)۔

امام ابو داؤد، ترمذی، ابو داؤد، احمد بن محمد بن حنبل، ابو داؤد، ترمذی نے روایت کیا ہے ان کی چھوٹکی نے انہیں بتایا کہ انہوں نے حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی عورت جنس سے ہوتی ہے اور اس کے لئے اس کے خاندان کے لئے ایک ہی

۱۔ غیر طریقی، تاریخ بیت المقدس جلد ۲ صفحہ 458 2۔ سنن ابی داؤد، باب انہی، جلد 2 صفحہ 257/38 3۔ حرمہ محدث، ابی داؤد، ابی

3۔ غیر طریقی، تاریخ بیت المقدس جلد 2 صفحہ 459 4۔ مسند احمد، ابی داؤد، جلد 3 صفحہ 21/84 5۔ مسند احمد، ابی داؤد، جلد 3 صفحہ 21/84

6۔ مسند احمد، ابی داؤد، جلد 3 صفحہ 252/32 7۔ مسند احمد، ابی داؤد، جلد 3 صفحہ 252/32 8۔ مسند احمد، ابی داؤد، جلد 3 صفحہ 252/32

9۔ مسند احمد، جلد 2 صفحہ 254

اس پر جواب دیا کہ: ”مصلحت کا قیاس اللہ تعالیٰ فرمایا میں تمہیں دیتا ہوں جو تم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا آپ تشریف لائے پھر مسجد میں تشریف لے گئے حتیٰ کہ یہی آنکھوں کی ریت آپ سے ملنے لگی سر دھوئی غسل کر کے تو فرمایا میں قریب نہ آیا میں نے کہا میں حاضر ہوں۔ فرمایا: اے! انہوں نے کھل دیا۔۔۔ جس میں نے اپنی زبانوں کو کھولا آپ شہید کرنے کے لیے۔ پھر وہ مسجد میں داخل ہوئے کہ آپ نے اپنے آپ کو چھوڑ دیا تو سب نے اسے

ماہر ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے (ازراہ) اپنے کانٹھ پر بٹھارے پھر مجھ پر شربت پڑے (۱۰۰)۔

اسامہ نے وجہ سے اہت کیا تھا۔ اسے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک کمرے میں تھی جہاں آپؐ فرما لیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے پاس لایا سو رہا تھے غصے سے کہتا ہے کہ حضرت عائشہ نے کہا میں نے فرمایا کہ انہیں سنبھالو۔ اور اسے بہتر یہ لوگ آتی۔

امام بخاری، مسلم و نسائی نے اہلسنت و جماعت کے لیے قرآن مجید میں بھی کریم سنیوں کے ساتھ نبی ہمارے میں لیں، کوئی قسم کہ مجھے نہیں آگیا، میں ان کوئی اور پر نہیں دے کہہ رہی ہیں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چھائی تھے جنہیں آگئے ہے کہ میں نے کہا ان۔ آپ نے مجھے دیا پھر میں آپ کے ساتھ ہوا، میں رست کی (4)۔

[illegible]

امام باقرؑ نے حضرت عطاء بن ابی ریحان رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے مزہب سے پہلے حضرت رسول
 اہل بیتؑ سے مکتوحات پیش کیں یہ کوئی نیا فرقہ نہ تھا۔ جب ہم جس سے کئی لوگوں شروع ہوا تو یہی انہوں کے
 لفظ تکبیر اور توحید تبارکی کے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قول ہے جاتی ہے۔

۱۱۔ ان دنوں ان ممالک کے مغرب میں تھوڑے ہی ممالک تھکاری سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے
محبت کی حاجت میں جو کچھ اپنے ممالک کے انھوں نے دیا ہے وہ سب ان کے لئے ہے۔

[illegible]

شماره ۱، مجلد ۵۹، شماره ۱، سال ۱۳۸۴

6. احياء مصر، 1، ص 103 (1966)

المجلة العربية للعلوم الإنسانية، العدد 482، السنة 1987، ص 100.

امامؑ میں سے حضرت امیر المؤمنین علیؑ اور حضرت زیدؑ کے فرماتے ہیں میں نے نبی کریمؐ کو اپنے پاس سے عادت
محرمت دیکھا تو مجھ پر نظر کرنے کے حلقہ پڑھا، فرمایا میں تو مجھ سے ہوں۔ (1)

امامؑ اور ابوہریرہؓ کے احادیث سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عادت پابند تھے، ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پہچانم کے لئے عورت کا حلقہ ہوتا تھا، حتیٰ حال ہے کہ فرمایا: میں نے اس سے پہلے اس سے بھی پتہ نہیں ہے۔

امامؑ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احادیث سے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ ان کے پاس سے عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عورت سے میرے لئے عادت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔

امامؑ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احادیث سے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ ان کے پاس سے عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔

عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔

عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔

عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔

عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔

عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔

عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔

عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔

عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عادت پابند تھے۔

1. جامع الزوائد، جلد 1، صفحہ 19، مضمون: عادت پابند تھے۔

2. جامع الزوائد، جلد 1، صفحہ 19، مضمون: عادت پابند تھے۔

3. جامع الزوائد، جلد 1، صفحہ 19، مضمون: عادت پابند تھے۔

وَلَا تَقْرَأُوا هُنَا حَتَّى يَخْطُبَ الْإِمَامُ

اہم اہل جبرائیل نے لکھ رکھا ہے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ عورتوں کے قریب نہ جانا حتیٰ کہ وہ نماز سے پڑھ رہی ہو یا نہیں۔

امام عبد اللہ بن عباس (رحمہ اللہ) نے (المصنف میں) کہا کہ جب نماز شروع ہو جائے تو عورتوں کو نماز کے واسطے روایت کیا ہے کہ **حَتَّى يَخْطُبَ الْإِمَامُ** کا مطلب یہ ہے کہ وہ نماز میں جہاں ہے۔ (21)

امام ابن ابی شیبہ، احمد، عبد بن حمید، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور یحییٰ نے حسن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ جس نے عورتوں سے دعا کی یا عورت کی دیر میں بھی کی یا جو کافران کے پاس گیا اس نے اس کا کافر بنایا اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر کافران کیا ہے۔ (31)

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم (انہوں نے اس کو تصحیح کیا ہے) اور یحییٰ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ جو شخص عورت سے مجلس کی حالت میں بولی کر پیچھے دو ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔ (4)

امام ابو داؤد اور حاکم نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ عورت سے خون کی حالت میں حقوق نہایت دارے دو ایک دینار صدقہ کرے اور جب خون کے ختم ہونے کے وقت ایسا کرے تو نصف دینار صدقہ کرے۔ (5)

امام ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب عورت سے آلودہ ہو اور وہ ایک دینار صدقہ کرے اور جب خون روا ہو تو نصف دینار صدقہ کرے۔ (6)

امام ابو داؤد نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دیکھے کہ عورت سے آلودہ ہو اور وہ ایک دینار صدقہ کرے اور جب خون روا ہو تو نصف دینار صدقہ کرے۔ (6)

امام ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دیکھے کہ عورت سے آلودہ ہو اور وہ ایک دینار صدقہ کرے اور جب خون روا ہو تو نصف دینار صدقہ کرے۔ (6)

امام ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دیکھے کہ عورت سے آلودہ ہو اور وہ ایک دینار صدقہ کرے اور جب خون روا ہو تو نصف دینار صدقہ کرے۔ (6)

لَوْ أَنَّ شَعْرَتَهُ

امام ابن ابی شیبہ، احمد، عبد بن حمید، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور یحییٰ نے حسن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب عورت سے دعا کی یا عورت کی دیر میں بھی کی یا جو کافران کے پاس گیا اس نے اس کا کافر بنایا اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر کافران کیا ہے۔ (31)

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم (انہوں نے اس کو تصحیح کیا ہے) اور یحییٰ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ جو شخص عورت سے مجلس کی حالت میں بولی کر پیچھے دو ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔ (4)

1۔ کتاب الجنائز، باب 1، ص 461

2۔ ایضاً

3۔ جامع ترمذی، کتاب الطہارۃ، ص 19

4۔ ایضاً، ص 250

5۔ ایضاً، ص 250

6۔ جامع ترمذی، کتاب الطہارۃ، ص 20

7۔ ایضاً، ص 250

8۔ ایضاً، ص 250

نیا سے قَبْلُ اَن تَكْفُرَ بِهِنَّ یعنی (جب فصل کر لیں) اور ان کے لئے عورت حلال نہیں ہے حتیٰ کہ وہ فصل کر لے (۱)۔

۱۔ عربیہ قرآن نے حضرت عمرؓ رحمہ اللہ سے نیا عربیہ روایت کیا ہے (2)۔

۲۔ امام ابن جریر نے ایک اور بے حرق سے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب عورت پاک ہو جائے تو وہ اسے وضو کا حکم دے اور اس سے طہارت کرے (3)۔

۳۔ امام ابن المنذر نے ایک اور بے حرق سے ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب عورت طہرہ دیکھ لے تو کوئی عربی نہیں کہہ دینی کے ساتھ یا کسی کی حاصل کرے اور وہ اس کے غسل کرنے سے پہلے اس سے مل کرے۔

۴۔ ماہرین نے جن میں حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک عربی یا یزید عربی کیا یہ رسول اللہ ﷺ پر توہم چار بیٹے صحابی علاقہ میں ہوں گے اور ہم میں شخص وندہاں والی عربی نہیں اور بیٹی بھی ہوں گے تو ہم کیا کریں۔ فرمایا تم پر کسی پر حملہ لازم ہے (4)۔

۵۔ امام بخاری، اسم و نسب نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے غسل کے بعد غسل کرنے کا طریقہ پوچھا۔ آپ ﷺ نے اسے غسل کا طریقہ بتاتے ہوئے فرمایا خوشبو کی لکڑی لے لے اور اس کے ساتھ طہارت حاصل کر (یعنی خون نکلنے کی جگہ لگا دو) کہ اس نے عرض کی اس کے ساتھ کیسے طہارت حاصل کروں؟ فرمایا اس سے طہارت حاصل کر۔ اس عورت نے کہ وہ اس خوشبو کے ساتھ کیسے طہارت حاصل کرے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کے ساتھ طہارت حاصل کر۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی ہیں میں نے اسے اپنی طرف کھینچا اور کہا آپ کے اشارہ کا مطلب یہ ہے کہ یہاں خون کے نشان ہیں وہاں تو مہو کا (5)۔

فَاَتَوْهُنَّ مِنْ بَعْضِ خَيْثُ امَرَ لَهُ اللّٰهُ۔

۶۔ امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ مرد و عورت کے پاؤں آگے جب وہ پاک ہو بعض سے نہ (6)۔

۷۔ مہمداں حیدر نے حضرت قتیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ کسی کے پاؤں آؤ جب وہ پاک ہو بعض سے نہ ہو۔

۸۔ امام دارمی، ابن جریر، ابن المنذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تحت نقل فرمایا ہے کہ جہاں اللہ نے تمہیں انسان سے علیحدہ دے گا علم یا قہر (7)۔

۹۔ امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عمرؓ رحمہ اللہ سے اس کی خبر منقول روایت کی ہے۔

۱۔ تفسیر طبری، ذیاریت، جلد 2، صفحہ 465

2۔ ابن جریر

3۔ ابن جریر

4۔ مشکوٰۃ، ابن جریر، ابن المنذر، جلد 1، صفحہ 206، مطبوعہ دار الفکر، بیروت

5۔ مشکوٰۃ، جلد 1، صفحہ 115 (378) مطبوعہ دار الفکر، بیروت 6۔ تفسیر طبری، ذیاریت، جلد 2، صفحہ 465

7۔ ابن جریر، جلد 2، صفحہ 464

لہذا وہ کلمات درود پڑھتے تھے

اور گفتیم: ہاں۔ ان لوگوں میں اور ان کے خطرات میں بھی اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: "مَنْ شَرِبَ مِنْ مَاءِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ بَعَثَ اللَّهُ فِيهِ رَجُلًا يَكْفِيهِ حَاجَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" (ابن ابی شیبہ)۔

اور گفتا: "مَنْ شَرِبَ مِنْ مَاءِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ بَعَثَ اللَّهُ فِيهِ رَجُلًا يَكْفِيهِ حَاجَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" (ابن ابی شیبہ)۔

اور ان کے بعد فرمایا: "مَنْ شَرِبَ مِنْ مَاءِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ بَعَثَ اللَّهُ فِيهِ رَجُلًا يَكْفِيهِ حَاجَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" (ابن ابی شیبہ)۔

اور ان کے بعد فرمایا: "مَنْ شَرِبَ مِنْ مَاءِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ بَعَثَ اللَّهُ فِيهِ رَجُلًا يَكْفِيهِ حَاجَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" (ابن ابی شیبہ)۔

اور ان کے بعد فرمایا: "مَنْ شَرِبَ مِنْ مَاءِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ بَعَثَ اللَّهُ فِيهِ رَجُلًا يَكْفِيهِ حَاجَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" (ابن ابی شیبہ)۔

يَسْأَلُكُمْ عَنْ حَرْثِكُمْ فَاَنْتُمْ اَعْرَضْتُمْ عَنْ سُلُوكِكُمْ وَفَقِيْ مُوَالَا نَفْسِكُمْ

وَاَتَقُوا اللَّهَ وَاعْتَمَرُوا اَنْفُسَكُمْ مَالِكًا وَبَشَرًا سَوِيًّا

ترجمہ: اے لوگو! تم کو تمہاری زمینوں کے بارے میں پوچھا گیا ہے کہ تم نے اس کے بارے میں غور کیا ہے یا نہیں؟

اور تم نے اللہ سے ڈرنا شروع کیا ہے اور اپنے آپ کو اللہ کے راستے میں جاری کیا ہے؟

اور تم نے اللہ سے ڈرنا شروع کیا ہے اور اپنے آپ کو اللہ کے راستے میں جاری کیا ہے؟

اور تم نے اللہ سے ڈرنا شروع کیا ہے اور اپنے آپ کو اللہ کے راستے میں جاری کیا ہے؟

اور تم نے اللہ سے ڈرنا شروع کیا ہے اور اپنے آپ کو اللہ کے راستے میں جاری کیا ہے؟

اور تم نے اللہ سے ڈرنا شروع کیا ہے اور اپنے آپ کو اللہ کے راستے میں جاری کیا ہے؟

اور تم نے اللہ سے ڈرنا شروع کیا ہے اور اپنے آپ کو اللہ کے راستے میں جاری کیا ہے؟

امام محمد بن حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یہو ایک حبشہ کرنے والی تو مہجی، انہوں نے کہا اسے اصحاب محمد رضی اللہ عنہ کی قسم تمہارا سہ لے عورتوں کے پاس آئے کا صرف ایک طریقہ ہی حلال ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کی تکذیب کی اور یہ آیت نازل فرمادی، پس اللہ تعالیٰ نے اجازت فرمادی کہ مرد اپنی بیوی سے جیسے چاہے لطف وعدہ اور چاہے تو آگے کی طرف آئے چاہے تو پیچھے کی طرف آئے لیکن راستہ ایک ہی استعمال کرنے (یعنی فرج میں خود داخل ہو کر نہ رہے) امام محمد بن حمید نے حضرت یحییٰ بن رستم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہودیوں نے مسلمانوں سے کہا تم اپنی عورتوں کے پاس جانوروں کی طرح آتے عداوت کی طرح انہیں بٹھاتے ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی فرمایا مرد عورت کے پاس آئے جیسے چاہے جب کہ نعل ہو فرج میں۔

امام محمد بن حمید نے حضرت قتادہ سے روایت کیا ہے کہ یہودیوں نے عورتوں کے پاس آنے کے متعلق مسئلوں کو عار دلانی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، لیکن یہودیوں کو چلایا اور مسلمانوں کو اپنی عورتوں کے پاس آنے کی ہر طرح کی رکعت اسے دینی۔ امام ابن عباس نے حضرت محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عبد اللہ بن عمرو بن عثمان نے عورتوں کے پاس مرد آتے تھے جب کہ وہ لٹکی ہوئی ہوتی تھیں۔ یہودیوں نے کہا جو اس کیفیت میں عورت کے پاس آئے اس کو پتھر بھینکا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: **وَقُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ ظَنُّنَا فِي شَهْوَاهِ**۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور نسائی نے الصحاح میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرمایا ہیں جب مرد جو عینہ طہیرہ نے تو انہوں نے اپنی عورتوں کے پاس ان کی فرج میں ان کی بھینکی طرف سے آنے کا ارادہ کیا، عورتوں نے اس طریقہ سے انکار کیا۔ مرد میں ام سلمہ کے پاس آئیں اور یہ مسئلہ ان کے سامنے پیش کیا، حضرت ام سلمہ نے نبی کریم رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ عورتیں تمہاری بھینکی ہے تمہاری بھینکی میں جیسے چاہو آؤ لیکن راستہ ایک ہو (۱)۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، دارمی، عبد بن حمید، ترمذی (انہوں نے اس کو حسن کہا ہے)، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے سنن میں حضرت عبد الرحمن بن سابط رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت حصہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہا سے کہنا میں آپ سے تیب بات پوچھتا چاہتا ہوں لیکن مجھے دو بات پوچھنے میں حیا آ رہا ہے، حضرت حصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے میرے بھائی پوچھ جو حیر کے دل میں ہے، انہوں نے کہا میں آپ سے عورتوں کی دہری طرف سے فرج میں چلی کرنے کے متعلق پوچھتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا مجھے ام سلمہ نے بتایا کہ انصار اس طرح نہیں کرتے تھے جب کہ کہا کہ اس طرح کرتے تھے اور یہودی کہتے تھے کہ جو اپنی عورت سے دہری طرف سے فرج میں داخل کرے گا اس کا پتھر بھینکا ہو گا۔ مہاجرین جب مدینہ طہیرہ آئے تو انہوں نے انصار کی عورتوں سے قہار کیا کہ انہوں نے دہری طرف سے فرج میں داخل کرنا چاہی تو عورت نے اپنے خاوند کی اطاعت سے انکار کر دیا اور اس نے کہا ہم ایسا ہرگز نہیں کریں گے حتیٰ کہ ہم رسول اللہ

جیت لیتی، [اگر یہ ہے تو اس کے پاس آجیب کہہ دینی ہو] اگر کرتا چاہے، وہ ٹھنوں اور باتھوں پر ایک لگائے ہوئے ہو (4)۔
 امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ قرآن کے پاس آئے اس کے سامنے سب
 اس کے پیچھے سے اب کہ بھی وہ جس نہ دوائے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت محمد بن احمد سے روایت کیا ہے کہ تم اپنے غریبوں کے غریبوں میں مہربان سے آؤ۔ (5)
 امام سعید بن جبیر نے حضرت حماد بن عمار سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں ایک شخص ابن عباس کے پاس آیا کہ کہا کہ میں
 اپنی زنی کی دیر میں اگلی کرتا تھا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ اور شادنا تھا فاقاؤم و خولکم ائی بیٹھتم، میں سمجھا تھا یہ میرے لئے
 حال ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ جو کہ ائی بیٹھتم، ہمارے مطلب یہ ہے کہ پیچھے تم پر دو دو پیش ہو، کوئی ہو۔ جیت لیتی ہو، ائی پیش
 ہو، لیکن سو خرچ میں۔ اس سے تو وار نہ کر۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں حرا سے مراد اجائے (ادب) ہے (4)۔
 سعید بن حماد نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں اپنی لکھی میں آجوب سے کچھ نکالے۔ (5)
 امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جیسے چاہو اپنی زنی کے پاس آؤ، اب کہ دیر
 میں نہ دو، دو عورت حالت بیٹھ میں۔ (6)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں حرا سے مراد اجائے (ادب) ہے۔ (4) فرماتے تھے تم جیسے چاہو وہ
 جیت لیتی ہو، لکھی میں جیسے تم چاہو لکھی فرج سے کسی اور کی طرف تھانہ نہ دو، جن خبیثات آؤ لکم اللہ کی مطلب ہے۔ (7)۔
 امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ روایت کی دیر میں دلی کو ناپسند کرتے تھے۔ (8)
 فرماتے تھے لکھی سے مراد لکھی (فرج) ہے جس سے نفس اور جیس آتا ہے۔ فرماتے ہیں یہ روایت، اس دولی بنساؤ لکم حراؤ
 لکم اللہ اور لکھی تم جس ضرر سے چاہو آؤ۔ (9)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں مراد اپنی
 زنی کے پاس آؤ کہ کوئی نہ یا بھی ہو آؤ۔ سو پیچھے سو پیچھے چاہو لیکن عمل جانے کی ایک سہ۔

امام شافعی نے سنن میں حضرت محمد بن احمد سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
 اس آیت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا تو اس کے پاس آؤ، ان سے منظر آتا ہے اور پوچھا ہوتا ہے (9)۔ لیکن نے
 حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں تو اس کے پاس فرج میں آئے اب وہ جیت لیتی ہو یا لکھی (10)۔

1۔ منہج ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 517 (16665) 2۔ ابن ابی شیبہ (16672) 3۔ بیاض، جلد 3، صفحہ 105 (16677)

4۔ تفسیر ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 46

5۔ سنن ابی یوسف، جلد 1، صفحہ 195، جلد 2، صفحہ 195، جلد 3، صفحہ 195

6۔ مسند ابی یوسف، جلد 2، صفحہ 463 7۔ ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 470 8۔ بیاض، جلد 2، صفحہ 471

9۔ سنن ابی یوسف، جلد 2، صفحہ 196، جلد 3، صفحہ 196

امام ابن ابی شیبہ اور غزالی نے مسائل (۱) حلق میں حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہ اس کے پاس آئے خواہ کھڑا ہو یا بیٹھا ہو جس حال میں آئے جب کہ وہ میں نہ (۱۱)۔

امام سعید بن مسعود، عبد بن حمید، دارقطنی نے حضرت ابو قتادہؓ اور جابرؓ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا اور کہا میں جیسے چاہوں اپنی بیوی کے پاس آؤں۔ وہی مجھ سے فرمایا۔ پوچھا جہاں چاہوں۔ ابن مسعود نے فرمایا ہاں اس نے پوچھا جب چاہوں؟ ابن مسعود نے فرمایا ہاں۔ یہ شخص نے ایسا مسعود کو سمجھایا کہ وہ اس کی متعدد (دیر) تک آتا چاہتا ہے وہی مسعود نے فرمایا نہیں اور تو ان کی دیر قہر حرام ہے (۲)۔

امام احمد، عبد بن حمید، دارقطنی نے ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ اس نے فرمایا ہے کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی ہم اپنی عورتوں کے کس حصہ میں آئیں اور کیا چیز میں؟ فرمایا وہ تیری بھتیجی ہے جیسے چاہے۔ انھیں اس کے چہرے پر پتہ مارا اور اسے برائیاں بتا کر اور اسے چھو نہ کر گھر میں اسے کھڑا نہ کیا۔ اسے پناہ دے تو چپے اور یہ کہیے نہ ہو تم ایک دوسرے سے طہمت کی جگہ مل چکے ہو مگر جو اس پر حلال ہو۔

امام شافعی۔ (۳) امام ابن ابی شیبہ، احمد، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، دارقطنی نے حضرت خیر بن طاہر سے روایت کیا ہے کہ ایک سالک نے زین العابدینؓ سے سوال کیا کہ عورتوں کی دیر میں طہ کیا حکم ہے؟ فرمایا حلال ہے یا فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔ جب اور دوسرا آقا فرمایا تو نے کیسے سوال کیا تھا کہ وہ کی طرف سے نکل میں ہوتا جائز ہے لیکن دیر کی طرف سے دیر میں طہ جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ حق کے بیان سے ٹکس نہ کرے۔ تاہم اپنی عورتوں کی دیر میں طہ نہ کر (۴)۔

امام بخاری، ابن عمر نے اپنے جڑ میں اور ابن ابی شیبہ اور دارقطنی نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چاہو کہ اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا، عورتوں کی دیر میں طہ حلال نہیں ہے (۵)۔

ابن عمر نے جو یہ روایت کیا ہے، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں کی دیر (میں طہ کرنے سے) بکج۔ امام ابن ابی شیبہ، ترمذی (انہوں نے اس کو حسن کہا ہے)، نسائی اور ابن حبان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ شخص کی طرف نظر رحمت ٹکس فرماتا جو کسی مرد سے بد فعلی کرتا ہے یا عورت کی دیر میں طہ کرتا ہے (۶)۔

امام ابو داؤد، الطبرانی، احمد، دارقطنی نے اپنی سنن میں عمرو بن عبیدہؓ سے روایت کیا ہے کہ یہی

۳۔ سنن ابن ابی شیبہ، باب النہی عن الدیر، ص ۱۸۵، مسند ج ۲، ص ۴۵۵ (۱۹۲۴)

۴۔ سنن ترمذی، باب الکلام جلد ۳، صفحہ ۱۲۸، ص ۱۲۸، مسند ج ۲، ص ۱۲۸

۵۔ جامع ترمذی، ص ۱۸۵، ح ۱، ص ۱۸۵، مسند ج ۲، ص ۱۸۵، مسند ج ۲، ص ۱۸۵

نہایت شہیدانہ نے فرمایا حضرت کی دوزخ میں جلیا کر دینے کی نوبت ہے۔ اور

اور انسانی نے حضرت کو مرد و عورتی کے ساتھ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے یہاں کے لوگو! میں نے تم کو اپنے فرائض سے روایت کیا ہے اور میں نے تم کو اپنے فرائض سے روایت کیا ہے۔

اہم اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت کو مرد و عورتی کے ساتھ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،

اللہ نے تم کو اپنے فرائض سے روایت کیا ہے اور میں نے تم کو اپنے فرائض سے روایت کیا ہے۔

امام ابن ہدی نے حضرت کو مرد و عورتی کے ساتھ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے اور میں نے تم کو اپنے فرائض سے روایت کیا ہے۔

امام عبد الرحمن بن ابی نعیم نے حضرت کو مرد و عورتی کے ساتھ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،

مردوں اور عورتوں کی دوزخ میں جلیا کر دینے کی نوبت ہے اور میں نے تم کو اپنے فرائض سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،

مردوں اور عورتوں کی دوزخ میں جلیا کر دینے کی نوبت ہے اور میں نے تم کو اپنے فرائض سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،

مردوں اور عورتوں کی دوزخ میں جلیا کر دینے کی نوبت ہے اور میں نے تم کو اپنے فرائض سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،

مردوں اور عورتوں کی دوزخ میں جلیا کر دینے کی نوبت ہے اور میں نے تم کو اپنے فرائض سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،

مردوں اور عورتوں کی دوزخ میں جلیا کر دینے کی نوبت ہے اور میں نے تم کو اپنے فرائض سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،

مردوں اور عورتوں کی دوزخ میں جلیا کر دینے کی نوبت ہے اور میں نے تم کو اپنے فرائض سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،

مردوں اور عورتوں کی دوزخ میں جلیا کر دینے کی نوبت ہے اور میں نے تم کو اپنے فرائض سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،

دعوت کیا ہے؟ وہ ہیں جو اسلام اللہ تعالیٰ کے فرمایا ہو چکی صورت کو اس میں نقل کر رہے ہیں۔ امت کے لیے اللہ تعالیٰ کے لیے
صرف یہ نظر ضرورت نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے

وہ سید ابراہیم علیہ السلام کی بیوی تھیں۔ ان کی زندگی میں ان کے چار بچے ہوئے۔ ان کے چار بچوں کے نام تھے: یونس، یحییٰ، یونس، یونس۔ ان کے چار بچوں کے نام تھے: یونس، یحییٰ، یونس، یونس۔ ان کے چار بچوں کے نام تھے: یونس، یحییٰ، یونس، یونس۔

اور سیدہ ابراہیم، اہل ایمان اپنی شہیدہ سیدہ میں حبیبہ رضی اللہ عنہا کی شہادت کے بعد اللہ سے مقررہ فی القامت سے روایت نہایت ہے کہ ان سب سے مخصوص سے متعلق روایت کیا گیا ہے کہ انہی تین کی وراثت میں ملکی اہل کرامت سے انہوں نے لے لیا ہے یہ یقینی کو حجت سے روایت ہے۔

[illegible]

اب اس مسئلے نے اعضاء میں بھارت کی بنی علی انہیں، یعنی ہمہ نہ سے روایت کیا ہے (مستثنیٰ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے)۔
 فرماتے ہیں: ”انھیں چیزیں قرب قریب سے امتحان میں پڑتی ہیں۔ ان میں ایک یہ ہے کہ: اپنی بیوی یا اپنی لونڈی
 کی دوا میں خلل وادھت نہ لگے۔ یہ ان چیزوں میں ہے۔ اور ان کی کوٹھ اور ان کے رسول نے حرام کیا ہے اور ان کے رسول کا رسول
 بھلتا ہوا نہیں ہوتا ہے۔ ایک یہ ہے کہ: عورت عورت سے نفی کرے۔ مگر وہ یہ بھی اللہ اور اس کے رسول کے حرام قرار دے گا۔ اور
 ان دونوں کی نماز ہی نہیں جب تک یہ وہی مس پر کاغذ نہیں مٹا کہ اللہ کی بارگاہ میں خالص توبہ کر لیں۔ بھارت ذرا فرق ہے۔ میں میں
 نے اہل اہل کو کب سے یہ چیز پر نصیحت کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ”یہاں میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ چیز سنی ہے آپ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا توبہ مسوحہ جو ہے کہ جب توبہ سے کوئی غلطی ہو جائے تو اگر اور توبہ نہ ہو، اپنی نماز سے اس توبہ کوئی برائی
 کو مجوز نہ ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے۔ پھر کبھی اس نماز کی طرف نہ لوٹے“ (۱۵)۔

ماہر معجزین حمید نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرشتے میں جو عورت کی درجہ میں واپس آجاتی ہے وہ یہی ہے

۱- سہ ماہی، مئی ۲۰۱۳ء، صفحہ ۴۵۶ تا ۴۵۷

2. محمد علی (اکبر) صاحب اربعہ النور فی دیوان، 7 ج. 1997. 3. بیاضیہ، 7 ج. 1998.

4- بیاضیه ۳۰۷، ۹۶-۹۷
5- شعبان، طهره ۳۹، ۳۷۵، ۵۸۵، ۵۸۶

4- پیمانہ 7: 4، 95-97

ماہنامہ امراتی نے حضرت نسیم رحمہ اللہ سے روایت یہ فرماتے ہیں کہ آپ کوئی مرد اپنی بیوی کے پاس آئے تو دعا ہے بِسْمِ اللّٰهِ اَنْتُمْ جَابِلٌ فِیْہَا رَزَقْتُمْ وَلَا تُجْعَلِ الشَّیْطَانُ لَصِقًا بِہَا رَزَقْتُمْ۔ فرمایا سیدنا جان نے نہ کر اور نہ مرد کوئی تو ایک بچہ دیا (۱۱)۔

امام ابن ابی شیبہ (۱۲) انجری میں مکانی ملاقا میں ملکہ و مدملہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود جب اپنی بیوی سے حقوقِ زوجیت ادا کرتے تھے کہ جب فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ لَا تُجْعَلْ لِشَیْطَانٍ بِہَا رَزَقْتُمْ نَصِیْبًا۔ امام بخاری نے حدیث سے تَرْجُمَہً اَللّٰهُمَّ لَا تُجْعَلْ لَہُمْ کَفَّہً روایت کیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اہل بیت ہم اللہ پر حنا ہے۔

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰہَ عُرْضَةً لِّاٰیْمَانِکُمْ اَنْ تَبْرُوْا وَتَسْتَفْیِرُوْا اَصْبَحُوا
بَیِّنَ النَّاسِ ۝ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝

”اور نہ تو اللہ کے نام اور کلماتِ حق کی قسم کھا کر کہتیا کہ کرو گے اور یہ چیز چھوڑ دے کرو گے اور صلح نہ کرو گے“
لوگوں میں اور بعض اوقات خوب سنتے والا نہ ہونے والا ہے۔“

امام ابن جریر (۱۳) اسناد راہن اپنی حدیث اور بخاری نے اپنی سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ تو مجھے اپنی قسم (۱۴) سے شکرا نہ کر۔ کہ اے آریضہ بن ابی سلمہ تو قسم کھا کھا و ادا کر اور کھل کا کر (۱۵)۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ میں نے ابن عباس سے یہ کہہ دی کہ اے ابن عباس یہ قسمیں کس سے بات نہ کرنے یا قسم نہ کر کے قسم کھائے۔ اور انہوں نے در بیان رخصت سر اور دو قسم کھاتے کہ میں ان کے درمیان میں نہیں کروں گا اور کہے کہ میں نے قسم کھائی ہوں ہے۔ وہ ان میں سے فرماتے ہیں ایسا فعلی اپنی قسم نہ کر کہ دوے (۱۶)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ میں نے ایک شخص کو یہ قسم کھانی میں سے کہ دو قسم کھاتے کہ میں نے قسم کھائی تو اے خدیجی نے اس سے منع فرمایا ہے (۱۷)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ میں نے ایک آدمی سے کہا کہ اے خدیجی تو قسم کھا کر کہ دوے (۱۸)۔
نہیں کہ وہ دعا کرنے میں نہیں۔ اب کہ تو اللہ تعالیٰ سے یہ آیت کا دل فرمائی وَلَا تُجْعَلُوا لَہُمْ عُرْضَةً لِّاٰیْمَانِکُمْ اَنْ تَبْرُوْا وَتَسْتَفْیِرُوْا اَصْبَحُوا بَیِّنَ النَّاسِ ۝ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے ایک شخص سے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ آپ کیا اور کب کر میں نے دعا فرمائی ہے کہ اگر میں فلاں سے بات کروں تو یہ میرا کلام آں ہے اور میرا کلام بیت نہ کے لئے یہ دعا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا نہ اسے تمام کلام آں اور نہ اسے اس کو بیت اللہ کے لئے پڑے بلکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَا تُجْعَلُوا

۱۔ مصنف ابوداؤد، ج ۶، صفحہ ۱۹۴ (۱۰۴۶۷) ۲۔ تفسیر طبری، ج ۱، ص ۴۵۰

۳۔ ابن ماجہ، ج ۲، صفحہ ۴۸۰

۴۔ ابن ماجہ، ج ۲، صفحہ ۴۷۹

اللہ غفر لہ ما کان قبلہ ان شئنا ان نصلیٰ علیٰ ائمتنا الحسن و علیہ السلام و انہ صبیحہ عظیمہ پس فرمایا قسم کا تکرار ہے۔

۱۰۔ منہ جریسے حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں اللہ کی قسم ان ائمہ کرام پر قسم نہ رہا تو (۱۱)۔

۱۱۔ عیدہ ازراقی نے حضرت حائضہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص قسم لیا تھا ایک ایسے کو کہ میں جو روایت نہ ہوں تو کچھ اپنی قسم سے، قسم اس کی سہ بیویں کرنا تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عیدہ رضی اللہ عنہا کو کہ جہاں بھی رہا وہاں تو حق خیر و نرا یہ بات ہے۔

۱۲۔ ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص دو آدمیوں کے درمیان صلح کے واسطے گیا، آدمی کو پھر ان میں سے ایک اس پر مار مارا تو دیکھا اس پر کوئی لٹک کر رہا تو وہ قسم اٹھا کر دیکھا کہ وہ ان کے درمیان صلح نہیں کرے گا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

۱۳۔ ابن ابی حاتم نے اسے اس طرح سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ آیت سیدہ زینبہ صدیقہ کے بارے میں نازل ہوئی جو نبیوں نے صبح کے بارے میں قسم اٹھائی تھی (۱۴)۔

۱۴۔ ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ تحت نقل فرمایا ہے یعنی اللہ تعالیٰ اس وقت کو سننے والا ہے جس پر تمہوں نے قسم اٹھائی ہے (۱۵)۔ یہ غلط قسم کا تکرار کے زوال سے پہلے ہے۔

۱۵۔ ترمذی، مسلم، ابن ماجہ نے حضرت امام ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کا اپنا مال کے بارے میں قسم نہ لے کرنا اس کی نسبت قسم کا کلمہ (۱۶)۔ یا بلعقلی کے نزدیک مذکور ہے (۱۷)۔

۱۶۔ امام احمد، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے امام ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس چیز میں قسم اور نہ قسم ہے جس کا انسان مالک نہیں ہے اور نہ اللہ تعالیٰ مالک اس میں اور نہ کسی میں قسم نہ رہے۔ جس نے کوئی قسم اٹھائی ہے وہ اس کے علاوہ کچھ کلمہ کہے تو اسے قسم والا کہہ چھوڑ دینا چاہیے اور دو کلمہ کہے یہ جیسے دو بچہ ہو، اس کا بچہ نہ اس کا گناہ ہے (۱۸)۔

۱۷۔ ابن ماجہ اور ابن جریر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عقل تیری یا مصیبت پر قسم اٹھائی تو اس کا قسم میں ہی ہے نہ یہ کہ وہ قسم تو تیرے اور اپنی قسم سے جو کرے (۱۹)۔

۱۸۔ مالک، مسلم، ترمذی اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کام پر قسم اٹھنے سے بچنا اس سے علاوہ (۲۰) میں بخیر دیکھتا ہوں اسے اپنی قسم کا کلمہ نہ بولنا چاہیے اور دو کلمہ کہنا چاہیے جو ستر ہوا (۲۱)۔

۱۹۔ ترمذی، مسلم، ابوداؤد، ابن ابی حاتم نے حضرت ابو موسیٰ اشعرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں

۱۔ تفسیر طبری، ج ۲، ص ۴۸۱، ۲۔ بیضا، ۳۔ بیضا، ۴۔ بیضا، ۵۔ بیضا، ۶۔ بیضا، ۷۔ بیضا، ۸۔ بیضا، ۹۔ بیضا، ۱۰۔ بیضا، ۱۱۔ بیضا، ۱۲۔ بیضا، ۱۳۔ بیضا، ۱۴۔ بیضا، ۱۵۔ بیضا، ۱۶۔ بیضا، ۱۷۔ بیضا، ۱۸۔ بیضا، ۱۹۔ بیضا، ۲۰۔ بیضا، ۲۱۔ بیضا

۱۔ بیضا، ۲۔ بیضا، ۳۔ بیضا، ۴۔ بیضا، ۵۔ بیضا، ۶۔ بیضا، ۷۔ بیضا، ۸۔ بیضا، ۹۔ بیضا، ۱۰۔ بیضا، ۱۱۔ بیضا، ۱۲۔ بیضا، ۱۳۔ بیضا، ۱۴۔ بیضا، ۱۵۔ بیضا، ۱۶۔ بیضا، ۱۷۔ بیضا، ۱۸۔ بیضا، ۱۹۔ بیضا، ۲۰۔ بیضا، ۲۱۔ بیضا

۱۔ بیضا، ۲۔ بیضا، ۳۔ بیضا، ۴۔ بیضا، ۵۔ بیضا، ۶۔ بیضا، ۷۔ بیضا، ۸۔ بیضا، ۹۔ بیضا، ۱۰۔ بیضا، ۱۱۔ بیضا، ۱۲۔ بیضا، ۱۳۔ بیضا، ۱۴۔ بیضا، ۱۵۔ بیضا، ۱۶۔ بیضا، ۱۷۔ بیضا، ۱۸۔ بیضا، ۱۹۔ بیضا، ۲۰۔ بیضا، ۲۱۔ بیضا

روایت کیا ہے یہ اس کے ساتھ اپنی نگاہوں پر ہے (61)۔

امام ابو داؤد، ابن جریر، ابن حبان، ابن مردودہ اور ترمذی نے عطاء بن ابی رباح کے طریق سے روایت کی ہے کہ اس سے یحییٰ بن یحییٰ کے متعلق یہ جہاں کیا تو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کا چپا قسم میں جو کہ ہے: **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، بَلَى يَا اللَّهُ** (۶۱)۔

امام محمد و قزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں وہ کسی معاملہ میں جھگڑا کرتے تو آپ کہتا ہے: **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** دوسرا کہتا ہے: **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** وہ معاملہ میں جھگڑا کرتے اور ان کے دل اس قسم پر پختہ نہ ہوتے (62)۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں انور قسم، حرام اور بڑل میں ہوئی ہے خدا ایک ٹھکانا ہے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، بَلَى يَا اللَّهُ** یہ اس قسم ہے کہ اس میں خدا کو نہیں ہے۔ کفار اس قسم کا ہوتا ہے جس کے اور پر دل کا ارادہ پختہ ہو کہ وہ ایسا کرے گا یا نہیں کرے گا (63)۔

امام ابن جریر نے حضرت یحییٰ بن محمد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک قوم کے پاس سے گزرے جو تیر اندازوں کی مشق کر رہے تھے۔ نبی کریم ﷺ ان کے ساتھ ایک صحابی بھی تھے۔ ایک شخص نے تیر پھینکا تو کہا اللہ کی قسم تیر نشانہ پر لگا (یا کہا) اللہ کی قسم میرا تیر نشانہ پر نہ لگا۔ جو صحابی نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے انہوں نے عرض کی ہاں رسول اللہ ﷺ یہ شخص نہ ہٹے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہرگز نہیں تیر اندازوں کی قسمیں انہیں، ان میں نہ کفارہ ہے اور نہ ان میں سزا ہے (64) ابو داؤد نے عطاء کے طریق سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں ان قسم یہ ہے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، بَلَى يَا اللَّهُ**۔

امام سعید بن منصور، ابن جریر، ابن المنذر اور ترمذی نے عکرمہ کے پاس سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یحییٰ بن یحییٰ ہے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، بَلَى يَا اللَّهُ** (65)۔

امام سعید بن منصور، محمد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور ترمذی نے طاؤس کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یحییٰ بن یحییٰ ہے کہ وہ فصل کی حالت میں قسم اٹھائے (66)۔

امام ابن ابی حاتم اور ترمذی نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ اس آیت کہ یہ بتا دیں جان فرمائی تھیں کہ ایک شخص تم میں سے کسی چیز پر قسم اٹھاتا ہے اور وہ اسے سچا کہتے ہے، لیکن اس کے خلاف ہوتی ہے (67)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یحییٰ بن یحییٰ ہے کہ ایک شخص کسی شے پر قسم

1۔ تفسیر طبری نہایت جلد 2 صفحہ 485 2۔ ایضاً 3۔ ایضاً 4۔ ایضاً جلد 2 صفحہ 494

5۔ سنن ترمذی جلد 10 صفحہ 49 مجموعہ اس شرح میں 6۔ ایضاً 7۔ سنن ترمذی جلد 10 صفحہ 49

8۔ تفسیر طبری نہایت جلد 2 صفحہ 487

اٹھائے اور اس کا کٹا نہ ہو کہ کسی کی بھی جگہ اس سے قسم اٹھائی ہے (عین وہ اس کے خلاف تھی) (8)۔

امام ابن جریر نے رابطہ الصوفی کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں میں نے ان سے کہا یہ قسم ایک نام پر قسم اٹھائے اور وہ اسے حق تصور کرے گا جو لیکن حقیقت میں وہ کام ایسا نہ ہو (9)۔

امام ابن جریر اور ابن اسود نے علی بن ابی طالب کے طریق سے ابن عباس سے روایت کر کے فرماتے ہیں، یہ آیت میں قسمیں سے متعلق ہے جو کسی شخصانہ اور اسے کرنے یا نہ کرنے کی قسم اٹھائے ہے پھر وہ کوئی دوسرا کام اس سے بجز رویت سے جو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو قسم فرمائے اور بجز کام کرنے و عدم کیا ہے تو یہ لیکن لغویں سے یہ سن ہے کہ ایک شخص کسی کام پر قسم اٹھائے جس میں وہ چاہتی نہ دیکھتا اور اس کے گمان میں ہو کہ اس نے غلطی کی ہے تو اس قسم کا کٹہہ دے اور اس میں گناہ نہیں ہے (12)۔

امام ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں لیکن لغویہ ہے کہ تو کسی ایسی چیز کو حرام کر دے جو اللہ نے حلال کر کے ہے یا اس قسم میں تجھ پر کفار و نکاح ہے۔ و لیکن یٰۤاٰیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَجْعَلُوْا مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ حُرْمَتِہٖ فَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (یا نبی! تم میں تمہارے حراموں کا کٹہہ نہ لگاؤ اور وہ جس سے تم پر کفار و نکاح ہے) (13)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے لغویہ ہے کہ انسان حقیقت پر قسم اٹھائے مثلاً یہ کہ وہ نماز نہیں پڑھے گا یا کسی نہیں کرے گا۔

نام محمد ابن زبایہ بن عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابراہیم النخعی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے لغویہ ہے کہ کسی قسم میں قسم پڑھنا اٹھائے پھر وہ بھول جائے کہ اللہ تعالیٰ اس پر سزا دے گا نہیں فرمائے گا نہیں وہ کفار و نکاح ہے۔

نام محمد ابن حمید اور ابو النبیخ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ کے طریق سے حضرت سلیمان بن یہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے لغویہ سے مراد بغیر اللہ کے قسم اٹھانا ہے

نام محمد ابن حمید نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے لغویہ ہے کہ ایک شخص اپنے گناہ کے معافی کی کام پر کسی قسم اٹھائے مگر اللہ تعالیٰ میں وہ مجھ سے جو یہ نہیں مانو ہے اور اس پر تمہارا سوا خدا نہیں ہے، و لیکن یٰۤاٰیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَجْعَلُوْا مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ حُرْمَتِہٖ فَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (یا نبی! تم میں تمہارے حراموں کا کٹہہ نہ لگاؤ اور وہ جس سے تم پر کفار و نکاح ہے) (14)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت انس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انوکھ طالع چیز کو حرام کرنے پر قسم اٹھانے سے بچ کر کہتے تھے جب ہم نے قسم اٹھائی ہے اور اپنے اوپر ایک چیز حرام کی ہے تو ہمارے لئے مناسب ہے کہ ہم اپنی قسم کو سچا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنْ تَوَلَّوْا تَتَّقُوا وَ تَتَّقُوا وَ تَتَّقُوا وَ تَتَّقُوا (اگر تم لوگ تمہارا حق نہ مانو گے تو تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو) (15)۔

[illegible]

انام انوں اہل عالم کے معرے بعد ان جیسے روایت کیا ہے و انہ علقون یعنی جب قسم سے جند و عباد کرتا ہے تو وہ تعالیٰ اس پر اعلیٰ صفت بخاری کا اختیار کرتا ہے۔ حوالہ: تہ طبع جس قسم پر کفار و الازم نہیں فرمایا بلکہ کفار و کاسم نازل فرمایا۔

يَلْبِثِينَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ نِسَاءً يَتَرَبَّصْنَ مِنْهُمْ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ ۖ فَإِنْ قَامُوا
فَإِنَّ اللَّهَ عَظِيمٌ مُرَحِّمٌ ﴿١٠﴾

ان کے لئے جو قسم اٹھاتے ہیں کہ وہ اپنی بیویوں کے قریب نہ جائیں گے بہت سے چاروادی بھراگر رجوع کرئیں (اس بات میں) تو بے شک غلطی ہو رہی ہے۔

اٹام عبد الرحمن، ابو سعید، سعید بن مسعود، عہد میں سعید، ابن مسعود، ابن الاثیر نے المعرفہ میں ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ وہ اس نیت کو اس طرح پڑھتے تھے: **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ** اور ساتھ اعلان قسم ہے اور تمہارا ہوا ہے۔
امام ابن مسعود نے انی میں کعب کے اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام ابن ابی رواد نے لمعاذ میں حضرت حماد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے مصنفہ ابی میں یقین نہیں
یَقِیْنُونَ پڑھا ہے۔

ایسا اتفاق، عجب بہن حمیدہ علیہ الرحمۃ، امین المؤمنینہ زکریاؑ کی سسٹن میں حضرت ابن عباسؓ اور اسی انصاف و انصاف سے روایت کیا ہے۔
فرماتے ہیں: (ابلا، چہ کہ انسان پیشہ اپنی بیوی سے محبت نہ کرنے کی ضرورت ہے) (۱)۔

امام ابن جریر، ابن کثیر، ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص قسم اٹھاتا ہے کہ وہ اپنی بیوی سے محبت نہیں کرے گا پھر وہ چار مہینے انتظار کرے گا۔ اب اگر وہ اس سے محبت کرے گا تو اپنی قسم کا کفارہ دے گا۔ اگر اس کی محبت سے پیسے پر سینے گزر جائے ہیں تو سلطان اس کو اختیار دے گا۔
 ۱۱۔ اے اہل طلاق! دیکھو، جس کا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (۲۰)۔

امام حسین بن منصور، مدید بن حمید، طبرانی، بیہقی اور خطیب نے اپنی تصانیف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابن جابر علیہ السلام ایک ماہر اور سوال اور اس سے زائد ہوتا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کا وقت چار مہینے مقرر فرمایا۔ مگر چار مہینوں سے کم۔ بلاء ہو گا تو دواہل نہ ہو گا (3)۔

1- سخن‌گیری از مسئول، باب‌گزین، اخلاق، قضاء، و غایب، 7 سطر، 380
2- تغییر طبری از روایت‌ها، جلد 2، سطر 52:2

3- سنين كورناري بولتا، باب نرنگي مختلف لايوا مراد، جامه 7، پلو 38

3. سنن کبریٰ، کتاب باب فزولہ، مختلف لایا، امر ۶، ج ۷، صفحہ 38۱

امام محمد بن سید نے فتاویٰ سے روایت کیا ہے کہ: میں نے حضرت علیؑ سے متعلق سب کچھ سنا ہے جو اپنی بیوی سے ایسا کرتا ہے مثلاً: بستر پہنچنے پر اسے کہتا ہے: اے امیر! تیرا سرخ نہیں ہو گا۔ میں تجھ سے قریب نہیں آؤں گا اور میں تجھ سے دُور نہیں آؤں گا۔ فرمایا: نہ نہ! باجبر سے لوگ اسے طلاق دیتے تھے کہ نہ تجھے ہمیں اس کے لئے چاہیے نہ تمہارے لئے۔ ان لوگوں کے اندر رجوع کر کے تو اپنی قسم کا کفارہ دے اور وہ عورت اس کی بیوی ہے، سو اگر چاہیے کہ اگر مجھے اور اس نے سن چاہیں تو میں رجوع نہ کیا تو عورت حلال نہ ہو جائے گی۔ عورت اسے اپنے نفس کی نگہداشت اور اس کا بچہ نہ دے گی۔ اسے بیچنا غلام بھیج سکتا ہے۔ اس کا پیلو نہ لے سکتا۔ اگر اندر بھی اسے بیچنا غلام بھیج سکتا ہے۔ لیکن دوسرے شخص کے لئے عورت کے اندر ایسا کرنے کا کوئی حصہ نہیں۔ اگر دوبارہ اس سے نکاح کرے گا تو اسے زنا ہوگا اور اس کا احترام ہوگا۔

امام عبید بن حمید اور یحییٰ نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ اسے میں جو جسم جو عمارت سے لٹائی ہو رہا ہے، ہے۔
امام عبید بن حمید نے ابراہیم اور شعیبؑ کے بارے میں بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام سید ابن قیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایا ایسا نہیں ہے کہ قسم کے ساتھ

اگر ہم بدین تہجد سے عید بن الحسیب اور دنیا میں بن ہریمہ بنی امدت کیا ہے کہ خالد بن سعید بن الحارث سے اپنی بیوی کو ایک سال چھوڑے رکھا: اب کہ نہ اس قسم نہیں وہاں تھی حضرت ع نہ نے اسے لڑایا کیا تو نے آیت اے ایمان! جس پر مکی ہے کسی مرد کے لئے سب نہیں کہ وہ اپنی بیوی کو چار مہینوں سے زید (چھوڑے رکھے) (اور اسی سے عرب نہ جائے)

امام علیؓ نے قاضی بن کر رہا تھا۔ اپنی فکر و محنت سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے کہ دو عابدین العالم الکجریؓ کی کوٹھمٹ کر رہی تھیں ان بارے میں کہ وہ غریب و عرصہ اپنے بیوی کے قریب نہیں آتے تھے۔ آپ نے فرمایا: "اے خالد غریب و عرصہ قریب نہ جانے کی روش سے نکال توئے سنا ہے کہ اللہ نے میت کی بیوی کے لئے سستی مقرر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو چار مہینے تک دعا کا حکم فرمایا ہے اور یہ غریب و عرصہ مقرر فرمائی ہے۔"

حضرت محمد بن مسلم رحمہ اللہ سے فرمایا: ہمیں یہ خبر ملنی کہ کچھ کفریادادست نہ کرنے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے لیکن حضرت عائشہؓ نے اسے ڈرایا ہے اور یہ وارد فرمایا ہے کہ وہ اپنی بیوی سے رہنمائی کرے اور اسے زیادہ کی مشابہت سے ڈرایا ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ایسا نہیں ہے مگر قطب ہے مگر تھوبہ (۱)۔

قائم محمد بن حمید نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمانے ہیں ایلائی دو قسمیں ہیں ایک ایلا غضب میں ہوتا ہے اور دوسرا غشا میں ہوتا ہے۔ غضب میں ایلاء کی حالت جب چار چیزیں گزر جائے تو صورت مرد سے جدا ہو جاتی ہے اور مرد میں سے ہوتا ہے اس پر کوئی مواخذہ نہیں ہے۔

عبد الرزاق، محمد بن حماد بن عیسیٰ سے حدیث میں، حیر سے روایت کیا ہے نہ مات ہیں ایسے بچہ جس کی والدہ فوت ہوئی، دوسرا
 رشید دارقوت، میرے والدہ صاحبہ نے قسم اٹھائی کہ وہ میری ماں سے حقوقِ زوجیت و انیس کر کے کاٹتی کہ وہ اس بچہ کا دودھ

تجربہ ہو۔ چار مہینے گزر گئے تو میرے کما تیوی بیوی تجھ سے جد ہو گئی ہے۔ میرے والد صاحب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا اگر تو نے نقصان پہنچانے کی نہ طرح تم اٹھائے تھی تو وہ تجھ سے جدا ہو کر دور نہیں۔ امام محمد بن حنفیہ نے حضرت امام عسکریہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرمائی کہ: ہاں، ایک بچہ ہیں، ہر ماہ ۱۰ دینار انہی محبت کا قدر لوگوں نے اس کے باپ کو دیا، اس کا نام ابھی نہ رکھ کر رکھتے ہو۔ اس کے باپ نے کہا میں نے قسم کھائی ہے کہ میں اس کی ماں کے قریب نہیں جاؤں گا جب تک کہ یہ بچہ کا دودھ نہیں چھڑا رہی۔ لوگوں نے کہا اللہ کی قسم، میری بیوی تجھ سے غار ہو گئی، وہ میرا بیوی کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور مقدمہ پیش کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے اپنی طرف سے یہ قسم اٹھائی تھی یا اس پر مقدمہ کا اظہار کرتے ہوئے قسم اٹھائی تھی۔ سہاچی کے والد نے کہا نہیں میں تو بچی کی صلات چاہتا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اصلاح میں ایسا لوگوں سے ہے۔

امام محمد بن الرزاق اور محمد بن حنفیہ نے حضرت محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کہ میری بیوی کے پاس آ کر پڑ چکی کہ میں نے قسم اٹھائی ہے کہ میں اپنی بیوی کے دوسرا قریب نہیں جاؤں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میرا خیال ہے تم نے ایسا کیا ہے۔ اس شخص نے کہا میں نے اس نے قسم اٹھائی تھی کہ وہ بچے کو اتار کر میرا دودھ پلائے۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو ایسا نہیں کرتا۔

امام محمد بن حنفیہ نے الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے اپنی بیوی کو کہا اللہ کی قسم میں تیرے قریب نہیں کھنک کھنک کر آتی کہ تو اپنے بچے کا دودھ چھڑا دے۔ حضرت علی نے فرمایا اللہ کی قسم یہ ایسا نہیں ہے۔ امام محمد بن حنفیہ نے عمار سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوالکلام مرثدہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے قسم اٹھائی تھی کہ وہ اپنی بیوی کے قریب نہیں جائے گا جب تک کہ وہ بچے کا دودھ چلاتی رہے گی۔ ابوالکلام نے فرمایا میرے خیال میں ایسا غصہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿لَنْ يَكُونُوا لَكَ دُورًا﴾ عطف کر ﴿ثُمَّ يَكُونُ لَكَ دُورًا﴾ (زبور) غصہ کے بعد ہوتا ہے۔ ابوالکلام نے کہا میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہتا۔ میرے والد نے کہا میں بھی اس کے متعلق کچھ نہیں کہتا۔

امام عبد الرزاق اور محمد بن حنفیہ نے حضرت زید بن ابی حمزہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے ایک عورت سے بیان کیا کہ میں نے اس کو کہا کہ میرے والد کو کہیں لے بیٹھنا بہت پرہیزگار کیا ہے اور مجھے بتا رہا ہے کہ اس کے بطن میں کوئی تکلیف ہے پھر کہا اللہ کی قسم میں بھلا آیا اور اس سے بات نہ کی۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا پوچھنے لڑنے سے پہلے تیرے اس کے ساتھ کجاہت نہ کرنا ضروری ہے (۱)۔

امام عبد الرزاق اور محمد بن حنفیہ نے حضرت منصور مرثدہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے ابوالکلام رحمہ اللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے قسم اٹھائی تھی کہ وہ اپنی بیوی سے کچھ نہیں کرے گا۔ میں اس کی جماعت سے پہلے چار مہینے گزر گئے۔ ابوالکلام نے فرمایا اللہ عز و جل نے تیرے دل میں دوتا ہے اور مجھے قسم کے ایذا ہوئے کا اندیشہ ہے (۲)۔

[illegible][illegible]

۱۔ محمد بن سید نے اقواب سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن جریر رحمہ اللہ سے پوچھا کیا حضرت ابن عمر بن ابی حمزہؓ فرماتے تھے کہ جب چار سنیہ ایمان کے بعد گزر جائیں تو عورت کو طلاق یا نہر جو بانی ہے اور وہ آگے نکاح کر سکتی ہے اور اس پر حضرت نسیم سے روایت ہے کہ ہاں ابن عباسؓ کا یہ منکر ہے۔

امام محمد کریمؑ، عبد بن حمزہ اور یحییٰ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: "اے میں جب مرد چلی ہوئی سے بلا کر اسے چوم لینے پر مجبور ہائے تو اسے طلاق دینا چاہیے" ہے اس کے بعد وہ تین حضرات سے گزارش کی: "مگر اس کا خاتمہ اس کی عدت میں سے نکال دینا صحیح سمجھنا" اس کے علاوہ کوئی شخص عدت میں اسے نکال کا پند نہیں سمجھتا اور جب عدت گزار جائے تو پہلے خاتمہ اور کسی دوسرے شخص کو اور خاتمہ سمجھنے کی ضرورت نہیں (۱۳)۔

اوس طہر بن حید نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: اے دارے میری روایت کی ہے کہ جب چار ماہ گزر رہے تھے تو حضرت کو آپ لڑائی باندھو پائے تھے اور جب مکان کا بیٹھام اس کا بیٹھا غصہ اور کوفی اور اس شخص سے بعد شام دے سکتے ہیں۔

امام محمد بن حنفیہ نے حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت کیا ہے کہ کوئی شخص اگر اپنی بیوی کو کچھ کرے کسی ایک سال تک تیرے قریب آوے تو تجھے شہن خلایق۔ اگر وہ سال گزرنے سے پہلے اس کے قریب جائے تو اسے تجوز حلال و آقا ہو جائے گی۔ اگر نہ ہو تو اسے قریب نہیں جاتا حتیٰ کہ چار ماہ گزرنے میں تو ایک سال تک نہ ہو جائے۔ اگر وہ سال گزرنے سے پہلے وہ اس سے نکاح کر لیتا ہے پھر اس کے ساتھ اہل نکاح کا حق کی سال گزر جاتا ہے تو اس پر ایلا کا قصہ داخل نہیں ہوگا۔

امام عبد بن حمید نے حضرت زبیر ابن العوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان کو کوئی شخص اپنی بیوی کو کہتا ہے کہ اگر آپ سال تک میں حیرے قریب آئیں تو قبیلہ حلاقان اور انہم فرماتے ہیں اگر وہ اس کے قریب جائے گا تو وہم نہ ہو پائے گی۔ اگر وہ اس کے قریب نہیں جائے گا تو ہمیں گریہ ہوگی۔ تو عورت ایک حلاق کے ساتھ ہو کر جاتی ہے۔ اگر وہ اس سے روز بارہ نکاح کرے گا اور سال گزرنے سے پہلے اس سے اپنی نرے گا تو وہ باندہ سوجائے گی۔ اگر اس نے قریب نہیں جوئے گا تو کافق کہ چار ماہ روزہ جائیں گے تو اس پر دوسرا چلا جائے گا۔

امام مالک نے سید بنی مصعب اور ابوہریرہ بن عبدالمؤمن رحمہما اللہ سے روایت کیا ہے کہ ان کے پاس جو شخص ایسا بیوی سے

١. مختلف المراجعين: ٤٥٤ (٦٤١) (١)

2. أيضاً، جرد، في 145C-1.64

3. مصنف: محمد عزیز اقبال، مجموعہ صفحہ 455 (645) 11

4. خط امام با حق، جلد 2، صفحہ 557 (18)، مطبوعہ دار الفکر

دیا، کر کے پھر جو بیٹے کو رہا نہیں تو ایک ملائی واقع ہو جائے گی اور محبت کے اندر جاننا کہ جو شیخ کو مرنا چاہتا ہو گا اسی
اس نام کے حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: خاصہ کا ایلا، آوازوں کے ایلا کی طرح
(ایلا ہے اور غلام کا ایلا، وہاں ہے)۔

امام عبدالرزاق نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: غلام کا ایلا، وہاں ہے۔
امام عبدالرزاق نے حضرت اور نبیوں نے زہری، مسلمانہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: غلام کا ایلا، وہاں ہے۔ یہ
ہے۔ لیکن ابن قتادہ نے اس سے روایت کیا ہے کہ غلام کا ایلا، آواز اور عورت سے چار ماہ ہے۔۔۔ ایک نے عبداللہ بن ابی بکر سے
روایت کیا ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے اور ایک محدث نے یہ اشعار کہتے ہوئے ان پر زبانت
حوالہ ہے۔ اس کی اطراف کا ایک چیز اور مجھے اس بات نے یہ یاد رکھ ہے کہ میرا دوست نہیں جس کے ساتھ میں دلی
بہلاؤں۔ ان کی قسم اگر ان کی ذات کا مجھے خیال نہ ہو تو اس کے پہلوؤں میں روٹی سے حرکت کرتے رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے پٹیا پٹی خضہ سے پڑھا کہ عورت کو نہ دے کے نفع کرتا عمر روٹکی ہے تو اس نے بتایا کہ چوہا پا پا پا، اور حضرت عمر نے
فرمایا میں شکر میں۔ تیری کو چار ماہ سے زیادہ نہیں روٹوں گا۔

امام ابن ابی اثقی اور ابن ابی الدینا نے اس کتاب الاشراف میں حضرت سہیل بن جبیر مولیٰ ابن ابی ہاشم رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ سہیل نے صحابہ کرام سے ملاقات کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زیارت نہ کرتا تھا کہ
ایک رات وہ مدینہ مجبور کی لیلین کا چشمہ کا رہا ہے۔ آپ کڑیاں کو کشت کرتے تھے۔ آپ ایک دفعہ دو ایک عورت کے
دراڑے سے گزرتے جو دروازہ نہ دے کہ ہوں غار چاشما پناہ رضی اللہ عنہ

یہ روایت غریب اور عجیب ہے اور اس کے اندر ہے اسی قدر ہی کو کافی ہے کہ اس نے یہ بات کہہ کر نہایت
بہانے کے لئے میرا دوست نہیں۔ اللہ کی قسم اللہ اور شریک کی ذات نہ ہوتی تو اس چار پٹی سے اس نے پہلو عورت
کہتے ہیں رات گزارتی فطرت میں نہ تعب کرتی اور کسی راحت نہ دے اپنی کوئی وطن لیلیف اور اس کو بہتر بن کر
تھیرا اور مجھ سے مختلف انداز میں دل لگی کرتا وہ بات کہ تیری میں اس بہرہ وادی کی طرح ظاہر نہ دے اسے خوش کرتا ہو اور
کے قریب کھیت دیکھ اپنی محبت میں خواب آتا اور میں اسے خواب کرتی لیکن میں رقیب اور بھران سے ذرا ہی ہوں جو اسے
غلوں کی گمانی کرتا ہے جس کا کتاب بھی مستحسن ہو اور ابھی اس سے کوئی ہی نہیں ہوتا

پھر اس عورت نے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اپنے گھر میں وحشت محسوس کرتے اور خود کے صاحب
موتنے کی فکارتوں کی وہ اپنے اخراجات کی کوئی کا بھی شکوہ نہ کرتی۔ عمر پر اللہ رحم فرمائے۔ جب صحیح ہوئی تو حضرت عمر سے
اس کی طرف فائدہ دلایا میں مجھ کو اپنے ہم کی طرف تھا کہ اس کے خاندان کو آرام کرے۔

امام ابن ابی الدینا نے حسنہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عمر نے اپنی بیٹی خضہ سے پوچھا عورت کتنا

نے عورت سے پوچھا کیا تو میں سے عارضی ہے؟ عورت نے کہا ہاں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم دونوں اپنے سر قریب کر دو۔ میں آپ ﷺ نے عورت کی پیشانی مرد کی پیشانی کے اوپر رکھی۔ پھر یہ فرمائی اے اللہ ان کے درمیان الفت پیدا فرما، ان کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت عطا فرما۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ کے ایک بازو سے گزرا دے، اور آپ کے ساتھ حضرت عمر تھے۔ ایک عورت سر پر کھائیں اٹھائے ہوئی سامنے آئی۔ جب اس نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو کھائیں بیٹھ گئیں اور آکر نبی کریم ﷺ کے پاس بوسے لگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرا اور میرے خاوند کا کیا حال ہے، نہ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حضرت سے فراق دیکھے، دوسرا اس سے زیادہ خوب نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

ناجیہ بنتی اور یونس نے دلائل میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ حدیث سے اسی طرح کا واقعہ نقل فرمایا ہے۔
ناجیہ مسلم ابوداؤد اور نسائی نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا انسان کے ہر ہونہ پر صحت صدقہ ہے۔ ملاقات کرنے والے پر صحت کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے منع کرنا صدقہ ہے، راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا صدقہ ہے۔ اپنی الجیر سے محبت صدقہ ہے، صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کوئی اپنی شہرت چوری کرے اور اسے صدقہ کا ثواب ملے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر کوئی شخص تراجم جلد پر قلم کرتا تو کیا تمہارے عورت پر (۱)۔

ابو یوسف نے اسعبد میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! مالدار لوگ اگر میں بڑھ گئے۔ فرمایا کیا تم ہار میں نہیں پڑھتے، روزے نہیں رکھتے اور جہاد نہیں کرتے۔ میں نے عرض کی کیوں نہیں۔ وہ بھی ہمارے طریقہ نماز، روزہ اور جہاد کرتے ہیں اور وہ صدقہ دیتے ہیں، ہم صدقہ نہیں دیتے، فرمایا تیرا ایسے شخص کی بات سننا جو نہ کہیں سکتا پھر تیرا اسے حاجت کو بیان کرنا بھی صدقہ ہے۔ تیرا کسی ناجیہ شخص کی راستہ کی طرف ہدایت کرنا صدقہ ہے اور ضعیف کی مدد کرنا بھی صدقہ ہے اور اسے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا بھی صدقہ ہے اور بیوی کے پہلو میں سونا بھی صدقہ ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کوئی شخص اپنی خواہش چوری کرنا ہے اور اسے اجر ملے؟ فرمایا جتنا تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر تو غیر مسلم میں ایسا کرے تو کیا تجھ پر گناہ (یا نہیں)؟ میں نے کہا گناہ ہوگا، فرمایا کیا تم شرکاء شمار کرتے ہو اور نیکی کا حساب نہیں لگاتے (۲)۔

ابو یوسف نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرا زوجہ سے جماع کرنا اس میں تیرے لئے اجر ہے، میں نے کہا اپنی شہوت کو پورا کرنے میں تیرے میرے لئے اجر ہوگا؟ فرمایا جتنا تو تیرے لئے چاہیو، ابوداؤد ابوداؤد اس سے خبر کی امید رکھتا کہ پھر وہ فوت ہو جائے تو کہہ تجھے ثواب ہوگا؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تو نے اسے پورا کیا تھا؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے۔ فرمایا کیا تو نے اسے ہدایت دی؟ میں نے کہا نہیں بلکہ اللہ نے

اسے ہدایت دی تھی۔ فرمایا تو نے اسے رزق دیا؟ میں نے کہا نہیں۔ بعد اللہ تعالیٰ نے اسے رزق دیا تھا۔ فرمایا اسے طلال میں نہادو اسے حرام ہے۔ چلا۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا تو اسے زندہ کرے گا۔ اگر چاہے مجھ کو اسے مارے گا اور میرے لئے اجر ہوگا۔ امام ابن السنی اور ابوالفتح نے الطب النبوی میں اور سیقی نے شعب الایمان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ وہ ہر جمعہ اپنی بیوی سے جماعت کرے تو اس کے لئے دو اجر ہوں گے۔ ایک جمعہ کے غسل کا اجر اور دوسرا جماعت کے غسل کا اجر۔ امام سیقی نے سنن میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں اپنے نفس کو جماع پر مجبور کرتا ہوں اس اسید پر کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے ایک ایسی روح نکالے گا جو اللہ کی تسبیح بیان کرے گی۔

امام عبدالرزاق نے المصنف میں حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور عرض کی کہ اس کا خاوند اس کے ساتھ جماعت نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بلا بھیجا اور وہ چوتھی تو اس نے کہا بولھا ہو گیا ہوں اور میری طاقت ختم ہو گئی ہے۔ حضرت عمر نے پوچھا کیا تو ہر جمعہ ایک مرتبہ جماعت کرتا ہے۔ اس نے کہا ہاں سے تو زیادہ مرتبہ کرتا ہوں۔ حضرت عمر نے پوچھا کتنی مرتبہ کرتا ہے اس نے کہا ہر طہر میں ایک مرتبہ۔ حضرت عمر نے عورت سے فرمایا تو پہلی بہاں میں اتنی طاقت ہے جو ایک عورت کے لئے کافی ہے۔

وَالْحَافِلَتُ يَتَرَضُّنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَكُنَّ أَنْ
يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَنْفُسِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ ۚ وَبُعُو لَكُنَّ أَحْسَنَ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا ۚ
وَلَكُنَّ مِثْلَ النِّسَاءِ عَلَىٰ هُنَّ بِالنَّعْرُوفِ ۚ وَلِلزَّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۚ
وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

”اور حافلی دلی ہوئی عورتیں روکے رکھیں اپنے آپ کو تین حیضوں تک اور جائز نہیں ان کے لئے کہ چھپائیں جو پیدا کیا ہے اللہ نے ان کے دھنوں میں اگر وہ ایمان رکھتی ہوں اللہ پر اور روز آخرت پر ان کے خاوند زیادہ حقار ہیں ان کو لوتے کے اس مدت میں اگر وہ ارادہ کریں اصلاح کا اور ان کے بھی حقوق ہیں (مردوں پر) جیسے مردوں کے حقوق ہیں ان پر دستور کے مطابق بہت مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے اور اللہ تعالیٰ عزت والا حکمت والا ہے۔“

امام ابوہریرہؓ اور ابن ابی حاتم اور سیقی نے سنن میں اس حدیث پر زید بن اسلم لافصادیہ سے مروی ہے فرماتی ہیں مجھے عہد رسالت

[illegible]

۱۰۔ ایک نئی لکھی ہوئی رازق پر چڑھ کر چلے۔ ان کی آواز سن کر وہاں سے مردوں کے فرماتے ہیں: جب دھڑکے تو اس کے پاس میں اٹھ کر نکلتے ہیں۔ چاند۔ جب سے جا کر لڑکی اور وہ۔ مردوں کے لئے یہ مکان کے لئے حائل نہ جانے کی اور۔ وہ لڑکی نے اس کی آواز سن کر حضرت ابن عمرؓ کی طرف اشارت کیا ہے۔ وہاں سے جب مرد اپنی حکومت و طلاق کے لئے مجبور ہوئے۔ جس میں وہ غل (دوبہ) ہو کر رہے۔ وہ مردوں کے لئے اس مردوں کے لئے وہاں سے کہ وہاں لیا اور اس نے وہی مردوں کا وارث نہ ہو گا۔ (3)۔

امام عبدالرزاق محدث بن حمید و کوفی نے حضرت مالک و حرامک سے روایت کیا ہے کہ انہی شخصوں نے اپنی بیوی کو طلاق دیا۔
پھر ان کو ترک (تہور) کر دیا۔ اور ان کو ترک کے بعد ان کے پاس رہا۔ وہ جب تہور سے نفرت کے بعد تہور نہ
میں طلاق کے لئے پہنچی تو اس کا خدا کو بار بار تہن مجھ کی میں سے تہور سے روک کر لیا۔ اور انوں میں یہی نصیحت ہو
کے پڑا۔ حضرت عمر نے اس سے کہا کہ وہ ان کے بیٹوں سے تہور سے روک کر آپ کو اس مسئلہ سے یاد ہے۔ یہ
فرماتے ہیں یہ افسوس تو ہے۔ تہور سے روک کر لیا۔ ان کے لئے یہ مسئلہ یہ مردان کا یہ وہ حق اور ہے۔ حضرت عمر نے کہا
یہ بھی جیسا مسئلہ ہے۔

ہم شافعی مہدِ اوراقِ جہدِ میہ و روشنی نے طہارت علیٰ رخی جہد سے روایت کیا ہے فرمانے میں میرے خلیل کا فعلی کرنے سے جسے عدم و نور ہوں کہ حق کا محل ہے۔ آئیے نے بعض حصہ و برسات کا اس کو اس نے میرے خلیل کا حاصل

[illegible]

٧- أيضا مله ٣ صفح ٥٦٧، ٥٦٨، ٥٦٩؛

$$= 2.7 \times 10^{-4} \text{ g} \cdot \text{mol}^{-1} \cdot \text{s}^{-1} \cdot \text{cm}^{-1} \cdot \text{atm}^{-1} \cdot \text{K}^{-1}$$

نہرو! تو وہ دوسرے مردوں کے سے سوال نہ کرے گی! ۱۰۔

ہم وہ چار اہل و ارتقا کے حضرت ابراہیم و ابن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اسے چار حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، برائے رضی اللہ عنہ، سے چار بھائی ایک ٹھیکر۔ نہ اپنی بیوی و صاحبہ۔ نہ بیٹی بچہ رہا۔ نہ جو بیٹا صاحب کو نہ۔ نہیں ہیں۔ غرض جو بھائی تھے ان کے نے زبان حق کیسے تھوڑی! یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تجھے من لادن سے نکھڑا۔ اے اور میں آپ کو صاحبی کعب سے نکھڑا فرما۔ اور اللہ تعالیٰ پناہ لگائے میں کو مرام میں نکھڑے یہ کوئی کس مازرہ پر کثرت کو نہ توہم اس مسئلہ کو جان نہ کرے۔ حضرت ابی بنی اسف اللہ عنہ سے فرمایا کہ اسے یہ کہ جب کب شہرے بھلی ناکمل نہ کرے۔ اور نہ ارمال نہ ہو جائے تو یہ ہر داس کا روہ حق اور بے (۱۱)۔

امام بخاری کے حضرت ابن عمر رحمہ اللہ کے طریق سے حضرت عمر عبد اللہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ابو نفیس اپنی بیوی کو طلاق دے چکا ہے اسے نہیں نکلیں آئیں، پھر مرداس کے غسل کرنے سے پیچھے حلاق دے دے تو غسل سے پہلے مردا اپنے بیوی کو از یاد حق دار ہے (۱۲)۔

مردم سے حضرت انس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ: میں نے بھائی والی عورت میں حضرت بنی غاروں کے اچھے اسے داساں سے ایک مردہ کی نہیں (۱۳)۔

امام مالک رحمہ اللہ نے بھی اپنی روایت سے روایت کیا ہے کہ ان کے دادا کے نکاح میں ایک بدمعاش ایک انصاریہ عورت تھی انہوں نے انصاریہ کو طلاق دے دی جب کہ وہ بچے کو دودھ پلا رہی تھی اس زمانہ کا عمر عمرہ از رکھا بچے کا نوہ ہلاک نہ کیا اور اسے غسل نہ کیا تھا۔ انصاریہ نے اپنی نوک میں اس کو دانتوں کی جگہ رکھی اس کے بعد بیٹی نکس آیا، نوک نکھڑا کر حضرت عثمان کے پاس پہنچے آپ نے انصاریہ کے لئے میراث کا فیصلہ فرمایا، انصاریہ عورت نے حضرت عثمان کو دانتوں کی جگہ حلاقوں سے فرمایا کہ چارے بچے کا غسل ہے حضرت عثمان ہا اشارہ حضرت بنی رضی اللہ عنہ کی طرف تھا (۱۴)۔

امام بخاری کے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت فرمایا کہ جب مرد عورت کو بیٹھ کر بیٹھ کر حلاقوں کے دے تو وہ بیٹھ کر حلاقوں میں نکھڑے ہوگا۔

ہم وہ چار فرماؤں سے حضرت عمر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرمایا ہے میں قرآن سے ماہم نہیں دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **فَلْيُحْلِلْ بَيْنَهُمَا** اس آیت میں اللہ تعالیٰ تقرب دیکھ کر فرمایا۔

امام شافعی کے حضرت عبد الجبار بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک انصاریہ عورت تھی جس کا نام بیان بن عبد اللہ تھا اس سے بڑی بیوی و صاحبہ کی جب کہ وہ کچھ سواست تھی اور ان کی بیوی اس کی بیٹی (۱۵)۔ وہ بیٹی تھی۔ جس سے ستر دیکھیں اس

مہمبہد میں حمید نے عظمتِ قیام و زوال سے روایت کیا کہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ جو قوم اپنے عملوں کو پھرتی ہیں اور اس لیے نہ انسانی طرف مصلوب نہ ترقی نہیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بات سے منع فرمایا۔

امام حسنؑ و مجتبیٰؑ ابن ابی طالبؑ نے حضرت انسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اے ابن ابی بکرؓ! **مَا خَلَقَ اللَّهُ قَوْمًا كَالْمُهْجَرِ** سے مراد انصاری اور انصاری ہے، عورت اگر حاملہ ہو تو اس کے لئے عرصہ کو صحیح یا غائب نہیں ہے۔ اگر حاملہ ہو تو عجل کو نہ دیکھئے۔

اہم محدثان زانی، حمید بن منصور، حمید بن عیدود جمعی نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ اہل آیت میں خا حُلُقُ اللّٰہِ اَنَّمَا جِہَنَّمُ ہے مگر وہ جہنم اور جہنم کے لئے یہ کہنا بہ ترقی کے کہ میں حاضر ہوں، جب کہ وہ عیسیٰ سے نہ ہو اور نہ یہ کہ میں حاضر ہوں، اور جب کہ وہ ملکہ ہو اور نہ کہ میں حاضر ہوں، جب کہ وہ وہ حال ہو (2)۔

امام ابن تیمیہؒ نے حضرت ابن شبابہؒ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ فاضلحق اللہ تعالیٰ علیہ ائمہ صلوٰۃ علیہم سے مراد حمل ہے اور یہ خبر غلط پہنچی ہے کہ اس سے مراد انیس ہے (13)۔

امام معتمد بن مسعود، امیدمان قید اور شکنجے نے عظمت ابراہیم رحمانہ سے دل کثرت کے تحت روایت کیا ہے، فرمات ہیں کہ:

وَلَقَدْ لَعَنَّ الَّذِينَ أَصْحَبَ يَدْيُسَ فِي ذُنُوبٍ

امام ابن جریر، ابن اُمید و اور ابن ابی حاتم نے حضرت امیہ ماس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں جب مرد اپنی بیوی کو ایک غلام یا دوسرے یا دو بچوں کے ساتھ دیکھتا ہے تو اسے کہہ دے کہ وہ حاملہ ہے تو اسے بچہ نکال دے اور اس کا خاندان حق دار ہے اور عورت کے لئے بچے حمل کو چھپانا حلال نہیں ہے (۱۱۸)۔

اور ابن امیر نے حضرت معاذ بن جہان رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں اَحْلَى بَرْدٍ هِيَ ذِي بَلَدٍ مَرُورٍ
مدت کے اندر جو گزرے۔ یہ غلام قریبہ کے ایک شخص کے تحت ناز کر رہی تھی۔ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دی جب کہ اسے
خود کے حمل کے متعلق غمزدہ ہو رہی تھی۔ جو نہ فرمایا اور اسے اپنے گھر و اجالے کیلئے بھجوا دیں۔ یہ بچہ محمودیہ دور مہرگی اور
اس کا بچہ بھی مر گیا۔ اس کے تھوڑے روز بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اَمْطَلَا فِي مَدَائِنِ كَوْفَا فَسَلَكَ بِسُغُورٍ ذُو
شُرٍّ وَجَحِيحٍ اَحْسَانٍ۔ پس اس آیت نے کئی آیت کو منسوخ کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے مردوں کے لئے بیان فرمایا کہ انہوں نے
مردوں کو طلاق کہتے دینی ہے وہ کیسے مردوں نے انتظار کرنا ہے۔

تیسرے نمبر پر آج کا مطالعہ صفحہ 537

2۔ سنسن کرلی از نیکی، طہ 7 صفحہ 423

5. نسخہ کبریٰ از مفتی جلد 7، صفحہ 420
6. تفسیر طبرسی، آیت 2، جلد 2، صفحہ 541

”خلاق (دوبارے پھر یا تو روک دینا ہے بھلائی کے ساتھ یا پھوڑ دینا ہے اسی کے ساتھ اور چکر نہیں تہا رہے
لے کر وہ اس سے جو تہے دوسے جسکے جو بھی بجز اس کے کہ دونوں کو اندیشہ ہو کہ وہ قہر نہ رکھ سکے گئے اللہ کی
حدوں کو بچا کر نہیں خوف ہو کہ وہ دونوں قہر نہ رکھ سکیں گئے اللہ کی حدوں کو تو کوئی حرج نہیں مان پر کہ گودت ہو کہ
نقد یہ دے کر جان چھڑا دے۔ یہ حدیں اس اشکی حوالہ سے آگے نہ بڑھو اور جو کوئی آگے بڑھتا ہے اللہ کی حدوں
سے سو ہی دُکھ نہ لے رہی۔“

امام ناک، شافعی، محمد بن حنفیہ، ترمذی، مالک بن جریر، ابن ابی حاتم اور یحییٰ بن زبیر میں ہشام بن عروہ میں ایسے کے سبیل
سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ جب اپنی بیوی کو طلاق دینا تھا تو پھر عدت کے ختم ہونے سے پہلے رجوع کر لیتا تھا تو یہ اس
کے لئے جائز ہوتا ہے اگرچہ وہ اس کو بجز اور مرد طلاق دے دیتا تھا، ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ کرتا تو سے طلاق
دینا پھر جب عدت کے گزرنے کا وقت فریب آتا تو رجوع کر لیتا پھر اپنی طرح طلاق دیتا۔ پھر کہنے اللہ کی قسم میں تجھے نہ بھی پناہ
دوں گا اور نہ بھی تو دوسروں کے لئے طلاق ہوگی۔ پھر اٹھ کھڑا ہے یہ آیت ازل فرمائی اَلطَّلَاقُ قَوْلٌ مِّنْ لِّكَ فَهِيَ تَكُنُّ فَرَجًا
تُكْسِرُ بِفَرَجِهِمْ اَوْ حُسْنًا۔ جس دن سے لوگوں نے اسے اس سے طلاق دی، ان میں سے بعض نے طلاق دی اور بعض
نے طلاق نہ دی (۱)۔

امام ترمذی، ابن ابی حاتم، مالک بن جریر، ابن ابی حاتم اور یحییٰ بن زبیر میں ہشام بن عروہ میں ایسے کے طریق سے
روایت کیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا لوگوں کی یہ کیفیت تھی کہ ایک شخص اپنی بیوی کو مٹتی طلاق دینا چاہتا تھا
وے سنا تھا وہ طلاق دینا عورت کی عدت میں ہوئی تو پھر رجوع کر لینا، اگرچہ وہ کئی دن طلاق دینا چاہتا تھا، حتیٰ کہ ایک شخص نے
اپنی بیوی کو کہا اللہ کی قسم میں تجھے طلاق نہیں دوں گا کہ تو مجھ سے جدا ہو جائے اور نہ میں تجھے اپنے پاس رکھوں گا، عورت نے
کہا یہ کیسے ہوگا؟ اس نے کہا میں تجھے طلاق دے گا۔ پھر جب عدت گزرنے کے قریب ہوئی تو میں تجھ سے رجوع کر لوں
گا۔ وہ عورت حضرت عائشہ کے پاس حاضر ہوئی اور اپنا معاملہ عرض کیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے حالات سن کر
خاموش رہیں حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ نے شریف لائے، پھر اس نے نبی کریم ﷺ کے سامنے مسئلہ پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے
خاموش رہے حتیٰ کہ یہ ارشاد فرمایا ہُوَ اَلطَّلَاقُ قَوْلٌ مِّنْ لِّكَ فَهِيَ تَكُنُّ فَرَجًا تَكْسِرُ بِفَرَجِهِمْ اَوْ حُسْنًا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
نے فرمایا پھر لوگوں نے اسے اس سے طلاق دینی شروع کیا بعض نے طلاق دی اور بعض نے طلاق نہ دی (۲)۔

امام ابن عروہ اور یحییٰ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرمائی ہیں پہلے طلاق کی کوئی حد اور عین تھی،
مرد عورت کو طلاق دینا پھر رجوع کر لینا تھا۔ وہ جب تک عدت میں ہوئی وہ اس سے رجوع کر لینا، ایک شخص اور اس کی اہلیہ
کے درمیان یہی مسئلہ پیدا ہوا تو اس نے بیوی سے کہا اللہ کی قسم میں تجھے اپنا عروہ کا نہ نہ تو مٹھ دوں گا اور نہ خاندانی ہو

۱۔ تیسری روایت پڑھو جلد ۲ صفحہ ۷۸۵ بطور درجہ، حرث ابن عروہ

۲۔ جامع ترمذی، باب اِذَا طَلَّقَ الْمَرْءُ امْرَأَتَهُ، جلد ۱ صفحہ ۱۹۳، بیرونی، جامع ترمذی

الشمس بحرہ حسن۔ تیسری طلاق کا ذکر ہے (۱)۔

امام اہلبسنی نے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ: نفع ابن اذرق نے ان سے پوچھا کہ مجھے اختلافی مآثرشی کے متعلق کچھ بتائیے کیا عرب زمانہ جاہلیت میں تین طلاقیں جانتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں، عرب تین طلاقیں قطع مطلق کرنے والی جانتے تھے، کیا تو نے اُن کی کو قول ٹکڑ سا کر اسے اس کی بیوی کے رشتہ داروں نے بکھریا اور کہا ہم تجھ سے ورنہ انہیں اٹھائیں گے حتیٰ کہ تو اپنی بیوی کو طلاق دے تو نے اسے بہت تعظیم دی ہے۔ انہوں نے کہا اے میری بیوی تجھے عواقب ہے۔ اسی طرح لوگوں کے امور دے دیتے ہیں اور تو مصیبت ہے۔ عورت کے رشتہ داروں نے کہا انہی کی قسم ہم تجھ سے لاکھی نہیں دھائیں گے جب تک کہ تو اسے تین طلاقیں نہیں دے گا۔ انہی نے کہا تو مجھ سے جدا ہو جا اور اپنی لاکھی سے بتر ہے لاکھی میرے سر پر چلتی رہے گی۔

عورت کے رشتہ داروں نے کہا لاکھی نہیں اٹھائیں گے جب تک کہ تو اسے تین طلاقیں نہیں دے گا۔ اُنہی نے کہا تو مجھ سے جدا ہو جا اے مخوفافریقہ والی، کسی قسم کی قطعہ پر مذمت نہیں ہے۔ اسی طرح تو ہم میں ٹھہری رہی اسی طرح تجھے۔ تو کسی قبیلہ کے نوجوان کا سزا چکے نے میں بھی تیری طرح لوگوں کی لڑکیوں کا حرا رکھنے والا ہوں۔

امام نسائی، ابی داؤد، ابن جریر، دارقطنی اور بیہقی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عورت کے بغض سے پاک ہونے کے بعد جماع سے پہلے ایک طلاق دے پھر جب اسے بغض آئے، پھر پاک ہو تو دوسری طلاق دے پھر اس کو چھوڑ دے کہ کتنی کدو پھر پاک ہو جائے اس کے بعد اگر چاہے تو طلاق دے (۲)۔

امام شعبہ بن حید نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مرد اپنی بیوی کو طہری حالت میں جماع سے پہلے طلاق دے، پھر جب اسے بغض آئے پھر پاک ہو تو اس کا ایک قرہ مکمل ہوا۔ پھر دوسری طلاق دے پھر اسے دوسرا بغض آئے تو یہ: وطلاق میں ہوئی اور دوسرے ہو گئے پھر اللہ تعالیٰ نے تیسری طلاق کا ذکر فرمایا: وَأَصْلَکَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْمِعُهَا بِأَصْحَابِ جَرَدٍ اسے اگر چاہے تو اس خبر میں طلاق دے دے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قرآن میں النسیہ سے مراد طلاق ہے، بیہقی سے سعدی کے طریق سے دو مالک اور ابو صالح بن ابی عباس اور دین مروان بن ابی مسعود رضی اللہ عنہم اور دوسرے صحابہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: أَلْغَلَاقِ مَزْنُشِ یہ وہ حد ہے جہاں تک انسان رجوع کر سکتا ہے، یعنی جب ایک طلاق دے یا دو طلاقیں دے پھر روک نہ لے اور معروف طریقہ سے اس سے رجوع کرے یا خاموش رہے، حتیٰ کہ اس کی عدت ختم نہ ہو جائے۔ پس ایسی صورت میں مرد رجوع کر دے حتیٰ کہ اگر چاہے۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب مرد اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے تو اسے تیسری طلاق دینے میں اللہ سے ڈرنا چاہیے۔ پھر اگر وہ اسے معروف طریقہ سے روک لے تو

یہ اس سے حسن سلوک سے قبل اس کے پاؤں کے اندر سے اسے چھو رہا ہے اور اس کے حق میں سے چوکھلانے لگا ہے۔
 امام شافعی، عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ اور بخاری نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ جب وہ
 نکاح کرتے تو کہتے ہیں: اے اللہ! یہ میری بہن ہے اور وہ میری بہن ہے۔ اؤ تبتہا یعنی بھانجیا بھانجیا پر جیسا کہ اللہ نے حکم کیا ہے۔
 ماہر ابو داؤد، ابن ماجہ، حاکم اور ترمذی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ
 تعالیٰ کے نزدیک بعض مہین عدل طلاق ہے (۱۶)۔

ماہر ابونے حضرت ابوسبی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کو طلاق دو مہر نہایت
 اور شہدائی بنیاد پر۔ فتاویٰ حجاز دیکھئے والے مردوں و عورتوں کو پسند نہیں فرماتا (یعنی) تا ایک ت نکاح کیا اسے طلاق دے
 دینی بھر اور مری جو دے سے نکاح کیا اسے طلاق دے دینی (۱۷)۔

امام عبد الرزاق نے حضرت سعید بن جبلی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے سوا اللہ تعالیٰ
 نے تہذیب میں پر طلاق سے زیادہ محبوب چیز پیدا نہیں کی اور اللہ تعالیٰ نے سطرار میں پر طلاق سے زیادہ بغض چیز پیدا نہیں کی۔
 امام عبد الرزاق وریضی نے حضرت زید بن وہب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ بحال نے مرینہ سے اپنی بیوی کو بتر
 طلاق دی بھر اپنا مسئلہ حضرت عمر کے پاس لے آیا اور کہا میں توں کی زنا تھا، حضرت عمر نے وہ بستر کیا اور فرمایا تہذیب سے
 تہذیب میں طلاق ہی ہے (۱۸)۔

امام سعید بن منصور وریضی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس
 شخص کے متعلق فرمایا، میں نے اپنی بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دی تھیں، تین طلاقیں ہو گئیں۔ اب وہ اس مرد کے لئے
 حلال نہیں ہے حتیٰ کہ وہ دوسرے خاندان سے نکاح کر لے۔ فرما کر اس نے فرمایا تو میں سے سزا دوں گا (۱۹)۔
 امام بخاری نے عبد الرحمن بن ابی لہی سے مری سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جس شخص نے اپنی بیوی کو
 دخول سے پہلے تین طلاقیں دیں وہ اس کے لئے حلال نہیں حتیٰ کہ دوسرے خاندان سے نکاح کر لے (۲۰)۔

امام بخاری نے حضرت مصیب بن ابی بکر رحمہ اللہ کے طریق سے ایک صحابی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص
 حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو بتر طلاقیں دی ہیں۔ آپ نے فرمایا تین طلاقوں نے تجھے پر
 روگرت حرام کر دی ہے اور، اپنی طلاقوں کو چھ عورتوں پر تقسیم کر دے (۲۱)۔

امام عبد الرزاق اور بخاری نے طہ بن قیس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص حضرت ابن مسعود رضی اللہ
 عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ ایک شخص نے زنا سے راستہ اپنی بیوی کو سوا طلاقیں دیں۔ میں نے پوچھا کہ تو نے یکبارہ ہی یہ طلاق دی

تفسیر طبری، تہذیب، ج ۲ صفحہ 549

2. حسن بن ابی طالب طلاق جلد 2 صفحہ 250 (251) مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت

3. ابن ابی شیبہ، ج ۱ اب احمد، ج ۱ اب 7، صفحہ 334

4. ابن ماجہ

6. بیضا جلد 7 صفحہ 435

تھیں؟ اس نے کہا ہاں فرمایا تو اپنی عورت کو جوہ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا یہاں ہو گیا جیسا تو نے کہا تھا۔
 فرماتے ہیں ایک شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو گزشتہ رات ستاروں کی تعداد کے
 برابر طلاقیں دے دی ہیں اور پوچھا کرتے ہیں کہ ایک بارگی یہ کیا تھا؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا تو اپنی بیوی کو جوہ کرنا چاہتا تھا؟
 اس نے کہا ہاں۔ فرمایا اسی طرح ہے جیسا تو نے کہا ہے۔ پھر فرمایا کہ عائشہؓ نے طلاق کا سریاں فرما دیا ہے۔ جس جس نے اپنی
 بیوی کو طلاق دی جیسا کہ اللہ نے قلم فرمایا ہے۔ جس جس نے اپنے نکاح میں کر دیا ہے اور جس نے اپنے اوپر معاملہ کو خط و سط
 کیا تو میں بھی اس کے ساتھ ایسا ہی کروں گا۔ اللہ کی قسم تم اپنے اوپر معاملہ کو خط و سط نہیں کرو گے اور ہم اس کو ہی طرح تم پر
 محمول کریں گے جیسا تم کہو گے (۱)۔

امام بخاری نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس عورت کو دخول سے پہلے جن طلاقیں دی
 گئی ہیں وہ دخول پر عورت کی طرح ہے (2)۔

امام مالک، شافعی، ابو داؤد اور بخاری نے محمد بن ابی بن النہیر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے اپنی بیوی کو
 جن طلاقیں دیں جب کہ ابھی تک اس نے دخول نہیں کیا تھا۔ پھر اس نے دوبارہ اس سے نکاح کر لیا پھر دوبارہ مسئلہ پوچھنے کے
 لئے آیا تو میں اس کے ساتھ گیا تاکہ اس کے لئے مسئلہ پوچھوں۔ اس نے ابو ہریرہؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ سے پوچھا تو انہوں نے
 فرمایا ہمارا خیال تو یہ ہے کہ جب تک روکھی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے اس وقت تک تو اس سے نکاح نہیں کر سکتا ہے۔
 اس نے کہا میں نے اسے ایک بارگی طلاق دی تھی۔ ابن عباسؓ نے فرمایا جو کچھ میرے ہاتھ میں تھا وہ تو نے چھوڑ دیا ہے (3)۔

امام مالک، شافعی، ابو داؤد اور بخاری نے حضرت معاذ بن ابی عیاشؓ والا نصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ عبد اللہ
 بن زبیرؓ اور عہد بن عمروؓ کے پاس جیسے ہوئے تھے کہ ان کے پاس محمد بن ابی اس بن کثیر آیا اور کہا کہ ایک دیہاتی نے اپنی بیوی کو
 دخول سے پہلے جن طلاقیں دی ہیں، شہبازی اب کیا رائے ہے۔ ابن ابی حیرہؓ نے کہا ہمارے اس مسئلہ میں کوئی قول نہیں ہے، تم
 ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ کے پاس جاؤ، میں ان دونوں کو حضرت عائشہؓ کے پاس چھوڑ کر آیا ہوں، ان سے جا کر پوچھو اور مجھے اور
 مسئلہ درجہ ذیل کیا تو ابن عباسؓ نے ابو ہریرہؓ سے کہا اے ابو ہریرہؓ تو خود شہباز سے پاس ایک مشکل مسئلہ آیا ہے، ابو ہریرہؓ نے
 فرمایا ایک طلاق تھہ سے اسے جدا کر دینی ہے اور تین اسے حرام کر دیتی ہیں حتیٰ کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے، ابن
 عباسؓ نے بھی اسی طرح فرمایا (4)۔

امام مالک، شافعی، ابو داؤد اور بخاری نے حضرت عطاء بن حارثؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص مبداء بن عمروؓ بن العاصؓ کے پاس
 اس شخص کا مسئلہ پوچھنے کے لئے آیا جس نے اپنی بیوی کو چھوڑنے سے پہلے جن طلاقیں دی تھیں، میں نے کہا بارہ کی ایک
 طلاق ہے، عبد اللہ بن عمروؓ نے فرمایا تو فیصلہ کرنے والا ہے، ایک: اس کو جوہ کر دیتی ہے اور تین اسے حرام کر دیتی ہیں حتیٰ کہ وہ

امام بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رکنا نہ دیکھنے میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیر تو اس پر تو اس کو شہید غم ہوا اس سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ تو نے اسے کیسے طلاق دی تھی؟ اس نے کہا میں نے ایک مجلس میں تین طلاقیں دی تھیں۔ فرمایا ہاں یہ تو ایک طلاق ہے، اگر تو چاہے تو رجوع کر لے پس اس نے رجوع کر لیا۔ ابن عباس کا نظریہ یہ تھا کہ ہر طہر میں ایک طلاق ہے، ایسی طریقہ ہے جس پر لوگوں کا عمل ہے اس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ﴿لَا تَحْشَوْا شَيْئًا لِّیَوْمَ تَخْرُجُ (الطلاق: 1)﴾ (۱)

امام ابو داؤد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب تو ایک منہ سے (یعنی ایک لفظ سے) تین طلاقیں دے گا تو ایک طلاق ہوگی۔

امام حاکم نے روایت کیا ہے اور ابن ابی شیبہ نے اس روایت کو صحیح بھی کہا ہے کہ ابو الجوزہ اور مرسل اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور پوچھا کیا آپ کو مضموم ہے کہ ماہر رسالت میں تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟ فرمایا ہاں۔

امام بیہقی نے حضرت صہبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس عورت کے ساتھ دخول نہیں ہوا اس کی طلاق ایک ہے (۲)۔

امام ابن عدی اور بیہقی نے حضرت امام محمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کوفہ میں ایک شیخ کہتا تھا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب کوئی شخص ایک مجلس میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے تو اسے ایک پر محمول کیا جائے گا، لوگ گروہ و گروہ اس کے پاس آکر یہ مسئلہ سننے لگے۔ امش کہتے ہیں میں بھی آیا اس کا و روزہ کھٹکنا یا تو ایک شیخ نکلا، میں نے پوچھا ایک مجلس میں تین طلاقیں دینے والے کے متعلق تو نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیا سنا ہے۔ اس نے کہا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مرد اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دے دے تو اسے ایک طلاق کی طرف پھیر دیا جائے گا۔ میں نے پوچھا آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ کیسے سنا ہے؟ اس نے کہا میں نے آپ کو یہ کہتے سنا ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک مجلس میں دے دے تو وہ اس سے جدا ہو جائے گی اور اس پر محمول نہ ہوگی حتیٰ کہ دوسرے خاندان سے نکاح کرے۔ میں نے کہا انسوی ہے تجھ پر ایسا تو تیرے قول کے خلاف ہے۔ اس نے کہا صحیح یہی ہے لیکن مان تو لوگوں نے مجھ سے اس قول کا ارادہ کیا ہے (۳)۔

امام بیہقی نے سلسلہ میں حضرت جعفر الثامی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے جعفر بن محمد رحمہ اللہ سے کہا لو کہتے ہیں کہ جو شخص جہالت کی وجہ سے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے دے تو وہ اسے سننے کی طرف لوٹ کر آئے ایک طلاق ہوا، بے کار یہ لوگ یہ مسئلہ تمہاری طرف سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت جعفر بن محمد رحمہ اللہ نے فرمایا معاذ اللہ! یہ ہمارا قول نہیں ہے جس نے تین طلاقیں دیکر وہ اپنی عورت کو تین طلاقیں دے دی ہیں اس نے کئی چیزیں (۴)۔

۲۔ ابن ابی جابر طحاوی لم یصل جلد ۷ صفحہ ۳۳۵

۴۔ ابن ابی جابر ۷ صفحہ ۳۴۰

۱۔ سنن ترمذی از سنن ابی جابر جلد ۱ صفحہ ۳۳۹

۳۔ ابن ابی جابر جلد ۱ صفحہ ۳۳۹

اور پہنچی۔ حضرت یہ امام اس کی برہم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت جعفر بن محمد رحمہ اللہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو عورت کو جنابت کی بنا پر یا عہد ہونے سے تین طلاقیں دے تو عورت اس سے بڑی ہے (۱)۔
امام ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ قرآن مجید نے ایسا حکم نہیں دیا کہ مجھے اپنی طلاق کے متعلق بخبردار اس نے کہا میرے مائیں نے مجھے تین طلاقیں دیں تھیں جب کہ وہ یحییٰ کی طرف سے کہہ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جائز قرار دیا۔

وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِثْلَ آبَاءِ أَبِيكُمْ هُنَّ شَبَابٌ إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُعْطِيَا حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ حَفِظْتُمُ أَفْضَلُ لَكُمْ لِيُتَمَنَّى حُدُودَ اللَّهِ وَلَا يَجْنَا حُدُودَ اللَّهِ يَكْفُرُ بِهَا الْكَافِرُ لَوِ اعْتَمَدُوا وَ مَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

امام ابو داؤد (۲) نے (۳) میں کہا کہ ابن ماجہ نے حضرت انس عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں مرد اپنی عورت کے اس کی تکلیف کا حق جو اس نے خواہ مخواہ عہد عورت کو دیا ہو نہ تھا اور اس کے علاوہ جو مال عورت کو کہیں سے مل جاتا تھا اور مرد اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ پس اس آیت کے نزول کے بعد عورتوں کے مال سے مردوں کے لئے عورت نہ رہا کر حق کے ساتھ۔ اور شانہ الی الا ان یخافا ا لَّا یُعْطِیا حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ حَفِظْتُمُ أَفْضَلُ لَكُمْ لِيُتَمَنَّى حُدُودَ اللَّهِ پھر فرمایا لَنْ يَخْلُقَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ دُونَ نَفْسِ الْخُلُوفِ حَتَّى تَصْرُقُوا (النساء: 4) پھر اگر وہ بخل دیں تمہیں کچھ نہ ہو سنا ہے جو حق دیں سے تو کماؤ حق کو اور مجھے ہونے۔

امام ابن جریر (۴) میں امام ابو داؤد ابن ماجہ نے حضرت انس عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اگر عورت اپنی عورت کی طرف سے بولہ اور فہ نہ دے رہا جائے تو تمہارا اس فہ نہ دے لینے میں کوئی حرج نہیں (۵)۔

امام ابن جریر نے اپنا جزیعہ احمد اللہ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر گاہ میں نکاحیت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کو اس کا پانچ سو روپیہ کر دے گی؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لایا اور معاملہ کر گئی۔ پھر مجھ سے ملنے پر بیٹھیں یہاں تک کہ وہ کافر ایسا ہی (۶) شامی، ماجہ، ابوداؤد، ترمذی اور بیہقی نے عمرہ بہت عہد اس میں سے روایت کی۔ یہ حضرت حبیبہ بنت کلثوم رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ وہ عورت بن تیس کے نکاح میں تھی صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میرے پاس دروازہ کے پاس حبیبہ کو پانا پوچھا کون ہے؟ اس نے کہا میں حبیبہ بنت کلثوم ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کام ہے؟ اس نے کہا میں اور ثابت اس کے روکتے۔ پس ثابت بن قیس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حبیبہ بنت کلثوم ہے۔ اس نے کہا ہے جو اللہ نے پیاد ہے حبیبہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ اس نے مجھے دیا تو وہ میرے پاس

۱۔ سنن ترمذی از ترمذی باب حمل امرت واحدہ ۷۷ جلد ۲ صفحہ 310

۲۔ سنن ابن ماجہ باب من خلق لہا علی نفس واحدہ جلد ۲ صفحہ 507 (2024)

۳۔ مسند ابن ماجہ: روایت جلد ۲ صفحہ 555 جلد ۲ صفحہ 555

۴۔ مسند ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ 555

ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس سے بے لے دو اس نے نیا اور داپے گھڑاؤں کے پاس بیٹھ گئی (۱)۔

نام علیہ السلام اور اہل بیت اور ان کے خاندان کے لئے غم کے طریق سے حضرت محمد ﷺ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ میرے ہاتھ اہل حضرت عیسیٰ بن قیس بن ثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھے، انہوں نے اسے روایا اس کا ہاتھ ڈرا۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور اپنے خاندان کی شکایت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ثابت کو بلایا اور فرمایا اس کا بعض ماں لے۔ اور اسے بدلا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کس ہوئی؟ فرمایا اب۔ ثابت نے کہا میں اسے روایا اس کا ہاتھ ڈرا اور میرے دیئے جو اس کے قبضے میں ہیں۔ لی کریم کو چھوڑنے فرمایا وہ دونوں لے گئے اور میں آجودا کر دے۔ عورت نے ایسا کر دیا۔ پھر عیسیٰ بن ابی بنی سب سے نکاح کر کے پھر وہاں سے کرشمہ گئے تو وہاں بھی ان کا وصال ہو گیا (۲)۔

اسم بنی قیس، ثمان، ثانی، جدہ ان بن مرویہ اور سبھی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جلیلہ بنت عبد اللہ بن مسعود، حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا مجھے اس کے خلق اور دین پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں بعض کی وجہ سے اس کے ساتھ نہیں رہتی۔ میں اسلام لیا وہ کہہ کر کہہ رہے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس کا باغ دیکھ کر دے گی؟ نہ کہہ کر ہاں۔ آپ ﷺ نے ثابت سے فرمایا باغ قبول کرے اور اسے طلاق دے دے۔ انہوں نے وہاں کے الفاظ اس طرح سنیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے اس سے ہٹا دیا اور اس لیے روایا دینی نے اپنے کا ہاتھ دیا (۳)۔

اسم بنی قیس نے حضرت محمد ﷺ سے روایت کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا یا خلق کی اصل ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم کہہ دو کہ اسم میں پہلا طبع عبد اللہ بن ابی بنی کہن کا تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اس کے پاس آئی اور عرض کی یا رسول اللہ میرا سراہا اس کا سر بھی جگہ نہیں ہو سکتا۔ میں نے پوچھا تو اس نے اسے مردوں کے ایک گروہ میں آتے ہوئے دیکھا اب تمام سے یہ دو سیاہا اور دو قد تھا اور بصورت تھا۔ اس کے خوند نے کہا یا رسول اللہ میں نے سے اپنے بہترین مال دو تھا تو کیا باغ (الطور مہر) دیا تھا کیا مجھے یہ پاتا یا تو اس نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ نے عورت سے پوچھا تو کیا کہتی ہے؟ اس نے کہا میں دو باغ بھی دیکھی کہ اس نے کہا کہ اسے تو پوچھو یاد بھی دلوں گی۔ روایا فرماتے ہیں آپ ﷺ نے اس سے دو مہان جدا کر دی (۴)۔

اسم احمد نے حضرت سلم بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ بن قیس، حضرت ثابت بن قیس بن ثمان رضی اللہ عنہما کی نکاح میں تھی، وہاں سے ناپسند کر لی تھی وہ وہاں سے چلے گئے۔ وہ ضروری اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے یہاں سے اس کو بھیج دیا، آرائہ کا خوف نہ ہوتا تو میں اس کے چہرے پر چھوڑ دیتی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو وہ باغ دیکھ کر دے گی؟ اگر اس نے جھوٹا کہے، یا مہا اس کے کہا اس نے اس کا باغ دیکھ کر وہاں کے مردمان آپ ﷺ نے جدا کر دی اور یہ اس میں پہلے طبع تھا۔

امام ابن جریر نے عبد اللہ بن ربیع سے اور انہوں نے حضرت جلیلہ بنت فہ بن سہل رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ سے نکاح میں تھی۔ اس نے اس کی فراخی کر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلیلہ کو بلا بھیجا اور آئی (تو فرمایا) سے جلیلہ تو بہت نکوئیوں کا پسند کرتی ہے؟ جلیلہ نے کہا اللہ کی قسم میں نہ اس کے وہیں اور نہ اس کے علق کو پسند کرتی ہوں لیکن میں نہ اس کی بدصورتی کو پسند کرتی ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلیلہ سے کہا یا تو ہنٹاؤ، اچس کرے گی اس کے کہاں۔ اس نے بارگاہیں کر دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان جدائی کر دی (1)۔

امام ابن جریر نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جعدہ کے منسلک سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں جلیلہ بنت کل، بہت بن قیس بن قیس کے نکاح میں تھی۔ وہ اس کو پسند کرتی تھی۔ وہ بد شکل آدمی تھا۔ اس نے عرض کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم اللہ کا خوف نہ سوتا آپ میرے پاس آتا تھا میں اس کے چہرے پر ٹھوک دیتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یا تو اس کا بارگاہیں کر دے گی تو اس نے کہا ہاں۔ اس نے اس کا بارگاہیں کر دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے درمیان جدائی کر دی (2)۔

امام بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت جلیلہ بنت ابی بن سہل رضی اللہ عنہما کی کریمہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کرنے کا ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھے مہر کیا یا تو؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا بارگاہیں کر دے تو اس کا بارگاہیں کر دے (3)۔

امام بیہقی نے عطاء سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی میں اپنے خاوند کو پسند نہ کرتی ہوں اور اس سے جدائی چاہتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کا بارگاہیں کر دے گی جس اس نے تجھے بطور مہر دیا تھا اور اس کا مہر ایک بارگاہیں تھا، عورت نے کہا ہاں، وہ بھی اور چہرہ دو بھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے مال سے زیادتی نہیں لی جائے گی لیکن بارگاہیں نہیں کرنا ہوگا۔ اس نے کہا میں پسند کرتی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس مرد پر اس کا فیصلہ کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کی خبر ہوئی تو اس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو قبول کر لیا (4)۔

امام بیہقی نے ایک خریقی سے عطاء کے واسطے سے ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم سے کہا ہے کہ تم نے حضرت ابن ابیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ بہت بن قیس بن سہل نے نکاح میں کر لیا جب بہت عبد اللہ بن ابی بن سہل سون تھی اور اس کا مہر ایک بارگاہیں تھا۔ اس نے اپنے خاوند کو پسند کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس کا بارگاہیں کر دے گی جو اس نے تجھے دیا تھا؟ اس نے کہا ہاں، وہ کچھ نہ بھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا ربی میں لی جائے گی لیکن بارگاہیں کرنا ہوگا۔ اس نے کہا کہ تمہارے والد کا مرد ہو گیا اور اس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے بارگاہیں کر دیں اور اسے جدا کر دیا۔ جب ثابت کو اس فیصلہ کی خبر پہنچی تو اس نے کہا میں نے اللہ کے رسول کے فیصلہ کو تسلیم کیا (5)۔

امام بیہقی نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میری بہن نے اپنے خاوند سے طلاق کا ارادہ کیا

اور وہ اپنے خاندان کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور پچاس مسئلہ ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کا بارگاہ سے واپس کر دے گی؟ کہ وہ تجھے حلاق دے دے؟ اس نے کہاں وہ باغ بھی واپس کرے گی؟ کچھ نہ کہہ سکی وہ اس نے اس سے صلیع کیا اور اسے اس کا باغ بھی دے دیا کہ گرد بارگاہ محمد ﷺ بھی دے دے۔

۱۔ حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی بیوی دوسری اللہ بنت جابر کے پاس آئی اور اس کی گویا وہ چاند کرتی ہے رسول اللہ ﷺ نے اسے لہروا کیا تو اس کا باغ اسے واپس کر دے گی۔ اس نے کہا نہیں حضور ﷺ نے ثابت کو یہ بھیجا اور لہرایا اس سے باغ لے لے اور اسے طہقی دے دے۔

۲۔ امام عبد بن حمید اور ابن ابی عاصم نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا بَأْسَابِكُمْ فَهُمْ مِنْكُمْ إِلَّا قُلُوبُكُمْ فَإِنْ طَعْنْتُمْ فِي الْأَفْئِدَةِ كَفَرْتُمْ وَأَنْتُمْ عَالِمُونَ۔ یہودی کے لئے ہے اور قتل جھگڑنا اُنْ يَقْعُومَ سَعْدُكُمْ فَلْيَقْعُوا سَعْدُكُمْ وَلَا تَحْسَبُوا أَنَّكُمْ مُؤْمِنُونَ۔ اُنْ يَقْعُومَ سَعْدُكُمْ کا ارشاد کو امر کے لئے ہے۔ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَعْنْتُمْ فِي الْأَفْئِدَةِ كَفَرْتُمْ وَأَنْتُمْ عَالِمُونَ کی طرف سے ہو تو اللہ تعالیٰ نے امر کے لئے عورت سے مذہب لینے کو حلال کیا ہے اور قطع ہاتھ نہیں ہے مگر سلطان کے سامنے اور جب عورت راضی ہو وہ خاندان کی طاعت و شجارت کو چھوڑ کر اس بات واپس لینا حلال نہیں ہے جو اس نے اسے دیا تھا۔

۳۔ امام عبد بن حمید نے حضرت ابی نعیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب ظلم عورت کی طرف سے ہو تو مرد کے لئے مذہب لینا حلال ہے اور جب ظلم مرد کی طرف سے ہو تو اس کے لئے کچھ لینا حلال نہیں ہے۔

۴۔ امام عبد بن حمید نے حضرت عمرو رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں خلق صحیح نہیں ہے لیکن جب کفر یا عورت کی طرف سے ہو عبد بن حمید نے الیث سے روایت کیا ہے کہ مجاہد نے اِنْ يَخُذُوا بِأَسَابِكُمْ کے رفع کے ساتھ پڑھا ہے۔

۵۔ امام ابن ابی شیبہ اور ابن جریر نے میمون بن مهران رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابی بن کعب کے نزدیکی مذہب کی صورت میں ایک حلاق ہے مگر جب کہ دونوں کو گناہ ہو کہ وہ اللہ کی حدود کو توڑیں رکھیں گے تو ان پر کوئی حرج نہیں کہ وہ عورت

کی صورت میں مذہب دے اور اس کے بعد عورت اس کے لئے حلال نہیں ہے حتیٰ کہ وہ سر سے خاندان سے اخراج کرے (۶)۔

۶۔ ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا: مَنْ تَعْلَا بِهٖ (۳)۔

۷۔ امام مالک، شافعی، حنفی اور حنبلی نے حضرت ابی بکر واسعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس نے اپنے خلیفہ عبد اللہ بن اسید سے خلق کیا پھر وہ میاں، بیوی اس سلسلہ میں حضرت عثمان کے پاس آئے، تو حضرت عثمان نے فرمایا خلق حلاق ہے مگر جو تم نے آپس میں لیں اس لئے کیا ہے وہ وہی ہوگا (۴)۔

۸۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے کہ ابی بکر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ابی بکر بن عبد بن عمر رضی اللہ عنہما نے

رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس سے اس عورت کے متعلق پوچھا جس کو اس کے خاوند نے دو حلاقین دیں اور اس عورت نے اس مرد سے طلاق کر لیا کیا سب وہ مرد اس عورت سے نکاح کر سکتے ہیں یا نہیں؟ فرمایا ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے طلاق کا ذکر آیت کی ذمہ داریوں کے آخر میں کیا ہے اور صلیح الیٰہ کے درمیان ہے اور طلاق حلال نہیں ہے اس لئے وہ اس سے نکاح کر سکتا ہے۔

امام عبد الرزاق نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اگر مجھے یہ معلوم نہ ہوتا کہ میرے لئے چھپا ہوا حلال نہیں ہے تو میں یہ بات کسی سے بیان نہ کرتا کہ ابن عباسؓ نے یہ کو طلاق کو ٹھکرانے کے لئے حتیٰ کہ مرد و حلاق دے۔ پھر فرماتے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ طلاق کا ذکر اس سے پہلے کیا گیا ہے نہ یہ کہ ذکر کیا اور اسے طلاق نہیں بلایا پھر فرمایا فَوَیْلًا مِّنْ ظُلْمِهِمْ اَفَلَا تَعْلَمُوْنَ اِنَّ مَنۡ بَعَثَ عَلٰی سَکِّیْنٍ مِّنْکُمْ خِزۡوً وَّ جَاغِیْرًا (یٰٰ زکریّا: 230) نہ یہ کو حلاق کئے کرے، نہ ابن و حلاق، نہ رکن نہ کیا۔

امام شافعی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایسے شخص نے اپنی بیوی کو دو حلاقین دیں پھر اس سے طلاق کر لیا تو مرد اگرچہ ہے تو اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن اَلطَّلَاقِ مَآثِرٌ ۚ کُلُّ مَسْأَلَةٍ بَعْرُوْلٍ اَوْ مَسْرُوْمَةٍ اَوْ حَسْبَانٍ اَوْ زَوَّجٍ یَّجِلُّ لَکُمۡ اَنْ تَاْخُذُوْا مِنْہُمَا اَتَّیْمُوْهُنَّ شَیْءًا اِلَّا اَنْ یَّخَافَا اَنْ لَا یُؤْتِیَہُمَا حُدُوْدُ اللّٰہِ ۚ فَاِنْ جَفَلْتُمَا اِلَّا یُؤْتِیَہُمَا حُدُوْدُ اللّٰہِ ۚ فَاِذَا جَاءَہُمَا عَلَیْہِمَا اِفْقَاطٌ بِہُمْ ۖ یٰۤاَیُّکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا تَعۡسُوْا عَلَیْہِا ۚ وَ مَنۡ یَّعۡسُ عَلَیۡہُمَا حُدُوْدُ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ یُحۡمِلُ اللّٰہُ وِزْرَہُمَا ۚ اَفَلَا تَعْلَمُوْنَ ۚ فَوَیْلًا مِّنْ ظُلْمِہُمَا اَفَلَا تَعْلَمُوْنَ ۚ فَوَیْلًا مِّنْ ظُلْمِہُمَا اَفَلَا تَعْلَمُوْنَ ۚ فَوَیْلًا مِّنْ ظُلْمِہُمَا اَفَلَا تَعْلَمُوْنَ ۚ

امام شافعی اور ابی ابراہیم نے حضرت عمرؓ کے حوالہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یہ کام جس کو مال جائز قرار دے اور حلاق نہیں ہے یعنی صلیح طلاق نہیں ہے۔

امام عبد بن حمید اور بیہقی نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے جسے کو مرد طلاق کرنے والی عورت سے اس سے زیادہ مال دیکھ لے پھر اسے دیا تھا۔

امام عبد بن حمید نے حضرت حمید الطویل رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے ربیع بن یزید سے کہا کہ حضرت انسؓ رحمہ اللہ طلاق میں میرے نزدیک مال دیکھ لینے کو پابند کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا حضرت قیس بن زبیر رحمہ اللہ نے فرمایا اس کے بعد والی آیت پر جو فَوَیْلًا مِّنْ ظُلْمِہُمَا اَفَلَا تَعْلَمُوْنَ ۚ

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور بیہقی نے کثیر حوالیہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ نسیمت میں اپنے خاوند کی تافریقی کی آپ نے سے کثیر کے گھر میں رہنے کا حکم دیا، دین و دنیا میں پھر اس نے اسے نکالا۔ یہ حضرت عمرؓ نے عورت سے پوچھ کر تو نے کیا محسوس کیا۔ اس نے کہا میں نے صرف ابن و دونوں میں روست محسوس کی ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اس سے ظلم نہ ہے مگر چاہی کہ اس کی بانی پر ہی کر دے (۱)۔

امام عبد بن حمید اور بیہقی نے حضرت عبد اللہ بن عباس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ طلاق کر لے اپنے سر کے بالوں کی چوٹی سے کم کے ہٹے ہیں۔

امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک مرد نے اپنی بیوی کو بے ارادہ پر طلاق دیا۔ پھر ان کا عقد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا تو فرمایا: تمہارے عدو نے تجھے طلاق دیا تو اس سے کیا ہوگا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس غریب طلاق کو جائز قرار دیا۔

امام عبد الرزاق اور بیہقی نے حضرت ربیعہ بنت صوح بن صغراء رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ فرمائی ہیں: میرا خاوند جب موجود ہوتا تو مجھ سے کوئی اچھا سوکھ نہ کرتا اور جب غائب ہوتا تو مجھے غم و مرہم کھاتا۔ مجھ سے ایک دن غرض ہوئی، میں نے اسے کہا: کیا تو مجھ سے طلاق کرے گا؟ اس کے بدلے جو کچھ میری ملکیت میں ہے، وہ دے دے گا۔ میں نے یہ کیا کیا پھر میرے بچے اعدائے منظر ہوئے، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے پاس بٹھکرائے گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے طلاق کو جائز قرار دیا اور اس نے میرے سر کا جوڑا اور اس سے کھمبال نیسے کا اسے قسم دیا۔

امام مالک، شافعی، عید بن حمید اور بیہقی نے تابعی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ معینہ بنت جحید کی لڑکی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی عورت نے اپنے خاوند سے تمام ہنہ بوی طلاق کیا جو اس کے پاس تھا۔ عبداللہ بن عمر نے اس کا نکاح کیا (۱)۔ امام مالک اور بیہقی نے تابعی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ربیعہ بنت صوح اور کاجچا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ربیعہ نے کہا: اس نے حضرت عثمان کے خاوند سے طلاق کیا تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ خبر سنی تو انہوں نے اس کا انکار کیا، عبداللہ بن عمر نے فرمایا: میں نے اس کی ہمت مٹھوا دی کہ ہمت ہے (۲)۔ امام بیہقی نے عمرہ بن زبیر سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے در خلافت میں تاضی کی عدالت کے بغیر چلی بیوی سے طلاق کیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے جہ نذر قرار دیا (۳)۔

ابوہامک نے سعید بن المسیب، ابن شہاب، در سلیمان بن ابیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ طلاق کرنے والی عورت کو عدت نہیں آئے، میں (۴)۔

امام عبد الرزاق نے حضرت غنی بن ابی طالب سے روایت کیا ہے کہ طلاق کرنے والی کی عدت مطلقہ کی عدت کی مثل ہے۔ امام ابن ابی شیبہ نے حضرت تابعی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ربیعہ نے اپنے خاوند سے طلاق کیا تو اس کے چچا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عدت کا مسئلہ پرچھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک شخص عدت نہ پڑا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے: تمہاری جیٹھ عدت نہ پڑا ہے حتیٰ کہ حضرت عثمان نے بھی یہی کہا تھا، ابن عمر بھی یہی فتویٰ دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہم سے بہتر تھے اور ہم سے زیادہ علم تھے (۵)۔ ابوامامک، ابن ابی شیبہ اور ابوہامک نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ طلاق کرنے والی کی عدت ایک جیٹھ ہے (۶)۔

۱۔ ابوامامک، جلد ۲، صفحہ 585، (32)، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت۔ 2۔ بیہقی، (33)۔

3۔ سنن کبریٰ، باب طلاق، صفحہ 315، (47)، (50)۔ 4۔ ابوامامک، جلد 2، صفحہ 578، (50)۔

5۔ معتب بن ابی شیبہ، جلد ۱، صفحہ 10، (18452) مطبوعہ دار الفکر بیروت۔ 6۔ بیہقی، (1846)۔

۱۔ امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ خلع کرنے والی کی حدت ایک مجلس ہے (۱)۔
 امام احمد ابو داؤد و ترمذی اور حاکم نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ ثابت بن قیس کی بیوی نے نبی کریم ﷺ کے عہد میں خلع کیا تو نبی کریم ﷺ نے اسے ایک مجلس حدت گزرنے کا حکم دیا (اس حدیث کو ترمذی نے حسن اور حاکم نے صحیح کہا ہے) (۲)۔
 امام ترمذی نے حضرت ربیع بنت معوذ بن مقرام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اپنے خاوند سے خلع کیا تو نبی کریم ﷺ نے اسے ایک مجلس گزرنے کا حکم دیا (۳)۔

۲۔ منہائے اور ابن ماجہ نے حضرت مبارہ بن ولید بن عبد بن العاصم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے ربیع بنت معوذ بن مقرام سے کہا کہ مجھے اپنا خاوند بنا تو اس نے کہا کہ میں نے اپنے خاوند سے خلع کیا پھر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور پوچھا کہ مجھ پر کتنی حدت ہے حضرت عثمان نے فرمایا تجھ پر کوئی حدت نہیں ہے مگر یہ کہ تجھ سے خلع کا نہ قریب ہے تو ایک مجلس بھری رہے، انہوں نے کہا میں اس مسئلہ میں رسول اللہ ﷺ کے اس فیصلہ کی اتباع کرتا ہوں جو آپ ﷺ نے میرے بھائی کے بارے فرمایا تھا اور دو ثابت بن قیس کی بیوی اور اس نے اس سے خلع کیا تھا (۴)۔

۳۔ امام نسائی نے حضرت ربیع بنت معوذ بن مقرام رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت ثابت بن قیس کی بیوی نے نبی کریم ﷺ کو براہ اور اس کا ہاتھ توڑ دیا ان کی بیوی حبیبہ بنت عبد اللہ بن ابی قحس۔ اس کا بھائی اس کی شکایت رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئی آپ ﷺ نے اسے بت کر بلا بھیجا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو تیرا اس پر ہے وہ لے لے اور اس کا راستہ چھوڑ دے، اس سے کہا تم ایک ہے رسول اللہ ﷺ نے اس کو ایک مجلس حدت گزرنے کا اور پھر اپنے الہی کے پاس جانے کا حکم دیا (۵)۔
 ۴۔ امام شافعی اور سیوطی نے حضرت ابن عباس اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ دو روزوں کے بعد خلع کرنے والی عورت کے متعلق فرماتے ہیں کہ اسے خاوند طلاق دے تو اسے طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ اس نے ایسی عورت کو طلاق دی ہے جس کا دو مالک نہیں ہے (۶)۔

۵۔ امام سیوطی نے حضرت عمر بن الخطاب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب عورتیں خلع کا ارادہ کریں تو تم ان کا انکار نہ کرو۔
 امام احمد ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ ابن جریر، حاکم اور سیوطی نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت بغیر کسی وجہ کے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرے اس پر جنت کی جو حرام ہے اور فرمایا خلع کرنے والیوں سے منافقتیں ہیں (۷)۔

۶۔ امام ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت اپنے خاوند سے بلا وجہ

۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۴ صفحہ ۱۲۰ (۱۸۴۴)؛ المعجمۃ مکتبۃ القرآن دار البیروت

۲۔ جامع ترمذی مع حدیث احمدی کتاب النکاح جلد ۵ صفحہ ۱۲۷ (۱۸۵)؛ المعجمۃ مکتبۃ البیروت

۳۔ ایضاً جلد ۵ صفحہ ۱۲۶ (۱۹۹)؛ سنن ترمذی جلد ۸ صفحہ ۱۸؛ المعجمۃ مکتبۃ البیروت

۴۔ سنن ترمذی جلد ۸ صفحہ ۱۸؛ المعجمۃ مکتبۃ البیروت

۵۔ جامع ترمذی مع حدیث احمدی کتاب النکاح جلد ۵ صفحہ ۱۳۰ (۱۸۵)

۶۔ جامع ترمذی مع حدیث احمدی کتاب النکاح جلد ۵ صفحہ ۱۳۰ (۱۸۵)

۷۔ سنن ترمذی جلد ۸ صفحہ ۱۸؛ المعجمۃ مکتبۃ البیروت

طلاق کا اصل نہ کرے اور نہ جلت کی باتیں کہے گی حالانکہ سنت کی فرشتہ چھپیں اس کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے (۱۰)۔
 امام احمد ربیع اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا طلاق کرنے
 والیاں اور اپنے خاوندوں سے بھڑانے والیاں ہی منافقات ہیں (2۱)۔

امام ابن جریر نے حضرت عبید بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طلاق
 کرنے والیاں اور اپنے خاوندوں سے بھڑانے والیاں ہی منافقات ہیں (3) کہ
 اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے تَلَّكَ حُودُ مَا لَكَ اللَّهُ فَلَاحُشٌ وَظَا

امام نسائی نے محمود بن سعید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو خبر دی گئی کہ ایک شخص نے اپنی
 عورت کو تین طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ ﷺ نے حکم غصہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا اللہ کی کتاب سے طلاق کیا جاتا ہے
 جب کہ میں ابھی تہہ نہ کر رہا ہوں؟ اور یہاں موجود ہوں حتیٰ کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ کیا میں اسے قتل نہ کروں؟ (۴)؟
 امام بیہقی نے رافع بن جہان رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور
 کہا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دی ہیں اس کو کیا حکم ہے؟ عمران نے فرمایا انہوں نے اپنے رب کی
 نافرمانی کی ہے اور ان پر اس کی بیوی حرام ہو گئی ہے۔ وہ شخص چلا گیا اور نواسی کے سامنے ذکر کیا۔ آپ نہیں دیکھتے کہ عمران
 بن حصین نے کیا فتویٰ دیا ہے وہ شخص حضرت عمران کا عیب بیان کرنا چاہتا تھا۔ ابو موسیٰ نے کہا اللہ اکبر ابو نعیمہ کی شرفی ہے۔

فَإِنْ طَلَعَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدِ حَتَّى تَكْفُرَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَعَهَا

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ وَ

تَلَّكَ حُودُ مَا لَكَ اللَّهُ يَتَزَوَّجُ مِنْهَا إِذَا يَشَاءُ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِي ذَلِكَ ﴿۲۰﴾

”اور بارہ طلاق دینے کے بعد (بند) پھر اگر وہ طلاق دے اپنی بیوی کو تو وہ طلاق نہ ہوگی اس پر اس کے بعد یہاں
 تک کہ نکاح کرے کسی اور خاوند کے ساتھ۔ پس اگر وہ (دوسرا) طلاق دے تو کوئی حرج نہیں ان دونوں پر کہ
 راجع کر لیں بشرطیکہ انہیں ذیل ہو کہ وہ ہرگز نہ کہیں گے اللہ کی حدوں کو اور یہ حدیں ہیں اللہ کی وہ بیان فرماتا
 ہے جتنیں ان لوگوں کے لئے جو ظلم دیکھتے ہیں۔“

امام ابن جریر، ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں خاوند
 نبوی کو تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے حلال نہیں ہے حتیٰ کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے (5)۔

2۔ سنن ترمذی، جلد 7، صفحہ 316، مطبوعہ دار الفکر بیروت

4۔ سنن نسائی، جلد 6، صفحہ 142، مطبوعہ دار الفکر بیروت

1۔ مسند ابن ماجہ، کتاب الطلاق، صفحہ 23، (2054)

3۔ تفسیر طبری، جلد 2، صفحہ 560

5۔ تفسیر طبری، جلد 2، صفحہ 589

۱۱۱۔ ابن جریر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے: **قَوْلُ خَلْقِهَا لَا شَيْءَ لَهُ كَالْعَلَسِ فَلَمَّا نَالَ يَنْتَعِزُ وَيُؤْثِرُ** (۱)۔

۱۱۲۔ ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے: **فَرَمَ جِبْرَائِيلُ آيَةً فِي تِسْمِيرِ طَائِفٍ كَاذِبَاتٍ أَوْ تِسْمِيرِ طَائِفٍ كَذِبَاتٍ لَمْ يَكُنْ لَهَا عِلْمٌ بِمَا كُنَّ تَكْتُمْنَ** (۲)۔

۱۱۳۔ ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے: **كَوَيْبٌ كَلَامٌ لَمْ يَكُنْ لَهَا عِلْمٌ بِمَا كُنَّ تَكْتُمْنَ** (۳)۔

۱۱۴۔ ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے: **كَوَيْبٌ كَلَامٌ لَمْ يَكُنْ لَهَا عِلْمٌ بِمَا كُنَّ تَكْتُمْنَ** (۴)۔

۱۱۵۔ ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے: **كَوَيْبٌ كَلَامٌ لَمْ يَكُنْ لَهَا عِلْمٌ بِمَا كُنَّ تَكْتُمْنَ** (۵)۔

۱۱۶۔ ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے: **كَوَيْبٌ كَلَامٌ لَمْ يَكُنْ لَهَا عِلْمٌ بِمَا كُنَّ تَكْتُمْنَ** (۶)۔

۱۱۷۔ ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے: **كَوَيْبٌ كَلَامٌ لَمْ يَكُنْ لَهَا عِلْمٌ بِمَا كُنَّ تَكْتُمْنَ** (۷)۔

۱۔ تیسرے طرز: **فَلَمَّا نَالَ يَنْتَعِزُ وَيُؤْثِرُ** (۱)۔

۲۔ **فَرَمَ جِبْرَائِيلُ آيَةً فِي تِسْمِيرِ طَائِفٍ كَاذِبَاتٍ أَوْ تِسْمِيرِ طَائِفٍ كَذِبَاتٍ لَمْ يَكُنْ لَهَا عِلْمٌ بِمَا كُنَّ تَكْتُمْنَ** (۲)۔

۳۔ **كَوَيْبٌ كَلَامٌ** (۳)۔

۴۔ **كَوَيْبٌ كَلَامٌ** (۴)۔

میں حلیہ انصاری کے متعلق نازل ہوئی، وہ اپنے چچا زاد بھائی، رذیہ بن ادب بن حکیم کے نکاح میں تھی، یہی نے اسے تین طلاقیں دے دیں۔ ان کے بعد میں حضرت علیہ الرحمہ بن زید القرظی، رحمہ اللہ سے نکاح کر لیا، پھر اس نے بھی اسے طلاق دے دی، وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ عہدا (رضی) نے مجھے بھڑکنے سے پہلے طلاق دے دی ہے، کیا اب میں پیسے خاندان (رذیہ) سے نکاح کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، نہ زانیہیں حتیٰ کہ وہ (تجھ سے) نکاح کر لے۔ وہ غمگین رہی جتنا اللہ تعالیٰ نے جو باب مجھ کو نبی کریم ﷺ سے تنہا کرنے کے پاس آئی اور عرض کی کہ اس نے مجھ سے جو بات کر لی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا تو نے اپنے پہلے قول کے ساتھ جھوٹ بول رہا۔ جس میں تیرے دوسرے قول کی تصدیق نہیں کرتا، اور انصاری رہی حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کا وہ سال ہو گیا، وہ عورت حضرت ابو بکر کے پاس آئی اور کہا کہ مجھ سے دوسرے خاندان نے نکاح کر لیا ہے کیا اب میں پہلے خاندان کی طرف لوٹ جاؤں؟ حضرت ابو بکر نے فرمایا اس وقت نبی کریم ﷺ نے نہ فرمایا تھا، وہاں موجود تھا۔ جب آپ ﷺ نے حجے کیا تھا کہ تو اس کے پاس دعا مانگا، جب ابو بکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو وہ حضرت عمر کے پاس آئی تو حضرت عمر نے اسے کہا: اگر تو دوبارہ میرے پاس آئی تو میں تجھے رجم کروں گا، پس آپ نے بھی اسے منع فرمایا۔ پس اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی، یعنی دوسرا خاندان علی کرنے کے بعد طلاق دے تو پھر پہلے خاندان کی طرف لوٹ سکتی ہے۔

امام شافعی علیہ السلام اور ائمہ اربعہ، مسلم، ہنابلہ، شافعی، مالکی، ابن ماجہ، ابوداؤد، نسائی، ابن کثیر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہی میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے والے مومنین کی کہیں کو فاحشہ کے ساتھ ملوث تھا۔ ان نے مجھے اطلاع دے دی (یعنی تمہیں اطلاع دے دی) پھر مجھ سے عبدالرحمن بن زبیر نے کراہ کیا۔ میں نے کہا: اس کے پاس کپڑے کے لپٹے کی طرح ہے (یعنی وہ زمرہ ہے)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس کا یہ جملہ سن کر) ہنسنے لگے اور پوچھا: کیا تو فاحشہ کے پاس نوثان پاتی ہے (ایسا نہیں ہوگا) حتیٰ کہ تو اس کا سرو چھو لے اور وہ تیرا سرو چھو لے (۱)۔

امام بخاری، مسلم، نسائی، ابن جریر و بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں پھر اس نے ایک خانہ سے نکاح کر لیا۔ اس نے جنازہ سے پہلے اسے طلاق دے دی۔ اس نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کیا وہ پہلے کے لئے حلال ہے؟ فرمایا: کیا کسی کبر و اھوا کا مزہ کھو لے جیسا کہ پہلے نے چھکا تھا؟ (2)۔

نام عبد الرزاق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ عورت جس کو کورۃ العتر علی نے طلاق دی تھی اس کا نام تھمید بنت جبہ بن جبہ تھا اور یہ بنی نصیر سے تھیں۔

ان سب ملک، اشخاص، امین مسعود و بیعتی کے حضرت زبیر بن عبد الرحمن بن جبرعلیؓ سے روایت کیا ہے کہ دفاع میں مسواک اقرعی نے اپنی حوریت حیدرہ بنت کو رسول اللہ ﷺ کے عہد میں عقیقہ علقین میں لکھوا کر اس سے عبد الرحمن بن زبیر نے نکل کر لیا، اس نے اس سے منع کرنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے تو اس نے اسے جدا کر دیا اس کے پہلے

1- ج. ز. قزندی، کتاب نکاح، طبع 3، سنه 1383 (1963)، مطبعه دارالکتب العلمیه بیروت
2- مجمع المسلمین، ج 1، سنه 1355 (1935)، مطبعه دارالکتب العلمیه بیروت

خاندانہ دے منے سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا۔ یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ کر آیا کیا تو آپ ﷺ نے رد نہ کرنا
نکاح کرنے سے منع فرما دیا، فرمایا: میرے لئے طلاق نہیں ہے حتیٰ کہ وہ (غیر) اس کا حذر چکھ لے (1)۔

امام ابو داؤد، ترمذی، ابی داؤد، بیہقی نے زیریں میں عبد الرحمن بن ابی نعیر عن ایبہ کے مسئلہ سے روایت کیا ہے کہ قاضی بن سوال نے
ایسی ہی کو طلاق دے دی تو وہ بچی کر رہی تھی پھر اسے پاس آئی اور عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ مجھ سے عبد الرحمن نے شادی کی
ہے۔ لیکن اس پر کچھ نہ فرمایا۔ اس کے چلو کی طرف ہے اور اس نے اپنے پیڑے کی چلو کی طرف اشارہ کیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے
کھام سے اعراض فرماتے رہے۔ پھر فرمایا کہ تو رقم دے کہ اس کو شادی ہو جائے (ایسا ہرگز نہیں ہوگا) حتیٰ کہ وہ اس کا حذر چکھ لے
اور خاندان کا حذر چکھ لے (2)۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ابی داؤد، نسائی، ابن ماجہ اور ابن جریر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ یہاں
رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے متعلق دریافت کیا کیا جس نے اپنی بیوی کو طلاق دی تھی پھر اس عورت نے دوسرے خاندان
سے نکاح کر لیا تھا۔ اس کے پاس وہاں ہوا لیکن جماع سے پہلے اسے طلاق دے دی، کیا یہ عورت پہلے خاندان کے لئے طلاق
پر فرمایا نہیں تھی کہ دوسرے کا حذر چکھ لے اور دوسرا خاندان کا حذر چکھ لے (3)۔

ابو عبد الرحمن، ابن ابی شیبہ، احمد، ابی داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن جریر اور بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے متعلق پوچھا کیا جس نے اپنی بیوی کو نہیں طلاق دی تھی پھر اس سے دوسرے
مرد نے اس سے نکاح کر لیا۔ اس نے رد فرمایا کہ وہاں پردہ نکالا پھر اس کے ساتھ جماع کرنے سے پہلے اسے طلاق
دے دی کیا وہ عورت پہلے خاندان کے لئے طلاق دے دی؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں حتیٰ کہ وہ اس کا؟ انکھ چکھ لے اور ایک
روایت میں ہے حتیٰ کہ دوسرا اس سے جماع کر لے (4)۔

امام احمد، ابن جریر اور بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے متعلق
پوچھا کیا جس کے عقد نکاح میں ایک عورت تھی، اس نے اسے تین طلاقیں دے دیں، پھر اس عورت نے دوسرے خاندان سے
نکاح کر لیا، پھر اس خاندان نے جماع سے پہلے اسے طلاق دے دی، کیا یہ عورت پہلے خاندان کے لئے طلاق دے دی؟ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا نہیں حتیٰ کہ وہ اس کا حذر چکھ لے اور دوسرا عورت اس کا حذر چکھ لے (5)۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن جریر نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کے متعلق
فرمایا جس کے خاندان نے اسے تین طلاقیں دی تھیں پھر اس نے دوسرے خاندان سے نکاح کر لیا تھا پھر اس نے (خون سے پہلے
اسے طلاق دے دی) پہلا خاندان اسے لڑا چاہتا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں حتیٰ کہ دوسرا خاندان اس کا حذر چکھ لے (6)۔

1۔ مؤطا امام مالک، باب ان کان کل منہ جلد 2، صفحہ 539 (17)

2۔ سنن ترمذی اور بیہقی، باب منہا، جلد 7، صفحہ 333، مشکوٰۃ، الکبریٰ ج 2، صفحہ 570

3۔ تفسیر نور مذہب ج 2، صفحہ 572، ج 2، صفحہ 570

4۔ ابی داؤد، جلد 2، صفحہ 573

5۔ ابی داؤد، جلد 2، صفحہ 572

6۔ ابی داؤد، جلد 2، صفحہ 573

علاقہ کرانے والے پر لعنت کی (۱۰)۔ ابن ماجہ نے عبد اللہ بن عباس سے یہی الفاظ نقل کئے ہیں (۲)۔

امام ابن ماجہ، حاکم اور بیہقی نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں مستنار کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ارشاد فرمائیے۔ فرمایا وہ عطلہ کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ عطلہ کرنے والے اور عطلہ کرانے والے پر لعنت کرے (3)۔

امام احمد، ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ عطلہ کرنے والے اور عطلہ کرانے والے پر لعنت کرے (4)۔

امام عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، ابویوسف، ابوداؤد، ترمذی، ابوالحسن میں ابوداؤد بیہقی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ عطلہ کرنے والے اور عطلہ کرانے والے کو لایا جائے گا تو میں انہیں رجم کروں گا (5)۔ بیہقی نے حضرت سیمان بن یسار سے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ایسے شخص کا متہ ملایا گیا جس نے ایک عورت سے اس لئے نکاح کیا تھا تا کہ اس کے پہلے خاوند کے لئے اسے طہال کر دے۔ حضرت عثمان نے ان کے درمیان جدائی کر دی اور فرمایا عورت پہلے خاوند سے پاس نکاح رغبت کے ساتھ لوثی ہے، سکاکی کے نکاح کے ساتھ نہیں لوثی (6)۔ عبد الرزاق نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ میرے بچائے اپنی بیوی کو جس عطا قیس دی ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا میرے بچائے اللہ کی نافرمانی کی ہے۔ پس وہ اس پریشان کرے گا۔ اس نے شیطان کی اطاعت کی، پس اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اس پریشانی سے نکلنے کا راستہ نہیں بنایا، اس شخص نے کہا سلامہ کرنے والے شخص کے بارے میں تمہارا کیا نظریہ ہے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا جو اللہ کو دیکھ کر اپنے کو شش کرتا ہے اللہ اسے دھوکا کی سزا دے گا۔ مالک، ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے زید بن ثابت سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو شخص نوٹھی بیوی کو طلاق دیتا ہے پھر اسے خرید لیتا ہے تو وہ اس کے لئے حلال نہ ہوگی حتیٰ کہ کسی دوسرے خاوند سے نکاح کرے (7)۔ مالک نے سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار رحمہما اللہ سے روایت کیا ہے کہ ان دونوں حضرات سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو اپنے غلام کا اپنی نوٹھی سے نکاح کر دیتا ہے پھر وہ غلام اسے تیس عطا قیس دے دیتا پھر اس کا آقا دو نوٹھی اس غلام کو ہبہ کر دیتا ہے، کیا مالک، یحییٰ (قبضہ) کی وجہ سے وہ نوٹھی، غلام کے لئے دوبارہ حلال ہو جائے گی، حضرت سعید اور سلیمان نے فرمایا انہیں حتیٰ کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے (8)۔

1۔ جامع ترمذی مع شرح معجم الصحاح، جلد 5، صفحہ 35 (1118) مطبوعہ دار الفکر، بیروت

2۔ سنن ابن ماجہ، ج 1، کتاب النکاح، جلد 2، صفحہ 480 (1934)

3۔ سنن ابی داؤد، ج 1، کتاب النکاح، جلد 2، صفحہ 208، مطبوعہ دار الفکر، بیروت

4۔ سنن ابی داؤد، ج 1، کتاب النکاح، جلد 2، صفحہ 208 (10777) مطبوعہ دار الفکر، بیروت

5۔ سنن ابی داؤد، ج 1، کتاب النکاح، جلد 2، صفحہ 208

6۔ سنن ابی داؤد، ج 1، کتاب النکاح، جلد 2، صفحہ 537 (30) مطبوعہ دار الفکر، بیروت

7۔ سنن ابی داؤد، ج 1، کتاب النکاح، جلد 2، صفحہ 537 (30) مطبوعہ دار الفکر، بیروت

8۔ سنن ابی داؤد، ج 1، کتاب النکاح، جلد 2، صفحہ 537 (30) مطبوعہ دار الفکر، بیروت

وَ إِذَا صَلَّيْتُمْ السَّاعَةَ فَبَلَّغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ
 سَوْحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ ۚ وَلَا تُنْسِكُوهُنَّ فِصْرًا إِنَّمَا لِبَتُنَّ لِزَوَاجِهِنَّ
 يَفْعَلُ ذَلِكَ فَعْدُ ظَنَّمَتْ نَفْسَهُ وَلَا تَتَّخِذُوا إِلَيْتِ اللَّهِ هُرُوقًا ۚ وَ
 أذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ
 يَخَظُّكُمْ بِهِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ وَكِيلٌ ۝

اور جب تم طلاق دے دو اور قول کو اور وہ چاہی کر لیں اپنی عدت تک یا تو روک دو انہیں بھلائی کے ساتھ یا چھوڑ
 دو انہیں بھلائی کے ساتھ اور نہ روک انہیں تکلیف دینے کی غرض سے نہ کر نہ پادائی کر اور اگر جو کوئی کرے گا اس طرح
 تو وہ ظلم کرے گا اپنی ہی جان پر اور وہ ظالمانہ کی آفتوں کو ذاتی اور یاد کرنا اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہے اور (باد کرو) جو
 اس نے ماز پر فرمایا تم پر قرآن اور حکمت، وضاحت فرماتا ہے تمہیں اس سے دور رہو جو اللہ سے ناروغ
 بہن کو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتے والا ہے۔

امام ابن جریر اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ روایت میں ایک شخص اپنی بیوی کو
 طلاق دیتا تھا پھر عدت کے مکمل ہونے سے پہلے رجوع کر لیتا پھر حلاق دیتا پھر رجوع کر لیتا تھا۔ وہ اسے شب کرتا تھا اور اسے
 تکلیف دیتا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت نازل فرمائی (1)۔

امام مالک، ابن جریر اور ابن ماجہ نے حضرت ثور بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی
 کو طلاق دیتا تھا پھر رجوع کر لیتا تھا جب کہ اس کی کوئی حاجت نہیں ہوتی تھی اور اسے اپنے پاس رکھنے کا ارادہ نہیں رکھتا
 تھا۔ وہ اسے تکلیف دینے کی غرض سے اس کی عدت کو طول دیتا رہتا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ
 نے اس آیت کے ساتھ نو کون کو نصیحت فرمائی (2)۔

امام ابن جریر اور ابن ماجہ نے حضرت اسدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ ایک شخص کے
 متعلق نازل ہوئی تھی جسے عدت میں رہنا کرنا ہوتا تھا۔ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دی تھی کہ جب اس کی مدت کے دو تیس دن باقی
 تھے تو اس نے رجوع کر لیا پھر اس نے اسے طلاق دے دی، پھر جب کچھ دن باقی تھے تو اس نے رجوع کر لیا پھر طلاق دے
 دی، حتیٰ کہ اس نے چار دن کے نو سے عدت گزار لی، اس طرح اس نے اسے تکلیف پہنچائی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ
 لَبَسُوا حَلَقًا فِصْرًا إِنَّمَا لِبَتُنَّ لِزَوَاجِهِنَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ فَعْدُ ظَنَّمَتْ نَفْسَهُ وَلَا تَتَّخِذُوا إِلَيْتِ اللَّهِ هُرُوقًا ۚ وَ
 أذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَخَظُّكُمْ بِهِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ وَكِيلٌ ۝ (3)

امام عبد بن مسعود، ابن جریر اور بخاری نے حضرت حماد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے، حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص اپنی

یہاں کو حقائق سے کہ اس کے بعض کا آخری الہیاتی جو تصور ہو رہا ہے۔ یہ حقائق سے بھر پور ہیں۔ اس کے آخری الہیاتی جو تصور ہو رہا ہے۔ یہ حقائق سے بھر پور ہیں۔ اس کے آخری الہیاتی جو تصور ہو رہا ہے۔ یہ حقائق سے بھر پور ہیں۔

امام ابن عبد البر نے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ ایک شخص اپنے دوست کو حقائق پر سے بھر پور کرنے کے قریب پہنچا دیا تو اس سے درخواست کرنے پر آمادہ نہ کیا۔ کہتا ہے یہ حقائق اس کے لیے ہیں۔ جب میں نے اس کے قریب پہنچا دیا تو اس نے کہا کہ اس کا قصور اس کی عادت کو قبول دینا ہے (۱)۔ امام ابن عبد البر نے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ ایک شخص اپنے دوست کو حقائق پر سے بھر پور کرنے کے قریب پہنچا دیا تو اس سے درخواست کرنے پر آمادہ نہ کیا۔ کہتا ہے یہ حقائق اس کے لیے ہیں۔ جب میں نے اس کے قریب پہنچا دیا تو اس نے کہا کہ اس کا قصور اس کی عادت کو قبول دینا ہے (۱)۔

امام ابن عبد البر نے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ ایک شخص اپنے دوست کو حقائق پر سے بھر پور کرنے کے قریب پہنچا دیا تو اس سے درخواست کرنے پر آمادہ نہ کیا۔ کہتا ہے یہ حقائق اس کے لیے ہیں۔ جب میں نے اس کے قریب پہنچا دیا تو اس نے کہا کہ اس کا قصور اس کی عادت کو قبول دینا ہے (۱)۔ امام ابن عبد البر نے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ ایک شخص اپنے دوست کو حقائق پر سے بھر پور کرنے کے قریب پہنچا دیا تو اس سے درخواست کرنے پر آمادہ نہ کیا۔ کہتا ہے یہ حقائق اس کے لیے ہیں۔ جب میں نے اس کے قریب پہنچا دیا تو اس نے کہا کہ اس کا قصور اس کی عادت کو قبول دینا ہے (۱)۔

امام ابن عبد البر نے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ ایک شخص اپنے دوست کو حقائق پر سے بھر پور کرنے کے قریب پہنچا دیا تو اس سے درخواست کرنے پر آمادہ نہ کیا۔ کہتا ہے یہ حقائق اس کے لیے ہیں۔ جب میں نے اس کے قریب پہنچا دیا تو اس نے کہا کہ اس کا قصور اس کی عادت کو قبول دینا ہے (۱)۔ امام ابن عبد البر نے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ ایک شخص اپنے دوست کو حقائق پر سے بھر پور کرنے کے قریب پہنچا دیا تو اس سے درخواست کرنے پر آمادہ نہ کیا۔ کہتا ہے یہ حقائق اس کے لیے ہیں۔ جب میں نے اس کے قریب پہنچا دیا تو اس نے کہا کہ اس کا قصور اس کی عادت کو قبول دینا ہے (۱)۔

امام ابن ابی عمر نے اپنی سند میں اور ابن مردودہ نے حضرت ابوالمہدی اور شیخ ابوالحسن سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں ایک شخص نے اچھے دوست کو طلاق دیا تھا پھر کہتا میں نے دل گئی کی ہے، غلام آزاد کرنا پھر کہتا میں نے دل گئی کی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ارشاد نازل فرمایا لَا تَشْجَعُوا أَلْيَتَ اللَّهِ هُنَا وَلَا - رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو طلاق دے گا یا آزاد کرے گا پھر کہے گا میں نے مزاح کیا تھا تو اس کا قبول معتبر نہ ہوگا، اس کی طلاق اور آزاد کرنا واجب ہو جائے گا اور اس پر ان کا حکم نافذ ہو جائے گا۔

امام ابن مردودہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی حالانکہ وہ دل گئی کر رہا تھا اس کا طلاق دینے کا ارادہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا لَا تَشْجَعُوا أَلْيَتَ اللَّهِ هُنَا وَلَا نازل فرمایا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس پر طلاق لازم کر دی۔

امام ابن ابی شیبہ نے تصنیف میں ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دیا تھا اور کہتا تھا میں اس کی گھر لے آ رہا تھا۔ آزاد کرتا تھا تو کہتا تھا میں دل گئی کر رہا تھا۔ نکاح کرتا تھا اور کہتا میں دل گئی کر رہا تھا۔ واللہ تعالیٰ نے لَا تَشْجَعُوا أَلْيَتَ اللَّهِ هُنَا وَلَا کا ارشاد نازل فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے طلاق دی یا غلام آزاد کیا نکاح کیا یا کسی کا نکاح کر لیا خود وہ سچیدہ حالت میں ہو یا مزاح کی حالت میں ہو اس پر وہ حکم نافذ ہو جائے گا (۱)۔ ابوہریرہؓ نے انس بن ابی مرہ وادہ رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے کہ نہ مانتے جاہلیت میں ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دیا تھا پھر کہتا میں نے مزاح کیا ہے، پھر غلام آزاد کرتا تھا اور کہتا میں نے مزاح کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لَا تَشْجَعُوا أَلْيَتَ اللَّهِ هُنَا وَلَا کا ارشاد نازل فرمایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے طلاق دی یا حق کیا یا نکاح کیا یا کسی دوسرے کا نکاح کر لیا پھر کہے کہ میں مزاح کرنے والا تھا تو اس کو سچیدہ ہی سمجھا جائے گا۔

ابوہریرہؓ اور ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد و سنن ابی داؤد و شیخ ابوالحسن سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے انہیں ایسی چیزیں سنیں جن میں سچیدگی بھی تصور ہوتی ہے اور ان میں مزاح بھی سچیدگی تصور ہوتی ہے (دوہ) میں نکاح، طلاق اور جوع کرنا (۲)۔

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اور بیہقی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں چار چیزیں منقطع ہیں اللہ، طلاق، محنت اور نکاح (۳)۔

امام مالک، عبد الرزاق اور بیہقی نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرمایا تین باتیں ایسی ہیں جن میں مزاح کا تصور نہیں۔ نکاح، طلاق، عتاق (۴)۔

امام عبد الرزاق نے حضرت ابوہریرہؓ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں تین باتیں ایسی ہیں جن میں مزاح کرنے

۱. صحیح بخاری، کتاب النکاح، جلد ۲، صفحہ ۵۷۸

۲. بدیع المصنوع، جلد ۱، صفحہ ۱۲۵ (۱۹۸۴) مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت

۳. سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، جلد ۲، صفحہ ۵۸۵

۴. سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، جلد ۲، صفحہ ۵۸۵

والا بھی جمید و تصور ہوتا ہے گاں، حلاق اور قاتل۔

امام عبد الرزاق نے حضرت میں بھی لکھا ہے کہ میں اپنی طالب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں چار چیزیں ایسی ہیں جن میں حواجی کھائیں نہیں۔ نکات حلاق، حلاق اور صندل۔

امام عبد الرزاق نے عبد العزیز بن مریم بن جعد بن امیر دکن کے طریق سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا: نہیں باتیں ایسی ہیں جن میں سزا کرنے والے اور مجید و کاظم برادر ہے۔ حلاق، صدق، قاتی۔ عبد العزیز فرماتے ہیں حلاق میں حبیب، حرمانہ نے فرمایا میں نے ابوذر

امام عبد الرزاق نے حضرت ابو ذر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے سزا حلاق دی جس کی طاق باغض ہے، جو کہنے سے ہرے قزاق کیا اس کا حلق بالذبح ہو گیا جس سے سزا کا حکم نکال دیا گیا۔ امام، مکہ مشرقی، عبد الرزاق، ابن ولید، دارقطنی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا، کہا میں نے اپنی بیوی کو بزدل طلاق دیا، کہا میں اور ایک روایت میں ہے کہ سوط طاق دی ہیں، حضرت ابن عمر نے فرمایا: تم حلاقوں نے اسے قتل کر دیا، تم کو یہ قتل ہو گیا، یہ نے اللہ کی آیت کے ساتھ حواجی کیا ہے (۱)۔ امام عبد الرزاق اور دارقطنی نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے ان کے بتایا کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہیں تو اس مسعود نے فرمایا: تم حلاقوں کے ساتھ روکتے ہو، یہاں تک کہ گئی ہے اور باقی قتل ہو گیا وہ بد بختی پر (۲)۔ امام عبد الرزاق نے حضرت زاذل بن عباد بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میرے والد نے اپنی بیوی کو بزدل طلاق دی، پھر میرے والد اب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، دربار اجڑا، عرض کیا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اور اس کے ساتھ ذرا، تمیں تو اس کی بات نہیں، وہاں کتاب کا علم دے، قاتل ہیں، اللہ چاہے کہ تو اسے مذاب دے گا، چاہے کہ تو اسے مخالف دے گا۔

امام عبد الرزاق نے حضرت یحییٰ حرمانہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں ہم سے اس شخص کے متعلق پوچھا کیا جس نے اپنی بیوی کو بزدل طلاق دیا، اس کے برادر طاق ہیں، تو عبد اللہ بن عباس نے فرمایا: اجزاء (ہر ایک) اس کے رب پر جو تمیں سے دے ہیں وہ اس کی بد بختی کے لئے کافی ہیں۔

وَ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَبُكْعْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحُنَّ
أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاصُوا بَيْنَهُمْ بِالسَّعْرِ وَفِي ذَلِكَ يُعْطَاهُ مَنْ كَانَ
مِنْكُمْ يَوْمَ بَيْتِ النَّبِيِّ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ أَزْوَاجُكُمْ وَأَظْهَرُ وَاللَّهُ
يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿۳﴾

”اور جب تم طلاق دو عورتوں کو بچہ ہو، پوری کر چکیں اپنی عدت تو نہ سن کر وہ انہیں کہہ کر نکاح کر لیں اپنے خاندانوں سے جب کہ رضامند ہو جائیں تاہیں میں نہ سب فرماتے سے۔ پھر بائیں (بے) نصیحت کی جاتی ہے اس کے ذریعے نہ کو جو تم میں سے یقین رکھتا ہو اللہ پر اور قیامت پر۔ یہ بہت پاکیزہ ہے تمہارے لئے اور بہت صاف اور اعتدال کا جانتے اور تم نہیں مانتے۔“

امام کبیرؒ بخاری و عبد بن حیدر و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن جریر و ابن کثیر و ابن ابی حاتم و ابن مردودہ و حاکم و اور بیہقی نے حضرت عقیل بن مرہ رحمہ اللہ کے طریق سے بیان کیا ہے کہ کہتا ہے میری ایک بہن تھی میرے چچا کا بیٹا میرے چچا کی ایک بہن کا نکاح اس سے کر دیا۔ پہلے میری بہن ان کے عقد نکاح میں تھی۔ پھر انہوں نے طلاق دے دی تھی اور عدت گزر گئی ایک رخصت نہیں کیا تھا۔ میرا چچا اور بھائی اس کی خواہش کرتا تھا اور میری بہن بھی اسے ہی پسند کرتی تھی۔ پھر اس نے دوسرے لوگوں کے ساتھ دوبارہ نکاح کا بیٹھا بیٹھا۔ میں نے اپنے چچا اور بھائی سے کہا کہ اسے حق میں نے میں کہتا تھا سے پیسے نکاح کر کے تجھے عزت بخشی تھی تو نے پھر خود طلاق دی تھی جب تو پھر بیٹھا نکاح لے کر آیا ہے۔ اللہ کی قسم صاحب دو تیرے پاس بھی نہیں توئے گی۔ دو میرا بچہ زور بھائی بالکل بے عیب تھا اور میری بہن بھی چاہتی تھی کہ اس کی طرف لوٹ جائے۔ جس اللہ تعالیٰ نے من کے ارد گرد کا جان لیا اور مذکورہ آیت نازل فرمائی، فرماتے ہیں یہ آیت کریمہ میرے متعلق نازل ہوئی میں نے اپنی قسم کا کہہ دیا اور اس کا نکاح اپنے چچا اور بھائی سے دوبارہ کر دیا۔ بعض روایات میں ہے کہ جب عقیل نے یہ آیت سنی تو کہہ میں نے اپنے رب کا ارشاد سنا اور اس کی اطاعت کی۔ پھر انہوں نے اسے چچا اور بھائی کو بلا دیا اور کہہ میں تمھارے نکاح کرتا ہوں اور تجھے عزت دے گا ہوں (۱)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں یہ آیت اس شخص کے متعلق نازل ہوئی جو اپنی بیوی کو ایک یا اطلاق دے دیتا تھا۔ پھر جب اس کی عدت گزر جاتی تو اسے خیال آتا کہ وہ اس سے رجوع کر کے نکاح کرے اور عدت میں بھی اس پیسے خاندان سے نکاح کا ارادہ رکھتی تھی تو اس کے اولیاء اسے پیسے خاندان سے دوبارہ نکاح سے روکتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اولیاء کو یہ کہنے سے منع فرمایا (۲)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں یہ آیت عزیزہ قبلہ کی ایک عورت کے متعلق نازل ہوئی، جسے اس کے خاندان نے طلاق دی تھی پھر وہ عدت گزارنے کے بعد جدائی ہو گئی تھی تو اس کے بھائی عقیل بن یسار نے اسے پیسے خاندان سے نکاح کرنے سے روکا اور اسے دو تکلیف پہنچا تاہم کہ کہیں وہ پہلے خاندان کی طرف لوٹ نہ جائے (۳)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن جریر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں یہ آیت حضرت عقیل بن یسار رضی اللہ عنہ سے

امام کوئی عبد اللہ بن ابی حاتم نے قاید بن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عثمان کے پاس ایک عورت لائی تھی جس نے چھ ماہ میں بچہ جنم دیا حضرت عثمان نے اسے رحم کا حکم فرمایا، ابن عباس نے فرمایا اگر یہ کتاب اللہ کے ساتھ جھگڑا کرے تو جھگڑا کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُضِلُّهُنَّ أَزْوَاجُهُنَّ خَوَّلَهُنَّ كَاوِلَهُنَّ**۔ اور دوسری آیت میں فرمایا: **وَحَبْلُهُنَّ وَفُصْلُهُنَّ فَتُكْفَنُونَ**۔ اس نے چھ ماہ بیت میں اٹھائے کہ بھر یہ اسے ۱۰ سال دودھ پلانے لگی، حضرت حبیب نے اس عورت کو بلا پایا اور باکرہ یا مائیں جرید نے زہری کے طریق سے ایک اور سند سے اسی کی شکل روایت کیا ہے۔

امام عبد اللہ رزاق، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دو سال کے بعد دودھ پلانے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے **وَالْوَالِدَتُ يُزْجَعْنَ أَزْوَاجُهُنَّ خَوَّلَهُنَّ كَاوِلَهُنَّ**۔ خلاصہ کی اور فرمایا ہم دو سال کے بعد کسی رضاعت کے متعلق کسی چیز کی حرمت کا خبر نہیں دے سکتے۔ (یعنی دودھ سالہ بعد پھر دودھ پچھو تو اس سے رضاعت ثابت نہ ہوگی) (۱)

امام ابن جریر نے ابو یوسف کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے سنا کہ (اس آیت کے موجب) ان دوسروں میں عی رضاعت ثابت نہ ہوتی ہے (۲)۔

امام سترمذی نے حضرت امام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رضاع سے حرمت ثابت نہیں ہوتی مگر اس صورت میں جب وہ آنکھ کو چیرے اور دودھ چھڑانے سے پہلے ہو (۳)۔

امام ابن عدی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رضاع سے حرمت کا ثبوت نہیں ہوتا مگر جو دو سال کے اندر ہو (۴)۔

امام ابی حاتم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور بالغ ہونے کے بعد قبلی کا کوئی تصور نہیں۔

امام عبد الرزاق نے المصنف میں اور ابن عدی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلوغ کے بعد قبلی نہیں ہے اور دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت نہیں ہے اور ان سے بے کر رات تک خاموشی نہیں ہے اور روزے میں صوم وصال نہیں ہے اور معصیت میں نذر نہیں ہے اور معصیت میں نقد نہیں ہے اور رشتہ داری قطع کرنے میں قسم نہیں ہے۔ ہجرت کے بعد دارالکفر میں جائز نہیں ہے (یا یہ سن کر حکم کی تعمیل شروع کرنے کے بعد اس کا چھوڑنا جائز نہیں ہے) قسم کے بعد ہجرت نہیں ہے۔ عورت کے لئے خاوند کی اجازت کے بغیر قسم اٹھانا ہے۔ بچہ کی قسم باپ کی اجازت کے بغیر درست نہیں ہے، ظلم کی قسم آقا کی اجازت کے بغیر درست نہیں ہے، نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہے اور ملکیت سے پہلے آزاد کرنا نہیں ہے۔

روایت پر لازم ہے کہ وہ اس کو دھڑھکائے بھیجا کہ اس کے باپ پر لازم ہوتا ہے (جب کہ وہ زندہ رہے)۔

امام ابن جریر اور عاصم نے حضرت حمید بن اکثاب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ روایت سے مراد بچہ ہے (۱)۔

امام ابونعیم نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ بچہ کا وہ وہ اس کے گھر سے آگیا۔

امام ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت عہد بالقراسنی عن ابن عباس کے سلسلہ سے روایت کیا ہے و علیٰ فوہیث و علیٰ فوہیث فرماتے ہیں وارت پر بچے کا فرق لازم ہے حتیٰ کہ اس کا وہ وہ چھڑا دیا جائے اگر اس کے باپ نے مال نہ چھوڑا ہو (2)۔

امام ابن منذر، ابن ابی حاتم اور یحییٰ نے عباد اور قحطی کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے و علیٰ فوہیث و علیٰ فوہیث فرماتے ہیں وارت پر لازم ہے کہ وہ تکلیف نہ پہنچائے (3)۔

امام ابن جریر نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں فوہیث کا معنی وہ چھڑا ہے (4)۔

امام کتب، سفیان، عبد البر، عہد بن حید اور ابن جریر نے عہد سے روایت کیا ہے کہ مشورہ رسول سے تم میں ہے و عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ اللہ کی اجازت کے بغیر بچہ کا وہ وہ چھڑا دے اور باپ کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ عورت کی رضا کے بغیر وہ چھڑا دے (5)۔

امام عبد البر، ابن عہد بن حید اور ابن جریر نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ بچے کی ماں سے وہ وہ چھڑا دیا کسی غیر سے کوئی حرج نہیں ہے جب تم اس کا وہ وہ عطا کرو جو تم نے ملے کیا ہے (6)۔

ابن ابی حاتم نے حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اگر والد اور والدہ وراثت میں ہوں تو یہ سے وہ وہ چھڑا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

وَالَّذِينَ يُتَوَلَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَعْلَمُونَ أُذُنًا جَايَةً يُكْفَرْنَ بِأَنفُسِهِمْ

أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا

فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بِمَا نَسَوْنَ فِي زَوَاجِهِنَّ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٥٠﴾

اور جو لوگ تم سے جو جائز تم میں سے اور چھڑا جائیں اور پائل تو وہ جان انظار کر کریں چار مہینے اور دس دن اور

جب پہنچ جائیں اہل (اس) مدت کو وہ کوئی گناہ نہیں تم پر اس میں جو کریں و راجعی ذات کے بارے میں مناسب طریقہ سے اور اللہ تعالیٰ جو کو تم کرتے ہو خوف و اطمینان ہے۔

ابن ابی حاتم، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا

ہے کہ وہ متوفی عنہ زواجاً یعنی جس عورت کا خاندان فوت ہو چکا ہو اس کے لئے خوشبو اور زینت پہنہ کر مارتے تھے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا یٰۤاَيُّهَا الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ مِنْكُمْ وَرِثَیْہُمْ اَوْ اَوْلَادُہُمْ اَلَا یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ یُحْیَوْنَ اَنْفُسَہُمْ اَوْ عَشْرَہَا۔ اس آیت میں یہی ہوئی کہ شوہر فرمایا کہ میں نہیں فرمایا کہ تمہارے گھروں میں عورت گزارا جائے اور عورت جہاں چاہے عورت گزارے (۱)۔

امام مالک، عبد الرزاق، ابن سعد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت فرج بن عتبات ماکہ بن سنان سے روایت کیا ہے یہ ابو سعید خدری کی بیٹی ہیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور پوچھا کہ میں نے خدری کی طرف سے اپنے اہل میں لوٹ جاؤں، کیونکہ ان کا خاندان اپنے غلاموں کی تلاش میں نفل کیا تھا جو بھاک گئے تھے حتیٰ کہ اس نے قدوم میں انہیں پالا تو غلاموں نے اسے قتل کر دیا۔ فرماتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں اپنے خاندان میں واپس چلی جاؤں، میرے خاندان نے مجھے ایسے گھر میں نہیں چھوڑا ہے جس کا وہ، ملک ہو اور زینت و جوہر ہو اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس (لوٹ جا) میں چلی جاتی تھی کہ جب میں حجر ویا سجدہ میں تھی کہ آپ ﷺ نے مجھے بلانے کا کسی کو حکم دیا، پھر فرمایا۔ تو نے کیسے کہا ہے؟ میں نے یہ واقعہ پورا عرض کیا تو فرمایا تو اپنے گھر میں غصہ ہی کی حد تک کھل ہو جائے۔ فرماتی ہیں میں نے اسی گھر میں چار مہینے، اس دن حدت نہ رکھی۔ فرماتی ہیں جب حضرت عثمان کا دور خلافت تھا تو آپ نے مجھے جا بھیجا، میرا انہوں نے مجھ سے مسئلہ پوچھا تو میں نے پورا واقعہ بتایا، آپ نے میرا ہی سہہ مطابق فیصلہ فرمایا (۲)۔

امام مالک اور عبد الرزاق نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ ان عورتوں کو مقام العید اور اسے واپس کر دیتے تھے جن کے خاندان فوت ہو چکے ہوتے تھے اور انہیں عورت میں ہوتی تھیں، آپ انہیں حج سے روکتے تھے (۳)۔

ابو داؤد، عبد الرزاق نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس عورت کا خاندان فوت ہو چکا ہو اور جس کو خدائی یا سدا کی بیٹی ہو وہ اپنے گھر میں چلی رہے (۴)۔

امام مالک، عبد الرزاق، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی نے حضرت حمید بن بکیر رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان تین احادیث کی خبر دی، فرماتی ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام حبیبہ کے پاس آئی جب ان کا آپ سفیان بن حرب فوت ہو گیا تھا تو اس نے زورنگ کی خوشبو منگوائی، پھر بوڑھی نے اس خوشبو میں نیل مایا پھر حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے پیٹ پر اس کو ملا، پھر کہا اللہ کی قسم مجھے اس خوشبو کے گانے کی ضرورت نہیں تھی لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو خبر دیا، یہ فرماتے ہیں کہ کسی ایسی عورت کے لئے حلال نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے، لیکن خاندان کے وصال پر چار مہینے اس دن سوگ منائے۔ حضرت زینب فرماتی ہیں میں نے زینب بنت جحش کے پاس گئی، جب اس کا بھائی عبداللہ فوت ہو گیا تو انہوں نے بھی خوشبو لگائی پھر فرمایا اللہ کی قسم مجھے خوشبو لگانے کی ضرورت نہ تھی لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو خبر دیا، یہ فرماتے ہیں کہ کسی ایسی عورت پر حلال

نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ کسی میت پر نیکوں سے زیادہ سوگ منائے مگر خاندان پر چار ماہوں تک سوگ منائے۔ حضرت زینب فرماتی ہیں میں نے اپنی والدہ ام سلمہ کو یہ فرماتے سنا کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری بیٹی کا نکاح فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھ میں تکلیف ہے کیا ہم اس کو مردہ لیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں اور سرت پر فرمایا نہیں۔ میں سرت پر فرمایا نہیں۔ میں بھر فرمایا یہ چار ماہوں تک ہے جب کہ زناات جاہلیت میں کوئی عورت سال مکمل ہونے پر بیٹھی بیٹھی تھی (۱۰)۔ عید فرماتے ہیں میں نے زینب کو چھ ماہ سال کے کھنکھونے پر بیٹھی کیوں بیٹھی تھی؟ زینب نے کہا عورت کا جب نکاح فوت ہو جاتا تھا تو وہ چھوٹی سی کڑھائی میں داخل ہو جاتی تھی اور ناقص ترین کپڑے پہنتی تھی لہذا کوئی خوشبو استعمال کرتی تھی اور نہ کوئی اور چیز تھی کہ اس پر سال گزر رہا تھا۔ پھر ایک چوپایا لے لیا کہ وہ بڑی بار بار دایا جاتا پھرتا اس کے کمرے کے اندر داخل کیا جاتا جب بھی کوئی چیز داخل کی جاتی تو وہ مر جاتی تھی پھر وہ بیٹھی تھی اس کو بیٹھی رہی جاتی تھی پھر وہ اس بیٹھی کو بیٹھی تھی اس کے بعد جو خوشبو وغیرہ لگا جاتی تھی تو اس کی طرف رجوع کرتی تھی۔

امام مالک اور مسلم نے سفید بنت ابی عبیدہ کے طریق سے حضرت عائشہ اور حضرت رضی اللہ عنہا ذایع مطہرات سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی ایسی عورت کے لئے حلال نہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ میت پر نیکوں سے زیادہ سوگ منے لیکن خاندان پر چار ماہوں تک سوگ منائے (2)۔ نسائی اور ابن ماجہ نے سفید بن حصہ سے اور حضرت عائشہ کی حدیث مروی کے طریق سے روایت کی ہے۔

امام بخاری، مسلم، ابوداؤد و نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی ایسی عورت کے لئے حلال لیکن جہاں اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ نیکوں سے زیادہ سوگ منائے لیکن خاندان پر چار ماہوں تک سوگ منائے وہ نہ مردہ لگائے نہ لگا ہوا کپڑا پہنے لیکن جو بیٹے سے پہلے رنگا ہوا اور نہ خوشبو لگائے مگر جب حیض سے پاک ہو تو قطریا وغیرہ خوشبو کا تھوڑا سا استعمال کر سکتی ہے (3)۔

امام ابوداؤد و نسائی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرمایا: جس کا نکاح فوت ہو جائے وہ رگے کپڑے نہ پہنے اور نہ گہرے رنگا ہوا کپڑے پہنے اور نہ زینور استعمال کرے اور نہ خضاب لگائے اور نہ مردہ لگائے (4)۔

امام ابوداؤد و نسائی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے میرے پاس تشریف لائے جب کہ میں نے اپنی آنکھوں پر صبر لگا رکھا تھا۔ فرمایا: اے ام سلمہ یہ کیا ہے؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! یہ میری ہے۔ اس میں خوشبو نہیں ہے۔ فرمایا یہ چہرے کو گوارا کرتا ہے تو یہ رات کے وقت نکال کر اور خوشبو کے ساتھ نکال کر کیا کرہو نہ چندی استعمال کر کیونکہ یہ خضاب ہے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! میں کس چیز کے ساتھ نکلتی کر رہی؟

۱۔ جامع ترمذی ج ۲، ص ۵۶ (۱۳۸: ۹۶-۹۷) ۲۔ بیہقی مسند ج ۱۰، ص ۹۸ (۶۳)

۳۔ ابن ماجہ ج ۱، ص ۲۰۲

۴۔ مسند ابی داؤد ج ۱، ص ۲۰۲

فرمایا یہ کہ تم جن کے ساتھ وہاں کے ساتھ تو اپنے سرگودھا کے گلی ۱۰۰

۱۰۰ مہنگ نے حضرت عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا علیہما السلام سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اولاد کی عدت
کس کا وہ نہ فوت ہو چکا ہو اور وہ پانچ دن ہے (2) کہ

۱۰۰ مہنگ ۱۰۰ ناسی مہر سے روایت کیا ہے، نے ہیں ام الولد کا جب آقا فوت ہو جائے تو اس کی عدت ایک مہر ہے (3)۔
امام مہنگ نے حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ام الولد کی عدت دس مہر کا آقا فوت ہو
جائے تو دس مہر ہیں (4)۔

۱۰۰ مہنگ نے حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ یزید بن عبد اللہ نے کہا کہ امہات الاولاد نے آقا
فوت ہو چکا تو ایک حصہ پانچ مہر کے بعد ان کے نکاح کر دینا دوسری مہر کے خلاف فوت ہو چکا تو دس مہر کا اور دس
دن عدت گزاریں، قاسم بن محمد نے کہا سبحان اللہ اللہ تعالیٰ بے ارشاد ہے وَلَيْسَ يُمْسِكُونَ بِكُلِّ شَيْءٍ اَزْوَاجًا وَاُولَئِكَ
اولاد آقا کی بیوی نہیں ہوتی (5)۔

۱۰۰ مہر ابو داؤد، ابن ماجہ، حاکم نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ام الولد سے
بارہ مہر کا دس مہر کی سنت کو ہم پر شخص نے کرو، جب ام ولد کا آقا فوت ہو جائے تو اس کی عدت چار، دس دن ہے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَزَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْمَةِ النِّسَاءِ اَوْ اَلْكُنْتُمْ فِي
اَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ كُرُوْهُنَّ وَلٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ
سِرًّا اِلَّا اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا وَلَا تَقْرُبُوْا عَقْدَ الْكَافِرِ حَتّٰى
يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهُ وَاَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ
فَاَحْذَرُوْا اَنْ اَللّٰهُ عَقُوْبُكُمْ حَلِيْمٌ

”اور کوئی گناہ نہیں تم پر اس بات میں کہ انشاء سے بیچہ تم نکاح دو ان عورتوں کو یا جو چاہئے اور تم اپنے دلوں میں۔
جانتا ہے اللہ تعالیٰ کہ تم ضرور ان کا ذکر کرو گے البتہ نہ وعدہ لینا ان سے بغیر طور پر بھی مگر یہ کہ کہو (ان سے)
شریعت کے مطابق کوئی بات اور نہ کہی نہ نکاح کی گرو یہاں تک کہ پہنچ جائے عدت یعنی انتہا کو اور جان نو کہ
یقیناً اللہ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے سو اس سے ڈرتے رہو اور جان نو کہ جنگ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا مہم
والے۔“

ہوڑا فرماتے ہیں اس طرح نہ کہے میں حیر و عاشق ہوں تو مجھ سے عہد کر کہ تو میرے علاوہ کسی سے نکاح نہیں کرے گی۔ اَلَا اَنْ تَقُولُوْا لَا مَعْزُوْۃَ لَکَ۔ اگر تیرا خیال ہو تو تو مجھ سے اپنے نفس کے ساتھ ہیستے نہ لے جائے (۱)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اَلَا کُوْا جَعِدُوْا حَقِّیْ یَسِّرًا مطلب یہ ہے کہ کوئی نفس نہ دے کے لئے اس کے پاس جائے حالانکہ اس سے عریض نکاح پیش کر چکا (۲)۔
امام عبد الرزاق نے الحسن و ابو یوسف اور انہی رحمہم اللہ سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

امام طوسی نے اپنے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت تابع بن الازرق رحمہ اللہ نے ان سے اَلَا کُوْا جَعِدُوْا حَقِّیْ مطلب پر پچھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا البسر سے مراد شرع ہے، مانع رحمہ اللہ نے پوچھا کیا عرب اس کا یہ معنی جانتے ہیں؟ انہی عباس نے فرمایا اب کیا تو نے امری القیس کا یہ شعر نہیں سنا
اَلَا رَعَتْ تَهْنِیْۃَ النَّوْمِ اِنِّیْ کُوْتُ وَاَنْ لَا یَخْبِسْنَ الْعَبْرَ الْمُتَعَبِ

نہر و آفتاب سہا (بد بخت) کہتی ہے کہ میں بڑھاؤں گی ہوں اور میرے جیسے لوگ بھارے گا تو نہیں ہوتے
امام بخاری نے حضرت قتادہ بن دیان رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں اَلَا کُوْا جَعِدُوْا حَقِّیْ کا یہ معنی پہنچا ہے کہ بخش مٹتی، معنی مرد اس کا اپنی طرف سے بھارے گا اشارہ نہ کرے (3)۔

امام عبد الرزاق نے حضرت عہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص عورت سے عہد لیتا ہے کہ وہ اپنے نفس کو روکے رکھے اور کسی دوسرے سے نکاح نہ کرے، البتہ کرنے سے اس اور شد میں روکا گیا ہے۔ سعید بن جبیر سے اسی طرح مروی ہے۔

امام سفیان اور ابن ابی شیبہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اَلَا کُوْا جَعِدُوْا حَقِّیْ بَسْرًا کے تحت یہ روایت کیا ہے کہ عہد کے اندر اسے نکاح کا بیجا نہ دے اَلَا اَنْ تَقُولُوْا لَا مَعْزُوْۃَ لَکَ فرماتے ہیں اس طرح کہے کہ تو بڑی خواہش سے ہے، خوش شکل ہے، تجھ سے رغبت کی جاتی ہے۔

امام عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اَلَا اَنْ تَقُولُوْا لَا مَعْزُوْۃَ لَکَ کے تحت فرمایا ہے کہ وہ اسے کہے کہ تو حسین و جمیل ہے تو سراپا خیر ہے یا عورتیں میری ضرورت و حاجت ہیں۔

امام ابن جریر، ابن ابی شیبہ اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وَ لَا تَقْرَؤْا عَقْدًا اَلْبَیْۃَ جیہم فرماتے ہیں تم نکاح نہ کرو یہاں تک کہ ان کی عدت مگزہ جائے (4)۔

امام عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔
امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید نے حضرت ابو مالک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عدت کے اندر عورت کو

عَلَيْكُمْ أَلَيْسَ كُنْزِي دُونَ غَدَقَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَأَنْ تَسْأَلُوهُ أَتَرْبُحُوا مِنْهُ وَلَا تَخْشَوْنَ تَقْصُلَ إِلَهُكُمْ إِنَّ اللَّهَ هُنَا لَتَعْمَلُنَّ بِهِ شَيْئًا
 امامہ مہدی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایسی عورت کو نصف میرے کا اگر یہ وہ اس کے قدموں
 کے درمیان بیٹھ بھی ہو (۱)۔

امام شافعی نے اس عہداس سے روایت کیا ہے کہ مانع اس اللہ سے ہے کہ وہ اسے پوچھ کر مجھے اے ان یسحقون اذہموا
الذی فی پیروہ عفتوا البکاح کے تحقق تاکہ اس عہداس نے فرمایا کہ عہداس نے عفت ہر چھوڑ دے یا عفت اس کو نصف باقی
مجھ سے دے دے اور کہے کہ یہ میری ملکیت میں تھی اور میں نے اس نکاح کرنے سے روک دیا کہ اس لئے باقی نصف میری
سے دے دے (مانع نے) پوچھا کہ عہداس یہ معنی جانتے ہیں اس عہداس نے فرمایا اس لئے تو نے زیر میں اپنی ملی گایہ شعر نہیں سنا۔
حَرَمًا وَيَا لِلَّهِ زُشْمَةً تَصْفُو عَلَى حَقِّي السُّسْيَةِ وَالْعَقَبَةِ
حق اللہ اور اپنے معبود کے لئے نکلی کرنے والا اور بھی خلعت والا برے اخلاق والے کو بھی معاف کرتا ہے۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، طبرانی (الاوسط)، اور یحییٰ نے حسن محد کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لَنْ يَبْدُوَ حَقُّكَ الْيَوْمَاج سے مراد خداوند ہے (2) کوئچ، سفیان، الثوری، ابن ابی شیبہ، محمد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، اور یحییٰ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہ لَنْ يَبْدُوَ حَقُّكَ الْيَوْمَاج سے مراد خداوند ہے (3)۔

امام ابن ماجہ اور بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اُن سے سرخوں کا باپ، جس کا بھائی کوئی ایسا شخص ہے جس کی اجازت کے بغیر اس عورت کا نکاح نہیں ہو سکتا ہے (۴)۔ ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابی جریر، ابن ابی زبیر اور سیوطی نے بھی اس حدیث کے زوائد بیان کیے ہیں اس سے مراد وہ زوائد ہیں جو (۵)۔

امام شافعی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ جب ان کے خاندان کی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دیا جاتا تو آپ حاضر ہوتی تھیں اور جب نکاح کی مہر مقرر کی جاتی تھی تو آپ عورت کے کسی رشتہ دار مرد کو بھیجی کہ اس کا جائز کر دے کیونکہ عورت خود نکاح کرنے کی اہل نہیں ہوتی۔

امام ابن ابی شیبہ نے سعید بن جبیر، یحییٰ بن زکیہ، قسطلانی، ابن السبیب، شعبی، مالک اور محمد بن کعب رحمہم اللہ سے روایت کی ہے کہ آٹھ سو امر اذکار ہیں (۵)۔

امام اہل بیت علیہ السلام نے ابوشر سے عداوت کیا ہے نہ خاتمے میں ملاؤں اور جو۔ نہ فرمایا اس سے مراد وہی ہے سعید بن جبیر نے فرمایا خانہ سے ملاؤں اور جو حضرت سعید بن جبیر سے اس مسئلہ میں گفتگو کرتے رہے حتیٰ کہ دونوں نے سعید بن ابی طالبؑ کی (۱۶)۔

1- نوري تيريل تار تاشقى 7 مىنۇت 255 مىللىمىتىر. 2- نۇسبەلىرى تار تاشقى 2 مىنۇت 654 مىللىمىتىر. 3- نۇسبەلىرى تار تاشقى 2 مىنۇت 654 مىللىمىتىر.

۴- منبر گبرنی ۳: سیکنی، جلد ۱۷، صفحہ ۲۵۲، طبع ۱۹۸۱ء، لاہور۔
۵- منبر گبرنی ۲: سیکنی، جلد ۱۷، صفحہ ۲۵۱، طبع ۱۹۸۱ء، لاہور۔

6. مصنف ابن أبي اسير، جلد 3، صفحہ 55 (16988) 7. اضافہ: 16985

امام ابن الیثمین نے ایک حدیث حسنہ بختر (درجہ ثانی) میں بیان کی ہے کہ روایت کیا ہے کہ اسی سے مراد ولی ہے (۱)۔

امام محمد ادراسی، ابن ابی شیبہ، مہدیان حنیفہ، وائیں حریر، زین العابدین، وائیں ابی حاتم اور یحییٰ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ اسکی ہے اور اس کا تفسیر فرمایا۔ ابن ابی کرم حورث معارف کرنے تو جیسے چاہے معارف کے۔ ہے اگر وہی کرے تو اس کا وہی معارف ہے۔ تو بھی جانتے اور جہودت انکار کیا۔ ہے (۱۲۱)۔

۱۰۔ ایمان آجیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ: **إِلَّا أَنْ يَشْفُقَ عَلَيْهِ مَرَدُّ الْمَرْءِ نَفْسٍ لَوْ أَنْ يَشْفُقَ**
الَّذِي يَنْهَاهُ عَنْهُ لَا تَجِدُ مَرَدُّ لَيْتَ (3۰)۔

امام عبدالمزاق نے حضرت ابن مسیف رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انوار بن (خاندان کا معالیٰ کرنا) یہ ہے کہ وہ قرآن میں انکس اور حرکت کا غور سے کر وہ نصف ہر جملہ دے۔

امام عہدِ امروزی، محمد بن عبد العزیز ابن جریر، ابن کثیر، راوی ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ **وَأَنَّ عَقْرَ الْأَنْثَى مَقْنُونٌ**، وحق کی کنیز، ذوقِ رب و دوسے چورانیوں میں سے صحافہ گزرتے (۴)۔

ابن عباس ابی حاتم نے حضرت متاع بن رافع سے روایت کیا ہے، رافعہ رضی اللہ عنہ نے مرد اور عورت دونوں کو وضو میں سبقت لے جانے کا حکم فرمایا ہے اور اس میں افضل و احسن مانا ہے۔

ماہرینِ ائمہ نے حضرت شریف رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ اُن شیعہوں نے عرض کیا ہے کہ خاندانِ معاف کر دیا۔ امامِ ولیعہد بن عبدہ بن حمزہ اور ابنِ جریر نے حضرت خلیفہ چہارم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے وَلَا لِاتَّخُذُوا الْفُضْلَ بَيْنَكُمْ رَاۤءِے میں آج بھی میرے بھائی اور دوسری کچھ صورت میں افضل کو نہ بھولا (۵)۔

۱۱۔ مومن جو مرنے کے وقت انفقوں کے قریب ہو، وہ اپنے مال سے انفقوں کو دے دے، اور اپنے مال سے انفقوں کو دے دے، اور اپنے مال سے انفقوں کو دے دے۔

۴۔ ہم مدینہ منیہ اور یمن جرنے نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے، کہ میں اللہ تعالیٰ فی فضل اور معہ ہدف پر لوگوں کو براہیغز کر رہے ہیں اور کسی کی دوستی دلا رہے ہیں (۱۶)۔

وہ مزاج اپنی قوم نے اُچھڑت اجڑاؤ، مبالغہ، روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہیں سے مراد جو ہے کسانان اپنے تعلقاً ہندو شری کر تو اس کی مدد کرے اسے رکنا تب بنائے تو اس کی مدد کرے اس کی تم کو جو ہر حق غصہ کی مثالیں ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عون بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں اس سے حوالہ دے کر جب تمہارے کسی کے بیان میں اس نے اس کو پس کیجئے، تو اس کے لئے دعا کروائی جائیگی۔

1- مصنف: ابن ابي عمير، ج 3، ط 54 (15997) 2- تكملة في زيارات باطنية، ج 2، ط 650 3- ايضاً، ج 2، ط 657

4- التنازع 2 سكر 683
5- أيضا جلد 2 سكر 652
6- أيضا جلد 2 سكر 653

٦٦٢

نماہ سعید بن مسعود، احمد، ابو داؤد، ابن ابی حاتم، والنحو کبلی (مسند ابی الخلیف) اور بیہقی نے سنن میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں قریب ہے لوگوں پر ایسا سخت زمانہ آجائے کہ خوشیوں کو دینی ایسے مال پر سمجھیں جو جائے اور سختی کرے اور فضل کو بھول جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا۔ اور شاہ فرمایا آپس میں احسان حکومت بھولو۔ اس مردود نے دوسرے طریق سے یہ روایت صرف مائتس کی ہے۔

امام بیہقی، عبد البر بن ابی حاتم، عبد بن مسعود، ابن جریر، ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے محمد بن جبر بن مطعم بن جبر کے بیٹے سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر ابھی تک دخول نہیں کیا تھا کہ اسے طلاق دے دی۔ پھر اس مرد نے عورت کو پورا مہر بھیجا اس سے اس کی زوجہ پوچھی گئی تو اس نے کہا میں صاحبہ فضل کو گواہوں میں سے ہوں (۱)۔

امام مالک، ثمالی، ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے حضرت باقر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور اس کی والدہ زینہ بنت خطاب کی بیٹی تھیں اور عبداللہ بن عمرو کی بیٹی عبداللہ بن عمر کے بیٹے کے نکاح میں تھیں دوسرا نکاح اور اس نے بھی جہاں نہیں کیا تھا نہ مہر مقرر کیا تھا پس اس کی ماں نے زینہ کی ماں کا مہر طلب کیا تو زینہ عمر کے کہا اس کے لئے مہر نہیں ہے، اور اس کے لئے مہر جو تو مہر بھی نہ دے سکتے اور اس بڑی پر ظلم نہ کرتے، لیکن اس کی ماں نے عبداللہ بن عمر کی بات نہ مانی، فیصلہ زینہ بنت عامر کے پاس مایا تو نبول نے فرمایا اس کے لئے مہر نہیں اور اس کے لئے میراث ہے (۲)۔

امام عبد البر بن ابی حاتم، ابن ابی شیبہ، احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم اور بیہقی نے حضرت مالک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ کچھ لوگ عبداللہ بن مسعود کے پاس آئے اور کہا کہ ہم میں سے ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کے لئے مہر مقرر نہیں کیا اور نہ اس سے جہاں کیا حتیٰ کہ وہ مر گیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا بی کریم بیٹے کی جدائی سے لئے اس مسئلہ۔ یہ مشکل مسئلہ مجھ سے نہیں پوچھا گیا۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ، وہ لوگ ایک مہینہ تک آپ کے پاس آتے جاتے رہے۔ پھر آخر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ ہم جب آپ سے نہ پوچھیں تو کس سے پوچھیں؟ آپ اس شہر میں آخری صحابی ہیں، ہم آپ کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں دیکھتے عبداللہ بن مسعود نے کہا میں یہ مسئلہ نہیں جانتی اور اجتہاد سے بتاتا ہوں اگر یہ درست ہے تو اللہ وعدہ ناشر یک کی طرف سے ہے، اگر غلط ہے تو میری طرف سے غلط ہے، وہ اور اس کا رسول اس سے بڑی ہیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ اس کو مہر ملے گا جیسے دوسری عورتوں کا مہر ہو گا ہے، اس میں کسی شبہ نہ ہو گی اور اس کو میراث بھی ملے گی، اس پر ہمارے دین دن عدت ہو گی۔ یہ آج قبیلہ کے لوگوں سے سن کر فیصلہ فرمایا تم۔ پس وہ اٹھ کھڑے ہوئے ان میں محفل بن گیا بھی تھے۔ انہوں نے کہا ہم گواہ دیتے ہیں جہاں آپ نے فیصلہ کیا ہے بالکل اسی طرح ہماری ایک عورت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا تھا جس کا مہر میراث بنت و فتن تھا۔ راوی فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے خوش ہوئے کہ پہلے بھی اسے خوش نہیں ہوتے تھے سوائے اسلام لانے کے دن کے۔ پھر عبداللہ بن مسعود نے فرمایا اے اللہ اگر یہ فیصلہ درست ہے تو تیری توفیق سے ہے۔

مہم وید میں تصور ان کی شہداء اور پستی کے معنی میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مائے میں میں عورت کو نہ دھو جائے اور اس کے لئے مہر مقرر کیا گیا ہے جو اس کو نہ اٹھائے مگر اس پر حد لگی ہوگی اور اس کو مہر نہیں ملے گا اور فرمایا کہ تپ نہ لے کے مہر میں لگے قبیلہ کے مہر لے کر قول قول نہیں کرتے (1)۔

امام شافعی اور بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ اس نے کہا کہ میں نے حضرت عمر فاروق کا جنازہ دیکھا ہے جب کہ اس کا مہر تقرر کیا گیا اور (اس کا کیا حکم ہے) فرمایا کہ اس نے لے لیا اور میراث ہے (2)۔

امام مالک رحمہ اللہ ابن ابی شیبہ اور بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب پر اسے زخم دینے جاتے ہیں (یعنی جب میں اپنی صلیب میں جاتے ہیں) تو میرا وہب مروج ہے۔ یہ فیصلہ آپ نے اس عورت کے حق میں فرمایا جس نے قید میں اسے نکالے کر تھ (3)۔

امام ابن ابی شیبہ اور بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب پر زوال دیا جائے اور نہ دیکھ کر نہ پایا جائے تو عورت کو چہرہ پر لے گا اور اس پر حد لگی ہوگی (4)۔

امام شعبہ بن منصور، ابن ابی شیبہ اور بخاری نے حضرت ارارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ظلمائے راشدین کا قصہ یہ تھا کہ جو دروازہ بند کر دے یا پر دو لنگڑے تعدد اور ہر وہب مروج تھے (5)۔

امام مالک اور بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے جب مرثیہ بیوی کے پاس جاتے تھے پھر پر دو لنگڑے دینے جاتے ہیں تو میرا وہب مروج ہے (6)۔

امام شافعی نے حضرت محمد بن ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے عورت کو ہزار گھولوں کی خیر کا حکم دیا اور لیکن اس پر وہب مروج کیا (7)۔

حَفِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ﴿٢٣٩﴾

”یا نبی کریم! سب نمازوں کی اور (خصوصاً) درمیانی نماز کی اور کھڑے رہا کرو اللہ کے لئے عاجزی کرتے ہوئے“۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں الصَّلَوَاتِ سے مراد فرض نمازیں ہیں۔

امام ابن ابی داؤد نے العاصمہ میں الاحمض سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عبد اللہ بن مسعود کی قرأت اسی طرح تھی حَفِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ۔

امام ابن ابی شیبہ اور بخاری نے حضرت مرثیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا حفاظت سے مراد ان کی امت پر

1۔ ابن کثیر رحمہ اللہ جلد 7 صفحہ 747 مجموعہ المکرمات 2۔ ابن کثیر رحمہ اللہ جلد 2 صفحہ 528 (12)

4۔ ابن کثیر رحمہ اللہ جلد 7 صفحہ 747 مجموعہ المکرمات 5۔ ابن کثیر رحمہ اللہ جلد 2 صفحہ 528 (13)

7۔ ابن کثیر رحمہ اللہ جلد 7 صفحہ 747 مجموعہ المکرمات 258 صفحہ 258 مجموعہ المکرمات

مخالفت جو روزِ ناز سے جو تیرہ دنوں کے وقت سے سہو ہے (۱)۔

امام مالک، شافعی، بخاری، ابو داؤد، نسائی اور مسلم نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آیا مجھ کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس کی آواز کی تشکایت سنائی دیتی تھی لیکن ہم اس کی بات نہیں سمجھتے تھے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے قریب ہو گیا پھر اس نے اسلام کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں۔ پھر اس نے پوچھا اس کے علاوہ بھی کوئی نماز ہے یا نہ؟ فرمایا: نہیں مگر یہ کہ تو غلطی نہ ہو۔ اور رمضان کے مہینہ کے روزے، اس نے پوچھا اس کے علاوہ بھی کچھ پر کوئی روزہ فرض ہے؟ فرمایا: نہیں مگر یہ کہ تو غلطی نہ ہو۔ روزے رکھے (پھر) رسول اللہ ﷺ نے رکاوٹ کو ذکر فرمایا۔ اس نے پوچھا اس کے علاوہ بھی کچھ پر صدق لازم ہے؟ فرمایا: نہیں مگر یہ کہ تو غلطی نہ ہو۔ دے وہ شخص دانوس ہو اور یہ کہہ رہا تھا اس کی قسم میں اس پر نہ رکاوٹ کروں گا اور نہ کی کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کامیاب ہو گیا اگر اس نے حج کر لیا (۲)۔

امام بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ میں اچھا لگتا تھا کہ کوئی عقل مند یہاں شخص آئے اور آپ ﷺ سے کچھ پوچھا اور ہم سنیں۔ پس ایک دیر بھاتی آیا اور اس نے عرض کی: محمد ﷺ! آپ کا ایک مبلغ ارباب پاس بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ آپ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو سوت کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس نے حج کیا ہے۔ پھر اس نے دہلی نے پوچھا: ان کو کس نے پیدا کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے۔ پھر اس نے پوچھا میں کو کس نے پیدا کیا ہے؟ فرمایا: اللہ نے فرمایا اللہ نے پھر پوچھا ان پر نازوں کو کس نے نصب کیا اور نوجوانان میں ہے کس نے پیدا کیا؟ فرمایا: اللہ نے۔ پھر پوچھا ان کے خالق اور پیداؤں کے نسب کرنے والے کی قسم کیا اللہ نے آپ کو سوت فرمایا ہے؟ فرمایا: پھر پوچھا کہ تمہارا مبلغ کہتا ہے ہم پر ان رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں؟ فرمایا: اس نے حج کیا، دیر بھاتی نے کہا قسم ہے اس رات کی جس نے آپ کو سوت کیا ہے کیا اللہ نے تمہیں ان نوازوں کا حکم دیا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ پھر دیر بھاتی نے کہا تمہارا مبلغ کہتا ہے کہ ہم پر ہمارے اسوہ میں رکاوٹ لازم ہے؟ فرمایا: اس نے کچھ کہا ہے۔ پھر دیر بھاتی نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ دیر بھاتی نے پوچھا تمہارا مبلغ کہتا ہے کہ ہم پر سال میں ایک مہینہ کے روزے فرض ہیں؟ فرمایا: اس نے حج کیا ہے۔ دیر بھاتی نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ اس نے کہا آپ کا مبلغ کہتا ہے ہم پر حج لازم ہے جس کو راستی طاقت ہو؟ فرمایا: اس نے حج کیا ہے۔ دیر بھاتی نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں ان فراموش پر نہ زیادتی کروں گا اور نہ کسی کروں گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر اس نے حج کر لیا تو حقیت میں جائے گا (۳)۔

میں نے اپنے بھٹے (ان کا مشورہ لی) پر بھیج دیا۔ سر تسلیم میں یہ بھی جوا کہ باخفا تم لوگوں کی ان سے دقت نہ ہو محفلت نہ ہو۔
 امام ابو اسحاق علی بن شریک رحمہ اللہ، ابو اسحاق بنی الدین (مارہ ابن حبان اور اسحاق بنی حضرت مبارک بن حسام بن ابی اسحاق) سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ باخفا تم لوگوں کی ان سے دقت نہ ہو محفلت نہ ہو۔
 یہاں جو ان کو داکٹر ان میں سے کوئی نواز ان کے کسی بھی نواز کو کرتے ہوئے محفلت نہیں کرتے گا۔ آپ روایت میں
 ہے انہیں نے وہ ۵ جنسی طرح انہوں کو داکٹر ان کو ان کے وقت میں داکٹر کو عورتوں کا رشتہ و شوق بھل کرے گا تو اللہ
 تعالیٰ پر اس کے لئے عذاب ہے کہ وہ اسے فحش دے گا اور یہ بھی نہیں کرے گا۔ اس کے لئے اللہ پر ولی عہد نہیں۔ اگر چاہے گا تو
 اسے محفلت دے گا اور اگر چاہے تو اسے عذاب دے گا۔ (2)

[illegible][illegible]

امام احمد، ابن، جہ، ابن، حبان، دارقطنی نے الشعب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے یہ لفظ غفرلہ کے دو اُمی تھے، دونوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دسہ گولیاں کھائیں، میں سے ایک شہید ہو گیا، دوسرا ایک سال حریہ زدہ رہا۔ طلحہ بن عبید اللہ فرماتے ہیں میں نے ایک کدوئی میں جو غنم غرغوث ہوا تھا اسے شہید سے پہلے جنت میں داخل کیا گیا، مجھے بہت تعجب ہوا، میں ہوئی تو میں نے اپنے خواب کی ترمیم فرمائی کہ غنم کے سامنے پیش کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہ نے اپنے بچے بھائی کے فوت ہوئے کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے تھے۔ جو ہر رکعت نماز میں چڑھی تھی، مال کی جتنی اتنی رکعت کھیں چڑھی تھیں (۱)۔

امام عبداللہ بن احمد نے زوائد المسند میں الزہرا اور ابراہیم علی نے حضرت طہون بن علقان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے یہ جان لیا کہ نماز حق اور واجب ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا (21)۔

امام طبرانی نے الاوسط میں حضرت یزید بن ابی اسحاق نے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جہنم اور رات میں پانچ نماز پر فرض کیا ہیں (3)۔

امام ابو یعلیٰ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر ان کے دین میں سے جو چیز سب سے پہلے فرض کی وہ نماز ہے، آخر تک جو باقی رہے گی وہ زکوٰۃ ہے، سب سے پیسے کی سہ پہیہ نماز کا: دو گنا اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر بے بندے کی نماز کو دیکھو! اور وہ مکمل ہوگی تو مکمل لکھی جائے گی، مگر ناقص ہوگی تو رند ہوگا کیا اس کے کوئی ثواب ہے؟ پس اگر نوافل ہوں گے تو ان کے ذریعے قرائض پورے کئے جائیں گے۔ پھر ہر شاد ہوگا کیا اس کی زکوٰۃ مکمل ہے، اگر وہ مکمل ہوگی تو مکمل لکھی جائے گی، اگر اس میں کمی ہوگی تو رشا ہوگا اس کو کٹتی صدقہ دیکھو! اور اس کا کٹتی صدقہ ہوگا تو صدقہ سے اس کی زکوٰۃ مکمل کی جائے گی (ابو داؤد)۔

ہمارے اطہرائی اور پختگی نے الشعب میں حضرت حظلہ الکاتب رضی اللہ عنہ سے درایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے نمازوں کے رکوع اور رکعتوں کے اوقات کی محافظت کی اور اس نے جان بچا کر یہ اللہ کی طرف سے حق ہیں وہ جنت میں جائے گا (5)۔

امام طبرانی نے الاوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز سب سے پہلے بندے کے جس غم میں وہ کامیاب ہو گا وہ نماز ہے۔ اگر نماز درست ہوگی تو اس کے لئے تمام اعمال درست ہوں گے اگر نماز درست نہ ہوگی تو تمام اعمال فاسد ہوں گے (6)۔

1- سند امام احمد و جلد 2، صفحہ 333، مطبوعہ المکتب الاسلامی، لاہور
2- شعبہ لائبریری، جامعہ اسلامیہ، لاہور، جلد 40، مطبوعہ دار الفکر، لاہور، صفحہ 10

3. در مجموع، در این باب از منی اصطلاحات، جلد 2، صفحه 15 (1995)، مطبوعه وزارت فرهنگ و ارشاد اسلامی، تهران، درج شده است.

4- منه الإخطار، بملء 3، صفح 403/410 (ملء بوجه الإخطار العنصر بروت

5. ⁴فاب التاج: ج 3، ص 36 (2824) مطبوعه دار الفکر حلب، ص 36

6. مجمع الزوائد، باب قرش، المجلد 3، جلد 2، صفحہ 20 (1608) طبع عماد، بیروت۔

جیسے پرانے کچن: پینے والا ہے پھر اس نماز کو نہ سنتے والے کے پیرے پر، راجحاً ہے (1)۔

امام محمد بخاری اور ابن مردودہ نے حضرت نخب بن عجر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس شریف لائے جب کہ ہم قہر کی نماز کی انتظام کر رہے تھے۔ فرمایا تمہیں معلوم ہے تمہارے پروردگار کا کیا ارشاد ہے؟ ہم نے کہا نہیں فرمایا تیار رہو فرمایا ہے جس نے نمازوں کو اپنے اوقات پر چھوڑا اور ان کی تکلیف کی اور ان کے حق کو قبیح جاننے والے ضائع نہ کیا تو اس شخص کے لئے مجھ پر جہد ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کروں اور جو ان نمازوں کو سنتے پر نہ چھے اور ان کی مخالفت نہ کرے اور ان کے حق کو قہر سمجھنے والے ضائع کرے تو اس کے لئے مجھ پر کوئی حق نہیں ہے اور اگر میں چاہوں گا تو اسے خدایا کریم ہوں گا تو اس کو کھل دوں گا (2)۔

امام طبرانی اور بیہقی نے الاسناد الصغیر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک دن اپنے صحابہ کرام کے پاس شریف لائے اور انہیں فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارا رب کیا فرماتا ہے؟ صحابہ نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے ان میں سے یہ سوال فرمایا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری عزت و جلال کی حق کوئی نہ نماز و اپنے وقت پر شکن پڑھتا مگر میں اسے جنت میں داخل کرتا ہوں اور جو نماز کو وقت پر پڑھتا نہیں کرتا اور میں چاہوں گا تو اس پر رحم فرماؤں گا اور گریبا ہوں گا تو اسے خدایا کریم ہوں گا (3)۔

امام ابیہ اور ابیہ طبرانی نے حضرت عبادہ بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بندہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اس کے رکوع و سجود اور قرائت کو مکمل کرتا ہے تو نماز کہتی ہے اللہ تیری مخالفت کرے جس طرح تو نے میری مخالفت کی پھر اس کو آسمان کی طرف چڑھایا جاتا ہے اس نماز کے لئے نور اور روشنی ہوتی ہے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور وہ اچھی طرح وضو نہیں کرتا اور رکوع و سجود اور قرائت کو مکمل نہیں کرتا تو نماز کہتی ہے اللہ تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا پھر اسے آسمان کی طرف بلے کیا جاتا ہے اور اس پر اندھیرا ہوتا ہے آسمان کے دروازے بند ہوتے ہیں پھر اسے لیٹا دیتا ہے جیسے پراہ کھڑا لیٹا دیتا ہے، پھر اسے اس نماز کی عزت پر اُڑایا گیا ہے (4)۔

امام احمد اور ابن حبان نے حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور افضل عمل پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز پھر اس نے یہی سوال کیا تو فرمایا نماز، اس نے پھر یہی سوال کیا تو فرمایا نماز، تیس مرتبہ فرمایا۔ پھر اس نے پوچھا تو فرمایا جہاد فی سبیل اللہ۔ اس شخص نے کہا میرے والدین ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں اپنے والدین کے ساتھ نکلی کرے گا حکم دینا ہوں (5)۔

1۔ مجمع الزوائد، باب الفقه علی الصلوٰۃ، جلد 2، صفحہ 39 (1677) 2۔ مجمع الزوائد، جلد 19، صفحہ 142، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت

3۔ مجمع الزوائد، باب الفقه علی الصلوٰۃ، جلد 2، صفحہ 39 (1677) 4۔ مجمع الزوائد، جلد 19، صفحہ 142، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت

5۔ مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 291

6۔ مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 291، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت

میں نماز کے نزدیک کوئی چیز محبوب ہے؟ فرمایا رات پر نماز اور اگر نماز اور جس نے نماز ترک کی اس کا دین نہیں ہے اور نماز دین کا ستون ہے (۱)۔

امام ابن ماجہ، ابن حبان اور حاتم، بخاری نے سنن میں حضرت نوہ بن ریحی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حق یا استقامت اختیار کرو اور تم پر نماز ایستہ کر سکو گے (تم سے کچھ کی ہو جائے گی) اور جان لو کہ تمہارے اعمال میں سے بہتر کمال نماز ہے۔ وضو پر صرف مومن ہی محافظت کرے گا (2)۔

امام حاتم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنہوں نے ان فرض نمازوں پر محافظت کی اسے غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جس نے ایک رات میں سو آیات تلاوت کیں وہ قیام کرنے والوں میں سے لکھا جائے گا (3)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت مسروق رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس نے ان نمازوں پر محافظت کی وہ غافلوں میں سے نہیں ہے بے شک ان میں کوئی ایسی چیز ملکت ہے۔

امام مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو یہ چاہتا ہے کہ قیامت کے روز اللہ سے مسلمان ہو کر ملاقات کرے اسے ان نمازوں پر محافظت اختیار کرنی چاہیے جب بھی ان کے لئے اذان آتی ہے اے ابوداؤد کے لفظوں میں طرح میں جہاں بھی اذان دی جائے یا پنج نمازوں پر محافظت کرو کیوں کہ یہ سنن دینی میں سے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے سنن دینی شروع فرمائی ہیں، نمازوں سے چھپے نہیں رہے گا مگر منافق جس کا خلق ظاہر ہو گا مروت نے دیکھا کہ ایک شخص کو وہ آدمیوں کے درمیان اٹھا کر لایا گیا حتیٰ کہ صف میں کھڑا کیا گیا اور تم میں سے کوئی ایسا نہ ہو مگر اس کے لئے مسجد ہونی چاہیے اور اگر تم اپنے گھر میں نماز پڑھو گے اور اپنی مسجد کو چھوڑ دو گے تو تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے اور تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے تو تم گمراہ ہو گے (4)۔

امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے روز بندے کا سب سے پہلے جس فعل کا سہارا ہو گا وہ اس کی نماز ہے، اگر وہ درست ہوگی تو وہ کامیاب ہوگا وگرنہ درست نہ لگی تو وہ غائب و غائر ہوگا، اگر اس کے فرائض میں کمی ہوگی تو نقص تعالیٰ فرمائے گا دیکھو کیا میرے بندے کے کوئی فعل ہیں۔ پس فرائض کی کمی کو غفلتوں سے پورا کیا جائے گا پھر اس کے تمام اعمال کے لئے ایسا ہی ہوگا (5)۔

امام ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت حمید الدارمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا

1۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 39 (2807) 2۔ تہذیب حاکم، جلد 1، صفحہ 221 (448) مطبوعہ دارکتب العلمیہ بیروت

3۔ ایضاً جلد 1 صفحہ 452 (1160) 4۔ سنن نسائی، جلد 2، صفحہ 108 مطبوعہ دارالحدیث بیروت

5۔ سنن ابی ماجہ، جلد 2، صفحہ 197 (1425) مطبوعہ دارکتب العلمیہ بیروت

بے فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ ہے اور کفر کے درمیان نماز کا ترک ہے (۱)۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے حضرت برید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے دو عہد ہو گا، اے دوران کے دو عہد ہیں، پہلا عہد ہے، جس نے نماز کو ترک کیا اس نے کفر کیا (۲)۔

امام محمد بن عمر انور زنی نے کتاب المغلوۃ میں اور طبرانی نے حضرت حماد بن الصامت سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میرے فضیل رسول اللہ ﷺ نے نمازات چیزوں کی وصیت فرمائی فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اگرچہ تمہیں کاٹ یا جانا یا جلاد یا جانا یا سونہ یا لگا دیا جائے اور بیان کرنا ترک نہ کرو جو جان بوجھ کر نماز ترک کرے کا دولت سے قاریں ہو جائے گا اور محنت نہ کرنا اللہ کی ناراضگی کا باعث، اوستے ہیں شراب نہ پیو، کیونکہ یہ تمام خطاؤں کی اصل ہے (۳)۔

امام ترمذی، حاکم نے حضرت عبداللہ بن فضال رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے حضرت دربرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں محمد بن عبد اللہ کے اصحاب نماز کے سوا کسی عمل کے ترک کا کفر نہیں مانتے تھے (۴)۔

امام طبرانی نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے بند اور کفر درمیان کے درمیان (فرق) نماز ہے، اگر نماز کو چھوڑ دو تو ترک کیا۔

اسرار امیر اور میرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان کی آنکھ کو تکلیف تھی انہیں کہا تم نماز نہ پڑھاؤ، انہں نے کہا میں نماز چھوڑ دیتا ہوں نماز چھوڑ دینے سے کفر یا کفر نہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نماز ترک کرے گا وہ اللہ سے ملاقات کرے گا جب کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہو گا (۵)۔

امام ابن ماجہ، محمد بن عمر انور زنی اور میرانی نے اس خط میں حضرت انس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا بند اور شرک کے درمیان نہیں ہے مگر نماز، جس شخص نے جان بوجھ کر نماز کو ترک کیا تو اس نے شرک کیا (۶)۔ امام ابو یوسف نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت نقل کی ہے کہ اسلام کے سب سے پہلے اور ان کے بعد انہوں نے جن ان پر اسلام آیا وہی دو گئی تھی ہے۔ انس نے ان میں کسی ایک کو ترک کیا وہ کافر ہے (اور) اس کا خون بہانا حلال ہے (۷) تو اصرار یہ ہیں (۸) واللہ اعلم کی کوئی دینا بغیر نماز اور رمضان کے (۹)۔

امام احمد اور طبرانی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس کلمات کی وصیت فرمائی، فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اگرچہ تجھے قتل کیا جائے اور جان دی جائے، اپنے والدین کی

1۔ شیخ ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 13 (1375) مطبوعہ دارکتب العلمیہ، بیروت۔ 2۔ ایضاً جلد 2، صفحہ 4 (1375)۔

3۔ مجمع الزوائد، جلد 4، صفحہ 393 (8114)۔

4۔ مسند ذوالحجۃ، ص 1، صفحہ 48 (112) مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت۔ 5۔ ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 26 (1632)۔

6۔ شیخ ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 15 (1300)۔

7۔ مسند ابی یوسف، جلد 2، صفحہ 378 (2344) مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت۔

۱۰۔ وہ اور انسانی نے حضرت ام شیثی رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے جو کچھ تم کو
 فرمایا ہے اس کو یاد کرو جو جان بوجہ اور غور سے نہ کرے گا اللہ اور اس کے رسولوں سے ہائی الذر میں لگے گا اور اس کی جگہ سے
 کتاب دی جائے گی اور وہ جہنم میں اور بخاری سے تا بیئح میں حضرت شیخ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے جس
 نے کہا انھیں پڑھی ۵۰۰۰ قرآن پڑھ لے اور پھر جس نے قرآن پڑھا۔

۱۱۔ محمد بن نصر اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس نے نو اور کتب کو
 اس نے پڑھا۔ یعنی بنی تیسہ کھنڈ اور طرہائی کے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس نے نو اور کتب کو
 یا اس ۵۰۰۰ کتب کو پڑھا۔ ان میں سے ایک ہے کہ میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے
 ۱۲۔ ابن ماجہ نے حضرت ابو نعیم اور ابن ماجہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے
 میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے

۱۳۔ ابو نعیم نے حضرت ابن ماجہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے
 اور محمد بن نصر نے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے
 کے لئے یاد کیا گیا ہے کہ میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے
 اس میں اس کا کوئی کتب نہیں اس نے نو اور کتب کو پڑھا۔ اس نے نو اور کتب کو پڑھا۔ اس نے نو اور کتب کو پڑھا۔
 اور اس کے لئے حضرت ابو نعیم سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے
 تمہارے سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے
 میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے

۱۴۔ ابن ماجہ نے حضرت ابن ماجہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے
 اور ابن ماجہ نے حضرت ابن ماجہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے

۱۵۔ ابن ماجہ نے حضرت ابن ماجہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے
 میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے

۱۶۔ ابن ماجہ نے حضرت ابن ماجہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس سے

۱۔ ابن ماجہ (۱/۱۰۰) ۵۰۰۰ قرآن پڑھ لے اور پھر جس نے قرآن پڑھا۔

۲۔ ابن ماجہ (۱/۱۰۰) ۵۰۰۰ قرآن پڑھ لے اور پھر جس نے قرآن پڑھا۔

۳۔ ابن ماجہ (۱/۱۰۰) ۵۰۰۰ قرآن پڑھ لے اور پھر جس نے قرآن پڑھا۔

۴۔ ابن ماجہ (۱/۱۰۰) ۵۰۰۰ قرآن پڑھ لے اور پھر جس نے قرآن پڑھا۔

۵۔ ابن ماجہ (۱/۱۰۰) ۵۰۰۰ قرآن پڑھ لے اور پھر جس نے قرآن پڑھا۔

تہذیباً بزرگوار ہے۔ اسے سنا ہے کہ جس نے صحیح کی گواہی نہ دی تھی وہ اللہ کے ذمہ ہے۔ پس اس سے بچو کہ اللہ تعالیٰ اپنے امرو میں سے کچھ تم سے طلب نہ کرے۔ (۱۰)۔

امام طبرانی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کی نماز چھٹا ہے وہ اللہ کے دوسرے سوتلے ہے جو اپنے کئے کو مروتاً نے کافہ تعالیٰ اسے روزِ شمس اور جمعہ ٹھہرائے گا (۱۱)۔

امام طبرانی نے ابومالک الاقلبی عن ابیہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کی نماز چھٹا ہے وہ اللہ کے دوسرے سوتلے ہے اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ اپنے (۱۲)۔

امام مالک، ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ماہی، ابن جریر اور بیہقی نے اپنی متن میں حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ شخص جس کی نماز حضرت فوت ہو گئی گویا اس کے مال و دل ہلاک ہو گئے (۱۳)۔

امام شافعی نے نوٹس بن معاویہ الدمشقی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص جس کی نماز حضرت فوت ہو گئی گویا اس کے مال و دل ہلاک ہو گئے (۱۴)۔

امام ابن ابی شیبہ، بخاری، نسائی، ابن ماجہ، بیہقی نے حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے عصر کی نماز ترک کی اس کا مکمل ضائع ہو گیا (۱۵)۔ احمد نے ابوداؤد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے عصر کی نماز جان بوجھ کر ترک کی اس کا مکمل ضائع ہو گیا (۱۶)۔

ابو مسلم ندوی نے حضرت ابویوسف القفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز جمعہ میں پڑھائی پھر نماز کو پانچ نمازوں سے پہلے کوڑا کوڑی گئی انہوں نے اسے ضائع کر دیا جس نے عصر کی نماز

کی حفاظت کی اس کے لئے اس کا (۱۷) اور ابیہ اس کے بعد نماز نہیں ہے حتیٰ کہ نماز کے شروع ہو جائیں (۱۸)۔

امام طبرانی نے حضرت ابویوسف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ نماز (عصر) جمعہ سے پہلے کوڑا کوڑی نہیں کی گئی تھی۔ انہوں نے اس کو ضائع کر دیا۔ پس جس نے اس کی حفاظت کی اسے وہ روزہ اجر دیا جائے گا اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں ہے حتیٰ کہ نماز کے نکلنے (۱۹)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے عصر کی نماز بغیر عذر کے نہ پڑھی تھی کہ سورج غروب ہو گیا تو گویا اس کا دل ہلاک ہو گیا۔ ابن ابی شیبہ نے نوٹس بن معاویہ

کی نماز بغیر عذر کے نہ پڑھی تھی کہ سورج غروب ہو گیا تو گویا اس کا دل ہلاک ہو گیا۔ ابن ابی شیبہ نے نوٹس بن معاویہ

۱۔ مسند ابی یوسف جلد ۳ صفحہ ۳۹۹ (۴۹۹) مطبوعہ دار الفکر بیروت ۲۔ مجمع زاد جلد ۲ صفحہ ۱۸۴ (۱۸۴) مطبوعہ دار الفکر بیروت

۳۔ ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۲۸ (۱۸۴) ۴۔ مجمع زاد جلد ۱ صفحہ ۲۵۲ (۵۲۲) مطبوعہ دار الفکر بیروت

۵۔ کتابہ مطبوعہ بیروت باب ۱۱ صفحہ ۷۱ (۷۱) مطبوعہ دار الفکر بیروت ۶۔ مجمع زاد جلد ۱ صفحہ ۲۸۳ (۲۸۳)

۷۔ مجمع زاد جلد ۱ صفحہ ۲۷ (۲۷) ۸۔ مسند شافعی جلد ۱ صفحہ ۲۵۹ (۲۵۹) مطبوعہ دار الفکر بیروت

۹۔ مجمع زاد جلد ۱ صفحہ ۱۸۳ (۱۸۳) مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۰۔ مسند مالک جلد ۱ صفحہ ۵۲۴ (۵۲۴) مطبوعہ دار الفکر بیروت

سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمایا کہ نمازوں میں سے ایک نماز ہے جس کی دو فرائض ہو جائے اس کا گواہی اس دول ملک ہو گیا۔ میں عرفات میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے نہ ہے کہ یہ عصر کی نماز ہے۔ امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس کی عصر کی نماز بغیر عذر کے فوت ہوئی اس کا عمل ضائع ہو گیا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ اور بیہقی نے اپنی سنن میں حضرت العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت فقہرت (اسلام) میرے نبی جب تک کہ ستاروں کے خوب روشن ہونے تک مغرب کی نماز کو ترک نہیں کریں گے (1)۔

امام احمد طبرانی اور بیہقی نے سنن میں حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت فقہرت پر ہے نبی جب تک ستاروں کے غروب ہونے سے پہلے مغرب کی نماز پڑھتے رہیں گے (2)۔

امام عاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنے کہ میری امت فقہرت کا قہر ہے نبی (یا فرید) فطرت پر ہے نبی جب تک کہ ستاروں کے خوب روشن ہونے تک مغرب کی نماز کو ترک نہیں کریں گے (3)۔

امام طبرانی نے الامود میں حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نمازوں میں سے افضل نماز مغرب ہے جس سے نماز مغرب کے بعد دو تہیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا (4)۔

امام ابن سعد بخاری، مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک رات نبی کریم ﷺ عشاء کی نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے تو فرمایا مبارک ہاتھ پر اللہ کی نعمت ہے کہ تمہارے علاوہ لوگوں میں سے کوئی بھی اس نماز کو پڑھنے والا نہیں ہے یا فرمایا اس وقت تمہارے علاوہ کوئی اس نماز کو گنہگار نہ پڑھا رہا ہے (5)۔

امام طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک رات عشاء کی نماز کے لئے آپ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا یہ دن رات ہے جسے پہلی استوا میں سے کہی نے اس کو نہیں پڑھا ہے (6)۔

امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک رات عشاء کی نماز کے لئے تشریف لائے تو صحابہ کرام سے فرمایا یہ تمہاری نماز بھی تم سے پہلے کسی امت نے نہیں پڑھی (7)۔

امام ابن ابی شیبہ ابو داؤد اور بیہقی نے سنن میں حضرت حجازہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم ایک رات

1۔ جمعہ ص 2، جلد 1، صفحہ 304 (683) مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2۔ مشکوٰۃ جلد 7، صفحہ 54، (671)

3۔ صحیح جلد 1، جلد 1، صفحہ 1300 (695) 4۔ مشکوٰۃ جلد 7، صفحہ 53 (1718)

5۔ صحیح مسلم جلد 1، صفحہ 222 6۔ مشکوٰۃ جلد 7، صفحہ 57 (1743)

7۔ صحیح مسلم جلد 1، صفحہ 222 8۔ مشکوٰۃ جلد 7، صفحہ 57 (1743)

7. ایضاً جلد 2، صفحہ 749

امام علیہ السلام نے اس حدیث سے روایت کیا ہے کہ: **عَنْ عَلِيٍّ عَنِ الصَّلَوةِ الْوُسْطَىٰ** یعنی جو چھوٹا نماز ہے اس میں کسی کی نماز کو ان گناہوں پر ہے کہ: **يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا قُرْآنُ الْفُطُوْر** **اِنْ قُرْآنُ الْفُطُوْر كَانَ مَشْجُوْرًا** (مسند: 175: 1) امام علیہ السلام نے اس حدیث سے روایت کیا ہے کہ: **عَنْ عَلِيٍّ عَنِ الصَّلَوةِ الْوُسْطَىٰ** یعنی جو چھوٹا نماز ہے اس میں کسی کی نماز کو ان گناہوں پر ہے کہ: **يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا قُرْآنُ الْفُطُوْر** **اِنْ قُرْآنُ الْفُطُوْر كَانَ مَشْجُوْرًا** (مسند: 175: 1)

امام علیہ السلام نے اس حدیث سے روایت کیا ہے کہ: **عَنْ عَلِيٍّ عَنِ الصَّلَوةِ الْوُسْطَىٰ** یعنی جو چھوٹا نماز ہے اس میں کسی کی نماز کو ان گناہوں پر ہے کہ: **يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا قُرْآنُ الْفُطُوْر** **اِنْ قُرْآنُ الْفُطُوْر كَانَ مَشْجُوْرًا** (مسند: 175: 1)

امام علیہ السلام نے اس حدیث سے روایت کیا ہے کہ: **عَنْ عَلِيٍّ عَنِ الصَّلَوةِ الْوُسْطَىٰ** یعنی جو چھوٹا نماز ہے اس میں کسی کی نماز کو ان گناہوں پر ہے کہ: **يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا قُرْآنُ الْفُطُوْر** **اِنْ قُرْآنُ الْفُطُوْر كَانَ مَشْجُوْرًا** (مسند: 175: 1)

امام علیہ السلام نے اس حدیث سے روایت کیا ہے کہ: **عَنْ عَلِيٍّ عَنِ الصَّلَوةِ الْوُسْطَىٰ** یعنی جو چھوٹا نماز ہے اس میں کسی کی نماز کو ان گناہوں پر ہے کہ: **يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا قُرْآنُ الْفُطُوْر** **اِنْ قُرْآنُ الْفُطُوْر كَانَ مَشْجُوْرًا** (مسند: 175: 1)

امام علیہ السلام نے اس حدیث سے روایت کیا ہے کہ: **عَنْ عَلِيٍّ عَنِ الصَّلَوةِ الْوُسْطَىٰ** یعنی جو چھوٹا نماز ہے اس میں کسی کی نماز کو ان گناہوں پر ہے کہ: **يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا قُرْآنُ الْفُطُوْر** **اِنْ قُرْآنُ الْفُطُوْر كَانَ مَشْجُوْرًا** (مسند: 175: 1)

امام علیہ السلام نے اس حدیث سے روایت کیا ہے کہ: **عَنْ عَلِيٍّ عَنِ الصَّلَوةِ الْوُسْطَىٰ** یعنی جو چھوٹا نماز ہے اس میں کسی کی نماز کو ان گناہوں پر ہے کہ: **يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا قُرْآنُ الْفُطُوْر** **اِنْ قُرْآنُ الْفُطُوْر كَانَ مَشْجُوْرًا** (مسند: 175: 1)

1. مصنف عبد الرزاق، جلد 1، صفحہ 579 (2205)

2. احمد، جلد 579 (2306)

3. ابن ابی نعیم، جلد 2، صفحہ 244 (مسند: 272: 395) مطبوعہ دار الفکر، بیروت

4. ترمذی، جلد 2، صفحہ 244 (مسند: 272: 395) مطبوعہ دار الفکر، بیروت

5. مصنف ابن ابی نعیم، جلد 2، صفحہ 244 (2802)

6. ترمذی، جلد 2، صفحہ 244 (2802)

یہ وہی ہی میرے گھر ہے۔ یہاں سے قریب سے اسطریقہ کا مطالعہ ہے۔ اس سے پہلے وہ
 یہاں ہی رہا ہے۔ بعد ازاں یہاں سے

کے صنف میں یہ حدیث از حفصہ ابی حمزہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہے۔ وصلاۃ العصر والوعدۃ اثنتین - ۱۸

امام ربانی انجیلی نے اصلاحات میں جیسا کہ میں آئیم میں نصیحت والی چیزیں دینی تھیں کہ انہیں نے غرضی سے روک دیا۔
یہاں تک کہ ان کے بعد نہایت زیادہ ہو گئے۔ ان کے پاس سے فرمایا کہ آپ ایک بار میں قرآن کے قاری ہوں۔ بہت زیادہ شریف
ہوئے۔ ان کے مائیں وہیں جگہ میں چارواکی شریف ہوئے تھے۔ حضرت یہ ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما سے
اٹھے اس وقت یہ قرآن سورہہ میں کوئی معنی ہے۔ اگر خدا آتے اس ضابطہ کو کیا تو خدا میں بھی ضابطہ کا۔ میں نے نہ دیکھا
ہے میں قرآن کو ایک کتاب میں نسخہ انور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ خدا۔ میں جو کہتے اس کے مختلف چوبیس
کوں دیکھ کر کہ پانچ لے اور اس پر معنی پیش کیا۔ انہوں نے فرمایا یہی ہے کہ میں کوئی مسئلہ انوں سے مشورہ کر لوں۔
پھر آپ نے غلبہ دیا اور فرمادے۔ میں یہ مسئلہ چلی کر لوگوں نے کہا۔ غلبہ نے اس کو کہا ہے۔ پھر اس سے انہوں نے
قرآن نسخہ کیا۔ حضرت یہ کہ ان کا مائیں کہ اس کے پانچ قرآن کا کوئی حصہ نہ دے لے لے حضرت حصہ نے فرمایا کہ
تم اس آیت پر کچھ نہ لکھو۔ یہ جب اس آیت پر پہنچے تو انہوں نے فرمایا انصوۃ او شیطانی وہی صلاۃ انصوۃ
انست عرب کہ تمہارا۔ یہاں اس کو لکھا۔ میں نے فرمایا کہ۔ حضرت نے فرمایا اللہ کی قسم ہم قرآن میں کوئی
اسی چیز۔ غرض میں کہ میں نے بروہی عربت بطریق میں لکھی تھی کہ میں کہہ سکی۔ یہ اللہ ہی قسم ہے کہ ان کو کمزور و اخصر فرمایا۔
الان لا یخسر احدکم الا ان یتقوا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے فرمایا کہ میں نے ان کو دیکھا کہ

[illegible][illegible]

کہ انہوں نے انہیں کہاں کو اس طرف پڑھتے ہوئے نہ خفیظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ والصلوٰۃ (1)۔

امام عبد بن حمید، مسلم، ابوالدرداء، ابی جریج اور ترمذی نے حضرت امیر ابن عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں پہلے یہ نازل ہوا (خفیظوا علی الصلوٰۃ الغصیر) ہم نے کریمہ رضی اللہ عنہا کے عہد میں جتنا اللہ نے چاہا پڑھتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے اسے منوع کر دیا اور یہ نازل فرمایا خفیظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ والصلوٰۃ ان سے کہا تم کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے فرمایا میں نے تمہیں بتا دیا ہے کہ کیسے نازل ہوئی اور کیسے اللہ تعالیٰ نے اسے منوع فرمایا۔ اللہ اعلم (2)۔

امام بیہقی نے حضرت امیر ابن عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھوڑا سا اس طرف پڑھتے رہے خفیظوا علی الصلوٰۃ الغصیر۔ پھر ہم نے اس طرح پڑھا خفیظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ والصلوٰۃ۔ مجھے معلوم نہیں یہ ہے وہ نہیں (3)۔

امام عبد الرزاق، ابی ابی شیبہ، احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی جاتم اور بیہقی نے حضرت زور رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے سیدہ سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے الصلوٰۃ والصلوٰۃ والصلوٰۃ کے متعلق یہ چھو انہیں نے پوچھا تو حضرت علی نے فرمایا ہم فجر تک نماز کو الصلوٰۃ والصلوٰۃ سمجھتے تھے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ احزاب کے دن یہ فرماتے سنا انہوں (کفر) نے ہمیں الصلوٰۃ والصلوٰۃ (یعنی صلوٰۃ عصر سے غافل کر دیا) اللہ تعالیٰ ان کی توبہ اور ان سے جوئیوں کو آگ سے بچا دے (4)۔

امام ابن جریر نے ایک دوسرے طریق سے حضرت زور رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے امیر عبد السلامی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پاس گئے میں نے عبد کو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے الصلوٰۃ والصلوٰۃ کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے پوچھا تو حضرت علی نے فرمایا ہم پہلے الصلوٰۃ والصلوٰۃ سمجھ کر نماز خیال کرتے تھے۔ پھر جب اس غیر سے شک کر رہے تھے تو انہوں نے ہمیں نماز سے روک دیا اور یہ سورج کے غروب ہونے سے پہلے کا وقت تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اللہ ان قوم کے دلوں اور پیچوں کو آگ سے بچا دے۔ پھر انہوں نے ہمیں الصلوٰۃ والصلوٰۃ سے مشغول رکھا پس اس دن میں معلوم ہوا کہ الصلوٰۃ والصلوٰۃ سے مراد نماز عصر ہے (5)۔

امام عبد الرزاق، ابی ابی شیبہ، عبد بن حمید، مسلم، نسائی اور بیہقی نے حضرت حمیر بن عکرم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے الصلوٰۃ والصلوٰۃ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم پہلے الصلوٰۃ والصلوٰۃ سمجھ کر نماز کو سمجھتے تھے حتیٰ کہ میں نے جنگ احزاب میں کریمہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے سنا اللہ تعالیٰ ان سے کہ اس اور توبہ کو آگ سے بچا دے کیونکہ انہوں نے ہمیں الصلوٰۃ والصلوٰۃ سے مشغول رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا (6) امی بن آپ

1- ترمذی، ابی داؤد، ابی جاتم، ابی شیبہ، احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی جاتم اور بیہقی نے حضرت زور رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے سیدہ سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے الصلوٰۃ والصلوٰۃ کے متعلق یہ چھو انہیں نے پوچھا تو حضرت علی نے فرمایا ہم فجر تک نماز کو الصلوٰۃ والصلوٰۃ سمجھتے تھے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ احزاب کے دن یہ فرماتے سنا انہوں (کفر) نے ہمیں الصلوٰۃ والصلوٰۃ (یعنی صلوٰۃ عصر سے غافل کر دیا) اللہ تعالیٰ ان کی توبہ اور ان سے جوئیوں کو آگ سے بچا دے (4)۔

2- بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی جاتم اور بیہقی نے حضرت زور رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے سیدہ سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے الصلوٰۃ والصلوٰۃ کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے پوچھا تو حضرت علی نے فرمایا ہم پہلے الصلوٰۃ والصلوٰۃ سمجھ کر نماز خیال کرتے تھے۔ پھر جب اس غیر سے شک کر رہے تھے تو انہوں نے ہمیں نماز سے روک دیا اور یہ سورج کے غروب ہونے سے پہلے کا وقت تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اللہ ان قوم کے دلوں اور پیچوں کو آگ سے بچا دے۔ پھر انہوں نے ہمیں الصلوٰۃ والصلوٰۃ سے مشغول رکھا پس اس دن میں معلوم ہوا کہ الصلوٰۃ والصلوٰۃ سے مراد نماز عصر ہے (5)۔

3- مجھے معلوم نہیں یہ ہے وہ نہیں (3)۔

4- ترمذی، ابی داؤد، ابی جاتم، ابی شیبہ، احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی جاتم اور بیہقی نے حضرت زور رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے سیدہ سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے الصلوٰۃ والصلوٰۃ کے متعلق یہ چھو انہیں نے پوچھا تو حضرت علی نے فرمایا ہم فجر تک نماز کو الصلوٰۃ والصلوٰۃ سمجھتے تھے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ احزاب کے دن یہ فرماتے سنا انہوں (کفر) نے ہمیں الصلوٰۃ والصلوٰۃ (یعنی صلوٰۃ عصر سے غافل کر دیا) اللہ تعالیٰ ان کی توبہ اور ان سے جوئیوں کو آگ سے بچا دے (4)۔

5- بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی جاتم اور بیہقی نے حضرت زور رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے سیدہ سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے الصلوٰۃ والصلوٰۃ کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے پوچھا تو حضرت علی نے فرمایا ہم پہلے الصلوٰۃ والصلوٰۃ سمجھ کر نماز خیال کرتے تھے۔ پھر جب اس غیر سے شک کر رہے تھے تو انہوں نے ہمیں نماز سے روک دیا اور یہ سورج کے غروب ہونے سے پہلے کا وقت تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اللہ ان قوم کے دلوں اور پیچوں کو آگ سے بچا دے۔ پھر انہوں نے ہمیں الصلوٰۃ والصلوٰۃ سے مشغول رکھا پس اس دن میں معلوم ہوا کہ الصلوٰۃ والصلوٰۃ سے مراد نماز عصر ہے (5)۔

اسلمت لكم يا ربنا حقيقا على الصواب والعدل والوسطى وهى صلاة العصر وقوموا بغير قهين - (1)

امام ابو حنیفہؒ نے قتال کیا اور انہیں اُمتہ نے حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرؓ کی بی بی بنتی بنتیؓ سے روایت کی ہے کہ وہ اس طرح پڑھتے تھے **حَقِّقُوا عَلَى الصَّوْبِ وَالْعُقُوبَةِ الْوَسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ**۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ان لوگوں میں دینی جہاد اور علمانی جہاد کے درمیان جو فرق بیان کیا ہے، اس میں ان کے لیے ایک نیا تصور پیش کیا ہے۔ ان کے خیال میں جہاد کا مفہوم صرف جنگ نہیں ہے بلکہ جہاد کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو اللہ کی راہ میں قربانی کرنے کے لیے تیار کرے، وہ جہاد کر رہا ہے۔

امام ربیعؒ الخریانی، علیہ السلام نے اپنی مسند میں، ابن ابی شیبہ، محمد بن حنفیہ، ابن جریر اور یسعی نے اشعاب میں کئی طرق سے معترض علی رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے فرماتے ہیں: الصلوة الوسطیٰ حلالہ العصر ہے۔ اس میں تفرق سیران علیہ السلام نے تفرق چاہی تھی کہ سورہن چھپے مگر کیا (3)۔

۱۔ مکی، نینان و عیدین منصورہ عبد بن سعید، ابن جریر اور ابن ولید نے کئی طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں التَّحْقِيقُ أَنَّهُ مُسْلِمٌ مِنْ مَوَاطِنَ وَمِنْ عَصَرٍ (۴)۔

امام محمد الرزاق، سعید بن منصور، ابن شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، المعتمد وادریسی نے کئی طرق سے حضرت
ابو جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرمایا الصَّوْبَةُ الْوُضُوءُ سے مراد اصلہ کی عصر ہے (5)۔

امام عبد بن حمید اور طحاوی نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ، تم میں سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے صحابہ میں اس طرح صحیفہ تھا: اَعْلَى الصَّلَواتِ وَالسُّلُوكِ وَجَوَ صِلَواتِ الْعَصَم (۱۶)۔

امام ابن جریر اور طحاوی نے حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے کہ **الْحَقُّ مَوْصُوفٌ** (خود وصف ہے)۔

امام محمد بن حمید نے حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اس طرح پڑھا **الصلاة الوسطى**، و **صلاة العصر**۔
امام بخاری نے ۲۴ مرتبہ میں اس جزی اور اس اٹھارہ نے حضرت ابو داؤد بن رطلی النخعی سے روایت کیا ہے، جے جس
الصلاة الوسطى سے مراد **صلاة العصر** ہے۔ (۱۸)۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے حضرت زید بن ثابت سے روایت کیا ہے کہ: **الْعَقْلُ وَالْأَوَّلُ حُجْلٌ** سے مراد صلاح و عفت ہے۔ (۱۰)۔
امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو سعید الخدری سے روایت کیا ہے کہ: **الْعَقْلُ** بالاسطر عسکر کا ناز ہے۔ (۱۱)۔

درجہ اولیٰ (پہلا درجہ) 100 نمبر پر امتحان ہوا۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ الصَّلَاةُ قَوْلٌ مُطْلَقٌ مُلَاوِعٌ (۱)۔
 امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے جبریل علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ الصَّلَاةُ قَوْلٌ مُطْلَقٌ مُلَاوِعٌ (۲)۔
 ابو سعید رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ الصَّلَاةُ قَوْلٌ مُطْلَقٌ مُلَاوِعٌ (۳)۔

امام محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے ابن جرییر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ الصَّلَاةُ قَوْلٌ مُطْلَقٌ مُلَاوِعٌ (۴)۔
 انہوں نے اپنے مصنف غنیۃ الواعظین سے نقل کیا ہے کہ سوالیت صلوة پر پہنچے تو مجھے یاد آیا کہ میں تھیں وہ نماز اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ یکتا ہے تو آپ نے فرمایا یہ کلمہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے
 حَفِظْتُ مِنْ الصَّلَاةِ قَوْلًا مُطْلَقًا وَحَدَّثْتُ بِهِ (۵)۔

امام محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے ابن جرییر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ الصَّلَاةُ قَوْلٌ مُطْلَقٌ مُلَاوِعٌ (۶)۔
 انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس سے پہلے من کی دو نمازیں ہیں اور اس کے بعد رات کی دو نمازیں ہیں (۷)۔
 امام بیہقی رحمہ اللہ نے ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ الصَّلَاةُ قَوْلٌ مُطْلَقٌ مُلَاوِعٌ (۸)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ الصَّلَاةُ قَوْلٌ مُطْلَقٌ مُلَاوِعٌ (۹)۔
 امام طحاوی نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ الصَّلَاةُ قَوْلٌ مُطْلَقٌ مُلَاوِعٌ (۱۰)۔
 جب نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر یہ صبح کی نماز تھی، فجر کے وقت حضرت اثنی عشر علیہ السلام نے پڑھیں اور انہوں نے پڑھیں تو یہ صبح کی نماز تھی۔ حضرت عازر کو زندہ کیا گیا اور پوچھا گیا کہ تم نے وقت نماز سے
 دیکھا؟ انہوں نے کہا ایک دن۔ انہوں نے سورۃ کو پڑھا تو انہوں نے کہا کہ یہ صبح کی نماز تھی۔ پھر آپ نے چار رکعتیں پڑھیں تو یہ عصر کی
 نماز تھی۔ حضرت ابو بکر صغیر کے وقت حضرت ابی اویہ احمیہ نے نماز شروع کی لیکن تکلیف کی وجہ سے
 تیسری رکعت پڑھنے لگے۔ پھر عصر کی تھیں۔ پھر تیس اور تیسوں نے سب سے پہلے عشاء کی، پھر یہ بھی وہ صبح کی
 نماز تھی (۱۱)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ یہ عصر کی نماز ہے (۱۲)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ الصَّلَاةُ قَوْلٌ مُطْلَقٌ مُلَاوِعٌ (۱۳)۔

امام عبد الرزاق نے حضرت ابن مسعود رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ الصَّلَاةُ قَوْلٌ مُطْلَقٌ مُلَاوِعٌ (۱۴)۔

۱۔ مسند ابن ابی شیبہ، جلد ۲، صفحہ ۲۹۸	۲۔ ایضاً	۳۔ تفسیر ابن ابی شیبہ، جلد ۲، صفحہ ۵۶۴
۴۔ ایضاً، جلد ۲، صفحہ ۳۰۱	۵۔ مسند ابن ابی شیبہ، جلد ۲، صفحہ ۲۴۴	۶۔ ایضاً، جلد ۲، صفحہ ۲۹۸ (۸۶۷۵)
۷۔ ترمذی، معانی، جلد ۱، صفحہ ۱۰۲	۸۔ مسند ابن ابی شیبہ، جلد ۲، صفحہ ۲۴۵	۹۔ ایضاً

نؤسل کی ہے۔ دے چھا تو انہوں نے فرمایا یہ عمر کی نماز ہے (۱)۔

امام ابن ابی حاتم نے حسن سند سے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں الصلوۃ النؤسل سے مراد مغرب کی نماز ہے۔ ابن زبیر نے قبیصہ بن ازیب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں الصلوۃ النؤسل سے مراد مغرب کی نماز ہے۔ کیا آپ نے کبھی نہیں کہہ سنا اور نہ دیکھا کہ عیسیٰ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ کی تصریحیں ہوتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کبھی نہ مؤخر کیا اور نہ اس کو جلدی پر ملامت۔

امام عبد بن حید نے حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت زبیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے الصلوۃ النؤسل کے بارے میں پوچھا تو فرمایا تو تمام نمازوں کی حفاظت کر الصلوۃ النؤسل کو بالکل بچالے گا۔ امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حید نے حضرت ابو یوسف بن خثیمہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک سال کے بعد اسے الصلوۃ النؤسل کے متعلق پوچھا تو اسوں نے فرمایا ان تمام نمازوں کی کا حفاظت کر، مگر تو ایسا کرے گا تا الصلوۃ النؤسل کو بچالے گا۔ یہ ان میں سے ایک ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں شیخ سے الصلوۃ النؤسل کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا تم نمازوں کی حفاظت کرو ان کو بالکل بچالو گے (۲)۔

فَوَلِّهَا لِمَا يَنْبَغُ

تمام کتب احمد، معید بن منصور، عبد بن سید، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن فرییر، بخاری، ابن ابی حاتم، ابن حبان، بیہقی اور حجتی نے حضرت زبیر بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نماز کے اندر بولتے تھے، ہم میں سے کوئی اپنے ساتھی سے نماز کے اندر بات کرتا تھا، حتیٰ کہ یہ بیت تھوٹا تھا فَوَلِّهَا لِمَا يَنْبَغُ بولنی تو ہم سکوت کا علم دیا گیا اور کلام کرنے سے منع کیا گیا (۳)۔

امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں فَوَلِّهَا لِمَا يَنْبَغُ لوگ نماز میں باتیں کرتے تھے، واپس آؤں گا خادم اس کے پاس آتا جب کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو۔ تھا تو وہ اپنے خادم کو اجازت کہ بتا دیتا تھا۔ پس اس ارشاد کے ساتھ کلام کرنے سے منع کیا گیا۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم نے حضرت عمر رحمہ اللہ سے اس کی مثل روایت کیا ہے (۴)۔

امام معید بن منصور، عبد بن حید نے حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ صیغہ آئے تو لوگ اپنی چیز کے متعلق نماز میں گفتگو کرتے تھے، جبکہ وہ اہل کتاب اپنی نماز میں اپنی بات کے متعلق گفتگو کرتے تھے۔ حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی، پس لوگوں نے یکساں ترک کر دی (۵)۔

۱۔ مصنف عبد الرزاق جلد ۱ صفحہ ۵۷۷ (۲۱۹۶)

۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۲ صفحہ ۲۴۵

۳۔ تفسیر طبری ج ۱ ص ۲۸۲ (۱۸۸۲) ابن زبیر (۱۸۸۲) دار سنن بیہقی جلد ۳ صفحہ ۹۷۲

۴۔ ابی حاتم

دیکھ کر وہ دیکھ کر خاموش ہوئے گا اٹھا، اگر ہے میں تو میں خاموش نہ گیا، جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے رہے، اس باب آپ پر قربان ہوں، میں ۱۵۰ بار معلنہ بھی پہلے دیکھ کر دیکھ میں، اللہ قسم آپ ﷺ نے مجھے بھڑکا کر ارادہ کر بھلا کر کیا یہ نماز ہے اس میں لوگوں کی کلامیں کوئی بات جائز نہیں ہے، نماز تو صرف شیخ غفرلہ اور قرآن کی قرأت کا نام ہے (۱)

امام بخاری، مسلم، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ سے روایت کیا ہے کہ، میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کسی کام کے لئے بیجا۔ میں واپس آیا تو آپ ﷺ سو رہے نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام عرض کیا تو جواب نہ دیا، نہ ہمارے غار، غے کو تو فرمایا بیجا تیرا جواب دینے سے وہی چیز مانع نہ تھی مگر میں نماز پڑھ رہا تھا (۲)۔

امام ابوداؤد و ترمذی نے حضرت مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزر رہا جب کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے سلام عرض کیا تو مجھے اشارہ سے جواب دیا (۳)۔

امام احمد نے حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ پر سلام کیا جب کہ آپ نماز میں تھے نبی کریم ﷺ نے اسے اشارہ سے جواب دیا۔ جب آپ ﷺ نے نماز کا سلام پھیرا تو رشاد فرمایا ہم اپنی نمازوں میں سلام کا جواب دیتے تھے مگر میں اس سے منع کیا گیا۔

امام طبرانی نے حضرت حماد بن ابی ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ مجھ سے سلام کیا تو آپ ﷺ نے سلام کا جواب نہ دیا (۴)۔

امام بخاری، مسلم، ابوداؤد و ترمذی، ابن ماجہ اور ترمذی نے اپنی سنن میں حضرت محمد بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک سے پوچھا گیا کیا نبی کریم ﷺ نے دعا کے قوت پڑھتے تھے؟ فرمایا ہاں۔ پوچھا گیا کیا لوگ اس سے پہلے پڑھتے تھے؟ فرمایا ہاں، لوگ اس کے تھوڑا بعد پڑھتے تھے۔ راوی فرماتے ہیں تھوڑا کا تعلق قیام کے ساتھ ہے یا قنوت کے ساتھ یہ مجھے معلوم نہیں (۵)۔

امام ابن ابی شیبہ نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ وہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے اور وتر میں قنوت پڑھتے تھے۔ جب ان سے قنوت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا ہم قنوت کا صحیح نہیں جانتے مگر یہ کہ قیام کا کلمہ کہ اور قرآن کی قرأت کر (۶)۔ امام بخاری و ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں دعائے قنوت فجر اور مغرب میں پڑھی جاتی تھی (۷)۔

امام ابن ابی شیبہ، مسلم، ابوداؤد و ترمذی، نسائی، دارقطنی اور ترمذی نے حضرت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

(۱) صحیح مسلم، ج ۵، صفحہ ۱۶ (۱۵۳) طبرانی، معجم ص ۱۰۲

۳۔ طبرانی، معجم ص ۱۰۲، ج ۴، صفحہ ۱۰۲ (۱۵۱)

۲۔ ابن ماجہ، ج ۵، صفحہ ۱۲۵ (۱۵۱)

۵۔ سنن ابوداؤد، ج ۴، صفحہ ۱۳۹ (۱۴۱)

۴۔ بخاری، باب "کلام اللہ" ج ۲، صفحہ ۲۳۵ (۲۴۰)

۷۔ سنن ترمذی، ج ۲، صفحہ ۱۹۹

۶۔ مسند ابن ابی شیبہ، ج ۲، صفحہ ۹۹

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر اور مغرب میں قنوت پڑھتے تھے (1)۔

امام بخاری نے لا وہ میں دارقطنی اور ترمذی نے حضرت ابو ذر بن مالاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مشیر الصباح ورمغرب میں قنوت پڑھتے تھے (2)۔

امام طبرانی نے المعجم میں دارقطنی اور ترمذی نے حضرت ابو ذر بن مالاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ فجر اور نماز میں پڑھتے تھے قرآن میں قنوت پڑھتے تھے (3)۔

امام بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ نے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ابو ہریرہ کو فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ میں قنوت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی نماز میں قرآن اور سورہ عشاء اور حج کی نماز کی آخری رکعت میں سورہ قلن الحمد کہتے تھے بعد قنوت پڑھتے تھے اور سوہن کے لئے دعا کرتے تھے اور کھڑے ہو کر رکعت کرتے تھے (4)۔

امام ابو داؤد اور ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینہ متواتر ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور حج کی نماز میں آخری رکعت میں سورہ قلن الحمد کے بعد قنوت پڑھتے رہے اور آپ رضی اللہ عنہ در مصعب قبائل جن کا تعلق یمن سے تھا ان کے لئے دعا کرتے رہے اور مقتدی انہیں کہتے تھے (5)۔

امام ابو داؤد اور دارقطنی نے حضرت محمد بن یزید سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز میں سورہ قلن الحمد کے ساتھ پڑھی تھی۔ جب آپ ﷺ نے دوسری رکعت سے سر ہو کر تھوڑی دیر تک سوتے رہے (6)۔

امام احمد ابو داؤد اور دارقطنی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز میں قنوت پڑھتے دیکھا ہے۔ یہ کسی کو اپنا سے شریف ہے (7)۔

امام دارقطنی اور ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مہینہ (محل وکون اور عصبہ) تک اپنے لئے بدھ کی چھ ماہ کو ترک کر دیا اور حج کی نماز میں وہاں تک قنوت پڑھتے رہے (8)۔

دارقطنی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ ﷺ سورہ قلن الحمد کے بعد حج کی نماز میں قنوت پڑھتے رہے حتیٰ کہ میں آپ سے جدا ہو گیا۔ پھر میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی وہ بھی حج کی نماز میں سورہ قلن الحمد کے بعد قنوت پڑھتے رہے حتیٰ کہ میں ان سے جدا ہو گیا (9)۔

ابو ہریرہ اور دارقطنی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قنوت پڑھتی تھی کہ آپ کا اصل ہو گیا یا ان کے قنوت پڑھتی تھی کہ وہاں ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھتی تھی کہ ان کا بھی وہاں ہو گیا (10)۔

1۔ سنن ابوداؤد جلد 4 صفحہ 354 (1/147) مسند احمد جلد 1 صفحہ 107

2۔ سنن ابوداؤد جلد 2 صفحہ 37 مطبوعہ دارالکتاب 5۔ سنن ابوداؤد جلد 2 صفحہ 37 مطبوعہ دارالکتاب 6۔ سنن ابوداؤد جلد 2 صفحہ 37 مطبوعہ دارالکتاب 7۔ سنن ابوداؤد جلد 2 صفحہ 37 مطبوعہ دارالکتاب 8۔ سنن ابوداؤد جلد 2 صفحہ 37 مطبوعہ دارالکتاب 9۔ سنن ابوداؤد جلد 2 صفحہ 37 مطبوعہ دارالکتاب 10۔ سنن ابوداؤد جلد 2 صفحہ 37 مطبوعہ دارالکتاب

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت یحییٰ بن اسماعیل کے طریق سے روایت فرمائی ہے کہ وہ مالِ اللہ میں اپنے لئے فرمایا جس پر خوف کا طریق ہے کہ امام ایک طائفہ کو ایک رُکعت پڑھانے اور دوسرا طائفہ ان کے اور رُکعت کے درمیان جو پچھو و جھینوں نے اپنے امیر کے ساتھ ایک رُکعت پڑھائی تو وہ ان کی جگہ سے جا کھینچ گئے انہیں نماز نہیں پڑھی۔ میں آپ سے آگے بڑھ کر اپنا امیر کے ساتھ ایک رُکعت پڑھیں۔ اور طائفہ ایک رُکعت سمجھ رہے تھے۔ اگر خوف زیادہ ہو تو پچھتے ہوئے یا سوار ہو کر نماز پڑھیں (۱۶)۔

امام ابوہریرہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت فرمائی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنگ کی نماز ویسے رُکعت ہے جس میں صرف ایک کوئی شخص پڑھ لے گا اس کے لئے کئی عیوب، اگر کیا کرے گا تو وہ بد عیوب میں سے ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ سوار ساری پروردگار پہنچا قدموں پر نماز ہے۔ فَإِذَا أَهَضْتُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمْتُمْ فَأَنْتُمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ۔ یعنی جس طرح اس نے سکھایا ہے کہ سوار اپنی سوار پر یا پریدل اپنے قدموں پر نماز پڑھے۔

امام ابن ابی شیبہ (۱۷)۔ ابن ابی حاتم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جنگ کی صورت میں جس طرف منہ دوسرے سمت تھا اشارہ کرتے ہوئے نماز پڑھے۔ اس ارشادِ قدس جلالاً اور تَعْلَمُونَ میں مطلب ہے۔

امام عبد بن حمید (۱۸)۔ ابن جریر، ابن ابی شیبہ (۱۹)۔ حضرت مجاہد (۲۰)۔ سے روایت کیا ہے کہ جب جلالاً کا معنی مشافہ ہے یعنی چلتے ہوئے (اَوْ تَكُونُ تَعْلَمُونَ) فرماتے ہیں جنگ میں گھوڑوں پر اصحاب محمد ﷺ تھے جب خوف (۲۱)۔ اٹھتا تو ارشاد ہوا کہ ہرجت کی طرف نشان نماز پڑھو، خواہ گھوڑا یا سوار ہو یا سب کے ساتھ اشارہ کرنے پر قادر ہو یا اپنی زبان کے ساتھ کام کرنے پر قادر ہو (۲۲)۔

امام عبد بن حمید نے خود ہر مسئلہ سے روایت فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حکم کیا ہے جب تمہیں خوف ہو کہ تم سوار ہونے کی حالت میں نماز پڑھو اور چلتے ہوئے اشارہ کے ساتھ نماز پڑھو اور قبلہ کی طرف رخ ہو یا نہ ہو۔

امام عبد بن حمید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے لَئِنْ خِفْتُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ تَعْلَمُونَ کہ تم فرماتے ہیں یہ نماز کا حکم دشمن کی سواروں کی صورت میں ہے سوار اور پریدل چلتے والا اشارہ کے ساتھ نماز پڑھ لیں بعد بھی ان کے رخ ہوں اور ایک رُکعت بھی تیرے لئے کافی ہوگی۔

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں دو گھنٹیں پڑھے اگر دو کی طاقت نہ دیکھو تو ایک رُکعت پڑھو۔ اگر کسی کی بھی طاقت نہ ہو تو تکبیر کہہ دے بعد بھی اُترنا ہو۔

امام عبد بن حمید نے ابن عباس سے روایت فرمائی ہے اِنْ خِفْتُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ تَعْلَمُونَ کہ تم فرماتے ہیں ایک ایک رُکعت پڑھ لیں۔

امام ابوہریرہ نے عبد اللہ بن انیس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا کہ جو رکعت وہ ان کی طرف تھا پھر اچھا اور اس کو نکل کر دو۔ فرماتے ہیں میں نے اسے دیکھنا تو نماز عصر کا وقت تھا۔ میں نے سوچا کہ اگر اللہ شہید ہے میرے اور اسی کے درمیان جو معاملہ ہے کہیں نماز ایسا نہ ہو جائے۔ میں نے چلتے ہوئے

پڑھا کہ **وَاللّٰهُ يَتَّبِعُ الْمُؤْمِنِينَ لَنُؤْتِيَنَّهُمْ أَزْوَاجَهُنَّ كَمَا هُنَّ فِيْ اَيَّامِنَ مِّنْ قَبْلِهِمْ** اور جو تم میں سے ایمان لائے ہو ان کے لئے میں نے تم کو جو عورتیں چاہیں وہی عورتیں عطا کر دیں گی۔ (نور: 32)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ کے طریق سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ جس عورت کا خاوند مر جائے اس کا خاوند ابراہیم بن ایشام ایک سال تک اس کے لئے ہے۔ پس میراث کی آیت نے اس کو منسوخ کر دیا اور اس کے لئے میراث میں بھی چوتھا اور آٹھواں حصہ مقرر فرمایا۔

امام ابن جریر نے حضرت عطاء و حمدان سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عورت کو خاوند کے مرنے کے بعد یہ میراث ملتی تھی کہ اگر وہ چاہے تو خاوند کے فوت کے دن سے ایک سال تک اس کے گھر میں رہے۔ فرمایا **فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فَلَجَنَّاكَرَ قَبْلِهِمْ**۔ پھر انہی نے میراث فرض فرما کر اس قسم کو منسوخ کر دیا (2)۔

امام ابو داؤد و نسائی اور بیہقی نے تکرر سے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس آیت کو اللہ تعالیٰ نے آیت میراث کے ساتھ منسوخ کر دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لئے چوتھائی اور آٹھواں حصہ فرض فرما دیا اور ماں کی حدت کو چار ماہوں میں اس کے ساتھ منسوخ کر دیا (3)۔

امام معمر بن مسلمہ، ابن جریر، ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے حضرت ابن مسیر بن ابن عباس رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نو تہوں کو خطبہ دیا تو سورہ بقرہ کی تلاوت فرمائی اور ان کے لئے اس کی تفسیر بیان فرمائی۔ جب اس آیت پر پہنچے **اِنَّ سَرَكَ حَبِيْرٍ (الزُّبَيْرَةُ الْوَالِدِيْنَ وَالْاَقْرَبِيْنَ)** (نور: 180) تو فرمایا یہ آیت منسوخ ہے پھر قرأت کی۔ جب اس آیت پر پہنچے **وَالَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ يَتَّبِعُوْنَ يَتَّبِعُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ** (نور: 32) تو فرمایا بھی منسوخ ہے (4)۔

امام شافعی اور عبد الرزاق نے حضرت حبان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس عورت کا خاوند مر جائے اس کے لئے عقد نہیں ہے، ان کے لئے میراث کافی ہے۔

امام ابو داؤد و النسائی نے انس بن مالک سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ سورہ بقرہ کی آیت نمبر 234 کے ساتھ منسوخ ہے جس میں اس عورت کی حدت چار ماہوں میں دن و رات ہے جس کا خاوند فوت ہو چکا ہو۔

امام ابن ابی حاتم نے انس بن مالک سے حضرت زید بن اسلم و حماد سے روایت کیا ہے کہ مر عورت کے لئے ایک سال کے عقد کی حدت کو نہ خواہ جب تک کہ وہ اس گھر سے نکلے اور نہ شادی کرے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس قسم کو منسوخ فرما کر فوت شدہ خاوند کو بیٹوں پر چار ماہوں کی حدت رکھی اور ان کے لئے چوتھائی اور آٹھواں حصہ میراث مقرر فرمایا۔

امام ابن ابی حاتم نے انس بن مالک سے حضرت زید بن اسلم و حماد سے روایت کیا ہے کہ مر عورت کے لئے چوتھائی اور آٹھواں حصہ میراث مقرر فرمایا۔

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لِّيُضْعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً
وَاللَّهُ يَقْضِي وَيَبْضِطُ وَالْيُوشِرُ جَفُونٌ ﴿١﴾

”کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ پر عطا کرے؟ اللہ اس قرض کو اس کے لئے کئی گنا اور انتہائی کثرت سے (بے زنت و موازنہ) فرما دیتا ہے اور وہی کی طرف تم لوگوں کو جادو کرتا ہے۔“

امام عید بن منصور، ابن سعد، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، قسیم قرطبی، نواری، الاصول میں بطبرانی اور نسائی نے شعب الایمان میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب میں ذَا الَّذِي یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لِّیُضْعِفَ لَهُ کَاثِرًا تَزَلُّ بَوَاقِی الدَّعَیِّ اِلَیَّ اَللّٰهُ اَعْلَمُ اَللّٰهُ اَعْلَمُ ہم سے قرض چاہتا ہے؟ فرمایا ”ہاں“ اے ابوالدحداد۔ ابوالدحداد نے کہا یا رسول اللہ! اپنا ہاتھ مجھے دکھائیے۔ میں نے آپ ﷺ کو ہاتھ پکڑ کر کہا میں نے اپنے رب کو یہ ہاتھ قرض دیا ہے، اسی میں چھ سو گھوڑے درخت ہیں۔ اس ہاتھ میں ام و صدق اور اس کے بیٹے بھی تھے۔ ابوودحداد اس ہاتھ کے بابت ام و صدق کو آواز دی، ام و صدق انہوں نے ایک کہا، ابوودحداد نے کہا میں نے یہ ہاتھ اپنے رب کو قرض دے دیا ہے (1)۔

امام عبد الرزاق اور ابن جریر نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی تو ابوالدحداد نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے رب ہم سے قرض طلب کرتا ہے اس ہاتھ سے جو اس نے ہمیں عطا فرمایا ہے۔ میرے دو ہاتھ ہیں ایک عالیہ میں ہے اور ایک سافلہ میں ہے، میں ان میں سے جو بھترے صدق کرتا ہوں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابوودحداد کے لئے جنت میں گھوڑے ایسے درخت ہوں گے جن کا پھل آسانی سے توڑا جاسکے (2)۔

امام بطبرانی نے الاوسط میں حضرت زید بن اسلم عن ابیہ عن عمر بن الخطاب کے سلسلہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام ابن مردودہ نے زید بن اسلم عن عطاء بن یدار کے طریق سے اور حضرت ابو عروہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ابن الدحداد نے کہا یا رسول اللہ میرے دو ہاتھ ہیں ایک سافلہ میں ہے اور ایک عالیہ میں ہے میں نے ان میں سے ایک اپنے رب کو قرض دیا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تجھ سے قرض قبول کر لیا ہے۔ پھر وہ ہاتھ نبی کریم ﷺ نے ان قبضوں کو دے دیا جو ان کی پرورش میں تھے۔ نبی کریم ﷺ یہ دعا فرماتے تھے یا رب! ابن الدحداد کے لئے جنت میں ایسے گھوڑے ہوں گے کہ چھ لکے ہوئے ہوں جن سے محل آسانی سے توڑا جاسکے۔

امام ابن سعد نے حضرت یحییٰ بن ابی کثیر و حمال سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی اور کثیر اللہ کے نزدیک لاکھ دو لاکھ سے زیادہ ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے کھنڈہ قدرت میں میری جان ہے میں نے رسول اللہ

یہ بات تو یہ ہے کہ ہم نے جو اٹھتے ہیں ان کے لیے یہ بھی دعا ہے کہ وہ بھی اس دعا سے مستفید ہوں۔

وہ ہیں مومنہ راوی کی جامعہ اور ان میں نے اپنی کچھ حدیثیں مراد میں لکھی ہیں۔ ان میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، اے میں حب مثل الذی یزینون اقولہم فی سبیل اللہ کسب سنۃ نبیہم صلی اللہ علیہ وسلم (بخاری، ج ۱ ص ۲۶۸) مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں لے کر آتے ہیں ایسے ایسے ان کا کام ہے جانتے ہیں، ان کا ساتھ دینا ہے اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دینا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت کے ان میں اضافہ کرنا اور اللہ تعالیٰ نے یہ سنت ان میں فرمائی تھی مگر ان سے اللہ تعالیٰ نے ان کو حصہ دینا چاہا، اضعاف کثیرہ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کی رو بہ برتری امت کے ان میں مزید اضافہ کرنا چاہا، اللہ تعالیٰ نے یہ امت کامل فرمائی انسانیوں میں ان کو دینا چاہا۔

[illegible]

اللہ! واللہ! اللہ! - قرآن مجید ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت کعبہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ میں نے ایک محل میں کوئی شے دیکھی ہے جو سورۃ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ میں مذکور ہے جسے کعبہ کہتے ہیں اس کے لئے بات میں متوجہ ہو اور باقیات سے گریز کرے یا نہ کرے اس کا کیا میں اس کی تصدیق کروں۔ حضرت کعب نے فرمایا یا ابن ابی شیبہ تو میں نے کعب کہا ہے۔ اور ان بات میں گریز اور کفر ہے۔ تمہاری کیاں غلط نظر آتا ہے۔ پھر یہ آیت پڑھو قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے حساب ہے۔ امام ابوحنیفہ نے انھیں اور یحییٰ نے کعب لایمان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کوئی روایت صحیحہ نہیں ہے۔ امام ابن کثیر نے فرمایا کہ اس سے ایک دور اور ہر ایک فتنہ ہے جو یہ کہتا ہے جو آج ملحقہ و قریب اس کے اس دلیل و دلیل سے کہ سورہہ روز سے یہ ایک فتنہ ہے نہ اچھے نہ بُرے کا فتنہ فریق کرنے والے اور پھر بدل دے فرمایا اور فرمایا کہ کرنے والے کا دل کعب فرمایا۔ ایک اور فتنہ ایک اور دروازے سے نماز پڑھنے والے کو کہتا ہے کہ یہ ایک فتنہ ہے جو کعبہ کے دروازے سے بہتر ہے فرمایا یہ سورہہ نمل کی آیت ہے۔ ایک اور دروازے سے ایک فتنہ ہے کہ یہ ایک آدمی ہے جس کے

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نَافِلَتَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالُوا هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا مَا نَأَى الْأُقْبَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أَخْرَجْنَا مِنَ دِيَارِنَا وَأَبْنَاءَنَا فَلَمْ يَكُتِبْ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَكَّلُوا إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۖ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ۝ وَتَأَن لَّهُمْ نَبِيَّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلَكًا قَالُوا أَنَّى يَكُونُ لَهُ السُّلْطَانُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِنَ الْمَالِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝

”کیا تم نے دیکھا تم نے اس کو دو کوئی اسرائیل سے (جو) موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد ہوا جب کہا انہوں نے اپنے نبی سے کہ تم کو روکا جا رہے لئے ایک امیر کا لڑائی نہیں ہم اللہ کی راہ میں۔ تم نے کہا تمہیں ایسا ہو کہ فرض کر دیا جائے تم پر جہاد تو تم جہاد کر رہے وہ سب نے گئے کوئی وجہ انہیں اندر سے لئے کہ ہم جہاد نہ کریں اللہ کی راہ میں نہ لڑے ہم لڑنے کے لئے ہم اپنے گھراں سے اور اپنے عزیزوں سے۔ مگر جب فرض کر دیا ان پر جہاد تو منہ پھیر لیا انہوں نے بجز چند کے ان میں سے۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے ظالموں کو۔ اور کہا انہیں ان کے نبی نے یہے ملک اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے تمہارے لئے طاقت کو امیر۔ یہ کہ تم ہو سکتے ہے اس نے حکمت کا حق ہم پر جاننا ہم زیادہ حق دار ہیں حکمت کے اس سے اور انہیں دی گئی اسے فراوانی مال و دولت میں۔ نبی نے فرمایا یہ ملک اللہ تعالیٰ نے تمہیں لیا ہے اسے تمہارے مقابلہ میں اور زیادہ دی ہے کشاکش میں اور جس میں اور اللہ تعالیٰ مقرر کیا ہے یہاں تک جسے چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ دست والا سب کچھ جانتے والا ہے۔“

امام ابن جریر نے حضرت ربیع بن انس رحمہ اللہ سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے یہ سنا ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام پر وقت وصال آیا تو انہوں نے یوشع بن نون کو نبی اسرائیل پر طیفہ بنایا۔ حضرت یوشع علیہ السلام ان میں کتاب اللہ اور اپنے نبی کی سنت کو پڑھتے رہے پھر یوشع بن نون کا وصال ہوا تو انہوں نے ایک اور شخص کو طیفہ بنایا، وہ بھی اللہ کی کتاب اور اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام کی سنت کو قائم کئے رہے۔ پھر انہوں نے ایک اور کو طیفہ بنایا۔ پس وہ بھی اپنے

ماتیسوں کی سیرت پر چلنے رہے۔ پھر ایک اور شخص غلیظہ بنادیس انہوں نے جاہ اور انکار کیا۔ پھر انہوں نے تمام اسور کا انکار کیا۔ پھر انیس اور شخص غلیظہ بناتو انہوں نے تمام معاملات شریعت کا انکار کیا۔ پھر بنی اسرائیل اپنے آپکے نبی کے پاس آئے جب انہیں ان کے نفوس اور اصول میں تکلیف پہنچائی گئی تو انہوں نے عرض کی کہ اپنے رب سے سوال کرو کہ وہ ہم سے جنگ تو از سر نو کرے، اس نبی نے ان کو کہا اِنَّا لَنُحْيِيَنَّكَ حَيٰثُنَا وَاَنۡزِلُنَا عَلٰى صُلٰبٍ (الایہ) پس اللہ تعالیٰ نے جانوت کو پادشاہ بنا کر بھیجا۔ بنی اسرائیل میں دو قبیلے تھے ایک میں نبوت تھی اور ایک میں سیاست و ریاست اور طاقت نہ نبوت کے قبیلہ سے تھا اور نہ حکومتی قبیلہ سے تھے، جب اللہ نے انہیں بادشاہ بنا کر بھیجا تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا، انہوں نے کہا اِنَّا بِلٰكُنۡ لَعَنۡتُكَ عَلٰی سَآءِۃٍ تَوٰمِرَ اٰیۡاِنَا لَعَنۡتُكَ عَلٰی كَلِمَ (الایہ) (۱۰)

انہی میں جریر اور بنی امیہ رہے ان جریر کے خرفیق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس وقت قورات افغانی گئی اور اہل ایمان نکالے گئے اور جزاء دے گئے، اہل ایمان اور ان کے بیٹوں کو ان کے شہر داروں سے نکال دیا تو ان پر قانہ کو فرض کیا گیا اور یہ یہ وقت تھا جب ان کے پاس تابوت آیا، بنی اسرائیل کے دو قبیلے تھے ایک میں نبوت تھی اور دوسرے میں خلافت تھی، خلافت صرف غلاف والے قبیلہ میں ہوتی تھی اور نبوت، نبوت والے قبیلے کے ساتھ دھم تھی، پھر جب ان کے نبی نے انہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے طاقت کو بادشاہ بنا کر بھیجا ہے تو انہوں نے کہا حالات کو ہم پر حکومت کرنے کا کیسے حق ہے جب کہ ہم اس سے بادشاہی و حکومت کے زیادہ حق دار ہیں، یہ ہمارے دونوں قبیلوں سے تعلق نہیں رکھتے۔ تو نبی نے کہا اللہ نے اسے تم سے چاہا ہے۔ پس انہوں نے اس کی ریاست کو تسلیم کرنے سے انکار کیا حتیٰ کہ انہیں فرمایا طاقت کی بادشاہت کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس تابوت آئے گا جس میں تمہارے رب کی طرف تسلیت ہے، سوئی علیہ السلام نے جب تمہیں جس کو تو دولت گئیں پھر انہیں افغانی اور مکی کو جمع کیا پھر انہیں طاقت میں رکھا، علیحدہ نے وہ تابوت حصہ میں لے لیا اور مخالف قوم مار کا ایک کروا تھا جو ارمیا میں رہتا تھا۔ پھر فرشتے دو تابوت آسمان اور زمین کے درمیان افغانی کر لے آئے جب کہ وہ دیکھ رہے تھے حتیٰ کہ طاقت کے پاس اسے دکھا دیا۔ جب انہوں نے اسے دیکھا تو کہا ٹھیک ہے۔ پس انہوں نے اس کو تسلیم کر لیا اور اس کو اپنا بادشاہ بنا لیا اور افغانی نے کسام جب جنگ میں جاتے تو اس تابوت کو سامنے رکھتے اور کہتے ہیں کہ آم علیہ السلام اس تابوت، حجر اسود و عصا موسیٰ کے ساتھ جنت سے اترے تھے اور مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تابوت اور عصا موسیٰ بحیرہ مدیہ میں ہے، قیامت سے پہلے دونوں نکالے جائیں گے (۲)۔

انہی میں اتقی اور ابن جریر نے وہاب بن عبد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سوئی علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل میں حضرت یوشع بن نون خلیفہ بنے تھے و انہوں نے ان میں تورات اور اللہ کے احکام کو تم کئے حتیٰ کہ اللہ نے ان کی روح قبض کر لی، پھر کلاب بن یونس خلیفہ بنے۔ وہ ان میں تورات اور احکام الہی نافذ کرتے رہے حتیٰ کہ ان کا وصال ہو گیا۔ پھر حزقیل بن یوزی جو ان میں جوڑے وہ خلیفہ بنے، پھر وہ نے حزقیل کی بھی روح قبض کر لی، بنی اسرائیل میں جو سے علامات واقع ہونے

ماتھ جس مکان کا وہاں موت کے گھر سے گھر ہو گئے۔ اس نے حاوت اور غلام کو ان کی تلاش میں بھیجا۔ وہ دونوں شوش کے پاس گدھوں کے مقدس پچھلے سے آئے تو شوش نے حاوت سے کہا کہ اللہ نے تجھے نبی اور مکمل کا بار تادنا دیا ہے۔ حاوت نے کہا "تجھے حضرت شوش حید اعظم سے کہا ہوا ہے۔ فرمایا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ میرا قہید نبی اسرائیل کے آہل سے اپنی قبیلہ ہے؟ حضرت شوش علیہ السلام نے کہا میں نہیں مجھے معلوم ہے۔ حاوت نے پوچھا اس بھری بادشاہ کی تلاش کیا ہے؟ شوش نے کہا میں کی تلاش یہ ہے کہ تم لوٹ جاؤ تمہارے والد نے اپنے گھر سے پائے ہیں۔ شوش نے اس (حاوت) کو اللہ کی کاٹش لگائی۔ پھر شوش نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتًا مِّنْكُمْ اَلَمْ يَكُنْ لَّكُم مِّنْ شَيْءٍ لَّكُمُ الْفَصْلُ (الآیہ 16)

اور اس میں بربر نے حضرت عیساٰ علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ اِذَا قَالُوا اَتَيْنَاكَ نَبِيًّا سِوَا شُوشِیِّ (2)

اور عبدالرزاق نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد یوشع بن نون ہیں (3)۔

امام ابن ابی حاتم نے عمر ابن مرہ کے طریق سے ابو سعید سے روایت کیا ہے کہ نبی سے مراد شوشی بن حد بن العافر ہیں۔ امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت سعدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس کو نبی اور انکس ملاقات سے جنگ کرتے تھے اور لڑنے کا بادشاہ چوتھا۔ وہ نبی اسرائیل پر غالب آ گئے تھے اور انہوں نے ان پر ٹکس لگا کر کھاتھا اور ان سے انہوں نے تورات بھی لی تھی۔ خواہ اس شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے کہ کوئی نبی مبعوث فرما جس کی قیادت میں وہ جہاد کریں۔ سبط ثوت کے لوگ سب ہلاک ہو چکے تھے۔ صرف ایک عورت بچی تھی، نبی اسرائیل نے اسے پکار کر ایک فریاد کیا کہ میں نے یہ تورات یاد کر لی ہے۔ نبی نے اپنی عورت کو اس سے بیٹے کے بدلے دیا جس کا کیکو کہ نبی اسرائیل نے اس عورت کے بیٹے کی بہت خبر لی تھی۔ وہ عورت سے بچے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی رہی تھی، ایسی اس نے بچہ جنم دیا اور اس کا نام شوش رکھا۔

بچہ بڑا ہوا تو اس نے اسے تورات کی تعلیم کے لئے بیت المقدس میں داخل کر دیا اور ان کے علم میں سے ایک شخص نے اس کی کفالت کی، جب بچہ بالغ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے نبی بنا دیا، جبریل اس کے پاس آیا تو وہ شیخ کے بیٹوں میں سے ایک ہوا تھا اور شیخ کے ملاوہ کسی پراچھو نہیں رکھتا تھا۔ جیسا کہ بریل نے اسے شیخ کے گھر میں بلایا یا مثال۔ علامہ گھبرا کر اٹھا اور شیخ کے پاس چلا گیا اور کہا میں سے بچے سے آپ کو نے مجھے بلایا ہے؟ شیخ نے اسے "نہیں" کہنا پسند کیا، جس تمام نے اس کی آغوش میں پناہ لی۔ شیخ نے کہا ہے جیسے اللہ نے ہر قوم کو جو دینا چاہا، اس میں جبریل نے اسے دوسری مرتبہ آواز دی، مگر جبریل شیخ کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ نے مجھے بلایا ہے؟ شیخ نے کہا ہاں اور جبریل نے اسے دوسری مرتبہ جواب دیا۔

جب تیسری مرتبہ بلایا تو جبریل اس کے لئے گھر بنا دیا اور کہا کہ تم اپنی قوم کے پاس جاؤ اور اپنے رب کے پیغام کی تبلیغ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنی قوم میں نبی مبعوث کیا ہے، جب وہ اپنی قوم میں آئے تو انہوں نے اسے جھڑپا دیا اور کہا کہ تو نے جلدی کی ہے، ابھی تیرے لئے نبوت کا وقت نہیں ہوا تھا، لوگوں نے کہا کہ تم کو بچا ہے تو ہرے لئے ایک بادشاہ مبعوث کر دیا کی راجہائی میں ہم اللہ کے راست میں جہاد کریں۔ تیسری نبوت کی وہ لڑائی ہوئی، شوش نے انہیں قریب دھکیلا کہ تم پر قبضہ کر لیں

ابو عبید بن جریہ اور ابن جریہ نے حضرت عابد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے **وَأَمَّا لَيْلَةُ مُلْكِكَ مِنْ لَيْلِكَ** اس ارشاد میں حلف سے مراد بادشاہی ہے ۱۱۔ ابن ارحمہ نے وزب سے روایت کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا کیا طاقت تھی تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں ان کے پاس وہی نہیں آتی تھی۔

امام علی بن بشر نے ہلوتہ و نیک اور ابن عمرؓ نے جوہر و عقیل میں الصالح کن ابن عباسؓ اور یحییٰ بن ابی صالحؓ میں ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت کیا ہے کہ **أَمَّا مُلْكُ لَيْلِكَ فَكَانَ مَطْلَبٌ** بے گداز کیا ہے محمد بن یحییٰ بن جعفر میں اس مکرر کے متعلق خبر نہیں ہے **وَأَمَّا لَيْلَةُ لَيْلِكَ** میں نبی سے مراد اشراف ہیں۔ **فَكَانَ خَيْرَ جَنَاحٍ** دیکھا ہوا آگیا تھا یعنی عبادت نے ہمیں نکالا اور اس وقت عبادت کا مکرر جاہلوت تھا۔ نبیؐ اسرائیل کے کیا نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ ان کے لئے بادشاہی بھیجے۔

امام عبید بن حمید نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے **ثُمَّ خَلَّى بِأَلْفَيْ مِائَةٍ وَفَتْكَ** وہ تو سب سے نیرت تھا اور نہ سب حکومت سے تھا۔ اس لئے نبیؐ اسرائیل کے مکرر اور ان کے کہا ہم اس سے امارت کے مکرر یاد دہانی داریں۔

امام عبید بن حمید نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے طاقت کو بادشاہ بنایا اور دوا سے قبولیت سے تعلق رکھتا تھا جس میں تو نبوت تھی ورنہ ملک تھی اور نبیؐ اسرائیل میں دو قبیلے تھے۔ ایک میں نبوت تھی اور دوسرے میں ملک تھی۔ نبوت والا خاندان نبیؐ کی اولاد تھا اور ملک والا خاندان یسویہ کی اولاد تھا۔ جب کہ طاقت کو تھیں ان دونوں سے نہیں تھا وہ انہوں نے اس کا انکار کیا اور تعجب کیا انہوں نے کہا ہم پر اسے ملکیت کیسے حاصل ہوئی جب کہ اس کا تعلق نہ سب سے نبوت سے ہے اور نہ جماعت سے ہے۔

امام عبید بن حمید نے حضرت ابو عبیدہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبیؐ اسرائیل میں ایک شخص تھا جس کی راہ بیان تھیں ایک کی دوا تھی اور دوسری کی ادا و کف تھی، جس کی ادا و کف تھی اس پر یہ بات بڑی گراں گئی تھی کہ وہ پاک ہوئی اور مسجد کی طرف چل گئی تاکہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ راستہ میں اسے نبیؐ اسرائیل کا حکیم ملا، ان کے حکماء ان کے پاس کی تدبیر کرتے تھے حکیم نے پوچھا تو کہل جا رہی ہے؟ اس نے کہا مجھے ہر سے رب سے ایک وجہ عرض کرنی ہے حکیم نے دعا کی اسے اللہ اس کی حاجت پوری فرما، میں نے اسے قبول کو حکم دیا اور اسے اللہ کے نام پر آزاد کر دیا، نبیؐ اسرائیل اس طرح کرتے تھے کہ ایک بچہ جب بالغ ہو جا تو اسے علی مسجد کی طرف بھیجے وہاں کی خدمت کرتا۔ ایک رات قبول کو نہادوں گئی۔ نبیؐ وہ حکیم کے پاس آیا اور پوچھا کیا تو نے مجھے بلایا ہے؟ اس نے کہا نہیں جب دوسری رات ہوئی تو پھر قبول کو پکارا گیا، پھر وہ حکیم کے پاس آیا اور پوچھا کیا مجھے بلایا ہے؟ حکیم نے کہا حکم باندھا کہ نبوت کیسے تھی ہے۔ اس نے کہا تجھے پہلی رات نہادوں کی تھی؟ حکیم نے کہا ہاں اچھے بس رات بھی خواہی تھی؟ اس نے کہا ہاں۔ حکیم نے کہا اگر آج رات تجھے بلایا جائے تو یہ کہنا لیتا **وَسَعْدُ بَنُو الْوَحْفَرِ يَدُوكَ وَالْقَهْدِيُّ مِنْ بَنِي مَدْيَنَ** میں نے یہ کہنا کہ تو نبیؐ سے جنت۔

پس حضرت شمر بن کی طرف آئی تھی کہ وہ حکیم اس کے پاس آیا اور پوچھا کیا مجھے اس رات بلایا گیا ہے حضرت شمر علی

نے کہا باپ میری طرف دہی کی گئی ہے اس نے پوچھا کیا میرے لئے کچھ ذکر کیا گیا ہے؟ حضرت شوبل نے کہا تم مجھ سے یہ پوچھو۔ پھر میرے کہا ضرور تجھے میرے معاملہ کے متعلق کچھ بتایا ہے، یہی اس نے اتنا اصرار کیا کہ اس نے بتا دیا کہ مجھے یہ کہا گیا ہے کہ تیری جدت آج ہی ہے اور تیرے لینڈ میں تیرے بیٹے نے رحمت دی ہے، یہی وہ جو تیرے کرے گا وہ غلہ ثابت ہوگی اور وہ کوئی ظلم بروقت نہیں کرے گا مگر: سے شکست ہوگی حتیٰ کہ اس نے ایک لشکر بھیجا اور اس کے ساتھ توہرات بھی بھیجی، انہوں نے توہرات کے واسطے سے فتح طلب کی لیکن انہیں شکست ہوئی، پس توہرات لے لی گئی اور پھر پرتھو صاحب کہ وہ فہرست آگے لگا تھا وہ گرائونڈ میں ناگہان توڑ پھوٹ مچ گئی یا اس کی رات ٹہنی اور پھر مرثیہ اس وقت لوگوں نے اپنے نبی سے کہا کہ ہمارے لئے ایک ویر بناؤ اور وہی حضرت شوبل بن حوٹا بن قریظ۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُنْكَ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْبُتُّ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْبَلَكَةُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّكُم إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿١٠﴾

”اگر ایمان کے نبی نے کہا اس کی بادشاہی کی نشان دہی یہ ہے کہ آگے کا تمہارا ہے یا اس ایک صندوق اور میں تمہاری (کا سامان) ہو گا تمہارا ہے رب کی طرف سے اور (اس میں) ہوگی اور کی چیزیں ہوں گی جنہیں چھوڑ گئی ہے، اور موسیٰ اور ہارون، انھما لا میں گئے وہ صندوق کو فرشتے، بے شک اس میں جیسی نشانی ہے تمہارے لئے اگر تم ایمان دار ہو۔“

اس آیت میں اللہ نے فرمائی کہ نادیدہ بن زید بن جہت بن ابیہ کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے لکھ دیا کہ میں ان کے لئے مصحف لکھوں، مگر فرمایا میں تمہاری سوانح کے لئے ایک ہی نسخہ لکھوں، میں نے کہا میں تمہاری جس پر بیعت ہو چکا ہوں اس کو کھلو اور میں اس سے تمہارا اقرار آؤ جاؤ، اس کا فیصلہ میرے پاس لے آؤ، زید نے کہا یہ سید ہے۔ حضرت ابان بن سعید حمرانی نے کہا اللہ شہوت ہے کہ وہ دونوں معاملہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اللہ شہوت کی تصدیق کی تو میں نے یہ بتا کر دیا۔

امام سعید بن منصور اور عبد بن منذ نے حضرت عمرو بن دینار حمرانی سے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عمر جریر و انصار کے جو قتل ہو گئے دیکھ کر دو مصاحف (قرآن) لکھیں اور فرمایا جس لفظ میں تمہارا اختلاف ہو جائے اسے قریش کی لغت کے مطابق تصحیح مہاجرین نے کیا یہ لفظ شہوت ہے اور انصار نے کہا یہ العوبہ ہے، حضرت عثمان نے فرمایا مہاجرین کی لغت کے مطابق تصحیح اللہ شہوت۔ (۱۰)

امام ابن سعد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ، ابی داؤد، تہذیب، ابی حنبلہ، ابن ماجہ، ابن جریر اور بیہقی

امام بن علیان بن حسین اور ان کے بزرگ حضرت امام حسن علی بن علی رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے کہ مسکحہ
میں وہاں جس کی ایک صورت ہے اور اس کا نشان کے پیر سے ہی طریق پیر ہے (۱۱)۔

امام بن ابی حاتم اور بن مہر کے حضرت سعید بن مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ
ہی مجلس میں تھے آپ نے اس کی طیفی نم لکھی اور پھر لکھی۔ اس کی وجہ پھر بھی تو قمریہ یا بدو لوٹ ہیں جو
نہ کا ذکر کرتے ہیں (۱۲) لیکن ابی جہش جو آپ کے سامنے تھے۔ اس پر سلیتہ نزل ہوئی جس وقت قمریہ مرع
لکھائے گئے تھے۔ جب وہ قریب آئی تو کسی شخص نے لکھا بات کہی وہ اس وقت سے لکھی گئی۔

امام بن علیان بن حسین سعید بن مسعود ان بنی۔ بن ابی حاتم وریقی نے داخل میں حضرت امام رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے
قرآن میں اس مسکحہ اللہ کی طرف سے وہاں طرف ہے اس کا ایک پیر ہے جو لکھی کے پیر کے کی طرف ہے اس کے وہ
ہیں اور ابی کے دم کی طرف وہ ہے (۱۳)۔

محمد بن یحییٰ بن مسعود محمد بن حمید (روایتی بزرگ ابو) ملک بن ابی موسیٰ کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مسکحہ
میں سوئے کا ایک قلم ہے جس میں نیار کے دل دھوئے جاتے تھے۔ موی علیہ السلام نے اس میں تختیاں لکھی تھیں (۱۴)۔
امام عبدالرزاق، محمد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم نے حضرت وہب بن منہ ورحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ان
سے سید نے مصحفی پوچھا کیا تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہاں ہے جو کام کرتی ہے۔ پس جب ملک کی چیز
میں لکھ کر کرتے ہیں تو وہ ان کی مراد بتاتی ہے (۱۵)۔

امام ابی حاتم نے حضرت ابن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فیہ مسکحہ اللہ کی اس میں لکھی چیز سے اس
میں حاصل کرتے ہیں یعنی خود لکھتے ہیں (۱۶)۔
امام عبد الرزاق نے حضرت تروود رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ مسکحہ سے مراد وہ ہے (۱۷)۔

امام بن جریر اور ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے بوقتہ منشاؤک الیٰ موسیٰ
سے ابو موسیٰ علیہ السلام کا مصداق تھیں کے کچھ سے ہیں (۱۸)۔

امام کبیر، حمید بن منہور، محمد بن حمید، ابی حاتم نے حضرت ابیہ اصاع رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ یہ وہاں
چیزیں تھیں۔ موی علیہ السلام نے اس کا موی علیہ السلام کے پیر سے۔ وہ ان علیہ السلام کے پیر سے، تو اس کی دو تختیاں، من،
او کہہ موی کا کہہ۔ لا بالہ الا اللہ اعظم انکم یوم، سبحان للہ رب العالمین اسبح رب العرش الاعظم
واحمد للہ رب العالمین (۱۹)۔

امام احقر بن ہشام نے ائمہ اربعہ اور ان سے کرنے والی طرح سے حضرت ابو صالح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے روایت کیا ہے کہ بَیِّنَةُ فَنَاشِئُونَ اِلٰی مَوَاطِئِیْ سے مراد بچوں کے گلے ہوئی علیہ السلام کا عصا حضرت ہارون علیہ السلام کا عصا اور حضرت ہارون کی دو قبا جس میں قبائل کی علامتیں تھیں اور اس میں ایک سونے کا ٹھکانا تھا جس میں جنس کے من میں سے ایک صالح تھا، اس سے یعقوب علیہ السلام انظار کرتے تھے اور یکے دوسرے پر زبرد سے لی کے سر کی مثل تھی۔
 امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے **نَعْلَةُ الْفَلَكِ** فرماتے ہیں فرماتے اسے اٹھا کر لے آئے تھے کہ اس تاج کو فرشتوں نے حضرت طاہوت کے گھر میں رکھ دیا صبح کے وقت وہ ان کے گھر میں تھے (۱)۔
 امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ ایک سے مراد اعلیٰ است ہے۔

فَلَمَّا كَـفَلَ طَالُوتُ بِالنَّجُودِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِیْكُمْ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّیْ ۚ وَمَنْ لَمْ یَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّیْ إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ ۚ فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۚ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْیَوْمَ بِطَالُوتَ وَجُودِهِ ۚ قَالَ الَّذِينَ یَكْفُرُونَ أَتَمُّ مِمَّنْ مَّلَكُوا اللّٰهُ ۚ كَذَّبُوا بِآیَاتِ اللّٰهِ فَكَفُّوا عَنْهُ ۚ فَاَوْرَثَهُ ذَی الْقُرْبَىٰ ۚ

”پھر جب وہ اندھو طاہوت اپنی فوج کے ساتھ اس نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ آزمائے والا ہے تم میں ایک نہر سے جو اس نے پانی پی لیا اس سے وہ نہیں میرے ساتھیوں سے اور جس نے نہ پیا وہ یقیناً میرے ساتھیوں میں سے ہے مگر جس نے نہر میں ایک پلو اپنے ہاتھ سے، وہی سب نے پیا اس سے مگر چند آدمیوں نے ان سے (نہیں پیا) پھر حسبِ عبور کیا اسے طاہوت نے اور ان لوگوں نے جو ایمان لائے تھے اس کے ساتھ کہنے لگے کچھ طاہوت نہیں ہم میں آج صبح موت اور اس کے لشکر کا مقابلہ کرنے کی (حکمر) کہاں لوگوں نے جو ضعیف رکھے تھے کہ وہ ضرور طاہوت کرے والے ہیں اللہ سے کہ بارہا بھولی جاتیں غائب آتی ہیں بڑی رعایت پر اللہ کے ان سے اور اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔“

ادامان جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت سعدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں دو لوگ طاہوت کے ساتھ نکلے تو وہ اسی بزار سے اور طاہوت نے اپنی جنگجو تھا۔ پس جب وہ چلا تو اس کے سامنے ایک لشکر چلا تھا۔ پس اس کے ساتھیوں کے پاس صبح ہوئے تو مخالف فوجت کہاں تھا۔ پس جب وہ نکلے تو طاہوت نے اپنے ساتھیوں سے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں ایک نہر

کے ذریعے آزمائے والا ہے۔ پس جو اس سے بچے گا وہ مجھ سے نہیں ہوگا اور جو اس سے نہیں بچے گا وہ مجھ سے ہوگا۔ پس حالات کے ڈر کی وجہ سے بعض نے اس نہر سے لپٹ لیا، پس چار ہزار نے نہر کو عبور کیا اور چھتر ہزار وہاں ٹوٹ گئے، مگر جس نے اس نہر سے پیادہ پیاسا رہا اور جس نے نہر پر ایک چھوٹا سیڑ ہو گیا، جب حالات اور ایمان والوں نے نہر کو عبور کیا تو انہوں نے ہجرت کو دیکھا اور وہ بھی لوٹ آئے اور کہا ہمیں آج حالات اور اس کے فکرات متاثر کرنے کی طاقت نہیں ہے، ہمیں تین ہزار چھ سو اسی سے کچھ زاد لوٹ گئے اور اہل بدر کی تعداد کے برابر ہمیں سودی سے کچھ زاد کم طاقت میثاق (۱)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے **إِنَّ اللَّهَ يُنَالِكُم بِمَنْ يَشَاءُ** کہ اس اور شائد کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے اس کے ساتھ آزمائے والا ہے، پس جب وہ سیر پہنچے (یہ سیر اذن غی) اکثر لوگوں نے جانوروں کی طرح منہ لگا کر اس سے پیلا، پس اس پانی کے پینے کے بعد جو پیاس میں اضافہ ہوا اور جنہوں نے چلو بھر کر پیا تھا وہ سیر ہو گئے تھے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے **لَمَّا نَالُوا الْقَصْلَ طَلَبُوا** جب حالات جہاد کرنے کے لئے جاوٹ کی طرف چلے تو طاقت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے درمیان ایک نہر سے آزمائے والا ہے، اس نہر کا پانی میٹھا اور پاکیزہ تھا۔ پس ہر شخص نے اپنی خواہش کے مطابق پیلا۔ پس جس نے چھو بھر پیا اور اسیر کی طاقت کی وہ طاقت کی وجہ سے سیر ہو گیا اور جس نے زیادہ پیلا اور نافرمانی کی تو وہ سیر نہ ہوا۔ پھر جب نہر عبور کر گئے تو پانی پینے والوں نے کہا ہمیں آج حالات اور اس کے فکرات سے لڑنے کی طاقت نہیں۔ **قَالَ لَا تَزِلُّنِي يَهُودُ** سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے چھو بھر پیا تھا (۲)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نہر سے مراد فلسطین کی نہر ہے (۳)۔ امام عبد الرزاق نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ ہمارے ہیں اور میرے نہیں ہوتے اور مسلمان چلو بھر چلے ہیں اور وہ ان کے کافی ہوتے ہیں (۴)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اس چلو میں اتنی برکت ہوئی کہ انہوں نے خود بھی پیلا اور چھوڑوں کو بھی پلایا۔

امام سعید بن منصور نے حضرت عثمان بن عفان سے روایت کیا ہے انہوں نے جو خندق نصیب کے ضرر کے ساتھ چڑھا ہے (۵)۔ امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے **فَقِيلَ لَا تَضَعُكُمْ** سے مراد ہمیں سودی سے کچھ زاد اہل بدر کی تعداد کے مطابق تھے۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، بخاری، ابن جریر، ابن کثیر، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے دلائل میں حضرت ہزار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں کہتے تھے کہ صحابہ جہاد، طاقت کے ساتھ انہوں کی تعداد کے برابر تھے

جنہوں نے غیر کربلائیوں کے ساتھ غبارِ کربیا تھا اور قینِ سودی سے کچھ زائد دھوئیں نے اسے غبارِ کربا تھا (۱)۔

امام ابن حجر مبین نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ، "تو میں نے جیسا بتایا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کے دل میں صبا یا گرام کو اور یا تمام طالبات کے ساتھیوں کی تعداد کے برابر کو، جس دن ان کا حالات سے آگاہا سامنا ہوا تھا اور صبر یا گرام جیسے محبتیں سوز سے آگاہ ہوئے تھے" (2)۔

ابوہریرہؓ نے حضرت ابوموسیٰؓ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا ہے فرماتے ہیں: حالات سے ساقیوں کی تعداد چاروںٹ کے مقابلہ کے دن تین سو دس سے کم ہو جائے گی۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عبیدہؓ سے روایت کیا ہے کہ میں ان لوگوں کو دیکھا جو کہ کریم علیہ السلام کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے تھے ان کی تعداد سات کے ساتھ نہ کوئی اور کرنے والا ہے۔ ان کی تعداد تین سو تیرہ تھی۔

امام اعلیٰ بن بشر نے اپنے تلامذہ میں عمار بن عساکر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ وہ تین لاکھ تین ہزار تین سو تیرہ وفات ہوئے۔ جس قسم نے سہارے پالنے والے لیکن تین سو تیرہ نے نہ کیا۔ یہ تعداد بدر کے دن نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی تعداد کے برابر تھی۔ لیکن حالات نے ان کو لوٹا دیا اور تین سو تیرہ کو ساتھ لے کر چل پڑے۔ یہ مشویل نے حالات کی طرف ایک ذرا بھیگی اور کہا جس شخص کو یہ زور پوری آئے گی وہ اللہ کے لڑکوں سے جاوٹ کوٹیں کرے گا۔ حالات کے متبادی نے نرا دی کہ جو حالات کوٹیں کرے گا میں اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کروں گا اور میری نصف باز مای اور نصف مال اس کا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کام حضرت داؤد بن یثیم کے ہاتھوں تک پہنچایا۔ وہ خیر و نیک فرائض بن بیرون بن خیر و نیک کی اولاد سے تھا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے اَللّٰہُ یُعْطُوْنَ اَنْتُمْ مَعْلُوْمًا اَللّٰہُ فَرَمَاتے ہیں جنہوں نے اسے نبیوں کو اللہ کے لئے فروخت کیا تھا۔ رسول پر اسے نبیوں کو کھانا کر دیا تھا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ثور رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے، بعض مومنین دوسروں سے جنگ کی کوشش میں افضل ہوئے ہیں حالانکہ تمام مومن اوتے ہیں۔

وَلَمَّا رُزِيَ الْجَانُوتُ وَجُمُودُهُ قَالُوا هَٰذَا أَنفُسُنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَانْقَسَتْ
أَقْدَامُهُمْ وَانْصَرَفُوا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٦٠﴾ فَهَرَمَ مَوْعُهُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ ثُمَّ
قَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ وَاسْمُهُ اللَّهُ الْمَلِكُ وَالْحِكْمَةُ وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ
وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِن

وَأَنْتَ لَمَنِ الْيُسْرَىٰ سَوِيَّةٌ ﴿٥٠﴾

امام ابن جریر اور ابن ابی نجر نے صدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ط لوت کے ساتھ داؤد کے والد نے بھی غیر کو مجبور کیا تھا اور اس کے ساتھ حج ہونے لگے اور داؤد سے چھوٹ گئے۔ وہ ایک دن آئے تو کہا اے ابا جان! میں پہاڑوں کے دو میان گیا تو میں نے ایک شیر بیٹھا دیا، ایک بچہ میں اس پر سوار ہو گیا اور اس کے کانوں سے پکڑ لیا اس نے مجھے کچھ مگی نہ کہا پاپ نے کہا بیٹا! تمہیں مبارک ہو یہ خبر ہے جو اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہے پھر وہ ایک دن آیا تو کہا اے والد! کھڑے ہو پہاڑوں کے درمیان چلا ہوں اور تیغ کرتا ہوں تو تمام پہاڑ میرے ساتھ قلع کرتے ہیں، باپ نے کہا بیٹا! مبارک ہو یہ خبر ہے جو اللہ نے تجھے عطا فرمائی ہے۔ حضرت داؤد چر داہے تھے اور ان کا باپ اس کے پاس اور اس کے بھائیوں کے پاس کھانا لاتا تھا۔ پس اس وقت کے نبی کو ایک سینک دیا گیا جس میں جس تھا اور لوہے کا ایک لباس بھی دیا گیا وہ سینک اور زرہ خلوت کے پاس بھیجی اور کہا کہ تم براہ راستی جو حالات کو نقل کرے گا اس کے سر پر یہ سینک رکھا جائے، پس وہ اس سے تل لگائے گا تو تل اٹنے لگے گا اور وہ اس کے چیرے پر نہیں رہے گا، اس کے سر پر تاج کی طرح ہو گا اور اس زرہ میں داخل ہو گا تو وہ اسے پوری آئے گی۔ ط لوت نے نبی اسرائیل کو بلا کر تہرہ کیا۔ وہ کسی کو بھی زرہ پوری نہ آئی اور کسی کے سر سینک کا تل نہ ملا۔ جب وہ اس میں سے نورج ہوا تو خلوت نے داؤد کے باپ سے کہا۔ کیا تمہارا کوئی بیٹا باقی ہے جو تمہارے پاس نہیں آیا ہے؟ داؤد کے والد نے کہا۔ یہ میرا بیٹا داؤد باقی ہے، وہ تمہارے پاس کھانا لاتا ہے۔ جب داؤد خلوت کے پاس آیا، تھا اس نے دست پر تمنا چتر پائے جنہوں نے داؤد سے کہا کہ، اے داؤد! ہمیں اٹھالے ہمارے ساتھ تو جو خلوت کوئی کرے گا، داؤد نے وہ چتر اٹھا کر اپنے حیرے میں ڈال دیئے۔ خلوت نے کہ جو حالات کو نقل کرے گا میں اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کروں گا اور اپنی کسیت میں اس کا ختم نافذ کروں گا، جب داؤد آیا تو لوگوں نے اس کے سر پر وہ سینک دیا۔ پس اس کا تل اٹنے لگا حتیٰ کہ اس نے اس سے تل لگایا اور زرہ پہنی تو وہ بھی نہیں پوری آئی۔ وہ ایک مرتبہ بعض شخص تھاج بھی اس زرہ کو پہننا وہ اس میں حرکت کرتا یعنی وہ اس پہنکھلی ہوئی تھی۔ جب داؤد نے وہ پہنی تو وہ ان پر تنگ ہو کر آئی حتیٰ کہ نوٹ بھی گئی پھر داؤد جلالت کی طرف چلے۔

جلالت ایک گراغیل اور سخت فصاحت تھا۔ جب اس نے داؤد کو دیکھا تو اس کے دل پر دعب طاری ہو گیا اس نے کہا اے جو ان نوٹ کا مجھے تھہہ پر دم آ رہا ہے کہ میں تجھے قتل کروں؟ داؤد نے کہا نہیں بلکہ میں تجھے قتل کروں گا۔

حضرت داؤد نے چتر نکالا اور گا بھیج دیں رکھا۔ جب چتر اٹھا تو اس کا نام رکھا اور کہا یہ میرے باپ ابراہیم کے نام کے ساتھ دوسرا اٹھا تو کہا میرے باپ الحق کے نام کے ساتھ اور تیسرا اٹھا تو کہا یہ میرے باپ حضرت اسرائیل (علیہ السلام) کے نام کے ساتھ۔ پھر اس کا بھیج کر اٹھا یا تو وہ تین چتر ایک بن گئے۔ پھر پھر یہ کہ تو، جلالت کی آنکھوں میں لگا اس نے جلالت کے سر کا سورج کر دیا اور اسے قتل کر دیا وہ چتر بر و انسان کو قتل کرو چتا تھا جس کو بھی لگا تھا اور چتر مکر رہتا تھا حتیٰ کہ کوئی بھی اس کے سامنے نہ رہا، یہی ط لوت کے ساتھیوں نے جلالت اور اس کے مرہبوں کو شکست دی۔ داؤد نے جلالت کو قتل کر دیا پھر جلالت کے پاس وہ اس آیا تو اس نے داؤد کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا اور اسے اپنی ملکیت میں بھی شریک کر دیا۔ لوگ داؤد کی طرف میاں بن گئے اور اس سے محبت کرنے لگے۔

جب حالات نے یہ منظرہ دیکھ کر قبول نہیں کیا تو اسے حد کرنے لگا اور اسے قتل کرنا چاہا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو دس بائیس کا علم ہو گیا، حضرت داؤد نے اپنی آرام گاہ پر شراب کا مظاہرہ کر رکھا اور خود اپنے گئے۔ حالات آپ کی اس مکاری پر آج تو حضرت داؤد علیہ السلام جاگتے تھے۔ اس نے منجھکے کو زور سے مارا تو اسے پھاڑ دیا۔ اس سے شراب بہہ پڑی کہنے لگا اللہ داؤد پر رحم کرے وہ تنہی زیدہ شراب پیتا تھا پھر داؤد علیہ السلام اگلے رات طاہر کے گھر آئے تو وہ سویا ہوا تھا۔ آپ نے دوسرے اس کے سر ہانے پر پاؤں کی جانب رکھے اور دوسروں کے دائیں بائیں رکھے جب طاہر طاہر طاہر ہو گیا تو اس نے کہا کہ اور پھیلانا کیا کہنے لگا اللہ داؤد پر رحم کرے وہ مجھ سے بہتر ہے، میں اس پر غالب آیا تو اسے قتل کر رہا اور وہ مجھ پر غالب آیا تو اس نے مجھے قتل نہیں کیا۔ پھر وہ ایک دن سوار ہوا تو اس نے اسے ٹھٹھکی میں پھیل چلے ہوئے پایہ جب کہ طاہر گھوڑے پر سوار تھا۔ طاہر نے کہا میں آج داؤد کو قتل کروں گا اور داؤد بے بھار تھا تو اس کو پایا نہیں بے سہکا تھا۔ طاہر نے اس کے پیچھے گھوڑا دوڑایا، داؤد گھبرا کر دوسرے تیز روڑ اور غار میں داخل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے کھڑی کو کھڑا دیا تو اس نے غار کے منہ پر جالا بسا۔ یہاں جب طاہر غار کے کنارے پہنچا تو کھڑی کا جالا دیکھ کر کہنے لگا اگر وہ اس غار میں داخل ہوتا تو کھڑی کا جالا پھٹ چکا ہوتا۔ پس اس نے داؤد کو پیچ کر چھوڑ دیا۔ پھر طاہر نے قتل ہونے کے بعد داؤد کو بادشاہی ملی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے سر پر تاج نبوت بھی سجایا۔ اے شاہ فرماؤ **إِنَّمَا أَفْكُمُ النَّاسُ وَإِنَّمَا تَعْلَمُونَ**۔ حکمت سے مراد نبوت ہے، حضرت داؤد علیہ السلام کو **مُصَوِّرِينَ** نبوت اور طاہر کی بددعا ملی (۱۶)۔

ادام ابن ابیہ نے نقل سے لارائن مساکر نے حضرت کھول رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل کتاب کا خیال ہے کہ جب طاہر نے دیکھ کر کہ نبی اسرائیل داؤد کی طرف بھاگا کر رہے ہیں تو وہ حضرت داؤد علیہ السلام سے حد کرنے لگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس سے یہ حدیں بتلائی۔ دوسری اور طوط کو اپنی خطا معلوم ہو گئی اور وہ اس کی توبہ اور سوالی تلاش کرنے لگا۔ وہ ایک بوزی موت کے پاس آیا تو اس آدم کو بوزی قحی جس کے ساتھ وہ مانگی جاتی تھی، طاہر نے بوزی سے کہا میں نے غلطی کی ہے جس کا کنارہ حضرت السبع کے غار، مجھے وہی نہیں بتا سکتا، کیا تو میرے ساتھ ان کی قبر پر رہے گی، پھر قوطہ سے دعا مانگے کہ وہ انیس اور میں ان سے اپنی غلطی کا کنارہ پوچھوں؟ بوزی نے کہا ٹھیک ہے میں تیرے ساتھ چلوں گی۔ طاہر نے بوزی کے ساتھ حضرت السبع کی قبر پر پہنچا تو بوزی نے درگت نہ توڑی اور وہ مانگی، حضرت السبع علیہ السلام قبر سے اُتر آئے طاہر نے کنارہ پوچھا تو حضرت السبع علیہ السلام نے فرمایا تیری خطا کا کنارہ یہ ہے کہ تو اپنے غم اور اہل بیت کے ساتھ جہاد کر جس کی تم میں سے کوئی بھی نہیں نہ رہے۔ پھر حضرت السبع اپنی قبر میں تشریف لے گئے۔ طاہر نے حضرت السبع کے گھر پر عمل کیا حتیٰ کہ وہ بھی اور اس کے سب اہل بیت ہلاک ہو گئے۔ پھر اسرائیل حضرت داؤد پر جمع ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد پر حق نازل فرمائی اور اسے وہی نبی صنعت سکھائی اور بوسے کہ ان کے لئے زم کر، یا نیز اللہ تعالیٰ نے پیادوں اور پرندوں کو حکم دیا کہ جبہ داؤد صبح چڑھیں تو وہ بھی ان کے ساتھ صبح چڑھیں اور حضرت داؤد کو ایسی ضرورت آوارگی قحی کسی نہ ایسی کسی کو

مطابق کی گئی۔ جسی جب آپ زیور کی خدمت کرتے تو وہی آپ کے قریب آجاتے فی کس کی گزروں سے بکرا جاسکتا تھا اور آپ کی آواز کان لگا کر سنتے تھے اور شیطین نے حضرت امیر و رابطہ دونوں کے سوا آپ کی قولا کی اہناف پر جانے۔

وَنُؤَلِّدُكُمْ أَهْلَ الْإِسْلَامِ بِخُصْمَيْهِمُ الْيَهُودِ لِيَكْسِبَ الْإِسْلَامُ خُزْنًا لِّكُنْ أَهْلُهُ قَدْ تَضَمَّلَ عَلَى الْأَهْلِيَّةِ مِنْ تَوَلَّى الْيَهُودَ
مَقُولُوا مَا غَلِبَتْهَا أَيْ لَوْ أَنَّكُمْ لَوْنُ الْإِسْلَامِ لَوْنُ

امام تین جزیہ امین عمری نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ ایک صالح مسلمان کی نیکی کی وجہ سے اس کے سو چار دیکھوں سے مصیبت نوروں فرماتا ہے پھر نبی نے یہ آیت ذکر فرمائی ﴿وَنُؤَلِّدُكُمْ أَهْلَ الْإِسْلَامِ﴾ (۱۱) (احادیث فرمائی ۱۱)۔

امام ابن جریر نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایک مسلمان شخص کی نیکی کی وجہ سے اس کی اولاد اور اس کی اولاد اور اس کے گھر والوں اور اس کے گھر کے ارد گرد رہنے والوں کی خیر اور صلاح فرماتا ہے جب تک وہ ایک صالح شخص اس میں رہتا ہے یہ تمام لوگ اللہ کی نواہت میں ہوتے ہیں (۱۲)۔

امام ابن ابی عمیر اور طحطائی نے شعبہ الاذان میں حضرت لقن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ﴿وَنُؤَلِّدُكُمْ أَهْلَ الْإِسْلَامِ بِخُصْمَيْهِمُ الْيَهُودِ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ نمازیوں کی وجہ سے نماز اس سے مصائب دور فرماتا ہے سوچ کرنے والوں کی وجہ سے بچ نہ کرنے والوں سے اور ان کو دور کرتا ہے اور زکوٰۃ دینے والوں کی وجہ سے زکوٰۃ نہ دینے والوں سے مصائب دور کرتا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت جابر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے ﴿وَنُؤَلِّدُكُمْ أَهْلَ الْإِسْلَامِ﴾۔ ائمہ اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کی وجہ سے کاجروں کا دفاع نہ فرماتا اور خوش اخلاق لوگوں کی وجہ سے دوسروں کا دفاع نہ کرتے قرآن میں اپنے اہل کی ملاکت کی وجہ سے ماسدہ وہابی (۱۳)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے ﴿وَنُؤَلِّدُكُمْ أَهْلَ الْإِسْلَامِ﴾۔ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ مومن کو کافر کی وجہ سے آزمائش میں مبتلا کرتا ہے اور مومن کی وجہ سے کافر کو بھی محاف کرتا ہے۔

امام ابن جریر نے ربیع سے روایت کیا ہے لَقَسْنِيَتْهَا تَهْلُ یعنی جو زمین پر رہنے والے ہیں وہ ہلاک ہو جائیں گے (۱۴)۔ ام ابن جریر نے ابو مسلم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ اگر مسلمانوں کے ایک لوگ قریش تہوتے تو تم ہلاک ہو جاتے (۱۵)۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں اہل میں اور وہ چالیس مرد ہیں جب کوئی ایک فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ یہ اور کو بدل دیتا ہے ان کی وجہ سے بارش برکتی ہے اور ان کی وجہ سے زمینوں پر تلخ حاسن ہوتا ہے اہل تمام سے ان

کی۔ وجہ سے مذہب دور کیا جاتا ہے۔ ابن عباسؓ کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے کہ اہل زمین سے بل اور فرقہ کو چھوڑا جاتا ہے (۱)۔
الفاظ نے کرامات اسیام میں حضرت خلی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ تمہیں
ایمان سے مسائب کو ان سات مشہور آدمیوں کی وجہ سے دور فرماتا ہے جن میں۔ جتے ہیں۔

۱۔ مہجرائی نے اوسط میں حسن بندہ کے ساتھ حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے
نے فرمایا میں نے غلیس کی مثل چاہی تھی آدمیوں سے زمین خالی نہیں ہوتی۔ ان کی وجہ سے تمہیں بارش دی جاتی ہے اور ان کی
وجہ سے تمہارا دھوکا جاتی ہے۔ ان میں کوئی مرد ۳۰ ہے تو اللہ تعالیٰ اسی کی جگہ دوسرا مقرر فرماتا ہے (۲)۔

۲۔ اوسط اپنی نے الکلبہ میں حضرت ہارون بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا میری امت میں وصال نہیں ہے۔ ان کی وجہ سے زمین کاظم ہے۔ ان کی وجہ سے تمہیں بارش کی نعمت ملتی ہے اور ان کی
وجہ سے تمہارا دھوکا جاتی ہے (۳)۔

۳۔ امام احمد نے ابودین اور الخلال نے کرامات اولیاء میں صحیح سند کے ساتھ ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں
حضرت نوح علیہ السلام کے بعد بھی زمین سات فرار سے خالی نہیں رہی جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اہل زمین کا دفاع کرتا ہے۔
امام الخلال نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا بیٹھ چالیس آدمی ہوتے ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ زمین کی حفاظت فرماتا ہے۔ جب ان میں سے کوئی ایک فوت ہو
جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دوسرا مقرر فرماتا ہے۔ وہ چالیس افراد ساری زمین میں ہوتے ہیں۔

۴۔ امام مہجرائی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے
چالیس افراد ہوتے ہیں۔ ایسے ہیں جن کے دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل کی مثل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے اہل
زمین کا دفاع فرماتا ہے۔ ان کو وصال کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اس مقام کو نماز درود اور صدقہ کے ذریعے نہیں چاہا اور انہوں نے
پوچھا رسول اللہ انہوں نے یہ مقام کیسا پایا؟ فرمایا عداوت اور مسلمانوں کے ساتھ احتلام کا مظہر ہر کرنے کے ساتھ (۴)۔

۵۔ امام ابوالنعمان نے اعلیٰ میں ابودین صا کرتے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے تین سوا افراد ایسے ہیں جن کے دل آدم علیہ السلام کے دل کی مثل ہیں اور مخلوق میں
اللہ کے چالیس بندے ایسے ہیں جن کے دل نبی علیہ السلام کے دل کی مثل ہیں اور مخلوق میں اللہ کے سات افراد ایسے ہیں
جن کے دل ابراہیم علیہ السلام کے دل کی مثل ہیں اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے پانچ افراد ایسے ہیں جن کے دل جبریل علیہ
السلام کے دل کی مثل ہیں اور مخلوق میں اللہ کے تین بندے ایسے ہیں جن کے دل میکائیل کے دل کی مثل ہیں اور مخلوق میں
اللہ کا ایک بندہ ایسا ہے جس کا دل اسراہیل کے دل کی مثل ہے۔ جب ایک فوت ہو جاتا ہے تو تین میں سے ایک کو اس کی جگہ

۱۔ تاریخ دین و ملاحد، جلد ۱، صفحہ 289، مطبوعہ دار الفکر، رت ۲۔ مجمع فوائد، جلد ۱۰، صفحہ 48 (18674) مطبوعہ دار الفکر بیروت

۳۔ مجمع فوائد، جلد ۱۰، صفحہ 181 (10390) مطبوعہ دار الفکر، رت ۴۔ مجمع فوائد، جلد ۱۰، صفحہ 181 (10390) مطبوعہ دار الفکر، رت

۳۔ ایضاً جلد ۱۰، صفحہ 145 (18673) مطبوعہ دار الفکر، رت

مقرر فرماتا ہے، وجہ تیس میرے کوئی فوت ہو جائے تو چاہی میں سے ایک دوس کی جگہ متحرک فرماتا ہے، وجہ چارٹی میں سے کوئی فوت ہو جائے تو چاہی میں سے ایک کو اس کی جگہ متحرک فرماتا ہے، وجہ سات میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے تو چاہی میں سے ایک کو اس کی جگہ متحرک فرماتا ہے، وجہ تین سو میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے تو تمام لوگوں میں سے ایک کو اس کی جگہ متحرک فرماتا ہے۔ ان کی وجہ سے حیات اور موت واقع ہوتی ہے، ان کی وجہ سے بارش ہوتی ہے، فصلیں اگتی ہیں اور مصائب اور آفات آتی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے پوچھا گیا ان کی وجہ سے کیسے حیات اور موت ہوتی ہے؟ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا یہ قول اللہ تعالیٰ ہے است کہ زادہ ہونے کا سوال کرتے ہیں تو وہ زیادہ کر دیئے جاتے ہیں، اور ظلم اور جابر لوگوں کے لئے بدو جاتے ہیں تو ان کی گزریں توڑ دی جاتی ہیں، اور بارش طلب کرتے ہیں تو بارش ہوتی ہے، اور سوال کرتے ہیں تو زمین سزا دہانگنی ہے، اور دوا کرتے ہیں تو ان کی دعا سے مصائب دور ہوتے ہیں (۱)۔

امام طبرانی اور ابن عساکر نے حضرت کوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل شام کو یہ اجماع نہ کہہ دے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ان میں ابدال ہیں جن کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور ان کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جاتا ہے (۲)۔

امام انس بن مالک نے اپنی تاریخ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے فرماتے ہیں زمین اپنے تئیں افراسے کبھی نہ دیکھ کر تیری گزریں کی شکل میں ظلیں اٹھ کر اٹھتی ہیں، ان کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے، ان کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جاتا ہے اور ان کی وجہ سے تم پر بارش برساتی جاتی ہے۔

امام ابن عساکر نے قزوین سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں زمین چاہی افراسے کبھی غلام نہیں ہوتی، جن کی وجہ سے لوگوں کی مدد کی جاتی ہے، اور معاونت و نصرت ہوتی ہے اور ان کی وجہ سے لوگوں کو رزق دیا جاتا ہے۔ جب ان میں سے کوئی ایک فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ایک اور متعین فرماتا ہے مالک کی قسم میں امید کرتا ہوں کہ ان میں سے ہیں (۳)۔

امام عبد الرحمن بن زراق نے انصعب بن اور ابن ابی ریحہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ستر زمین پر ہمیشہ رت یا اس سے زیادہ مسلمان رہے ہیں، اگر موت ہو تو زمین اور اس کے رہنے والے ہلاک ہو جاتے۔ امام ابن جریر نے شریحہ حوشب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں زمین پر ہمیشہ چروا افراسے رہتے ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان زمین کو دفاع کرتا ہے اور ان کی وجہ سے زمین کی برکات نکلتی ہے، اس لئے حضرت ابراہیم کے زمانہ کے کدو کو دوا کیلئے تھے۔

امام احمد بن حنبل نے ابی جہل اور الکفیل نے کرامات اولیاء میں حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں زمین لوگوں کو عاید اسلام کے بعد ایسے سات افراسے کبھی غلام نہیں ہوتی جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس زمین کا دافع فرماتا ہے۔

امام احمد نے الزبجہ میں حضرت کعب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نوح علیہ السلام کے بعد زمین پر ہمیشہ چودہ افراد رہے ہیں جن کی وجہ سے خلافت کی عداوت کو دور کرتا ہے۔

امام بخاری نے کربلا سے روایت کیا ہے کہ نوح علیہ السلام کے بعد بارہ یا اس سے زیادہ افراد سے زمین کبھی خالی نہیں ہوتی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ زمین کا دفاع کرتا ہے۔ بخاری نے فضائل مکہ میں حجاز سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں زمین پر سات یا اس سے زیادہ مسلمان رہے ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو زمین و اس کے رہنے والے ہلاک ہو جاتے۔ امام ازہری نے تاریخ مکہ میں حضرت زبیر بن محمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سات یا دس افراد یا ان سے زیادہ ہمیشہ ہوتے ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو زمین اور اس پر رہنے والے ہلاک ہو جاتے۔

امام ابن جریر نے ابوالزبجہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل بیت میں جو شہم ہیں ان کی وجہ سے ہمیں پناہ ملتی ہے اور ان کی وجہ سے ہمیں رزق و بارگاہ ہے۔ جب ان میں سے کوئی شخص مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا تعین فرماتا ہے۔

امام بخاری نے کربلا سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابراہیم الخلیل رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کوئی ایسا دیوتا اور شہر نہیں ہے جس میں ایسا شخص نہ ہو جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس دیہات اور شہر والوں کا دفاع کرتا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے کتاب الدیارات میں حضرت ابوالزبجہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب مسئلہ نبوت ختم ہوا جب کہ انبیاء زمین کے اوپر تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی جگہ امت محمدیہ علیہ السلام سے چاہی اور عقیقہ بنے جس کو اب اس کہا جاتا ہے ان میں سے کوئی شخص وصال نہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ایک اور شخص فرماتا ہے جو اس کی جگہ بناتا ہے۔ وہ زمین کے اوپر ہیں ان میں سے تمہارا دلی ابراہیم علیہ السلام۔ کے یقین کی شکل میں، تمہیں یہ نسبت نماز اور روزے کی کثرت کی وجہ سے نہیں ملے بلکہ تقویٰ کی سچائی، حسن نیت، اسلامی تقویٰ اور تمام مسلمانوں کے ساتھ اخلاص کی وجہ سے ملے گی۔

امام بخاری نے مسند اور ابن ماجہ نے حضرت معاذ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ہر فرشتہ جتنے ہیں اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنے کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ نظام الہی پر قائم رہے گا۔ انہیں رسوا کرنے والا اور حق تلف کرنے والا کچھ نقصان نہیں پہنچے گا حتیٰ کہ اگر الہی (قیامت) آج سے لگا دو اور لوگوں پر غلبہ ہو جائے (۱)۔

امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا۔ انہیں رسوا کرنے والا کوئی نقصان نہیں دے گا حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے گی اور وہ اللہ کے بندہ سے اس دولت میں ہوں گے (۲)۔

امام بخاری اور مسلم نے سفیر بن شعبہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ

۱۔ صحیح مسلم جلد ۱ ص ۱۳۵ (۱۰۳) مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

۲۔ سنن ابن ماجہ جلد ۱ ص ۳۰ (۱۰) مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

میری امت میں سے ایک قوم ہمیشہ قوموں پر غالب رہے گی حتیٰ کہ قیامت تو تم ہو جائے گی جب کہ وہ غالب ہوں گے (۱)۔
 امام ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کا ایک
 خاندان امرائے عالم ہو گا۔ ہے کہ مخالفت کرنے والا اسے کچھ نقصان نہ پہنچائے گا (2)۔

امام حاکم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت
 ایک طغیان قیامت تک آپ پر قائم رہے گا (3)۔

امام مسلم اور حاکم نے حضرت جابر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ
 دین ہمیشہ قائم رہے گا۔ اس پر قیامت تک مسلمان جہاد کرتے رہیں گے (عالم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے) (4)۔
 امام ابو داؤد اور حاکم نے عمران بن حصین سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کا ایک مرد
 ہمیشہ قیامت تک رہے گا اور اپنے مخالفین پر غالب رہے گا حتیٰ کہ ان کا آخری (دست) مسج و جہاں۔ ہے لڑے گا (حاکم نے اس
 حدیث کو صحیح کہا ہے) (5)۔

امام ترمذی اور ابن ماجہ نے معاویہ بن قریظ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
 میری امت کا ایک مرد ہمیشہ غالب رہے گا۔ مانا و دوسرا کرنے والا کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے گی
 اس حدیث کو ترمذی نے صحیح کہا ہے (6)۔

امام ابن جریر اور حکیم ترمذی نے نوادر لیسوی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ
 ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دین میں ہمیشہ اپنے پیروں کا بار بھگائے جس سے اپنی تابعداری کے کام لے گا (7)۔
 امام مسلم نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا
 ہے کہ میری امت کا ایک خاندان امرائے عالم کی خاطر جہاد کرتا رہے گا اور دشمن پر غالب رہے گا۔ کچھ مخالفت کرنے والا کچھ نقصان
 نہ پہنچائے گا حتیٰ کہ قیامت آجائے گی اور وہ لوگ اسی حالت میں ہوں گے (8)۔

امام مسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اہل
 مغرب ہمیشہ قیامت پر غالب (قائم) رہیں گے حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے گی (9)۔

امام ابو داؤد اور حاکم نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر سال کے آغاز پر اس
 امت کیلئے ایسے شخص پیدا کرے گا جسے اس امت کیلئے اس کے بعد میں کی تجدید پڑتا ہے (عالم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے) (10)۔

1- مجمع سلطانیہ، ج 13، صفحہ 51 (1021)
 2- سنن ابن ماجہ، ج 1، صفحہ 28 (1)

3- مسند کے جامع، ج 4، صفحہ 485 (8399)، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت
 4- ایضاً، ج 4، صفحہ 496 (8388)

5- مسند کے جامع، ج 2، صفحہ 81 (2887)
 6- جامع ترمذی، ج 2، صفحہ 9-10 (2192)

7- مجمع سلطانیہ، ج 13، صفحہ 53 (1924)، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت
 8- مسند کے جامع، ج 4، صفحہ 587 (3592)

9- ایضاً (1925)
 10- مسند کے جامع، ج 4، صفحہ 587 (3592)

امام حاکم نے مناقب شافعی رحمہ اللہ میں حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب رسول کا آغاز تھا تو اللہ تعالیٰ نے عمر بن عبد العاصؓ پر گناہ دے دیے اس امت پر احسان فرمایا۔

امام بیہقی نے الم غل میں اور الخلیب نے ابوبکر علم روزی رحمہ اللہ کے مرقی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں امام احمد بن حنبل نے فرمایا جب اللہ سے کوئی مسئلہ پر چھو جاتا ہے جسے میں نہیں جانتا تو میں امام شافعی کے قول پر جاتا ہوں کیونکہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر سو سال کے آغاز پر ایک ایسا شخص مقرر فرماتا ہے جو لوگوں کو سن سکھاتا ہے اور نبی کریم ﷺ سے جھوٹ کو دور کرتا ہے اور ہم سمجھتے ہیں سو سال کے آغاز پر عمر بن عبد العاصؓ آئے اور دو سو سال کے آغاز پر امام شافعی آئے۔

امام تھامس نے حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دصال کے بعد ہر سو سال میں ایک عالم پیدا ہوتا ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے دین کو تقویت دیتا ہے اور میرے نزدیک بخیر کن آدم ان میں سے ہے۔

امام حاکم نے مناقب شافعی میں حضرت ابو النویذ حسان بن محمد القعیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل علم میں سے ایک بزرگ کو ابو احسان بن سرتج سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اسے کاظمی مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے مومنین پر عمر بن عبد العاصؓ کے ذریعے سو سال کے آغاز پر احسان فرمایا انہوں نے ہر سنت کو غالب کیا اور ہر بدعت کو مٹایا اور اللہ تعالیٰ نے دو سو سال کے آغاز پر امام شافعی کے ذریعے احسان فرمایا حتیٰ کہ سنت کو ظاہر فرمایا اور بدعت کو مٹایا اور انہیں سو سال کے آغاز پر تیرہ سہ ذریعے مومنین پر رحم فرمایا حتیٰ کہ تو نے ہر سنت کو طاقت دی اور بدعت کو کٹھور کر دیا۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِّنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ
بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ ۚ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيْتَ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ
الْقُدُسِ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَفْتَكَلُ الَّذِينَ هُمْ بَعْدَهُمْ لَمِ بَعْدَ مَا
جَاءَهُمُ الْبَيْتُ وَلَكِنْ ائْتَلَفُوا فِيهِ مِمَّنْ آمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ
وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَفْتَكَلُوا وَلَكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ

”یہ سب رسول اکرم نے فضیلت دی ہے (ان میں سے) بعض کو بعض پر ان میں سے کسی سے کلام فرمایا اللہ نے اور بلند کیے ان میں سے بعض کے درجے اور میں ہم نے عیسیٰؑ پر زندہ مریمؑ کو کھلی کتابیں اور مدد فرمائی ہم نے ان کی پاکیزہ روح سے اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ تو نہ لاتے (بھگتے) وہ لوگ جو ان (رسولوں) کے پیچھے آئے بعد اس کے کہ انہیں ان کے پاس کھلی کتابیں لیکن انہوں نے اختلاف کیا ان میں سے کوئی ایمان پر ثابت رہا اور ان میں سے کوئی کافر ہو گیا اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ تو نہ لاتے (بھگتے) لیکن اللہ تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔“

ماہر ان انجلی عاتم نے حضرت قادراً رحمہ اللہ سے فَقَالُوا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ کے تحت روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو طیل عینا۔ موسیٰ مدیہ اسلام سے کام فرمائی، یسعی علیہ السلام کو آدم علیہ السلام کی شکل بنایا، جنہیں اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا فرمایا پھر فرمایا وہ جانو وہ ہو گئی۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے ہندے، اور کاکہ اور اس کی روح ہیں۔ ادا علیہ السلام کو زبور صحافروں نے، حضرت سلیمان کو انکی بادشاہی پیشی۔ ان کے بعد انکی کے لئے انکی بادشاہی مناسب نہیں اور محمد علیہ السلام کو ربیعہ و درناخ حضرت اونی مسوکی مانی کا مژدہ ملنا۔

امام آدم بن ابی ایمن، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور سیبکی نے فاسامہ والہیات میں حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔ **وَمِنْهُمْ قَوْمٌ كَلَّمُوا اللَّهَ وَرَفَعُوا صَوْتَهُمْ حَتَّى جَسَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي الْأُصْغَارِ**۔ ترجمہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اسلام سے کلام فرمایا اور وہ سچے لڑکوں کو کلام کیا۔ (۱)۔

اہم و ان اہل عالم نے حضرت عامرؓ کو دعا فرمائی کہ وہ روایت کیا ہے کہ مرقعہ مصحفیہم دس جلدوں سے مراد امر بن عثمانؓ ہیں۔ انہی نسخوں نے مسیح بنی النجہ رمن درج بن ختم کے سلسلے سے روایت کیا ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ سے کوئی بھی شخص نہیں ہے۔ وہ اور ابیہ خلیل الرحمن پر بھی کوئی شخص نہیں ہے۔

ابو امین محمدؒ اور حاکم نے حضرت امین عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، پھر نے ہیں کیا تم قیوم کرتے ہو؟ حضرت
حضرت ابو امین کے لئے ہے۔ کلام سوزی علی السلام کے لئے ہے اور وہ عراقی محمد بن یونس کے لئے ہے۔

امام شہید ابن جریر نے حضرت تہود رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے اس سے ملے کہ نبی کریم ﷺ سے مراد من بعد موسیٰ و عیسیٰ ہے (۲)۔

قائم رہیں عساکر نے دیکھ کر پہچانی کہ وہ مسند سے اہل حق ہیں۔ وہاں سے کیا ہے فرماتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا اور ان کے پاس ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور معاویہؓ بھی تھے، اچانک حضرت علیؓ میں میں اللہ عزوجل عرف لائے، نبی کریم ﷺ نے حضرت سے فرمایا کیا تو حضرت علیؓ سے محبت کرتا ہے؟ حضرت معاویہؓ نے کہا ہاں۔ فرمایا تمہارے برسران تمہارا عہد (رہنمائی) ہو۔ حضرت معاویہؓ نے یہ جو پیادہ سواروں اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا اللہ کا حضور کسی کی رضا، حضرت معاویہؓ نے کہا ہم اللہ کو تمہارا عہد رضا پر رضی ہیں۔ اس وقت یہ آیت ہزل ہوئی وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَفْتَنَّاكُمَا لَهَا خِلًا لِأَنْ يَفْعَلَ اللَّهُ مَا يَشَاءُ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا مَاءَ رُقُوقِكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمْ يَوْمٌ لَا

يَبْتَغِيهِ فِيهِ وَلَا حُلَّةَ وَلَا شَفَاعَةَ وَالْكَافِرُونَ هُمْ الظَّالِمُونَ ﴿٥٠﴾

اے ایمان داد! خرچ کرو اس (مال) سے جو تم نے دیا ہے تم کو اس سے پہلے کو آجائے و درن، جس میں بنو

اکبری نہیں ہے؟ عرض کیا دو تہ فرما یا بحر بن عثمان (۱)۔

امام باقری نے شعب الانبار میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیہ انکری پڑھی دوسری نماز تک محفوظ رہے گا اور اس پر کاغذت نبی یا صدیق یا شہید کرنا ہے (۲)۔

امام العلیق بعد ازیں نے اپنی حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جو تھے پورا آن کی کون سی (آیت) عظیم تر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں! فرمایا اِنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَقُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيطُوْنَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَهُوَ يُجِلُّنَّهَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ۔ (3)

امام طبرانی نے حسن سند سے ساتھ حضرت الحسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیہ انکری پڑھی وہ اگلی نماز تک اللہ کے دہرہ میں رہے گا (4)۔

امام ابی الحسن محمد بن احمد بن شمعون الانطاکی نے اپنی کتاب میں اور ابن انبار نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور شہادت کی کہ میرے گھر میں برکت نہیں ہے فرمایا تو آیہ انکری سے غافل ہے کہ آیت انکری جس کھانے اور سامان پر پڑھی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ اس کھانے اور سامان میں برکت پیدا فرماتا ہے۔

امام دہلوی نے حضرت اشعث بن عبد اللہ الانطاکی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی کتاب میں کون سی آیت عظیم تر ہے؟ فرمایا آیہ انکری ۚ اَلْحَقُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيطُوْنَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَهُوَ يُجِلُّنَّهَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ پھر پوچھا اللہ کی کتاب میں کون سی آیت آپ پسند کرتے ہیں کہ آپ کی امت اسے پالے؟ فرمایا سورہ بقرہ کی آخری آیت کہ لا اله الا الله کے عرش کے نیچے کے عرشانہ رحمت سے ہے اور زیادہ آخرت کی ہر بھائی پر مستحسن ہے۔

امام ابن انبار نے ابن سعد اوس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہر فرض نماز کے بعد آیہ انکری پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے شکر کرنے والوں کا دل، صدقہ حق کے املاں، نبیوں کا وہاب عطا فرمائے گا اور اس پر رحمت کے مارتھ اپنا دنیاں پہنچا دے گا اور اسے جنت سے کوئی چیز مانگ نہیں ہے مگر یہ کہ وہ وصال کرتے کا تو جنت میں داخل ہو جائے گا۔

امام باقری نے شعب الانبار میں امام محمد بن اسود بن اسلم بن العباس بن ابی یونس بن جابر سے روایت کیا ہے

1. مستدرک، ج ۳، صفحہ 221، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، بیروت۔ 2. شعب الانبار، ج ۱، صفحہ 59، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

4. تخریج، ج 3، صفحہ 273 (273318)

3. تاریخ بغداد، ج ۱، صفحہ 346

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو ہر نماز کے بعد اُتے اُن کی چڑھے گا اُس کے لئے اور داخلِ جنت کے درمیان سوائے موت کے کچھ نہ ہوگا اگر اُس کا وصال ہوگا تو جنت میں داخل ہوگا (۱)۔

[illegible]

امام ابو نعیم، ابن العریض، محمد بن نصر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں سورہ بقرہ کی آیت اِنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ نے تعلیم آسمان پیدا کیا ہے، اندر زمین نور، نہشت اور روزگ۔

امام سعید بن منصور، ابن الطبریس اور یحییٰ بن احمد و اخفاءات میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: "مکری سے؟" حاتم ازہمیں سعید بن اور بھائی میں سے کوئی چیز غلط نہیں ہے (3)۔

امام ابو سعید نے فضائل میں، دارمی، طبرانی، ابونعیم (درماک المصنوع) اور بیہقی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مائتہ ہزار ایک انسان باہر نکلا تو اسے ایک جن ملا اور اس نے کہا کیا تو مجھ سے کشتی کرے گا، اگر تو مجھے بچھاؤ دے گا تو میں تجھے ایک ایسی آیت سکھادوں گا کہ جب تو اسے اپنے گھر میں داخل ہونے کے وقت پڑھے گا تو شیطان اس گھر میں داخل نہ ہوگا، پس کشتی میں انسان نے اسے بچھاؤ دیا، جن نے کہا وہ آیت آیہ انکسرت ہے۔ اس کو جو بھی گھر میں داخل ہونے کے وقت پڑھتا ہے اس کے گھر سے شیطان گدھے کی طرح گونا گونا گونے نکل جاتا ہے۔ حضرت ابن مسعود سے باجوہ کہ کیا وہ شخص سلامت مرتے تھے؟ ابن مسعود نے فرمایا وہ مرتی ہو سکتے ہیں۔

اور اٹھائی گئے اپنے غواہ کی حاضرت الہی معہ ورنہی اللہ عز و جل سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے قتل بخشے۔ تو فرمایا آپ انکریں چڑھو۔ اللہ تعالیٰ شیعہ، یحییٰ اولاد و غیرہ کے لیے حفاظت کرے گا جس کی حد تک یہ روکو و نہ کرواں گی کبھی حفاظت نہ کرے گا۔

اور میں مراد یہ، شیرازی (۱) القاب میں نا اور البرونہ نے فخر نس میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک دن انہوں کی طرف بھاگے تو ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی بات بتائیں جس کے ذریعے اللہ توئی مجھے عطا فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آجے اگر کسی پر صبر اللہ تعالیٰ تیری اور میری دونوں حفاظت فرمائے گا۔ تیرے گھر کی، دیر تیرے، گھر کے اور اگر اُسے چھوڑ دیں گی حفاظت فرمائے گا۔

۱۰۔ مسلمانانِ مجرب و پیر شیرازی نے انقلاب میں اور انہرودی نے فلسفہ کی میں حضرت ابن عربیؒ کی روشنی کیا ہے کہ

1- شعبه ایوان میرزا صفی 455: مله بن ادرآفتاب المصلح - 22 مله بن سعید بن شعور دهلهی: صفی 55

3- أيضا جاز في 1955 1427

رات ٹھیک گزرتی تھی کہ مہر آجے انگریز تھیں سرحد پر چلا جائیں اور عشاء کی نماز کے بعد کی دو رکعتوں میں اور توروں میں اور ہسٹر پر سونے کے وقت چلا جائیں۔

ابو ہریرہؓ نے عبد اللہ بن ربیع سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل بیت کو فرمایا ہے ابو اسد و قرآن میں کون سی آیت عظیم ہے؟ انہوں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بھتر جانتے ہیں۔ فرمایا اے ابو اسد رکون سی آیت اللہ میں عظیم ہے؟ انہوں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بھتر جانتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے اہل بیت رکون سی آیت اللہ کی کتاب میں عظیم ہے؟ انہوں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بھتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْغَنِيَّ الْغَنِيُّ فَاَنْتُمْ اَلْبَرَرُ آپ ﷺ نے عبد اللہ بن ربیع کے سپرد یہ بات فرمادی کہ ابو اسد رات کو حجے یہ علم مبارک ہو۔ امام حسن و زہدین نے اپنی سند میں حضرت حنف بن ابی الیاس کے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابو زرہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ؟ اللہ تعالیٰ نے آپ پر کون سی آیت عظیم نازل فرمائی؟ فرمایا اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْغَنِيَّ الْغَنِيُّ مَرَّتَیْ کہ آخر تک پڑھا جائے۔

امام حسن اہل اللہ نے اس کا یہ اصرار طبعاً نہیں کیا، بلکہ یہی لہجہ و لہجہ تھا، حاکم، ابو یوسف اور یحییٰ نے دلائل میں حضرت سجاد بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صعدہ کی کجگویی میں میرے سپرد رکھی، میں نے انہیں ایک کمرے میں کھانا کھائیں ان میں بیرونہ میں کچھ کو دیکھا تھا، میں نے اس کی حکایت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں کی تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ شیطان کا ٹھکانہ ہے قرآن کی تلاوت کرو۔ میں رات کو اس کی تلاوت کرنے لگا۔ جب رات کا کچھ وقت گزر گیا تو شیطان ہاتھی کی شکل میں آیا۔ جب دروازہ پر پہنچا تو دروازے کی دروازے سے کسی دوسری شکل میں داخل ہوا، کچھ دہریوں کے قریب جا کر انہیں کھانا دے گا۔ میں نے اپنے کپڑے اور کسے لے کر یہ چاہا اَشْفَعْنَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مَخْذًا عَيْنًا وَ رَسُولًا (اور پھر کہا) اے اللہ کے دشمن تو صعدہ کی کجگویی پر لپکا ہے، میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا دوسرے لوگ تجھ سے زیادہ اس کے مستحق ہیں۔ میں تجھے پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے جاؤں گا اور آپ تجھے رسوا کریں گے۔ پس شیطان نے حضرت سجاد سے بھارت آنے کا وعدہ کیا فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں صبح گیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا میرے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے کہا اس نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ میں وہاں نہیں آؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ پھر آئے گا تم اس کی تلاوت کرو۔ میں دوسری رات اس کی تلاوت میں بیٹھ گیا۔ اس نے پہلے کی طرح کیا اور میں نے بھی اس سے ساتھ پہلے کی طرح کیا۔ پھر میں نے وعدہ کیا کہ میں وہاں نہیں آؤں گا میں نے اس کو پھر چھوڑ دیا۔ پھر جب میں صبح رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے رات کا سارا ماجرا عرض کیا، آپ ﷺ نے فرمایا وہ پھر آئے گا اس کی تلاوت کرو، میں تیسری رات اس کی تلاوت میں بیٹھ گیا وہ اپنے معمول کے مطابق آیا تو میں نے بھی اسے پہلے کی طرح گرفتار کر لیا میں نے کہا اے اللہ کے دشمن تو نے پہلے دو مرتبہ وہاں نہ آنے کا وعدہ کیا اور اب یہ تیسری تیسری بار ہے، شیطان نے کہا میں عیالدار ہوں میں میرے اس نصیبی سے آ جاؤں، دیگر اس کے سوا کچھ میرا تو تو میں تیرے پاس نہ آ جاؤں میرا ہمارے اس شہر میں

رہے تھے حتیٰ کہ تبارانی سموت ہو گیا۔ مگر جب اس پر یہ آیات ہازل ہوئیں تو ہمیں ہلکا کر نصیحتیں میں ڈال دیا۔ وہ دو آیات جس مگر میں پڑیں جاتی ہیں اس میں تین دن تک شیطن داخل نہیں ہوتا۔ اگر آج تو مجھے چھوڑ دے تو میں تجھے دو آیات بتا دوں۔ میں نے کہا تمہیک ہے تو بتا۔ اس نے کہا یہ آیہ بالکری اور سورہ البقرہ کی آخری آیت یعنی اَلَّذِیْ یُنَادِیْ بِنَادِیْ اَنْتَ اَوَّلُ الْاٰیۃِ مِنْ رَّبِّہِ وَالْاَوَّلِیُّنَ کُلٌّ اَمْرٌ بِاللّٰہِ وَعَلٰیکَیْمٌ وَتُسَلِّمُ وَتُسَلِّمُ لَا تُقْرِیْ بَقٰی اَمْرٍ مِنْ رَّبِّہِمْ وَتَقَالُ اَسْبَحْتَ اَوْ اَطْلَعْتَ اَمْ لَمْ تَطْلُعْ اَمْ لَمْ تَطْلُعْ اَمْ لَمْ تَطْلُعْ اَمْ لَمْ تَطْلُعْ (285) میں نے اسے چھوڑ دیا مگر میں صبح رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور تمام واقعہ عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا غیبت سے کچھ کہہ ہے حالانکہ ہے بڑا جھوٹا۔ حضرت سجاد فرماتے ہیں میں مہران دولوں آیات کو پڑھتا تھا تو کوئی نقصان نہیں دیکھتا تھا۔

امام طبرانی نے السنۃ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اَنْتَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سے مراد یہ ہے کہ اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے باقی تمام جہوئے معبودوں کی مخلوق ہیں وہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نفع۔ وہ دراز کے مالک ہیں نہ حیات کے اور نہ قیامت کے دن انھانے کے مالک ہیں۔ اَلْاٰخِرُ اَوَّلُ وَزَلَّوْا ہے جس پر موت طاری نہ ہوگی۔ اَلْقٰیوْمُ ہمیشہ قائم ہے، لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ اَوْ نَوْمٌ اس کو اونگھ نہیں آتی۔ وَوَلَا یَمُوتُ اَلہُ تَعَالٰی السَّمٰوٰتِ وَتَعَالٰی الْاَرْضِ عَنْ قَا اَلَّذِیْ یُشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ، یعنی اس کی اجازت کے بغیر کون مافرشتہ ہے جو شرف کرے۔ یہ اس نرشار کو مانند ہے۔ وَلَا یَلْمِظُوْنَ اِلَّا لِنَاسٍ اَمَّا لَکُمُ الْاَنْفِیَۃُ (الانبیاء: 28) یُنْفِثُہُمْ غَابِیٰتٌ اَیُّوْمُہُمْ اس سے مراد آسمان و زمین کی درمیان کے مخلوق ہے۔ وَفَاَصْحَابُہُمْ اس سے مراد وہ ہے کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے۔ وَلَا یَلْمِظُوْنَ اِلَّا لِنَاسٍ اَمَّا لَکُمُ الْاَنْفِیَۃُ، یعنی اپنے غم میں جس پر انھیں اطلاع دیتا ہے وہی کچھ جانتا ہے۔ وَیَصِفُ کَرِہِیۃَ السَّمٰوٰتِ وَتَعَالٰی الْاَرْضِ، یعنی اس کی کرسی ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں سے بڑی ہے۔ وَلَا یَلْمِظُوْنَ اِلَّا لِنَاسٍ اَمَّا لَکُمُ الْاَنْفِیَۃُ، آسمانوں اور زمینوں میں سے کوئی چیز فوت نہیں ہوتی۔ وَہُوَ اَنْخِلَیۃُ الْعِلْمِ اَمَّا لَکُمُ الْاَنْفِیَۃُ، اس سے کوئی اعلیٰ، اقصیٰ، اعز، اعلیٰ اور اکرم نہیں ہے۔

امام ابو الشیخ نے بھٹکے میں حضرت ابو رزہ یزید بن عبد السامی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب آپ ﷺ فرمودہ تہک سے واپس تشریف مائے نبوی فرارہ کاوند آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! رب کریم سے دعا فرما کہ میں پر ہوش برساؤں اور اپنے رب کے حضور طاری سفارش فرمائیں، آپ کا رب آپ کی سفارش قبول فرمائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم پر فحش ہے میں اپنے رب کی بارگاہ میں سفارش کروں، کون ہے جو میرے رب کی بارگاہ میں سفارش کرے، اس کی شان یہ ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْعَظِیْمُ، وَیَصِفُ کَرِہِیۃَ السَّمٰوٰتِ وَتَعَالٰی الْاَرْضِ یہ زمین و آسمان اس کی عظمت و جلال کی وجہ سے اس طرح چرچہ کر رہے ہیں جیسے ناکاہ و کراہ ہے۔

امام ابن ابی الدنیر نے مکایہ العیون میں اور محمد بن نصر طبرانی اور ابو حمزہ نے والائل میں حضرت ابواسید الساعدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے باغ کی کھجوریں کاٹ کر ایک کمرے میں رکھ لیں۔ ایک شیطان ان کے بس کمرے میں آتا، کھجوریں چوڑی کرنا اور انہیں خراب بھی کر دیتا۔ حضرت ابواسید رحمہ اللہ نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں شکایت

جس نے اللہ عزوجل میں مخلوق کو پڑا دیا۔ رات اور دن کا حتی کہ اس میں اللہ لا یزالہ الخلوۃ وغیرہ۔ انہم بدلتے نہ تھے۔ اس میں رات ہے وہ فجر بھی حال میں بھی وہی نور ہے نہ رات ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ انکس مجھے عرض لے لیے اسلے اللہ سے دعا کرتی ہے کہ وہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو مطلق نہیں بنائی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ رشتہ دنیا میں لے لی کوئی رشتہ لیکن نہیں مگر اس میں میں آپ ام کرتی نہ رہی ہوں۔

اس طرح نبی نے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں میرے ایک چھوٹے سے گھر میں ٹھہرتا تھا جس میں ایک کدو دروازہ پر رکھا ہوا تھا میں نے اس کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نقل اس گھر سے میں ایک نبی بنائے گا۔ اے ابویوب! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویوب سے فرمایا کہ میں تم سے ایک نبی بنائے گا جس سے اللہ کا حبیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میں کی شکل اختیار کرگئی اور کہنے لگی مجھے چھوڑ دے میں تجھے اللہ کا واسطہ رائج ہوں میں پھر بھی نہیں آؤں گی۔ حضرت ابویوب فرماتے ہیں میں نے اسے چھوڑ دیا اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نہ رہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اس آدمی سے کیا کیا؟ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پورا قصہ عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ چھوٹی ہے۔ اور پھر آئی اس کی اور جب آئے تو تم اسے کہی کہ ابویوب! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آؤں گی میں نے یہ بات سنی تو اسے لگی میں تجھے اللہ کا واسطہ دیتی ہوں آپ مجھے اس مرتبہ چھوڑ دیں مگر پھر میں اس کی کتاب سے بے نیاز رہی۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پہنچا کر فرمایا۔ میرے ساتھ پہنچا تو میں مرتبہ ہوا۔ شرمی مرتبہ اس پر میری کہ ابویوب میں تجھے ایک چیز سنائی ہوں اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اس گھر میں داخل نہیں ہوا۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے اس نے کہا یہ مکتبی اس کو شیطان شتاب گل جاتا ہے۔ میں نے اس عمل کا رد کیا کہ یہ شیطان ہے نہ کہ ابویوب نے فرمایا اس نے کیا کہا ہے تو چپ رہے ابویوب چھوٹی (۱)۔

ابویوب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے ایک حبیب کو پڑا۔ اس نے مجھے کہا مجھے چھوڑ دے۔ میں تجھے ایک چیز بتاؤں گی کہ جب تو کہے گا تو ہم میں سے کوئی چیز تجھے قصداً نہیں پہچانے گی۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ میں نے کہا یہ اگر کسی اللہ لا یزالہ الخلوۃ الفی القیوۃ۔ میں نے اس کا رد کیا کہ یہ شیطان ہے نہ کہ ابویوب نے فرمایا اس نے کیا کہا ہے جب کہ وہ ہے چھوٹی (۲)۔

ابویوب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے کوئی چیز مجھے زیور دینی تھا۔ میں نے اس کی شکایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی اور میں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھنے آیا۔ ابویوب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ایک چیز اس حلق سے پہنچاؤں گی۔ میں نے پوچھا اس کا کہنا صحابہ علیہم السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسے پکڑا تو مجھ پر جونی عازری و اظہار کرنے لگی اور مجھے کہا کہ میں پھر بھی نہیں نکھر آؤں گی۔ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو چھ تیرے قیدی تھے کیا کیا؟ میں نے رات کو چھرا اٹھوڑا کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا دو چھرا
اٹھ کر آئے کیا۔ میرے ساتھ تین چھرا اس سے یہ حاملہ ۱۱۰ ہر مہینہ میں نے اسے نکلیا اور کہا کہ میں تجھے نہیں چھوڑوں گا
مگر تجھے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے جاؤں گا۔ اس نے مجھے واسطے دینے شروع کر دیے اور انتہائی ہوشیاری کرنے
لگی اور کہا میں تجھے ایک انگلی بینی تاروں کی جب قوت کو دے دوں گا تو کوئی جن اور کوئی چور تمہارے قریب نہیں آئے گا تو
آپ انہی چھرا میں سے اس کو چھوڑا، پھر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا حیرے قیدی نے کیا
کیا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے مجھے واسطہ دیا اور قسم دی اور انتہائی عاجزی کا اظہار کیا حتیٰ کہ میں نے اسے
چھوڑ دیا۔ اس نے مجھے ایک چوٹ کھائی ہے کہ میں اب اسے کیوں گا تو کوئی جن اور چور میرے قریب نہیں آئے گا۔ آپ
ﷺ نے فرمایا اس نے کچھ کہہ کر چھرا ہوت چھوڑا۔

اس بڑی دھن اندھ میں سنائی، اس مردود اور ابراہیم نے داخل میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فطرت کے کسی حفاظت پر مقرر فرمایا، میں قید آئے والا یا اور اس سے بڑھ کر
ہاں میں نے اسے چھرا کیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے جاؤں گا، اس نے کہہ مجھے چھرا دینے میں تمہاری
ہون اور میں لاؤں، میں اب تو چھرا ہوں، حضرت ابوبکر نے فرماتے ہیں اس نے اسے چھوڑ دیا، مگر رسول اللہ ﷺ نے
نے مجھے فرمایا کہ اب تو تیرے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے شہید ہوت اور
میرا دل ۵۰ ذریعہ تو مجھے اس پر رحم کیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہارا دعا ہے اور وہ پھر
آئے گا۔ مجھے یقین آویا کہ وہ آئے گا، میں اس کی تلازمین میں نہ آیا اور کہنے سے چھوڑنے لگا میں نے اسے چھرا کیا
اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے جاؤں گا۔ اس نے پھر کہ میں محتاج ہوں اور عیال دار ہوں، پھر کبھی نہیں
آؤں گا ان مجھے چھوڑ دیں۔ مجھے رحم کیا تو میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ مگر کوئی تو پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھ کر
کے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے حاجت کی تکلیف کی اور عیال دار کی کا ذکر کیا تو میں نے اس پر
دھمکرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے تجھ سے جسوت نکال دیا اور وہ میرا کہہ میں تیسری رات بھی
اسے نہ نکال سکا۔ آج یا بعد میں چھوڑنے لگا۔ میں نے اسے چھرا کیا اور کہا میں تجھے پھر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے
جاؤں گا۔ تیسری مرتبہ ہے تو جتنا ہے میں پھر نہیں آؤں گا اور پھر آج بھی پاتا ہے اس نے کہا اب مجھے چھوڑا دے، میں تجھے
یہی حکمت بتاؤں جن کے چھوڑنے سے انہ تجھے نفع دے گا۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہیں؟ اس نے کہا اب تو میرے پاس تو یہ
نہیں ہے کہ وہ ان کے لئے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْکَ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْکَ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْکَ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْکَ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ
یَسْتَغْفِرُکَ وَ اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْکَ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْکَ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْکَ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْکَ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْکَ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْکَ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْکَ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْکَ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ

تیرے قریب نہیں آئے گا حتیٰ کہ کبھی نہ ہو جائے گی۔ نبی کریم ﷺ اپنے لئے فرما دیا اس نے یہ بات سچی کہی ہے جس سے براہِ جمہور (۱)۔
 امام بخاری نے روایت کی میں حضرت برید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اے سے لئے خوراک پر ہی تھی لیکن
 اس میں (۲) نہایت نقصان ہو رہا تھا۔ میں اس کو چھپا دینا تو ایک جیب دیکھی۔ میں اس پر چھپنے اور اسے چھپا دینا
 نے کہا میں تجھے نہیں چھپاؤں گا حتیٰ کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے جاؤں گا۔ میں نے کہا میں ایک صورت
 ہوں جس کے بہت سے بچے ہیں۔ آج مجھے چھپونے سے بھرپور کھانا آؤں گی۔ اور دوسری اور تیسری صورت تھی اور کہتے تھے آج
 مجھے چھپاؤں گے۔ میں تجھے ایک ایسی چیز دکھاؤں گی جب تو وہ چھپاؤ تو یہ سامان کے قریب ہر میں سے کوئی بھی نہیں آ
 سکے گا۔ جب تو ہوسٹے ہونے کے لئے جاے تو اپنے پر اور اپنے مال پر کیے لگے گی۔ میں نے اس ذکر کے متعلق رسول
 اللہ ﷺ سے پوچھا تو فرمایا یہ بات اس نے سچی کہی ہے لیکن ہے بہت بھولی (۳)۔

امام سعید بن منصور (۴) ام ہانظلی نے الشعب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ
 نے فرمایا اور وہ فقرہ میں ایسا آیت ہے نہ قرآنی آیت نہ سرور ہے۔ وہ جس گھر میں پڑھی جاتی ہے اس سے شیطان نکل جاتا
 ہے۔ اور وہ آیت آیہ انکری ہے (۵)۔

امام ابی داؤد اور ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس
 نے صبح (محمد الحسین) اللہ انحصار تک پڑھی اور یہ انکری پڑھی وہ شام تک ان آیتوں سے محفوظ رہے گا اور جو شام
 کے وقت یہ آیت پڑھے گا وہ صبح تک محفوظ رہے گا (۶)۔

امام بخاری نے تاریخ میں اور ابن ابی شیبہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے
 فرمایا مجھے ایسا انکری عرش کے نیچے سے مل گیا ہے۔

۱۔ ابن ابی اللہ ناسک وکایہ وکایہ میں ابو ہریرہ نے نبول میں حضرت حسن سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے
 فرمایا۔ میرے پاس جبریل آیا اور کہا کہ ایک بن آپ سے مدد کرے گا۔ پس آپ جب مستحضر ہوئے تو آیہ انکری پڑھ لیں۔
 ۲۔ ابن ابی اللہ ناسک نے وکایہ وکایہ میں ابو شیبہ نے اظہر میں ابن اسحاق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ سننا بہت
 اہم بات اپنے بائیں طرف مجھے تو اس میں آپ نے آواز سنی، آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ ایک بزرگ نے کہا میں تو سال کا سراسر
 ہے۔ پس میں نے اس کو دیکھا کہ اسٹون کے چھلوں سے وہ لہو لہو رہا تھا۔ اس لئے یہ حال اور حضرت زید نے کہ ٹھیک
 ہے۔ پھر زید نے بہت سے پوچھا کیا تم ہمیں نہ کہتے کہ کون سی چیز ہمیں تم سے چھانکتی ہے؟ اس نے کہا آیہ انکری۔

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الوکایہ، جلد ۱، صفحہ ۱۰۰، حدیث ۱۰۰۰۰

۲۔ تاریخ بغداد، جلد ۱، صفحہ ۱۱۰، حدیث ۱۱۰۰۰

۳۔ مسند ابن ماجہ، جلد ۱، صفحہ ۲۵۵، حدیث ۲۵۵۰

۴۔ مسند ابی داؤد، جلد ۱، صفحہ ۲۵۵، حدیث ۲۵۵۰

یہ روایت کوئی ہے اور یہ ایسا ہے جسے امیر تھے فرمایا کہ تمہاری تورات انجیل اور پورا قرآن لایا اللہ انہما فی السورۃ النبیۃ۔ سے عظیم آپہ نازل فرمایا۔

۱۰۔ ایں لفظ میں نے حضرت کسین رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص کا بھائی فوت ہو گیا تو اس نے اپنے بھائی کو
 فرما دیا کہ: اے اللہ! میں نے سوچا کہ کون سا عمل بہتر ہے؟ فوت شدہ بھائی نے کہا قرآن۔ پھر پوچھا قرآن کی کون سی
 آیت؟ تو اس نے کہا آیہ اَلْکُرْسِیٰ اِنَّہٗ لَا یَاۡلُہٗوَ اِلَّا ہُوَ اَلْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔ پھر پوچھا تم ہمارے لئے کس چیز کی امید رکھتے ہو؟
 فرمایا میں تم کو کہتے ہوں کہ تم جانتے نہیں ہو اور تم جانتے نہیں ہو! ازل میں نہیں کرتے۔

انہی ان ائمہ نے حضرت خذرا رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو شخص بستر پر آئیہ اٹھ کر پڑھتا ہے ان کے پروردگار نے مقرر کئے جاتے ہیں جو تک اہل کائنات کو دے رہے ہیں۔

۱۔ ابن ابی حاتم، ابو اسحاق نے اہل کفر میں ماہرین سرودہ اور القیام نے الخیارہ میں حضرت اوزن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ بنی اسرائیل نے کہا اے موسیٰ کیا آپ کا رب سوتا ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اللہ سے ڈرو اللہ تعالیٰ نے بنی مایہ اسلام سے کہا اے موسیٰ انہوں نے تجھ سے پوچھا ہے کہ کیا تمہارا رب سوتا ہے؟ آپ اپنے اقوال میں بدشعشے لیں اور رات کو انھیں وہی علیہ السلام نے ایسا ہی کیا۔ جب رات کا تیسرا حصہ گزر گیا تو موسیٰ علیہ السلام اٹھ کھڑے ہوئے۔ پچھلویں پر گھرنے لگے۔ پھر آپ اٹھے بنی اسرائیل کو کھارہ بنی حتی کہ جب رات کا آخری وقت قضا ہو گیا آپ اٹھ کھڑے ہوئے آپ کے ہاتھ سے وہ دونوں شیشے نکلے اور ٹوٹ گئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے بنی اسرائیل تم سر سوتاؤ آسمان اور زمین کو جاتے اور ہلاک ہو جاتے جس طرح آپ کے ہاتھ میں شیشے ہلاک ہو گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو ہرگز پڑھنے کی آہستی مائل فرمائی۔

اس پر صحت طاری نہ ہوگی، لفظ غفور نیز چیز کا نام ہے اور میر تقی کا مگر ان کتاب سے روزی و دعا سے اور حفاظت کرتا ہے (۱)۔

ابن عمرؓ: ہم نے اپنی مائیں، المین جرح اور بھیجی ہے! اس واسطے سے حضرت کا پدر محمد اللہ سے روایت کیا ہے کہ جرح کرتے ہیں اللہ نہ کا کہ انھیں علیٰ کُلّی فیہ و لہذا بہر حیرت کا ان سے (2)۔

امام ابن ابی حاتم اور اس کے راویوں نے روایت کیا ہے کہ **الْقُتُوبُ** کو مسیحی یہ ہے کہ وہ انکی زوات ہے جس کو زوال نہیں ہے۔
امام ابن ابی حاتم نے امام حنفی میں حضرت قتادہ اور مرسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں **أَنَّ الْقُتُوبَ** وہ زوات جس پر اوست
طاریک نہیں ہوتا **الْقُتُوبُ** وہ زوات جس کا کالی جنر نہیں ہے۔

۱۔ ام آدم بن ابی ایوب۔ جس پر یہ ابن ابی مرقم اور اشعثی نے اعلیٰ اور سفلی نے اسکا روایت کیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے **لَا تَأْخُذُ فَيْسُؤُكَ وَلَا تَوَمَّرُ** فرماتے ہیں کہ تم سے مراد آنکھ ہے اور تَوَمَّرُ سے مراد نیب ہے (۱۷)۔

کری میں اس طرح ہے جیسے حرمی زمین میں (انگوٹھی کا) عقد اور عرش میں کری کا مقام اس طرح ہے جیسے محرم میں عقد (۱)۔
 امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت سعدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آسمان اور زمینیں کری کے
 جوف میں ہیں اور کری عرش کے سامنے ہے (۲)۔

امام ابن اُمید اور ابو الشیخ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے عرش کی یاد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے؟ فرمایا یہ وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے لائق) کری پر نازل فرمائے گا اور کری سے اس طرح
 جرحہ اس کی آواز آئے گی جیسے نئے کھوسے سے ننگی کُن وجہ سے آواز آتی ہے اور وہ کری آسمان اور زمین جتنی وسیع ہے۔

امام ابن جریر نے الضحاک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت الحسن فرماتے تھے وکری عرش ہے (۳)۔
 امام بیہقی نے طحاوی والصفیات میں سعدی کے طریق سے ابو مالک سے اور حضرت ابو صالح عمن ابن عباس میں حمزہ
 اُمدانی عمن ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ کے طریق سے روایت کیا ہے کہ الْقُدُورُ سے مراد قائم کرنے والا ہے
 اور السَّعۃ سے مراد نیند ہے جو چرے پر پڑتی ہے اور انسان کو گھٹنے لگ جاتا ہے۔ مَا بَيْنَ اَنْبِيَاؤِهِمْ سے مراد دنیا ہے
 اور وَمَا خَلَقَكُمْ سے مراد آفرین ہے۔ وَلَا يَخْلُقُكَ وَشَىءٌ وَلَاحِقٌ بِكَ مَعْنَى وہ اس کے ضم سے کہ لٹس جائے مگر وہ جو اس نے
 نہیں خود سکھایا وَاَوْسَعُ الْاَسْوَاطِ وَالْاَنْفُسِ سائر آسمان اور زمین کری کے پیر میں ہیں اور کری عرش کے سامنے
 ہے اور کری قدموں کی جگہ ہے وَلَا يَبُوءُكَ مَعْنَى اس پر بوجھل نہیں ہے۔

امام عیسیٰ بن عید اور ابو الشیخ نے اظہر میں اور بیہقی نے حضرت ابو مالک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے وَاسِعَةٌ مَعْنَى
 الْاَسْوَاطِ وَالْاَنْفُسِ فرماتے ہیں وہ چنانچہ جو ساتوں زمین کے نیچے ہے اور معجائے خلق اس کے کناروں پر ہے اور اس پر
 چار درختے مقرر ہیں ان میں سے ہر ایک کے چار چرے ہیں ایک انسان کا چار، ایک شیر کا چار، ایک بیل کا چار اور ایک
 گدھا کا چار، وہ سب اس چنانچہ پر کھڑے ہیں اور زمینوں اور آسمانوں کا احاطہ کئے ہوئے ہیں اور ان فرشتوں کے سر کری کے
 نیچے ہیں اور کری عرش کے نیچے ہے اور اللہ تعالیٰ عرش پر اپنی کری رکھے ہوئے ہے امام بیہقی فرماتے ہیں یہ دو کرسیوں کی
 طرف اشارہ ہے ایک عرش کے نیچے ہے اور دوسری عرش پر رکھی ہوئی ہے۔

امام ابن جریر و ابن القطر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وَلَا يَبُوءُكَ وَجْهًا
 یعنی اس کی مخالفت اس پر بوجھل نہیں ہے (۴)۔

امام الحسن نے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت تابع بن الازرقی رحمہ اللہ نے
 ان سے وَلَا يَبُوءُكَ وَجْهًا کے متعلق پوچھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس کا صحیح ہے لَا يَبُوءُكَ (یعنی اس پر
 بوجھل نہیں ہے) حضرت تابع رحمہ اللہ نے پوچھا عرب یہ معنی جانتے ہیں یا بال کیا تو نے شاعر کا یہ قول نہیں سنا۔

۱۔ منہج ابن مسعود، جلد ۳، صفحہ ۵۵۲، الطبرانی معجم صغیر، جلد ۱، صفحہ ۱۵۵۔

۲۔ تفسیر طبری، زیر آیت ۲، جلد ۳، صفحہ ۱۵۵۔

۳۔ تفسیر طبری، زیر آیت ۲، جلد ۳، صفحہ ۱۵۵۔

۴۔ ایضاً

اپنے دین سے انھیں سمجھتے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی نعت صاف فرمائی ہے، ہم ان کو اسلام کے قبول کرنے پر مجبور کریں گے۔ اس پر لا اظہار فی القین کا ارشاد نازل ہوا۔ جس جب نبی تفسیر کی جہاد اعلیٰ کا فیصلہ ہوا تو انہوں نے اسلام قبول نہ کیا وہ یہود کے ساتھ چلے گئے اور جنہوں نے اسلام قبول کر لیا وہ باقی رہے (۱)۔

امام سعید بن منصور، محمد بن حنفیہ، ابن جریر، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انصار کے کچھ لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں روزہ پنا تھا اور وہ ان کے دین پر قائم تھے۔ مگر جب اسلام آیا تو ان کے گھروالوں نے انہیں اسلام قبول کرنے پر مجبور کر کے کارادہ کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی (2)۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن المنذر نے ایک دوسرے طریق سے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں تفسیر نے اوس کے کئی مردوں کو روزہ پنا تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تفسیر کی جہاد اعلیٰ کا حکم فرمایا تو اوس میں سے جو ان کے رضائی بیٹے تھے فہم نے ان کے کہا ہم بھی ان کے ساتھ جائیں گے اور ان کا دین اختیار کریں گے۔ ان کے گھروالوں نے انہیں منع کیا اور اسلام پر انہیں مجبور کیا وہ ان کے حلقوں پر یہ آیت نازل ہوئی (3)۔

امام ابن جریر نے اسمن سے روایت کیا ہے۔ انصار کے کچھ لوگوں نے نبی تفسیر میں، روزہ پنا تھا۔ جب نبی تفسیر کو جہاد اعلیٰ کا حکم فرمایا تو انصار نے اپنے ان لوگوں کو اپنے دین (دین اسلام) کے قبول کرنے کا ارادہ کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی (4)۔
امام ابن اعلیٰ اور ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ نبی صالح بن عوف کے ایک شخص کے متعلق نازل ہوئی جس کو انھیں کہا جاتا تھا، اس کے دو بیٹے نصرانی تھے اور وہ خود مسلمان تھے۔ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی میں اپنے ان دو بیٹوں کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہ کروں؟ انہوں نے نصرانیت کے سوا کسی دین کو قبول کرنے سے انکار کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (5)۔

امام محمد بن حنفیہ نے عبد اللہ بن حمید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک نبی صالح بن عوف کا شخص تھا جس کے دو بیٹے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہشت سے پہلے نصرانی تھے۔ جب وہ نصرانیوں کے ساتھ یہاں یہاں طعام لے کر آئے تو ان کے باپ نے انہیں دیکھ کر ایسا دردناک و غمناک دیکھا کہ ان سے ہمیں نیا باپ نے کہا میں ان کو نہیں چھوڑوں گا حتیٰ کہ یہ اسلام قبول کر لیں۔ بیٹوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا وہ، غمناک لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے۔ اس انصاری شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میرا بعض دوزخ میں جائے گا اور میں دیکھ رہا ہوں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس نے بیٹوں کا راست چھوڑ دیا۔

امام ابو داؤد نے تاریخ میں، ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت سعدی رحمہ اللہ سے اس آیت کے تحت نقل کیا ہے کہ یہ آیت ایک ابو الحسین نامی شخص کے متعلق نازل ہوئی، جس کے دو بیٹے تھے۔ شام کے آثار میں یہ ضیہ بن یزید کا بیٹا تھا جس نے اپنے آئے اور تہل فروخت کرنے کے بعد واپس جانے لگے تو ان کے پاس ابو الحسین کے بیٹے آئے تو انہوں نے انہیں

1. تفسیر طبری، ذراعت، جلد 3، صفحہ 22

2. سنن سعید بن منصور، جلد 3، صفحہ 980

3. ابن ابی حاتم، جلد 3، صفحہ 20

4. ابن ماجہ، جلد 3، صفحہ 22

5. تفسیر طبری، ذراعت، جلد 3، صفحہ 21

نصرانیت کی تبلیغ کی۔ اور نصرانی جو گئے وہ دونوں ان کے ساتھ شرم چلے گئے۔ ان کا آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے دو بچے نصرانی سو گئے ہیں اور کبھی چلے گئے ہیں۔ کیا میں ان کو کوئی نیکوئی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لَا تَزِرُ وَازِيَاتُ الْيَتِيمِ ثَمَنَ الْبَيْتِ اَمْ يَكْفِيكَ ذَلِكَ؟ (اے یحییٰ! یتیم کے گھر کی بیعت کے بدلے کوئی گناہ تو نہیں کرتا؟ یا تو یہ تو کفایت کرتا ہے؟) یہ دونوں ایسے شخص تھے جنہوں نے سب سے پہلے تم کو یاد دلا دیا کہ ابو الحسن کو بہت پریشانی ہوئی جب انہیں نبی کریم ﷺ نے اپنے پیار کی حاضری کی جو نہ دہائی اس پر آیت نازل ہوئی فَلَا تَزِرُ وَازِيَاتُ الْيَتِيمِ ثَمَنَ الْبَيْتِ اَمْ يَكْفِيكَ ذَلِكَ؟ (اے یحییٰ! یتیم کے گھر کی بیعت کے بدلے کوئی گناہ تو نہیں کرتا؟ یا تو یہ تو کفایت کرتا ہے؟) پھر (اے مصطفیٰ) تیرے رب کی قسم یہ لوگ سو گئے تھے، ہو سکتے۔ یہاں تک کہ حاکم بنا کر آپ کو ہر اس جھگڑے میں جو چھوٹ پڑا ان کے درمیان پھر لَا تَزِرُ وَازِيَاتُ الْيَتِيمِ ثَمَنَ الْبَيْتِ کا حکم بعد میں منسوخ ہو گیا اور اہل کتاب سے سوراہات میں جنگ کرنے کا حکم دیا گیا (1)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے لَا تَزِرُ وَازِيَاتُ الْيَتِيمِ ثَمَنَ الْبَيْتِ الزُّشْمُ مِنْ النَّفْسِ یا اس اہانت تکبر تھا جب لوگ اسلام میں داخل ہوئے اور اہل کتاب کے عزیز یا (2)۔

امام عبید بن حمید، ابو داؤد اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ عربوں کا کوئی دین نہیں تھا۔ جس انہیں نکوار کئے دیتے دین پر مجبور کیا گیا۔ (ابو یوسف، اخصاری اور بخاری کو مجبور نہ کر جب وہ جزیرہ ادا کریں) (3)۔

امام سعید بن منصور نے حضرت یحییٰ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے لَا تَزِرُ وَازِيَاتُ الْيَتِيمِ ثَمَنَ الْبَيْتِ کا اسلام قبول کرنے پر مجبور نہ کیا جائے (4)۔

امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن ابی کثیر، اور ابن ابی حاتم نے حضرت یحییٰ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے قرآن میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا قلم تھا، وہ مجھے فرماتے تھے کہ اسلام قبول کر، اگر تو اسلام قبول کرے گا تو میں مسلمانوں کی امانتوں پر تجھ سے مدد حاصل کروں گا، میں مسلمانوں کی امانتوں پر ہیں شخص سے مدد حاصل نہیں کرنا جو مسلمانوں میں سے نہ ہو۔ میں نے: سلام قبول کرنے سے انکار کیا تو حضرت مرثیہ گئے فرمایا: لَا تَزِرُ وَازِيَاتُ الْيَتِيمِ ثَمَنَ الْبَيْتِ (5)۔

مارا انھیں نے حضرت اسلمہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو ایک روز مٹی سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اسلام قبول کر لے سلامت رہے گی۔ اس عورت نے انکار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کوادہ! وہ جا۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی لَا تَزِرُ وَازِيَاتُ الْيَتِيمِ ثَمَنَ الْبَيْتِ۔

امام ابن کثیر، ابو داؤد، ابن ابی حاتم نے حضرت سلیمان بن موی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ لَا تَزِرُ وَازِيَاتُ الْيَتِيمِ ثَمَنَ الْبَيْتِ کا جہاد یا تَزِرُ وَازِيَاتُ الْيَتِيمِ ثَمَنَ الْبَيْتِ (نور: 73) سے منسوخ کر دیا۔

امام سعید بن منصور، دار ابن کثیر نے حضرت حماد ابن ابی حمزہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ قُلْ يٰٓأَيُّهَا الْيَتِيمُ

اور فرماتے ہیں کہ قرأت کو جو بھی قرأت ہے (۱)۔

امام قرطبی، سعید بن منصور، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ الطحاوی سے مراد شیطان ہے (۲)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے طحاوی سے متعلق جو بھی کیا تو انہوں نے فرمایا وہ کائنات میں جس پر شیطان نازل ہوتے ہیں (۳)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت تکریم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں الطحاوی سے مراد کائنات ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابی العالیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں الطحاوی سے مراد ساحر (جادوگر) ہے (۴)۔

امام ابن جریر، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت یحییٰ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں (الطحاوی) انسان کی صورت میں شیطان ہے، کوکب اس کے پاس بیٹھنے لگے کرتے ہیں اور وہ ان کے معاملات کا مالک ہوتا ہے (۵)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں الطحاوی سے مراد جبروت ہے جس کی اللہ کے سوا پادشہ نہ ہو۔

امام ابن جریر، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فَقَدْ اسْتَشْكَت بِالْعُرْوَةِ وَالْوَلَقِي كَعُرْوَةِ الْوَلَقِي سے مراد لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے (۶)۔

امام ابن جریر، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے انس بن مالک سے روایت کیا ہے کہ عروۃ بھی سے مراد قرآن ہے (۷)۔

امام سبکی، محمد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت یحییٰ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے العروۃ الوقعی سے مراد ایمان ہے اور عقیان کے الفاظ میں لکھے احادیث ہیں۔

امام بخاری اور مسلم نے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہر میں ایک خواب دیکھا میں نے دیکھا کہ میں ایک سرسبز و شاداب باغ میں ہوں اور اس کے درمیان میں ایک لوبہ کا ستون ہے جس کا ٹنڈ حصہ زمین میں ہے اور اوپر لاجھڑا ستون میں ہے اور اس کے سر پر عروہ (ذنجیر) ہے مجھے کیا گمان اس پر چڑھا میں نے حاشیہ کہ میں نے اس کو کھڑی فرمایا عروہ کو مضبوطی سے میں نے پکڑا پھر میں پھاڑا اور وہ عروہ میرے ہاتھ میں تھا۔ میں نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا تو آپ سرخیاں لے کر فرمایا باغ سے مراد اسلام کا باغ ہے اور عروہ (ستون) سے مراد ستون اسلام ہے اور عروہ سے مراد عروہ اقول ہے تو مرنے تک اس پر رہے گا (۸)۔

۱۔ طبری، سبکی، منصور، جلد ۳، صفحہ ۹۶۵

۲۔ تفسیر ابن جریر، جلد ۳، صفحہ ۲۶

۳۔ ابن ابی حاتم، جلد ۳، صفحہ ۲۵

۴۔ ابن ابی حاتم، جلد ۳، صفحہ ۲۵

۵۔ ابن ابی حاتم، جلد ۳، صفحہ ۲۵

۶۔ ابن ابی حاتم، جلد ۳، صفحہ ۲۵

۷۔ ابن ابی حاتم، جلد ۳، صفحہ ۲۵

۸۔ ابن ابی حاتم، جلد ۳، صفحہ ۲۵

امام ابن عباسؓ نے حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان قدر اذکر جو میں نے جہان کے لئے کیا ہے (یعنی ان کو ذکر کرو) اور ان قدر اللہ کی قسمیں جو میں نے ان دونوں کو پڑھیں انہوں نے مراد وہی تو کھینچ لیا، جس کے لئے وہ ان کا تھا ہے (۱)۔

امام ابن عباسؓ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ان قدر (تقدیر) تقدیر کا لفظ ہے جس نے ان قدر کا لفظ کیا جس کا تقدیر کا لفظ تقدیر میں نقص ہے، جب اللہ کو ایک حکیم یا اور تقدیر پر ایمان لاؤ تو یہ مراد وہی ہے۔ امام ابن عباسؓ اور ابن ابی حاتم نے حضرت مساذ بن اہل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے ان کو نصیحت لکھا کہ متعلق نہ چمکایا تو انہوں نے فرمایا: اذکر کے لئے ان کا لفظ نہیں ہے۔

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَإِلَىٰ ظُلُمَاتٍ
كَفَرُوا ۚ أُولَٰئِكَ الظَّاغُوثُ ۚ يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۱۰﴾

”فہم مدکار“ ہے ایمان والوں کا نکالنے سے جاسے انہیں اندھیروں سے نور کی طرف اور جنہوں نے کفر کیا ان کے سر بھی شیطان ہیں نکال لے جاتے ہیں انہیں نور سے اندھیروں کی طرف۔ یہی لوگ وہ ہیں جن سے وہاں میں ہمیشہ رہتے والے ہیں۔“

امام ابن عباسؓ اور طبرانی نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت میں لُیْطِیْنِ اُھْمُتُوْا سے مراد دو لوگ ہیں جنہوں نے میں علیہ السلام کا انکار کیا تھا اور محمد ﷺ پر ایمان لائے تھے اور اَلَّذِیْنَ اُھْمُتُوْا سے مراد وہ لوگ ہیں جو میں علیہ السلام پر ایمان لاتے تھے۔ پھر سب محمد ﷺ کی تکفیر کو معیشت کیا یا تو انہوں نے آپ ﷺ کو انکار کر دیا۔

امام ابن جریر ابن کثیر، ابن ابی حاتم نے مجاہد اور قتیبہ رحمہ اللہ سے اسی طرح روایت کیا ہے (۲)۔

امام ابوہریرہؓ میں یہ اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت میں الظُّلُمَاتِ سے مراد گمراہی اور النُّورِ سے مراد ہدایت ہے (۳)۔

امام ابن جریر اور الضوکی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ الظُّلُمَاتِ سے مراد کفر ہے اور النُّورِ سے مراد ایمان ہے (۴)۔

امام ابوہریرہؓ نے معمر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس آیت میں غلطی کی کہ میں نے مراد کفر و ایمان کیا۔

امام ابن ابی حاتم نے معمر بن عیاد بن ابی اسحاق رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل ایمان ہو، انہیں کے درختے نکالیں گے۔ یہی جس کی خواہش ایمان ہو گی کہ کافر سے ملید اور روشن ہو گا۔ جس کی خواہش کفر ہو گی اس کو فتنہ دیکھ دو گا۔ پھر

1۔ مجمع ترمذی، باب السُّلٰا، ج ۱، صفحہ ۴۰ (۱۰۳۵۸) مطبوعہ دار الفکر بیروت

2۔ تحفہ بلخی، نہایت ذہاب، ج ۳، صفحہ ۷۹

۴۔ ابن ابی

3۔ ابن ابی حاتم، ج ۳، صفحہ ۲۰

یہ بات کہ یہ دعوت کر۔

اَلَمْ يَكُنْ لِيَ الْكَذِبُ حَاجِرًا اِيْهِمْ فِيْ رَهْبَةٍ اَنْ اَشْهَدَ اللّٰهُ الشُّكَّ اِذْ قَالَ
اِيْهِمْ رَبِّيَ الَّذِيْ يُبْخِي وَيُيَسِّرُ قَالَ اَنَا اَخِيْ وَ اُمِيْتُ قَالَ
اِيْهِمْ فَوَنّ اللّٰهُ يَأْتِيْ بِالشُّبُهَاتِ مِنَ الْمَشْرِقِ قَاتِلْ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ
فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ۗ وَ اِنَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٠﴾

”یہ نہ سمجھ سکتے تھے کہ یہ سبب مغربی (مشرقی) اسے جس نے جھٹلایا کیا انہیں بتاتے ہیں کہ آپ کے پاس
میں اس وجہ سے کہہ سکتی تھی کہ اسے روک دیتی۔ جب کہ ہمارا ایم (علیہ السلام) نے (ت) کہ میرا آپ
”سب سے جو جاتا ہے اور رہتا ہے اس نے کہا میں بھی ہلا سکتا ہوں۔ اور روک سکتا ہوں۔ یہ یہ (علیہ السلام) نے
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا کتاب ہے سو کج کوشش سے تو تو کمال امت مغرب سے (یہ سن کر) عرض (کئے) اس کا فرسے
اور اللہ تعالیٰ ہم سے نہیں دیکھتا اور اسے مٹا دیتا ہے۔“

امام علیؑ کی اور ان ایسی کئی حضرت علیؑ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اس نے حضرت
ابراہیم علیہ السلام سے اختلاف توئی کے متعلق جھڑپ کیا تھا، فرمودہ وہی کھانا تھا۔

امام ابن جریر نے یہ حدیث، تاریخ اور صحیح دیگر کتب الحدیث میں صریح روایت کی ہے (۱)۔

امام ابوہریرہؓ و زید بن اسلمؓ و ابن ابی شیبہؓ نے لفظ ”میں“ حضرت زید بن اسلمؓ رحمہ اللہ سے روایت
فرمائی ہے کہ: میں نے سب سے پہلے یہ خبر روئی۔ جب کہ اس سے کہا کہ اصل کرتے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی رام ہے
لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے کے لئے نظر تو اُس نے نہ دیا۔ کہ پاس سے گزرتے تو نہاتے یہ چھا تھیں ارب کون ہے؟ و گوئی نے کہا
تو نہ راب ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام گزرے تو اس نے پوچھا تھیں ارب کون ہے؟ آپ نے فرمایا ہر وہ کہہ کر ہے
اور نہ رہے۔ فرمودے کہ پاشا بھی زندہ کرتا ہوں اور مرانا ہوں۔ ابراہیم علیہ السلام نے نبی اللہ تعالیٰ مشرق سے سورج کو طلوع
کرتا ہے تو ان مغرب سے طلوع کرتا اس کا فریبوت ہو گیا، فرمودے ابراہیم کو کھانے کے بغیر ہوا۔ یہ حضرت ابراہیمؑ کو
والوں کی طرف سے تھے تو آپ ایک بہت۔ کہ منجھ سے گزرے تو آپ نے دل میں سوچ میں اس سے کچھ کئی چیزیں نہ لے
وہ تاکہ اپنے گھر و لوگوں کے پاس چوں وہاں کافل خوش اور پئے (کہا) ابراہیمؑ کہ نہ رہا ہے، آپ نے اپنی زینیل
میں بھری اور گھر وادوں کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے سامان دکھا کر سو گئے۔ آپ کی زوجی نے سامان کھانا تو اس میں
بہت کم دکھا تھا، اور کہا کئی کئی سی نے دیکھی نہیں تھی۔ اس نے اس کھانے۔ نہ کچھ چارہ کر کے حضرت ابراہیمؑ کو پیش کیا۔
حضرت ابراہیمؑ و عمرؓ گھر والوں کے پاس کھانا نہیں ہے۔ آپ نے پوچھا یہ کھانا کہاں۔ تو آیا ہے، زوجی نے کہا یہی کھانا

ہے جو آپ اسے ہیں آپ کچھ کہتے کہ اللہ تعالیٰ نے وہ فرمایا ہے، آپ نے اللہ کی طرف سے فرمایا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اس چار بادشاہ کی طرف ایک فرشتہ بھیجا کہ تو مجھ پر ایمان لے آ، میں تجھے میری بادشاہی دے دیتا ہوں۔ پھر تیسری گاتیا ہو، سو اب بھی کوئی آپ ہے۔ اس چار بادشاہ کی اطلاع دی کہ تو مجھ پر ایمان لے آ، میں تجھے میری بادشاہی دے دیتا ہوں۔ پھر تیسری گاتیا ہو، سو اب بھی کوئی آپ ہے۔ اس فرشتے نے اسے کہہ تو تین دن تک اپنے لشکر جمع کروں گا، اسے اپنے لشکر جمع کئے تو ان تعالیٰ نے فرشتے کو حکم دیا کہ ان پر پھروں گا اور وہ ان کو ملے گا۔ سو ان ظلموں پر ایمان لے کر آ، میں تم کو میری بادشاہی دے دیتا ہوں۔ سو ان کو اندر لے کر اللہ تعالیٰ نے پھروں کو ان پر مسلط کر دیا وہ اس کے لشکر میں کادھت تھے، اور خون چوس لیا، وہ فہرہاں باقی رہ گئیں۔ میں بادشاہ کو کچھ نہ دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر ایک پھر کو مسلط کیا جو اس کی ناک میں داخل ہو گیا۔ جس کو دیا سو مانی ہو کر میں پھرا، آپ (میں کے لئے) اس چار کے سر کو تھوڑے سے مارا جاتا تھا، لوگ اس کے لشکر کو اس سے فہرہ کر کے۔ پھر وہ اپنے ہاتھ اپنے سر پر ڈالا، وہ چار سو سال تک جبر کرنا اور اللہ تعالیٰ نے اتنی مدت یعنی چار سو سال عذاب میں مبتلا کر رکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے موت دی۔ یہ وہی شخص تھا جس نے آسمان کی طرف ایک نعل بھیجا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے آسمان پر بھیجا تھا۔ (1)

اسم ابنی احمد نے حضرت ابن جریج میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت کیا ہے کہ میں نے از امام علیہ السلام سے سنا کہ یہ تھوڑے روزانہ تعالیٰ تمہارے کہتے ہیں کہ یہ پھل شخص تھا جو زمین میں بادشاہ بنا تھا، اس کے پس و پیش اسے لگے، ایک کوئی سے قتل کر لیا، اور دوسرے کو چھوڑ دیا اور کہنے لگا میں بھی زندہ کرنا ہوں اور مارتا ہوں۔ کہ میں اس طرح زندہ کرنا ہوں کہ میں جسے چاہوں چھوڑ دوں اور مارتا ہوں، جسے چاہتا ہوں قتل کرنا ہوں۔

امام عبد بن حمزہ اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے کہا میں نے از امام علیہ السلام سے سنا کہ یہ تھوڑے روزانہ تعالیٰ تمہارے کہتے ہیں کہ یہ پھل شخص تھا جو زمین میں بادشاہ بنا تھا، اس کے پس و پیش اسے لگے، ایک کوئی سے قتل کر لیا، اور دوسرے کو چھوڑ دیا اور کہنے لگا میں بھی زندہ کرنا ہوں اور مارتا ہوں۔ کہ میں اس طرح زندہ کرنا ہوں کہ میں جسے چاہوں چھوڑ دوں اور مارتا ہوں، جسے چاہتا ہوں قتل کرنا ہوں۔ (2)

امام عبد بن حمزہ اور ابن جریر نے حضرت عبد بن حمزہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے کہا میں نے از امام علیہ السلام سے سنا کہ یہ تھوڑے روزانہ تعالیٰ تمہارے کہتے ہیں کہ یہ پھل شخص تھا جو زمین میں بادشاہ بنا تھا، اس کے پس و پیش اسے لگے، ایک کوئی سے قتل کر لیا، اور دوسرے کو چھوڑ دیا اور کہنے لگا میں بھی زندہ کرنا ہوں اور مارتا ہوں۔ کہ میں اس طرح زندہ کرنا ہوں کہ میں جسے چاہوں چھوڑ دوں اور مارتا ہوں، جسے چاہتا ہوں قتل کرنا ہوں۔ (3)

امام ابن جریر، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے عبد بن حمزہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے از امام علیہ السلام سے سنا کہ یہ تھوڑے روزانہ تعالیٰ تمہارے کہتے ہیں کہ یہ پھل شخص تھا جو زمین میں بادشاہ بنا تھا، اس کے پس و پیش اسے لگے، ایک کوئی سے قتل کر لیا، اور دوسرے کو چھوڑ دیا اور کہنے لگا میں بھی زندہ کرنا ہوں اور مارتا ہوں۔ کہ میں اس طرح زندہ کرنا ہوں کہ میں جسے چاہوں چھوڑ دوں اور مارتا ہوں، جسے چاہتا ہوں قتل کرنا ہوں۔ (4)

السلام آگے سے باہر تشریف لے تو نوک آپ کو بادشاہ کے پاس لے گئے آپ بھی ان کے پاس نہیں گئے تھے، اس نے آپ سے مشکوکی اور پوچھا تیرا رب کون ہے؟ حضرت ابراہیم نے فرمایا میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ مردوں کے کہا میں بھی زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں۔ میں چار افراد کو ایک کمرے میں داخل کرتا ہوں وہ نکلتے ہیں نہ پتے ہیں حتیٰ کہ جب بھوک سے ہلاک ہونے کے قریب آتے ہیں تو میں دو کو کھانا اور چلاتا ہوں دو زندہ رہتے ہیں اور دوسرے کو اسی طرح بھوکا رکھتا ہوں تو وہ دونوں مر جاتے ہیں۔ حضرت ابراہیم جان گئے کہ یہ کیا کرتا ہے۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا میرا رب وہ ہے جو مشرق سے سورج کو طلوع کرتا ہے تو اسے مغرب سے طلوع کرے۔ کافر مہجوت ہوتا یا اور کہنے کا یہ غرض یہ کہ وہ اسے ہر بار اسی سے باہر لے جاؤ۔ کیا تم اس کو دیکھتے نہیں کہ اسی جنوں کی وجہ سے اس نے تمہارے خداؤں کو توڑنے کی جرأت کی اور آگ نے بھی اسے نہیں کھایا۔ بادشاہ کو خوف لاحق ہوا کہ قہر کے سامنے کھلا (ابراہیم علیہ السلام) اسے رسوا نہ کر دیں (۱۶)۔

امام ابن کثیرؒ نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے: قَالَ لَا تَقْبَلُ مِنَ الْكُفْرَةِ الْعَطَاءُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى عَنِ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ اِمَامُ الْإِسْلَامِ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ۔

أَوْ كَانِي مَرَّ عَلَى قَدِيْقَ وَ ذِي خَادِيَّةٍ عَلَى عُرْوَشَيْهَا قَالَ أَلِي يُحْيِي
هَذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ
لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ
فَانْظُرْ إِلَى طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَ انْظُرْ إِلَى جَسَدِكَ
وَ اجْعَلْكَ آيَةً لِلنَّاسِ وَ انْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا
لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

” (کیا نہ دیکھا) اس شخص کو جو گزرا ایک بستی پر دریاں حال کروہ مری پڑی تھی اپنی جہتوں کے بل۔ کہنے لگے
کیونکر زندہ کرے گا اسے۔ فقہاء نے اس کے کہہ ہر کے بعد سرزد کر دیا اسے اللہ تعالیٰ نے سوال تک بھر
زندہ کیا اسے۔ فرمایا حتیٰ عدت تو یہاں نہیں رہا؟ اس نے عرض کی میں ٹھہر رہوں گا ایک دن یا دن کا جبکہ حصہ اللہ
نے فرمایا میں بلکہ ٹھہرا رہا ہے تو سوال اب (ذرا) دیکھ اپنے کھانے اور اپنے پینے (کے سامان) کی طرف یہ
بھی نہیں بدور دیکھ اپنے گدھے کو اور یہ سب اس لئے کہ ہم نہ نہیں تجھے نشان لوگوں کے لئے اور دیکھ میں ہڈیوں
کو کہ ہم کیسے جوڑتے ہیں انہیں بھر (کیسے) ہم پہناتے ہیں انہیں گشت۔ بھر جب حقیقت روشن ہوئی اس کے
لئے (تو) اس نے کہا میں جان گیا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔“

امام ہدین علیہ السلام اور امین ابی حاتم، امام زین العابدین نے اشعب میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: **أَنَا كَانَتْنِي مَوْعِظَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ** حضرت عزیر بن اسلم، اپنے شہر سے نکلے جب کہ آپ مروان تھے۔ آپ ایک ویران شہر کے پاس سے گزرے۔ جس کی چھتیں گری ہوئی تھیں، کہنے لگے اللہ تعالیٰ اس کے ہلاک ہونے کے بعد انہیں کیسے زندہ کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ کو سو سال تک مار دیا۔ پھر آپ کو دوبارہ زندہ کیا۔ سب سے پہلے آپ کی آنکھیں بالائی گئیں۔ آپ اپنی ہڈیوں کی طرف دیکھنے لگے۔ وہ ایک دوسرے سے جڑے گئیں۔ پھر انہیں گشت پہنایا گیا۔ پھر آپ کے اندر روح چھوٹی گئی۔ پھر آپ سے پوچھا گیا آپ کتنا عرصہ ظہرے رہے؟ عرض کی ایک دن یا دن کا بعض حصہ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں بلکہ تم سو سال ظہرے رہے۔ آپ پھر اپنے شہر میں آئے، آپ کا ایک سوچی چاڑی تھا جس وقت وہاں تھا۔ آپ پہلے تو بہت بوڑھا ہو چکا تھا۔

امام ابی نعیم، ابی الخلیب اور ابن عباس نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عزیر علیہ السلام وہاں جن جنہیں اللہ تعالیٰ نے سو سال تک موت دی پھر دوبارہ زندہ کیا۔

امام ابن جریر اور ابن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ عزیر بن سرائہ وہ شخص ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا: **أَنَا كَانَتْنِي مَوْعِظَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ** (البقرہ: ۱۷۶)

امام ابن جریر نے مکرّم بن قنادہ و طلعان بن یزید، انصاری و زہری و مسلم بن الحجاج و زہری سے روایت کیا ہے (۲)۔

امام ابی نعیم، ابن جریر اور ابن عباس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، بعض کی روایت بعض سے زیادہ ہے۔ حضرت عزیر علیہ السلام صالح و حکیم آدمی تھے۔ ایک دن اپنی زمین کی طرف نکلے جس کی دودھ بھالی کرتے تھے۔ جب آپ وہاں گئے تو ایک ویران جگہ پہنچے ظہر کے وقت آپ کو گری محسوس ہوئی۔ آپ اس ویرانہ میں داخل ہو گئے۔ آپ گدھے پر سوار تھے۔ آپ اپنے گدھے سے اترے۔ آپ کے پاس ایک نوکری تھی جس میں انکھیر تھا اور ایک نوکری میں انگور تھے۔ آپ وہی کھڑک رکے ساچ میں اترے اور آپ نے اپنے پاس موجود ایک چالاکالا، اس میں آپ نے انگور چھڑا۔ پھر کھنگ، دلی نکالی اور اس چالاک میں انگور کے دس دس ڈال دی تاکہ تر ہو جائے اور آپ کھا سکیں۔ اس کے بعد آپ گدھی کے منہ میں انگور کے ساتھ ایک نکالی اور وہی گھڑی کی چھت پر پھینکے۔ آپ نے جو کھان کے اندر تھا اسے دیکھا، وہ گھر اپنی چھتوں پر گرے پڑے تھے اور ان کے افسانہ ہوا۔ پچھلے تھے۔ آپ نے پرانی ہڈیاں دیکھیں اور فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے مرنے کے بعد انہیں کیسے زندہ کرے گا؟ آپ نے یہ جملہ اللہ تعالیٰ کے زندہ کرنے کے متعلق لکھ کی بنا پر نہیں کہا تھا بلکہ آپ نے تعجب کے طور پر کہا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو بھیجا اور اس کی روح قبض کر لی۔ انہیں سو سال تک موت میں رکھا۔ پھر جب سو سال گزر گئے، اس دور میں انہی اہل مکہ میں تھی اس کا سپردا ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے عزیر علیہ السلام کی طرف ایک فرشتہ بھیجا اس نے آپ کے دلی کو پھیرا کیا تاکہ آپ معاملہ سمجھ سکیں اور انکھوں کو پھیرا کیا تاکہ آپ دیکھ سکیں کہ اللہ تعالیٰ

بڑے تھے۔ یہ سب محسوس کیے جاتے تھے۔ ان عورت کے کہنا پر عزیر تہاہر سے پاس آ گیا ہے۔ انہوں نے اس کی بات کو بھلا دیا۔ اس نے کہا میں تمہاری لڑکیوں کو بی بیوں، عزیر نے رپ سے میرے لئے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے میری نظر بڑھادی اور میری ہاتھیں بھی درست کر دیں۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے سو سال موت میں رکھا ہے مگر زندہ کیا ہے۔

وہ اچھے آپ کی طرف گئے، آپ کو دیکھ کر آپ کے بیٹے نے کہا میرے باپ کے کندھوں کے درمیان ایک سیاہ علامت تھی۔ کندھے سے پکڑا اٹھا یا تو وہ عزیر بن گئے۔ عزیر اسٹیل نے کہا ہم میں عزیر کے علاوہ کوئی تورات کا حافظ نہیں تھا اور بخت نصر نے تورات کو جلادیا تھا اور اس میں سے کوئی چیز باقی نہ تھی سوائے اس کے جو سردوں کو یاد تھی، آپ ہمارے لئے تورات لکھ دیں۔

آپ کے باپ سرعامانے تورات کو بخت نصر کے دور میں ایسی جگہ دفن کر دیا تھا کہ عزیر کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا عزیر علیہ السلام لوگوں کو ساتھ لے کر اس جگہ گئے، اسی کو کھودا اور تورات باہر نکالی ورنہ یسید ہو چکے تھے اور کھائی مٹ چکی تھی، آپ ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے اور عزیر اسٹیل آپ کے ارد گرد بیٹھے تھے، آپ نے لوگوں کے لئے تورات سے سرے سے کھسکی، آسمان سے دھڑکا دے اتارے تھے کہ آپ کے اندر داخل ہو گئے آپ کو تورات یاد ہو گئی، پس بنی اسرائیل کے لئے آپ نے تورات سے سرے سے کھسکی، اسی وجہ سے یہود نے کہا عزیر اللہ کے بیٹے ہیں (لغزوہ بھٹہ ذالک)۔ اسی قول کی وجہ سے متادوں کا اثر تورات کی تجدید یعنی اسرائیل کے لئے آپ کا قیام تھا، آپ نے قزاق کے ویر میں عراق کی زمین میں ان کے لئے تورات کھسکی تھی اور وہ رہا تھا جس میں آپ کا وصال ہوا تھا اسے سارے آباد کیا جاتا ہے۔ ان میں سے قرآن **وَلَقَدْ جَعَلْنَا لَكَ آيَاتٍ كَثِيرًا مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّكَ أَتَىٰ مِثْلَ حُلُومِ الْمُنَافِقِينَ** کا مطلب یہی ہے کہ بنی اسرائیل کے لئے آپ کو نکالی جایا کیونکہ آپ چالیس سال کی عمر میں وصال فرما گئے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو ان ہی اٹھا یا جیسا کہ آپ موت کے دن تھے۔

امام ابن ابی عمیر، ابن جریر، ابن ابی شیبہ اور ابن ابی حاتم نے حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ سے آؤ **كَانَ مِنْ مَّوَالِي عَمْرِو بْنِ الْعَدِيِّ** کے متعلق روایت کیا ہے کہ یہ گزرنے والے تھے جن کا نام دار و ما تھا (۱)۔

امام عبدالرزاق، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابو اشعہ نے حضرت وہب بن منہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب بیت المقدس کو کھنڈر بنا دیا گیا اور کتب جلادی گئیں تو آپ ایک بچہ کے کنارے پر کھڑے ہوئے اور کہی **أَنِّي مُبْعَثٌ قَدْ جَاءَ اللَّهُ بِكَرْبَةٍ مِّنْهُ**۔ اے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سو سال موت میں رکھا۔ مگر زندہ کیا اور پہلی حالت پر آ دیا۔ آپ دیکھ رہے تھے کہ بڑوں ایک دوسرے کے ساتھ کیسے جڑتی ہیں۔ پھر آپ نے بڑوں کی طرف دیکھا کہ ان کر پٹھے اور گوشت کیسے پہنا یا جاتا ہے۔ پھر فرمایا اپنے کھانے، پینے کی اشیاء کو دیکھا اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی، آپ کا کھانا ایک ٹوکرن میں منجھوٹا اور گڑے میں پٹی تھا (۲)۔

امام ابن جریر نے حضرت مکرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں قویہ سے مراد بیت المقدس ہے، اسی کے

پاس سے عرض کیا السلام گزرا ہے تھے جب کہ اس کو بخت نصر نے دیران کر دیا تھا (۱)۔

امام قزوینی کو اور ربیع رحمہ اللہ سے اس کی کئی مشہور روای ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت محمد بن سلیمان ہمدانی رحمہ اللہ کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو آوی و یہ کہتے تھے کہ وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے سو سال موت دی اور پھر زندہ کیا اس کا نام عزرا بن قلیب بن یوز تھا۔

امام بخاری بن بشر اور ابن مساکر نے ابن کثیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عزرا بن یوز بخت نصر کا معاملہ در دفتر میں تھا۔ امام بخاری بن بشر اور ابن مساکر نے حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عزیر کا معاملہ حضرت یحییٰ بن عقیبہ السلام اور حضرت محمد بن یحییٰ بن یحییٰ کے درمیان پیش آیا۔

امام بخاری بن بشر اور ابن مساکر نے حضرت وہب بن منہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عزرا بن یوز بخت نصر کا معاملہ یحییٰ بن یحییٰ بن یحییٰ بن یحییٰ کے درمیان پیش آیا۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابن جریج بن عیسیٰ کے طریق سے روایت کیا ہے کہ عازیکہ کا معنی خراب ہے (۲)۔ امام ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ عازیکہ کا مطلب یہ ہے کہ ان میں کوئی بھی نہیں تھا، ایسا کہ سے مروی ہے کہ عازیکہ سے مراد ان کی جھینسیں ہیں۔

امام ابن جریر نے حضرت مدنی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے عازیکہ کا معنی خراب ہے (۳)۔ امام ابن جریر نے حضرت مدنی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ عازیکہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ کوئی جھینسیں پر گرنے کی جھینسیں (۴)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے اَنّی یُخْبِرُنِیْ ہٰذَا وَ اَنّہٗ یُعَدُّ ہٰذَا فَرَاغَاتِیْ ہِیَ اَنّی خَرِبَ ہِیَ ہِیَ کے بعد وہ نہیں کہے آگاہ کرے گا۔

امام سعید بن منصور، عبد بن حماد اور یحییٰ بن النبیث میں حضرت انس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمیں بیان کیا گیا ہے کہ ان کا دراصل چاشت کے وقت ہوا اور زندہ کن وقت ہوئے جب سورج غروب ہونے کے قریب تھا اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھیں بند کر دیں اور ان کے ساتھ بڑے بڑے کچھ رہے تھے کہ وہ جانی جگہ پر کیسے بڑتی ہیں (۵)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں پہلے انہوں نے کہا میں ایک دن عظیم ابراہیم پر توجہ کی اور سورج کا کچھ حصہ باقی دیکھا تو فرمایا ان کا کچھ حصہ رہا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ان کے ساتھ کھانا ایک نوکر کی انجیر کی تھی اور پینے کے لئے ایک مشکیزہ میں آگود کا شیر تھا۔

حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کھانا انجیر کی نوکر کی تھی اور پینے کے لئے ایک مشکیزہ میں آگود کا شیر تھا۔ امام ابو یوسف، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن مساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اَنّہٗ یُعَدُّ ہٰذَا

لیکن خبر دیکھنے کی طرح نہیں ہوتی (۱)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے عرض کی کہ مجھے دکھا کہ تو کیسے مردوں کو زندہ کرتا ہے؟ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب آپ اپنی قوم کی اذیتوں سے دوچار تھے۔ آپ نے عرض کی کہ میرے پروردگار مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم نے حضرت سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو اپنا خلیل بنا تو ملک الموت نے اجازت طلب کی کہ وہ ابراہیم کو اس بات کی بشارت دیں، ملک الموت کراہ زت دی گئی۔ وہ ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کے لئے آئے تو ابراہیم علیہ السلام گھر نہیں تھے۔ حضرت ملک الموت ان کے گھر میں داخل ہو گئے۔ حضرت ابراہیم ابھرائی غیرت مند شخص تھے۔ چونکہ آپ گئے تھے تو گھر کا دروازہ بند کر کے گئے تھے۔ جب وہاں آکر گھر میں ایک شخص کو پایہ حرام سے پکڑنے کے لئے اس پر حملہ کر دیا اور پوچھا تھے میرے گھر میں داخل ہونے کی اجازت کس نے دی تھی۔ ملک الموت نے کہا میں گھر کے مالک نے مجھے اجازت دی تھی، ابراہیم علیہ السلام نے کہا تو نے سچ کہا ہے۔ آپ پوچھاں گئے کہ یہ ملک الموت ہے، حضرت ابراہیم نے پوچھا تو کون ہے، ملک الموت نے کہا میں ملک الموت ہوں، آپ کو بشارت دینے کے لئے آیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا خلیل بنا دیا ہے، حضرت ابراہیم نے اللہ کی حمد بیان کی اور کہا کہ ملک الموت تو مجھے دکھا کہ تو کھانا کی روٹیں کیسے قبض کرتا ہے؟ ملک الموت نے کہا اے ابراہیم تو جیسا سطر دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ حضرت ابراہیم نے کہا یہی نہیں۔ حضرت ملک الموت نے کہا اھر چہرہ دیکھو، آپ نے چہرہ دوسری طرف کیا تو تھوڑی دیر بعد پھر دیکھا تو ایک ہوا شخص ہے جس کا سر آسمان میں پہنچا ہے، اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں، اس کے جسم کے بالوں میں سے ہر بال ایک انسان کی شکل میں ہے اور اس کے منہ اور کانوں سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں، حضرت ابراہیم کو یہ منظر دیکھ کر وحشی حارشی ہو گئی پھر واقعہ ہوا تو ملک الموت اپنی کٹی حالت میں آگے بڑھے۔ حضرت ابراہیم نے کہا کہ ملک الموت اگر کافر کو موت کے وقت کوئی معصیت اور غم لاحق نہ بھی ہو تو یہی ہے، موت اس کے لئے کافی ہے، اب مجھے دکھ کہ تو سونپن کی اور آج کیسے قبض کرتا ہے؟ ملک الموت نے کہا چہرہ اھر کر، آپ نے چہرہ دوسری طرف کیا تو تھوڑی دیر بعد دیکھا تو آپ ایک انتہائی حسین و جمیل جوان کی طرح نظر آئے ہیں، سفید لباس اور انجالی پاکیزہ خوشبو تک رہی ہے۔ حضرت ابراہیم نے کہا کہ ملک الموت میں نے مگر موت کے وقت اور کوئی راستہ اور آنکھوں کی ٹھنڈک نہ پائے تو اس کے لئے آپ کی اس حسین صورت کا دیدار کافی ہے۔ ملک الموت چلے گئے۔ حضرت ابراہیم اپنے رب سے عرض کرنے لگے میرے پروردگار تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے؟ مجھے یہ حالت دکھا دے تاکہ میں جان لوں کہ میں آپ کا خلیل ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تجھے یقین نہیں ہے؟ اور ہم نے عرض کیا کیوں نہیں لیکن یہ اس سے عرض کیا ہے تاکہ تیرے ظلم ہو جائے پورا مطلق ہو جائے (۲)۔

امام سعید بن منصور، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن ابی حاتم اور ترمذی نے الامام احمد و اسحاق میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت

اہم پہنچی، نے شعب الدین بن علی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی ہر گلاہ میں اہل بیت ہیں دشمن واجب کرنے والے ہیں اور ہر عمل کا ثواب ان کی بخش ہے۔ ایک عمل کا ثواب اس شخص سے اور ایک عمل کا ثواب سات سو ہے اور ایک عمل ایسا ہے جس کے عامل کا ثواب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ واجب کرنے والے عمل یہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ملاقات کرے جب کہ وہ اللہ کی خالص عبادت کرتا ہو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرے نہ بتلاوے اس کے لئے جنت واجب ہے اور جو اللہ سے ملے جب کہ اس کے ساتھ شریک ٹھہرے نہ بتلاوے اس کے لئے دوزخ واجب ہے اور جو بدعتی کرتا ہے اس کی بخش ملے گی اور جو نیک کار اور دانا کرتا ہے اس کی بخش ملے گی۔ جو نیکی کرتا ہے اس کی کوئی نیکیوں کا ثواب سنا ہے۔ جو اپنا نام اللہ کے راستہ میں خرچ کرتا ہے اس کے ایک درہم کو سات سو درہم اور ایک درہم کو سات سو درہم دینے میں ہر درہم تاسے اور دروازہ اللہ کے لئے ہے۔ اس کے عامل کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ملاوہ کوئی نہیں جانتا (۱)۔

امام مہربانی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مبارک ہو اسے جو ہم دینی عمل، عمل اللہ میں اللہ کا ذکر زیادہ کرنے والا ہے کیونکہ اس کے ہر عمل کے بارے میں ہزار نیکیاں ہیں اور ان میں سے ہر نیکی دس گنا ہے نیز اللہ کی یاد دہانی اور بھی ملے گی۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ کتنے ہے؟ فرمایا اپنی قدرت کے مطابق۔ حضرت عبد الرحمن نے فرمایا میں نے محال ہے پوچھا اللہ سو گنا ہوتا ہے؟ معاذ نے کہا جی ہاں کہ ہے۔ یہ تو ان کے متعلق ہے نہ خرچ کرتے ہیں اور خود گمراہ میں رہتے ہیں، بذات خود عباد میں شریک نہیں ہوتے اور جب خود جو دین شریک ہوں اور غریب بھی نرمی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے رحمت کے ایسے خزانے چھپائے تھے ہیں جن تک ہم انسان کی رسائی نہیں ہے۔ یہ اللہ کا گمراہ بھلاکار اللہ کا کردار غالب ہے اور اگر

ہم عالم ہم نے حضرت مدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کون سا صدق افضل ہے؟ فرمایا اللہ کے راستہ میں خالص خدمت یہ خیر کا سایہ اللہ کے راستہ میں باغ اور سواری مبارک (۲) ہے (حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے) (۳)۔

امام ترمذی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انھیں صدق اللہ کے راستہ میں خیر کا سایہ واللہ کے راستہ میں فدا کا عطیہ واللہ کے راستہ میں سواری مبارک (۴) ہے۔

امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت زید بن خالد جلیلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجاہد کے لئے مسلمان بن کر دیا اس نے جہاد میں حصہ لیا اور جس نے مجاہد کے گمراہوں سے

۱۔ شعب الدین، جلد ۱، صفحہ ۲۹۸ (۲۵۸۹) مطبوعہ دارکتب العلمیہ بیروت

۲۔ معجم کبیر، جلد ۲۰، صفحہ ۷۸ (۲۷۳) مجموعہ درمثور، دارکتب العلمیہ بیروت

۳۔ مستدرک، جلد ۲، صفحہ ۱۰۰ (۲۴۵۲) مجموعہ درمثور، دارکتب العلمیہ بیروت

۴۔ جامع ترمذی، جلد ۱، صفحہ ۷۷ (۱۰۲۷) مطبوعہ دارکتب العلمیہ بیروت

۱۔ چنانچہ کیا اس نے بھی جہاد میں حصہ لیا ۱۶۔

امام ابن مابہ اور بخاری نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جس نے جہاد کے لئے سامان جہاد کیا حتیٰ کہ وہ قمل ہو تو اس کے لئے جہاد کی مثل اجر ہے حتیٰ کہ چودھریہ ہو جائے (۱۷)۔

امام طبرانی نے ابو سعید محمد بن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کے راستہ میں جہاد کا سامان توڑ لیا اس کے لئے جہاد کی مثل اجر ہے اور جس نے جہاد کے پیچھے اس کے گھر والوں سے حسن سلوک کیا اور اس کے گھر والوں پر خرچ کیا تو اس کو جہاد کی مثل اجر ملے گا (۱۸)۔

امام مسلم اور ابوداؤد نے حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نبی محمدی کی طرف پیغام بھیجا کہ ہر دو مردوں میں سے ایک جہاد میں شریک ہو۔ پھر آپ نے گھر میں رہنے والوں کو فرمایا جہاد میں شریک ہونے والے کے پیچھے اس کے گھر کی دیکھ جہاں اسے گناہ کو جو بدی مثل اجر ملے گا۔

امام احمد و حاکم اور بخاری نے حضرت سہیل بن صفیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی معاونت کیا یا کسی مقررہ فیہ جنگ کی میں معاونت کی، کسی مکاتب نظام کے ذریعہ اس کی اور جنگ میں معاونت کی اللہ تعالیٰ اسے اپنے (عرش کے) سایہ میں رکھے گا جس دن اللہ تعالیٰ کے (عرش کے) سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا (۱۹)۔

امام ابن حبان، حاکم (انہوں نے استصحیح کیا ہے) اور بخاری نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی جہاد کے سر پر سایہ کی قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس پر سایہ فرمائے گا اور جس نے اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کے لئے سامان جہاد کیا حتیٰ کہ وہ قمل ہو تو اس کے لئے جہاد کی مثل اجر ہے اور جس نے اللہ کی رضا کے لئے سبھ بانی جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں عمل بنائے گا (۲۰)۔

امام احمد، نسائی، حاکم اور بخاری نے حضرت سعید بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہ مجھے حدیث بیان کیجئے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مسلمان نے اللہ کے راستہ میں جہاد (دو) خرچ کیا جنت کے گہران میں اس کا استہزائے ترین گے اور اسے اپنے پاس کی خستوں کی طرف بلائیں گے۔ میں نے پوچھا کیسے۔ ہر؟ فرمایا اگر سواریاں ہوں تو وہ سواریاں، اونٹ ہوں تو اونٹ، اگر نعل ہوں تو وہ نعل (خرچ کرے) (۲۱)۔

۱۔ مجمع مسند جلد ۱۳، صفحہ ۳۵ (۱۳۵) مطبوعہ مکتبہ المدینہ بیروت

۲۔ سنن ابن ابی حاتم جلد ۳، صفحہ ۳۴۴ (۲۷۵۸) مطبوعہ دار کتب العلمیہ بیروت

۳۔ مجمع زاد جلد ۵، صفحہ ۵۱۵ (۹۴۸۰) مطبوعہ دار الفکر بیروت

۴۔ مستدرک جلد ۲، صفحہ ۹۹ (۱۲۴۸)

۵۔ شعبہ الایمان جلد ۴، صفحہ ۳۳ (۴۲۷۲)

۶۔ ایضاً جلد ۲، صفحہ ۹۸ (۲۴۶۷)

۱۔ امام ابن ابی شیبہ اور ابن ابی نجران نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو تم اپنے اہل یا بغیر اسراف اور بغیر غل کے شے بیچ کر دے گا اللہ کی راہ میں ہے (۱)۔

امام طبرانی نے کعب بن عفر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس کی جلدی اور شفا کسی تو عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ کا شیہہ کاش یہ اللہ کے راستہ میں ہوتا (یعنی عبادہ ہوتا)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ اپنے بھوتے بچوں کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو وہ اللہ کے راستہ میں ہے، اگر وہ نکلا ہے کہ بڑے والدین کے لئے محنت مزدوری کرے تو وہ اللہ کی راہ میں ہے، اگر وہ نکلا ہے کہ اپنے لاپرواہ فرج کرے (تاکہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے) سے اپنے آپ کو بچائے تو وہ اللہ کی راہ میں ہے، اگر وہ نکلا ہے تاکہ دیکارنی اور غائرت کے اظہار کے لئے بیٹے دو شیطان کے راستہ میں ہے (۲)۔ عبدالمزاق نے ابوہریرہ میں روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص ایک بیٹے کے اوپر سے نبی کریم ﷺ بیٹھ چلے گئے سامنے آیا تو صحابہ کرام نے کہا کتنے عہد جسم والا انسان ہے! کاش اس کا جسم اللہ کی راہ میں ہوتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا (تم یہ سمجھتے ہو) کہ قتول ہی صرف اللہ کی راہ میں ہوتا ہے؟ فرمایا جو رزق حلال کی تلاش کے لئے نکلتا ہے لے لے زمین پر جیسے تاکہ اس کے لئے اپنے والدین کی سعادت کرے تو وہ اللہ کی راہ میں ہے اور جو رزق حلال کی تلاش میں نکلتا ہے تاکہ اپنی ضروریات پوری کرے تو وہ اللہ کی راہ میں ہے اور جو بھراؤ کا اثر (تکبر و ذلالت) کی تلاش کے لئے نکلتا ہے وہ شیطان کے راستہ میں ہے (۳)۔

امام ترمذی نے اصحاب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے والدین کی خدمت کے لئے محنت کی وہ اللہ کے راستہ میں ہے جس نے حلال کی خواہش کے لئے محنت کی وہ اللہ کے راستہ میں ہے جس نے اپنے نفس کو بچانے کے لئے محنت کی وہ اللہ کی راہ میں ہے اور جس نے تکبر و ذلالت کے لئے محنت کی وہ شیطان کی راہ میں ہے (۴)۔

امام احمد اور نسائی نے سنن میں حضرت ابوہریرہ بن جراح سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو غافل رقم اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا اس کو سات سو ملے گا اور جو اپنے ہونے اور اپنے اہل کے اوپر خرچ کرے گا یا بریعی کی عبادت کرے گا یا راستہ سے تکلیف دہ چیز بنائے گا اس کو ایک ٹکڑی کی دس ٹیکیاں ملے گی جاؤ گی اور روزہ وصال ہے جب تک اسے چھڑا نہ جائے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے کسی حساسی تکلیف میں مبتلا کیا اس کے لئے بھی صلہ ہے (۵)۔

امام ابن ابی شیبہ بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی نے حضرت ابو مسعود البدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو اپنے اہل پر ثواب کی نیت سے خرچ کرے گا وہ اس کے لئے صدقہ ہوگا (۶)۔

1۔ صحیح ابن ابی شیبہ، جلد ۱، صفحہ 331 (26806) مطبوعہ مکتبۃ الزمان، بیروت۔ 2۔ بحکم کبیر، جلد 19، صفحہ 129 (282)

3۔ مسند عبدالمزاق، جلد 5، صفحہ 271 (9578) 4۔ شعب ابی یوسف، جلد 7، صفحہ 299 (10377)

5۔ بیہقی، جلد 7، صفحہ 152 (9847) 6۔ صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 324، مطبوعہ مکتبۃ ابن کعب خانہ کربئی

امام بخاری اور مسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بھی اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرے گا میں اس پر تجھے ہجرت دیا جائے گا حتیٰ کہ جو تو اپنی بیوی کے منہ میں (تقریباً) دس گلاس کا بھی تجھے اجر ملے گا۔

امام احمد بن محمد بن اسحاق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو تو نے خود کھلایا وہ تیرے لئے صدقہ ہے، جو تو نے اپنی بیوی کو کھلایا وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو تو نے اپنے خادم کو کھلایا وہ تیرے لئے صدقہ ہے۔

امام طبرانی نے حضرت ابو اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے کو پر خرچ کیا تا کہ اس کی بیوی سے ٹھوکار ہے تو یہ صدقہ ہے اور جو اپنی بیوی اپنی اولاد اور اپنے گھر والوں پر خرچ کیا وہ صدقہ ہے (۱)۔

امام طبرانی نے ابی داؤد میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے اوپر اپنے اہل پر اپنی اولاد پر اپنے رشتے داروں پر اور اپنے قریبی افراد پر خرچ کرے گا وہ اس کے لئے صدقہ ہے۔

امام احمد ابو یوسف نے حضرت عمرو بن اسیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ انسان جو اپنے گھر والوں کو دینا ہے وہ اس کے لئے صدقہ ہے (۲)۔

امام احمد ابو یوسف نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب انسان اپنی بیوی کو مالی پلانا ہے تو اس کا اسے اجر ملتا ہے (۳)۔

امام احمد ابو یوسف نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جو اپنی دو بیویاں یا بیویاں یا اپنی قریبی افراد پر خرچ کرے گا اور ان پر خرچ سے مقصود اب کا حصول ہو، حتیٰ کہ وہ دونوں کو نفی کر دے یا دونوں کو سوا سے دو گ دے تو وہ دونوں اس کے لئے آگ سے پرہیز ہوں گی (۴)۔

امام طبرانی اور بیہقی نے انصاف میں حضرت عوف بن مالک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کی تین بیویاں ہوں وہ ان پر خرچ کرتا رہے حتیٰ کہ وہ اس سے جدا ہو جائیں یا فوت ہو جائیں تو وہ اس کے لئے آگ سے قاجاب ہوں گی۔ ایک عورت نے عرض کی خواہ دو بیویاں ہوں؟ فرمایا خود دو بیویاں ہوں (۵)۔

امام بخاری، مسلم اور ترمذی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں میرے پاس ایک عورت آئی جس کی دو بیویاں تھیں اور وہ سوال کر رہی تھی کہ میں نے میرے پاس سوائے ایک گھوڑے کچھ نہ پایا، میں نے اسے دو گھوڑے کا دینے دیا، اس نے اسے دو بیویوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور خود نہ کھلایا پھر وہ کمزری ہوئی اور چلی گئی، میں کہہ رہا تھا کہ تعریف لانے تو میں نے آپ کو یہ واقعہ عرض کیا آپ ﷺ نے فرمایا جس کو بیویاں عطا کی گئیں اور پھر اس نے ان سے اچھا سلوک کیا

۱۔ بحکمیر، جلد ۸، صفحہ ۲۳۹ (۷۹۳۲) طبع دار الفکر، بیروت۔

۲۔ سنن ابی یوسف، جلد ۵، صفحہ ۵۹ (۵۹۴۱) طبع دار الفکر، بیروت۔

۳۔ بحکمیر، جلد ۱، صفحہ ۴۷۲ (۸۵۸) طبع دار الفکر، بیروت۔

۴۔ بحکمیر، جلد ۲۳، صفحہ ۳۸۳ (۸۳۸) طبع دار الفکر، بیروت۔

۵۔ ابن ماجہ، جلد ۱۸، صفحہ ۵۸ (۱۰۲)

تو اس کے لئے شک سے پرہیز نہ کیا۔

امام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں ایک مسند عورت دو بچوں کو لٹکانے لگی۔ یہ بچے مٹی میں سے ٹپکس تھیں۔ مجھ کو میں اور میں نے ایک ایک بچہ ہر ایک کو لی اور میری کھجور کو کھانے کے لئے مٹی میں صرف اٹھا یا تو دو بچے انہوں نے نہ کھائی اس نے اس بچہ کو لٹکا کر لیا یا جسے وہ کھانا چاہتی تھی۔ لیکن میں نے یہ بات بہت عجیب لگی۔ میں نے اس کا یہ عمل دوسوں اللہ تعالیٰ نے اس سے لے کر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے میرے لئے جہنم میں جنت واجب کر دی ہے یا (فرمایا) اس کو مجھ کے بدلے آگ سے آزاد کر دیا ہے (2)۔

امام ابن ابی شیبہ، بخاری، (ابن ماجہ) اور مسلم اور ترمذی نے حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ میں سچا بھلا بھلا نے فرمایا جس سے وہ بچیں کی پرورش کی حتیٰ کہ وہ بالغ ہو گئیں تو میں اور وہ جنت میں ان دو لکھویں فی طرح آگئے۔ اعلیٰ ہوں گے۔ امام ابن ابی شیبہ اور ابن ماجہ نے حضرت انس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دو یا تین یا چار بچوں کی پرورش کی حتیٰ کہ وہ فوت ہو گئیں یہ وہ ان کو چھوڑ کر فوت ہو گیا تو میں اور وہ جنت میں ان دو لکھویں فی طرح آگئے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے سب سے پہلے اور تمہاری آگے کے ساتھ امتداد فرمایا (3)۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ، ابن حبان اور احکم نے حضرت انس عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کی دو یا تین یا چار بچیں ہوں اور جب تک وہ اس کے ساتھ ہوں یا وہ ان کے ساتھ چھوڑ کر فوت ہو جائے تو وہ دونوں اسے جنت میں داخل کریں گی (4)۔

امام ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان اور ترمذی نے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کی دو بیٹیاں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے جب تک وہ ان کے ساتھ ہوں یا وہ ان کے ساتھ رہے تو وہ جنت میں داخل کریں گی۔ امام احمد نے حضرت یونس بن یحییٰ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی بیٹے کی کائنات کی خود وہ اس کا قریبی بویا قریبی نہ ہو میں اور وہ جنت میں ان طرح آگئے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کو مٹا کر اشارہ کیا اور جس نے تین بیٹیوں کی کائنات لے کے سخت کی وہ جنت میں ہے اور وہ اللہ کے راست میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے جو درود اور بھی ہر حق سترے والا ہو۔

امام ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، ترمذی اور ابن حبان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں ہوں یا تین بیٹیاں ہوں یا دو بیٹیاں ہوں یا دو بیٹیاں ہوں ان کے ساتھ حسن سلوک کرے اور ان کے بارے میں اللہ کے لئے (ایک روایت میں ہے) انہیں ادب سکھائے اور ان کے ساتھ چھوڑ دیا تو ان کے

1 صحیح بخاری، جلد ۱، صفحہ ۱۹۰، طور و احوال صحیح اسلام آباد، ترجمہ صحیح مسلم، جلد ۱، صفحہ ۱۴۳ (2000) مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، مصر۔

2 ابن ماجہ، تصحیح ابن حبان، جلد ۲، صفحہ ۱۹۱ (447) مطبوعہ مکتبہ مائتہ لکھنؤ۔

3 ابن ماجہ، تصحیح ابن حبان، جلد ۲، صفحہ ۲۱۸ (3670) مطبوعہ مکتبہ مائتہ لکھنؤ۔

میں نے فرمایا میں نے اس پر بھائی کر رکھتے۔ گذر۔ اس شخص پر یہ نہیں دیا اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ سے زیادہ دے دے۔
وہاں سے وقت باؤک سے چلتا ہے (۱)۔

امام میرانی نے حضرت سید بن احمد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ اس طرح کے حدیث نہیں کر سکتے جو ہم پھیلا ہے (۲)۔

امام میرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ: میں نے حضرت علی کا کہہ دیا ہے کہ: میں نے تو اپنے سلطان عجمی کی طرف سے چاہا ہے کہ وہ اسے دے، وہ اسے نکھاتا ہے (۳)۔

امام ابن الجوزی نے حضرت الشافعی رحمہ اللہ سے روایت کی ہے (قرن معروف) کہ: میں نے حضرت الشافعی سے ساتھ ہونا دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر رحم کرے، اللہ تعالیٰ جو ذوق و طافرا نے وہ مسائل و حجج بتائیں اور عرض کا بھی نہیں کرتا۔

اسی چیز نے علی بن ابی طالب کے طریق سے روایت کیا ہے کہ: میں نے جو وہاں سے ملے ہیں اور انہیں جو طریقوں سے (۴)۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْغُلُوا صَدَقَتَكُمْ فَإِنِ بَالِغٌ إِلَىٰ كَالْيَدِ
يُسْفِقُ فَاَلَهُ مِمَّا مَلَائِكَتُهُمْ وَلَا يُؤْمِنُونَ بِأَنَّهُم يَوْمَ الْآخِرَةِ
كَسَلُ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ ثَرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَكَّرَ كَهُ صُلْدًا
يَعْقِدُ مِرْوَنٌ كُلَّ شَيْءٍ وَقَدْ كَسَبُوا ۚ قَالَ اللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۚ

”اے ایمان والو! صدقات نہ مانع کرو اپنے صدقوں کو احسان نہ آراؤ اور نہ کو پہنچا کر اس آدمی کو طرح برف نہ کرتے ہو
ایمانی لوگو! یہ کہنا ہے کہ: میں نے اور میں نے نہیں لکھا ہے کہ: میں نے تو تم پر۔ اور یہ کہنا ہے کہ: میں نے تو تم پر
چونکہ جو جس پر مٹی پڑی ہو پھر برست آئے نہ کی بارش اور پھر چلتے اسے چٹانیں صاف پھر۔ (یا کار)
حاصل نہ کر سکتے کہ کچھ بھی اس سے جو وہاں نے کہا اور اللہ تعالیٰ بہت نہیں دیتا کہ وہ تعالیٰ نے دیا ہے“۔

امام ابن الجوزی نے حضرت الشافعی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ: میں نے کوئی بارش خرقہ یا پھر اس کا احسان
جلا دیا اس کو اور اسے دئی جس کو اس نے قاتلوں کو اور سائلوں کو۔ اللہ تعالیٰ نے اسے شخص کی مثال ایک چٹان سے دی ہے
جس پر مٹی پڑی ہو اس پر بارش برست۔ اور اس پر مٹی کا ذرا بھی پڑی نہ رہے اس طرح اللہ تعالیٰ اس شخص کے اجر کو مٹا دیتا ہے جو
صدقہ دیتا ہے پھر اس کا احسان جلا دیتا ہے جس طرح بارش اس کو مٹی دیتی ہے۔

امام ابن الجوزی نے حضرت اسدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ: میں نے کوئی بارش خرقہ یا پھر اس کا احسان
اپنے صدقات کو احسان دیتا ہے اور اسے اپنے کے ساتھ پاگل نہ کرے اور نہ ہمارے صدقات پاگل ہو کر کسی کے جیسے رہا،

۱۔ شعبہ ۱، جلد ۲، صفحہ ۲۸۰ (۱۷۵۴) ۲۔ ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۲۳۱ (۱۷۵۴) ۳۔ ابن ماجہ، جلد ۲، صفحہ ۲۴۲ (۱۷۵۴) ۴۔

۴۔ ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۲۳۱ (۱۷۵۴) ۵۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت عمرؓ رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اس حدیث روایت کیا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہؓ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ الوابل سے مراد وہ بارش ہے جو مثل ہے جو اللہ تعالیٰ نے قیامت کے روز کفار کے اعمال کے لئے بیان فرمائی ہے۔ فرمایا لَا يَتَّقِيهِ كَثِيرٌ مِّنْهُمْ عَلَىٰ كَثُرِهِ وَلَٰكِنْ كَثُرُوا۔ یعنی ان دنوں کفار اعمال سے صاف ہوں گے جیسے اس بارش نے پھر کوساں کر دی جس پر کچھ بھی باقی نہیں رہا (۱)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ قَوْلُكَ هَلْ يَنْصُرُ الْبَارِئُ اس کو شک بادہ جس پر کچھ مانا نہیں ہے۔

امام الطبری نے مساکن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت نافع بن الأزرقؓ رحمہ اللہ نے اس سے پوچھا کہ صفوان کا کیا مطلب ہے ابن عباس نے فرمایا صاف پختا پختہ۔ نافع نے کہا کیا عرب یہ معنی جانتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں تو نے اس میں غرک تو نہیں کیا۔

عَلَىٰ ظُلْمٍ ضُفُوفًا ثُلَّةً مَّتَرَةً غُلَّتْ بَهْدَهُنَّ يُولُوعُ السَّيْلِ
میں سرداروں اور سردار کا بیٹا ہوں جن کے گناہ کے لئے پھر کی طرح مٹی ہو چکی ہو۔

حضرت نافع رحمہ اللہ نے کہا مجھے صلۃ کے بارے میں بتائیے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر کامطلب پختا پختہ ہے۔ نافع نے کہا کیا عرب یہ معنی جانتے ہیں؟ ابن عباس نے فرمایا ہاں کی تو نے ابوطالب کا قول نہیں سنا۔

وَأَنزِلْنَا لَقْرَمٍ وَأَنزِلْنَا قَرَمٍ لِّهَاتِمِ
لَا يَأْمُرُ صَلَاحِي مَجْدُهُمْ مَعْقِلَ صَلَاحِ
وَمَثَلُ الَّذِينَ يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَتَشْيِئَاتِهِمْ
أَنفُسِهِمْ كَشَلِّ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَكَانَتْ أَلْكَهَا ضَعْفَيْنِ فَإِن
لَّمْ يُصِيبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۖ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝۴۱

”اور مثل ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی خوشنودیاں حاصل کرنے کے لئے کہ نہ پختہ ہو جائیں ان کے دل ان کی مثال اس بارش جیسی ہے جو ایک بلندہ زمین پر ہو برسا ہو اس پر زود کویت تو لایا وہ بارش دو گنا پھل اور اگر نہ برستے اس پر بارش نہ پختہ ہی کافی ہو جائے اور اللہ تعالیٰ جو تم کر رہے ہو سب دیکھ رہا ہے۔“

نام ابن ابی حاتم نے حضرت ربیع رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو مثال ہے جو اللہ تعالیٰ نے سونے کے ٹکڑے کے لئے بیان فرمائی ہے مثال سے مروی ہے کہ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ کا معنی یہ ہے کہ وہ عذاب کی غرض سے عمل کرے۔

حضرت الحسن رحمہ اللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں وہ شہرت اور بڑا کاری کار اور نہیں کرتے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے الطبری سے روایت کیا ہے کہ تَشْيِئَاتِهِمْ لِقَوْلِهِمْ مَعْنٰی فَصْلًا مِّنْهَا ”اور ہلکا ہے (2)۔“

امام ابن جریر نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس کا معنی ہے یقیناً یقیناً من عند انفسہم (۱)۔
امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے وہ تفسیر فرماتے ہیں وہ یقیناً رکھتے ہیں جہاں
نہیں اصحاب کو فوج کرتے ہیں (۲)۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں جب آدمی صدقہ کا
ادائیغہ دے یا اللہ کی رضا کے لئے جو کوئی قلم رکھتا ہے اس میں ربا کی ملامت ہو تو رکے (۳)۔
امام ابن المنذر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ تفسیر تفسیر القرآن تفسیر ہے۔
امام الحاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ پیر تو تو کفر سے کفر کے ساتھ پڑھتے تھے۔
ابن جریر میں کافی حد تک کہتے ہیں۔

امام ابن جریر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے (۴)۔
امام ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں میں
میں لہر لہر شیعہ تھی (۵)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ سے روایت کیا ہے اصل تھا وہی فرماتے ہیں اس بارش پر بارش برسی ہے۔
حضرت عطاء الخراسانی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ الوابل سے مراد سارا عمارت ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن المنذر نے مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فائض الکلیا ضعیف جن میں کا پھل دو گنا ہوتا ہے۔
امام ابن جریر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فائض الکلیا ضعیف فرماتے ہیں جس طرح اس بارش کا
پھل دو گنا ہوتا ہے اسی طرح اس بارش کرنے والے کے لئے دو گنا ہوتا ہے (۶)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ (طی) سے مراد شمس ہے (۷)۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس کا معنی طش (پھوار) ہے (۸)۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ لعل سے مراد بارش کے چھوٹے قطرے ہیں (۹)۔
امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ نے جو کون کے عمل کی
شرایع فرمائی ہے فرماتے ہیں وہ میں بھی سوچ سے غور نہیں ہوتا ہے یہ بارش ہر حالت میں پھل دیتا ہے کہ بارش گئے
تب بھی پھل دیتا ہے اگر شجر گئے تب بھی پھل دیتا ہے (۱۰)۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اس سے مراد مصر کی
زمین ہے اگر اسے شمس گئے تو درخت چلے جائے۔ اگر بارش گئے تو درخت چلے جائے۔

1۔ تفسیر مجاہد رحمہ اللہ جلد 3 صفحہ 47	2۔ ابن ابی حاتم جلد 3 صفحہ 48	3۔ ابن ابی حاتم جلد 3 صفحہ 48	4۔ ابن ابی حاتم جلد 3 صفحہ 48	5۔ ابن ابی حاتم جلد 3 صفحہ 48
6۔ ابن ابی حاتم جلد 3 صفحہ 48	7۔ ابن ابی حاتم جلد 3 صفحہ 48	8۔ ابن ابی حاتم جلد 3 صفحہ 48	9۔ ابن ابی حاتم جلد 3 صفحہ 48	10۔ ابن ابی حاتم جلد 3 صفحہ 48

أَيُّوَذَا حَدَّثَكُمْ أَنْ تَكُونُوا لَهُ جَنَّةٌ مِّنْ جَنَّاتٍ وَأَعْنَابٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ لَهُ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّتُهُ
ضَعْفَاءٌ فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ
اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿٥٥﴾

”کیا پسند کرتا ہے کوئی قسم میں سے کہ ہر اس کا ایک باغ کھجور کا اور انگوروں کا یعنی ہولہ می کے پتے پھریاں
(کھجور و انگور کے علاوہ) اس کے لئے اس میں ہر قسم کے اور پھل بھی ہوں اور لیا سوا سے بڑھا پنے سے اور اس
کی اور ابھی کچھ بڑھو (تو کیا وہ پسند کرتا ہے کہ) پچھلے اس کے باغ کو گولو جس میں اس آگ ہو پھر وہ پتے پھریاں
جائے ایسے ہی لہولہ کر بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے (ایلیا) آیتیں تاکہ تم غور و فکر کرو۔“

امام ابن العربی رحمہ اللہ میں حیدر بخاری دکن جبریل دکن اپنی حاکم اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
کیا ہے فرماتے ہیں ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام سے پوچھا یہ آیت کس کے متعلق نازل ہوئی آئیوَذَا حَدَّثَكُمْ
الانصار صحابہ کرام نے کہا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ناراض ہوئے اور فرمایا کہ ہاں میں یا نہیں جانتے ہیں۔
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اے امیر المومنین میرے دل میں ایک خیال ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے بھیجے
جہاں کرو اور اپنے آپ کو حقیر نہ سمجھو۔ ابن عباس نے فرمایا یہ تمہاری مثال بیان کی گئی ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کون سے حمل کی
مثال ہے؟ ابن عباس نے فرمایا حمل کی شمشیر ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا یہ ایک غنی زنی کی مثال ہے جو اللہ کی اطاعت کا عمل کرتا
ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے شیطان کو بھیجتا ہے۔ پس وہ مٹتا ہوں کے قتل کرتی ہے حتیٰ کہ وہ اپنے اولاد کو ذبح کر دیتا ہے (۱)۔

امام عہدین حمید نور ابن العربی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا ”ج رات میں نے ایک آیت تلاوت کی ہے جس نے مجھے ساری رات بیدار رکھا ہے آئیوَذَا حَدَّثَكُمْ الانصار فرمایا اس
آیت کو مرد ہے بعض لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جانتا ہوں اور اللہ جانتا ہے
(یہ سچی کلام ہے) میں نے پوچھا ہے کہ تمہارے پاس آیت کے تعلق کوئی علم ہے یا کوئی روایت سنی ہے؟ وہ خاموش رہے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا میں کچھ استہزاء سے بول رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے بھیجے ایسا اور اپنے
آپ کو حقیر نہ سمجھو۔ میں نے کہا اس آیت سے مراد حمل ہے۔ فرمایا اس سے تو اس حملی مراد ہے جس نے کہا میرے دل میں جو
اعتقاد رکھ گیا تھا وہ میں نے بیان کر دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے چھوڑ دیا اور خود تفسیر بیان کرنے لگے فرمایا اسے بھیجے تو
نے جیج کہا ہے اس سے مراد حمل ہے۔ ابن آدم ہاں کا زیادہ محتاج ہوتا ہے جب اس کی عمر بڑھ جاتی ہے اور نیکل زیادہ ہوتے
ہیں اور ابن آدم قیامت کے روز اپنے حمل کو زیادہ محتاج ہو گا اسے بھیجے انو لئے جیج کہا۔

امام ابن جریر اور ابن ابی ہریرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ایک انجی مثل بن فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ کی تمام باتیں انجی میں فرماتے ہیں، بڑھاپے میں باغ نکالے پھر اس کو بڑھوپا لٹی ہو اور ابن ابی ہریرہ کی آخری عمر میں چھوٹی ہو، باغ پر ایک گھوڑا آئے جس میں آگ ہو اور اس کے باغ کو جلا دے اسے پھر اس قسم کا باغ لگانے کی قیامت نہ ہو اور نہ اس کی نسل میں کوئی ایسے فرد ہو جس پر اس نے احسان کیا ہو اور وہ اس کے ساتھ مل کر اس کی نگرانی کریں۔ اسی طرح قیامت کے روز کا فرق وہ ب اللہ تعالیٰ کی طرف اسے لوٹا جائے گا تو اس کے لئے کوئی نیک عمل نہ ہوگا تاکہ اس کے عملی ہوتے پر اسے توبہ کا موقع دیا جائے جس طرح اس کے لئے کوئی قیامت نہیں ہے تاکہ پہلے جیسا باغ لگا سکے اور نہ اس نے کوئی نیک کام کیا جس کا صلہ اس کی طرف لوٹے جس طرح اس کو اپنی اولاد سے ناکہ نہ ہو اور ضرورت کے وقت اجر سے محروم رہے گا جس طرح یہ شخص اپنے باغ سے بڑھاپے اور لادگی کی زدوں کے وقت محروم رہا ہے (۱)۔

۱۔ م ابن جریر نے حضرت سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ دنیا کاری کے طور پر خرچ کرنے کی دوسری مثال ہے وہ لوگوں کو دھمانے کے لئے مال خرچ کرتا ہے۔ پس اس کا مال ضائع ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے ابر عاقلین فرما۔ تاہم جب قیامت کا دن ہوگا وہ اپنے خرچ کا محتاج ہوگا تو وہ دیکھے گا کہ دنیا کاری نے اسے جلا دیا ہے اور وہ ختم ہو گیا ہے جس طرح اس شخص نے اپنے باغ پر خرچ کیا حتیٰ کہ جب وہ بڑھاپا ہو گیا اور اس کی اولاد زیادہ ہو گئی اور اسے اپنے باغ کی ضرورت ہوئی تو وہ محروم رہا اور اس کے باغ کو جلا دیا پس اس نے اس سے کچھ بھی نہ پایا (۲)۔

۲۔ امام محمد بن حنفیہ ابن جریر اور ابن ابی ہریرہ نے یہ حدیث کے تحت روایت کیا ہے کہ یہ اطماعت الہی میں کوتاہی کرنے والے شخص کی مثال ہے جو اللہ تعالیٰ کی عطیہ سے غافل رہتا ہے حتیٰ کہ مر جاتا ہے اس کی مرنے کے بعد مثال اس شخص کی، تندرست جس کا بڑھاپے کی حالت میں مل چکا ہو اور اس سے اسے کوئی فائدہ نہ پہنچا ہو جب کہ اس کی اولاد بھی چھوٹی ہو وہ بھی اسے کچھ مفید نہ ہو۔ اسی طرح اطماعت الہی میں کوتاہی کرنے والا مرنے کے بعد ہر بات پر حسرت کا اظہار کرتا ہے (۳)۔

۳۔ امام ابن جریر نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا یہ اس شخص کی مثال ہے جو تیسہ عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ جب اسے آخری عمر میں نیک عمل کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے وہ اس وقت بڑے اعمال میں مشغول ہو جاتا ہے (۴)۔

۴۔ امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ ایک ایسے انسان کے عمل کی مثال ہے جو تیسہ عمل کرتا ہے جس پر اس کے لئے جنت کی مثال ہوتا ہے پھر وہ آخری عمر میں سرنگنی پر اترا تاکہ جنت کی سرنگنی اور برائی میں مر جاتا ہے پس وہ گھوڑا جس میں آگ ہو اس کے باغ کو جلا دیتی ہے اور وہ آگ میں لگی ہوئی کی وجہ سے ہوتی ہے جس پر رہتے ہوئے وہ مر جاتا ہے (۵)۔

تم نہ ادا ہے۔ اگر اس کے کہ چشم پوشی کر لو اس میں اور (خوب) جان لو کہ اللہ تعالیٰ مہربان ہے ہر تعریف کے لائق ہے۔

۱۔ ام ایمن جریر نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ خاکِ گنبدِ نبویؐ سے مراد سونا اور چاندی ہے۔ اور وہما آخرو جملہ منہ منہ لڑائیوں سے مراد سونے، نیکو اور برادر چیز ہے جس پر ذکاوت سونے ہے۔ ۲۔ اسعید بن منصور، محدثین حمیرہ دانت ۳۔ ام ایمن ام ایمن ابی ہریرہ اور یحییٰ نے اسنن میں حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ خاکِ گنبدِ نبویؐ سے مراد تھابت سے مراد وہما آخرو جملہ سے مراد، یحییٰ میں (2)۔

امام مالک، شافعی، ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابو داؤد و ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور دارقطنی نے حضرت یوسف المدنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ دن (تیسرا من) سے کم میں صدقہ نہیں ہے اور پانچ اولاد چاندی سے کم میں صدقہ (خزوفہ) نہیں ہے، پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ نہیں ہے (3) اور سمس کے اٹھانوہ میسے ہوں اور گھجور میں صدقہ نہیں ہے حتیٰ کہ دو ٹیٹے بھی کو بیچ جائیں۔

امام مسلم، ابن ماجہ اور انارقتس نے معیت میں برہن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
 چاندی کے پانچ اوقیہ (34، 612 گرام) کے کم میں صدقہ (نکوۃ) نہیں ہے۔ پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ نہیں ہے اور
 کھجور کے پانچ دول سے کم میں صدقہ نہیں ہے (4)۔

اہم حکمتی اور فوائد آمیز نکتہ کی آیت ہے: ایمان مآج اور اقلیٰ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو غسل بارش اور مٹھن کے پانی سے میرا ہو یا دہاڑی و جرجر کے پانی سے میرا ہو میں دوسرا حصہ نکالتا ہے اور جرجر کے پانی سے میرا ہو میں نصف مٹھن نکالتا ہوں (ص: ۱۵)۔

اہم مسلم، اچھو، ذاکر، نسائی، اور دودھ قحطی کے حضرت چہرہ کی عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ پر فرماتے سنا ہے کہ جو کھیت شیریں اور چشمیں سے ہر اب اس کی پیداوار میں نہ کوڑھوں حصہ ہے اور جو کھوپڑی سے پانی کھینچ کر ہر اب کیا جائے اس میں نہ کوڑھوں حصہ ہے (8)۔

نام بخدی بود ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کھیت بارش اور چشموں کے ذریعے میرا آب ہو اس میں زکوٰۃ و سوا حصہ ہے اور جو اونٹ کے ذریعے کو جس سے پانی بھیج کر میرا آب کی جائے اس میں زکوٰۃ و سوا حصہ ہے (ترمذی)۔

امام ابو یوسف، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور دارقطنی نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے

2- متن معیّن من مضمون، جلد 3، سلو 975 (445) طبرستان، لعل، ص 148

4۔ صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 315، مطبوعہ دارالکتب خانہ گرامی

8۔ مہینہ ختم ہوا، صفحہ 315

تفسیر قرنی، آیات ۱-۳، ج ۳، ص ۵۴

3۔ صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 201: "طریقہ زہد" علامہ اسلام آباد

5- معظمتی، ا۔ احقر، ۱، سنہ 2007

7- م مع 7 ذی کعبه 1409 هـ، 18 اکتوبر 1988ء، قادیان، پاکستان

ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نے عمرو بن لہب اور غلاموں کی زکوٰۃ تمہیں معاف کی ہے۔ پس تم چاندنی کی زکوٰۃ لاؤ اور چالیس درہنوں میں ایک درہم ہے اور ایک سو نوے درہم میں کچھ نہیں ہے۔ جب دو سو درہم پورے ہو جائیں تو ان میں زکوٰۃ پانچ درہم ہیں (1)۔

امام دارقطنی اور حاکم نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان دنوں میں زکوٰۃ ہے گائے میں زکوٰۃ ہے، بکریوں میں زکوٰۃ ہے اور بچے سے بکریوں میں زکوٰۃ ہے (2)۔

امام ابو داؤد نے حبیب بن مسلم بن عمرو بن ابی بن جہد کے طریق سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس چیز سے زکوٰۃ دے گا کھجور، تھوڑے تھوڑے جڑواں کے لئے ہول خفی (3)۔

امام ابن ماجہ اور دارقطنی نے ابی عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر چیز اور عیار پر نصف دینار زکوٰۃ لیتے تھے اور پانس دینار پر ایک دینار زکوٰۃ لیتے تھے (4)۔

امام ابن ابی شیبہ اور دارقطنی نے عمر بن شعب بن ابیہ بن جہد کے سلسلے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں پانچ اونٹوں سے کم کچھ پر (زکوٰۃ) نہیں ہے اور چالیس بکریوں سے کم میں کچھ نہیں ہے تیس گائے سے کم میں کچھ نہیں ہے تیس شتان سونے سے کم میں کچھ نہیں ہے اور سو درہم سے کم میں کچھ (زکوٰۃ) نہیں ہے، پانچ دھن سے کم میں کچھ نہیں ہے۔ کھجور، کشمش، انگور اور جڑواں دسواں حصہ ہے جو بچے والے ہال سے میراب ہوا اس میں دسواں حصہ ہے اور جڑواں کے ذریعے میراب ہوا اس میں نصف عشر (دسواں حصہ) ہے (5)۔

امام ابن ماجہ اور دارقطنی نے عمرو بن شعب بن ابیہ کے سلسلے سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت محمد اللہ بن محمد رضی اللہ عنہما سے جو اہر متوسل، تینوں اور زمین کی سبز بیل کھیرے، بکریوں کی زکوٰۃ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا چھ میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ مزیوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ ان پانچ چیزوں میں عن فرمائی ہے گندم، جو، کھجور، کشمش اور جڑواں (6)۔

امام دارقطنی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ان چار چیزوں میں زکوٰۃ کا ذکر فرمایا گندم، جو، کشمش اور کھجور (7)۔

امام ترمذی اور دارقطنی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کھانکھ کر مزیوں کی زکوٰۃ کے متعلق پوچھ کر آپ ﷺ نے فرمایا ان میں کچھ نہیں ہے (8)۔

امام دارقطنی اور حاکم نے حضرت سعاد بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جڑواں میں

2- مستدرک حاکم، جلد 1، صفحہ 543 (431) مطبوعہ دارقطنی

1- جامع ترمذی، جلد 1، صفحہ 79

3- سنن ابو داؤد، جلد 6، صفحہ 218 (682) مطبوعہ مکتبۃ الرشد، دمشق

4- سنن ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 382 (1791) مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت

5- مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 356 (885) مطبوعہ مکتبۃ الزین، بیروت

6- سنن ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 397 (1815)

8- جامع ترمذی، جلد 1، صفحہ 89 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت

7- سنن ترمذی، جلد 2، صفحہ 96 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت

یہ اس حدیث میں مذکور ہے کہ نبی نے ان میں سے ایک شخص کو لے کر ان کے پاس پہنچا۔ یہ نبی کی بات تھی۔
 ۱۱۔ ایک حدیث میں مذکور ہے کہ نبی نے ان میں سے ایک شخص کو لے کر ان کے پاس پہنچا۔ یہ نبی کی بات تھی۔
 ۱۲۔ ایک حدیث میں مذکور ہے کہ نبی نے ان میں سے ایک شخص کو لے کر ان کے پاس پہنچا۔ یہ نبی کی بات تھی۔

امام دارقطنی نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی نے فرمایا جو لوگ میرے
 بعد ان کے پیچھے آئے اور ان کو لے کر ان کے پاس پہنچا۔ یہ نبی کی بات تھی۔
 ۱۳۔ ایک حدیث میں مذکور ہے کہ نبی نے ان میں سے ایک شخص کو لے کر ان کے پاس پہنچا۔ یہ نبی کی بات تھی۔

امام دارقطنی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی نے فرمایا جو لوگ میرے
 بعد ان کے پیچھے آئے اور ان کو لے کر ان کے پاس پہنچا۔ یہ نبی کی بات تھی۔

امام دارقطنی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی نے فرمایا جو لوگ میرے
 بعد ان کے پیچھے آئے اور ان کو لے کر ان کے پاس پہنچا۔ یہ نبی کی بات تھی۔

امام دارقطنی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی نے فرمایا جو لوگ میرے
 بعد ان کے پیچھے آئے اور ان کو لے کر ان کے پاس پہنچا۔ یہ نبی کی بات تھی۔
 ۱۴۔ ایک حدیث میں مذکور ہے کہ نبی نے ان میں سے ایک شخص کو لے کر ان کے پاس پہنچا۔ یہ نبی کی بات تھی۔

امام دارقطنی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی نے فرمایا جو لوگ میرے
 بعد ان کے پیچھے آئے اور ان کو لے کر ان کے پاس پہنچا۔ یہ نبی کی بات تھی۔

امام دارقطنی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی نے فرمایا جو لوگ میرے
 بعد ان کے پیچھے آئے اور ان کو لے کر ان کے پاس پہنچا۔ یہ نبی کی بات تھی۔
 ۱۵۔ ایک حدیث میں مذکور ہے کہ نبی نے ان میں سے ایک شخص کو لے کر ان کے پاس پہنچا۔ یہ نبی کی بات تھی۔

امام دارقطنی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی نے فرمایا جو لوگ میرے
 بعد ان کے پیچھے آئے اور ان کو لے کر ان کے پاس پہنچا۔ یہ نبی کی بات تھی۔

امام دارقطنی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی نے فرمایا جو لوگ میرے
 بعد ان کے پیچھے آئے اور ان کو لے کر ان کے پاس پہنچا۔ یہ نبی کی بات تھی۔

- | | | |
|--------------------------------|--------------------------------|--------------------------------|
| ۱۔ سنن ابی یوسف جلد ۱ صفحہ ۳۶ | ۲۔ سنن ابی یوسف جلد ۱ صفحہ ۳۶ | ۳۔ سنن ابی یوسف جلد ۱ صفحہ ۳۶ |
| ۴۔ سنن ابی یوسف جلد ۱ صفحہ ۳۶ | ۵۔ سنن ابی یوسف جلد ۱ صفحہ ۳۶ | ۶۔ سنن ابی یوسف جلد ۱ صفحہ ۳۶ |
| ۷۔ سنن ابی یوسف جلد ۱ صفحہ ۳۶ | ۸۔ سنن ابی یوسف جلد ۱ صفحہ ۳۶ | ۹۔ سنن ابی یوسف جلد ۱ صفحہ ۳۶ |
| ۱۰۔ سنن ابی یوسف جلد ۱ صفحہ ۳۶ | ۱۱۔ سنن ابی یوسف جلد ۱ صفحہ ۳۶ | ۱۲۔ سنن ابی یوسف جلد ۱ صفحہ ۳۶ |

جائے گا اور صدقہ وصول کرنے والا میں رو بہ باد بکریاں اسے دے گا اور جس کے پاس اسنے اونٹ ہوں کہ اس پر بطور زکوٰۃ
بنت لیون واجب ہو اور اس کے پاس بنت خاضہ ہو تو اس سے وہ قبول کی جائے گی اور ساتھ ہی دو بکریاں یا تین رو بہ وصول
کئے جائیں گے اور جس کے پاس اسنے لولہ ہوں کہ اس پر بنت خاضہ واجب ہو اور اس کے پاس صرف ذکر ابن لیون ہو تو
اس سے وہ قبول کیا جائے گا اور جس کے ساتھ کچھ نہیں لیا جائے گا اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو اس پر زکوٰۃ واجب
نہیں ہے لیکن ان کا مالک چاہے تو صدقہ کر سکتا ہے اور بکریاں سب چار گاؤں میں چرنے والی ہوں اور وہ چار میں سے ایک
جو یک تو ایک سو تین تک ان میں ایک بکری یا دو جب ہوگی، جب ایک سو تین سے زائد ہوں گی تو دو سو تک دو بکریاں ہوں گی،
جب دو سو سے زائد ہوں گی تو تین سو تک تین بکریاں ہوں گی، جب تین سو سے زائد ہوں گی تو چار سو تک ایک بکری واجب ہو
گی بطور زکوٰۃ فقہ بزرگ بکری کی ہونے کی اور نہ عیب دار نہ زانیہ نہ جائے گا مگر یہ صدقہ دینے والا خود زانیہ پسند کرے اور متفرق
(بکریوں) کو جمع نہیں کیا جائے گا اور دو شرکیوں کی کٹھی بکریوں کو جب جدا نہیں کیا جائے گا کہ صدقہ سے بچ جائیں اور دو
شرکیوں سے لیا جائے گا اور اپنے اپنے حصہ کے مطابق جو عا کرین گئے۔ اگر چہ نے بکریوں کو چار سو تک نہ بچیں
تو ان میں کچھ واجب نہ ہوگا مگر یہ کہ ان کا مالک چاہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے، اگر کسی کے پاس ایک سو نوے
رو بہ مال ہو تو اس پر کچھ واجب نہیں ہے۔ مگر یہ کہ مالک خود اپنی طرف سے خود دینا چاہے (تو دے سکتا ہے) (۱)

امام ابن ابی شیبہ ایرواد اور ترمذی اور حاکم نے زہری عن سالم عن ابیہ کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم
ﷺ نے زکوٰۃ کا نصب اور اس کا فرض تحریر فرمایا لیکن اس کو مال کی طرف راہ نہ فرمایا حتیٰ کہ آپ کو وصال ہو گیا پس آپ
نے دعا پڑھی کہوار کے ساتھ (نیام میں) اے اللہ! حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق عمل کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے بھی اس پر عمل کیا۔ اس میں یہ لکھا تھا پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے، دوں میں دو بکریاں ہیں، پچیسوں سے تیس سال تک ایک
بنت خاضہ ہے، جب ان سے زائد ہوں تو بیڑا تیس تک بنت لیون ہے، جب اس سے زائد ہوں تو ستر تک ایک حق ہے
جب اس سے زائد ہوں تو گھڑ تک جب دس ہے، جب اس سے زائد ہوں تو نوے تک دو بنت لیون ہیں، جب اس سے زائد ہوں
تو ایک سو تیس تک دو حقے ہیں، اگر دس سے اونٹ زائد ہوں تو ہر بکری اس میں ایک حق ہے اور ہر چالیس میں بنت لیون ہے۔ اور
چالیس بکریوں میں ایک سو تیس تک ایک بکری ہے، جب اس سے زائد ہو جائیں تو دو سو تک دو بکریاں ہیں، جب اس سے زائد
ہو جائیں تو تین سو تک تین بکریاں ہیں، اگر بکریاں اس سے زائد ہوں تو چار سو میں ایک بکری ہے اور اس کے بعد سو سے کم میں
کچھ واجب نہیں ہے اور دو شرکیوں کی کٹھی بکریوں کو صدقہ کے خوف سے جدا جدا نہیں کیا جائے گا اور جدا کو اکٹھا نہیں کیا
جائے گا اور جو دو شرکیوں پر واجب ہوگا وہ اپنے اپنے حصہ کے مطابق ایک دوسرے سے رجو کر کریں گے اور صدقہ میں بڑھی
اور عیب دار چیز نہیں لی جائے گی۔ زہری فرماتے ہیں جب صدقہ وصول کرنے والا آئے گا تو بکریوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا
جائے گا ایک ٹکٹ ٹھنی، ایک ٹکٹ بھڑ اور ایک ٹکٹ متوسط، یہی صدقہ لینے والا متوسط سے لے گا (۲)۔

حضرت حاکم نے ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم بن ابی بن جدو کے لسنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اہل
 یمن کی طرف سے ایک تحریر بھیجی جس میں فرما تھا: یمن اور دیات کا بیان تھا اور عمرو بن نزہہ کو اسے کر بھیجی۔ اہل یمن میں سے
 سب سے بڑھتی تھی۔ اس کا متن یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَلَا حَسْبُ الْوَحْشِ مِنْ مُّحَمَّدٍ نَّبِیِّ اِلٰی سَفَرِ حَبِیْلٍ بَنِ عَبْدِ بْنِ عَلَیٍّ
 بِالْاَنْحَادِ بَنِ عَبْدِ بْنِ عَلَیٍّ بَنِ عَبْدِ بْنِ عَلَیٍّ بَنِ عَبْدِ بْنِ عَلَیٍّ بَنِ عَبْدِ بْنِ عَلَیٍّ بَنِ عَبْدِ بْنِ عَلَیٍّ
 ثامی کے بعد تیسرے حرف پیغام مان آ رہا ہے قرآنی قیمت میں سے شمس دو اور دو اور ان کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر زمین کو
 عطر فرض کیا ہے جس کو بارش، سیلاب کا پانی میرا ہے کہ ہے۔ جو جو بڑا غیر راست میرا ہے ہوا میں اسیوں حصہ ہے جب
 کہ دو پانچ میں ایک تک پہنچ جائے اور جو ان اور اس سے کہ ہے۔ میرا ہے ہوا میں اسیوں حصہ ہے جب کہ دو پانچ میں ایک تک
 پہنچ جائے اور جنگل میں چل کر گزرا کر کے اس کے پاس پہنچ جائے اور اس میں ایک کہ ہے جس کی کہ ہے اور جب
 کبھیس ہو جائیں تو ان میں ایک ہفت خاص ہے۔ اگر بدست خاص نہ ہو تو نہ کہ ان میں ہوگا اور یہ حکم و تہنیں تک ہے۔ جب
 چھتیس ہو جائیں تو ان میں ایک ان ہوتا ہے کہ کہ پہنچا لیں جو جائیں۔ اگر پہنچا لیں سے ایک زائد ہو جائے تو ساٹھ تک اور
 ان میں ہیں چار ہائے ان میں ایک اور زائد ہو جائے تو ساٹھ تک ایک جڑ ہے۔ اگر اکا کو سے ہر جائیں تو ایک سو بیس تک اور
 تھے ہوں گے جو ہائے ہوں گے ایک اور زائد ہو جائے تو پچیس میں ایک ہفت ہوں جو کہ اور ہر پچاس میں ایک ہفتہ ہو
 گا۔ اور ہر تیس کا یوں میں جڑ ہے اور ان پانچ سو سال میں ایک کر کے پانچ سو سال میں ایک ہو چکا ہوگا۔ کاتبیہ کا جڑ ہو گا اور ہر
 چ میں گائوں میں ایک گائے ہوگی اور ہر چالیس بھریوں میں ایک بکری ہوگی۔ وہ یہ حکم ایک سو تیس بھریوں تک ہوگا۔ جب
 ایک سو تیس ہو جائے تو ان میں تیس بھریوں ہوگی۔ یہ حکم تین سو تک پہنچے تک ہوگا۔ اگر تیس سو سے ایک زائد ہو جائے تو
 پچیس سو میں ایک بکری ہوگی اور صدقہ میں ہر بکری۔ اگر وہ واجب دار اور تیس سو کا خرگوش لیا جائے گا۔ اگر مالک خریدنے پر راضی ہو
 دے لے لیا جائے گا۔ متفرق کر یوں کو صدقہ کے خوف سے اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی قطعاً (بکریوں وغیرہ) کو صدقہ کے
 خوف سے قطعاً قطعاً کیا جائے گا اور وہ قطعاً سے جو بطور زکوٰۃ لے جانے کا وہ اپنے اپنے حصہ کے مطابق ایک دوسرے سے
 رہو نہ کریں گے اور ہر پانچ اور تیر چاندی میں پانچ اور ہر زکوٰۃ ہوگی اور جو اس سے زائد ہو گا ان میں ہر چالیس درہم میں ایک
 درہم ہو گا اور یہ پانچ اور تیر سے تم چاندی میں پانچ واجب نہیں ہے اور ہر چالیس درہم میں ایک درہم واجب ہے۔ صدقہ جو
 (میں نے تم کو) اور آیت محمد (ﷺ) کے لئے حلال نہیں ہے۔ یہ زکوٰۃ لوگوں کے قصوں کو کہ کہ کئی سے زور سے مومنین فخر اور
 فی تمیں اللہ سے فریاد فرمائی ہوئے گی۔ غلام اور نکلتے پر اور نکلتے کی پیروی اور ہر زکوٰۃ نہیں ہے جب کہ اس کا اثر نہ ہو گیا ہو اور
 مسلم کے غلام اور اس کے گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

اور فرماتے ہیں کہ تحریر میں تھا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑے گنہگار ہیں خدا کا شریک نہیں ہے
 باقی کسی مومن کو قتل نہ کرے، جنگ سے فرائض اختیار نہ کرے، والدین کی ممانعت نہ کرے، پاک دامن عورت پر تہمت لگا کر ہمارا دیکھنا، سود

حضرت ابو حفص ابن مزاحم رحمہ اللہ نے فضائل میں حضرت ہریر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رمضان کے روزے؟ مائیں اور ذین کے درمیان مطلقاً حج ہیں اور بلند نہیں ہے۔ حج مکہ صحتاً نظر آکر آنے کے ساتھ ابن شاذان نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حید الاسار ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے زور میں تسلیم سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف لکھا کہ جو مسلمان تمہارے پاس سے گزرے اس کی دو کھجور اس کے خاہر مال تجارت سے ہر چائیس یا بارہ ایک دینار وصول کرنا اور جو اس سے کم ہو اس کی زکوٰۃ اس کے حساب سے کوئی نہ جس کا بندھن کھینچو۔ اگر اس سے زیادہ ایک یا تین صدقہ کم دیا جائے تو اس کو چھوڑ دو اور اس مال سے جو کم ہو (۱۱)۔

امام دارقطنی نے حضرت ابو عمرو بن عثمان بن ابیہ رحمہ اللہ کے سند سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے جڑے اور ترکش بچا کر کھانا کھا کھا میرے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ گزرے تو فرمایا اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر۔ میں نے کہا: ابیرہ و سکن یہ چیزیں کئی شکل میں ہے۔ فرو یا اس کی قیمت کا مجھ سے کا صدقہ دے۔

امام ابی ابراہیم دارقطنی نے سند میں ابیہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہمیں ایسے مرد و عورت غلام کا قلم دیتے تھے جو مالک کا پر مال مال ہوتے تھے صدقہ بیکام کرنے والے غلام ہیں جن کے بچے کا رالہ نہیں ہوتا وہ آپ ﷺ کے مال کا صدقہ نہیں کھاتے کا حکم دیتے تھے اور اس قلم کا صدقہ انھوں نے کا حکم دیتے تھے جو فروخت کرنے کے لئے ۲۰ تھے (۲)۔ امام بخاری نے ابی مال بن ابراہیم سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاویہ بن ابیہ کا صدقہ وصول کیا (۳)۔

امام شافعی اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان سے قلم کے تحقیق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ وہ چیز ہے جس کو مسند رکھیں (۴)۔ ابی ابراہیم نے کہا کہ اس میں کوئی غرض نہیں (۵)۔

امام مالک اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں زینون میں عشر ہے (۶)۔ امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں زینون میں عشر ہے (۷)۔

امام دارقطنی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چرنے پھرنے والے گھوڑے میں سے ہر گھوڑے پر ایک دینار ہے (۸)۔

امام مالک و شافعی و ابن ابی شیبہ و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارقطنی و ابی حنیفہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان پر غلام اور گھوڑے پر صدقہ نہیں ہے لیکن غلام میں صدقہ نظر ہے (۹)۔

2- نسائی، حدیث جلد ۲ صفحہ 128

4- مسند ابی حنیفہ جلد ۱ صفحہ 272 (35)

6- مشیخہ دارقطنی، جلد 2 صفحہ 126

1- مؤلف ابن ابی شیبہ جلد 1 صفحہ 255 (20) مسند ابی حنیفہ جلد 1 صفحہ 128

3- مسند ابی حنیفہ جلد 1 صفحہ 1457 (1457) مسند ابی حنیفہ

5- مسند ابن ابی شیبہ جلد 2 صفحہ 373 (10047)

7- ابی حنیفہ جلد 2 صفحہ 127

امام عبد بن حمید نے حضرت سعید بن مسیر رحمہ اللہ سے اس حدیث کے تحت روایت کیا ہے کہ الخبیثہ سے مراد رومی مجبور اور نکمے ہوئے واسطہ ہیں۔ فرمایا: تمہارا کرکسی پر حق ہو اور تمہیں کھوئے ہو اور میرے تو تم کو دے دیتے تو کیا تم اپنے حق سے کئی کرنے والے نہیں ہو گے۔

امام کبیر نے حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کی۔ فرماتے ہیں اگر تم کو کھوکھو کنڈی چیز کو بازار میں بیچا رہا ہے تو تم وہ نہیں ہو گے حتیٰ کہ اس کی قیمت تم نہ ملے گی۔

امام عبد بن حمید نے حضرت المنہاج رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اگر تمہارا کسی پر حق ہو تو تم اپنے حق سے کم لینے پر راضی نہ ہو گے، پھر تم اللہ تعالیٰ کے لئے رومی مال کے ساتھ کیسے دھنی ہو گے ہو جس کے ذریعے تم اللہ کی بارگاہ کا قرب پا رہے ہو۔ امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ تم اس رومی مال کو اچھے مال کی قیمت کے ساتھ لینے کے لئے تیار نہیں ہو گے مگر یہ کہ اس کی قیمت تم نہ ملے گی۔

امام ابو داؤد اور طبرانی نے حضرت عبد اللہ بن معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے تین امور نہ کیا وہ یہ اس نے ایمان کا زائد نہ ٹھکرایا (1) اللہ صمد کی عبادت کی (2) اور مومنوں کی (3) کہ اس کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں (2) اپنے مال کی زکوٰۃ چورس خوش دلی سے ادا کی جو اس پر شکار کی وجہ سے واجب ہے (3) نہ بزرگ جانوں اور دیوانوں نہ بغض جانوروں یا عورتوں نہ بنیاد اور خراب مانی ہو لیکن اپنے درمیانے مال سے دو بیٹے اللہ تعالیٰ کے لئے نہ تو تم سے بہتر مال کا سوال کیا ہے اور نہ تمہیں اسے مال دینے کا حکم دیا ہے (4)۔

امام شافعی نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے سفیان بن عبد اللہ کو طائف پر عمل مقرر کیا اور فرمایا لوگوں کو کہو کہ میں تم سے دو چور نہیں لوں گا جزو دھ کے لئے مگر میں اپنی گالی کی ہوا اور نہ کا بھن چہ خورائوں گا نہ دو دھ داناؤں نہ دینی کبریٰ نہ کھانے کے لئے رکھی تھی ہوگی اور نہ کبریاں کا نرلوں گا ان سے کبریٰ کا بچہ اچھ اور چھ اور یہ رومی اور بہتر مال کے درمیان ہے۔

امام شافعی نے سحر بنی عدی کے بھائی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میرے پاس دو آدمی آئے تو انہوں نے کہا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے کہ ہم لوگوں کے مال سے صدقہ وصول کریں۔ انہوں نے کہا میں نے ہن کو ایک کا بھن بکری پیش کی جو میں نے سب سے بہتر سمجھی، انہوں نے مجھے وہ واپس کر دی اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کا بھن بکری لینے سے منع کیا ہے۔ فرماتے ہیں پھر میں نے انہیں رومی بنی حمری کی بکری دی تو وہ انہوں نے لئے لی۔

امام احمد ابو داؤد اور کئی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے نبی کریم ﷺ نے صدقہ وصول کرنے کے لئے بھیجا، میں ایک مٹھر کے پاس سے گزرا تو اس نے صبر سے لئے لی جتنی کیا۔ میں نے اس کے مال میں بطور کثرت حاصل لازمیائی میں نے سے کہا تم پر بہت کاغذی وجہ لازم ہے۔ اس نے کہا اس کا وہ دھ ہے اور وہ

موازی کے قائل ہے لیکن یہ عرض نہیں ہے۔ وہ یہاں ایک عظیم مولیٰ انوکھی ہے قریہ لے لو۔ میں نے اسے کہا میں وہ نہیں ہوں گا جس کے لینے کا مجھے علم نہیں دیا گیا۔ یہ رسول اللہ ﷺ تھا کہ اسے قریب موجود ہیں۔ اگر تو پسند کرے تو آپ کے پاس یہ پیش کر دے اس نے کہا میں اب اسے کہتا ہوں وہ میرے ساتھ آگئی کے کر نکلا، حتیٰ کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسئلہ عرض کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تو خوشی سے پیش کر دے تو اللہ تعالیٰ تجھے اس کا اجر عطا فرمائے گا اور ہم بھی اسے قبول کر لیتے ہیں آپ ﷺ نے اسے وہ آگئی لینے کا حکم فرمایا اور اس شخص کو برکت کی دعا فرمائی (۱)۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک حلال درہم (دوسرے) لکھتے ہیں یہ جو بیعت پر مبنی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْيَوْمِ الَّذِي نَمُوتُ فِيْهِ حَبْلًا مَّوَدًّا۔

امام عبد بن حمید نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ چھ بیعت سے مراد حلال ہے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت ابن مفلح رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ چھ بیعت سے مراد حلال مال ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ لکھتے ہیں سے مراد حرام مال ہے (۲)۔

امام بیہقی نے الکعب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بحدہ جو حرام مال کما تا ہے پھر اگر اس پر خرچ کرتا ہے تو اس میں اس کے لئے برکت نہیں اُل مال جاتی اور وہ صدقہ کرتا ہے تو قبول نہیں کیا جاتا اور وہ بھیجے جو روزگار کما تا ہے تو وہ اس کے لئے آگ کا زار اور آہوتا ہے واللہ تعالیٰ برائی کی برائی کے ساتھ نہیں ملتا (۳) (بلکہ) برائی کو نیکی کے ساتھ ملاتا ہے اور خبیث کو خبیث کے ساتھ نہیں ملاتا (۴)۔

امام ابی داؤد نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ اسے مرفوع روایت کرتے ہیں کہ خبیث خبیث کو نہیں ملتا لیکن پاکیزہ خبیث کو ملتا ہے۔

امام احمد نے ابی ہریرہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے جو مزدور حلال مال کما تا ہے اور خرچ پاکیزہ ہوتا ہے خبیث کو خبیث نہیں ملتا (۵)۔

امام احمد نے ابی ہریرہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حلال طریقہ سے مال کما تا کہ ہے کسی جو حرام طریقہ سے مال کما تا ہے وہ اسے غلط طریقہ پر خرچ کرتا ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ وہ یتیم کا مال نہ بھیجے اور بچہ اؤں کو لپکاس پہنائے اور جو حرام طریقہ پر مال کما تا ہے پھر غلط جگہ پر خرچ کرتا ہے یہ لاعلاج مرض ہے اور جو حلال طریقہ سے مال کما تا ہے اور جائز جگہ پر خرچ کرتا ہے تو یہ عمل اس کے لئے گناہوں کو اس پر خرچ دھو جاتا ہے جیسے پانی۔ چنگاں سے مٹی کو صاف کر دیتا ہے (۶)۔

امام ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ

۱۔ مسند حاکم جلد ۱ صفحہ ۵۹۵ (۱۴۵۲) صحیحہ ابی داؤد جلد ۲ صفحہ ۵۸

۲۔ شعبہ ابی داؤد جلد ۴ صفحہ ۳۹۵ (۵۵۲۴) مطبوعہ دار الکتب المصریہ ص ۱۷۱

۳۔ کتاب ابی داؤد صفحہ ۲۴۰ مطبوعہ دار الکتب المصریہ ص ۱۷۱

۴۔ شعبہ ابی داؤد جلد ۱ صفحہ ۱۷۱

امام عبد بن حمید نے حضرت محمد بن خالد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے کہا میں بہتر کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرا مال ہے اور حمال نہیں ہیں اور میرے باپ کا مال ہے اور اس کے حمال بھی ہے اور میری بی بی کا بھی مال ہے میرا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔

امام عبد بن حمید نے باہر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انسان شرمگاہ کے سوا اپنے بیٹے کے مال سے لے سکتا ہے۔ امام عبد بن حمید نے حضرت الطحی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انسان کے لئے اپنے بیٹے کے مال سے لینا حلال ہے۔ امام عبد بن حمید نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اپنا بیٹے کے مال سے جو چاہے لے سکتا ہے اور والدہ کو بھی یہی حکم ہے لیکن بیٹے کے لئے اپنے باپ کے مال سے لینا جائز نہیں ہے مگر وہی جو بیٹے کو خوشی سے عطا کر دے۔ امام عبد بن حمید نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مرد کے لئے اپنے بیٹے کے مال سے لینا جائز نہیں ہے لیکن اتنی مقدار جتنا اسے ضرورت ہو خود کھانا یا شراب ہو یا لباس ہو۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انسان اولاد کے مال سے نہیں لے سکتا مگر سے ضرورت ہو تو وہ معروف طریقہ سے اپنے کو پر خرچ کر سکتا ہے مثلاً اپنے باپ کی کفالت کرے جس طرح باپ اپنے بیٹے کی کفالت کرتا ہے پھر اگر وہ خوشحال ہو تو اسے اپنے بیٹے کے مال سے لینا جائز نہیں تاکہ اپنے مال کو بچائے یا اسے حرام مجسمہ پر خرچ کرے۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت قتادہ بن انصاری رحمہ اللہ کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انسان اپنے بیٹے کے مال سے جو چاہے لے سکتا ہے۔ اگر بیٹے کی لونڈی ہو تو اس سے ہم ہنسی کر سکتا ہے اگر چاہے۔ لقادہ فرماتے ہیں لونڈی کے حقوق جو فرمایا وہ مجھے اچھا نہیں لگا۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب شہر کی ماں محتاج ہو تو اپنے اوپر اس کے مال سے خرچ کر سکتی ہے۔ پوچھا گیا وہ خوشحال ہو تو؟ فرمایا اس کے لئے کچھ نہیں ہے۔ (ماہنامہ)

الشَّيْطَانُ يَبْعِدُكُمْ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ وَاللَّهُ يَبْعِدُكُمْ مِّنْ مَّفْهِرَةٍ
وَمِنْ قَتْلٍ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

”شیطان ڈراؤا ہے تمہیں فکرتی سے اور حکم کرتا ہے تم کو بے حیائی کا اور اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے تم سے اپنی بے نیکی کا اور قتل (و کرم) کا اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت و ماسب کچھ جاننے والا ہے۔“

امام ترمذی سنائی ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن جریر اور قتلی نے القعب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابن آدم کے دل میں ایک شیطان کی طرف سے خیال آتا ہے اور اسے اپنے دل کی طرف سے خیال آتا ہے شیطان کا خیال یہ ہے کہ وہ اسے برائی اور فتنہ کو جھٹلانے لگا دیا اسے اور قرآن کی طرف

سے خیانت ہے کہ وہ اسے یقینی کر لے اور یقین کی قسم لے لی کا خیال آتا ہے جس جوار میں کیفیت پائے وہ جان لے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اسے اللہ کی حمد کرنی چاہیے اور جو دوسری کیفیت پائے اسے اللہ کی دعا کا اثر میں غیظان سے پناہ مانگی جائے پھر یہ آیت پڑھی: **الَّذِينَ يَدْعُونَ لِمَا لَمْ يَخْلُقْ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَتْ لَهُمْ نَارُ ابْنِهِمْ هِيَ أَشَدُّ سَخَامًا ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا فِيهَا سَاهُونَ** (۱۶)۔

[illegible]

امام محمد بن حمید اور ان کے جرم سے حضرت ثناء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے وَاللّٰهُ يَهْدِي لَكُمْ فُضُولًا وَجَنَّةُ الْعِزِّ وَاللّٰهُ تَعَالٰی
نہدہ رُحٰی برائوں سے اُسے بخشے گا درجہ دے قمر کے لئے افضل کا وعدہ کرتا ہے (3)۔

اہم دین انسانہ نے حضرت خلد اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھ کو ان آیات بہت اچھی لگی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ذکر کیا ہے اِنْ تَوَلَّوْا۟ اِلَّا شَحَابًا مَّلَكَمًا (عنقریب: 60) تم مجھ سے مانگو جس حدیسی احادیث قبول کروں گا میں دونوں کے درمیان حرف نہیں ہے اور یہ احادیثی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے فرمایا۔ دوسری آیت اس پر تعبیر جاور ہمدانی نے ذکر فرمائی اِنَّكَ كُذِّبْتَ وَاَنْتَ كُنْتُمْ (البقرہ: 152) جب اس کا یقین میرے دل میں قرار پذیر ہو جائے گا تو حیرت موت و کرب الٹی سے کج شک نہ رہیں گے۔ تیسری آیت یہ ہے اَشْرَطْنَ لِیُعِدَّ لَكُمْ الْفَقْرَ وَاَنْتُمْ بِاٰیَاتِنَا مُنْفَرُونَ (النساء: 78) خدا تعالیٰ تمہارے لئے فقر و غنا کی تیاری کر رہا ہے۔

امام احمد نے الزہد میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں انسان کی مثال اس شے کی طرح ہے جو کہ اللہ تعالیٰ اور شیطان کے سامنے بڑی ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ اس پر کرم فرماتا چاہتا ہو تو وہ شیطان سے لے لیا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اس پر کرم نہ فرماتا چاہتا ہو تو شیطان کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا
كَثِيرًا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٥٤﴾

”خط فرما: اے زانی! جسے چاہتا ہے اور مے وعدہ کی محنت زانی تو یقیناً: سے دے دی گئی بہت بھائی اور سحر نصیحت قبول کرتے مگر مشکل مند۔“

امام ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی شیبہ، حاکم اور انہوں نے دناح میں حضرت ابن عباس سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ حکمت سے مراد قرآن کے ساتھ منسوخ، منقح، متفق، مقدم، مؤخر، محال، حرام اور اس کی امثال کی معرفت ہے (۴)۔

اہم انی مردیہ نے حضرت جبریل رضی اللہ عنہ سے طریق سے فرمایا وہ بتیہ ہے کہ حکمت سے مراد قرآن ہے یعنی قرآن کی تفسیر ہے۔ ان کہاں فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ ہے کہ اس کو نیکو کار اور ناجور بدانت ہے۔
 اہم انی انشورہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ النجاشۃ سے مراد قرآن ہے۔
 اہم انی المدینہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ النجاشۃ سے مراد قرآن ہے۔
 اہم ابن عبید بن جریہ نے حضرت جبریل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبوت میں جلد قرآن انجم اور فتیہ ہے۔
 اہم ابن جریہ اور ابن مسعود نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ النجاشۃ سے مراد قرآن کی تفسیر ہے۔
 اہم ابن ابی حاتم نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ النجاشۃ سے مراد قرآن کی تلاوت اور اس میں خود فکر کرنا ہے۔
 اہم ابن جریہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ النجاشۃ سے مراد کتاب (قرآن) اور اس کی تفسیر ہے۔
 اہم ابن عبید بن جریہ اور ابن جریہ نے حضرت جبریل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ النجاشۃ سے مراد کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ
 بیش پایہ سے اس کی صحیح سمجھو لے رہا ہے۔

اہم ابن جریہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ النجاشۃ سے مراد کتاب ہے (۱۷)۔
 اہم ابن عبید بن جریہ نے حضرت جبریل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت سے مراد کتاب کی اصابت اور صحیح سمت ہے۔
 اہم ابن عبید بن جریہ نے حضرت ثارود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ النجاشۃ سے مراد قرآن کی تفسیر ہے۔
 اہم ابن عبید بن جریہ نے حضرت اصفہاک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ النجاشۃ سے مراد قرآن ہے۔
 اہم ابن ابی حاتم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ النجاشۃ سے مراد شیت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی
 خشیت اور خوف پر حکمت کی اصل ہے بحیرہ ثابت کی (۱۸) افسس انتہ جن عبادو اللہ لکھو (۱۹) ناظر (۲۰)
 اہم ابن جریہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ قرآن میں سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ
 انکار میں پایہ ہے۔ حکمت کا اصل رب تعالیٰ کی خشیت ہے۔
 اہم ابن ابی حاتم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ قرآن میں سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ
 اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے۔

اہم ابن عبید بن جریہ نے حضرت جبریل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ قرآن میں سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ
 ان میں سے اصل حکمت کو پاس ہے۔

اہم ابن ابی حاتم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ قرآن میں سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ
 قرآن میں سے اصل حکمت کو پاس ہے۔
 اہم ابن جریہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ قرآن میں سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ
 قرآن میں سے اصل حکمت کو پاس ہے۔

عرض کی سیر خادمہ مسکین ہے وہ کسی چیز پر قادر نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کے خاندان سے کہا کیا تو کچھ قرآن پڑھتا ہے؟ فرمایا اہاں سورت چڑھ۔ اگر نے تلاوت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شاہنشاہ تیرا خادمہ تو کئی ہے۔ میں وہ جو موت اپنے خاندان کے ساتھ رہی پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی تو عرض کی اے ع کے نبی اللہ تعالیٰ نے تم پر رزق کثرت فرمادیا ہے۔ امام طبرانی اور بیہقی نے اشعب میں حضرت ابو امامہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے نبی علیاں کا حصہ خریدا ہے اور مجھے اس پر اتفاقاً نام نفع ہوا ہے آپ ﷺ نے فرمایا میں تجھے اس سے زیادہ نفع پانے والے کی خبر نرسوں؟ انہ نے کہا کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جس سے زیادہ نفع پانے والا ہو؟ فرمایا ایک شخص جس کی آیات کو سمجھو وہ شخص چلا گیا اور اس آیات کو سمجھ لیں۔ مگر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس کے متعلق بتایا۔ امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہ ایک شخص کو ایک آیت سمجھتا ہے پھر فرماتا ہے اس آیت کو سمجھ لے کیونکہ یہ خبر اس تمام سے بہتر ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے حتیٰ کہ آپ تمام قرآن کے متعلق پکڑ فرماتے۔

امام طبرانی نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں تم میں سے کسی کو کتنا جائے گا اگر تم صحیح کھانا شہر کو جاؤ گے تو تمہارے لئے چار اونٹنیاں ہوں گی۔ فرماتے تھے دو کچا ہے میں کیسے کھا سوں؟ جا سکتا ہوں اگر تم میں سے کوئی کچا ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کی کوئی آیت سمجھ لے تو پاس کے لئے کئی چار اونٹنیاں سے بہتر ہے حتیٰ کہ آپ نے بہت سی تعداد شمار کی۔ ابن تیمیہ نے اشعب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے تمہارے گروہ کا کیا قسم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ جب وہ ہزارے لوٹ کر آئے تو وہی آیات تلاوت کرے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے بی آیت کے بدلے ایک بکلی گھستا ہے (۱)۔

امام ابوہریرہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور مگر جس میں قرآن پڑھا جاتا ہے اس میں خیر زیادہ ہوتا ہے اور وہ مگر جس میں قرآن نہیں پڑھا جاتا اس میں خیر کم ہوتی ہے۔ ابن جریر نے فضل المعلم اور ریاض المصلحین میں اور بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قرآن خدا ہے اس کے بعد کفر نہیں ہے اور قرآن کے بغیر کفر نہیں ہے۔

امام بخاری نے تاریخ میں اور بیہقی نے رجاء القوی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کی حفاظت کی نعمت عطا فرمائی اور اس نے کسی اور کے متعلق یہ گمان کیا کہ وہ اس سے افضل نیچے عطا کی گئی ہے تو اس نے اللہ کی تعظیم لغت کی ناشکری کی۔

امام بیہقی نے حضرت سرور بن جبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر تعلیم و تربیت کرنے والے کی تعلیم و مگریم کریم کا کچھ پڑا جب ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کو تعظیم بخشی ہے جس کو اس کو نہ چھوڑا۔

امام بخاری، مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے محمد بن آدم کو ایک دو جس کو اللہ تعالیٰ نے ہاں عطا فرمایا پھر اس کو حق پر خرچ کرنے کی قیادت بھی عطا فرمائی، دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا فرمائی پھر وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر رہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے (۱)۔

امام بیہقی نے اشعہ میں یزید بن لاغیر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقابلہ نہیں ہے مگر دو آدمیوں سے۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کی نعت عطا کی ہو پھر وہ اس کی دن اور رات کو تلاوت کرتا ہو اور اس میں غور و فکر کرتا ہو دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے جو مال کو عطا فرما دیا ہے وہ اسے بھی عطا فرماتا تو میں بھی اسی طرح اس کی حاجت و کمزوری کرتا۔ دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے ہاں عطا فرمایا پھر وہ اس سے خرچ کرتا ہے اور موقوفہ کرتا ہے۔ پس کوئی شخص کہتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے بھی ایسی ہی دولت عطا فرماتا جس میں خدا کو عطا کی گئی ہے تو میں بھی اس سے مدد کرتا۔ ایک شخص نے کہا ایک شخص میں جو بہ دردی مرنے والا ہے (اس کی کیا غیبات ہے؟) یا ایمان دونوں مفتوں کے برابر نہیں مگر اپنے مالگوں کے پیچھے چلے ہے۔ امام بخاری، مسلم اور ابن ماجہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس سے خیر کارا دے اور فرماتا ہے اسے دین کی کجھو جو عطا فرما دے (۲)۔

امام ابو یوسف نے حضرت معاویہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس سے خیر کارا دے اور فرماتا ہے اسے دین کی کجھو جو عطا فرماتا ہے اور جس کو دین کی کجھو عطا نہیں ہوئی اس نے دین سے کچھ حاصل نہیں کیا۔ امام احمد بن حنبل، طبرانی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے خیر کارا دے اور فرماتا ہے تو اسے دین کی کجھو عطا فرماتا ہے وہ روایت کا اسے اہم فرماتا ہے۔ امام طبرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فضل عبادت اللہ ہے اور فضل ساری نعمتوں کی ہے۔

امام احمد بن حنبل، طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے حضرت فضل العظمیٰ میں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے افضل ہے اور تمہارا بھروسہ دین حق ہے۔ امام طبرانی نے الامام طبرانی نے علامہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا علم، کثیر عبادت سے بہتر ہے اور انسان کے لئے یہ نفع دہکائی ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور انسان کے لئے یہ جہالت دہکائی ہے جب وہ اپنی مائے پر غور نہ کرے۔

امام طبرانی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو نئے واسطے علم کی فضیلت کی مثال کوئی چیز نہیں سوائے انسان کو عبادت کی طرف لے جائے یا اس کو کھارکت سے روکتا ہے اور اس کو دین اس وقت تک مستقر نہیں ہوتا حتیٰ کہ اس کی عقل مستقر ہو جائے۔

امام بنی وجہ سے تھے اور دینی اقدار سے روایت کیا کرتے ہیں اور مل کے عقیدہ کو بھلنے لگے یا کیا اسے ہونے کو سمجھ کر رہے جو بدکار زمین کی ایک آیت تھکتے یہ ترجمے سے ہو گئے تھما کر پڑھنے سے بے خبر ہو گئے اور تو سب جانے اور ظلم کا ایک باب پڑھو خدا اس پر عمل کرے یا نہ کرے یہ پڑھا رکھتے اور پڑھتے ہی جھڑپ مارتے۔

امام احمد بن حنبل نے انھیں اصرار میں دیکھ کر فرمایا کہ میں وہاں نہیں جاؤں گا۔ اور یہی ہے اہل بیت کے لئے جو یہاں سے فرماتے ہیں کہ یہ مہاجرین ہیں۔ فرمایا: میں جس قوم کو مگر کرتے سے انھیں اللہ کی ولی عبادت نہیں ہے اور ایک فقید تھے ان پر ہزار عابدوں سے زیادہ اچھڑ دیتی ہے اور ہرگز ایک ستون ہے اور اس دین کا انھوں نے فقہ ہے۔ ابوہریرہ سے فرمایا: میں ایک قوم ہوں جو غریب مگر کمال ہیں۔ یہ فرمایا کہ یہ ملک رات کو زندہ ہو کر آئے (عبادت کرتے) سے زیادہ محبوب ہے (۱۲)۔

اور مرتضیٰ اور امریکی نے حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور
 شخصیں ایسی ہیں جو مانع ہیں جمع نہیں ہو سکتیں: محمول علیہن اور ان کی صحیحہ (۱۸)۔

مہذبہ اپنی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ علم کی نصیحت، عبادت سے نصیحت، دین کا راز و راز تقویٰ کی بات لے لیا۔

امام علیؑ نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ رضی اللہ عنہ سے یہ کیا پوچھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے فرمایا قصہ صحابہؓ اور اہل بیتؑ سے اُچھڑ کر رہ گیا ہوں۔ یہ کہہ کر ان سے کہا کہ تم اس سے بچو اور اس سے بچو (۱۰)۔

۱۸۔ مہتممی نے اشعاع میں حضرت ابن عرب رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں دس نفع غریبوں کو فرو دینا ایسی
میں سمجھو جو صاحب کرنے سے کوئی لہائی نہایت افضل ہے ۱۸۱۔

انما صبر بنی نے قصہ بن احمد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب اپنے بند کو کا
فیض کرنے کے لئے قیامت کے روز اپنی کرسی پر پہلے کھڑے ہوئے تو ان کے لئے ان کے اپنے اسماء و القباہ میں نہیں دکھا تھا مگر اس
لئے کہ میں تمہاری لغو باتوں کو مخالف آدمیوں اور مجھے کوئی پروا نہیں (میں سے تیار ہوں) (76)

ہمارے بڑے بھائی نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز قحطی آئے گا اور چار افعاس گھومیں گے، غلاء و غلہ کم کرے گا۔ اے غلاء کے مردہ! میں نے تمہارے اندر ہم اس لئے نہیں رکھا تھا کہ میں تمہیں خدا سے دوں۔ جاؤ میرے چھوٹے بھائی! معاف کرنا ہے۔

وَمَا أَلْفَعْتُمْ مِنْ ثَقْفَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذِيرٍ إِنْ اللَّهَ يَعْزِلُ وَمَا

1- حسن، حسن 4- در علم، ص 143 (219)؛ حمید، در آفتاب العالی، ص 105

3. تاریخ: ۱۵ محرم ۱۳۸۴ (۲۶۸۴) هجری قمری، کتب خطی، دست

5- إضاحيد، ج 1، ص 135 (286)

7- تقويم جبر 2- مس 84 (1501)

2. قسم ایمان و عمل 2، صفحہ 127 (127/2)

4- مجوزات جنم 1، صفحہ 38 (10969) اعلیٰ درجہ: اعلیٰ

ع. شطب: ۱۷۱۱: ۲۵۴، ص ۲

ہے کہ کٹر، سیدہ بھائی سے کام نہیں کر لیا گا، عبداللہ نے فرمایا: یہاں تک کہ جو چیز اہل اللہ جس کا نام اس نے لیا وہ کہہ دے کہ تمہیں اس نے ان مخلوقات کو اختیار کرنے کی نذر مانی جس کے ذمہ نہ کا اٹھنے کا علم پایا ہے تو اس پر صحت برتی ہے۔

[illegible]

۱۔ امام ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کیا ہے (2)۔
 ۲۔ امام ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اورشاد
 فرمایا کہ تم لوگ تمہاری عورتوں سے اور اس کا کفارہ تمہارے کفارہ ہے (3)۔

امام ابن ابی شیبہ، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت عمران بن حصین سے روایت کیا ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کی یہ عورت گزند کی گنجی تھی اور مضطرب اور فکری تھی وہ عورت اس اونٹنی کی پشت پر چلتی پھرتی کہ وہ اپنے سے لئے ڈالے وہ چلتی تو اس نے نذر مانی کر کے اللہ تعالیٰ نے اسے اس اونٹنی پر نجات دی تو وہ اسے ذبح کرے گی۔ جب وہ اپنے صاحبہ بچہ کی تو ان کو اس نے مضطرب اور فکری کر دیکھ تو کہا مضطرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی تھی ہے اس عورت نے کہا اس نے نذر مانی کر کے اللہ تعالیٰ نے اسے اس پر نجات دی تو وہ اسے ذبح کرے گی۔ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یہ مسئلہ ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ! اس نے اسے گنجی کر کے دی تو ہے اس نے نذر مانی کر کے اللہ تعالیٰ نے اسے اس پر نجات دی تو اسے ذبح کرے گی۔ اللہ کی نافرمانی کی نذر کو یاد رکھیں کہ جو ہے گا اور نہ اس چیز کی نذر کو یاد رکھنا یا مانے کا جس کا انسان ناکب نہیں (۱۷)۔

امام ابن قیم شیعہ مسلم ابو ذر و ترقی نسائی و ابن ماجہ محمد بن عقیل بن عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کار کا چھکڑا چھکڑا کرے جب اس نے نماز کیا (۵)۔

امام بخاری، مصمم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابی حاتم نے حضرت ثابت بن الضحاک سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر اس شخص کو جو اس کے گناہوں کو گناہ قرار دے اور اس کے گناہوں کو گناہ قرار دے، جس کا وہ ایک شخص ہے۔ ۱۶۔

ماہرِ جہان، مسلمان، اور خودِ ترقی یافتہ انسانِ ماجد نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر میں فرمایا کہ جو کون خیر نہیں لائی اور اس کے ذریعے صرف بھلائی (کی چیز) کے نام نکال دے گا (۷)۔

ماہِ مسمومہ نہ تھی، انسان نے مغرب اور ہر وہ مصلحتی اللہ عز سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ نہ مانا کرے جو کہ خداوند پر کلمات کا کافرا نہیں مانتے، یہ صرف انہیں سے مل کر لوگ سے کا: ربو سے (9)۔

١. مختلف اوقات في تاريخه، جلد 3، ص 65 (12146)؛ مطبوع في مكتبة الرمان - بيروت.

2- چہرے زندگی جلد 1، صفحہ 194، مطبوعہ وزارت تعلیم علامہ اقبال ایضاً 3- کج مسلم جلد 2، صفحہ 45، مطبوعہ قادیان کتب خانہ کراچی

امام بخاری، مسلم اور ابن ماجہ نے حضرت ابو جریہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ انسان کو وہ چیز نہیں پہنچتی جو میں نے اس کی تقدیر میں نہیں رکھی بلکہ نہ کبھی اس تقدیر سے موافقت کر جاتی ہے جو میں نے اس کے لئے رکھی ہوئی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ بخش سے اس کے ذریعے مال نکالتا ہے۔ میں وہ مال خرچ کرتا ہوں جو اس سے پہلے خرچ کرنے کے لئے تیار تھا (۱)۔

امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بوزے شخص کو دیکھا جو اپنے بیٹوں کا سہارا لے کر بیٹھ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اس نے کہہ دیا تمک جمل کر جانا کی نذر مانی ہے آپ ﷺ نے فرمایا یا انسان جو اپنے آپ کو خدا اب سے رہا ہے اللہ تعالیٰ اس سے غنی ہے (بخاری نے اسے سوار زور سے فاقہ دیا) (۲)۔

امام مسلم اور ابن ماجہ نے حضرت ابو جریہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بوزے شخص کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے سہارے چل رہا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا اس کو کیا ہوا اس کے بیٹوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس نے نذر مانی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسے کھج سوار ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ تمھارے اور تمھاری نذر سے غنی ہے (۳)۔

امام بخاری، مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہماری بہن نے بیت اللہ کی طرف ننگے پاؤں چل کر جانے کی نذر مانی پھر اس نے مجھے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق مسئلہ پوچھوں۔ میں نے مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے چلنا چاہیے اور سوار ہو جانا چاہیے (۴)۔

ابو داؤد اور نسائی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ عقبہ بن عامر کی بہن نے نذر مانی کہ وہ پیدل حج کرے گی اور وہ اس کی طاعت نہیں رکھتی تھی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری بہن کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے وہ اسے چاہیے کہ وہ سوار ہو جائے اور ایک اونٹ بٹنی دے (۵)۔

امام ابوداؤد اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری بہن نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری بہن کی تکلیف کا کچھ نہیں کرے گا اسے سوار ہو کر حج کرنا چاہیے اور اپنی قسم کا کفارہ دینا چاہیے (۶)۔

امام ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اجماعی بہن کے متعلق نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ اس نے ننگے پاؤں طہر دوپٹہ کے حج کرنے کی نذر مانی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے کھم دو کہ وہ دوپٹہ اوڑھ لے اور سوار ہو جائے اور تین دن کھدوڑے رکھے (۷)۔

۱۔ سنن ابن ماجہ، جلد ۲، صفحہ ۵۸۱ (۲۱۲۳)

۲۔ مسند سلیمان، جلد ۲، صفحہ ۵۵، مکتبہ دار الفکر، بیروت

۳۔ سنن ابن ماجہ، جلد ۲، صفحہ ۱۱۲، مکتبہ دار الفکر، بیروت

۴۔ سنن ابوداؤد، جلد ۲، صفحہ ۱۱۲، مکتبہ دار الفکر، بیروت

۵۔ سنن ابن ماجہ، جلد ۲، صفحہ ۵۵، مکتبہ دار الفکر، بیروت

۶۔ مسند سلیمان، جلد ۲، صفحہ ۵۵، مکتبہ دار الفکر، بیروت

۷۔ سنن ابن ماجہ، جلد ۲، صفحہ ۵۵، مکتبہ دار الفکر، بیروت

امام بخاری، ابو داؤد اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے خطبہ روزِ ثارِ ثانیہ سے جسے کو ایک شخص دھوپ میں کھڑا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کے منقطع پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ بوا امرئیس ہے اس نے کھڑے ہونے اور نہ بیٹھے اور سایہ نہ لینے اور کلام نہ کرنے اور روزہ رکھنے کی خبر دینی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسے نماز مگر نبی پی پیے، اسے سائے میں بیٹھنا چاہیے اور اسے روزہ مکمل کرنا چاہیے (۱)۔

ابو داؤد اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے نذر مانی جس کا نام نہ تھا تو اس کا کفارہ، قسم والا کفارہ ہے۔ اور جس نے گناہ کی نذر مانی اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے، جس نے ایسی نذر مانی جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے، جس نے ایسی نذر مانی جس کو وہ پورا کرنے کی طاقت رکھتا ہے اس کو نذر پوری کر لی جائے (۲)۔

امام نسائی نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ نذر کی دو قسمیں ہیں جو نذر اللہ کی اطاعت کے بارے میں ہو وہ اللہ کے لئے ہے اور اس کو بخیر و اگر بالافری ہے اور جو نذر اللہ کی نافرمانی کے منقطع ہو وہ شیطان کے لئے ہے اور اس کا پورا کرنا نہیں ہے اور وہ شخص وہ کفارہ دے جو قسم کا دیا جاتا ہے۔ امام ابن ابی شیبہ، نسائی اور حاکم نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیٹھنے کے لئے فرمایا نذر مانی اور قسم میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ، کفارہ بھیجنا ہے (۳)۔

امام حاکم نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں برخطبہ میں صدقہ کا حکم دیا اور شکلہ کرنے سے منع فرمایا۔ فرمایا شلہ یہ ہے کہ ٹاک کاٹ دیا جائے اور پیدل حج کرنے کی نذر سے منع فرمایا جس کو پیدل حج کرنے کی نذر مانے وہ پدی دے اور سوار ہو جائے (۴)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا میں نے شام تک قہقہہ نہ پہاڑ پر بروہ کھڑے ہونے کی نذر مانی ہے۔ ابن عباس نے فرمایا شیطان نے وہ کہہ کیا ہے کہ میری شرم کا گوہر نہ کرے اور تجھ پر لوگوں کو ہنسائے اپنے کپڑے پہننے لے اور جھرا سو کے پاس دو رکعت چڑھا (۵)۔

امام محمد بن زاذق اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نذر کی چار قسمیں ہیں جس نے مطلق نذر مانی نام نہ تھا تو اس کا کفارہ، کفارہ قسم ہے اور جو مصیبت کی نذر مانے اس کا کفارہ بھی کفارہ قسم ہے اور جس نے ایسی نذر مانی جس کے پورا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کا کفارہ وہی کفارہ بھیجنا ہے اور جو ایسی نذر مانے جو پوری کر سکتا ہے تو اسے روزہ پوری کر لی جائے (۶)۔

۱- سنن ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۱۱۱ (2126) 363 مطبوعہ مکتبہ العلمیہ بیروت

۲- بیہنا جلد ۴ صفحہ 340 (7843)

۳- بیہنا جلد 3 صفحہ 69 (12+85)

۴- سنن ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۱۱۱

۵- مستدرک ما قبلہ جلد ۴ صفحہ 339 (7840)

۶- مصنف ابن ابی شیبہ جلد 3 صفحہ 67 (12153)

وَعَلَيْكُمْ قُلُوبُكُمْ مِنَ الْفُتَانِ۔ (راؤ نسک ہے، مٹا سوسا کے لئے کوئی مددگار)

امام ابن ابی حاتم نے شریع سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ امام احمد کا مشفق چوتھا ہے اور مظلوم، مدد کا انتظار ہوتا ہے۔

نہ بخاری، مسلم اور ترمذی کے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ظلم قیامت کے روز تار کیس کا باعث ہوگا (1)۔

نام بخاری نے الادب میں، مسلم اور نسکی نے الشعب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ظلم کرنے سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے روز تار کیس کا باعث ہوگا، غل سے بچو کیونکہ غل نے ہی تم سے پیسے لوگوں کو ہلاک کیا تھا جس نے انہیں خرمن ہلانے اور کھروم کو حلال کرنے پر راہنہ کیا تھا (2)۔

نام بخاری نے الادب میں، ابن حبان، احکام اور نسکی نے الشعب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ظلم سے بچو یہ قیامت کے روز تار کیس کا باعث ہوگا، غل سے بچو، اللہ تعالیٰ تم کو ظلم کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا اور غل سے بچو کیونکہ غل نے پہلے لوگوں کو اس بات کی طرف ابھارا کہ انہوں نے خون ریزی کی مکار کو حلال سمجھا اور رشتہ داروں کو قلعہ کیا (3)۔

امام حاکم اور نسکی نے الشعب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے روز تار کیس کا باعث ہوگا اور غل کا نام اور غل سے بچو اور غل سے بچو کیونکہ غل کی وجہ سے تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے تھے۔ غل نے انہیں قطع قطع، حکم دیا تو انہوں نے قطعہ خلقیٰ نہ اور انہیں حکم دیا تو انہوں نے حکم کی انکس بدکاری کا حکم لیا تو انہوں نے بدکاری کی (4)۔

امام طبرانی نے المعجم میں، ابن ابی حاتم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غل سے بچو، دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا کیا نصیحت ہے بچو یہ چھپی ہوئی بدی خصلت ہے، ظلم سے بچو کیونکہ یہ قیامت کے روز تار کیس کا باعث ہوگا، غل سے بچو کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو غل نے ہلاک کیا تھا جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے خون پیائے اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کی۔

امام احمد ابن ابی حاتم نے حضرت عرب بن کعب رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام طبرانی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ظلم نہ کرو نہ تم دعا کرو گے تو قبول نہ ہوگی، بدش طلب نہ کرو گے تو بارش نہ ہوگی، مدد طلب نہ کرو گے تو مدد نہیں ملے گا۔

امام طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے دو قسم کے لوگ ہیں جنہیں میری شفاعت نہیں ہوگی، انتہائی ظالم امام اور انتہائی خبیث کرمے والا۔

1۔ جامع ترمذی ج ۱، حدیث: ۱۵۸۳۲، ج ۲، ص ۴۰ (۲۰۳۰)؛ مشکوٰۃ، ج ۱، ص ۱۵۷

2۔ شعبہ الامم، ج ۱، ص ۱۵۷ (۲۰۳۰)؛ مشکوٰۃ، ج ۱، ص ۱۵۷

3۔ شعبہ الامم، ج ۱، ص ۱۵۷ (۲۰۳۰)؛ مشکوٰۃ، ج ۱، ص ۱۵۷

4۔ شعبہ الامم، ج ۱، ص ۱۵۷ (۲۰۳۰)

امام حسنؑ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مظلوم کی ہر دعا تے بچو کیونکہ وہ آسمان کی طرف اس طرح بلند ہوتی ہے گویا کہ وہ شعلہ ہے (۱)۔

امام طبرانی نے تہذیب میں - سرانجمنی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں آدمیوں کی دعا قبول ہوتی ہے واللہ صمد فرہم معلوم۔

امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے اگرچہ وہ چھ جگہ بونہی اس کے لئے اور کابل اس کی اپنی ہاں پر ہے۔

امام طبرانی نے معتمد ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دعائیں ایسی ہیں جن کے درمیان اور انسان کوئی کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا مظلوم کی دعا اور دو شخص جو اپنے بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرتا ہے (۲)۔

امام طبرانی نے حضرت خزیمہ بن ضبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مظلوم کی دعا اسے بچو کیونکہ وہ بادلوں کے اوپر اٹھائی جاتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہر عزت اور جلال کی قسم میں تیرے دعا کرنے کا اگر یہ کچھ عرصہ بعد نہ کر دے گا (۳)۔

امام احمد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مظلوم کی ہر دعا تے بچو اگرچہ وہ کافر ہی ہو کیونکہ اس کے سامنے حجاب نہیں ہے۔

امام طبرانی نے انوار میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے سخت غصہ آتا ہے اس پر جو اپنے شخص پر حکم کرتا ہے جس کا میرے سوا کوئی مددگار نہیں ہے۔

امام ابو یوسفؒ ابن جریر نے کتاب نوحۃ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو توئی فرماتا ہے میری عزت و جلال کی قسم میں نہ کہ اسے جہد اور بد بزرگ صورت مگر انتقام لوں گا اور میں اس شخص سے کسی عقابوں کا جو مظلوم کی دعا کرنے پر تہذیب پر بدوشہ کرتے۔

امام اسحاقؒ نے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اب اپنے سر اٹھائے اپنے قدموں پر نہ اتر کر نہ ہوئے اور عرض کی یا رب تو کس کے ساتھ ہے فرمایا میں مظلوم کے ساتھ ہوں حتیٰ کہ اس کا حق ادا کیا جائے۔

امام مردیہ اور الامام ابی نے ان ترقیب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک بار شاہ بنی مکت میں لوگوں سے چھپ کر بچنے لگا حتیٰ کہ وہ ایک ایسے شخص کے پاس گیا جس کی ایک گائے تھی وہ گائے شام کے وقت وہاں

آئی اور اس کا دودھ دوبا گیا تو دودھ جس گائیکوں کے دودھ کے برابر تھا بادشاہ کے دل میں خیال آیا کہ وہ یہ گائے لے لے گا۔ جب دوسرے دن گائے ہر گاہ میں جرنے کے لئے گئی اور شام کو واپس آئی تو اس کا دودھ دوبا گیا آج اس کا دودھ پندرہ گائیکوں کے دودھ کے برابر تھا۔ بادشاہ نے گھر کے مالک کو بلا یا اور کہا کہ مجھے اپنی گائے کے متعلق تھاؤ کیا یہ آج کسی دوسری چراگاہ میں چرنے کے لئے گئی تھی اور اس نے آج کئی دوسرے گھاٹ سے پانی پیا ہے۔ اس نے کہا ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ چراگاہ بھی وہی تھی اور گھاٹ بھی وہی تھا۔ بادشاہ نے کہا پھر آج اس کا دودھ کئی گم ہو گیا ہے۔ گائے کے مالک نے کہا میرا خیال ہے کہ بادشاہ نے اس کو لینے کا ارادہ کیا ہے اس وجہ سے اس کا دودھ کم ہو گیا ہے۔ جب بادشاہ ظلم کرتا ہے یا ظلم کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو برکت اٹھ جاتی ہے۔ بادشاہ نے پوچھا بادشاہ تجھے کیسے جان لے گا اس نے کہا بات اس طرح ہے جو میں نے کہی ہے۔ بادشاہ نے اپنے سب سے دل میں مدد کیا کہ وہ ظلم نہیں کرے گا اور نہ یہ گائے لے گا اور نہ اس کا مالک بے گار ہوگی اس کی ملک میں نہ ہوگی پھر جب اگلے روز گائے چرنے کے لئے گئی اور شام کو واپس آئی تو اس کا دودھ دوبا گیا تو میں گائیکوں کے برابر اس کا دودھ تھا بادشاہ نے اپنے دل میں کہا اور صبر حاصل کی کہ بادشاہ جب ظلم کرتا ہے یا ظلم کا ارادہ کرتا ہے تو برکت اٹھ جاتی ہے اس لئے میں ہمیشہ عدل کروں گا اور ہجرت عدل کرنے والا ہوں گا۔

امام الاصحابی نے سید بن عبدالحریز سے روایت کیا ہے کہ جو تکلی کرے اسے ثواب کی امید کرنی چاہیے اور جو برائی کرے اسے جزا کا اندازہ نہیں کرنا چاہیے اور جو بغیر حق کے عزت حاصل کرے گا اللہ تعالیٰ حق کے ساتھ اسے ذلت دے گا اور جو ظلم کے ساتھ مل جع کرے گا اللہ تعالیٰ بغیر ظلم کے اسے فقر کا وارث بنائے گا۔

امام احمد نے ابو یوسف و ابی اسید بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو فقراء کے اموال سے فنی بنے گا میں اسے فقیر بنا دوں گا اور ہر ایسا گھر جو کمزوروں کی قوت کے ساتھ بنے گا میں اس کا انجام خراب کر دوں گا۔

إِنْ يَبْنُوا الصَّدَقَاتِ قَبِيحًا هِيَ وَإِنْ يَخْفُوا هَا وَ يُؤْتُوا الْفَقْرَ آءَ لَهُمْ

عَزَّوَكَلَّمَ وَيَكْفُرْ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ ۖ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝

”اگر ظالم کرو (اپنی) خیرات تو بہت اچھی بات ہے اور اگر پوشیدہ رکھو صدقوں کو اور دوزخ میں بغیروں کو تو یہ بہت ہجرت ہے تمہارے لئے اور (صدقہ کی برکت سے) متنازعے کا تم سے تمہارے بعض عدا اور اللہ تعالیٰ جو سمجھتا ہے رہے جو شیردار ہے۔“

امام ابن جریر، ابن ابی شیبہ، دارالرحمن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ظلمی صدقہ خیر طریقہ سے دینے کا علانیہ مدق پر سترگ فضیلت دی ہے اور فرضی صدقہ علانیہ دینے کا خفیہ طریقہ پر دینے سے بچیں جو درجہ فضیلت دی ہے اسی طرح تمام اشیاء میں فرائض و وظائف کا سقم ہے (۱)۔

امام ابن ابی شیبہ، بخاری اور مسلمہ نے حضرت عدی بن عاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میں نے یہ شخص سے اللہ تعالیٰ کا حکم فرماتے گا جب کہ درمیان میں کوئی ترجمان نہیں ہوگا، میں وہاں نہیں طرف دیکھے گا تو وہ دیکھے گا جو اس نے ایک اقبال کیے اور بائیں طرف دیکھے گا تو وہی دیکھے گا جو اس نے برائے احوال کیے ہوں گے اور اپنے سامنے آک کر بیٹھ جائے گا۔ پس آگ سے بچو، گر چہ تمہور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ (۱۶)۔

۱۱۔ امام احمد نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کو اپنا چم، آگ سے بچانا چاہیے اگر چہ تمہور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ۲۔

۱۲۔ امام احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اپنے نفس کو آگ سے خرید لے اگر چہ تمہور کے ایک ٹکڑے سے ہو۔ کیونکہ صدقہ بھوکے کی بھوک اس طرح ختم کرتا ہے جس طرح میر شخص کی بھوک ختم کرتا ہے۔

۱۳۔ اسناد ابو داؤد اور ابی یوسف نے حضرت ابو ذر الحدادی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے سنا ہے ۳۔ سے بچو اگر چہ تمہور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہو۔ کیونکہ صدقہ نیز می چیز کا سیدھا کاروبار ہے، بری موت کو دور کرتا ہے اور بھوکے کی بھوک اس طرح ختم کرتا ہے جس طرح میر شخص کی بھوک ختم کرتا ہے (۲۰)۔

۱۴۔ ابن جریر نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اسرائیل کا ایک شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا اور اس نے ساتھ مال اپنے عبادت خانہ میں عبادت کی زمین پر بارش ہوئی اور وہ منبر پر آئی، وہاں اپنے عبادت خانہ سے جھانک کر دیکھا تو کہا اگر میں عبادت خانہ سے نیچے اتروں اور اللہ کا ذکر کروں تو اور زیادہ خیر حاصل کروں گا۔ وہ نیچے اتر آ تو اس کے پاس دو درویش تھے، ان کا دیش کہ وہ زمینانہ تھا، اسے ایک عورت ملی وہ اس سے تنہی کرنے لگا اور وہ اس سے باتیں کرنے لگی حتیٰ کہ وہ اس سے بدکاری میں ملوث ہو گیا، پھر اس پر فحشی طاری ہو گئی۔ پھر وہ ایک تائب میں غسل کے لئے اتر آ تو ایک سال آیا، اس نے دو درویشوں سے ملنے کا اسے اشارہ کیا، وہ تائب پھر وہاں سر گیا، اس کی ساتھ ساتل کی عبادت کا وزن اس گناہ سے کہیں پاتا تو یہ گناہ اس کی نیکیوں سے بڑھ گیا، پھر ایک دو درویشوں جو اس نے صدقہ کی تھیں ان کی نیکیوں کے ساتھ ملایا گیا تو اس کی نیکیاں بھاری ہو گئیں اور اس کی بخشش کر دی گئی (۳۰)۔

۱۵۔ امام ابن ابی شیبہ اور یحییٰ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک راہب اپنے گرجے میں ساتھ مال عبادت کرتا رہا۔ پھر ایک عورت آئی اور اس کے قریب رہنے لگی اس نے چھ درتوں اس کے ساتھ بدکاری کی، پھر وہاں پریشان ہو اور وہاں سے بھاگ نکلا، وہ ایک مسجد میں آیا اور وہاں تین دن پناہ لی کوئی چیز تھا تو نہیں تھا جس سے پاس ایک اونٹنی تھی۔ اس نے اس کو روک لیا تو آدمی دائیں طرف داسے آنکھ کودے دئی اور آدمی بائیں طرف داسے آنکھ کودے دئی، اللہ تعالیٰ نے

۱۔ کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۱۳۲۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۲۔ صحیح ابی یوسف جلد ۱ صفحہ ۵۸ (۵۸) مطبوعہ دار الفکر بیروت ۳۔

۳۔ اسناد ترمذی جلد ۱ صفحہ ۱۳۲ (۱۳۲) مطبوعہ دار الفکر بیروت

اس کی زبان قہقہے کرتے ہے نئے مکے اموت کو بھیجا ہے اس نے اس کی رون قہقہے کر لی۔ یہیں اس کی سوانحوں کی سی عہدیت
 ایک چلڑے میں رکھی گئی، نور چھوڑ دیا، یہ کہ عدا ایک چلڑے میں رکھا گیا۔ چھ راتوں کا جھگڑا جاری ہو گیا پھر رات کو نیکو کیوں کے
 چلڑے میں رکھا کہ جس قہقہہ جاری ہو گئی۔ ۱۱۔

ابن ماجہ، ابی نعیم نے حضرت ابو موسیٰ اشعرمی رضی اللہ عنہ سے ایسی روایت کیا ہے۔

اور یہ بھی نے ایک صحابی رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے جس کا حصہ میں حصہ کہا جاتا تھا کہ مائے ہیں مائے نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کیا تم جانتے ہو طاقو کون ہے؟ ہم نے کہا جو مائیں کو چھانڈے اور مائیں ہا طاقو اور وہ ہے جو طمس کے وقت اپنے آپ پر لٹا دے۔ پھر یہ چھانڈ کیا تم جانتے ہو طاقو کون ہوتا ہے؟ ہم نے عرض کی جس کی اولاد نہ ہو۔ فرمایا تو آپ وہ شخص ہے جس کی اولاد نہ ہو ان کے لئے کو آٹے نہ دے۔ پھر یہ چھانڈ کیا تم جانتے ہو طاقو کون ہوتا ہے؟ ہم نے عرض کی وہ شخص جس کے پاس مال نہ ہو۔ فرمایا کھس فقیر وہ ہے جس کے پاس مال ہو لیکن جس نے اس مال سے آٹے پھینک دیے۔ (یعنی صدقہ و خیرات نہ دے ہو)

امام طبرستان اور ابو طبرانی نے حضرت انس بن عثمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسکے سے بچو اور جو سمجھو اُسکے آئینہ نگار کے ساتھ چلو۔

امام احمد اور سنی نے شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عائشہ اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ سے خرید لے اگرچہ مجھ کے ایک ٹکڑے کے ساتھ میں تجھے اللہ کی بکرت کچھ کاغذ نہیں پہنچاؤں گا۔ اے عائشہ تیرے دو دانے سے کوئی ساکن واپس نہ جائے مگر چاہے جلا اور کرب کی کا کھریں! (۱: ۲۰۲)۔

ادام مسلم نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں ہر ایک کے ہر عضو پر صدقہ کرنا ہوتا ہے جس پر تصحیح صدقہ ہے، ہر خمیہ (الْخُمْيَةُ) صدقہ ہے ہر قلیل (قَلِيلٌ إِلَّا اللَّهُ) صدقہ ہے ہر کبیر (كَبِيرٌ إِلَّا اللَّهُ) صدقہ ہے۔ لیکن کا کھر، یا صدقہ ہے۔ ہرانی سے صحیح کرنا صدقہ ہے اور چاشت کی دور قسطنین اس نام کے نام صدقہ میں (۳: ۱)۔

امام ائمہ اربعہ اور اہل بیت علیہم السلام نے روایت کیا ہے کہ جو شخص روزہ صوم کرے اور اس کے لیے صدقہ دے، اس کی عمر پانچ سو سال تک پہنچے گی۔

1. مصطفیٰ ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 98 و 99، لکھنؤ: مکتبۃ المدینہ، 1407ھ۔
2. حسیب اللہ خان، جلد 3، صفحہ 228 (3401)۔

2. ¹ حسب الاغیان، جلد 3، صفحہ 228 (3401)

3. مکتبہ مطبعہ، بندہ 2، صفحہ 53 (1627) مطبوعہ دار الفکر، بغداد

5. سید ابو حنیف، جلد 2، صفحہ 152 (2428) مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔

ساتھ جو چیزیں ان میں سے بڑیک کی طرف سے بہت زیادہ صدقہ کرنا ہے جس انسان جو ہونا ہے صدقہ ہے انسان کا اپنے بھائی کی کسی عباد میں معاونت کرنا صدقہ ہے اپنی کائنات پر یا صدقہ ہے انسان سے فائیت تاکہ چیز کا بنانا صدقہ ہے (۱۰۱)۔
 اور ہم نے اور جو جہاں کے لاء ان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنے بھائی کے سامنے سکرانہ اور حقیر سے انسان میں صدقہ لکھا جاتا ہے۔ اور اپنے بھائی کے ذول میں ذول انسانی حقیر سے صدقہ لکھا جاتا ہے۔ اور سب سے تکلیف دہ چیز کا بنانا حقیر سے لے صدقہ لکھا جاتا ہے اور کسی بھٹکے ہوئے کی راہنمائی کرنا حقیر سے لے صدقہ لکھا جاتا ہے۔

امام ابوہریرہ نے حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قس قبیلہ کے کچھ لوگ بیٹوں کی کھانسی چپے ہوئے (اور) تلواریں رکے ہوئے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی حالت کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور اپنے کمر فربس سے گئے۔ پھر فریاد لائے نماز پڑھی اور نعت کا پڑھ بیٹھے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ کا حکم دیا اور صدقہ پر برا بھلا کہا۔ کسی نے رونا صدقہ کیا کسی نے درہم صدقہ کیا۔ کسی نے گندم کا صاع صدقہ کیا کسی نے کھجور کا صاع صدقہ کیا۔ یہ انصاری سونے کی تھیلی لے کر آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس میں پیش کی پھر لوگ متواتر اپنے صدقات ادا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑوں اور کھانوں کے دو ڈھیر دیکھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس کو دیکھا وہ اس مرتبہ تک رہا تھا جیسے سو ہو۔

امام ابوہریرہ نے حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ پر برا بھلا کہا تو یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور عرض کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عزت کے علاوہ کچھ نہیں۔ میں آپ کی گواہی دیتی ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنی عزت صدقہ کرتا ہوں ان لوگوں پر جو مجھ پر ظلم کریں مگر دینے والا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تو اپنی عزت کو صدقہ کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ نے تجھ سے یہ صدقہ قبول کیا ہے۔

امام ابوہریرہ نے حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ پر برا بھلا کہا تو میرا علم اور عرض یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے صدقہ پر برا بھلا کیا ہے اور میرے پاس میری عزت کے علاوہ کچھ نہیں۔ میں نے اپنی عزت کو صدقہ کیا ان لوگوں پر جنہوں نے مجھ پر ظلم کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عرض فرمایا جب دوسروں کو تو برا بھلا علی بن ابی نہبنا ہے یا قرآن پائی عزت صدقہ کرنے والا کہاں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف سے یہ صدقہ قبول فرمایا ہے۔

امام احمد ابو نعیم نے انیس ختم میں اور سبکی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے صدقہ کر کے ہمارے پاس مال تو جمع نہیں کیا فرمایا یہ بھی صدقہ کے برابر ہے میں سے ہے اللہ اکبر۔
 سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ استغفر اللہ تم تک کا حکم دوا برائے رونا لوگوں کے راستے کا نشانہ دنا۔
 جہاں اور پھر رونا اور گھبراہٹ کی روایت کرنا دیکھو کہ میرے کو سناؤ کسی کو دیکھو کہ دعا طلب کرنے والے کی رہنمائی کرو۔

بہت کوفتوں کے بعد کہ جب تک نہ سنا۔ مگر وہی اپنے طاقتور بازوؤں کے ساتھ مدد کر دینا یہی نبی طرف سے صدقہ ہیں۔ تیرا اپنی نبی سے ہم بہتر ہوں۔ جیسے۔ (انور کے منہ سے یہ سہرے بے اچھے تھکے شہوت میں کیسے اجر ہو؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سارا کیا خیال ہے اور تم پر کچھ پیدا ہو پھر وہ دانا ہو پھر تو اس کے اجر کی امید رکھتا ہو پھر وہ فوج ہو جائے تو کیا تو اس کے ثواب کی امید کرے گا؟ عرض کی جی ہاں۔ فرمایا کیا تو نے اسے پیدا کیا تھا؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا تھا۔ فرمایا کیا تو نے اس کو ہدایت دی تھی؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اسے ہدایت دی تھی۔ فرمایا کیا تو نے اسے رزق دیا تھا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسے رزق دیا تھا۔ فرمایا ای طرح تو اس کو طمان میں رکھ اور حرام سے بچتا رہ کر، اگر اللہ چاہے گا تو اسے زندہ رکھے گا۔ چاہے گا تو اسے موت دے گا جب کہ تجھے اجر ملے گا۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، بخاری، مسلم، دارقطنی نے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ کو یہ کہہ کر دے کہ اسے کوئی ایسا وقت ہے جسے اللہ نہ مہدق کرے، اور کوئی ایسا شخص نہ پائے جسے قبول کرے (۱)۔ امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ مال سے بھیگی کی ٹہنیں کر کے پس تم صدقہ کرو۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: میں ایک بھونی بھونتی بھری صدقہ کی گئی۔ میں نے اس کے بازوؤں کے سوا سب صدقہ کر دیے۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھری کا صدقہ کرنے کا ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا سوائے اس بازو کے (جو تم نے اپنے لئے رکھا ہے) باقی سب تمہارے لئے ہے (۲)۔ امام ابن ابی حاتم، ابن مردودہ، وصیفانی نے (تتریب میں) اور ابن مساکر نے حضرت الشعمی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ: تم میں یہ آیت کریمہ **إِنْ تِلْكَ لَفِيضَةٌ فَخَصَّاهُ** (لو کہ اور محمد رضی اللہ عنہما) متعلق نازل ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے انصاف وال لوگوں کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا اور سید عالم بکرمی فریفت۔ تمام مال لے کر آئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے وطن کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کا وعدہ۔ حضرت عمر نے حضرت ابو بکر سے کہا میں نے جب بھی تنگی میں آپ سے سبقت لے جانے کی کوشش کی تو آپ میرے سبقت لے گئے۔

امام ابو داؤد اور ترمذی اور حاکم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے میں صدقہ کرنے کا حکم دیا اس دن میرے پاس مال تھا، میں نے سوچا کہ آج میں ابو بکر سے سبقت لے دوں گا۔ میں نے اپنے انصاف مال دیا اور رسول اللہ ﷺ نے پوچھا اپنے وطن کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کیا اس کی مثل (یعنی نصف مال)۔ ابو بکر اپنے گھر کا سارا سامان اٹھائے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ ابو بکر نے عرض کیا جن کے لئے میں اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑا ہوں۔ میں نے کہا میں تجھ سے کبھی سبقت نہیں لے جا سکتا۔ (۳)۔

امام ابن جریر نے جابر بن ابی حنیس سے روایت کیا ہے کہ میں یہ آیت اِنَّا نُنْفِثُ وَالْوَحْدَانِ عَلٰی سِرِّهِمْ صَدَقَ کر کے کے حلقہ نازل ہوئی۔

امام ابن ابی حنیس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبیوں نے وَیُکَلِّمُ غُلَامًا مِّنْ سَبَائِلِکُمْ صَدَقَ لِرُمٰی اور فرمایا صدق ہی نہ ہوں (ص ۳۳۰)۔

امام ابن ابی داؤد نے المعانی میں الامش سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ قرأت میں خیرٌ لَّکُمْ تَلٰوْہُ ہے یعنی بخیر وادائے ہے۔

لَیْسَ عَلَیْکَ حُدُوبٌ وَلٰکِنْ اللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَ مَا تَسْقُوْا مِنْ
حَیْرٍ وَلَا اَنْفُسُکُمْ ۚ وَ مَا تَسْقُوْنَ اِلَّا اَیَّامًا وَّجْہًا لِلّٰہِ ۚ وَ مَا تَسْقُوْا مِنْ
حَیْرِ یُّوْفٍ اِلَیْکُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَظْلُمُوْنَ ۝۳۱

”نہیں ہے آپ کے لئے حد ان کو سیدھی راہ پر لایا اس اللہ سیدھی راہ پر چلائے ہے جسے چاہتا ہے اور جو کوہم فرقی کر دے (اپنے) اس سے تو (اس میں) تہیز اپنے کا نہ ہے اور تو تو فرقی ہی نہیں کرتے مگر سوائے اللہ کی رضا میں کے اور جتنا تو فرقی کر دے (اپنے) اس سے پورا کر دیا جائے گا تمہیں اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔“

امام ابن ابی حنیس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ یہ آیت نازل ہوئی لَیْسَ عَلَیْکَ حُدُوبٌ وَلٰکِنْ اللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَ مَا تَسْقُوْا مِنْ حَیْرٍ وَلَا اَنْفُسُکُمْ ۚ وَ مَا تَسْقُوْنَ اِلَّا اَیَّامًا وَّجْہًا لِلّٰہِ ۚ وَ مَا تَسْقُوْا مِنْ حَیْرِ یُّوْفٍ اِلَیْکُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَظْلُمُوْنَ ۝۳۱ میں ان کو مشرکوں پر فرج کرے۔ لیکن رخصت دے گی (۱)۔

امام ابن ابی حنیس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں صرف اہل اسلام پر صدق کر کے کا قلم دینے سے نفی کی یہ آیت کریمہ نازل ہوئی پھر اس کے بعد ہر اہل نفس کو صدق دینے کا قلم دینے سے جو بھی سوالیہ بن کر آئے خواہ اس کا کسی دین سے تعلق ہو۔

امام ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین پر صدق نہیں کرتے تھے۔ لیکن یہ آیت نازل ہوئی وَ مَا تَسْقُوْنَ اِلَّا اَیَّامًا وَّجْہًا لِلّٰہِ ۚ میں پھر آپ نے مشرکین پر صدق کیا (2)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا صرف اپنے دین والے کو نبیوں پر صدق کر دیا میں پر یہ ذکر آیت نازل ہوئی پھر میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام نبیوں والوں پر صدق کر دے (3)۔

امام ابن ابی شیبہ نے ابن ابی حنیس سے روایت کیا ہے کہ لوگ مشرکین پر صدق کرنا چاہندے تھے میں نے ان سے کہا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے مذکورہ

ہوئی۔ یہ لوگوں نے مشرکین پر صدقہ کیا (21)۔

امام ابن جریر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انصار کی قرعہ اور غنیمت کے ساتھ ریشہ داری اور قرابت تھی وہ ان کا یہ قدر کرتے تھے کہ ان کا مخصوص حق تھا کہ وہ اس پر قبضہ نہ کریں۔ ان پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (22)۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہیں فرمایا گیا ہے کہ چند صحابہ نے یہ آیت مان لی یہ صدقہ کریں تو جو دوسرے ابن پر نہیں ہیں ان پر مذکورہ آیت نازل ہوئی (23)۔

امام ابن جریر نے اسبق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب مسلمانوں میں سے کسی شخص کا کسی مشرک آدمی کے ساتھ ریشہ نہ ہو تو مشرک غریب ہوگا۔ مسلمان اس پر صدقہ نہیں کرتا تھا اور کہتے تھے کہ یہ میرے دین دار بھائیوں میں سے نہیں ہے ان پر یہ مذکورہ آیت نازل ہوئی (24)۔

امام ابن کثیر نے ابن جریر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے ان سے سوال کیا جو ان کے دین پر نہیں تھا۔ ان نے انہوں نے اپنے کارواں کیا پھر کہا کہ یہ میرے دین پر نہیں ہے۔ پس یہ آیت کریمہ نازل ہوئی لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَصِلُوا بِرَحْمَتِ اللّٰهِ اِلَى الْكٰفِرِيْنَ (البقرہ: 273)۔

امام ابن کثیر نے معین بن جابر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مسلمان پہلے بیویوں کے اقرباء پر صدقات کرتے تھے۔ جب مسلمانوں کے اقرباء مذکورہ ہو گئے تو انہوں نے کہا ہم صرف مسلمان اقرباء پر صدقہ کریں گے۔ ان پر یہ آیت نازل ہوئی۔

امام ابن جریر، ابن کثیر، رواد لکن ابی حاتم نے حضرت اسدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَصِلُوا بِرَحْمَتِ اللّٰهِ اِلَى الْكٰفِرِيْنَ (البقرہ: 273) (25)۔

امام ابن ابی حاتم نے عطاء انصاری سے روایت کیا ہے وَ مَا يَنْفَعُكُمْ اِلَّا اِيْتَاؤُكُمْ وَاَجْرُ اللّٰهِ فَرَمَاتے ہیں جب تم رضائے الہی سے غرض کرو گے تو تم پر کوئی حرج نہیں کہ مائل کاغز کیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت اسحق رحمہ اللہ سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو من کا خرچ (صدقہ) پہنچنے لگے ہے۔ جو من جب بھی خرچ کرتا ہے رضائے الہی کے لئے رہا ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اَتُكْفَرُ عَنْكُمْ لَوْلَا تَصِلُوا بِرَحْمَتِ اللّٰهِ اِلَى الْكٰفِرِيْنَ (البقرہ: 273) (26)۔

ساتھ مشکوٰی (یعنی کے لوگ اصطلاح کو اصطلاح نہ دیتے تھے) (۱۶)

امام بیہقی نے حضرت مسعود بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص کو لایا گیا کہ آپ اس کی ناز جنازہ پڑھا کریں، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا اس نے کتنا مال چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا دو دینار یا تین دینار۔ فرمایا دو یا تین دینار چھوڑے ہیں۔ میں عبد اللہ بن القامح سولی اہل مکہ سے فاقوں میں نے ان کے سامنے یہ وعدہ کر کیا۔ انہوں نے تہا یہ شخص لوگوں سے مال اکٹھا کرنے کے لئے سولہ کرنا تھا۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن خزیمہ، طبرانی، بیہقی نے حضرت جثلی بن جنادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو غیر ضرورت کے سوال کرتا ہے وہ ان شخص کی طرح ہے جہاں تک رہے چتا ہے، لیکن ابی شیبہ کے الفاظ یہ ہیں جو لوگوں سے اس لئے سولہ کرتا ہے تاکہ زیادہ مال جمع کر لے تو یہ اس کے چہرے میں خراش کا باعث ہوگا اور قیامت کے روز جہنم میں گرم چھروں کو کھانے کا۔ یہ آپ ﷺ نے جہاں اللہ کے موقع پر فرمایا (۲)۔

امام ابن ابی شیبہ، مسلم، دارقطنی، ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مال کی زیادتی کی خاطر لوگوں سے سوال کرتا ہے وہ انکاروں کا سوال کرتا ہے یہی چاہے کہ جمع کرے یا زیادہ جمع کرے (۳)۔

امام عبد اللہ بن احمد نے زوائد المسند میں ابو طبرانی نے علاؤ اللہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کے باوجود سوال کرتا ہے وہ جہنم کے گرم چھروں کی زیادہ کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا خانا سے کیا مراد ہے؟ فرمایا اداات کا کھا۔

امام احمد، ابوداؤد، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے حضرت بکیر بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سوال کیا جب کہ اس کے پاس اتنا موجود تھا جو اس کی کمائیٹ کر سکتا تھا وہ جہنم کے انکار سے زیادہ کرتا ہے، صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ کتنا مال کیٹ کر سکتا ہے؟ فرمایا صبح و شام کا کھانا (۴)۔

امام ابن حبان نے حضرت عمر بن خطاب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگوں سے مال زیادہ کرنے کے لئے سوال کرتا ہے وہ آگ کا پتھر ہے، وہ اس سے بھڑکا کرتا ہے یہی جو چاہے کہ سوال کرے جو چاہے زیادہ کرے۔ امام ابن ابی شیبہ نے لیکن ابی حنبلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک سائل آیا اس نے ابو ذر سے سوال کیا تو انہوں نے اسے کچھ عطا فرمایا۔ تم نے اسے دیا ہے حالانکہ یہ شخص خوشحال ہے؟ ابو ذر نے فرمایا یہ سائل تھا اور سائل کا حق ہے۔ قیامت کے روز یہ خواہش کرے گا، میں اس کے ہاتھ میں گرم چھر ہے۔

امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم نے فرمایا آٹھ یا سات تھے بلکہ کیا تم رسول اللہ ﷺ کی بیعت نہیں کرتے؟ ہم نے عرض کی ہم آپ کی کس باپ پر بیعت کریں؟ فرمایا اللہ

۱۔ مستدرک، ص ۳۶۳ (۳۶۳۰) مطبوعہ دار الفکر۔ ۲۔ مصنف ابی شیبہ، جلد ۲، صفحہ ۴۲۵ (۱۵۶۷۴)

۳۔ سنن ابی داؤد، جلد ۵، صفحہ ۳۵۵ (۱۷۴۹) مطبوعہ مکتبۃ الرشید، ریاض

۳۔ معنی (۱۵۶۷۳)

کہ انہیں عیدہ میں خود وہیں سے کچھ بھی قبول کرنے سے انکار دیتے تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے دور خلافت میں) انہیں ہدایا کہ انہیں کچھ پیش کریں تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، یہی کریم علیہ السلام کے بعد عیدہ نے کبھی کسی سے کوئی چیز نہیں مانگی تھی کہ وہ اسے فرمائے (۱)۔

امام احمد نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم: ہاں ذات کی جس کے بقدر قدرت میں میری جان ہے میں تین بیڑوں پر قسم اٹھاتا ہوں، صدقتے میں کبھی نہیں جوتا میں تم صدقہ کرو اور جو آدمی اپنے اوپر سے مجھے غلو و سواف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے سزا کی عزت میں اسلاف فرماتا ہے اور جو آدمی سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر فخر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

امام احمد اور ابو یعلیٰ نے حضرت ابوسعید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا رسول اللہ ﷺ نے فلاں فلاں شخص کو سنا ہے وہ قریف کر رہے تھے اور آواز کر رہے تھے کہ آپ نے انہیں ۱۰۰ درہم عطا فرمائے ہیں۔ یہی کریم ﷺ نے فرمایا انہیں فلاں ایسا نہیں کرتا جب کہ اسے میں نے دس سے سولہ عطا فرمائے ہیں۔ پھر وہ تو یہ نہیں کہتا اللہ تم قسم میں سے کوئی مجھ سے سوال کرے لکھتا ہے، وہ غلط میں آگ لے کر نکلتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آپ انہیں کیوں عطا فرمائے ہیں؟ فرمایا میں کیا کروں مجھ سے ملے بغیر رخصی نہیں ہوتے اور اللہ تعالیٰ میرے لئے نکل کا انکار کرتا ہے (یعنی میں نکل نہیں ہرگز)۔

امام زبانی، شیر، مسلم، ابوداؤد، نسائی نے فیجہ بن الخطاب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے خلافت کا بوجھ اٹھایا تھا میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس حدیث کی اتنی جگہ کے متعلق حوالہ کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضور ﷺ کی کہ ہمارے پاس صدقہ کامل آجائے، ہم آپ کا وہ جتنی کا حکم کریں گے۔ پھر فرمایا، فیجہ! سوال کرنا تین افراد میں سے کسی ایک کے لئے جائز ہوتا ہے، ایک وہ شخص جو خلافت کا بوجھ اٹھائے اس کے لئے سوال کرنا جائز ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ حضرات اور کرام کے بچہ وہ سوال سے رک جائے۔ دوسرے وہ شخص جس پر کوئی قرض آجائے اور اس کا مال ضائع ہو جائے تو اس کے لئے سوال کرنا جائز ہوتا ہے حتیٰ کہ اس کی معیشت درست ہو جائے۔ تیسرا وہ شخص جس کو نقد لائق ہو تو اس کے لئے سوال جائز ہوتا ہے حتیٰ کہ اس کی قوم کے تین صاحب عقل لوگ یہ کہیں گے وہ فلاں کو نقد لائق ہو چکا ہے۔ پس اس کے لئے سوال کرنا جائز ہوتا ہے حتیٰ کہ اس کی معیشت درست ہو جائے ان تینوں کے بعد اور سوال کرنا جائز نہیں۔ اسے فیجہ! حوالہ کرنے والا حرام کرنا ہی تھا ہے۔

ابن ہنر اور الطبرانی اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں سے مستغنی ہو جاؤ مگر چہ سواک مگر ناہو۔

امام طبرانی نے حضرت ابوبررہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ علیٰ علیہم والی سے نیچے والے کو پسند کرتا ہے اور قسمل گوئی کر کے دالے ناہر اور اسے سوال کرنے والے سے نفرت رکھتا ہے۔

امام بیہزار نے حضرت ابوہریرہؓ بن کوفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میرے لئے رسول اللہ ﷺ نے فرماتے ایک مہر فرمایا تھا جب قرط بن قیس بنی قریظہ وہاں پہنچا لیکن اس کے لئے مہر ہوا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت یہ فرماتے ہوئے دیکھا کہ جبرائیلؑ اس کے لئے اللہ تعالیٰ اسے نئی فرمائیاں کرتے ہوئے عت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے قناعت عطا فرماتا ہے۔ میں نے اپنے دل میں فیصلہ کر لیا کہ میں آپؐ سے شیخ بنامی سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا۔

ابوہریرہؓ، بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آپؐ شہر پر تشریف فرما تھے رسول اللہ ﷺ نے صدق اور سوال کرنے سے پہلے پکار کر کہہ دیا (فرمایا) اوپر والے ہاتھ پٹنے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور والا ہاتھ شرفی کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ سواہی کرنے والا ہے (1)۔

حضرت ابن سعد نے عوف بن احمرؓ اسی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو پرفرات کے آب کو گواہوں کو ہاتھ تھمیں قسم کے ہیں اللہ کا ہاتھ علیا ہے۔ عطا کرنے والا۔ جو درمیانی ہے اور جس ہاتھ کا عطا کیا جائے وہ نیچے ہوا ہے۔ ہاں نجاتیہ راہرواؤں پر گزروں کے ٹھنڈے کے ساتھ۔

اسامہ بن جندبؓ نے اسامہ، اوسامہ، اوسامہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاتھ تھمیں چلو۔ اللہ کا ہاتھ اوپر ہے عطا کرنے والا ہاتھ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کے قریب ہے اور مائل کا ہاتھ نیچے والا ہے یہی فیصلہ قناعت تک ہے جس تک حق اللہ اور سوال کرنے سے بچے (2)۔

امام طبرانی نے اسامہؓ میں حضرت سالم بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جبریلؑ امین نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور کہنا ہے کہ میں نے جنت چاہو ہو گئی بس کہ لو بالآخر آپؐ نے موت کا ڈانکہ چمکنا ہے جو چاہو چل کر لو کچھ اس کی بڑا طے کی جس سے چاہو موت کرو آپؐ بالآخر اس سے جدا ہوں گے اور جان لو سو کن کا شرف رات کے چوم میں ہے اور سو کن کی عزت لوگوں سے اس قدر ہے۔

امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تو گمراہی، ہمنان کی کھڑت کا نام نہیں لکھ تو گمراہی دل کی تو گمراہی ہے (3)۔

امام ابن حبان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم مال کی کھڑت کو تھوڑا سمجھتے ہو؟ میں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ ﷺ فرمایا کیا تم مال کی کھڑت کو تھوڑا سمجھتے ہو؟ میں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ ﷺ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھلکے فنادل کا غنا ہے اور حقیقی فقر دل کا فقر ہے (4)۔

1- صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 332، مطبوعہ مکتبہ دارالکتاب

2- سنن ابی نعیم، جلد 4، صفحہ 150، مطبوعہ دار الفکر، بیروت

3- صحیح مسلم، جلد 3، صفحہ 115، (2343)، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت

4- التلخیص، جلد 2، صفحہ 461، مطبوعہ دار الفکر، بیروت

اس کو روک دینا چاہیے۔

امام ابن ابی شیبہ، بخاری اور ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی کا کوئی ریشہ لینا بھرا یعنی پیٹھ پر ٹکڑیوں کا گھنٹا لٹک کر لانا بھروسہ کو فروخت کرنا اور اس کے ذریعے سوال سے اپنے آپ کو بچانا اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سونپ کر دے اور اسے دین و دنیا دہی (۱)۔

امام مالک، ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی کا کوئی پیٹھ پر ٹکڑیاں لٹکنا اس سے بہتر ہے کہ وہ سونپ کر دے یا نہ دے (۲)۔

امام طبرانی اور بیہقی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پیشہ ور سونپ کو پسند کرتا ہے۔

امام احمد، طبرانی، ابوداؤد اور نسائی نے ابوسعید خدری سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو لوگوں سے استفادہ اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے نفی کر دے گا اور جو سوال کرنے سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بچا لیتا ہے، جو کفایت چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی کفایت فرماتا ہے اور جس نے سوال کیا تب کہ اس کے پاس ایک ہاتھ چاندی ہو اس نے اسرار کیا (جو ممنوع ہے)۔

امام احمد، مسلم اور نسائی نے حضرت سعید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سوال کرنے میں اسرار نہ کرو اللہ کی قسم جو مجھ سے کسی چیز کا سوال کرے پھر اس کا سوال مجھ سے کوئی چیز نکالے تب کہ میں اس کو پسند کر رہا ہوں یا پھر اس میں برکت ڈالی جائے جو میں نے حلال کیا ہے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

امام ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص میرے پاس آتا ہے مجھ سے سوال کرتا ہے پھر میں اسے عطا کرتا ہوں پھر وہ چلا جاتا ہے وہ اپنی گود میں آگ اٹھائے ہوئے ہوتا ہے۔

امام ابویعلیٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سوال کرنے میں اسرار نہ کرو دھماکہ جھجکا جھجکا سے بچنا لی جائے گی اس کے لئے اس میں برکت نہیں ہوگی۔

امام ابن حبان نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ سونا تقسیم فرماتا رہے تھے ایک شخص آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے بھی عطا فرمائیے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے عطا فرمایا پھر اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے میں مرتبہ عطا فرمایا پھر جب وہ دوا میں چھا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص میرے پاس آتا ہے مجھ سے سوال کرتا ہے میں اسے عطا کرتا ہوں پھر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے میں اسے عطا کرتا ہوں پھر وہ پیٹھ پر ٹکڑیاں لٹکاتا ہے وہ اسے لٹک جاتا ہے جب اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتا ہے۔

امام احمد، ابوداؤد ابن حبان نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ مال سبز اور شیریں ہے جس کو تم اس میں سے کچھ عطا کریں جب کہ ہمارا شخص خوش ہو اور اس کی طرف سے عمدہ طلب ہو لیکن اس کی بنا پر

۱۔ صحیح بخاری، باب اللقائف، ج ۱، ص ۱۹۱، مطبوعہ وزارت تعلیم، اسلام آباد۔

۲۔ صحیح مسلم، ج ۱، ص ۳۳۳، مطبوعہ مکتبہ دار الفکر، بیروت۔

نہ ہوتا وہ مال میں اس کے لئے بزرگت لائی جائے گی اور جس کو ہم اس دنیا سے کچھ عطا کریں جب کہ ہم اس سے اس پر خوش نہ ہیں اور اس کی طرف سے طلب بھی نہ ہو اور اس کا نفس لالچ کر رہا نہ ہو اس میں اس کے لئے بزرگت نہیں ڈالی جاتی۔

۱۰۔ بخاری، مسلم اور نسائی نے اس عمر سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے عقیقہ دیا تو میں نے عرض کی حضور! میں کو عطا فرمائیں جو مجھ سے زیادہ اس کا محتاج ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو جب تمہارے پاس اس مال سے کچھ آئے جب کہ تم اس کا لالچ نہیں کر رہے تھے اور نہ اس کے موہنی تھے تو وہ لے لیا کرو نہ مال دار ہو جاؤ نہ گرم چاہو نہ اس کو کھاؤ اور اگر چاہو تو اس کو صدقہ کرو اور اگر ایسی حالت نہ ہو تو اس کے پیچھے اپنے نفس کو نہ لگا دیا کرو۔ سرالمسلمین عبد اللہ نے فرمایا: اچھ سے حضرت عبد اللہؓ اس سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے اور جو چیز انہیں عطا کی جاتی وہ لو نہ دیتے نہیں تھے (۱)۔

۱۱۔ امام مالک نے حضرت عطاء بن یدرہم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو خطبہ رضی اللہ عنہ کو ایک عقیقہ بھیجی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے واپس کر دیا رسول اللہ ﷺ نے پوچھا تم نے عقیقہ واپس کیوں کر دیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اکیلا آپ نے ارشاد نہیں فرمایا کہ ہم میں سے بہتر وہ ہے جو کسی سے کوئی چیز نہ لے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ حکم سوال کرنے کے متعلق ہے (یعنی کسی سے کوئی چیز نہ مانگو) لیکن جو بغیر سوال کے ملے وہ رزق ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میرا جان ہے میں کسی سے کوئی چیز نہیں مانگوں گا اور جو چیز بغیر سوال کے میرے پاس آئے گی وہ میں نے نہیں مانگی۔

۱۲۔ ابن ابی شیبہ نے ابن ابی اسلم عن ابن عباسؓ کے طریقہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا آگے نہ کروہ صریح جان کی۔

۱۳۔ امام احمد اور بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ جو تجھے کوئی چیز بغیر سوال کے عطا کرے وہ قبول کرے۔ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تجھے عطا کیا ہے۔

۱۴۔ ابو یوسف نے حضرت داہل بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تیرے لئے بہتر ہے کہ تو میں سے کسی سے کوئی چیز نہ مانگ (اس صورت میں لینا صحیح ہے) جب کہ تم سوال کرو اور جواب ملے۔ پس بغیر سوال کے آئے وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تجھے عطا فرمایا ہے (۲)۔

۱۵۔ امام احمد، ابو یوسف، ابن جہان، بطری اور دارقطنی نے حضرت خالد بن عدیؓ کو بھی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کو اپنے بھائی کی طرف سے کوئی چیز پہنچے جب کہ اس نے سوال نہ کیا ہو اور نہ اس کا لالچ کر رہا ہو تو اس کو قبول کر لیں چاہیے اسے واپس نہ کرے۔ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف بھیجا ہے (۳)۔

۱۶۔ امام احمد نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ اس مارے سے کچھ عطا

۱۔ صحیح بخاری، جلد ۱، صفحہ ۱۹۹، مطبوعہ وزارت تعلیم، اسلام آباد۔ ۲۔ مسند ابی یوسف، جلد ۱، صفحہ ۹۸ (۱۵۲) مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت۔

۳۔ مسند ابی یوسف، جلد ۱، صفحہ ۳۸۷ (۹۲۱)۔

فرماتے ہیں کہ اس نے کسی سے سوال نہ کیا، تو اسے وہ قول کرنا چاہیے، اور رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف بھیجا ہے۔
 امام احمد، طبرانی اور نسائی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کو اس رزق میں سے کوئی چیز بغیر سوال اور بغیر رائیج کے پیش کی جائے، اس کے ارپے اپنے رزق میں وسعت نہ ملے گی، مگر خود کوئی چیز جو زیادہ نکلتی ہے، اس کی طرف بھیجا دینا چاہیے (۱)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت مہاجر بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں سے مستغنی ہو جاؤ، اگرچہ سوک کا غنا ہی ہو۔

امام ابن ابی شیبہ نے بھی ابن جریر و مسعودی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، جب کہ ایک عجمی آیا، ہم آپ سے سوال کیا، سوال کیا: کیا حال نہیں ہے مگر اپنے بھری دجہ سے جو اس کی کوٹھی سے نکلا ہے، یہ اپنے قریبی دجہ سے جو خونی کھجور کا ٹکڑا ہوا (۲)۔

امام ابن جریر نے حضرت ثناء و حریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے بیان کیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تم سے تین چیزیں پسند کرتا ہے۔ قس، اقل، (بخت و کھر۔ جملہ) مال کا ضائع کرنا اور کثرت سے سوال کرنا۔ پھر جب تو کسی کو یہ دان فیکر، قول میں مصروف دیکھے اور وہ رات کو کھانا نہ کھائی ہو، تو اسے کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے دن اور رات میں کچھ حصہ نہیں دے گا، اور جو تو کسی کو صاحب مال دیکھے (اور) کو اپنی ثبوت و لذت اور کھیل اور میں مال کو مصروف کر رہا ہے، اور اللہ کے حق سے اعراض کئے ہوئے ہے تو یہ مال کا ضائع کرتا ہے۔ جب تو کسی کو ہاتھ پھیلائے ہوئے لوگوں سے سوال کرتے ہوئے دیکھے، پس چلا، سے وقف کریں تو ان کی مدد میں مبادرت کرے اور جو عطا کریں ان کی خدمت میں مبالغہ کرے (۳)۔

امام طبرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمت کی وجہ سے عطا کرنے والا لینے والے سے انھیں نہیں ہے، آپ کو لینے والا تنہا ہے۔

امام ابن حبان نے الفہرہ و میں طبرانی نے الامۃ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو وسعت کی وجہ سے عطا کرتا ہے، وہ اجر میں زیادہ نہیں ہوتا اس سے جو قبول کرتا ہے جب کہ وہ محتاج ہوتا ہے۔
 امام ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ بن سلمہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت فرج کرتے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں محفوظ ہے، وہ وہی کو جاننے والا ہے اور اس کی قدر دانی فرماتے والا ہے، کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ قدر دان نہیں ہے اور کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ نیک کی جزا دینے والا نہیں ہے۔

الَّذِينَ يُفْقِرُونَ أَمْوَالَهُمْ بَائِلِينَ وَالتَّهَارِيرِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ

اھیں ایسی ہی قومیں کرتے ہو تو اچھے نہیں ہو سکتے۔ یعنی ان کی امید اچھی نہ ہو پھر ان کے پاس وہی حکم ہے جو ان کے پاس ہے۔ ان کے پاس وہی حکم ہے جو ان کے پاس ہے۔ ان کے پاس وہی حکم ہے جو ان کے پاس ہے۔

اور جو یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کے پاس وہی حکم ہے جو ان کے پاس ہے۔ ان کے پاس وہی حکم ہے جو ان کے پاس ہے۔ ان کے پاس وہی حکم ہے جو ان کے پاس ہے۔ ان کے پاس وہی حکم ہے جو ان کے پاس ہے۔

اور جو یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کے پاس وہی حکم ہے جو ان کے پاس ہے۔ ان کے پاس وہی حکم ہے جو ان کے پاس ہے۔ ان کے پاس وہی حکم ہے جو ان کے پاس ہے۔ ان کے پاس وہی حکم ہے جو ان کے پاس ہے۔

اور جو یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کے پاس وہی حکم ہے جو ان کے پاس ہے۔ ان کے پاس وہی حکم ہے جو ان کے پاس ہے۔ ان کے پاس وہی حکم ہے جو ان کے پاس ہے۔ ان کے پاس وہی حکم ہے جو ان کے پاس ہے۔

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الزَّبَا لَا يَقْوَمُونَ إِلَّا كَمَا يَقْوَمُ الَّذِينَ يَتَحَبَّطُونَ

الَّذِينَ مِنَ النَّاسِ ذِيكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ وَمِنْ الزَّبَا

وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الزَّبَا فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ

فَاتَّبَعَهَا فَلَا يَصْطَفِ وَأَصْرًا إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

انہوں نے کہا کہ ان کے پاس وہی حکم ہے جو ان کے پاس ہے۔ ان کے پاس وہی حکم ہے جو ان کے پاس ہے۔ ان کے پاس وہی حکم ہے جو ان کے پاس ہے۔ ان کے پاس وہی حکم ہے جو ان کے پاس ہے۔

اور جو یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کے پاس وہی حکم ہے جو ان کے پاس ہے۔ ان کے پاس وہی حکم ہے جو ان کے پاس ہے۔ ان کے پاس وہی حکم ہے جو ان کے پاس ہے۔ ان کے پاس وہی حکم ہے جو ان کے پاس ہے۔

جہود۔ ان میں سے فرماتے ہیں یہ آیت میں عروہ بن عوف کی تفسیر ہو یعنی مغیرہ بن ابی سفیر کے بارے میں نازل ہوئی، جو مغیرہ بن عوف کو سو دیتے تھے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم ﷺ کو مکہ مکرمہ پر طلبہ مقرر کیا تو اس دن تمام سو فہم کر دیا گیا جب کہ طائفہ وہوں نے اس شرط پر صلح کی کہ ان کے لئے سو دو ہو گا اور جو ان کے اوپر سو ہے وہ تمام ہو گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے پیچھے گئے آخر میں کھڑا ان کے لئے دو تمام حقوق ہوں گے جو مسلمانوں کے لئے ہیں اور ان پر وہ تمام واجب ہوں گے جو مسلمانوں پر ہیں۔ وہ سو دیکھائیں گے نہ کھائیں گے۔ وہ عروہ بن مغیرہ کی تفسیر سے ساتھ عتاب بن اسید کے پاس آئے وہ مکہ کا حکمران تھا۔ وہ مغیرہ نے کہا میں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ بد بخت بنایا گیا ہے وہاں تمام لوگوں سے سو سادہ کر دیا گیا ہے، وہ عروہ بن مغیرہ نے کہا ہم سے اس بات پر صلح کی گئی ہے کہ ہمارے لئے سو دو ہو گا۔ عتاب بن اسید نے یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کی طرف لکھ کر بھیجا تو یہ آیت نازل ہوئی **فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ لَكُمْ دَيْنًا فَخُذُوا** (البقرہ: 279)

نامہ امیبانی نے اپنی ترتیب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز سو دو کھائے والا مظلوم کو توڑنے کا راجی اطراف کو بھیج دیا ہو گا۔ ابن جریر، ابن المنذر اور ابن ابی ماجر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سو دو خور قیامت کے روز چھوٹوں کی بددعا ہو کر اٹھے گا (۱)۔ امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک دوسرے واسطے سے روایت کیا ہے کہ یہ اس کی حالت اس وقت ہو گی جب دو قبر سے اٹھے گا (2)۔

امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے قبضہ دیا اور پاکو کر کیا اور اس کی بربقا ست جان فرمائی ہر ایک ایک شخص جو ایک درہم سو دو کا حاصل کرے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جتنی مرتبہ انسان کے زمانے میں جی جڑا تھا ہے اور سب سے بڑھ کر سو دو کسی مسلمان کی عزت بگاڑے۔

امام عبد البر ذوق، ابن ابی الدنی اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ بابرہ بن کثادہ کے برابر ہے اور سب سے چھوٹا گناہ ہے جسے کوئی شخص اسلام میں اپنی دل سے بدکاری کرے۔ سو دو ایک درہم نہیں ہے زائد مرتبہ بدکاری کرنے سے بھی زیادہ شدید ہے۔ فرمایا قیامت کے روز تمام لوگوں کو کفر سے ہونے کی اجازت ہو گی خواہ نیکو کار ہو یا فاجر ہوں لیکن سو دو کھانے والے کو یہ اجازت نہ ہو گی وہ اس شخص کی مانند کفر سے ہوں گے جس کو شیطان نے چھو کر تجڑا لیا اس کو زیادہ

امام بیہقی نے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ بابرہ بن کثادہ کے برابر ہے، ان میں سے چھوٹا گناہ اپنی ماں سے بدکاری ہے اور سب سے بڑا سو دینے مسلمان بھائی کی ناحق عزت خراب کرنا ہے۔

امام عبد البر ذوق، احمد اور بیہقی نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جتنی مرتبہ بدکاری کرنا مجھے سو دو ایک درہم کھانے سے زیادہ پسند ہے، جس کے شوق اللہ تعالیٰ پانتے ہے کہ وہ درہم میں نے بطور سوا کھا لیا ہے۔

اور منبر نبیؐ نے اڑھ سو سال پہلے یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "وَأَنْتُمْ رُؤَسَاءُ الْبَنِيَّةِ كَمَا أَنَّكُمْ رُؤَسَاءُ الْبَنِيَّةِ" (اور تم بنیاد رکھو گے جیسا کہ تم بنیاد رکھو گے)۔ (1) اور فرمایا: "وَأَنْتُمْ رُؤَسَاءُ الْبَنِيَّةِ كَمَا أَنَّكُمْ رُؤَسَاءُ الْبَنِيَّةِ" (اور تم بنیاد رکھو گے جیسا کہ تم بنیاد رکھو گے)۔ (2)

اور مساکم اور سیوطی نے حضرت سیدہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "وَأَنْتُمْ رُؤَسَاءُ الْبَنِيَّةِ كَمَا أَنَّكُمْ رُؤَسَاءُ الْبَنِيَّةِ" (اور تم بنیاد رکھو گے جیسا کہ تم بنیاد رکھو گے)۔ (3) اور فرمایا: "وَأَنْتُمْ رُؤَسَاءُ الْبَنِيَّةِ كَمَا أَنَّكُمْ رُؤَسَاءُ الْبَنِيَّةِ" (اور تم بنیاد رکھو گے جیسا کہ تم بنیاد رکھو گے)۔ (4)

امام حاکم اور سیوطی نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وَأَنْتُمْ رُؤَسَاءُ الْبَنِيَّةِ كَمَا أَنَّكُمْ رُؤَسَاءُ الْبَنِيَّةِ" (اور تم بنیاد رکھو گے جیسا کہ تم بنیاد رکھو گے)۔ (5)

امام بیہقی نے حضرت حنفیہ بنت ابی اسحاق رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وَأَنْتُمْ رُؤَسَاءُ الْبَنِيَّةِ كَمَا أَنَّكُمْ رُؤَسَاءُ الْبَنِيَّةِ" (اور تم بنیاد رکھو گے جیسا کہ تم بنیاد رکھو گے)۔ (6) اور فرمایا: "وَأَنْتُمْ رُؤَسَاءُ الْبَنِيَّةِ كَمَا أَنَّكُمْ رُؤَسَاءُ الْبَنِيَّةِ" (اور تم بنیاد رکھو گے جیسا کہ تم بنیاد رکھو گے)۔ (7)

امام ابویوسف اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ یہ آیت تلاوت فرماتے تھے اور کہتے: یہ قیمت ہے۔ اور مسندوں کی کیفیت ہوگی۔

امام ابن جریر نے الربیع سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وَأَنْتُمْ رُؤَسَاءُ الْبَنِيَّةِ كَمَا أَنَّكُمْ رُؤَسَاءُ الْبَنِيَّةِ" (اور تم بنیاد رکھو گے جیسا کہ تم بنیاد رکھو گے)۔ (8)

امام عبد الرزاق، احمد، بخاری، مسلم اور ابن ابی شیبہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وَأَنْتُمْ رُؤَسَاءُ الْبَنِيَّةِ كَمَا أَنَّكُمْ رُؤَسَاءُ الْبَنِيَّةِ" (اور تم بنیاد رکھو گے جیسا کہ تم بنیاد رکھو گے)۔ (9) اور فرمایا: "وَأَنْتُمْ رُؤَسَاءُ الْبَنِيَّةِ كَمَا أَنَّكُمْ رُؤَسَاءُ الْبَنِيَّةِ" (اور تم بنیاد رکھو گے جیسا کہ تم بنیاد رکھو گے)۔ (10)

امام طبری نے اپنی حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وَأَنْتُمْ رُؤَسَاءُ الْبَنِيَّةِ كَمَا أَنَّكُمْ رُؤَسَاءُ الْبَنِيَّةِ" (اور تم بنیاد رکھو گے جیسا کہ تم بنیاد رکھو گے)۔ (11)

امام ابو داؤد اور دیگر محدثین نے حضرت جابر سے روایت کیا ہے کہ جب یہ کورہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وَأَنْتُمْ رُؤَسَاءُ الْبَنِيَّةِ كَمَا أَنَّكُمْ رُؤَسَاءُ الْبَنِيَّةِ" (اور تم بنیاد رکھو گے جیسا کہ تم بنیاد رکھو گے)۔ (12)

1۔ بحکم کتبہ جلد 3 صفحہ 373 (27/3) اور مستدرک جلد 1 صفحہ 173 (17/3)

2۔ شعب ابی نعیم جلد 5 صفحہ 298 (5/298)

3۔ ترمذی جلد 3 صفحہ 69 (3/69)

4۔ صنف جلد 3 صفحہ 150 (148/4) صفحہ 151 (151/4)

5۔ مستدرک جلد 3 صفحہ 129 (3/129) صفحہ 130 (130/3)

روایت ہے۔ حق تعالیٰ نے جو نعمانی تک مصلحت اور فائز شرعی نے کہا یہ بلا سزا کے حصول سے جو انصار کے قریبہ میں رہا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو در شاہان علیؑ فرمایا کہ اِنَّ اللہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُوَدُّوْا لِزَہٰدِیْنَ اَھْلِ الْاَیْمَانِ (58: 59)۔
 و اس میں خبر اور ان کی حد نعمت حضرت علیؑ میں ان میں بھی واقع ہوا کے صریحی سے روایت کیا ہے کہ یہ میں خدا
 تحسین سے مہتر و خوش ہے (۶)۔

امام علیؑ نے یہ مسئلہ کی روایت یہ ہے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر مقرر شدہ دست ہو تو میں قبول کے
 ساتھ خوشی میں تک مصلحت و فائز نفسانی اور فقیر پر اس اسل کو صدقہ کر دیا کہ اس نے اختیار ہے تو حضرت عباس رضی اللہ
 عنہ فرماں اصال صدقہ کر دیا (۷)۔

امام محمد بن حنفیہ اور ابن جریر نے حضرت انصاریؒ سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو تک
 بہت جو فرض خواہے تو خوشی میں تک مصلحت دے۔ اسی طرح مسلمان پر فرض کا حکم ہے۔ لیکن کسی مسلمان کو بچے ہوئی پر فرض
 نہ ہو جو وہ نہ ہو کہ اس کا بھائی تک دست ہے تو اس کے لئے اسے قید کرنا نام نہاد نہیں کہ وہ اس سے نہ مانگے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے
 خوشی کرے۔ میں اس اعتبار کی ضرورت پر صدقہ و فائز دینی ہے (۸)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید ابن مسیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جو شخص اپنے فرض کی اور اگر یہ پر صدقہ کر
 دے۔ یہ اس کے لئے۔ اس کے اعتبار سے بہت تقسیم ہے اور جو اپنے فرض صدقہ نہیں کرتا تو وہ گناہگار نہیں ہے اور جس نے کسی
 تک دست کو قید میں اس دیا تو وہ گناہگار ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فَظَنُّوْا اَنْیَیْ فَاَیْسُرُ لَہٗ اَنْ یَّجْعَلَ فَاَیْسُرًا
 کرے کہ اس طاقت جو نہیں دوا دنا کرے وہ طاعت لکھا جاتا ہے۔

امام احمد بن حنبل (۱) اپنی روایت میں کہ اس آیت سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا میں نے نفعی تک دست و مصلحت دینی یا اس کا فرض مقرر کیا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے شرف کے سایہ میں جگہ دے کرے گا
 جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا (۹)۔

امام احمد بن حنبل اور سلم نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خوش رہا
 تو اللہ تعالیٰ نے اس سے جو چہ تو نے دنیا میں کیا کمال کیا تھا اس شخص نے کہا میں نے زور نہ دیا۔ لیکن کمال نہیں کیا، اللہ تعالیٰ
 نے تم کو مرتبہ پر پہنچا تو اس شخص نے جیسی مرتبہ کہ تھے مجھے دنیا میں وہ خیر مال معاف رہا تھا۔ میں لوگوں کے ساتھ کچھ اور نہ
 تھا۔ میں خوشی پر رہا نہ کرنا تھا۔ دست کو پسند نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اپنے بندے سے تیار نہ کرنے کا کچھ
 نہ زیادہ حق دار ہوں، لیکن اس شخص کی اللہ تعالیٰ نے سعادت فرمائی (۱۰)۔

امام محمد بن حنفیہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا کسی

۱۔ مسند احمد بن حنبل جلد ۱ صفحہ ۱۹۵ (۱۴۵۳) ۲۔ تقریر طبری جلد ۱ صفحہ ۲۳ ۳۔ حذیفہ ۴۔ بیضاوردی جلد ۳ صفحہ ۱۵

۵۔ مسند ابن ابی حنبل جلد ۳ صفحہ ۱۵۷ (۲۴۱۹) ۶۔ مسند احمد جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۰ (۱۵۶۰) ۷۔ مسند احمد جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۰

دوسرے یہ حقی ہو پھر وہ اس کو تو فرمادے تو اسے ہر روز صدقہ کا اجر ملے گا۔ احمد ماہن ابی الدینی نے کتاب مطہرات المعروف میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو یہ چاہتا ہے کہ اس کی دعا قبول ہو اور اس کی تکلیف دور ہو تو اس کو کسی تکبیر سے پہلے دو رکعت کی تکبیر پڑھے۔

امام طبرانی نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی تکبیر سے پہلے دو رکعت کی تکبیر پڑھے وہ ایک سال تک اللہ تعالیٰ اس شخص کو توبہ تک نہ دے گا اور اس کی سہولت دیتا ہے (یعنی اس کے گناہوں کا فوری معاف کر دیتا ہے)۔

امام احمد، ابن ماجہ، حاکم اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی تکبیر سے پہلے دو رکعت کی تکبیر پڑھے وہ ایک سال تک اللہ تعالیٰ اس شخص کو توبہ تک نہ دے گا اور اس کی سہولت دیتا ہے کہ اس کو ہر روز اس کی دو رکعت صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا (۱) اس نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ ہر روز اس کی ایک رکعت صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا اور آج آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اسے دو رکعت صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تک قرض کی ادائیگی کا وقت نہیں پہنچتا ہوگا تو اسے ایک رکعت صدقہ کا ثواب ملے گا اور اگر قرض کی ادائیگی کا وقت آچکا ہوگا تو اسے ہر روز اس کی دو رکعت صدقہ کا ثواب ملے گا۔

امام ابوداؤد نے اشواب میں، ابو نعیم نے اعلیٰ میں، بیہقی نے الشعب میں، طبرانی نے المعجم میں، ابن ابی شیبہ نے الاطالی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو پسند کرتا ہے کہ اس کی دعا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور آخرت میں اس کی تکلیف دور فرمائے تو اسے کسی تکبیر سے پہلے دو رکعت کی تکبیر پڑھنی چاہیے یا اس کو چھوڑ دینا چاہیے (یعنی اس کا قرض معاف کر دینا چاہیے) اور جسے پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے جہنم کی آگ سے بچا کر سایہ عطا فرمائے اور اپنے حشر کے سایہ میں جگہ سے تودہ مانگیں پڑھنا نہ کرے اور سونچن پر محو فرمانے والا ہو جائے۔

امام مسلم نے ابوقحاد سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا ہے کہ جس کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی سختیوں سے بچائے تو اسے عکسہ دست کو مکمل دینا چاہیے یا اس سے قرض ساقط کر دے (۲)۔

امام احمد، دارقطنی اور بیہقی نے الشعب میں حضرت ابوقحاد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں جو اپنے معروض کو مکمل دے گا یا اس کا قرض ساقط کرنے کا وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے اپنے حشر کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا جس میں اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا (۳)۔

امام الترمذی، بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تکبیر سے پہلے دو رکعت کی تکبیر پڑھے وہ ایک سال تک اللہ تعالیٰ اس شخص کو توبہ تک نہ دے گا اور اس کی سہولت دیتا ہے کہ اس کو ہر روز اس کی دو رکعت صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا (۴)۔

1۔ مستدرک، ج ۲، ص ۱۳۴ (۲۲۵) مطبوعہ: دار الفکر، بیروت۔
2۔ مسند احمد، ج ۱۰، ص ۱۹۱ (۳۲) مطبوعہ: دار الفکر، بیروت۔

3۔ شعب الایمان، ج ۷، ص ۵۳۷ (۱۱۲۵۹) مطبوعہ: دار الفکر، بیروت۔
4۔ جامع الترمذی، ج ۱، ص ۵۶ (۱۳۰۶) مطبوعہ: دار الفکر، بیروت۔

امام عبد اللہ بن احمد نے زوائد المسند میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک بندے کو اپنے سایہ میں جگہ عطا فرمائے جو جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا سوائے اس کے سایہ کے۔ یہ وہ ہے جو تک دست کو بہت دے گا یا شرف عیش کا قرض چھوڑ دے گا۔

امام بھڑائی نے الاوسط میں حضرت محمد ابن ابی اسحق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو تک دست کو بہت دے گا یا قرض اس پر صدف کر دے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اپنے عیش کے سایہ میں اسے جگہ عطا فرمائے گا۔

امام طبرانی نے الاوسط میں ابو قتادہ سے اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی نعمتوں سے نجات عطا فرمائے اور اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے تو اسے تک دست کو بہت دینی چاہیے۔

امام بھڑائی نے الاوسط میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی تک دست کو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا۔

امام طبرانی نے الاوسط میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی تک دست کو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کو اس دن اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

امام بھڑائی نے الکلیب میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کسی تک دست کو صدف دے گا یا اس کا قرض ساقط کر دے گا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا۔

امام بھڑائی نے اسعد بن زمرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا تو اسے چاہیے کہ وہ تک دست پر آسانی کرے یا اس کا قرض صاف کر دے۔

امام طبرانی نے ابوالنسر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز سب سے پہلے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا وہ ایسا شخص ہوگا جس نے کسی تک دست کو خرما مال ہونے تک بہت دی ہوگی یا جس نے اپنے قرض صدف کر دیا ہوگا اسے کہہ دو گا کہ میں نے اہل مال رخصت کی کی خاطر تجھ پر صدف کر دیا ہے اور اس کا رجسٹر چھان دیا ہوگا۔

امام احمد اور ابن ابی الدنیا نے کتاب اصناف المعروف میں ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی تک دست کو بہت دے گا یا اس سے قرض ساقط کر دے گا اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی پینٹا سے نکال دے گا۔

امام عبد الرزاق، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے

مقام ہی وہی عام ہے، اس وقت اللہ ہی کی وجہ سے روایت ہو جاتی ہے، لیکن علامہ نے اس سے انکار کیا ہے اور قیامت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "مَنْ لَمْ يَشْهَدْ لِقَائِي فَلَيْسَ مِنِّي وَلَيْسَ لِي بِهِ حِسْبَةٌ"۔
 اور جو اپنی عام شہادت سے منع ہو، اس کی شہادت سے شک نہ ہو، لیکن یہی شہادت سے قیامت روایت ہے، یہاں تک کہ
 غرض میں سے ہرگز نہ کہیں کہ اس کی شہادت سے روایت ہو، بلکہ یہی شہادت سے قیامت روایت ہے، یہاں تک کہ
 جو کہ اس کی شہادت سے روایت ہو، بلکہ یہی شہادت سے قیامت روایت ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَسْتُمْ بِدِينٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوا
 وَلْيَكْتُب بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ
 اللَّهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيَسْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَمِيقِ اللَّهُ رَبِّهٖ وَلَا
 يَبْخُسْ مِنْهُ شَيْئٌ فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ
 لَا يَسْطِيعُ أَنْ يُمِيزَ فَوَلْيَمُذِلٌ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوا
 شَهِيدَيْنِ مِنْ رَجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتٌ
 مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا
 الْأُخْرَىٰ وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا عَادُوا دُعَاؤَ وَلَا تَسْمَعُوا أَنْ تَكْتُبُوا
 ضَعِيفًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ذَلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ
 وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَوْ فَتَرْضَىٰ فَإِنْ
 فَتَرْضَىٰ فَإِنْ تَكْتُبُوهَا وَأَشْهَدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا
 يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ وَإِنْ تَقَمُّوا فَإِنَّهُ مُسَوِّقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا
 اللَّهَ وَيَعْلَمَ اللَّهُ شَيْءَ عَيْنِكُمْ ۝

اے ایمان والو! جب تم ایک دوسرے کے درمیان میں کسی معاملہ کو سمجھنا ہو تو اسے لکھ دیجیے کہ تم نے کیا کیا۔
 اور اس کے لکھنے والے کو عدل سے دعا کرو اور اس کے لکھنے والے سے بھی عدل سے دعا کرو اور اس کے لکھنے والے سے بھی عدل سے دعا کرو۔
 تمہارے لکھنے والے کو عدل سے دعا کرو اور اس کے لکھنے والے سے بھی عدل سے دعا کرو اور اس کے لکھنے والے سے بھی عدل سے دعا کرو۔

نقصان نہیں ملتا۔ اور یہ بھی کہ اسے اس کا حق نہیں ملایا گیا۔ (۱)

اس واقعہ پر روایت کرتے ہیں کہ اس واقعہ سے روایت کیا ہے کہ لایضاً قرآن کلیمہ شریف و دینی جزو زیادہ نکھارے گیا کوئی عیب نہ رہا۔ اور لایضاً قرآن کلیمہ شریف و دینی جزو زیادہ نکھارے گیا۔ (۲)

اس واقعہ پر روایت کرتے ہیں کہ اس واقعہ سے روایت کیا ہے کہ لایضاً قرآن کلیمہ شریف و دینی جزو زیادہ نکھارے گیا کوئی عیب نہ رہا۔ اور لایضاً قرآن کلیمہ شریف و دینی جزو زیادہ نکھارے گیا۔ (۳)

اس واقعہ پر روایت کرتے ہیں کہ اس واقعہ سے روایت کیا ہے کہ لایضاً قرآن کلیمہ شریف و دینی جزو زیادہ نکھارے گیا کوئی عیب نہ رہا۔ اور لایضاً قرآن کلیمہ شریف و دینی جزو زیادہ نکھارے گیا۔ (۴)

اس واقعہ پر روایت کرتے ہیں کہ اس واقعہ سے روایت کیا ہے کہ لایضاً قرآن کلیمہ شریف و دینی جزو زیادہ نکھارے گیا کوئی عیب نہ رہا۔ اور لایضاً قرآن کلیمہ شریف و دینی جزو زیادہ نکھارے گیا۔ (۵)

اس واقعہ پر روایت کرتے ہیں کہ اس واقعہ سے روایت کیا ہے کہ لایضاً قرآن کلیمہ شریف و دینی جزو زیادہ نکھارے گیا کوئی عیب نہ رہا۔ اور لایضاً قرآن کلیمہ شریف و دینی جزو زیادہ نکھارے گیا۔ (۶)

اس واقعہ پر روایت کرتے ہیں کہ اس واقعہ سے روایت کیا ہے کہ لایضاً قرآن کلیمہ شریف و دینی جزو زیادہ نکھارے گیا کوئی عیب نہ رہا۔ اور لایضاً قرآن کلیمہ شریف و دینی جزو زیادہ نکھارے گیا۔ (۷)

اس واقعہ پر روایت کرتے ہیں کہ اس واقعہ سے روایت کیا ہے کہ لایضاً قرآن کلیمہ شریف و دینی جزو زیادہ نکھارے گیا کوئی عیب نہ رہا۔ اور لایضاً قرآن کلیمہ شریف و دینی جزو زیادہ نکھارے گیا۔ (۸)

۱۔ جامعہ اسلامیہ، جلد ۱، صفحہ ۱۵۹

۲۔ جامعہ اسلامیہ، جلد ۱، صفحہ ۱۶۱

۳۔ جامعہ اسلامیہ، جلد ۱، صفحہ ۱۶۱

۴۔ جامعہ اسلامیہ، جلد ۱، صفحہ ۱۶۱

۵۔ جامعہ اسلامیہ، جلد ۱، صفحہ ۱۶۱

۶۔ جامعہ اسلامیہ، جلد ۱، صفحہ ۱۶۱

۷۔ جامعہ اسلامیہ، جلد ۱، صفحہ ۱۶۱

۸۔ جامعہ اسلامیہ، جلد ۱، صفحہ ۱۶۱

میں حضور پر عمل کی صورتیں بیان فرمائی ہیں۔

امام ابن ابی الدنیا نے کتاب التعلیٰ میں فرمایا کہ روایت یہ ہے کہ فرماتے ہیں جو شخص نے یہ قرآن پڑھا ہے اس نے اللہ سے ملنے کی بات کی۔

امام ابن ابی الدنیا نے طرقات میں فرمایا کہ روایت یہ ہے کہ فرماتے ہیں جو شخص نے یہ قرآن پڑھا ہے اس نے اللہ سے ملنے کی بات کی۔

امام ابو اسحاق نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس حدیث کے طریق سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نے یہ قرآن پڑھا ہے اس نے اللہ سے ملنے کی بات کی۔

امام ابن ابی الدنیا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس حدیث کے طریق سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نے یہ قرآن پڑھا ہے اس نے اللہ سے ملنے کی بات کی۔

امام ابن ابی الدنیا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس حدیث کے طریق سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نے یہ قرآن پڑھا ہے اس نے اللہ سے ملنے کی بات کی۔

امام ابن ابی الدنیا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس حدیث کے طریق سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نے یہ قرآن پڑھا ہے اس نے اللہ سے ملنے کی بات کی۔

امام ابن ابی الدنیا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس حدیث کے طریق سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نے یہ قرآن پڑھا ہے اس نے اللہ سے ملنے کی بات کی۔

امام ابن ابی الدنیا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس حدیث کے طریق سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نے یہ قرآن پڑھا ہے اس نے اللہ سے ملنے کی بات کی۔

امام ابن ابی الدنیا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس حدیث کے طریق سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نے یہ قرآن پڑھا ہے اس نے اللہ سے ملنے کی بات کی۔

میرے قریب نہ رہتا تھا۔ میں نے کہا: — یہاں میں بعض کلمہ بعض آکر رہ گئی ہیں جو اس پر بعض نے قریب نہ رہا ہے۔
 اور وہ اس نے بعض میں نہیں کی اور اس نے کہا: — کئے قریب قریب کی وہ کلمہ کلمہ آکر رہ گئی ہیں جو اس پر بعض نے قریب نہ رہا ہے۔
 مہمانوں کے ساتھ ان کی بات نہ کرنا چاہیے اور ان کی بات نہ کرنا چاہیے اور ان کی بات نہ کرنا چاہیے اور ان کی بات نہ کرنا چاہیے۔
 پر مہمانوں کے ساتھ ان کی بات نہ کرنا چاہیے اور ان کی بات نہ کرنا چاہیے اور ان کی بات نہ کرنا چاہیے۔
 اس کے ساتھ ان کی بات نہ کرنا چاہیے اور ان کی بات نہ کرنا چاہیے اور ان کی بات نہ کرنا چاہیے۔

اس مہمانوں کے ساتھ ان کی بات نہ کرنا چاہیے اور ان کی بات نہ کرنا چاہیے اور ان کی بات نہ کرنا چاہیے۔
 قریب نہ رہا ہے اور ان کی بات نہ کرنا چاہیے اور ان کی بات نہ کرنا چاہیے۔

اس مہمانوں کے ساتھ ان کی بات نہ کرنا چاہیے اور ان کی بات نہ کرنا چاہیے اور ان کی بات نہ کرنا چاہیے۔
 اس مہمانوں کے ساتھ ان کی بات نہ کرنا چاہیے اور ان کی بات نہ کرنا چاہیے اور ان کی بات نہ کرنا چاہیے۔

اس مہمانوں کے ساتھ ان کی بات نہ کرنا چاہیے اور ان کی بات نہ کرنا چاہیے اور ان کی بات نہ کرنا چاہیے۔
 اس مہمانوں کے ساتھ ان کی بات نہ کرنا چاہیے اور ان کی بات نہ کرنا چاہیے اور ان کی بات نہ کرنا چاہیے۔

اس مہمانوں کے ساتھ ان کی بات نہ کرنا چاہیے اور ان کی بات نہ کرنا چاہیے اور ان کی بات نہ کرنا چاہیے۔
 اس مہمانوں کے ساتھ ان کی بات نہ کرنا چاہیے اور ان کی بات نہ کرنا چاہیے اور ان کی بات نہ کرنا چاہیے۔

اس مہمانوں کے ساتھ ان کی بات نہ کرنا چاہیے اور ان کی بات نہ کرنا چاہیے اور ان کی بات نہ کرنا چاہیے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا رَزَقْتُمْ مِنْهُ فَاَقْبِلُوْهُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَآيٰتٍ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
 اَوْ اَلَّذِيْنَ لَمْ يٰۤاٰمَنُوْا اَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُخْرِجُوْنَ مِنْهُ اَمْ لَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُخْرِجُوْنَ مِنْهُ
 اَمْ لَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُخْرِجُوْنَ مِنْهُ اَمْ لَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُخْرِجُوْنَ مِنْهُ

اے ایمان والو! جب تم کو اس سے کچھ ملے تو اس کو قبول کرو۔ اے ایمان والو! جب تم کو اس سے کچھ ملے تو اس کو قبول کرو۔
 اے ایمان والو! جب تم کو اس سے کچھ ملے تو اس کو قبول کرو۔ اے ایمان والو! جب تم کو اس سے کچھ ملے تو اس کو قبول کرو۔

اے ایمان والو! جب تم کو اس سے کچھ ملے تو اس کو قبول کرو۔ اے ایمان والو! جب تم کو اس سے کچھ ملے تو اس کو قبول کرو۔
 اے ایمان والو! جب تم کو اس سے کچھ ملے تو اس کو قبول کرو۔ اے ایمان والو! جب تم کو اس سے کچھ ملے تو اس کو قبول کرو۔

۱۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے حضرت عائشہؓ کو عرض کیا کہ تم نے اللہ کے رسولؐ سے کیا بات سیکھی ہے؟
 ۲۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سیکھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جو کچھ چاہا ہے وہ تمہارے لئے ہے۔

[illegible][illegible]

علامہ فہر رزق، اندامان جبرہ اسی لہجہ سے کجحدت و اذیت سے بے مروتی چہر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے دل کو کھاتھیں لے نہیں بتاوا۔ مگر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے دل کو کھاتھیں لے کر آتے تلاوت کی پھر رونے لگے کہ ابن عباسؓ نے پوچھا کہ کی قیامت ہوئی تھی؟ انہی سے کہو ان شہداء و اہل القسۃ و الخفۃ ابن عباسؓ نے

تقریباً ۱۰۰ سال بعد از وفات حضرت ابن عباسؓ ۱۰۰ سال بعد از وفات حضرت ابن عباسؓ ۱۰۰ سال بعد از وفات حضرت ابن عباسؓ

امام محمد بن جریر، ابو داؤد (انحاش میں) ابن خریز، ابی اسحق و ابن ابی حاتم اور انہوں نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے لیا
قیامت کے وقت روایت کیا ہے کہ قرآن الباقی میں ہے غایب کرنے جو اور تک میں سے چھپات ہو (۱)۔

امام ابن جریر، ابن ابی شیبہ، تفسیر ابن عباس، رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے: **وَإِنْ شِئْنَا وَآمَنَّا أَنْ تَغْلِبُوا بِحَبْلِكُمْ بِهِ أَلَمْ تَكُنْ تَفْقَهُوا لَهَيْئَاتِ مَنْ يُكَلِّمُكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ** یہ تمام اہل دروس کی عزت کا وار ہے جو یہ سیکھ رہے تھے کہ وہ لوگوں کو کلام اللہ کی بات سمجھا رہے تھے کہ ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی بات ہے تو اس کے لئے اس کی باتیں نہیں جانتی ہیں۔ اگر وہ اس پر قادر نہیں ہوتا تو اس کے لئے ایک نئی کھمبہ بناتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی بات نہیں سمجھتا۔ خوش ہے اگر کوئی سمجھ کر اپنی بات کو تصور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر مطلع ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اس بات کی خبر دے گا کہ اس میں سب ازگاش کرو یہ جانیں گے۔ اگر وہ نہیں سمجھتا تو اللہ تعالیٰ اس پر مواظف نہیں فرمائے گا حتیٰ کہ وہ اپنی کربت سے اس پر عمل کر بھی لے گا تو حق تعالیٰ اسے معاف فرما دے گا جیسا کہ ارشاد فرما: **وَلَوْ كُنَّا إِلَهُكُمْ لَقَاتَلْنَا عَنْكُمْ آلِهَتَكُمْ ثُمَّ إِذِ اسْتَضَاءُوا زُرْنَا وَلَوْلَا رَحْمَةُ رَبِّنَا لَكُنَّا عَنْ الْبَرِّ كَافِينَ** (احزاب: 25)۔

امام ابو داؤد نے انھار علیٰ حضرت ابن مسہد رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت قرآن شریف میں جو آیت ہے کہ

وَلَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ أَحَدٌ إِلَّا مَخْشَىٰ أَفْوَاحًا ۚ وَإِلَىٰ رُءُوسِهِمْ لَمَلَاسُ الْعِزِّ ۚ وَمَنْ يَعْزِزْ اللَّهُ فَلَا كُفْرَ لَهُ ۚ وَمَنْ يَكْذِبْ فَلَا يَكْتُمِبُ ۚ

مطہر بنی اور پہنچنے کے لشعب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب یہ بیت و ان شہداء و ان زوجہ
نزل ہوئی تو مسلمانوں کو انتہائی پریشانی ہوئی بچے اللہ تعالیٰ نے اس کو سوسن کر دیا اور یہ امر اذکار نزل فرمایا لا یسئلکم اللہ نفساً
الکافہ سئلہ (3)

امام طبرانی نے صند الشیخین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب یہ آیت قرآن مجید پڑھا جو ناروں کو قتل کر، عمر، صوفی، شیخ، اہل اور مسیحین زوردارہ دشمنی اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرش کی اس سے عظمت آیت ہم نے جو ان میں ہوئی۔

امام ابن جریر نے لکھا کہ۔ کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمائے گا میرے کھٹے والوں سے تمہارے صراف خارج اعمال کہیں لیکن جو عمر نے اپنے دلوں میں چھپائے تھے ان کا شریعت میں تمہارا وہی نسخہ کریں گا میں کہ چاہوں گا بخش دوں گا، جس کو چاہوں گا عذاب (رواۃ ۴۱۸)۔

انہی میں جو پھر اس اہل حق کے حضرت ربیع میں نہیں رہیں ان کے عہد میں آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ یہ آیت ملکہ ہے اس کو کسی آیت نے متروک نہیں کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بتائے گا کہ قرآن نے دل میں ایسے آیت خیال چھپائے تھے، پھر اس پر موقوف نہیں فرمائے گا (۱۵)۔

٩- شعب ١٤١٤هـ ان طر ١، مج ١٩٦ (٣٢٨)

١- تفصیل طریقہ... ٢٠١٥ء ٢- تفصیل طریقہ... ٢٠١٥ء

4. تعبیر لم یزل یأتی ذمہ 3 صفحہ 174
5. دینہ احد 3 صفحہ 174

تَوَاجِدُنَا إِن تَسِينَا أَوْ أَخْطَانَا سَرَبْنَا وَلَا تَحْمِلْ عَنِّيَ إِصْرًا كَمِ
حَمْنَتِهِ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا سَرَبْنَا وَلَا تُحْمِلُنَا صَلاَ طَاقَةً لَّكَ بِهِ
وَاعْلَفَ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَاتِرْ حَصْنًا أَنتَ هَؤُلَاءِ فَاَنْصُرْنَا عَلَى
الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

ایمان ای یہ رسول (کریم) اس (کتاب) پر جو اتر رہی تھی اس کی طرف سے کہ دہ کی طرف سے اور (ایمان
ناتے) ممکن یہ سب دل سے ماننے ہیں اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو
(یہ سب چیزیں) بھرنے کی نہیں کرتے کسی میں اس کے دلوں سے اور انہوں نے کہا ہم نے خدا کو ہم نے وقاحت
کی تمہارے ہیں میری بخشش کے اے ہمارے رب اور میری طرف سے ہمیں لوٹا ہے۔ دھم دہی نہیں ڈالنا اللہ
تعالیٰ کسی شخص پر مگر بعض طاقت ہوس کی، اس کو اس سے گھرو (لیکے جس) اس نے کیا اور اس پر وہاں ہوگا جو (ہر
جس) اس نے کہا ہے: ہمارے رب نہ پکڑ ہم کو اگر ہم جھوٹے راہ خط کر بیٹھیں اے ہمارے رب انہوں نے اہل ہم پر
یہ دہی ہو جو جو نے ڈالنا اس پر جو ہم سے پہلے گزے ہیں دے ہمارے پر دور گزرتے اہل ہم پر دو یہ جو جس
سے نکلنے کی ہم میں قوت نہیں دور گزرتا ہم سے اور جس دہ ہم کو دور فرما ہم پر تو ہی یہ وارادت (۱) اور
دیکھو آجے تو ہمارے دہی ہم ہمارے۔

امام حسین بن منصور اور عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب وَإِن تَجِدُوا غَافِلِي
نَفْسِكُمْ اَلَا كَا شَرِّ ذَالِ بَرٍّ اَوْ صَاحِبِ كَرَمٍ لَّوْ بِتَلِيَ الْاَقْبَ بَوَلَّى اَنْهَبَ سَ فَرَسَ كِي يَارَسُولَ اللّٰهِ هَمَّ دَلِّ مِّنْ كَچھ خیال کرتے
ہیں جن پر حقوق میں سے کسی کا گناہ ہونا ہمیں پسند نہیں ہوتا ہمارے لئے پھر ایسا ایسا ہوگا فرمایا کیا تم ایسی کیفیت سے یہ چار
ہوتے ہو؟ یہ ستر صحیح بیان ہے اللہ تعالیٰ نے اَقْبَبَ الرَّسُولُ بِمَا اَلُوْنَ الْاَعْرَی آیت کا نسخہ فرمایا (۱)۔

امام حاکم ورنہ بنی نے اصحاب میں یحییٰ بن ابی کثیر کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے
ہیں جب یہ آیت رَجَعِ الْاَعْرَی الرَّسُولُ الْاَعْرَی کہ ہم پہنچا ہوا ہے نازل ہوئی تو میں کہ ہم سب پہنچے تھے نے فرمایا میں سے لئے حق ہے کہ وہ
ایمان لائے (۲)۔

امام طحاوی بھی کہتے ہیں یحییٰ اور انس کے درمیان اختلاف ہے۔

امام عبد بن حمید و ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں بیان کیا گیا
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کے لئے حق ہے کہ وہ ایمان لائے میں

۱۔ منہ بن حسین بن منصور، جلد ۳ صفحہ ۱۰۶۵ (۱۰۶۷) صلیبہ اور انصاری جلد ۲ ص ۳۱۵ (۳۱۶) صلیبہ اور انصاری

۳۔ تفسیر طبری، زاد آیت ذیل جلد ۳ صفحہ ۲۹

کہ کیا تھی جس میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز کے پڑھنے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے رسول پر ہوا اور میں نے طاقت نہیں رکھتے تو کیا دیکھ کر نہ پڑھوں؟ آج کل کی بھی طاقت نہیں رکھتے تو پہلو کے بل بیٹھ کر نہ پڑھوں؟

امام ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں لکھا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ سے مراد اس سے امام ابن جریر اور ابن ابی شیبہ نے حضرت زبیر بن ابی اسلمہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابی بن کبیر نے زبیر بن ابی کبیر سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ پر ہم جو پڑھیں اور زبان کے کلمے سے تو توبہ کرتے ہیں خیالات وہ اس سے کیسے توبہ کریں؟ ہم اس سے بچ گئے ہیں تو اب کس میں یہ آیت کریمہ (لَا يَكْفِيكَ اِنَّهٗ تَقْسَا اِلَّا وَشَعْبًا لَّكَ كَرَاهٍ تَرُدُّهُ سَوْسَرَةً يَخْجَعُ كِي طَائِفَةٍ يَخْشَى رُكْبَةً)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے وَشَعْبًا کا معنی طائفہ روایت کیا ہے۔ امام ابن ابی شیبہ نے ابھی کہ دھرا اللہ سے وَشَعْبًا کا معنی (جس کی طاقت نہ تھی)۔ روایت کیا ہے۔ امام بخاری، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دل میں پیدا کر دیوے والے وساوس تیار فرمادیا ہے اب تک کہ وہ کلمے نہ کرے اور کلام نہ کرے (3)۔

امام ابن ابی حاتم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت سے تمہیں صوفوں میں تیار کر دیا ہے۔ غلاموں اور مجبور کے جانے کے وقت۔ میں نے یہ حضرت انس کے سامنے ذکر کیا تو انہوں نے اس کی تصدیق فرمائی تو اس کے ساتھ یہ آیت پڑھتا تھا اِنَّ اِيْمَانًا اَوْ اِطْلَاقًا لِّلْبَرِّ۔

امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، ابی حاتم، ابی داؤد، ترمذی، نسائی، بخاری، مسلم اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت سے تمہیں صوفوں میں تیار کر دیا ہے غلاموں اور کس کام پر انہیں مجبور کیا جائے۔

امام ابن ماجہ نے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت سے تمہیں صوفوں میں تیار کر دیا ہے۔ غلاموں اور کس کام پر انہیں مجبور کیا جائے۔

امام بخاری نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت سے میری امت سے (تمہیں صوفوں میں) تیار کر دیا ہے۔ غلاموں اور کس کام پر انہیں مجبور کیا جائے۔

امام بخاری نے اس واسطے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت سے میری امت سے (تمہیں صوفوں میں) تیار کر دیا ہے۔ غلاموں اور کس کام پر انہیں مجبور کیا جائے۔

۱۔ انہی چیزوں کے خلاف اس کی زبان سے ادا کرتے ہوئے لا تعین غیبیاً ضروری نہیں ہوتا۔ اور ان کی ایک شے میں مستحکم اور دائمی کی حالت سے منع سے لا تعین غیبیاً ضروری نہیں کہتے۔ ایت کی ان کے اوقات میں ان سے مراد اشدات ہے جس کا اس کو پہنچنا بخیر ہے۔

[illegible]

۱۰۔ امام ارجانیؒ نے حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کی ہے کہ: "میں نے اپنے بھائی کو کہا کہ: تم نے میری بیوی سے کیا کیا؟"

[illegible][illegible]

اسلام میں قرآن و حدیث کے علاوہ مکتوبات کا بھی ذکر ہے۔ قرآن و حدیث کے احکامات سے جو باتیں ہیں جن کی بات کرنا جائز ہے اور جو باتیں کرنا ناجائز ہے۔

اہم لائق تھے کہ اسلام کی سرحد سے اس جہاد کے تحت روایں جاری رہیں۔ لیکن خانی کی حالت نہیں رہا۔ وہ ان افغانی مائے نکل کی تدریج سے یہ کہہ رہے تھے کہ ہمیں غربت نکالنی اور تباہ شدہ حالت کو بحال کرنا، کسی کی بھی سرحد نہیں ہے۔ اور اس جہاد کے ان ذریعہ سے روایت کی بات و غلطی کا اثر ہے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ میں خود اپنے لئے تو محسوس کرتا ہوں کہ وہ غلطی کا نام ہے جو ان کی ترقی کا وسیع فاصلہ ہے۔ وہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ وہ وہاں جتنا کام کر رہے ہیں، وہاں جتنا نقصان پہنچ رہی ہے۔ ان کے نظریات اور فکر کے علم کو جانا چاہئے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ مسلمانانہ — شیعہ کے لیے — خانی کی شخصیت کی بدولت کے بغیر نہایت بڑا کام ہو گا۔

۱- مسئولان این شرکت به صورت مستمر با حضور در محل کار و بازدید از واحدهای تولیدی،

والله اعلم بالصواب

187-109, 109, 109

یہ اہل علم نے اظہارِ اہم و یو۔ فضیلت کیا ہے۔ وہ اسے کیا ہے، کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمودہ: "مَنْ قَرَأَ فِيهِ" میں، مکتبہ شفاء کی میں ایمان آتا ہے جس میں اہل علم کی محبوبہ رکھتا ہے اور وہ فرمودہ کی طرف اشارہ کرتا ہے: ۱۱۔

[illegible][illegible]

آفرین آوات عرش کے لیے کے فرشتے ہزاروں کی گنی ہیں انہ

امام جعفر علیؑ نے حضرت ابراہیم مسعودی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: میں نے سرورِ قمر کی آخری قمیج آپتِ رات کے وقت ملا کہ میں نے اسے نہ پا دیا اور میں نے کہا: اے محمدؐ وہاں ہے۔

امام اظہار کے تلامذہ میں ایک شخص ایسا تھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بتا دیا کہ:

انہی باتوں کی غرض سے ان حضرات نے انصاف اور رضی اللہ عنہ سے رواست کیا ہے کہ مولیٰ اللہ علیہ وسلم نے انہی باتوں سے دو کیفیت پیدا کی ہے۔ پہلی یہ کہ ان کو فرض ہے کہ اپنے اس قدرت سے تم کو اور دوسروں کی تعلیم سے روز بروز مال پہلے لکھتے ہیں اور ان کو کھانسی تھا: یہ حد تک کہ کہے گا میں نے۔ یہ کہے کہ تم نے تمام تمام ہو گئی۔

ابو اسحاق مضر بنی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے جس نے رات کے وقت سورۃ قاف کا فاتحہ پڑھا اور صبح کو نماز پڑھی وہ ایک سال تک خوش رہے۔

[illegible]

۱۸۔ ابو جہر بن مغفل کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کربلا کو چھوڑا تو اس وقت تک کہ وہ اپنے گھر پہنچے، سو سو آدمی ان کے ساتھ تھے۔

کتاب رشد و ہدایت کی ہمہ گیر آفاقی تعلیمات کو نہ م کرنے کے لئے
 نور و سرور اور جذبہ حب رسول ﷺ پر مبنی آیات احکام کی مفصل وضاحت
 اردو زبان میں پہلی مرتبہ

تفسیر احکام القرآن

مفسر قرآن، علامہ مفتی محمد جناب الدین قادری

آیات احکام کا مفصل لغوی و تفسیری حل، مہات کتب تفسیر کی روشنی میں

مفسرین کی تحریرات کے مطابق پیش کی گیا۔

اس لئے یہ کتاب طلباء، علماء، و کلاء، و عجز

اور عوام و خواص کے لئے قیمتی سرمایہ

آج کل طلب فرمائیں

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

(لاہور۔ کراچی)۔ پاکستان